

Title page after the
contents table

3-

DS461.5

J3

1914

Islamic

نمبر کتاب

۱

Tuzuk-i Jahanگیر

Tuzuk-i Jahanگیر

۲۷

فهرست کتاب توزک جهانگیری

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱	ولادت سلطان پرویز	۲	دیباچه
۲	ولادت بهار بانو بیگم از صبیبه راجه کیشوداس راٹھور۔	۳	ملاقات اکبر بادشاہ با حضرت شیخ نسیم۔
۳	ولادت سلطان خورم یعنی شاہ جهان از صبیبه راجہ	۴	ولادت جهانگیر و قصیدہ تاریخ۔
۴	اودے سنگھ۔	۵	پیادہ رفتن اکبر بادشاہ بہ اجیر محبت زیارت۔
۵	احوال عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ۔	۶	احوال خواجہ معین الدین سنجہری۔
۶	رحلت سلطان سلیم یعنی جهانگیر بمجم رانا۔	۷	اساس شہر عظیم در فتحپور
۷	وفات والدہ سلطان پرویز	۸	عطاے منصب بہ شاہزادہ محمد جهانگیر
۸	معاودت جهانگیر از ہم رانا بہ الہ آباد۔	۹	عقد صبیہ راجہ بھگوان داس متوطن انہیربا
۹	رسیدن محمد شریف بخدمت جهانگیر۔	۱۰	شاہزادہ جهانگیر۔
۱۰	عنایت خطاب عبداللہ خانی بہ خواجہ عبداللہ	۱۱	عقد صبیہ راجہ اودے سنگھ ولد مال دیور راجہ مارواڑ
۱۱	توجہ جهانگیر از الہ آباد پنجاب اکبر آباد و برگشتن از اٹاوا	۱۲	باشاہزادہ تمار۔
۱۲	ذکر قتل شیخ ابوالفضل۔	۱۳	ولادت سلطان النسا بیگم از دختر راجہ بھگوانداس۔
۱۳	فرستادن اکبر سلیم سلطان بیگم رانہ بہانگیر۔	۱۴	ولادت سلطان خسرو
۱۴	ملازمت جهانگیر بہ اکبر و گذراندن تدر۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸	ولادت شاہزادہ شہریار و جہاندار -	۱۲	رخصت جہانگیر بہم رانا
"	شفار شدن اکبر -	۱۳	مراجعت از قچور بہ الہ آباد
۱۸	ذکر اولاد اکبر	۱۳	رفتن عبداللہ خان بدرگاہ اکبر
۱۹	ذکر وزرائے جہانگیر در زمان شاہزادگی -	۱۴	پوست کشیدہ شدن یکے و اختہ شدن دیگری بحکم جہانگیر
۲۰	ذکر اولاد جہانگیر		روانہ شدن اکبر بہ فہائش جہانگیر و شستن کشتی
"	ذکر فضلاء عہد جہانگیر -	"	بریک و زیبا -
"	ذکر حکماء عہد جہانگیر -	۱۵	وفات مریم مکانی والدہ اکبر -
"	ذکر شعراء عہد جہانگیر -	"	ترشیدن اکبر موسے سروریش -
۲۱	ذکر خاندان عہد جہانگیر -	"	مازمت جہانگیر بہ اکبر -
"	ذکر نغمہ سرا یان عہد جہانگیر -	۱۶	نظر بند نمودن اکبر جہانگیر را تادہ روز -
۲۱	حسب و نسب میرزا غیاث بیگ پدر نور جہان	"	حکایت جنگ فیل جہانگیر با فیل خسرو -
"	داخل شدن نور جہان در محل جہانگیر -	۱۷	بیماری اکبر
۲۲	مقرر شدن سکہ و طغرائے فرامین بنام نور جہان -	"	اقامت شاہزادہ خورم جہت بیماری اکبر در قلعہ اکبر آباد

شروع تو زک جہانگیری نوشتہ خاص جہانگیر

۲	القاب سلاطین بعد مات	۲	جلوس برادر رنگ فرمانروائی -
۵	وصف میوہا و گلمہاے ہندوستان -	"	ذکر حضرت شیخ سلیم -
۵	بستن زنجیر عدل در قلعہ اگرہ -	۳	ذکر ولادت خود -
"	صدور احکام دوازوہ گانہ	"	وجہ تسمیہ بنور الدین جہانگیر -
۶	اقسام سکہ ہائے عہد جہانگیری	"	مجملاً از احوال اگرہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳	احوال شیخ حسن کراچی مخاطب بمقرب خان -	۷	تفویض ایالت پنجاب بہ سعید خان -
"	تعریف نقیب خان -	"	بحال داشتن وزارت بہ وزیر خان محمد مقیم و عطا -
"	بے اعتدالی پسران اکی راج و رحمن دیوان خاص عام -	"	خطاب امیرالامرا بہ شریف خان -
"	بشارت شیخ حسین جامی -	۸	حقیقت نسبتہا باز مینداران آنمیر -
"	عطاے خطاب اسلام خانی بشیخ علاء الدین نبیر -	"	عنایت حکومت بنگالہ بہ راجہ مانسنگ انیری -
"	حضرت شیخ سلیم -	"	رخصت شاہزادہ پرویز بہ ہم رانا -
۱۵	مباحثہ مذہبی با پٹواتان -	۹	تفویض مرادزک بہ امیرالامرا شریف خان -
"	ذکر اکبر بادشاہ پدر خود -	"	ذکر والدہ سلطان پرویز -
"	ذکر اولاد اکبر -	"	ذکر والدہ سلطان خورم یعنی شاہجہان -
۱۶	ذکر شاہ مراد و سلطان دانیال -	"	ذکر والدہ شہریار و جہاندار -
۱۷	ولادت شکر النساء بیگم -	۱۰	تفویض وزارت نصف مالک بہ وزیر الملک میرزا جان بیگ -
"	ولادت آرام بانو بیگم -	"	تفویض وزارت نصف مالک بہ غیاث بیگ اعتماد الدولہ -
"	ادصاف اکبر -	"	تفویض منصب میرآتش بہ پیرداس مخاطب بہ راجہ -
۱۸	صلح کل بودن اکبر با جمیع امم -	"	بکرماجیت -
"	ذکر مصاف اکبر با ہیمون -	۱۱	ذکر عروج مہابت خان -
"	گرفتار آمدن ہیمون روبروے اکبر -	"	ذکر راجہ نرسنگ دیو بوندلیہ -
۱۹	ذکر فتح نمودن اکبر گجرات را با یلغار -	"	حکایت قتل ابوالفضل -
۲۱	حکایت فتح نمودن اکبر مالک بنگالہ را -	۱۲	نصیح سلطان پرویز ہنگام رخصت بہ ہم رانا -
۲۲	تفویض نمودن جہانگیر دیوانی بیوتات بمغز الملک -	"	عطاے منصب بہت ہزاری میرزا شاہرخ -
"	منع گرفتن انعام ہنگام عطاے فیل واسپ -	"	احوال خواجہ عبداللہ خان -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱	نقل واقعات رزمگاہ۔	۲۲	منع گرفتن زکوٰۃ از کابل۔
"	ذکر اغواے مردمان کوتہ اندیش خسرو۔	۲۳	تعریف شریف اسمی۔
۳۲	تعیین بعض سرداران بہ تعاقب خسرو۔	جشن اول	
۳۳	گرفتار شدن خسرو۔		
	آوردن خسرو را پانچہر حسین بیگ و عبد الرحیم را در	۲۴	شورش انگیزی یکی از اولاد مظفر و رجرات۔
	چپ و راست او و حکم کشیدن حسین بیگ در پوست	"	ذکر بغاوت و فرار شدن خسرو۔
"	و عبد الرحیم را در پوست خود تشہیر نمودن۔	۲۵	حرکت بہ تعاقب خسرو با بلخار
"	عنایت خطاب مرتضیٰ خانی شیخ فرید بخاری۔	"	پیوستن حسین بیگ خان بدخشی بخسرو در مہرا۔
"	بردار آویختن جمعی کثیر از گرفتار شدگان لشکر خسرو۔	"	غارت قماراج نمودن خسرو و فسق و فجور نمودن بخشیان
۳۴	طلب نمودن سلطان پرویز را از ہم راہا۔	"	روسپاہ۔
	حرکت لشکر قزلباش بر قندھار و محصور شدن	۲۷	کشتن والدہ خسرو خود را۔
"	شاہ بیگ خان۔	"	تفویض ہر ادلی لشکر بہ شیخ فرید بخاری۔
"	فرستادن فوج بجانب قندھار یکک شاہ بیگ خان	۲۸	بہ خسرو پیوستن عبد الرحیم۔
۳۵	بہ قتل رسیدن ارجم نام گرو۔		گرفتار شدن پنج نفر از نوکران خسرو و بہ سیاست رسیدن
"	ملازمت سلطان پرویز۔	۲۹	دو نفر در تہ پائے نیل۔
۳۶	عنایت آقاب گیر بہ سلطان پرویز۔	۳۰	مسدود شدن دروازہاے شہر لاہور۔
	آوردن مقرب حسان اولاد سلطان دانیال را	"	رسیدن خسرو بہ لاہور و سوختن یکی از دروازہا۔
۳۶	از برہان پور۔	"	سوار شدن جاگیر از سلطان پور بجنگ خسرو۔
۳۷	طلب داشتن سلطان غرم با مخدرات سر اوق عصمت۔		رسیدن خبر فتح شیخ فرید بخاری بر خسرو و مخاطب شدن
"	تفویض نمودن قلعہ داری قندھار بہ سردار خان۔	۳۱	آرندہ خبر بخو شہر خان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۹	وجہ تسمیہ موضع خرم پڑہ۔	۳۷	قید نمودن ابراہیم شاہ را در قلعہ چنار۔
۵۱	تقلین وزارت کل بہ آصف خان میرزا جعفر۔	۳۸	تقلین صوبہ داری بنگالہ و اٹویسہ قطب الدین خان کوکہ۔
"	تنبیہ نمودن کلیان بپاداش فعل شہزادہ۔	۳۹	گرفتار شدن خاندان میرزا غریب کوکہ۔
"	نقل جانور غریب ہم شکل موشک پران۔	"	جشن کتختانی سلطان پر وزیر بدختر شہزادہ مراد۔
	عطاے خطاب فصل حسانی بعبد الرحمن پسر	۴۰	فرستادن فوج دیگر یکساں افواج متعینہ قندھار۔
۵۲	شیخ ابوالفضل۔	"	گرفتن عبداللہ خان رام چند بندہ را بایٹار۔
"	سیر باغات کابل۔	"	ذکر تکرار دامتیاز در گوشت جانوران وحشی۔
"	تعمیر باغ جهان آرا۔	۴۱	فوت والدہ قطب الدین خان کوکہ۔
	نصب نمودن کتبہ بر سنگ مرمر در میان دو درخت		
"	چنار و معانی محصول سایر کابل۔	۴۲	جشن دویم
۵۳	رسیدن بہ کابل و کندہ نمودن تاج۔	"	حقیقت لشکر قندھار و آنچه واقع شد در ان دیار۔
	برداشتن زنجیر از پائے خسرو برائے سیر باغ	"	بلازمت رسیدن حسن بیگ ایلمچی دارا سے ایران۔
۵۴	شہر آرا۔	۴۳	حسب و نسب ترخان لودی۔
	ذکر کشتن علی قلی بختلکہ خطاب شیر افکن داشت	۴۴	حرکت بجانب کابل۔
	شوہر مہر النساء خانم کہ ثانی الحال نور جان بیگم	۴۵	انعام دہ ہزار روپیہ بہ ایلمچی دارامی ایران۔
	شدہ بود قطب الدین خان را با ابنہ خان در	"	بر آوردن مینار قبر آجودان نصب نمودن کتبہ بر او۔
۵۵	برودوان بنگالہ	"	وجہ تسمیہ گجرات
۵۶	حکم مراجعت از کابل۔	"	ذکر چشمہ دریائے بہٹ۔
"	وصف میوہ ہائے کابل۔	۴۶	ذکر زعفران زاکر شمیر۔
۵۷	گرفتن عنکبوت گلوے مار را۔	۴۷	ذکر بنائے قلعہ رہتاس بر کنار دریائے انک۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۵	توجہ راہات از لاہور بجانب آگرہ۔	۵۷	تحقیق نقش خواجہ یاقوت معاصر سلطان محمود غزنوی
"	ذکر مغر الملک جاگیر دار نکودر۔	"	تعمیر عمارت در بالا حصار کابل۔
۶۶	رسیدن بدہلی و نزول در سلیم گڑھ۔	"	وزن شقاقوے کابل۔
"	آوردن اولاد میرزا شاہ رخ و ملازمت راجہ مان سنگھ	۵۸	شکار قمرغہ۔
"	جشن سویم	"	برآمدن از کابل۔
۶۷	داخل شدن در قلعه آگرہ۔	۵۹	ارادہ بغاوت خسرو بمرتبہ ثانی و کشتہ شدن جمع بجاقت و نادانی۔
"	یوز سفید و آنچه از جانوران سفید دیدہ اند۔	"	بقتل رسیدن نورالدین پسر آصف خان و غیاث الدین علی
۶۸	کشتن مادر خود را و عزائے پسر۔	"	ولد اعتماد الدولہ
"	عنایت اسپ بر راجہ مان سنگھ۔	۶۱	مرحمت شدن نظامت اوڈیہ بہ ہاشم خان۔
"	فوت جہانگیر قلی خان قلیماق ناظم بنگالہ و تفویض صوبہ داری بنام سلطان جہاندار و اتالیقی اسلام خان۔	۶۲	عطاے خطاب خان جان بصلابت خان و خطاب خانہ و رانخان بہ شاہ بیگ خان۔
۶۹	ذکر بازگیران و جانور عجیب کہ در ویشی از سہراند سپید آورده بود۔	۶۳	عقوبہ ایم راے سنگھ۔
"	نسبت فرمودن خود با صبیہ جگت سنگھ و لدر راجہ مان سنگھ و فرستادن ساچن۔	"	مرحمت فرمودن خطاب فدائی خان بسلیمان بیگ۔
"	فوت نجیب النساء بیگم عمہ جہانگیر والدہ میرزا والی رسیدن ایچی مہبول خواندہ کار در آگرہ۔	"	ملازمت میرزا غازی پسر خلیل اللہ
"	آمدن صبیہ راجہ جگت سنگھ در محل بادشاہی با جہیز و	۶۴	ملازمت میرزا غیاث الدین میر میران۔
		"	تعلق نظامت قندھار بہ میرزا غازی۔
		۶۵	تیر باران نمودن سلطان سید افغان کہ منوی سلطان خسرو بود۔
		"	ذکر مولانا محمد امین۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۵	سرفرازی میرزا پر خوردار خطاب خان عالم -	۷۰	اسباب نامتناہی -
۷۶	طلب داشتن مہابت خان از ہم رانا و فرستادن عبداللہ خان را بجای او -	۷۱	فوت میرخلیل اللہ پسر زاده میر نعمت اللہ نریدی وزن سال قمری -
۷۷	مرحمت خطاب مسیح الزمانی بحکم صدر اسے اصفہانی -	۷۲	رخصت مہابت خان بہم رانا -
۷۸	رخصت شاہزادہ پرویز بہ ہم دکن -	۷۳	آمدن خان خانان از ملک خاندیس و دکن مرتبہ اول - وزن سال شمسی -
۷۹	منع فروختن بنگ بوزہ در بازار ہما -	۷۴	فوت پیشرو خان سعادت و کمال خان -
۸۰	اداسے عجیب کہ از شیر صادر شدہ -	۷۵	منع خواجہ سرانمودن در مالک محروسہ عموگاد در بنگالہ خصوصاً -
۸۱	غزل کہ شہنشاہ جہانگیر خود گفتہ اند -	۷۶	عنایت اسپ خاصہ و بست زنجیر فل بہ خان خانان و فرستادن میرزا غازی را بقندھار -
۸۲	فرستادن ساچق بخانہ صبیہ مظفر حسین میرزا کہ بکبت خرم خواستگاری شدہ بود -	۷۷	تصرفات تازہ فرمودن در عمارات روضۃ اکبر -
۸۳	رخصت خانجہان لودی بہمت دکن بکمال سلطان پرویز و خان خانان -	۷۸	تعریف حوض حکیم علی کہ حجرہ دران ساختہ بود و آب دران نئے رفت -
۸۴	سیاست فرمودن جلو دار و دو نفر کمار را کہ در وقت شکار نیکہ گاؤ ظاہر شدہ بودند -	۷۹	رخصت انصاف خان خانان بدکن -
۸۵	مرحمت فرمودن منصب بعد الرحیم خرد و عفو تقصیرات او -	۸۰	تفویض صوبہ داری گجرات با عظم خان کوکلتاش از غل مرتضی خان -
۸۶	جشن پنجم	۸۱	تولد بلند اختر پسر خسرو -
۸۷	جشن چہارم	۸۲	فوت ملا علی احمد مہرکن در ہنورا قدس فجائاً

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۸	ساختن یکی از ملازمان بادشاہی کہ در خاتم بند خانہ کار میکرد و چار مجلس از عالج در پوست فندق -	۸۳	تنبیہ جمعی از خانزادان کہ مرید و معتقد سناسی شدہ بودند -
۹۹	عنایت خطاب احتقاد خان بہ ابوالحسن پسر اعتماد الدولہ -	۸۴	عدالت فرمودن بر فریاد پیرزنی بر مقترب خان -
۱۰۰	عنایت خطاب شاد خان بشادمان ولد خان اعظم -	۸۴	سقوط واقعہ غریبہ بصوبہ بہار و میل فضل خان پسر شیخ ابوالفضل مشہور -
"	حکم ضوابط جہا گیری -	۸۶	آوردن دولت خان تحت ناکہ سیاہ -
۱۰۱	جشن ہفتم	۸۷	آمدن خان خانان از دکن مرتبہ ثانی و ناخوشی حضرت ظل سبحانی -
۱۰۲	حقیقت ملک بنگالہ بہ تفصیل -	۸۸	تفویض صبیحہ مظفر حسین میرزا صفوی بشاہزادہ -
۱۰۳	از عجایب محاربات جنگ شجاعت خان با اعتماد خان و ظفر یاقین محض بتائید ایزدی و فضل او -	۸۹	رخصت خان اعظم ملک افواج دہ دکن -
۱۰۵	عنایت خطاب رستم زمان بشجاعت خان -	۹۰	حکایت شکار شیر و زخمی شدن بعضی از بندگان -
	وصف جانورانی کہ مقرب خان از بندہ رکروہ آورده گذرایند -	۹۲	ملازمت ملا نظیری شاعر مشہور -
۱۰۶	آمدن لکھمی چند راجہ کما یون سرگروہ راجہاے کسوتی -	۹۴	جشن ششم
۱۰۷	حکایت رفتن عبداللہ خان از طرف گجرات بہ ملک عبیر نظام الملکی و شکست خوردہ آمدن او -	"	ملازمت یادگار علی سلطان اچمی دارائی ایران -
۱۰۸	نظامت خاندیس و برابر و دیگر ملک مفتوحہ دکن بہ خان خانان -	۹۵	نقل کتابت شاہ عباس -
۱۰۹	فوت آصف خان جعفر و ذکر خصائل او -	۹۶	سرسرازمی ایرج پسر کلان خان خانان بختاب شاہنواز خان -
۱۰۹		۹۷	ناخت اجداد بہ بناد بر شہر کابل و منہزم و برگشتن از مردم شہر بے توقف و تامل -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۲۲	اذن یافتن خسرو به کورنش - رخصت شاهزاده خرم به تنخیر ملک رانا گذراپیدن دیگ کلان بندگان خواجه بزرگ - فوت اسلام خان ناظم بنگاله رب النوع سلسله شیخ سیلم -	۱۱۰	فوت میرزا تانازی ولد میرزا جانی ترخان -
۱۲۶		۱۱۱	فوت شجاع خان در بنگاله بدینغ غریب -
۱۲۸	جشن نهم	۱۱۲	فوت امیر الامیر شریف خان و نا شاهی -
	عنایت خطاب آهنت خانی با عتقاد خان - تید نمودن خان عظم در قلعه گوالیار - منع خسرو از کورنش - فوت نقیب خان که مورخ به نظیر بود - زاییدن فیل در حضور و تحقیق مدت حل - فوت راجه مانسنگه انبیری و سرفرازی هاسنگه پسرش بجاسه او - سوراخ نمودن جهانگیر بهر دو گوش را و انداختن حلقه بانظار حلقه بگوشی خواجه بزرگوار بمنبت صحت خود از بیماری - اختراع گرفتن عطر گلاب از دالده نور جهان بیگم - آمدن بخترخان کلانوت از دکن - اطاعت قبول نمودن رانا امر سنگه -	۱۱۳	فوت سید سلطان بیگم دختر زاوی فردوس مکانی کاول در عتد بیرم خان بوده و بعد فوت او عرش آشیا فی عقد خود فرموده بودند -
		۱۱۴	جشن هشتم
		۱۱۵	بیرمان چارچین که بران اطلاق سعادت و نخواست می کنند -
۱۲۹		۱۱۶	عنایت خطاب سردار خانی بخواجه یادگار برادر عبدالله خان -
۱۳۰		۱۱۷	بچه دادن یوز -
۱۳۱		۱۱۸	رام گشتن شیران و بچه دادن -
		۱۱۹	اثر گزیدن سنگ دیوانه -
		۱۲۰	احوال طایفه هندو و بعضی از عقائد و اطوار و اعمال ایشان -
۱۳۲		۱۲۱	فرستادن خان عام با ایلمچی گری ایران و رخصت یادگار علی سفیر شاه عباس همراه ایشان -
۱۳۳		۱۲۲	حقیقت اصل و فرع سلسله رانا -
۱۳۴		۱۲۳	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۶	مسلمان نمودن روزافزون را از راجہ زادہ باے صوبہ بہار بود۔	۱۳۵	فوت بہادر حاکم زادہ گجرات کہ خمیسہ بایہ فساد بود۔
۱۳۷	بلازمت رسیدن جگت سنگہ پسر کنور کرن	۱۳۶	شکست میرزائی از قلعہ بندر سورت و جنگ نمودن انگریزان بلمک جہانگیر از اندرون قلعہ۔
۱۳۸	آمدن خان جہان از دکن۔	۱۳۷	ملازمت نمودن رانا شاہزادہ خرم را
۱۳۹	عنایت خطاب التفات خانی بمیرزا مراد پسر کلان مرزا رستم۔	۱۳۸	معادوت سلطان خرم از ہم رانا و بلازمت آوردن کنور کرن ہمراہ خود۔
۱۴۰	رخصت نمودن مصطفیٰ بیگ۔ ایلمچی دارا سے ایران۔	جشن دہم	
۱۴۱	فرستادن خان جہان بار دیگر بدکن۔		
۱۴۲	آمدن سید کبیر از جانب عادل خان۔	۱۳۹	تولد محمد داراشکوہ۔
۱۴۳	رسیدن کتابت خواجہ ہاشم دہ بندی و جواب آن۔	۱۴۰	ملازمت مصطفیٰ بیگ ایلمچی شاہ ایران۔
۱۴۴	برخی از احوال سلسلہ میر میران۔	۱۴۱	رخصت نمودن مرتضیٰ خان بجیت تسخیر قلعہ کانگرہ۔
۱۴۵	خوراندن شراب بشاہزادہ خرم۔	۱۴۲	مرخص فرمودن نجیب خان بطرف عادل شاہ بہ بیجا پور۔
۱۴۶	حکایت ابتداء شراب خوردن خود۔	۱۴۳	فوت ملاکداسے وردیش بوضع غریب۔
۱۴۷	عنایت خطاب خانی بصادق برادر زادہ اعتماد الدولہ۔	۱۴۴	خانہ جنگی کشن سنگہ برادر راجہ سورج سنگہ باگو بند واس۔
۱۴۸	رخصت جگت سنگہ ولد کنور کرن بطن۔	۱۴۵	رخصت فرمودن کنور کرن سنگہ بطن۔
۱۴۹	حکایت شکست احمداو افغان در کوہستان کابل۔	۱۴۶	ذکر کشتن دارا سے ایران صفی میرزا پسر خود را۔
۱۵۰	ظفر یافتن شاہنواز خان بر عنبر مقہور و بدست آمدن غنیمت تمام محصور۔		
۱۵۱	مفتوح شدن کان الماس بسعی ابراہیم خان و صوبہ بہار		
۱۵۲	وبر آمدن الماس بوضع غریب۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۵	پاسے تخت -	۱۵۶	عنایت خطاب فتح جنگ باب اسم خان -
"	رسیدن محمد رضا بیگ صاحب ایران بہ ہدایا -		جشن یاز و ضمیمہ
"	نقل کتابت داراے ایران -		
۱۶۷	خصت شاہ خرم بہ ہم دکن -	۱۵۷	تسمیہ نور محل بنور جہان بیگم -
۱۶۸	سیاست وزوان و جنگ نول نام سردار وزوان بایل		عنایت توس و طرح باستاد الدولہ و حکم و دام نواختن
۱۶۹	بیان احوال اجمیر -	۱۵۸	نقارہ بعد نقارہ شاہ خرم -
	نالش و ظلم سارس ہا بہت صید کچہ ہاے خود و بعد		عنایت خطاب شجاعت خانی سلطام افتد عرب و خطاب
۱۷۰	از یافتن بردن آندا -		عضد الدولہ بمیر جمال الدین انجو -
۱۷۱	عنایت خطاب نور محل خانی بہ آقا افضل -	۱۵۹	کشتہ شدن عبدالسبحان در یکے از تمانہ جات کابل -
۱۷۲	سرفرازے صفی پسر امانت خان خطاب خانی -	۱۶۰	انعام سہ لک روپیہ بخاندوران -
	تماشاے نیرنگی قصا و قدر بخلصی و راجی از چندین	"	فوت شیخ فرید مرتضی خان -
"	آفت و بلا و ہلاک کنجشک -	۱۶۱	ذکر فوت صبیہ خرم نوشتہ اعما والدولہ -
۱۷۳	تفنگ اندازی نور جہان بیگم -	۱۶۲	ولادت شاہ شجاع -
۱۷۵	ملاحظہ نمودن درخت خرمایہ و شاخہ	"	تفویض صوبہ الہ آباد بسلطان پرویز -
۱۷۶	ملاقات چدر وپ ساسی -	"	ذکر و بابے عظیم و بعضی جاہاے ہندوستان -
۱۷۷	وضع معاش بر بہمن -	۱۶۳	تفویض نظامت گجرات بمقرب خان کرانوی -
۱۷۹	وصف درخت بر و نصب نمودن نقش نیچہ خود بر آن درخت	"	عنایت خطاب اند خانی بشوقی ظہور نواز -
	بیان زہرہ شیر و گرگ کہ بر خلافت حیوانات دیگر		نصب نمودن صورت رانا و کرن پسر او کہ از سنگ تیشیدہ
۱۸۰	در جگرے پاشد -	"	بودن در پائین باغ آگرہ -
"	داخل شدن در قلعہ ماند و مساحت آن -		مخاطب شدن شیر علی کشتی گیر بہ پسر لوان

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۹۰	عنایت خطاب فدائی خانی بهدایت الله - سبب گذاشتن نام روز پنجشنبه مبارک شنبه و چهارشنبه به کم شنبه -	۱۸۱	حکایت زهر دادن نصیرالدین پسر غیاث الدین مالوی پدر خود را و فوت آن -
۱۹۲	خطاب یافتن عادل شاه بغیر زندی -	۱۸۲	ذکر جمع نمودن عورات سلطان غیاث الدین مالوی بخوابش خود -
۱۹۳	ولادت روشن آراے بانو بیگم -		بریدن نصیرالدین دست خدمتگار را که او را از آب بر آورده بود -
۱۹۴	عنایت خطاب رشید خانی بالهداد افغان - کشته شدن روح الله برادر فدائی خان بغیر یکه از فدائیان کفار -	۱۸۳	حساب شمار که از سن دوازده سالگی تا پنجاه سالگی نموده بودند -
۱۹۵	ملازمت شاه حمزه بلند اقبال سلطان شاه خرم بعد فتح بعضی از ممالک و کن -	۱۸۴	جشن دوازدهم
۱۹۶	گذراندن مهابت خان قطعه لعل که یازده مثقال وزن و یک لک روپیه قیمت داشت و او را جواهر دیگر -	۱۸۵	توکر منع استعمال تنباکو در ممالک هند و ایران و شاهره فیابین خاندان عالم و فرمانرواے ایران -
۱۹۷	یافتن شاه خرم خطاب شاه جهان و حکم نشستن بر صندلی زرین نزدیک تخت شاهی -	۱۸۶	رخصت محمد رضا الملی داراے ایران - هم رسیدن گربه خنثی که از غریب است -
۱۹۸	توقیف صدقه کابل به مهابت خان -		وزن فرمودن استاد محمد نائی را بروپیه و مرحمت فیل جت بار آن -
۱۹۹	پیشکش نمودن شاه جهان جواهر گران بها و نیل نور نجت -	۱۸۷	وزن فرمودن ملا اسد قصه خوان بروپیه عنایت خطاب چشتی خانی بشیخ مودود چشتی -
۲۰۰	نهیست رایات از قلعه ماندو بجانب گجرات - رخصت مهابت خان بجانب کابل -	۱۸۸	آمدن نه قطعه الماس از معدن بهار که یکی از آن قیمتی یک لک روپیه بود -
		۱۸۹	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۰	عظما سے مشائخ بودہ اندو ذکر اولاد اکبر گزیدہ	۲۰۰	عنایت خطاب بکرماجیت براری رایان وکیل شاہجہان
۲۱۲	آمناسق -	۲۰۱	واقع شدن خطاسے غریب از میرزا رستم -
۲۰۲	تشریف بردن در باغچہ و حویلی شیخ اسکندر مؤلف	۲۰۲	عنایت خطاب بہمت خانی بالہ یار کو کہ -
۲۰۳	تاریخ مرآت اسکندری در احوال سلاطین گجرات -	۲۰۳	حقیقت قلعه دھار -
۲۰۴	ذکر ملازمت راجہ کلیمان راجہ ولایت ایدرو	۲۰۴	محبلی از احوال سلاطین مالوہ -
۲۰۵	احوال ملک او -	۲۰۵	عنایت فرمودن یکتقدیر لعل یکزنگ بشاہجہان -
۲۱۳	ذکر مزار شیخ کھٹو -	۲۰۶	وصف گل کمودنی لینی نیلو فروگل کندل و شرح تفاوت
۲۱۴	ذکر مظفر کہ خود را از نسل سلاطین گجرات میگرفت -	۲۰۷	صورت و سخن از یک دیگر -
۲۱۵	طرح عمارت بارغ فتح کہ از بنا مالے خانخانان است -	۲۰۸	حسب و نسب سرفراز خان -
۲۰۶	بریدن انگشتاے اہام نر کو کہ متفرخان بکرم بریدن	۲۰۹	وجہ تسمیہ کنپنایت و شرح خصوصیات و دیگر غرایب
۲۰۷	درخت گل چنپہ -	۲۱۰	و عجائب آن -
۲۰۸	آوردن دزدیے راجہ ضرور کہ در ہر مرتبہ عضوے	۲۱۱	حکم سکہ بوضع دیگر در کنپنایت -
۲۰۹	از اعضاے او بریدن بودند و متنبہ نگشتہ بود -	۲۱۲	پسند فرمودن کپڑی باجرہ -
۲۱۰	فتح ولایت خورہ از مصنافات او ڈلیہ -	۲۱۳	شکایت عبداللہ خان بریدن اشجار بارغ نظام الدین
۲۱۱	رسیدن خرپڑہ و عنایت فرمودن ازان بمشائخ	۲۱۴	احمد قتل بینا ہی بکوریجہ -
۲۱۲	گجرات -	۲۱۵	ظہار کرامات و خوارق عادات شاد عالم قطب عالم -
۲۱۳	وصف شاہجہان -	۲۱۶	رسیدن بشہر گجرات و شرح کیفیت آن -
۲۱۴	وصف عمارات مقبرہ سید مبارک بخاری -	۲۱۷	ایالت گجرات بشاہجہان -
۲۱۵	جہنم و محل گشتن مانسکھ سیوڑہ و ذکر اصناف و ضلع	۲۱۸	ذکر مسجد جامع گجرات -
۲۱۶	واختراع فرقہ سیوڑہ -	۲۱۹	زیارت فرمودن روضہ شیخ وجیب الدین کہ از

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۱	ذات خواجہ بیگ مرزائی صفوی قلعہ دار احمد نگر و تفویض قلعہ داری بجنجر خان -	۲۱۹	حکم اسراج سیوڑھا خصوصاً از گجرات و از دیگر ولایات -
•	قلعہ ہواے احمد آباد و انحراف مزاج -	۲۲۰	عنایت خطاب عاقل خانی خواجہ عاقل -
•	ذکر علالت -	•	گرفتہ آوردن قمر خان کہ از افلاس سر بجز اسے آوارگی نہادہ بود و کامیاب گشتن او -
۲۳۵	حفت شدن سارس -	•	شیوع و باد رخط کشمیر -
۲۳۶	حکایت عجیب سارس -	۲۲۱	ملازمت زمیندار جام -
۲۳۷	خبر فوت رادت شکر -	۲۲۲	فوت عظمت خان گجراتی -
•	ملازمت رائے بہارہ عمدہ زمینداران گجرات -	•	ذکر شکار شیر -
•	احوال ابوالحسن مصور و عنایت خطاب	•	انس گرفتن بز با بچہ لنگور -
۲۳۸	تادور الزمانی -	۲۲۳	
۲۳۹	مفتوح گشتن کان الماس گونڈوانہ -	۲۲۵	جشن سینر و ہم
۲۴۰	بیضہ دادن سارس در بلخیمچہ دولت خانہ -		عنایت خطاب قاسم خانی و تفویض صوبہ داری لاہور
•	رخصت فرمودن راجہ بکراجیت راجا صاحبہ قلعہ کانگرہ -	۲۲۶	از طرف اعتماد الدولہ میر قاسم -
•	ذکر قتل سجان قلی قراول -	•	رخصت فرمودن بچہی خرائن راجہ کوچ بہار
۲۴۱	تقریر قدرے توفیق و راجہ اسے حکم قتل -	•	آمدن میر علیہ از عراق -
۲۴۲	بزرگشیدن سعید اسے زرگر و رملہ قصیدہ غزا -	۲۲۷	ذکر شکار فیل -
•	فرمودن بیت و حکم نقش کردن بر تختہ سنگ -	•	مراجعت بصوب احمد آباد -
۲۴۳	غزیمیت بصوب اگرہ -	۲۲۸	وصف کوئل -
•	بچہ کشیدن سارس -	۲۲۹	نقش نمودن تصویر بر منج دوازده گانہ بر سکہ -
۲۴۴			

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۲	نقل غریبہ از بلیہ دبا۔	۲۴۵	کم کردن شراب قدرے از مقدار
	ذکر عمارات فتح پور و حوض کلان کہ اکبر از فلوس	"	رخصت و کلاے عادل خان تفصیل انعام۔
	در و سپہ ملو ساختہ بہار باب احتیاج بخشیدہ		نوشتن رباعی خود بر اطراف شمشیر و فرستادن
۲۶۲	بودند۔	۲۴۶	بعا دل خان۔
۲۶۳	رخصت کنور کرن پسر رانا نزد پدرش۔	۲۴۷	تفویض صوبہ داری بہار بمقرب خان۔
"	ذکر کرامات شیخ سلیم چشتی۔	"	نقل حکایت لطیف از اکبر۔
"	ذکر مسجد در و ضہ فقہور۔	۲۵۰	بیماری شاہ شجاع۔
۲۶۴	رفتن بخانہ اعتماد الدولہ۔	۲۵۲	ذکر توبہ فرمودن اکبر از شکار۔
	گم شدن عقد مروارید و لعل نور جهان بیگم در	۲۵۳	تولد شاہزادہ اورنگ زیب۔
"	اشناسے شکار۔	"	صحبت داشتن با چہرہ وپناسی۔
	خبر فتح قلعه مؤذ شکست سورجمل و حوالہ نمودن جاب	۲۵۴	حکایت بادشاہ و باغبان۔
۲۶۵	سورجمل بجکت سنگ۔	۲۵۶	حکم وزن حکیم روح اللہ۔
۲۶۶	رفتن بیابغ نور منزل و دیگر عمارات نو تعمیر۔	۲۵۷	خبر بختی راجہ سورجمل۔
۲۶۷	جشن چار دہم	۲۵۸	ملازمت خانخانان سپہ سالار و رسیدن بایفار۔
۲۶۸	پیشکش شاہجہان۔	۲۵۹	ذکر قلعه زہنپور و احوال بعضے از حکام سابق و
۲۶۹	تعریف افراط پیشکش اعتماد الدولہ۔		وجہ تسمیہ آن۔
"	ایالت پٹنہ بخاندوران۔	۲۶۰	رخصت خان خانان سپہ سالار بایالت دکن
"	رفتن بمنزل آصف خان و قبول پیشکش نمایان۔		ملازمت خاندوران۔
۲۷۰	شکار قمرغہ کہ از سر پرودہ ترتیب یافتہ بود۔	۲۶۱	ذکر میرزا شیخ بہلول برادر شیخ محمد غوث گوالیاری۔
		۲۶۲	شیوع علت طاعون در آگرہ۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۷۵	حکیم تیاری میتار و سپاه از آکره تا لاهور	۲۷۵	فوت والده شاه جهان -
"	نقضت کشمیر -	"	داخل شدن باکره -
۲۸۰	حکایت غریب اسلام خان -	"	طلب سلطان پرویز -
۲۸۱	زودن نور جهان بیگم شیر را به قتلک -	۲۷۱	بنی نمودن الداد افغان و شکش کوهستان و کابل -
"	صحبت داشتن با گسایین چدر و پ -	"	بخشدن پیشکش روز دوشنبه محمود آبدار -
۲۸۲	رخصت سلطان پرویز باله آباد -	۲۷۲	فوت شاهنواز خان پسر رشید خانمانان -
"	عفو جرایم سلطان خسرو -	۲۷۳	کشیدن بکه مار خور بانو بربری و بچه دادن او -
۲۸۲	رسیدن شنقار از ایران -	"	رخصت مقرب خان بایالت صوبه بهار -
۲۸۳	رسیدن بدلی -	"	فرستادن شبیه خویش جهت طلب الملک -
۲۸۴	فوت فرزند کلان شاه پرویز -		حقیقت میسر ز ادالی و نسبت فرمودن با صبیح
"	رفتن بمنزل آغای آغامان -	۲۷۴	شاهزاده دانیال -
"	ملاقات شیخ عبدالحق دلهوی -	"	ذکر حضرت شیخ احمد سهرندی رحمه الله علیه -
۲۸۵	تشریف بردن به قصبه کرانا و سیر باغ و تعریف آن مکان -	۲۷۵	ملازمت شاهزاده پرویز -
"	تولد امید بخش پسر شاه جهان -	"	رسیدن ایچی دارا اے ایران -
۲۸۶	حشون تولد پسر شاه جهان -	۲۷۶	یافتن دندان ماهی ابلق بوضع غریب -
"	مراجعت ملازمت خان عالم از رسالت -	۲۷۷	ترک منصب داری خاندوران موقوف گشتن بانعام پر گنه خوشاب
۲۸۷	نقل شکار قمرغه و وصف تیر اندازی خان عالم -	۲۷۸	جشن وزن شمسی -
"	آوردن خان عالم تصویر مجلس جنگ صاحب قرآن	۲۷۹	ظفر یافتن بمان الله در کوهستان بر احد او بدیناد -
"	بانعمت خان -	"	خبر فوت راجه سورج سنگه نمیره راجه مالدیو -
	کشیده آوردن بشن داس مصور تصویر شاه عباس	"	تفویض صوبه داری ماژ و اژ به گج سنگه پسر سورجنگه -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۱	گرفتار آمدن و مجبوس شدن راجہ کشتوار۔	۲۸۷	دارای ایران۔
"	مجملاً ذکر احوال و اوضاع و خصوصیات ملک کشمیر۔	۲۸۸	خطاب ملک اشعرائی بطالب آملی۔
۳۰۶	از غرقہ افتادن شاہ شجاع و صحیح و سالم ماندن۔	"	ملاقات نمودن میان شیخ منیر نام و رویش۔
"	حکم جو تکرارے منجم۔	"	ذکر خدمت باغبان و ملازمت نمودن الہداد ولد
۳۰۷	رقطن بمنزل و حمام شاہ جهان۔	۲۸۹	جلالہ باریکی۔
۳۰۸	ذکر درخت بل تحمل و درخت چنار کلان۔	"	مرحمت منصب پنج ہزاری بخان عالم۔
۳۰۹	تفویض نظامت ٹھٹھہ بسید بایزید بخاری۔	۲۹۱	فوت خواجہ جان و نبذی از احوال آن۔
"	نقض عہد نمودن عنبر پیاں شکن و شروع	۲۹۲	خبر فتح کشتوار۔
۳۰۹	فساد و دروکن۔	۲۹۳	جشن وزن قمری۔
۳۱۰	عدالت و تحقیق بوضع غریب	۲۹۳	مردن رانا امر سنگھ۔
"	وصف میوہ اشکن و تسمیہ خوش کن۔	"	خدمت نہایت خان بخدمت نگلش کابل۔
"	فوت بادشاہ بانو بیگم و گفتن جو تکرارے این معنی را	۲۹۴	تشریف فرمودن بمنزل میرزا حسین و ذکر قوم گلر۔
۳۱۱	قیل از وقوع واقعہ۔	۲۹۵	ذکر کتل پیم و رنگ۔
"	کشتہ شدن عزت خان از پر حلوی در افغانستان	جشن پانزدہم	
۳۱۲	بر آوردن شیخ احمد سہرندی را از قید۔		
"	تفویض ایالت اوڈیسیہ بحسن علی خان ترکمان۔	"	وجہ تسمیہ بارہ مولہ کہ از مضافات کشمیر است۔
"	عزم سیر ایلایق توسی مرک۔	۲۹۷	زوال بادشاہ در ڈیرہ معتمد خان۔
۳۱۳	آمدن محمد زاہد الہی حاکم اور گنج۔	"	غرق شدن سہراب خان پسر مرزا رستم در آب بہٹ۔
۳۱۴	ترک شہراب نمودن فرزند خان بھان یک لخت۔	"	ملازمت دلاور خان حاکم کشمیر و کشتوار و ذکر
"	فرستادن خواجہاے جو باری دندان ماہی	۲۹۸	فتح کشتوار۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۲۴	رضت شاه جهان به تسخیر دکن -	۳۱۴	سیاه ابلق -
"	حرکت رایات بجانب آگره -	۳۱۵	فوت دلاور خان صوبه دار کشمیر -
۳۲۶	تفویض صوبه داری ملتان بخان جهان -	"	جشن وزن شمسی و رفتن بمنزل آصف خان -
"	تفویض حراست قلعه قندهار بعبد العزیز خان -	۳۱۶	عزم سیر سرشمه و یزناک -
۳۲۸	رسیدن در پرگنه کرانه که وطن مقرب خان است -	"	از دست رفتن ملک کشتوار -
"	ترول بدلی -	۳۱۷	وفات خاندوران -
۳۲۹	برخی از احوال ذوالقرنین ارمی -	"	تفویض صوبه داری کشمیر به ارادت خان و خانسانان
"	ملازمت فرستادها و دارا اے ایران -	۳۱۸	شدن میر حمله -
۳۳۰	فایز شدن بشهر آگره -	"	نقل شکا رماهی به وضع غیر مکرر -
"	سرسرازی به سعید اے داروغه زرگر بخطاب	۳۱۹	فوت سیر زارچین داد سپر خان خانان -
۳۳۱	بے بدل خانی -	"	مراجعت از کشمیر بجانب هندوستان -
"	حساب خیرات و انعام این سال -	"	رسیدن رنیل بیگ الچی شاه عباس بلایور و فرستادن
۳۳۲	جشن شانزدهم	۳۲۰	خلعت و سی هزار روپیه از حضور -
"	تفویض منصب بسلطان شهریار -	۳۲۱	شکار قمره -
۳۳۳	تفویض صوبه بهار بشاه پرویز -	"	رسیدن خبر فتح قلعه کانگره و وصف قلعه و کوهستان
۳۳۴	فوت یوسف خان ولد حسین خان و ذکر حیات او -	۳۲۲	و دیگر حکام آن -
"	کار خیر سلطان شهریار با دختر نوز جهان بیگم که از	۳۲۳	ملازمت سفیر ایران -
"	شیرافکن خان داشت -	"	منصت بجانب آگره -
۳۳۵	بزرگشیدن جوبک راسه پنجم -	۳۲۵	تقدیم عید نمودن و کنیان و برهم خوردن

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۴	رخصت شاہزادہ پرویز بصوبہ بہار۔	۳۲۵	افتادہ آہن برق از آسمان و ساختن شمشیر و نجر و کار۔
"	فوت راجہ بہاؤ سنگھ۔	"	آوردن افضل خان عرض داشت شاہ بہان شمل
"	ترک خوردن گوشت مرغابی۔	"	بر اصلاح کار و کن۔
۳۲۵	ذکر وفات اعتماد الدولہ۔	۳۲۶	شرایط صلح از جانبین۔
"	متوجہ شدن بسیر قلعہ کانگرہ و ملاحظہ نمودن تبتانہ	"	رخصت فرستادہ اسے شاہ ایران۔
۳۲۶	درگاہ و الاکھی۔	"	تفویض نظامت دہلی بہ مکرم خان۔
"	حکم ساختن عمارات نور پور و ذکر شکار مرغان	"	آمدن قاسم بیگ از جانب شاہ ایران۔
"	صحیفہ ای و حکایت سناسی کہ سلب اختیار از	"	تسلط یافتن ارادت خان بر کشتوار۔
۳۲۷	خود کردہ بود۔	"	سرفرازی احمد بیگ برادر زادہ ابراہیم خان فتح جنگ
"	عنایت جاگیر و ششم وغیرہ اعتماد الدولہ نور جہان بیگم	"	بہ نظامت اوڈیہ و خطاب خانی۔
۳۲۸	و تفویض دیوانی کل بہ خواجہ ابوالحسن۔	"	عنایت دیہہ برنیل بیگ ایچی دار اسے ایران۔
"	فوت سلطان خسرو۔	"	انداختن آہنگر عاشق از بام خود را و جان دادن۔
۳۲۸	جشن بنقدھم	"	وصف سلیقہ و تدبیر نور جہان بیگم در اصلاح
"	انعام یافتن رنیل بیگ سفیر ایران و حکم توقف	۳۲۹	مزاج جہانگیر۔
"	او در لاہور و مراجعت خود از کشمیر و خبر غریبت	۳۳۰	جشن نمودن نور جہان بیگم بہت صحت بادشاہ۔
"	شاہ عباس بہ تسخیر قندھار و طلب فرمودن شاہ جہان	"	وزن فرمودن جو کمر اسے منجم از اشرفی و روپیہ۔
"	را از برہان پور۔	"	آمدن شاہزادہ پرویز بایلغار و خبر باری جہانگیر
"	بلازمت رسیدن مہاربت خان از کابل و رسیدن	۳۳۱	فوت والدہ نور جہان بیگم۔
"	حکیم مومنا بوسیہ او و تفویض نظامت آگرہ	"	حرکت رایات بجانب کوہستان پنجاب

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۵۹	آصف خان با گره بخت آوردن کل خزانده و وفات میرمیران و حکم تالیف همه احوال به معتد خان -	۳۵۲	بر اعتبار خان و نزول اجلال در کشمیر و معاف فرمودن ابواب نو جداری در کل مسالک محروسه و اضافه منصب امرا و طلب نمودن شاهزاده پرویز -
۳۶۰	آغاز نوشته معتد خان که جهانگیر در او اصلاح می فرمود -	۳۵۳	رسیدن شاه عباس بر قلعه قندهار -
۳۶۱	فرستادن موسوی خان رانز و شاه جهان بخت نصیحت و پند -		سامان لشکر بخت استخلاص قلعه قندهار و اراده بنی شاه جهان و سرکوبی نمودن ارادت خان مفسدان کشتوار را -
۳۶۲	روانه شدن شاه جهان از ماند و جانب آگره و نصرت جهانگیر بخت تنبیه او و مخاطب شدن شاه جهان به سلطه دولت -	۳۵۴	تصرف نمودن شاه جهان در جاگیر نور جهان بیگم شهریار و امتناع آمدنش بجنور -
۳۶۳	بسیاست رسیدن خلیل بیگ و محرم خان خواجه بصری خاص شاه جهان و رسیدن شاه جهان بخواجی آگره و فرستادن سدر پسر کیمیا جیت را بخت حصول خزان و یافتن او نه لک روپیه از منزل لشکر خان و گله که فرستای خان خانان -	۳۵۵	مراجعت از کشمیر بلا بهر تسلیم نمودن شهریار خدمت قندهار و تفویض ایالت کشمیر با اعتقاد حسنان و خلاص فرمودن راجه کشتوار را از قید و عنایت نمودن کشتوار با و منصب یافتن وادرنخش پسر خسرو -
۳۶۴	پند فرمودن عبدالعزیز فرستاده شاه جهان و نذرست نمودن راجه نرسنگد یو و حکم حبس پوشیدن و پیش رفتن انواع و گله از نفاق عبدالعزیز خان -	۳۵۶	حکم تغیر جاگیر شاه جهان و رسیدن فرستاده های شاه عباس و آمدن خان جهان از ملتان -
۳۶۵		۳۵۷	نقل نامه داراست ایران -
		۳۵۸	نقل جواب نامه شاه عباس -
۳۶۶	حش بشیر و هم		روانه شدن خان جهان بطرف ملتان و فرستادن

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۶۹	به صادق خان جهت تنبیه جگست سنگه و تعیین شدن شا هزاره پرویز به تعاقب شاه جهان باتفاق مهابت خان -	۳۶۵	خبر رسیدن شاه جهان به متحرا و ترتیب افواج بادشاهی و گزینش شاه جهان با خان خانان از معمر سرکه -
۳۷۰	مرحمت خدمت میرنجشی بمظفر خان و مقرر شدن صوبه داری گجرات بشاه هزاره داود بخشش و خدمت اتالیقی بحسان اعظم و صوبه داری بنگاله باصفت خان و رسیدن جهانگیری ببلده اجمیر و رسیدن خبر فوت مریم الزمانی و خبر فتح ثانی -	۳۶۶	ترتیب افواج شاهجهانی و دست بردن برامانه عاصی لشکر بادشاهی و هنریت یافتن از افواج چند اول -
۳۷۲	ذکر احوال صفی خان و تدریجی که در فتح گجرات بکار برده و داخل شدن تاهیر خان هنگام طلوع آفتاب در شهر گجرات -	"	فرستادن تکرش خاصه جهت عهد الله خان و تاختن عبدالله خان از لشکر بادشاهی و پیوستن با افواج شاهجهانی و رسیدن تیرتنگ بقبل سدر و فتح یافتن لشکر بادشاهی و اسامی بعضی از کشته شدگان و زخمیان امرای جهانگیر -
"	گرختن خواجه عبدالله بخانه شیخ حیدر و گرفتار شدن او و مجوس گشتن جمیع منتسبان شاهجهان و بدست آمدن تحت مرصع و دیگر اشیاء -	۳۶۷	مخاطب گشتن عبدالله خان به لعنت الله و گذشتن سرسند را از نظر جهانگیر و رعایت و عنایت به امرای و برگشتن عبدالعزیز خان از همراهی عبدالله خان گذرانیدن میرعصند الدوله فرهنگ جهانگیری که از موافقت دوست و سرفرازی امان الله پسر مهابت خان بخطاب خان نزارادخانی و ملازمست نمودن شاه هزاره پرویز و تاراج نمودن شاهجهان قبایل اجمیر را -
۳۷۳	ذکر جنگ و طرح مصداق و هنریت عبدالله خان و تعاقب نمودن سید دلیر خان بهادر -	۳۶۸	تفویض صوبه داری کوهستان پنجاب و لاهور
۳۷۴	قتل پسر سلطان احمد و خلاص شدن سرفراز خان و اعضای منصوب صیفت خان و اصنافه و رعایت تاهیر خان و ذکر اصل و فروع سلسله ایشان -		
	وصف سادات بارهه و ذکر شکار شیران و حکایتی		

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۵۲	خانجهان و عزیمت کشمیر مرتبه ثالث - ذکر خان جنگی سادات باره و کشته شدن راجہ گردھر -	۳۵۵	از لشکر سلطان محمود غزنوی در بند و ستان - خبر فتح ثالث و نقل جنگ شاهجهان با پرویز در ملک مالوه و کشته شدن منصور خان غزنوی
۳۸۳	فوت ممتاز خان خواجہ سرا -	۳۵۶	آمدن بر قنداز خان از فوج شاهجهان و رسیدن رستم خان که از عمره باسے فوج شاهجهانی بود
۳۸۴	وصول به دہلی و فرود آمدن بمنزل کشن واس آمدن علی راسے حکم زاده تبت -	۳۵۷	بلشکر بادشاہی و قید فرمودن شاهجهان به خان را با پسران او -
۳۸۵	گذشتن از جسر ایم جگت سنگھ بشفاعت نور جهان بیگم -	۳۵۸	عبور فرمودن شاهجهان از آب زبدہ و قید نمودن خان خانان را با اولاد او بسبب نوشتن نامہ مہابت خان و عنایت خطاب خوشنجر خانی با برہم حسین ملازم سلطان پرویز و عنایت منصب مہابت خان -
۳۸۶	فرار نمودن میرزا محمد ولد افضل خان از لشکر شاهجهان و کشته شدن او در جنگ تعاقب کنندگان و فرستادن شاهجهان افضل خان دیوان خود را نزد عنبر و عادل خان با استدعاے مدد و رسیدن شاهجهان بملک قطب الملک -	۳۵۹	آمدن رستم خان و محمد مراد و دیگر ملازمان شاهجهان و در پاسے فیصل انداختن شرزہ خان و قابل بیگ را و تولد صبیہ شہریار و جشن و زن شمسی و رفتن بمنزل شہریار -
۳۸۸	جشن نور و ہم	۳۶۰	سرگذشت شاهجهان وقت عبور از آب برہان پور و پیوستن عبداللہ خان بخدمت شاه جهان -
۳۸۹	خبر رسیدن شاهجهان بسرزمین اوڈیسیہ و حکم حرکت شاهزادہ پرویز و مہابت خان از جانب خاندیس بجانب الہ آباد -	۳۶۱	تفویض ایالت الہ آباد بہ میرزا رستم و ملا دوست
۳۹۰	عرض داشت نمودن عنبر بہ مہابت خان و قرار فرستادن عادل خان ملا محمد لاری را با پنج ہزار		

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۹۰	فییم غلام خان نانا و رسیدن سلطان پرویز و مهاجرتان بجوالی الہ آباد۔	۳۹۰	سوار ہمراہی افواج بادشاہی۔
۳۹۱	حرکت شاہجہان بجانب بنارس از جون پور	۳۹۱	سیاست نمودن مہابت خان عارف پسر زاید راد
۳۹۲	بغزم رزم و کشتہ شدن بیرم بیگ مخاطب بخاندوران در جنگ آقا محمد زمان و ذکر	۳۹۲	داخل شدن شاہجہان بملک اوڈیسہ۔
۳۹۸	مصاف شاہجہان با سلطان پرویز و مهاجرتان عنان گردانیدن شاہجہان از میدان جنگ و یافتن مہابت خطاب خان خاناں سپہ سالار و مجبلی از سوانح دکن۔	۳۹۳	تلمکہ نوشتہ میرزا محمد ہادی مؤلف دیباچہ۔
۴۰۰	مصاف ملا محمد لاری بملک لشکر ہند با عنبر و کشتہ شدنش و اسیر گردیدن سرداران لشکر محبوس ماندن در قلعہ دولت آباد۔	۳۹۳	تسخیر نمودن شاہجہان قلعہ بردوان را و محصور گشتن ابراہیم خان قلعہ دار اکبر نگر در حصار مقبرہ پسرش۔
۴۰۱	تفویض صوبہ داری کابل بہ احسن اللہ و مراجعت از کشمیر بجانب لاہور و تفویض صوبہ داری پنجاب بہ عفت خان و طلب نمودن شاہجہان داراب خان را و ایستادگی او از حاضر شدن و قتل رسانیدن عبداللہ خان پسر جوان او را و تفویض گشتن ایالت بنگالہ بہ پسر مہابت خان۔	۳۹۴	کشتہ شدن ابراہیم خان فتح جنگ و بدست شاہجہان افتادن چل و پنج لک روپیہ از مال ابراہیم خان و تقسیم نمودن شاہجہان زر بہ بندہاے خویش۔
۴۰۲	کشتن مہابت خان داراب خان را بر طبق	۳۹۵	تفویض نمودن شاہجہان ایالت بنگالہ بہ داراب خان و گذشتن عبداللہ خان از آب گنگ و محصور گشتن میرزا رستم و شروع نزاع عادل خان با عنبر۔
			رعایت مہابت خان از طرف خود بلا محمد لاری و نزول جہانگیر در کشمیر و حکم اخراج عبدالغفر حاکم قندھار و بعدہ حکم قتل او و فوت آرام بانو بیگم۔
			ظفر یافتن خانزاد خان بر پلنگپوش و کشتہ شدن

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۴۰۹	رسیدن بلاهور و آمدن آقا محمد علی شاه عباس و حکایت شیر که با بزانش گرفته بود و التجا آوردن عبدالله خان بخانجهان -	۴۰۲	مسک با و شاهای و فرستادن سراد به پیشگاه و تفویض نظامت اگره بقاسم خان و معاودت جهانگیر بکشمیر و حکایت غریب از جسد و دت شاه قلی خان -
۴۱۰	نامزد نمودن بهار با نو بیگم صبیح خود بطهور و هوشمند با نو صبیح خسرو بهوشنگ پسران دانیال و سرفرازی معتمد خان بخدست بخشگیری و عزیمت سیر کابل و رسیدن سرحدات و نقل جنگ ظفر خان با اعداد -	۴۰۵	معارفت اختیار نمودن عبدالله خان از شاهجهان و فوت خان اعظم و طلب فرمودن داد بخش پسر خسرو از گجرات و تفویض نظامت گجرات بخانجهان لودی -
۴۱۱	ذکر فوت رقیه سلطان بیگم و متوجه شدن بر احوال خان خانان و خبر رسیدن تا نزد کردن مهابت خان صبیح خود را به خواجه بر خوردار و عنایت خطاب سنا بنواز خانی به میرزا رستم دکنی -	۴۰۶	چشم بستم
۴۱۲	چشم بست یکم	۴۰۷	رسیدن بکشمیر - رسیدن داد بخش از گجرات بجنور و تفویض صوبه داری پشته بشا هزاره شهریار و فرستادن شاهجهان دارا شکوه و اورنگ زیب را با پیشکش نمایان بدر بار و دست برداشتن از قلعه بهتاس و قلعه اسیر -
۴۱۳	رخصت اپچی شاه عباس - ذکر غدر و بے ادبی مهابت خان - کشته شدن کجپت خان دار و نه قیل خانه بالپیش و چوپنیر شجاعت خان -	۴۰۸	ملازمت نمودن عبدالرحیم خان خانان محبوب و شرمند و حرکت رایات از کشمیر جانب لاهور و نقل جانور بهاس -
۴۱۴	سوار شدن نورجهان بیگم و آصف خان با فوج		

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۴۱۵	پنجاب باصف خان و عنایت خطاب و استقلال وزارت بنحو احوال الحسن و تفویض خانسانانی بافضل خان و بخشگیری بمیرجله و بدست اتمام بدست و دو لکه رویه از مال مهابت خان و تفویض منصب و خطاب و جاگیر اجیر بخان خانان و صوبه بنگاله بکرم خان -	۴۱۵	بادشاهی بجنگ مهابت خان و برگشتن فیل بگیم و عنان گردانیدن افواج بادشاهی و کشته شدن خواجه سرایان عمده دران تباہی -
۴۱۶	فوت شاهزاده پرویز و رخصت شاه خواجه سفیر نذر محمد خان و سرفراز علی ابوطالب پسر قشغان بن خطاب شایسته خانی و تفویض صوبه بهار بمیرزارتم و رسیدن شاهجهان به پٹنه -	۴۱۶	جلادت سبے موقع فدائی خان و متحصن شدن قشغان در قلعه اٹک و کشته شدن عبدالصمد منجم باشاره مهابت خان و رسیدن شاه خواجه ایلمی نذر محمد خان والی بلخ -
۴۱۷	مضمون مکتوب نور جهان بگیم که بشاهجهان نوشته بود و منصب یافتن آصف خان و متوجه گشتن خانجهان بجانب بالاگھاٹ -	۴۱۷	ذکر بدست آوردن مهابت خان آصف خان و ابوطالب پسرش را با جمعی دیگر و مجبوس نمودن و قتل رسانیدن عبدالخالق و محمد نقی خان و ملا میر محمد قنوری را و ذکر عقائد و اطوار عجیب کفار -
۴۱۸	فیل مال فرمودن میر محمد موسی و فروختن خانجهان ملک بالاگھاٹ را بنظام الملک و نقل عنریب حمید خان بخشی و منکوحه او -	۴۱۸	فرار نمودن جگت سنگه ولد راجه باسو و رسیدن جهانگیر و مهابت خان بکابل و جنگ احدیان بادشاهی با راجپوتان مهابت حسان فوت عنبر بخشی مشهور -
۴۱۹	رفتن زن حمید خان بجنگ لشکر عادل خان و رحمت نمودن بفتح و ظفر و ذکر نسبت عبدالرحیم خواجه و فرستادن امام قلی خان فرزند واسے توران ایشانرا بسفارت بهندوستان -	۴۱۹	رسیدن خبر بیماری شاهزاده پرویز و ملازمت نمودن سلطان دارا شکوه و او را زنگ نریب -
۴۲۰		۴۲۰	تدبیر نمودن در فرار مهابت خان -
۴۲۱		۴۲۱	فرار مهابت خان و تفویض وکالت و نظامت
۴۲۲		۴۲۲	
۴۲۳		۴۲۳	
۴۲۴		۴۲۴	
۴۲۵		۴۲۵	
۴۲۶		۴۲۶	
۴۲۷		۴۲۷	
۴۲۸		۴۲۸	
۴۲۹		۴۲۹	
۴۳۰		۴۳۰	
۴۳۱		۴۳۱	
۴۳۲		۴۳۲	
۴۳۳		۴۳۳	
۴۳۴		۴۳۴	
۴۳۵		۴۳۵	
۴۳۶		۴۳۶	
۴۳۷		۴۳۷	
۴۳۸		۴۳۸	
۴۳۹		۴۳۹	
۴۴۰		۴۴۰	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۳	تدبیرات صایب آصف خان بہت سلطنت شاہجہان و بہ سلطنت پر دوا شتن داور بخش پسر نسرو را۔	۲۲۹	غرق شدن کرم خان با جمعے کہ راکب کشتی بودند و ذکر وفات خان خانان و ذکر سہ فتح عمدہ کہ از دہ توقوع آمدہ بودند و ذکر ترجمہ نمودن خان خانان واقعات بابری را از ترکی بفارسی۔
۲۳۵	سپردن آصف خان دارا شکوہ و اورنگزیب را بہ صادق خان و نظر بند نمودن نور جهان بیگم ہمشیرہ خود را و فرستادن شہریار بالیسقر پسر دانیال را بجنگ و بردن آصف خان داور بخش را بجنگ او۔	۲۳۰	ملتی شدن راجہ ماندو و متوسل شدن مہاتمان بحضرت شاہجہان و طلب نمودن خان جهان عبداللہ خان را بکمر و تذویر و محبوب ساختہ در قلعہ اسیر و داستان خان جهان در عہد شاہجہان۔
	ہزیمت یافتن بالیسقر و در آمدن شہریار بہ قلعہ لاہور و بر آوردن شہریار را از محفل بادشاہی و کچول نمودن او و رسیدن بنارسی و عرض بست روز بخدمت شاہجہان در سایندن خبر واقعہ جہانگیر و نصنت رایات شاہجہان بجانب اگرہ و فرستادن شاہجہان جان نثار خان را نزد خان جهان بہت استمالت۔	۲۳۱	کشتہ شدن خان جهان و رسیدن سرا و بدرگاہ شاہجہان و عزیمت حضرت جہانگیر بہ کشمیر۔
۲۳۶	سرباز زدن خان جهان از اطاعت و دادن ملک بالاگھاٹ را بنظام الملک سواے قلعہ احمد نگر و ملحق شدن دریاخان و ہیلہ بہ خان جهان و تصرف نمودن خانجہان بعضہ	۲۳۲	جشن بست دوم
			تفویض صوبہ داری بنگالہ بقدائی خان۔ تفویض نظامت پٹنہ بہ ابوسعید نسیرہ اعتماد الدولہ۔ ذکر واقعہ ہایلیہ حضرت جہانگیر بادشاہ ہنگام مراجعت از کشمیر در موضع چکر ہتی۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۸	شہر یار و پسران دانیال را۔	۲۳۷	از محالاست مالوہ۔
"	ملازمت نمودن رانا کرن۔	"	تفویض خدمت گجرات بشیر خان و طلب داشتن
	مرخص شدن رانا کرن و جشن وزن شمس سال		سیف خانہ مقید بدرگاہ۔
	سے و ہفتم از عمر شاہجہان و رسیدن شاہجہان		آوردن خدمت پرست خان سیف خان را
	باجمیر و حکم بنائے مسجد از سنگ مرمر و تفویض		مقید بحضور و عفو گناہان او و رسیدن شاہجہان
	صوبہ اجمیر بہا بٹ خان و رسیدن اکبر		بہ احمد آباد و ملازمت شیر خان و امرائے
۲۳۹	بند ہا بہ ملازمت۔		متعینہ گجرات و تفویض ایالت ملک پٹنہ و
۲۳۹	رسیدن در دار الخلافہ آگرہ۔		سند بمیرزا عیسیٰ ترخان و صوبہ داری ملک
	جلوس فرمودن شاہجہان بر سر سلطنت	۲۳۸	گجرات بہ شیر خان۔
۲۴۰	واجراے سکہ و خطبہ بنام نامی۔		خواندن خطبہ بنام حضرت شاہجہان در لاہور
			و قتل رسانیدن داو و بخش و برادر او و





بِزْنِ خَلْقِ دُنْیَا و آسْمَانِ صَنَائِعِ مِکْنِ و مِکْنِ

الحمد لله والمنة کتاب مطاب یمنه شاه پهلوی پذیرای عینی تاریخ عهد سلطنت نورالدین جهانگیر بادشاه

کتابخانه

مرزا محمد باقری معتمد الخدمت که مسوآت تحریر نموده شاه مرهم را باضافه دیباچه حالات مابعد ترتیب داده

در مطبعه نایب افشاری نوک شوق واقع که به حسن و خوبی طبع گرد



بسم الله الرحمن الرحيم

از عنایات بیفایات الهی یک ساعت نجومی از روز پنجشنبه هشتم جمادی الثانی هزار و چهارده هجری گذشته در دار الخلافت اگر در
سنه سی و هشت سالگی بر تخت سلطنت جلوس نمودم پدرم را تا بیست و هشت سالگی فرزند نمی زیست و همیشه بجهت بقای فرزند
بدرویشان و گوشه نشینان که ایشان را قرب روحانی بدرگاه الهی حاصل هست انجامی بردند چون خواهر بزرگوار خواهر معین الدین
چشتی برشته که اکثر ادبای هند بودند بر خاطر گذاریدند که بجهت حصول این مطلب رجوع باستانه متبرکه که ایشان نمایند با خود قرار دادند
که اگر الله تعالی پسر کے گرامت فرماید و او را بمن از زانی داد و از اگر تا بدرگاه روضه نوره ایشان که یک صد و چهل کرده است
پیاوه از روزی نیاز تمام توجه کردم در سنه تسع و پنجاه و هفت روز چهارشنبه هفتم ماه ربیع الاول هفت گطری از روز مذکور گذشته
بطالع بست و چهارم درجه میزان الله تعالی مرا از گتم عدم به وجود آورد و در آن ایام که والد بزرگوارم جوایس فرزند بود شیخ سلیم نام
در ویشی بماحب حالت که طے بسیاری از مرا اعلی عمر نموده بود و پدر که به متصل بموضع سبکری از مواضع اگر استقامت داشت و
مردم آن نواحی به شیخ اعتقاد تمام داشتند چون پدرم بدرویشان نیازمند بودند صحبت ایشان را نیز دریافته روزی در انشای توجیه
و بخودی از ایشان پرسیدند که مرا چند فرزند خواهد شد فرمودند که بخشنده بی منت سه پسر به شما از زانی خواهد داشت پدرم میفرمایند که
مذکر نمودم که فرزند اول را بدامن تربیت و توجه شما انداخته شفقت و مهربانی شمارا حامی و حافظ او سازم شیخ انجمنی را قبول میفرمایند
و بر زبان میگذرانند که مبارک باشد ما هم ایشان را هم نام خود ساختیم چون والد مرا هنگام وضع حمل نزدیک میسر بدخانه شیخ می فرستادند
تا ولادت من در آنجا واقع گردید و بعد از تولد نام مرا سلطان سلیم نهادند اما من از زبان مبارک پدر خود نه درستی و نه در پوشاری شنیدم

که مرا محمد سلیم یا سلطان سلیم مخاطب ساخته باشند همه وقت شیخو بابا گفته سخن میکردند والد بزرگوارم موضع سیکری را که محل ولادت من بود
بر خود مبارک دانسته پائے تخت ساختند و در عرض چهارده پانزده سال آن کوه و جنگل پر دو دایم شهرے شد شجره انواع باغات و
عمارات و منازل متنزه عالی و جاهای خوش و دلکش بعد از فتح گجرات این موضع بر فتح پور موسوم گشت چون بادشاه شدم بخاطر رسید
که نام خود را تغییر باید داد که این اسم محل اشتباه است بنام قیصر و مردم ملهم غیب بخاطرم انداخت که کار بادشاهان جهانگیری است
خود را جهانگیری نام نهادم و لقب خود را چون جلوس در وقت طلوع حضرت نیر اعظم و نورانی گشتن عالم واقع شده نورالدین سازم و در
ایام شایزادگی نیز از دایان بنده شنیدم که بعد از گذشتن عهد سلطنت در زمان جلال الدین اکبر بادشاه نورالدین نامی
متصدی امور سلطنت خواهد گشت این معنی نیز در خاطر بود بنابرین مقدمات نورالدین جهانگیر بادشاه اسم و لقب خود ساختم چون
این امر عظیم در شهر آگره واقع گشت ضرورتی که محلی از خصوصیات انجام قوم گردد - آگره از شهرهای قدیم بزرگ هندوستان است
برکنار دریای همنه قلعه کهنه داشت پدرم پیش از تولد من آنرا انداخته قلعه از سنگ مرمر تراشیده بنا نهادند که روزی هاسه عالم
مثل آن قلعه نشان نمیدهند در عرض پانزده شانزده سال با تمام ریش و شجره چهار دروازه و دو در بچه سی و پنج لک روپیه
که یکصد و پانزده هزار طومان راج ایران و یک کروپنج لک خانی بحساب توران باشد خرج این قلعه شده آبادانی این معموره
همه طرف دریای مذکور واقع شده جانب غرب رویه آنکه کثرت آبادانی بیشتر دارد دور آن هفت کرده است طول آن
دو کرده و عرض یک کرده و دور آبادانی آن طرف آب که بر جانب شرقی واقعست دو نیم کرده است طول یک کرده و عرض نیم کرده
اما کثرت عمارات بنوعیست که مثل شهرهای عراق و خراسان و ماوراءالنهر چند شهر آباد تواند شد - اکثر مردم سه طبقه و چهار طبقه
عمارت کرده اند و انبوه خلق بدست که در کوچه و بازار بدشواری تردد توان نمود از او اخرا قلیم ثانی است شرقی آن ولایت قنوج
و غربی ناگور و شمالی سبھل و جنوبی چندیری است - در کتب هندو دستورست که طبع دریای همنه کو بهیست کلند نام که مردم را از شدت
سردی عبور در آنجا ممکن نیست جائے که ظاهر میشود کو بهیست قریب به برگنه خضر آباد - هوای آگره گرم و خشک است سخن اطباء آن است
که روح را بخلیل می برد و ضعف می آرد به اکثر طبایع ناسازگار است مگر لطیفی و سوداے مزاجان را که از ضرر آن این اندوازیست
حیواناتی که این مزاج طبیعت دارند مثل فیل و گاومیش و غیر آن درین آب و هوا خوب میشوند پیش از حکومت افغانان لودی آگره معموره
کلان بود قلعه داشت چنانچه مسعود سعد سلمان در قصیده که بهدح محمود پسر سلطان ابراهیم بن مسعود بن سلطان محمود غزنوی در فتح قلعه
مذکور اطلاق نموده مذکور ساخته است

حصار اگره پیداشد از میان گرد

بسان کوه بر و بارهاس چون کسار

چون سکندر بودی اراده گرفتن گویا داشت از دلی که پائے تخت سلاطین هندست به اگره آمد و جاس بودن خود آنجا قرار داد و از آنجا
 تاریخ آبادانی معموره اگره روی در ترقی نهاد و پائے تخت سلاطین دلی گشت چون حضرت حق سبحانه تعالی بادشاهی هند باین سلسله دالا
 کرامت کرد - حضرت فردوس مکانے بابر بادشاه بعد از شکست دادن ابراهیم ولد سکندر بودی و کشته گشتن او و فتح راناسانگا که کلان
 ترین راجا در بند اران ولایت هندوستان بود بر طرف شرقی آب جمعه زمینے خوش کرده چار باغی احداث فرمودند که در کم جائے بآن تخت
 باغ بوده باشد نام آن گل افشان فرمودند و عمارت مختصری از سنگ مرمر تراشیده ساخته اند و مسجدی بر یک جانب آن باغ به اتمام رسیده و
 خاطر داشتند که عمارت عالی بسازند چون عمر و فاکر و از قوه بفعل نیامد درین واقعات هر جا که صاحب ترانے نوشته شود مراد امیر تیمور گورکان
 و هر جا که فردوس مکانے بقلم در آید حضرت بابر بادشاه است و چون جنت آشیانے مرقوم گرد و حضرت هما یون بادشاه است و چون عرش
 آشیانے مذکور شود حضرت والد بزرگوارم جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازیست خرپوزه و ابنه و دیگر میوه ها در اگره و نواحی آن خوب
 میشود و غایتا زمیوه ها مرابه ابنه میل تمام است در ایام دولت حضرت عرش آشیانے اکثر میوه ها به ولایت که در هند بود بهم رسیده قسام انور
 از صاجی و حبشی و کشمش در شهر باغ شریف گشت چنانچه در بازار باغ لاہور در موسم انور آنقدر که خواهند از هر قسم و هر خاں بهم میرسد
 از جمله میوه های سیوه ایست که آنرا اناس می نامند و در بنادر فرنگ میشود در غایت خوشبوی و راست فزه گی است در باغ گل افشان اگره
 هر سال چندین هزار برمی آید از طبیب ریاحین گلهاے خوشبویے هند را بر گلهاے معموره عالم ترجیح میتوان داد چندین گل است که در هیچ
 جائے عالم نام و نشان آن نیست اول گل چنپه گلی است در نهایت خوشبوی و لطافت بیات گل زعفران لیکن رنگ چنپه زرد مائل
 بسفیدی است درخت آن در غایت منور و فیست و گلان و پر برگ و شاخ و سایه دار میشود در ایام گل یک درخت باغی را معطر دارد و از آن
 گذشته گل کیوڑه است که بیات و اندام غیر کمر است بوی او در تندی و تیزی بدرجه ایست که از بوی مشک سیج کمی ندارد و دیگر ایلی
 که در بو از عالم با سمن سفید است غایتا برگهایش دوسه طبقه بر روی هم واقع شده دیگر گل مویسری است که درخت آن نیز بسیار خوش
 اندام و منور و سایه دار است و بوی گل آن در نهایت لطافت و بوی گل سیوتی که از عالم گل کیوڑه است غایتا کیوڑه خاردار است و
 سیوتی خار ندارد رنگ آن نرودی مائل است و کیوڑه سفید رنگ است ازین گلها و از گل جنیلی که با سمن سفید ولایت است و در غایت
 خوشبوی سازند و دیگر گلهاست که ذکر آن طولی دارد از درختان سر و صنوبر و چنار و سفید آروید موله که هرگز در هند و سان خیال نموده بودند
 بهر سیاه و بسیار شده و درخت صندل که خاصه جزایر بود در باغات نشو نما یافته ساکنان اگره در کسب بهر و طلب علم سعی مینماید و ازین

و طوائف مختلف از هر دین و هر مذہب سکونت درین بلد را اختیار کرده اند. بعد از جلوس اولین حکمی که از من صادر گشت بستن زنجیر عدل بود که اگر متصدیان مهمات دارالعدالت در داوخواهی و غوررسی شتم رسیدگان و مظلومان اجمال و دماغمه و زرنندان مظلومان خود را بدین زنجیر رسانیده سلسله جنبان گردانند و صدای آن باعث آگاهی گردد و وضع آن برین هیچ است که از طلای ناب فرمودم زنجیرهای سازند و طولش سی گز مشتبه شصت نرنگ و زن آن چهارمین هندوستان که سی و دو من عراق بوده باشد یک سرش برنگره شاه برج قلعه آگره استوار ساخته سر دیگر را تا کناره دریا برده بریل سنگین که نصب شده بود محکم ساختند. و دوازده حکم فرمودم که در جمیع ممالک محروسه معمول داشته این احکام را و دستور العمل سازند. اول منع زکات از تغا و میربحر و سایر رکابین که جاگیرداران هر صوبه و هر سرکار بحجت نفع خود وضع نموده بودند و دوم در راه های که دزدی و راه زنی واقع شود و آن راه پاره از آبادانی دور باشد جاگیرداران نواح سرانی و مسجدی بنانند و چاه های احداث کنند تا باعث آبادانی گشته جمعی در آن سرآباد شوند و اگر بحال خالی نزدیک باشد متصدی انجام سرانجام نماید و در راه ها بار سوداگران را بے اذن و رضای ایشان نکشاید. سوم در ممالک محروسه از کافران مسلمان هر کس که فوت شود مال و منال او بورثه او گذاشتن هیچ کس در آن داخل نسازد و اگر وارث نداشته باشد بحجت ضبط آن اموال مشرف و بخوبی اعلیٰ تعیین نمایند تا آن وجه بصارف شرعی که ساختن مساجد و سراها و مرمت پلها و شکسته ها و احداث تالابها و چاه ها باشد صرف شود. چهارم شراب و دربره و آنچه از قسم مسکرات منیبه باشد نسازند و نفروشدند با آنکه خود بخوردن شراب از رکاب منمایم و از شرده سالگی تا حال که عمر من بسی میشت رسیه همیشه مداومت بان کرده ام و در اوایل چون بخوردن آن حریف بودم گاهی تا بایت پیاله عرق و دانه تناول میشت چون زفته زفته درین اثر تمام کرد و در مقام کم شدن آن نشدم و در عرض هفت سال از پانزده پیاله به پنج شش رسانیدم و اوقات نوشیدن نیز مختلف بود بعضی اوقات سه چهار ساعت بخوفی از روز باقی مانده آغاز خوردن میکردم و بعضی اوقات در شب و برخی در روز و سالی یکی برین هیچ بود بعد از آن وقت خوردن در شب قرار دادم درین بام خود محض برای گوارش طعام بخورم و پنجم خانه هیچکس را نزول نسازند ششم منع نمودم که هیچکس گوش بونی نخورد و هیچ گناهی نبرد و خود نیز در گناه آبی نذر نمودم که هیچکس بدین سیاست معیوب نسازم. هفتم حکم کردم که متصدیان خالصه و جاگیرداران زمین رعایا را بتعدی نگیرند و خود کاشت خود سازند و هفتم عامل خالصه و جاگیردار در برگه که باشد بر دیان هیچکس خوشی نکنند و هفتم در شهرهای کلان از اشفاها ساخته اطباء بحجت معالجه بیمارانی تعیین نمایند و آنچه صرف و خرج می شده باشد از سرکار خالصه شرفیه میآید و با دهم بستن والد بزرگوار خود فرمودم که هر سال از هر دهم ربيع الاول که روز تولد من است بعد دهر سالی یکروز را اعتبار نموده در ممالک محروسه درین روز هیچ کار نه کنند و در هر هفته دو روز نیز منع شد یکی پنجشنبه که روز جلوس من است و دیگر یکشنبه که روز تولد پدر من است و ایشان این روز را بدیجیت و سبب آنکه منسوب بحفرت غیر اعظم است و روز ابتدای آفرینش عالم مبارک است عظمت بسیار میگردند و از روزهای که در ممالک محروسه کشتن نمیشد یکی این روز بود و یازدهم بطریق عموم حکم کردم که مناصب جاگیرهای نوکران پدر من برقرار باشد. بعد از آن بقدر رحالت هر کس بر منصبهای ایشان افزوده ازده و دوازده کم نه نموده می ده چهل اضافه مقرر گشت

و علوفه جمیع اعدیان را از فرزاده پانزده و ماهیان کل شاگرد پیشه ده دوازده فرمودم و بر رانیه پردگیان سر پرده عصمت والد نرگوار خود بقدر حالت و نسبتی که داشتند از ده دوازده تاده و بست افزودم و بدد معاش اهل ایامه ممالک محدود سه را که لشکر دعا اند یک قلم مطابق فرامین که در دست داشتند برقرار و مسلم گذاشتم و بمیران صدر جهان که از سادات صحیح النسب هندوستان است و در تها منصب جلیل القدر صدارت پادشاهی بدو متعلق بود افزودم که همه روزار باب استحقاق را بنظر بگذرانند - دوازدهم جمیع گنهاران که از دیر باز در قلعهما و زندانها مقید و محبوس بودند آزاد نموده خلاص ساختم - و بساعت سحر افزودم که سکه بر زر زدند و از طلا و نقره بوزنها سه مختلف زر را مسکوک ساختند و بر یک راجا گانه نامی نهادم چنانچه مهر صد توله را نور شاهای و پنجاه توله را نور سلطانی و بست توله را نور دولت و ده توله را نور کرم و پنج توله را نور مهر و یک توله را نور جهانی و نصف آنرا نورانی و ربع آنرا رواجی نام کردم و آنچه از جنس نقره سکه شد صد توله را کوکب طالع و پنجاه توله را کوکب اقبال و بیست توله را کوکب مراد و ده توله را کوکب نجات و پنج توله را کوکب سعد و یک توله را جهانگیری و نفقش را سلطان و ربع آن را شار و دهم حصه را خیر قبول نامزد گردانیدم و همچنین از مس نیز برین حساب سکه کرده بر یک را بنامی معروف گردانید و بر مهرهای صد توله و پنجاه توله و بیست توله و ده توله این ابیات آصف خان فرمودم که نقش نمودند و بر یک رو آن این بیت سکه شد ۵

نخط نور بر زر گلک تقدیر	رحم ز شاه نورالدین جهانگیر
-------------------------	----------------------------

و در فاصله مصرعها کلمه و بر طرف دیگر این بیت که شعر بر تاریخ سکه است منقوش گشته ۵

شد چو خور زین سکه نورانی جهان	آفتاب مملکت تاریخ آن
-------------------------------	----------------------

و در میان هر دو مصرع ضرب مقام و سنه هجری و سنه جلوس و سکه نور جهانی که بعوض مهر معمول است و در وزن ده دوازده زیاده بران این بیت امیر الامر اقرار گرفت ۵

رو س زر را ساخت نورانی برنگ مهر و ماه	شاه نورالدین جهانگیر ابن اکبر بادشاه
---------------------------------------	--------------------------------------

چنانچه بر هر دو یک مصرع نقش گشت و قیافه ضرب مقام و سنه هجری و سنه جلوس شده سکه جهانگیری نیز که در وزن ده دوازده زیاده است در برابر رو پیمه اعتبار شده به ستور نور جهانی مقرر گشت و وزن توله مطابق دو نیم مثقال معمول ایران و توران است - تاریخها بخت جلوس من گفته بودند همه را نوشتن خوش نیامد همین تاریخ که مکتوب خان داروغه کتابخانه و نقاش خانه که از بنده های قدیم من است گفته بود اکتفا نمودم ۵

صاحبزادہ ثانی شاہنشاہ جہانگیر	با عدل و داد نشست تخت کامرانے	اقبال و بخت از در فتح و شکوہ زلفت	پیشکش کمر خدمت بستہ بہ شادمانے
سال جلوس شاہی تاریخ شادیوں بہار	اقبال سرپای صاحبزادہ ثانی		

پسرند خسرو یک لک روپیہ مرحمت شد کہ در بیرون قلعہ خانہ ششم خان خانان را بخت خود عمارت نماید و ایالت و حکومت پنجاب را بہ سید خان کہ از امرای معتبر و صاحب نسبت پدر من بود عنایت نمودم اصل او از طائفہ مغل ست پدران او در پیش پدران ما خدمت کردہ اند و در وقت رخصت چون بہ کوری شد کہ خواجہ سرایان او ششم پیشہ اند و بر زیرستان و مسکنان تعدی می نمایند باد پیغام فرستادم کہ عدالت ما از سبکدوشی شتم بر نمی دارد و در میزان عدل خوردی و کلانی منظور نیست اگر بعد ازین از مردم او بر کسے ظلم و تعدی رود گو شمال بے اتفاقی خواهد یافت - دیگر بہ شیخ فرید بخاری کہ در خدمت پدر من میر بخشی بود خلعت و شمشیر مرصع و دو ات و قلم مرصع لطف نمودہ بہمان خدمت مقرر داشتم و بخت سرفرازی او فرمودم کہ ترا صاحب السیف و القلم میدانم و مقیم را کہ پدر من در آخر عهد خود خطاب وزیر خانی دادہ بود وزارت ممالک محروسہ سرفراز ساختہ بودند بہمان خطاب و منصب و خدمت ممتاز گردانیدم و خواجگی فتح اندر نیز خلعت دادہ بدستور سابق بخشی ساختم و عبد الرزاق معیورے را ہم با آنکہ بے سبب و جہتی در ایام شاہزادگی خدمت مرا گذارشتہ نزد پدر من رفتہ بود بدستور قدیم بخشی ساختہ خلعت دادم و امین الدولہ کہ در ایام شاہزادگی خدمت بخشی گری داشت و بے رخصت من اگر بخیتہ خدمت پدر بزرگوار من رفتہ بود نظر بر تقصیرات او کردہ خدمت آتش بگی کہ در ملازمت پدر من داشت با و فرمودم دار باب خدمات و مهمات از بیرونیان و درونیان بدستور سے کہ در خدمت پدر من بودند ہمہ را بحال خود گذار شتم و شریف خان کہ از خوردگی با من کلان شدہ و در ایام شاہزادگی او را خطاب خانی دادہ بودم و در وقتیکہ از آلہ آباد متوجہ خدمت والد بزرگوار خود شدم نقارہ و تومان و تیغ بد و مرحمت نمودہ بہ منصب دو ہزار و پانصد می اورا سرفراز نمودہ و حکومت و دارائی صوبہ بہار دحل و عقد آن ولایت بہ قبضہ اختیار او گذار شتم بہ انصوب مرخص گردانیدہ بودم پانزدہ روز از جلوس گذشتہ در چہارم رجب سعادت ملازمت دریافت از آمدن او خاطر بغایت فرحناک گشت چہرہ کہ نسبت بندگی او بمن جایست کہ او را بمنزلہ برادر و فرزند و یار و صاحب میدانم چون اعتماد کلی بر اخلاص و عقل و دانائی و کار دانی او داشتم اورا وکیل و وزیر اعظم ساختہ خطاب و آلہ امیرالامرا سے کہ در نوکر بہا خطابے مافوق این بنا شد و منصب پنجہزاری ذات و سوار سر ملکہ گردانیدم بہر چند منصب او گنجایش داشت کہ زیادہ برین مقرر گردد و غایتا خود بعض رسانید کہ تا از من خابت نمایانے بوقوع نیاید از منصب مذکور زیادہ نخواہم گرفت چون حقیقت اخلاص بندہ ہاے پدر من بنور بواقعی ظاہر نہ گشتہ و از بعضے تقصیرات و غلطی ہا دارادہ ناشایستہ کہ مرضی در گاہ خالق و پسند خاطر خلایق نبود سزندہ خود بخود شرمندہ و شرمسار بودند و با آنکہ در در جلوس تقصیرات

ہمہ را عفو نموده با خود قرار داده بودم کہ باز خواست امیر گذشتہ نشود بنا بر توہمی کہ در خاطر از ایشان قرار گرفته بود امیر الامرا حافظ و
 نگہبان خود میداشتیم اگرچہ نگاہبان جمیع بندہ ہا اسد تعالی است خصوصاً بادشاہان را کہ وجہ ایشان باعث رفائیت عالم است پدر خود را
 عبد الصمد کہ در فن تصویر سبیل زمان خود بود و از حضرت جنت اشیا نے خطاب بشیرین قلمی یافتہ در مجلس جمایون ایشان رقبہ مجا است
 و مصاحبت داشت و از مردم اعیان شیراز است والد بزرگوارم بنا بر سبق خدمت عزت و خرمیت اورا بسیار میداشتند بہ راجہ مان سنگ
 را کہ از امراء معتبر و معتمد پدرم بود و اورا درین خانہ ان عظیم الشان نسبتہا و و مملکتہا دست داده چنانچہ عمہ از در خانہ پدرم بود و ہمیشہ اورا
 من خواستہ بودم کہ خسرو و ہمیشہ اش سلطان النسا بگیم کہ اولین فرزند من است از تو لد یافت بدستور سابق حاکم صوبہ بنگالہ ساختم با آنکہ
 بہجت بعضی امور کہ واقع شدہ گمان این عنایت در حق نمودنداشت بہ خلعت چار قب و شمشیر مرصع و اسب خاصہ سرفراز ساختہ روانہ آن
 ولایت کہ جاسے پنجاہ ہزار سوار است گردانیدم پدرش راجہ جگوانداس و پدر کلانش راجہ بھار امل نام داشت اول کسی کہ از راجپوتان
 کچو اہم شرف بندگی پدر من دریافت راجہ بھار امل بود و در راستی و درستی اخلاص و نسبت شجاعت از قوم خود اقیاناز تمام داشت بعد از
 جلوس چون جمیع امرا با جمعیتہا سے خود در درگاہ حاضر بودند بخاطر رسید کہ ابن لشکر را در خدمت فرزند سلطان پرویز بہ نیت غرابر سراناکہ
 از بہ کرداران شاید و کفار غلیظ ولایت ہندستان است و در عمد پدرم مکر را افواج بر سر او تعین یافتہ بود و دفع او میسر نہ گشت باید فرستاد
 و ساعت سید فرزند مذکور را بخلعتہا سے فاخرہ و مکر شمشیر مرصع و مکر خنجر مرصع و سیج مرزا دید کہ بالعلما سے گران بہادر یک سلک
 بود و ہفتاد و دو ہزار روپیہ قیمت داشت و اسپان عراقی و ترکی و فیلمان نامی سرفراز ساختہ رخصت نمودم قریب بیست ہزار سوار آمان
 مکمل با امرا و سرداران عمدہ بدین خدمت متعین گشتند اول آصف خان را کہ در عمد پدرم از بندہ ہا سے مقرب بود و دتے بخیریت
 بخشی گری قیام واقع ام می نمود و بعد از ان دیوان با استقلال شدہ نواختہ از پایہ امارت بہ رقبہ وزارت رسانیدم و منصب
 اورا کہ دو ہزار پانصد می بود پنچہزاری ساختہ اتالیق پرویز گردانیدم و بہ خلعت و مکر شمشیر مرصع و اسب و فیل اورا سربلند نمود
 حکم کردم کہ جمیع منصبہا از ان خرد و بزرگ از صلاح و صواب دید او بیرون نروند عبد الرزاق معمر سے را بخشی و مختار بیگ عموی
 آصف خان را دیوان پرویز ساختہ دیگر بہ راجہ جگوانداس پسر راجہ بھار امل کہ منصب پنچہزاری داشت خلعت و مکر شمشیر مرصع
 لطف نمودم دیگر انا لشکر را کہ عموزادہ رانا است و پدرم اورا خطاب رانائی دادہ بودند و میخواستند کہ بہمرا ہی خسرو بہر سر رانا
 فرستند و در بہان ایام شفقار شدہ نہ خلعت و مکر شمشیر مرصع دادہ ہمراہ نمودم دیگر بہ مادھو سنگھ برادر زادہ راجہ مان سنگھ و
 را و سال درباری باین اختیار کہ ہمیشہ در درگاہ حاضر میبودند و از راجپوتان سیکھا دت و از بندہ ہا سے معتمد پدرم بودند علم عنایت

شد و این هر دو به منصب سه هزار سی سرفراز بودند دیگر شیخ رکن الدین افغان که او را در ایام شاهزادگی شیرخان خطاب داده بودم از پله
پانصدی به منصب سه هزار و پانصدی ممتاز ساختم شیرخان صاحب قبیل و بغایت مردانه است در نوکری اوزبک دستش به شمشیر افتاده بود
دیگر شیخ عبدالرحمن سپهر شیخ ابوالفضل و مها سنگه نمیره راجه مان سنگه و زاهد خان سپهر صادق خان و وزیر جمیل و قراخان ترکمان که هر کدام به منصب
دو هزار سی اقیاز دارند خلعت و اسپه پایافته مخلص گشتند دیگر نو هر که از قوم کچیه اسپهان یکجا واث است و پدر من در نزد سالی باو عنایت
بسیار میکردند فارسی زبان بوده بآنکه از و تا به آدم ادراک فهم هیچ یکی از قبیل او نمی توان کرد خالی از فهمی نیست دشمن فارسی میگویی این است

غرض از خلعت سایه بهمن بود که کسی
ابو رحمت خورشید پادشاه خود نداند

بدانصوب رخصت یافت اگر تفصیل مجموع منصبداران و بندها که درین خدمت تعیین یافته اند و حالت و نسبت و منصب هر یک
ند که در گذشت بد و در از خوا به کشید بسیار از نزدیکان و خدمتگاران نزدیک و امرا زادگان و خان زادان در اچوتان کار طلب
درین خدمت بخواهش خود با التماس همراهی نمودند و دیگر از احدی که عبارت از یکماست نیز تعیین گشت مجله فوجی ترتیب یافت که اگر
توفیق رفیق شان گردد با هر یک از سلاطین صاحب اقتدار مخالفت و منازعت نماند نمود

سپاهی فرزند آمد از هر کران	برزم از بلان جهان جانسان	نه از مرگ شان بیم بر تیغ تیز	نه از آب پاک دانه زانش گریز
بمردی یگانه به کوشش کرده	برزخم سندان بر حمله کوه		

چون در ایام شاهزادگی بنا بر کمال احتیاط مرا درک خود را با میرالامرا سپرده بودم و بعد از رخصت نمودن او بصوبه بهار به پرویز سپردم
الحال که او بخدمت رانامرخص گشت بدستور قدیم بامیرالامرا حواله شد بد پرویز از صبیبه صاحب جمال زینخان کو که در نسب همبگ
مرزا غریز کو که بود در سال سی و چهارم از جلوس حضرت عرش آشیانه در بلده کابل بعد از دو سال و دو ماه از ولادت خسرو تولد یافت
و بعد از آنکه بعضی فرزندان متولد شدند در حجت انزومی ایشان را دریافت از کسی که از دودمان را ائمه راست دختر بی وجود آمد
بهار با نو گیم نام و از جلوت گسائین دختر مدینه راجه سلطان خرم در سنه سی و شش از جلوس همایون والد بزرگوارم مطابق سنه نه صد و
نود و نه هجری در بلده لاهور عالم را بوجود خود خرم ساخت رفته رفته بحسب سن در احوال او ترقیات ظاهر گشت خدمت والد بزرگوارم
از همه فرزندان بیشتر میکرد و ایشان از دوازده خدمت او بسیار راضی و شاکر بودند همیشه سفارش او بمن میکردند و بارها میفرمودند که او را
بفرزندان دیگر تو هیچگونه نسبتی نیست و این را فرزند حقیقی خود میدانم بعد از آن که بعضی فرزندان تولد یافتند در آن صبی بر حجت انزومی
پیوستند در عرض یکماه دو پسر از خاندان تولد یافتند یکی را جهاندار و دیگری را شهریار نام نهادم در همین ایام عرض داشت سعید خان مینی

بر رخصت مری نازی کہ از حاکم زادہ ہائے ولایت مٹھہ بود رسید فرمودم کہ چون پدر من ہمیشہ اورا بفزند خسر و نامزد نموده اند انشاء اللہ تعالیٰ
چون این نسبت بوقوع آید اورا رخصت خواہم نمود پیش از بادشاہ شدن یکسال بخود قرار داده بودم کہ در شب جمعہ ترکب خوردن سزا
اشوم از ورگاہ آہی امیدوارم کہ تا حیات باقی باشد مرادین قرار داد استقامت بخشیدیت ہزار روپیہ بمرزا محمد رضا سہنرواری دادہ شد
کہ بقرا اورا باب اقتباس دہلی تقسیم نماید و وزارت ممالک محروسہ را از قرار مناصبہ بخان بیگ کہ اورا در ایام شاہزادگی بخطاب وزیر الملکی
سرفراز ساختہ بودم و وزیر خان تفولین نمود و شیخ فرید بخاری را کہ چہار ہزاری بود پنج ہزاری کردیم و مراد اس کچھوایہ را کہ از رعایت یافتہ
پدر من بود و منصب دو ہزاری داشت بسہ ہزاری سرفراز ساختم و بہ میرزا شہم بسہ ہزار سلطان حسین بسہ ہزار شاہ اسمعیل حاکم قندھار و
عبد الرحیم خان خانان ولد ہیرم خان و ایرج و داراب پسران و دیگر امرا سے تعینات و کن خلعتہا فرستادم و بر خوردار پسر عبدالرحمن
موجود بیگ را چون بے طلب بدرگاہ آمدہ بودم نمودم کہ بجایگزین خود معاودت نماید

از ادب و درست رفتن بے طلب در بزم شاہ	و نہ پاس شوق را مانع درود یوار نیست
--------------------------------------	-------------------------------------

یکم و اربعین جمادی الاول گذشتہ لالہ بیگ کہ در آوان شاہزادگی خطاب باز بہادری یافتہ بود سعادت ملازمت دریافت منصب او کہ
ہزار و پانصدی بود پنج ہزار ہزاری قرار یافتہ بعدا جب صوبگی صوبہ بہار سرفراز گردید و بیست ہزار روپیہ بادعنائت نمودم باز بہادر از خالص
بندہ خیلان سلسلہ ماست پدرش نظام نام داشت و کتابدار حضرت جنت اشیا نے بود کیشور اس ماوراکہ از راجپوتان ولایت میرٹھ است
و در اخلاص از اقربان خود پیشی دارد و منصب ہزار و پانصدی از اصل و اضافہ سرفراز ساختم و علما و دانایان اسلامیہ فرمودم کہ مفردات
اسما سے آہی را کہ در یاد گرفتن آسان باشد جمع نمایند تا آنرا در خود سازم و در شہاسے جمعہ با علما و صلحا در دیشان روشنیان صحبت
میدارم چون قلیچ خان کہ از بندہ ہائے قدیم دولت والدہ بزرگوارم بود بدائی و حکومت صوبہ گجرات تعین یافت یک لکھ روپیہ بدخج
دیان با و مرگست نمودم و میرزا صدر جهان را کہ از ایام طفولیت در وقتیکہ درس چہل حدیث و نہایت شیخ عبدالغنی کہ ذکر احوال او در کتاب
بہ تفصیل مذکور است بخواندم و اورا بمنزلہ خلیفہ خود میداشتیم تا امر فروری تمام انحصار و یک تہی ہو از منصب دو ہزاری منصب چہار ہزاری
رسانیدیم و در ایام شاہزادگی قبل از وقوع بیماری والدہ بزرگوارم و در ایام بیماری ایشان کہ اسے ارکان دولت و امر اسے ذی شوکت
منزلت داشتہ بہر یک اسود اسے در خاطر قرار گرفتہ بود و منجہ استند کہ باعث امری گردند کہ بخر خرابی دولت نتیجہ نہ داشتہ باشد در تردد و خدگاہ
و جانبازی تقصیر نہ کردہ عنایت بیگ کہ در دولت پدر من مدتہای مدیدہ دیوان بیوات بود و منصب ہفتصدی داشت بجای وزیر خان
وزیر نصرت ممالک محروسہ ساختہ بخطاب والاسے اعتماد الدولہ و منصب ہزار و پانصدی بہرہ مند ساختم و وزیر خان را بدیوانی صوبہ بنگالہ و

قرآن جمع آنجا معین ساختیم. بپیرداس را که در ایام پدرم خطاب رای رایان یافته بود راجه بکر باجیت که از راجاهای معتبر هندوستان بود و در عهد
نجوم هند در عهد او بسته شده است خطاب داده میرانش خود ساختیم و حکم کردم که همیشه در توپخانه رکاب پنجاه هزار توپچی دس هزار ارباب و سوار مستعد
و آماده سرانجام نماید بکر باجیت مذکور از طائفه کتیر یا نست در خدمت پدر من از مشرفه فیلقا نه به دیوانه در مرتبه امرانی رسید خالی از توشه سپاهگیری
و دهری نیست بپیرم پسر خان اعظم را که دو هزار و پانصدی ساختیم چون اراده خاطر آن بود که اکثر هندوهای اکبری و جهانگیری بمنتهای
مطلب خود کامیاب گردند به بخشیان حکم نمودم که هر کس وطن خود را بجای گیرد و میخواسته باشد بعضی رساته مطابق توره و قانون جنگیزی
آن محال بود حبس ال نمنا بجای گیرد و مقرر گردید از تغییر و تبدیل ایمن باشد به آبا و اجداد ما هر کس جاگیری بطریق ملکیت غنایت میکرد و در آن
آنرا بهر حال تمنا که عبارت از مهری ست که به شجره میزده باشند مزین میساخته اند من فرمودم که جاسه مهر را طلا پوش ساخته مهر مذکور را بر آن
نهند و اکنون تمنا نام نهادم میرزا سلطان پسر میرزا شاهرخ نمیره میرزا سلیمان که از فرزند زادهای میرزا سلطان ابو سعید ست و در تمام
حاکم بدخشان بود از دیگر پسران او برگزیده و از پدر بزرگوار خود دانستاس کرده گرفته در خدمت خود کلان ساخته ام و او را در هر که فرزندان
خود می شمارم منصب بپیرم میسر فرزند ساختیم بجای و سنگه پسر راجه مان سنگه را که قابل ترین اولاد اوست به منصب هزار و پانصدی از اصل
و اضافه ممتاز گردانیدم به زمانه بیگ پسر غبور بیگ کابلی را که از خور و سالی خدمت بار من میکرد و در ایام شاهزادگی از جمله احدی به منصب
پانصدی رسیده بود خطاب ما بتخانی داده به منصب هزار و پانصدی امتیاز بخشیدم و خدمت بخشی گری شاگرد پیشه بد و مقرر گشت پدر آ
نر سنگه دیو از راجپوتان بنده که رعایت یافته من ست و در شجاعت و نیک ذاتی و ساده لوحی از اشغال و اقران خود امتیاز تمام دارد
به منصب سه هزار میسر فراری یافت و باعث ترقی و رعایت او آن شد که در او آخر عهد پدر بزرگوارم شیخ ابو الفضل را که از شیخ زادهای
هندوستان بزمیت فضل و دانائی امتیاز تمام داشت و ظاهر خود را بر پورا خلاص آراسته به قیمت گران سنگ به پدرم فروخته بود از صوبه دکن
طلب داشتند و چون خاطر او بمن صاف نبود و همیشه در ظاهر و باطن سخنان مذکور میساخت و درین ایام که بنا بر افساد فتنه انگیزان خاطر
مبارک و والد بزرگوارم فی الجمله از من آزر دگی داشت یقین بود که اگر دولت لازمست در باید باعث زیادتى آن غبار خواهد گشت و مانع
دولت موصلت گردیده کار بجای خواهد رسانید که بفروردت از سعادت خدمت محروم باید گردید چون ولایت نرسنگه دیو بر سر راه او واقع
بود و در آن ایام در هر که نمردان جاداشت با و پیغام فرستادم که اگر همراه بران منصف فتنه انگیز گرفته او را نیست و نا بود سازد رعایت بائے
کلی از من خواهد یافت و توفیق رفیق او گشته در حینی که از جوانی و دینیت او میگذاشت راه برادست و باندک ترددی مردم او را پریشان و
متفرق ساخته او را بقتل آورد و همراه او را در آن آبا و نژاد من فرستاد اگر چه نمینمی باعث آزر دگی خاطر اشرف حضرت عرش آشیان گردید غایتاً

این کار کرد که من بنی ملاحظه و دغدغه خاطر غریبت آستان بوس درگاه پدر خود کردم و رفته رفته آن که در تها بصفا بسدل گروید به میر
ضیاء الدین قزوینی را که در ایام شاهزادگی از خدمات و دولت خواهی بابوقوع آمده بود هزاری ساختم و بشرف طویل حکم شد که هر روز سی
بجست بخش حاضر میساخته باشد و میرزا علی اکبر شاهی را که از جوانان قرار داده اوس دہلی است به منصب چهار هزاری مت از ساخته سرکار
سنبھل را بجایگزین و مقرر داشتم و روزی به تقریبی امیر الامرا این سخن بعرض رسانید و مرا بغایت خوش آمد چنین گفت که دیانت و بی دینتی
مخصوص نقد و جنس نیست بلکه از نمودن حالتی که در آشنایان نباشد و پنهان داشتن استعدادی که در بیگانگان باشد نیز بے دینتی
است الحق سخن درستی است بیاید که مقربان را آشنایان نگردد و نظیر نباشد و حالت هر کس را چنانچه بیاید بعرض میرسانید و باشند
در وقت رخصت به پدر و دیگر گفته بودم که اگر انا خود با پسر کلان او که کرن نام دارد بلازمست آن فرزند آید و در مقام اطاعت و بندگی
باشد تعرض بولایت او رسانند و عرض ازین سفارش دو مقدمه بود یکی آنکه چون همیشه تسخیر ولایت اورا نمر پیش نهاد خاطر اقدس والد
بزرگوارم بود و در هر مرتبه که غریت فرمودند موانع روزی داد اگر این مهم یک گونه صورتی بگیرد و این خدشه از خاطر دور گردد و پدر و زرا
در ہندوستان گذاشته بمیان توفیقات آتی روانه و دیت موردی گردد خصوصاً درین ایام کہ حاکم مستقل دران دیار نیست باقی خان نیز کہ
بعد از عبداللہ خان و عبداللہ خان پسر اونی الحکم استقلال یافته بود فوت شد و کار و بی محمد خان برادر او کہ الحال حاکم آن دیار است
ہنوز نظامی نیافتہ است دیگر سرانجام مهم پیکار کن کہ چون در عبداللہ بزرگوارم بارہ ازان ولایت بخیر تسخیر در آمدہ آن ملک را بغایت
ایزد سبحانہ کیبارہ در تحت تصرف در آورده داخل ملک محروس سازم امید بکرم اللہ تعالی آنکہ این ہر دو غریت روزی گردد

بفست اعلیم ار پیکر بادشاہ | ہمچنان در بند استنیم دیگر

میرزا شہسرخ نیز در ایامان حاکم بدخشان را کہ قرابت قریبہ باین سلسلہ دارد و در ملازمست پدرم پنجہزاری بود بہ منصب غری
اقتیار بخشیدم و میرزا بسیار ترک طبیعت سادہ ہستے مست پدر من اورا بسیار غرت میداشتند و ہر گاہ فرزند ان خود را حکم شستن میفرستادند
اورا ہم بدین عنایت سر بلند میساختند با وجود فساد و ظلمیہا کہ بدخشان درین قریبہا میرزا بد مذمہ و دوسوسہ ایشان از راہ زرفتنہ اصلاً
ترکب امری کہ باعث غبار خاطر باشد نشدہ صوبہ مالوہ را بدستورے کہ پدرم اورا مرحمت کردہ بودند برقرار داشتم و خواجہ عبداللہ
کہ از سلسلہ نقشبندیہ است و در ابتدا سے ملازمست احدی بود رفته رفته منصب او بہ پلہ ہزاری رسید بموجہ بخدمت پدرم رفت
اگرچہ سعادت خود میداشتیم کہ ملازم و مردم من بخدمت ایشان روند غایتاً چون بنی رخصت از دین عمل سزیدہ بارہ خاطر ازان
آمران بود با وجود چنین بے حقیقتی منصب و جایگزینی کہ پدرم با و از رانی داشتہ بودند برقرار گذاشتیم انفس الامر آنست کہ از جوانان

مردانه کار طلب است اگر این تقصیر از دو توقع نمی آید جوان بے غیبه بود و ابو الهی اوزبک که از مردم قرار داده ما در انهرست و در زمان
عبد المؤمن خان حاکم مشهد بود به منصب هزار دیناری سرفراز گشت به شیخ حسن لیسری شیخ بها است که از آوان طفولیت تا امروز همیشه
در ملازمت و خدمت من بود و در ایام شاهزادگی بخطاب مقرر بخانی سر بلندی داشت در خدمت بسیار چست و چالاک بود و در شکار با
پیاده در جلوس من بر اهماه دور را قطع میکرد و تیر و تفنگ را خوب می اندازد و در جراحها سر آمد عهد خودست پدران او هم این عمل را
خوب و زریده بودند بعد از جلوس بنابر کمال اعتماد و با واداشتم خدمت آوردن فرزندان و متعلقان برادر و دایه و برادر
فرستادم و بخانخانان پست و بلند و فضل سودمند پیغام دادم مقرر بخان این خدمت را چنانچه بایست در اندک مدتی بتقدیم
رسانید و رفع وغد غماه که در خاطر خانخانان و امرا و انجا جا کرده بودند و انموده باز ماند باه برادر و به صحت و سلامت با کار خانجا
د احوال و اسباب در لاهور آورده بنظر گذارید و نقیب خان را که از سادات صحیح النسب فردین است و غیاث الدین علی نام دارد به منصب
هزار دیناری سرفراز ستیم پدرم و انجا خطاب نقیب خانی اقبال بخشیده بودند و در خدمت ایشان قرب و منزلت تمام داشت در
ابتداء جلوس پیش او بعضی مقدمات خوانده بودند بدین تقریب او را خواند مخاطب ساخته میفرمودند و در علم تاریخ و صحیح اسامی رجال
نظیر و عدیل خودندارد و در مثل او مورخ و معمره عالم نیست از ابتداء افریش تا امروز احوال ربع سکون بر ذکر دارد این قسم
حافظه لکر الله تعالی به کسی که امت کند به شیخ کبیر را که از سلسله حضرت شیخ سلیم است بنابر شجاعت و مردانگی در ایام شاهزادگی خطاب
شجاعت خانی سرفراز ساخته بودم درینو لا به منصب هزار دیناری تمنا گردانیدم و درست و منقسم شعبان از پسران اکبر اراج دلد بگواند اس
عمومی راجه نان سنگه امر غریب روس و اداین بے سعادتان که ابھی رام و بجے رام و شام رام نام داشتند در نهایت بے اعتمادی
بودند با وجودی که از ابھی رام ندکور بے اندامیها روس داده بود و انعامات عین از تقصیرات او نموده بودم چون درین تاریخ بعض
رسید که این بے سعادت می خواهد که نساء و فرزندان خود را بے رخصت بوطن روانه سازد و بعد از ان خود نیز فرار نموده براناکه
از ناد و تنخواهان این دوده است پناه برد بر امرا اس و دیگر امرا را چوت را گفتم که اگر از شمایان کسی ضامن شود منصب جاگیر
این بد بخان بر قرار داشته گناهان گذشته را عفو نمایم از غایت شور و خجی و بد طینتی آنها هیچکس ضامن نشد با میرالامرا فرمودم
که چون کسی متضمن سلوک و معاش این تیره بخان میشود تا بهر سبدن ضامن می حواله کی از بندهای درگاه باشند امیرالامرا اینها را با براسیم خان
کا که در ثانی الحال بخطاب دلاور خانی سرفراز گشت و حاتم شیر ثانی منگلی که خطاب شهنواز خانی داشت سپرد چون آنها خواستند که براق
از جابلان دور سازند در مقام مانعت در آمده پاس مراتب ادب نگاه داشتند و با اتفاق نوکران خود در مقام عبده و جنگ شدند

و انمینی را بمن امیر الامرا اخصانود فرمودم که آن سید بختان را بجزای عمل خودشان باید رسانید امیر الامرا بقصد دفع آنها متوجه گشت
و شیخ فرید را نیز از عقب فرستادم از آن جماعت دور اجوت که یک شمشیر داشت و دیگر یک جمد هر با میر الامرا و برودند یکی از ملازمان
او که قطب نام داشت بجد صردار و آویخت و بزخم جمد مرگشته شد و او را نیز پاره پاره ساختند و دیگر یک شمشیر داشت یکی از افغانان
ملازم امیر الامرا در آویخت و او را نابود کرد و ایند دلا در خان جمد مرگشده بر ابھیرام که باد کس دیگر با قائم ساخته بود متوجه گشت و به یک
زخم جمد مرگشده از دست آن سه کس بزخم برداشته و با بختا دو چند و از اهدیان و مردم امیر الامرا مقابل شده آن خون گرفتار
بقتل رسانیدند یک از راجپوتان شمشیر کشیده به شیخ فرید متوجه گشت غلام حبشی او را برودند و آن راجپوت را از پا در آورده این شورش
در منجم و دلخانه خاص و عام واقع گشت و آن سیاست باعث تنبیه بسیار از اعا و قبعت اندیشان گردید ابوالنبی اوزبک بعرض رسانید
که اگر این ششم امری در او برگیرد و در سلسله و قبیلہ آنجماعت را برمی اندازند گفتیم که چون این طائفه رعایت کرده و تربیت یافته والدین را
من اند مراعات همان نواختگی می نمایم و مقتضای عدالت نیز آنست که به تقصیر و جریمه یک کس از خلق بسیار مواخذه نباشد و
شیخ حیمن جانی که امروز بر من در پیشه جا دارد و از مریدان درویش شیراز است پیش از جلوس به شاه از لای برین نوشته بود که
در خواب دیده ام که اولیاد و بزرگان امر سلطنت را بدان برگزیده درگاه آنی تفویض فرمودند بدین نوید تبشیر بوده منتظر وقوع این
امر باشند امید دارم که بعد از وقوع این امر تفصیرات خواهر زکریا که از سلسله احراریه است بفقو مترون گردد و تماشای یک فرجی که از
قدیمان این دولت است و پدر من و او را بخطاب تاج خانی سرفراز ساخته بودند و منصب و و هزاری داشت سه هزاری عنایت نمود
و بخته بیگ کا بل را که هزار و پانصدی منصب داشت سه هزاری کردم بسیار جوان مردانه کار طلب است در خدمت عم بزرگوارم میرزا
محمد حکیم قرب و محرمیت تمام داشت ابو القاسم کلین را که از بندهای قدیم پدرم بود به منصب هزار و پانصدی از اصل و اضافه
سرفراز ساختم در کثرت اولاد و بسیار فرزندان کم کسی مثل او بوده باشد سی پسر دارد و دختر اگر برابر نباشد از نصف کم نخواهد
شیخ علاء الدین میره شیخ سلیم را که بن نسبت ما قوی داشت به خطاب اسلام خان سر بلند گردانیدم و به منصب دو هزار و سی سرفراز
شد و او در نزد سالی با من کلان شده بود از من یک سال خرد تر بوده باشد بسیار جوان مردانه نیک ذات است از قوم قبیل
خو و بختی و وجه اقیان تمام دارد و نامزد از کیفیات بیچ نه خورده و اخلاص او از من بدرجه ایست که او را بخطاب فرزندی سرفراز
ساخته ام و علی اصغر باریه را که در مردانگی و کار طلبی نظیر و عدیل خودند او دو پسر سید محمود خان باریه است که از امرای کلان
پدر من بود خطاب سینت خانی در میان اشال و افران اقیان بخشیدم بسیار جوان مردانه نمایان است همیشه در شکار با دجایا

کہ چند سے از ستم ان ہمراہ می بودند یکی از آنها بود و هرگز در عمر خود چیز سے از کیفیات نه خورده است و این معنی را در ایام جوانی ملتمز گشته
 عنقریب بمقام بلند مرتب از می خواہد یافت و منصب سہ ہزاری تیر عنایت نمودم و فریدون پسر محمد علی خان برلاس را کہ ہزاری بود بہ منصب
 دو ہزاری سر بلند ساختہ فریدون از اصیل زاد ہا سے اوس چغتائی ست خالی از جرات و مردانگی نیست و شیخ بایزید سیرہ شیخ سلیم را
 کہ دو ہزاری بود منصب سہ ہزاری عنایت نمودم اول مرتبہ کسی کہ بہ من شیر داد دالہ شیخ بایزید بود اما زیادہ از یک روز نیست و
 روز سے از چند تان کہ عبارت از دانایان ہنود ست پرسیدم کہ اگر گفتہا سے دین شما بر فرد آمدن ذات مقدس حق تعالی ست
 در دہ پیکر مختلف بطریق حلول آن خود ز در باب عقل مردود ست و این نفسہ لازم دارد کہ واجب تعالی کہ مجرد از جمیع تعینات ست
 صاحب طول و عرض و عمق بودہ باشد و اگر مراد ظہور نورانی ست درین اجسام آن خود در ہمہ موجودات مساوی ست و باین دہ پیکر
 مختص نیست و اگر مراد اثبات صفتی از صفات الہی ست درین صورت ہم تخصیص درست نہ زیرا کہ در ہر دین داین ہما جہان معجزات
 و کرامات ہستند کہ از دیگر مردمان زمان خود بدانش و فراست ممتاز بودہ اند بعد از گفت و شنود بسیار و رد و بدل بیشمار بخدائی خدا
 منزہ از جسم و چون دجلون معرفت گشتند و گفتند کہ چون اندیشہ ما در ادراک ذات مجرد ناقص ست بے وسیلہ صورت راہ بہ معرفت
 اولی بریم و این دہ پیکر را وسیلہ شناخت و معرفت خود ساختہ ایم پس گفتم این پیکر ہا کی شمار اوسیلہ مقصود بہ معبود توانند بودند
 پدر من در اکثر اوقات با دانایان ہر دین و مذہب صحبت میداشتند خصوصاً با پند تانی و دانایان ہند و با آنکہ امی بودند از کثرت
 مجالست با دانایان و ارباب فضل در گفتگو ہا چنان ظاہر میشد کہ هیچ کس بے بامی بودن ایشان نمی برد و بد قافی نظم و شریحان
 میرسیدند کہ مافوق بران تصور نبود حلیہ مبارک ایشان در قد مجد و وسط بلند بالائے را داشتند و گندم گون چشم و ابرو سیاہ
 بودند ملاحت ایشان بر صباحت زیادتی داشت و شیر اندام و کشادہ سینہ و دست و بازو ہا دراز و بر پرہ بینی چپ خالی گوشتین
 داشتند بغایت خوش نما بر ابر نیم نحو و میانہ جمعی کہ در علم قیافہ صاحب مہارت بودند این خال را علامت دولتہا سے عظیم و اقبالہا
 جسیم میدانستند آواز مبارک ایشان نہایت بلند بود و در تکلم و بیان نکلی خاص داشتند و در اوضاع و اطوار مناسبتے باہل عالم نداشتند
 فرایزدی از ایشان ہویدا بود

ہم بزرگی در حسب ہم بادشاہی در سب	کو سلیمان تادرا گشتش کند انگشتی
بعد سہ ماہ از تولد من ہمیشہ ام شاہزادہ خاتم از تکلم یکے از خواصان تولد یافت و اورا بوالدہ خود مریم مکانے سپردند بعد از دہ پسرے ہم انیکے از خواصان و خدمتگاران متولد گردید اورا شاہ مراد نام گردانیدند چون تولد او در کوہستان فتح پور رو سے دادہ بود	

اور اپنا بی بی مخاطب بساقتند در دقتیکہ والد بزرگوارم اورا بہ تسخیر دکن فرستادہ بودند بواسطہ مصاحبت ناخسان افراط شراب را
 بحد سے رسانید کہ در سن سی سالگی در نواحی جالندپور از ولایت ہماچل بر جہمت حق پیوست حلیہ او سبز رنگ را خاند ام قدش بہ بازی
 مائل تملکین و وقار از اوضاع عیش ظاہر و شجاعت و مردانگی از اطوارش با سربہ در شب چہار شنبہ دہم جمادی الاول ۹۶۹ شہ ۹۹۹ ہجری قمری
 از خواہی دیگر پسرے بوجود آمد اورا دانیال نام نہادند چون تولد او در جمیر در خانہ یکے از مجاوران آستانہ متبرکہ خواجہ بزرگوار خواجہ
 معین الدین چشتی کہ شیخ دانیال نام داشت وقوع یافت بہمان مناسبت بدانیال یہ سوم گشت بعد از فوت برادرم شاہ مراد
 در او آخر عمر اندر اہ تسخیر دکن فرستادند و خود ہم از عقب متوجہ گشتند در ایامے کہ والد بزرگوارم قلعہ اسیر را محاصرہ داشتند با جمعی
 کثیر از امرایان مثل خانخانان و اولاد او و میرزا یوسف خان و دیگر سرداران قلعہ احمد نگر در قیل داشت مفارقت آنکہ قلعہ اسیر مفتوح
 گشت احمد نگر نیز بہرقت ادبیار دولت قاہرہ درآمد بعد از آنکہ حضرت عرش آشیانے بدولت و سعادت و نصرت از برہان پور
 بصوب دارالخلافہ نہضت فرمودند آن ولایت را بدانیال دادہ اورا بہ ضبط و ربط آن محال گذاشتند او نیز بہ نسبت ناپسندیدہ
 برادر خود شاہ مراد عمل نمود در اندک مدت در سن سی و سہ سالگی بہین افراط شراب در گذشت مردنش بدطورے شدہ بہ تفنگ
 و شکارے کہ بہ تفنگ کنند میل تمام داشت یکی از تفنگھا سے خود را یکہ وجنازہ نام نہادہ بود و این بیت را خود گفتہ فرمود کہ ہر ان
 نقش کنند

از شوق شکارے تو شود جان ترو تازہ | برہر کہ خورد تیر تو یکہ وجنازہ

بعد از آنکہ شراب خوردنش بحد افراط کشید و بمعنی بخدمت پدرم معروض گشت فرامین عتاب آمیز باسم خانخانان صادر گردید و
 او بالضرورت در حدود منع شدہ خبرداران گذاشت کہ بواسطہ از احوال او با خبر باشند چون راہ شراب بردن بالکلہ مسدود شد
 بہ بعضے خدمتگاران نزدیک ابراہم بلکہ زاری کردن آغاز نہاد و گفت بخت من بہر روش کہ ممکن باشد شراب می آوردہ باشند برشد
 قلی تفنگچی کہ راہ خدمت نزدیک داشت فرمود کہ در ہمین تفنگ یکہ وجنازہ شراب انداختہ بیا ر آن بے سعادت با مید رعایت مرگب
 این امر شدہ عرق و آتش را در آن تفنگ کہ مدتھا بہ باروت و بوئے آن پرورش یافتہ بود انداختہ آورد و رنگ آہن نیز کہ از تیزی
 عرق تحلیل پذیرفتہ بود با زمین گشت مجمل خوردن ہمان بود و افتادن ہمان

کسی باید کہ فاسے بد نہ گیرد | و گر گیرد براسے خود نگیرد

دانیال جوان خوش قدے بود بغایت خوش ترکیب و نمایان نفیل و اسب میل تمام داشت محال بود کہ پیش کسے اسب و

وفیل خوب بشنود کہ دایرہ وارہ فیکر دو بہ نغمہ ہندی مائل بودگا بے زبان اہل ہند و باصطلاح ایشان شعرے میگفت بدبودی و بعد از
تولدش بن دانیال از بی بی دولت شاد دخترے متولد گشت شکر اللہ ابیکم نام نہادند چون در دامن تربیت والد بزرگوارم پرورش
یافت بسیار خوب برآمد نیک ذاتے و رحم معجوم خلایق فطری و حبلی دوست از ایام طفلی و خرد سالی تا حال در محبت من بے اختیار است
این علاقہ در میان کم خواہری و برادری خواہد بود در طفلی اول مرتبہ چنانچہ عادت ست کہ سینہ اطفال رامی فشارند و قطرہ شیرے از آن
ظاہر میشود سینہ خواہرم را فشارند قطرہ شیر برآمد حضرت والد بزرگوارم فرمودند کہ بابا این شیر را بخور تا در حقیقت این خواہر تو بجای
مادر تو ہم باشد عالم السرائر دانا ست کہ از آن روز باز کہ آن قطرہ شیر را نوشیدہ ام با علاقہ خواہری مری کہ فرزند ان را بابا مادران پیدا
آن مہر را در خود ادراک می نمایم و بعد از چندے دخترے دیگر ہم از بی بی دولت شادند کہ در بعالم وجود آمد بہ آرام بانو میگیم مسمی کردند
مرا جش فی الجملہ بگرمی و تندی مائل ست پدرم اورا بسیار دوست میداشتند چنانچہ اکثر بے ادبیہاے اورا بشرح ادب بر میداشتند و در نظر
مبارک ایشان از غایت محبت بد نمی نمود مگر رامرا سرفراز ساختہ می فرمودند کہ بابا بخت خاطر من باین خواہر خود کہ بعرف ہندوان
لاؤلہ من ست یعنی عزیز پرورده بعد از من بیاید بر دشتے سلوک کنی کہ من باو میکنم ناز اورا برداشتہ بے ادبیہا و شوخی ہاے اورا بگزیرانی
اوصاف حمیدہ والد بزرگوارم از حد توصیف و اندازہ تعریف افزونست اگر کنابہا در اخلاق پسندیدہ ایشان تالیف یا بد بے شائبہ
تکلف و قطع نظر از مراتب پدرے و فرزندے اند کہ از بسیار آن گفتہ نیاید باوجود سلطنت و چین خزائن و دفاین بیرون از اندازہ
حساب و قیاس و فیلان خلی و اسپان تازی یکسر مو در درگاہ الہی از پایہ فردنی قدم فرما نہادہ خود را کترین مخلوقے از مخلوقات میدانستند
و از یاد حق لحظہ غافل نبودند

دائماً ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال	میدان نغمہ چشم دل جانب یار
<p>ارباب ملل مختلفہ را در وسعت آباد دولت بے بدیش جانمخلاف سایر دلایات عالم کہ شیعہ را بغیر از ایران و سنی را در روم و ہند و شافعی و تہران جانبست چنانچہ در وایرہ وسیع انفضاے رحمت اینہ دی جمیع طوائف دارباب ملل را جاسست بقضائے آنکہ سایہ بیاید کہ پر تو ذات باشد در ممالک محروسہ اش کہ ہر حدے بہ کنار دیاے شوق منی گشتہ ارباب ملتہاے مختلف و عقیدت ہاے صحیح و ناقص را جا بودہ راہ تعرض بستہ گشتہ سنی با شیعہ در یک مسجد و فرنگی با یہودی در یک کلیسا طرف عبادت می سپردند صلح کل شیوہ مقرر ایشان بود بانیگان و خوبان ہر طائفہ و ہر دین و آئین محبت می داشتند و بقدر رھاالت و فہمیدگی ہر کدام اتفا تھا میفرمودند شہاے ایشان بہ بیداری میگذشت در روز ہا بسیار کم خواب بودند چنانچہ مدت خواب ایشان در شبانروزے از یک نیم پیر زیادہ نبود و بیداری شہا را</p>	

بازیافتی از عمر بسیار استند شجاعت و دلیری و دلاوری ایشان بغایتی بود که بر فیلان مست سرکش سواری میفرمودند و بعضی فیلان خوبی را که ماده خود را نزد خود نمی گذاشتند یا آنکه هر چند فیل بد خو باشد تعرض بماده فیل و فیلبان نمیرساند در حالتی که فیلبانان و ماده فیل اکشته باشند و او را نزد خود نگذارند و در قید اطاعت و رمی آوردند و بر دیوار سے یا درختی که بگذران فیل مهادت را کشته از قید اطاعت آن برآمده میبود و از پلوسے آن دیوار یا درخت میگذاشت تکیه بر لطف این مردی نموده خود را بر پشت او می انداختند و بجزر سوار شدند او را بقید ضبط در آوردند رام می نمودند مگر این معنی شاید شد و در سن چهارده سالگی بر تخت سلطنت جلوس فرمودند و میروی کافر که حکام افغان منصوب ساخته ادب بودند بعد از آنکه حضرت جنت آشیانے در دریا اختلاف دہلی شنقا شدند با جمیعت شکران فراہم آورده با فیلخانہ کہ در ان ایام سچ یک از حکام عرصہ ہندوستان را نمود متوجہ دہلی گشت قبل از وقوع این قضیہ حضرت جنت آشیانے ایشان را بجمیت دفع بعضی از افغانان دہلی کو پنجاب تعین فرمودہ بودند چون مصداق ابن مصرع کہ ہم بیان حال و ہم تاریخ رحلت و انتقال ست ع

ہمایون بادشاہ از بام افتاد

قرین حال ایشان گشت دین خبر و سبیل نظر جوئے بہ پدرم رسید بیرم خان اتالیقی بود امرایانے را کہ در ان صوبہ با خدمت حاضر بودند جمع ساخته در ساعت سیم ایشان را در پرگنہ کلانور از مصافات لاہور بر تخت سلطنت نشاندند میمون چون بحوالی دہلی رسید ترمی بیگ خان و جمعی کثیر کہ در دہلی حاضر بودند جمیعت نمودند و در مقابلہ او صف آرا گشتند چون اسباب مقابلہ و مجاہدہ دست فراہم داد لشکر ہادیہم آویختند بعد از کوشش و کشتش بسیار شکست بر ترمی بیگ خان و متعلان افتادہ فوج ظلمت بر افواج نور غلبہ کرد

ہمہ کار و بیگار و رزم از دست | کہ داند کہ فرجام پذیر کیست | از خون دلبران و گرد سپاہ | از زمین لعل گون شد بوشید سپاہ
ترم دی بیگ خان با شکست یا فتنہ راہ اردو سے والد بزرگوارم پیش گرفتند چون بیرم خان باد سو فرما سے داشت اورا بہ بہانہ شکست و تقصیر در جنگ مخاطب ساخته کارش باختر رسانید دیگر بارہ بنا بر غرور سے کہ از وقوع این فتح در داغ آن کافر ملعون جاگردہ بود با جمیعت و فیلان خود از دہلی برآمدہ متوجہ پیش گشت و رایات جلال حضرت عرش آشیانے از کلانور بقصد دفع او توجہ فرمودند در حوالی پانی پت اجتماع فوج نور و ظلمت دست داد و در رز و زنجینہ دوم محرم سنہ نہ صد و شصت و چار مقابلہ و مقابلہ زدے داد فوج میہوسی ہزار سوار دلاور خلی بود و غازیان لشکر منصور زیادہ از چار پنجہ از نمودند در ان روز میہو بر فیل ہوا سے نام سوار بود ناگاہ تیر سے بر چشم آن کافر رسیدہ از پس سوار و سر برد کرد لشکر او این حالت را مشاہدہ کردہ ہریت یافتند اتفاقا شاہ قلی خان محرم با چند سے از دلاورین فیلی کہ میہو بر بالاسے از خلی بود رسیدند میخواستند کہ فیلبان را بہ تیر بزنند فریاد بردہ کہ مرا نہ کشید کہ میہو بر بالاسے این فیل ست در حال اورا بہمان ہیئت مجوسے

نزد حضرت عرش آشیانه آورند بزم خان عرض کرد که مناسب آنست که حضرت بدست مبارک خود بنی برین کافر بنزد تا آب غزایانته
در طغرای فرامین غازی جز داسم مبارک گردد و فرمودند که من اورا قبل ازین پاره پاره کرده ام و بیان میکنند که در کابل روزی پیش خوابه
عبدالعهد شیرین قلم مشق تصویر میکردم صورتی در قلم من درآمد که اجزای او از یکدیگر جدا و متفرق بود و یکی از نزدیکان پرسید که صورت کیست
برزبان من رفت که صورت هموست دست خود را آلوده بخون او ساختم به یکی از خدمتگاران فرمودند که گردن او را بزنند از کشتن اس
شکر مغلوب پنجمزار به شمار درآمد سواست آنکه در اطراف وجوانب افتاده باشند به دیگر از کار باس نمایان آنحضرت فتح گجرات و ایلغار است
که دران راه فرموده اند در وقتی که میرزا ابراهیم حسین میرزا و شاه میرزا ازین دولت روگردان شده بطرف گجرات رفته بودند و
تمام امرای گجرات و قندهار و بلخان آنحد و متفق گشته قلعه احمد آباد را که میرزا عزیز کو کا با فوج قاهره و ما بخا بود و قبل داشتند حضرت عرش
آشیانه بنا بر اضطرابی که جمعی الکا و الیه میرزا اشارتیه داشت با جمیعت بادشاهان به توفیق از دارالخلافت فتح پور متوجه گجرات
میگردیدند این نوع راه دور و از راه بد و ماه قطع باید نمود در عرض نه روز گاه به سواری اسپ و گاه به سواری شتر و کوه ریل طے فرموده خود را
بسر بله رسانیدند چون بتاریخ پنجم جادی الاول ششصد و شستاد و یوالی لشکر عظیم میرسند از دلتخواهان کنکاش می پرسند و بنشینند میگویند
که شیخون به لشکر عظیم باید نزد حضرت میفرمایند که شیخون کار بیدلان و شیوه فریب کاران است در حال فوجان تقاریر و انداختن سورت
حکم میفرمایند و چون بدریاسه سابر می رسیدند فرمودند که مردم از آب به ترتیب بگذرند محمد حسین میرزا از غلغلہ گذشتن افواج قاهره
مضطرب گردید خود بقراولی بری آید سبحان قلی ترک هم ازین جانب با خیل از دلاوران بکناره دریا تفحص حال عظیم بنمایند میرزا انجاعت
رامی بنید و می پرسد که این چه فوج است سبحان قلی ترک میگوید که جلال الدین اکبر بادشاه و فوج دوست آن نجات برگشته یعنی رقبول
نیکند و میگوید که جاسوسان من چارده روز پیش ازین بادشاه را در قنچور دیده آمدند و ظاهراً تو دروغ میگوئی سبحان قلی گفت امروز
نه روز است که حضرت از قنچور به ایلغار رسیدند میرزا گفت که فیلان چه طور رسیده باشند سبحان قلی جواب داد که چه احتیاج بقیلان بود
انچنین جوانان و بهادران سنگ شگاف بهتر از فیلان نامی دست رسیده اند که حالا حقیقت دعوی گری و سرکشی معلوم خواهد شد
میرزا از شنیدن این سخن پاره از جازقه متوجه ترتیب افواج میگردد و حضرت آنقدر از توقف میفرمایند که قراولان خبر میرسانند که غنیم
در سلاح پوشی است بعد از آن متوجه میگردد و هر چند کس میفرستند که خان اعظم از پیش برآیند او ایستادگی می نماید و میگوید که غنیم دست
پا رسیدن لشکر گجرات از درون قلعه درین طرف آب باید بود حضرت فرمودند که ما همیشه خصوصاً درین سفر دیویش را بخاطر بر تائید
ایزدی نموده ایم اگر نظر بر سلسله ظاهر میبود انچنین جریده با ایلغار نمی آمدیم اکنون که غنیم متوجه جنگ است اسنادن الا انی نیست این

سخن گفته توکل فطره را سپر خود ساخته با مخصوصی چند که در طرح بهر کابی مقرر شده بودند در آن دریا اسپ انداختند با آنکه گمان پایاب نبود به سلامت عبور فرمودند حضرت دو بلغه خود را می طلبند قوردار در اضطراب آوردن دو بلغه را پیش روی می اندازد مخصوصان تمنی را به شگون خوب نیگیرند حضرت در حال میفرمایند که شگون ما بسیار خوب شد چرا که پیش روی ما کشاده نشست درین اثنا سه میرزا به نخت برگشته صفها آراسته جنگ و بی نعمت خود ببردن می آید

بادلی نعمت ابرودن آئی | گر سپهری که مرگون آئی

خان اعظم را مطلق گمان آن نبود که باین تیزی و جلدی آنحضرت سایه رحمت باین حیدر نخواهند انداخت بر کس که خبر از آمدن آنحضرت میداد اصلا قبول نمیکرد تا آنکه بقراین و دلائل آمدن آنحضرت خاطر نشان او شد لشکر گجرات را آراسته مستعد بر آمدن گردید متعارفین این حال آصف خان نیز خبری با و میرساند پیش از برآمدن فوج از قلعه لشکر عظیم از میان درختان نمودار شد حضرت نماید بزرگی را دست آورد همت خود ساخته روان شدند محمد قلی خان توتمانی و تردی خان دیوانه با جمعی از بهادران پیشتر رفته باندک تردد جلو گردانیدند حضرت به راجه بعلگو اندکس میفرمایند که غنیم بشمارست و مردم ما اندک باید که همه یکدیگر و یکدل گشته بر غنیم حمله آوریم که مشت بسته کارگر از پنجه کشاده است این سخن گفته و تیغها آخته با نذر ایمان خود غلغله افکند اکبر دیا معین را بینه آوازده ساخته می تازند

به پرید بوش زمانه ز جوش | بدرید گوش سپهر از خروش

بر انغار و جو انغار بادشاهی و جمعی از بهادران قول رسیده داد دلآوری دادند کوبانی که از قسم آتشبازی ست هم از لشکر عظیم در گرفته در ز قوم زاری می پیچید و آنچنان شور می اندازد که فیل نامه غنیم در حرکت آمده باعث برهم خوردن لشکر غنیم میگردد درین اثنا فوج قول رسیده محمد حسین میرزا و جمعی را که با و در زور و خور بودند برداشتند و دلاوران لشکر فیروزی اثر تردیات نمایان تقدیم رسانیدند نمایان سنگه درباری در نظر آنحضرت بر غنیم خود غالب آمد و را کھودا اس کچھو ایه جان نثارے کرد و محمد و فاکه از خانزادان این دولت بود داد مردانگی داده زخمی از اسپ افتاد بعنایت خاق بنده نواز و به محض همت و اقبال شهنشاه سرفراز جمعیت غنیم از هم متفرق گشته شکست بر احوال آنها راه یافت بشکرانه این فتح عظیم روی نیاز بدرگاه کریم کار ساز نهاده بلوازم لشکر گداری قیام و اقدام می نمایند درین اثنا یکی از کلا توتمان بعرض میرساند که سیف خان کوکلتاش نقد حیات نثار دولت خواهی نمود بعد تحقیق ظاهر شد که در حالتی که محمد حسین میرزا با چندی از ادبانش بر فوج قول می تازد سیف خان بحسب اتفاق با و بر میخورد و داد مردانگی داده شهید میشود و میرزا نیز از دست بهادران قول زخمی بشود و کوکلتاش مذکور برادر کلان زمین خان کوکه است

از غرائب احوال آنکه یک روز پیش ازین جنگ و فتنه حضرت عرش آشیانه بطعام میل میفرمودند از هزاره که دانای علم شانه بینی بود می پرسند که فتح از کجایم طرف ست میگوید که از جانب شماست اما بکے از امرای این لشکر شبید خواهد شد در همان اثنا سیف خان گو که عرض میکند که کاشیک این سعادت نصیب من شود

بسا فای که از ما بچه برخاست | چو اختر میگذاشت آن فال شد راست

القصه میرزا محمد حسین عثمان بگریزید و پاسه اسپش در زقوم زاری بند شده از اسپ می افتد گدا علی نام از یک هاسه بادشاهی با و بر بخورد و او را در پیش اسپ خود سوار کرده بلا زمت حضرت می آورد چون دوسه کس دعوی شرکت گرفتن او میکنند حضرت از او می پرسند ترا که گرفت میگوید که نمک بادشاه و دست او را که از عقب بسته بود میفرمایند که از پیش به بندند درین اثنا آب می طلبد فرحت خان که از غلامان معتمد بود هر دو دست خود را بر سر او میزند حضرت با و اعتراض فرموده آب خاصه می طلبند و او را سیراب عنایت میسازند تا این زمان میرزا غریز کو که و لشکر درون قلعه بر نیامده بودند حضرت بعد از گرفتاری میرزا محمد حسین آهسته آهسته متوجه شهر احمد آباد میشوند میرزا را براسه راسه سنگه را طحور که از عهد هاسه راجپوتان بود می سپارند که بر قیل انداخته همراه آورد درین اثنا اختیار الملک که یکے از سرداران معتبر گجراتیان بود با فوجی قریب به پنجاه کس نمایان میگردد از نمودار گشتن این فوج اضطراب تمام بمردم بادشاهی بهم رسید حضرت به مقتضای شجاعت جبلی و فطرت اصلی حکم بنواختن نفازه میفرماید و شجاعت خان و راجه بھگو اندکس و چند از بند با پیشتر تاخته فوج مذکور بر دمی اندازند بلا حظه آنکه مبادا فوج غنیم محمد حسین میرزا را بدست در آورند مردم راسه راسه سنگه بصیاح و تجویر راجه مذکور میرزا را از تن جدا میسازند پدرم اصلاً به کشتن او راضی نبودند و فوج اختیار الملک نیز از هم پاشید و اسپ او را در زقوم زاری می اندازد و سهراب بیگ ترکمان سرور ابریده می آرد و محض کرم و عنایت ایزدی این نوع فتنی باندک مایه مردم راسه داد و همچنین نتج ولایت بنگاله و گرفتار فلع مشهور و معروف هندوستان مثل قلعہ چور و رتھنپور و تسنیر و نایت خانلر و گرفتار فلع اسیر دیگر دلا پاتے که به سعی افواج قاهره تصرف اولیا سے دولت مدآمده است از حجاب و شمار بیرون ست اگر به تفصیل مذکور گردد سخن دراز میشود و در محاربه چتور حبل را که سردار مردم قلعہ بود بدست خود تفتنگ زده اند و تفتنگ اندازی نظیر و عدیل خودند اشتند بهمن تفتنگ که حبل را زده اند سنگرام نام دارد و از تفتنگا سے نادر روزگار ست قریب سه چهار هزار جانور پرند و چرند زده باشند من هم در تفتنگ انداختن شاگرد رشید ایشان میتوانم بود از جمیع شکارها به شکار سے که از تفتنگ زده شود طبیعت راغب ست در یک روز هزاره آهورا به تفتنگ زده ام از ریاضاتے که والد بزرگوارم میکشیده اند

یکی ترک غذای حیوانی بود که در تمام سال سه ماه گوشت میل میفرموده اند و نه ماه دیگر به طعام صوفیانه قناعت میکردند و مطلق به قتل و ذبح حیوانات راضی نبودند و در ایام فرخنده فرجام ایشان در بسیار روزها و ماهها کشتن حیوانات منع عام بود تفصیل ایام و شهرها که ترک خوردن گوشت نمی شدند در اکبرنامه داخل است و همان تاریخ که اعتمادالدوله را دیوان ساختم خدمت دیوانی بیوتات را بمغیرالملک فرمودم مغیرالملک از سادات باخترست در ایام والدین بر گوارم بمشرفی که کراچیانه قیام و اقدام می نموده در یک روز از روزهای ایام جلوس صدکس از بندهای اکبری و جاگیری نریادی منصب و جاگیر سرفراز گشتند در عید رمضان چون اول عید بود از جلوس همایون من یعیدگاه برآمدم کثرت عظمی شده بود به نماز عید قیام نموده لوازم شکر و سپاس از دی بجای آورده متوجه دولت شدم به مقصای آنکه ع

از خوان بادشاهان نعمت رسد گدارا

فرمودم که یاره ز صرف تصدقات و خیرات نمایند از انجمله چند لک دام حواله دست محمد شد که بفقرا و ارباب احتیاج قسمت کند و بمیر جمال الدین حسین انجو و میران صدر جهان و میر محمد رضا بنرواری به هر یک یک لک دام داده شد که در اطراف شهر خیرات کنند و پنج هزار روپیه به درویشان شیخ محمد حسین جامی فرستادم و حکم فرمودم که هر روز یکی از منصب داران پنجاه هزار دام به فقر امیده باشد قبضه شمشیر مرصع به خانخانان فرستاده شد میر جمال الدین حسین انجو را به منصب سه هزار میسر بلند ساختم بدستور سابق صدرت میران صدر جهان مفوض گردید و بجای کوه که از کوههای پدین ست فرمودم که در محل عورات مستحق را بجهت دادن زمین و زر نقد بنظر میگذرانیده باشد زاهد خان و لک محمد صادق خان را که هزار و پانصدی بود و دویست هزاری ساختم به کس فیله یا اسب مرمت شده و رخم شده بود که نقیبان و میران خوران از آنکس جلوانه گویان مبلغی میگردانند فرمودم که آن زر را از سرکار بدهند تا مردم از طلب و خواست این گروه خلاص شوند در همین روزها سالتابین از برهانپور رسید و اسپان و فیلان برادر مرحوم دانیال را بنظر درآورد از جمله فیلان که آورده بود یکی مست است نام داشت در نظرم خوش درآمد و نور گنج نام نهادم و عجب خیرے درین فیل مشاهده شد بر هر دو طرف گوشه اش برابر هندوانه کوچه بدیده است و آنچنانکه آب در ایام منتهی از فیلان میچکد از آنها بر می آید و همچنین بر بالاس پیشانی پیشتر برآمدگی دارد که باین کلان در فیلان دیگر دیده نشد خیلی خوشنما و مریب بنظر در می آید و تسبیحی از جواهر بفرزند خورم عنایت کردم امید آنکه بمنتهای مطالب صوری و معنوی برسد چون زکوة ممالک محروسه را که حاصل آن از کرد و رها میگذشت معاف نموده بودم سایر جهات کابل را نیز که از بلاد مقرر راه هندوستان است و یک کرد و بست و سه لک دام جمع آن میشد بخشیدم ازین دو ولایت که یک کابل و دیگری فندھا

باشد هر سال مبلغهای کلی بعلت زکوة گرفته میشد بلکه عمده حاصل آنجا همین زکوة بود این رسم قدیم را ازین دو محل برداشتم و از نیم تفع کلی
 و رفاهست تمام باهل ایران و توران عائد گشت. جاگیر آصف خان که در صوبه بهار بود به باز بهادر مرحت شد و آصف خان را فرمودم
 که در صوبه پنجاب جاگیر تنخواه دهند چون بعضی رسید که مبلغی کلی در جاگیر آصف خان باقی مانده است و حالانکه حکم تغییر شد و وصول آن متعذر
 است فرمودم که یک لک روپیه از خزانه باد دهند و آن زر باقی را از باز بهادر بخالصه شریفه باز یافت نمایند و شریف آملی را به منصب
 دوبرار و پانصدی از اصل و اضافت تقریر دهم بسیار پاکیزه نهاد و خوش نفس است بآنکه از علوم رسمی بهره ندارد اکثر اوقات از سخنان بلند
 و معارف ارجمند سر بر می زند در لباس فقر و تجرید مسافرت بسیار نموده با بسیار از بزرگان صحبت ها داشته مقدمات ارباب تصوف را در
 ذکر دارد و بمعنی قائل است نه حاکم دوزمان و الدبزرگوارم از لباس فقر و درویشی برآمده و مرتبه امارت و سردارسی یافته و تعلقش به
 قوی ست روزمره و تکلمش بآنکه از مقدمات عربیت عاری محض است در غایت فصاحت و پاکیزگی است و انشای عباراتش نیز خالص
 از نمکی نیست از شاه قلی خان محرم در آگره باغی مانده بود چون وارث نداشت بدختر منندال میرزا رقیه سلطان بیگم که حرم محترم والد بزرگوارم
 بود تکفیل کردم فرزند خرم را پدرم بایشان سپرده بودند هزار مرتبه از فرزند زائیده خود او را دوست تر میدارند.

جشن اولین نوروز

شب سه شنبه یازدهم ذی قعدة هجری هزار و چهارده صبح که محل فیضان نورست حضرت نیر عظم از برج حوت بخانه شرف و خوش حالی خود
 که به برج حمل باشد انتقال فرمود چون اولین نوروز از جلوس همایون بود فرمودم که ابو اناسه دو تنخانه خاص و عام بدستور زمان والد
 بزرگوارم در آتش نقیسه گرفته آئینه در غایت زیب و زینت بستند و از روز اول نوروز تا نوزدهم درجه حمل که روز شرفست خلایق داد
 عیش و کامرانی دادند اهل ساز و نغمه از هر طائفه و هر جماعت جمع بودند و لیان رقاص و دلبران هند که به کرشمه دل از فرشته می ربودند
 هنگامه مجلس را گرم داشتند فرمودم که هر کس از کیفیات و مغیرات آنچه میخواسته باشند بخورد منع و مانعی نباشد.

ساقی نور باده برافروز جام با

مطرب بگو که کار جهان شد بکام با

و رایام پدرم درین بفقده هجری روز مقرر بود که هر روز یکی از امرا و کلاں مجلس آراسته پیشکشهای نادر از اقسام جواهر و مرصع آلات
 و آتش نقیسه و فیلمان و اسپان سامان نموده آنحضرت را تکلیف آمدن بمجالس خود مینمودند و ایشان بنا بر سرفرازی بندگان خود بدان
 مجلس قدم رنج داشته حاضر میشدند پیشکشها را ملاحظه فرموده آنچه خوش می آمد برداشته تمه را به صاحب مجلس می بخشیدند چون خاطر مائل

رفاهیت و آسودگی سپاهی و رعیت بود درین سال پیشکشها را معاف فرمودم مگر قلیله از چندی نزدیکان بنا بر رعایت خاطر
 آنها درجه قبول یافت در همین روزها بسیار از بندها بزیادتی منصب سرفرازی یافتند از انجمله دلاور خان افغان را بنزار و
 پانصدی ساختم دیگر راجه با سورا که از زمینداران کوهستان پنجاب است و از زمان شاهزادگی تا حال طریق بندگی و اخلاص
 بمن دارد و هزار و پانصدی منصب داشت سه هزار و پانصدی کردم شاه بیگ خان حاکم قندهار را از اصل و اضافه به منصب
 پنجزاری سرفراز گردانیدم و راسه راسه سنگه که از امرای راجپوت است همین منصب سرفرازی یافت و دوازده هزار روپیه
 مدد خرج گویان فرمودم که به راناشکر بدهند به در آغاز جلوس بکن از اولاد مظفر گجراتی که خود را حاکم زاده آن ولایت میگرفت سر
 شورش بر آورده اطراف و جوانب شهر احمد آباد را تاخت و تاراج نموده چند سواران شلیم بهادر و از یک و راسه علی بھٹی
 که از جوانان مردانه و قرار داده آنجا بودند در آن فتنه به شهادت رسیدند آخر انا مر راجه بکر راجپوت و بسیار از منصب داران را
 یا شش هفت هزار سوار آراسته به کمک لشکر گجرات تعیین ساختم و مقرر شد که چون خاطر از رفع و دفع مفسدان جمع سازد راجه
 ند کو ره صاحب صوبه گجرات باشد قبل ازین که قلع خان بد آن خدمت تعیین یافته بود متوجه ملازمت گردد و بعد از رسیدن افواج
 قاهره سبک جمعیت مفسدان از یکدیگر باشد هر کد ام به جنگلی پناه جستن و آن ولایت بقید ضبط درآمد و خبر این فتح در احسن
 ساعات بمسامع جاه و جلالم رسید و درینو لاء عرض شد اشت فرزند پرویز بنظر درآمد که رانا تھانه مندل را که سی چهل کر و هفت جمیس
 واقع است گذاشته فرار نموده و افواج قاهره متعاقب او تعیین یافته اند امید که اقبال جهانگیری او را نیست و نابود گرداند
 و در روز شرف بسیار از بندها به رعایتها و اضافه به منصب سرفرازی یافتند پیشرو خان را که از خدمتگاران قدیم
 است و در ملازمت حضرت جنت آشیانه از ولایت آمده بود بلکه از جمله مرد میست که شاه طماست همراه ساخته بودند و در ملازمت
 نام داشت چون داروغه و مقرر فراموش خانه والد بزرگوارم بود و درین خدمت نظیر عدیل خود ندارد و او را بخطاب پیشرو خان
 سرفراز ساخته بودند اگر چه ملایم طبیعت و قلعی مشرب است نظیر حقوق خدمت به منصب دو هزار و اصل و اضافه ممتاز گردانیدم

گرختن خسرو در وسط سال اول جلوس

خسرو را بنا بر جو اینها و غرور سے که جوانان را بدباشد و کم تجربگی و نا عاقبت اندیشی مصاحبان نا جنس خیالات فاسد
 بخاطر او یافته بود تخصیص در ایام بیماری والد بزرگوارم که بعضی کوتاه اندیشان بنا بر کثرت جرایم و تقصیرات که از ایشان بوقوع

آمده بود و از عفو و اغماض ناامید محض بودند بخاطر گذرانی که او را دوست آویزی ساخته امور سلطنت را از پیش خسر و گیرند از تحقیق غافل که
امور سلطنت و جهان بینی امر نیست که به سعی ناقص عقلی چند انتظام پذیرد و خاف دادار تا که شایسته این امر عظیم تقدیر رفیع الشان دانند و
این خلعت را بر قامت قابلیت چه کس راست آورد ۵

نزدارنده توان شد بخت را	نشاید خرید افسردخت را	سرے را که حق تاج پرور نمود	نشاید از قلمج و دولت پرور
-------------------------	-----------------------	----------------------------	---------------------------

چون خیالات فاسد مفسدان و کونه اندیشان بغیر از دولت و پشیمانی نتیجه ندارد امور سلطنت باین نیازمند درگاه الهی قرار گرفت
همواره خسر و اگر فتنه خاطر و توحش می یافتیم هر خیز در مقام عنایت و شفقت شده خواستیم که بعضی تفرقا و دغدغه با از خاطر او دور سازیم
فامده بران قریب نه گشت تا آنکه به کنکاش جمعی از بخت برگشتگان در شب بکشنه هشتم ذی حجه سه مذکور بعد از گذشتن دو گهری زیارت
روضه منوره حضرت عرش آشیانه راند که ساخته سه صد و پنجاه سوارے که با و متفق بودند از درون قلعه اگر برآمده متوجه میگردید و بعد
از روان شدن او باندک زمانه یکے از چراغچیان که با وزیر الملک آشنا بوده خبر میرساند که خسر و گریخت وزیر الملک او را همراه گرفته
پیش امیرالامرای آورد چون او این خبر را تحقیق می نماید مضطربانه بدر بار محل آمده یکے از خواجہ سرایان راجی گوید که دعای من برسان
و گو که عرض فردری دارم حضرت بیرون تشریف آورند چون در خیال من این امر در نیامده بود گمان کردم که از جانب دکن یا گجرات
خبر رسیده باشد بعد از بیرون آمدن ظاهر شد که ماجرا چنین است گفتم چه باید کرد خود سوار شده متوجه کردم یا خرم را بفرستم امیرالامرا
عرض کرد که اگر حکم شود من بروم فرمودم که چنین باشد بعد از آن معروض داشت که اگر نصیحت بزرگردد و دست به سلاح کند چه باید کرد
گفته شد که اگر بمحکام برآید راست در نیاید آنچه از دست تو آید تفصیر مکن سلطنت خویش و فرزندے بر نمی تابد ۵

که باشاه خویشے نه ارد کے

چون این سخنان و دیگر مقدمات گفته او را مرخص ساختیم بخاطر رسید که خسر و از آزردگی تمام دارد و بنا بر قریب دترتے که داشت
محمود انشال و اقراں ست مبادا که نفقاتے در حق او اندیشد و او را ضائع سازد معزا الملک را فرمودم که رفته او را باز گرداند و شیخ
فرید بخشی بیگی را بدین خدمت تعیین نموده حکم کردم که جمیع منصبداران و اعدایانے که در پاس اند بمرأی او متوجه شوند و اتهام خان
کو تو ال بقراولی و خبر گیری مفر گشت و با خود قرار دادیم که بقضای سجانی چون روز شود خود نیز متوجه گردیم و معزا الملک امیرالامرا آورد
چون در همین روز با احمد بیگ خان و دوست محمد خان پکا دل مرخص گشته بودند و در حوالی سکندره که بر سر راه خسر بود منزل داشتند
بعد از رسیدن خسر و در آن نواحی با چندے از دیره های خود برآمده متوجه ملازمت گردیدند و خبر رسانیدند که خسر و راه پنجاب

پیش گرفته با بقا میرود بخاطر گذشت که مبادا راه را چپ زده بجانب دیگر رود چون راجہ مان سنگہ خاوی او درنگالہ بود بخاطر اکثر بندہ
در گاہ میرسید کہ بآن جانب متوجہ خواہد گشت بہر طرف کسان فرستادہ شخص شد کہ بہ پنجاب میرود و درین اثنا صبح طلوع گشت
تکیہ بر کرم و عنایت اعدا تعالیٰ نموده بغیر میت درست سوار شدہ و مقید بہ پنج خیر و بچکس ناسدہ متوجہ گردیدم

لی آزا کہ اندوہست در پے نمی داند کہ رہ چون میکند طے ہمی داند کہ آفتد پیش و راند

چون بردفہ متبرکہ والد بزرگوارم کہ در سہ کردہ شہر واقع ست رسیدہ استمداد ہمت از روحانیت آنحضرت می نمودم مقارن آن
حال میرزا حسن پسر میرزا شاہ رخ را کہ ارادہ ہمراہی خسرو داشت گرفته آوردند چون پرسش نمودم تو انست منکر شد فرمودم تا دست
اورا بستہ بر فیل سوار کردند و این اول شگون بود کہ بہ برکت و توجہ و امداد آنحضرت بطور آمد چون نیم روز شد و میو اگر می تمام
بہر سائیدہ خطہ در سایہ درخت توقف نمودہ بخان اعظم گفتم کہ ہر گاہ ما را باین امنیت خاطر این حال بودہ باشد کہ معتاد ایون را کہ
در اول روز بایست خورد تا حال نخورده باشم و بچکس بیادندادہ باش حال آن بے سعادت ازین قیاس باید کرد آزارے کہ
داشتم ازین محروم کہ فرزند بموجب و سبب غنیمت و خصم شد اگر سعی بدست آوردن او نہ نمایم مفسدان و فتنہ اندیشان را دستگاہی بہم
خواہد رسید یا او سر خود گرفتہ با وزیر یک یا قریب باش خواہد رفت و ازین مہر خفتہ بدین دولت راہ خواہد یافت بنا برین مقدمات بدست
آوردن اورا بیش نہاد ہمت ساخته بعد از اندک آسایشی از پرگنہ متھرا کہ در ہیبت کروہی واقع ست دوسہ کردہ گذشتہ در موضع
از مواضع پرگنہ مذکور کہ تالابے داشت نزول نمودم و خسرو چون بہ متھرا میرسد بچکس بیگ بدخشی کہ از رعایت یافتہاے والد
بزرگوارم بود و بہ قصد ملازمت من از کابل می آمد بر میخورد چون طبع بدخشان بہ فتنہ و آشوب پیراستہ است انہمینی را از خدا خواستہ
تا دویست سی صد از ایمانات بدخشان کہ ہمراہ او بودہ اند را ہر دہسہ سالار او میگردد و در راہ ہر کس کہ از پیش می آید تا راجہ نمودہ
اسب و اسباب اورا میگردد سوداگران در راہ گذری مال شان بچہ و تاراج این مفسدان بود بہر جا کہ میرسیدند زن و فرزند
مردم از آسبب آن فاسقان این بودند خسرو و بچکس خود می دید کہ بر ملک موردنی آباداجد او او چہ قسم سستی می رود از دیدن
افعال ناشایستہ این بد بختان در سلعے ہزار بار مرگ را از رویکر و غایتا غیر از مدار او مواسا باین سگان چارہ نہ داشت اگر
بخت و اقبال یاوری احوال او نمودے نہامت و شبانی را دست آویز خودی ساخت و بے دغدغہ خاطر بلازمت من می آمد
عالم السرائر و داناست کہ از تفصیلات او با لکلیہ در گذشتہ آنقدر لطف و شفقت می نمودم کہ سر موسے تفرقہ و دغدغہ در خاطر
اونہی ماند چون در واقعہ حضرت عرش آشیانے با فساد بعضی مفسدان ارادہ از خاطر او سر برزدہ بود و میدانست کہ اینہا بن

رسیده است اعتماد بر مهر و شفقت من نمی کرد و والدہ او ہم در ایام شاهزادگی از ناخوشی اطوار و اوضاع او سلوک برادر خردش
 مادھو سنگھ تریاک خورده خود را گشت از خوبیاے و بیکذاتی ہاے او چہ نویسم عقلی بہ کمال داشت و اخلاص او بہن در درجہ بود
 کہ ہزار پسر و برادر را قربان یک موسے من میکرد و مکر بہ خسر و مقدمات نوشت و اورا دلات باخلاص و محبت من میکرد چون دید
 کہ بیچ نمائندہ اند و عاقبت نامعلوم ست کہ یکجا منجر خواہد شد از غیر نیک لازمہ طبیعت را چہ تانی ست خاطر بر مرگ خود قرار دادہ و
 چندین مرتبہ گاہ گاہے مزاج او در شورش می آمد چنانچہ این حدیث میراثی بود کہ پدر ان دہرادران او ہمہ یکبار در دیوانگی خود ہارا
 ظاہر میکرد و بعد از مدتی علاج پذیر می شد و در ایامیکہ من بہ شکار متوجہ گشتہ بودم روز بیست و ششم ذی الحجہ ۱۱۳۱ قمری بہ بیابان
 در عین سوزش و مانع خورده در اندک زمانے در گذشت گویا کہ این احوال پسر بے دولت خود را پیشتر می دیدہ است اول کہ خدا فی
 کہ در آغاز جوانی دھر دسالی مراد ست و ادبیت او بود و بعد از تولد خسر و اورا شاہ سلیم خطاب دادہ بودم چون بد سلوکیہاے فرزند دہر
 را نسبت بہن نتوانست دید از سر جان در وقت و مانع پریشان شدن در گذشتہ خود را ازین کلفت و اندوہ باز رہانید از فوت ادبنا
 تعلقی کہ داشتیم با می بر من گذشت کہ از حیات و زندگانی خود هیچگونہ لذتے نہ آئیم چہاں شبانہ روز کہ سی و دو پیر باشد از غایت کلفت و
 اندوہ چیرے از ماکول و مشروب و طبیعت نہ گشت چون این قصہ بوالدہ بزرگوارم رسید و لا سامانہ در غایت شفقت و رحمت بدین
 مرید اندھی صادر گشت و خلعت و دستار مبارک کہ از سر بر داشتہ بودند همان طور بستم محبت من فرستادند این عنایت آبے بر آتش
 سوز و گداز من زدہ اضطراب و اضطراب مرا فی الجملہ قرارے و آرامی بخشید غرض از ذکر این مقدمات آنکہ بے سعادتے ازین در نمی گذرد
 کہ فرزندے بنا بر ناخوشی سلوک و اطوار ناپسندیدہ باعث قتل مادر خود شود و بہ پدر خود بے هیچگونہ باعثے و سببے بہ محض تصورات و
 خیالات فاسد در مقام بغی و عناد در آمدہ از دولت ملازمتش فرار برقرار اختیار نماید چون نتیجہ جبار ہر کردارے را سزاے در برابر
 نہادہ لاجرم مال حالش بدان انجامید کہ بہ بدترین احوالے بقید درآمد و از درجہ اعتماد افتادہ بزند ان دائمی گرفتار گردیدے

راہ چوستانہ رود ہوشمند

پاسے بدام آرد و سر در کند

مجملاً روز سہ شنبہ دہم ذی الحجہ بمنزل ہوڈل فرود آمدم شیخ فرید بخاری را با جمعی از شجاعان و بہادران بہ تعاقب خسر و دہر اول
 لشکر فریدی اثر معین و شخص گشتند دوست محمد را کہ در رکاب بود بنا بر سبق خدمت و ریش سفیدی بہ محافظت قلعہ آگرہ و محلہا
 و خرابین فرستادم اعتماد الدولہ وزیر الملک را در وقت بر آمدن از آگرہ بہ ضبط و حراست بہ شہر گذاشتہ بودم بدوست محمد گفتم
 کہ چون بہ صوبہ پنجاب میرسیم و آن صوبہ در دیوانے اعتماد الدولہ است اورا روانہ ملازمت خواہی ساخت و پسران میرزا حکیم را

که در آگره اند بقیه آورده مجوس نگاه خواهی داشت چه هرگاه که از فرزند صلیبی این معامله رونماید از برادرزاده دشمن زاده چه توقع توان داشت مغر الملک بعد از خصمت دوست محمد بخشی شد چهارشنبه به بلول و پنجشنبه به فرید آباد نزول اجلال واقع گشت روز جمعه سیزدهم اتفاق دلی دست داد و از گره راه زیارت رودنه مقدسه حضرت جنت آشیانه شافیه زیارت نمودم و استمداد همت کردم و به قرا و درویشان بدست خود را دادم و از انجا برنگاه مقام حضرت شیخ نظام الدین اویا توجه کرده بلوازم زیارت قیام و اقدام نمودم بعد از آن پاره زر به میر جمال الدین حسین انجو و مبلغی دیگر بحکم مظفر دادم تا به قرا و درویشان و از باب احتیاج قسمت نمایند روز شنبه چهاردهم مقام سراے نریمه شد این سرار خسر و سوزانیده رفته بود منصب آقا ملائی برادر آصف خان که به خدمت حضور سرفراز بود از اصل و اضافه هزاری ذات دسی صد سوار مقرر گشت درین راه خدمت چنان مبکر و جمعی از ایماقات که در رکاب مظفر انساب بودند به ملاحظه آنکه چون بعضی ازین مردم با خسر و اتفاق دارند مبادا به خاطر ایشان دغدغه و تفرقه راه یابد بگلان تران ایشان دو هزار روپیه داده شد که در جزو مردم خود قسمت نمایند و جماعت خود را بر احم جهانگیری ایستادار سازند به شیخ فضل الله و راجه و میر و صر زرها دادم که در راه به قرا و برهمنان میداده باشند سی هزار روپیه فرمودم که در اجیر برانا شکر بطریق مدد خرج بدهند روز دوشنبه شانزدهم به پرگنه پانی پت رسیدم این منزل و مقام بر آبای کرام و اجداد ددی الاحرام با همیشه مبارک و فرخنده آمده و دود فتح عظیم درین سرزمین روداده یک شکست ابراهیم بودی که بصولت عساکر ظفر آثار حضرت فردوس مکانی دست داده و ذکر آن در تواریخ روزگار مرقوم و مستور است دوم فتح بهیمو بدکردار که در اول دولت والد بزرگوارم به تفصیل که تحریر یافته از عالم اقبال به ظهور آمد در حینیکه خسر و از دلی گذشت به پرگنه مذکور متوجه میگردید بحسب اتفاق دلاور خان آنجا رسیده بود چون قبل از ورود او بانداک وقتی این مقدمه می شنود و فرزندان خود را از آب چون میگذرانند و خود سپاهیان و قزاقان دل بر ایلعاری نهاده قصد میکنند که خود را پیش از رسیدن خسر و به قلعه لاهور اندازند و به تقارن این حالی عبد الرحیم نیز از لاهور باین مقام و منزل میرسد دلاور خان و نالت میکند که فرزندان خود را همراه فرزندان من از آب بگذران و خود کنار گرفته قنطر آیات ظفر آیات جهانگیری بباش از بسکه گران بار و ترسنده بود انجمنی را بنیاد قرار نتوانست و او آنقدر توقع نمود که خسر و رسید رفته او را ملازمت کرد و قرار همراهی از روی اختیار با خطار داده خطاب ملک انور را سے یافت و در نبرد صاحب اختیار گشت دلاور خان مردانه متوجه لاهور گردید و در راه بهر کس و بهر طائفه از ملازمان درگاه و دربان و سوداگران و غیره میرسید آنها را از خروج خسر و آگاه ساخته بعضی را همراه خود میگرفت و بعضی را میگفت که از راه کنار گیرند بعد از آنکه بتدایه خدا از تاراج دست اندازان

و ظالمان این گشتند غالب ظن آن بود که اگر سید کمال در دہلی و دلاور خان در پانی پت جرأت و ہمت نموده سر راہ بر خسر دیگر کنند
آن جماعت پر رنجتہ کہ ہمراہ او بودند تاب مقاومت نیاوردہ پریشان میگشتند و خسر بدست می آمد غایتاً ہمت شان باوری نکرد
و در ثانی الحال ہر کہ ام تقصیر خود را بردشتہ تلافی نمودند و دلاور خان در ابلغار لاہور پیش از رسیدن بہ قلعہ درآمد و خدمت
نمایانے کردہ تدارک آن کوتاہی نمود و سید کمال نیز در جنگ خسر و تروحات مردانہ بتقدیم رسانید چنانچہ در محل خود بہ تفصیل
نوشتہ خواہ شد ہفتدہم ذی الحجہ برگزینہ کرناٹ محل نزول ربات عایسات گشت درین منزل عابد بن خواجہ را کہ پسر گلان جوینار
و پسر زادہ عبد اللہ خان اوزبک کہ در زمان والد بزرگوارم آمدہ بود بہ منصب ہزاری ذات و سوار سرفراز ساختم شیخ نظام تھانی
کہ از شادوران مقرر وقت خود بود خسر در امی بیند و اورا بہ نوید ہاسے و خواہ خوشدل ساختہ تازہ از راہ می برد آمدہ مرادید چون این
مقدمات برگوش خوردہ بود خرچے راہ باو دادہ فرمودم کہ متوجہ زیارت خانہ مبارک گرد و در نور دہم برگزینہ شاہ آباد منزل گردید
و آب درین مقام بسیار کم بود بحسب اتفاق باران عظیم دست داد چنانچہ ہمگان شاداب گشتند و شیخ احمد لاہوری را کہ از زمان
شاہزادگی نسبت خدمتگاری و خانہ زادی و مریدے داشت بہ منصب میر عدلے سرفراز گردانیدم مریدان دارباب اخلاص
بوسیلہ او از نظر میگذرند و دست و سینہ بہر کس باید داد بعض رسانیدہ می وہاند در وقت ارادت آوردن مریدان چند کلمہ بطریق
تصیحت مذکور میگردد باید کہ وقت خود را بہ دشمنی ملتے از ملہاتیرہ و مکدر نسا زند و با جمع ارباب ملل طریق صلح کل مرعی دارند و هیچ
جان داری را بدست خود نکشند و سلاح طبیعت نباشند مگر در جنگما و شکار ہاسے

نظامان

امباش در پے بے جان نمودن جاندار	اگر بعضہ پیکار یا بوقت شکار
---------------------------------	-----------------------------

تعمیم نبرات را کہ مظاہر نورانی اند بقدر درجات ہر یک باید نمود و موثر و موجد حقیقی در جمیع احوال و اطوار اللہ تعالی را باید دانست
بلکہ فکر باید کرد تا در خلوت و کثرت خاطر لمحہ از فکر و اندیشہ او خالی نباشد

لنگ و پوچ و خفتہ شکل بی ادب	سوی اومی غنچ داودامی طلب
-----------------------------	--------------------------

والد بزرگوارم ملکہ انیمنی بہر رسانیدہ در کم دقتے ازین اوقات ازین فکر خالی بودند در منزل الوہ الوالی اوزبک را با پنجاہ ہفت
منصبدار دیگر بہ کمک شیخ فرید تعین نمودہ چہل ہزار روپیہ مدخر و خرج گویان بآن جماعت مرحمت نمودم ہفت ہزار روپیہ دیگر بمیل
دادہ شد کہ با یماقات تقسیم نماید بمیر شریف املی نیز دو ہزار روپیہ شفقت کردم و روز سہ شنبہ بیست و چہارم ماہ مذکور پنج کس
از ملازمان و ہمراہان خسر را گرفتہ آوردند و دو کس را کہ اقرار بہ نوکری او کردند فرمودم کہ در تہ پانے نیل انداختند و سرفراز

را که انکار نمودند سپرده شد تا بحقیقت باز رسیده شود و از دهم ماه فروردی سند احد جلوس میرزا حسین و نورالدین قلی کو قوال شهر
 لاهور داخل میشوند و در بیست و چهارم ماه مذکور فرستاده دلاور خان میرسد و خبر میکند که خسرو خروج نموده قصد لاهور دارد و شهر را خبر داده
 باشد و در همین تاریخ در دوازده ماه شهر لاهور محفوظ و مضبوط میگردد و در روز بعد از تاریخ مذکور با اندک مردم دلاور خان به قلعه
 داخل میشود و شروع در استحکام برج و باره کرده هر جا شکست و ریختی داشت مرمت نموده توپها و ضرب بارها به بالا سینه قلعه
 بر آورده مستعد جنگ میشود جمع قلیله از بندها س درگاه که در درون قلعه بودند همگی رجوع آورده بخدات متعین گشتند و مردم شهر
 نیز با خلاص تمام مدد و معاونت نمودند بعد از دو روز که فی الجمله سرانجامی شده بود خسرو در رسید و یکی از منازل مقرر منزل اختیار
 نموده فرمود که شهر را قبل کرده طرح جنگ اندازند و یک از دروازهها را از هر جانب که میسر باشد آتش در داده بسوزانند و بلوشت
 مالان خود گفت که بعد از گرفتن قلعه تا هفت روز حکم خواهیم داد که شهر را تاراج نمایند و زن و فرزند مردم را اسیر کنند این جماعت
 خون گرفته یک از دروازهها س شهر را آتش دادند دلاور بیگ خان و حسین بیگ دیوان و نورالدین قلی کو قوال از طرف دروازه
 دیوار دیگر محاذی دروازه بر آوردند در همین روزها سعید خان که از قبیله قیان شیر بود در کنار آب چناب منزل داشت این خبر را
 شنیده با یلغار روانه لاهور گشت چون بکنار آب راوی رسید بابل قلعه خبر فرستاد که به قصد دولت خواهی آمده ام مرا بدرین قلعه در آورید
 مردم قلعه شب کسی فرستاده و او را با چند س که همراه داشت بدرین درمی آوردند بعد از آن روز که قلعه در محاصره بود خبر رسید که
 افواج قاهره متواتر و متعاقب بخمسرو و نابعلان او میرسید بی پاشنده بخاطر میگزیدانند که روبرو لشکر فیر دزی اثر باید رفت چو تا
 لاهور از سوادها س عظم هندوستان ست در عرض شش هفت روز کثرت عظیمی دست داد چنانچه از مردم خوب شنیده شده که
 ده دوازده هزار سوار مستعد جمع شده بودند و بقصد آنکه بر فوج پیش شیخون آورند از حوالی شهر برمی خیزند در سرا س قاضی علی شیب
 پنجشنبه شانزدهم بن این خبر رسید هم در شب با آنکه باران عظیم بود طیل کوچ زده سوار شدم صبح آن به سلطانپور رسید و شد
 تا نیم روز در سلطانپور بودم بحسب اتفاق در همین وقت وساعت میان افواج قاهره و جماعت مقهوره مقابله و مقاتله دست میداد
 مغر الملک تشت بریانی آورده بود و میخواستیم که از روی ریخت میل نمایم که خبر جنگ بن رسید به مجرد شنیدن با آنکه طبیعت مایل
 بخوردن بریانی بود یک نغمه براسه شگون خورده سوار شدم و مقید بر رسیدن مردم و یکی افواج قاهره نه گشته به شتاب بر حرم
 تا متر متوجه گشتم جلوه خاصه خود را هر چند طلبیدم حاضر نه ساختند از سلاح بجز نیزه و شمشیر حاضر نبود و خود را به لطف ایزدی سپرده
 به ملاحظه روانه شدم در اول سواری زیاده از پنجاه سوار همراه بودند و هیچ کس را خبر هم نبود که امروز جنگ خواهد شد بجز تا بستر

قبل بقایان نموده لاهی محاصره کردن که از دروازه چپ به درون نوردید

گویند و ال رسیدن چهار پانصد سوار از نیک و بد جمع شده باشند و در قبیله از پل مذکور میگذشتیم خبر فتح رسید اول کسی که این فرد
 رسانید شمسی توپچی بود بدین خوشخبری خوش خبر خان خطاب یافت و میر جمال الدین حسین را که پیش ازین بخت نصیحت خسرو فرستاده
 بودم در همین وقت رسیده از کثرت و شوکت مردم خسرو چندان گفت که باعث بیم مردم میشد بآنکه خبر فتح متواتر رسیده این
 سید ساده لوح هیچ وجه باور نمی کند و تعجب می نماید که آن نوع لشکر که من دیده ام چگونه از فوج شیخ فرید که در نهایت قلت
 و بی استعدادی اند شکست بخورند و قبیله سنگسارین خسرو را باد و خواجه سرا که او آوردند میر قبول انبغی نمود از اسب فرود آمده سر
 بر پای من نهاد و انواع خضوع و خشوع بتقدیم رسانید و گفت که اقبال بالاتر و بلند تر ازین نمی باشد شیخ فرید درین سردار
 مخلصانه دند اکیانه پیش آمد سادات باریه را که از شجاعان زمان خود اند و در هر معرکه که بوده اند کار از ایشان شده هر اول ساخته
 بود سیف خان و لد سید محمود خان باریه سردار توپخس خود تر دوات مردانه نموده به فتیه زخم برداشت و سید جلال هم از برادران
 این طائفه تیر بر شقیقه خورد و بعد از چند روز در گذشت در اثنا که سادات باریه که از پنجاه ان شصتی پیش نمودند زخم و ضرب
 هزار هزار سوار و پانصد پانصد سوار بخشی برداشته پاره پاره شده بودند سید کمال که با برادران خود به کمک بر اول تعیین شده بود
 از یک کناره در آمده زود خورد و کشته گردید که فوجی که در فوج خود بود و بعد از آنکه مردم بر کار بادشاه سلامت گفته تا ختنه اهل بغی
 و فساد بشنیدن این کلمه بیدست و پاشده هر یک گوشه متفرق شدند قریب به چهار صد نفر از ایماقات و زمینان پانمال قهر و غلبه
 شکر فیروزی اثر گردیدند و فوجی که با خسرو و نقایسه که همیشه با خود میداشت بدست افتاد

که دست یابین کدک خرد سال	شود باز بگان چنین بد سگال	با دل قدح دردی آرد به پیش	گدازد شکوه من دشمن خویش
بسوزاند اورنگ خورشید را	آتش کند تخت جمشید را		

مرا هم مردم کوتاه بین در آن آباد بسیار دلالت به مخالفت پدر میکردند غایتا این سخن اصلا معقول و مقبول من نمی گشت و میدانستم قبیله
 بناسه آن بر مخالفت پدر باشد چه مقدمه پایداری خواهد نمود بکنگاش ناقص عقلان از جان نرفتم و به مقتضای عقل و دانش
 کار فرموده بلا زمت پدر و مرشد و قبله و خدا که مجازی خود رسیده و به برکت این نیت درست رسید آنچه به من رسیده و در شب
 همان روز که خسرو گریخت راجه با سوار که زمیندار معتبر کوستان لا پورست رخصت نمودم که بآن حد و در فقه هر جا که خبر
 و اثری از و نشود بدست آوردن او آنچه امکان سعی باشد بتقدیم رساند و مهابت خان و میرزا علی اکبر شاہی را با لشکر انبوه تعیین
 نمودم و مقرر چنان شد که بهر طرف که خسرو روانه گردد فوج مذکور تعاقب نماید و من هم بخود قرار دادم که اگر خسرو به کابل رود من سر

در پے او سادہ تا اور ابدست نیام بر نہ گردم و اگر در کابل توقف نہ کردہ بہ بدخشان دآخ و در وہاب خان را در کابل گذارستہ
خود بخیریت و دولت معاودت نمایم و فشار نہ رفتن بدخشان آن بود کہ آن بے سعادت بہتہ با ذربکان در خواہد خورد و آن خفت
باین دولت لاحق میگردد و در وزیریکہ افواج قاہرہ تعاقب خسرو تعین یافتند پانزدہ ہزار روپیہ بہ وہاب خان و بیست ہزار
روپیہ دیگر با حیدیان مرحمت شد و دہ ہزار روپیہ دیگر ہمراہ فوج نہ کو نہودہ شد کہ در راہ بہر کس باید داد بدیند شنبہ بیست و ہشتم
اردوے ظفر قرین در منزل بے پال کہ در ہفت کرد بے لاہور واقع ست نزول اجلال دست داد در ہمین روز خسرو با بعد و خد
بہ کنار دریاے چناب میرسد خلاصہ سخن آنکہ بعد از شکست رایہاے مردمی کہ ہمراہ ادا از معرکہ جنگ برآمدہ بودند مختلف گشت
افغانان و اہل ہند کہ اکثر قریبمان او بودند میخواستند کہ بہ ہند وستان رویہ باز گرد و مصدر ربغی و فساد ہا شود و حسین بیگ
کہ اہل و خیال و مردم و خزائن او بر سمت کابل واقع بودند اورا ولایت بر رفتن کابل می نمود آخر الامرجون بہ کنگایش حسین بیگ
حمل نمود بیک قلم مردم ہند وستان و افغانان از وجہائی اختیار نمودند بعد از رسیدن بدریاے چناب ارادہ میکنند کہ از گذر
شاہ پور کہ از گذر ہاے معین ست عبور نمایند کشتی بہم میرسد بگذر سودھرہ ردانہ میشود در گذر نہ کو مردم ادیک کشتی بے طلاح
و کشتی دیگر پُر از ہیمہ و گاہ بدست درمی آورند و پیش از شکست خسرو بہ جمع جاگیر داران و راہ داران و گذر بانان صوبہ
پنجاب حکم صادر گشتہ بود کہ این قسم قضیہ رویدادہ خبردار و ہوشیار باشند بنا برین تاکیدات گذر ہاے آبہا در بندہ بود حسین بیگ
خواست کہ ملاخان کشتی ہیمہ و گاہ را بان کشتی بے طلاح آوردہ خسرو را بگذراند درین اثنا کیلن داماد کمال چودھری سودھرہ میرسد
و می بیند کہ جماعتی درین شب در مقام گذشتن از آب اند بلاخان فریاد میکند کہ حکم جاگیر بادشاہ نیست کہ در شب مردم از آب
نہادانتہ میگذشتہ باشند ہوشیار باشید از شور و غوغاے اینہا مردمے کہ دران نواحی بودند جمع میشوند و داماد کمال چو بے را کہ
کشتی بدان میرانند و بزبان ہند آنرا بلی گویند از دست ملاخان کشیدہ کشتی را سرگردان میسازد ہر چند زرباد اند قبول کردند کہ از ملاخان
کسے مقصدی گذرانیدن آنہا شود ہیچکس قبول نہ نمود بہ ابو القاسم کلین کہ در گجرات حوالی چناب بود خبر رسید کہ ہمینی درین شب
مینخواستند کہ از آب چناب عبور نمایند او چون بر معنی مطلع بود ہم در شب با فرزند ان و جمعیست سوار شدہ خود را بہ کنار گذر نہ کو رسانیدہ
صحبت بجائے رسید کہ حسین بیگ ملاخان را بہ تیر گرفت و از کنار آب داماد کمال نیز بہ تیر اندازی درآمد تا چہار کردہ کشتی بطور خود میان
رو بہ آب میرفت تا آنکہ آخر شب در یک نشست و ہر چند خواستند کہ کشتی را از ریگ جدا سازند میر نہ گشت درین اثنا صبح صادق
در بدن گرفت ابو القاسم و خواجہ خضر خان کہ با ہتمام ہلال خان درین روے آب جمعیت کردہ بودند کنار غربی آب مستحکم ساختند

و جانب شرقی را زمینداران استحکام داده بودند بلال خان را قبل از وقوع این حادثه بسزادلی لشکرے که به سرداری سعید خان به کشمیر تعین یافته بود فرستاده بودم بحسب اتفاق در همین شب بدین نواحی میرسد بسیار وقت رسید. و دو دواہتمام او در آوردن ابوالقاسم خان کلین و جماعت خواجہ خضر خان و بدست آوردن خسرو بسیار دخل داشت و صبح روز یکشنبہ بہست و نهم ماہ مذکور مردم بر قبیل و کشتی سوار شدہ خسرو را بدست در آوردند و روز دوشنبہ سلخ در باغ میزراکامران خبر گرفتاری او بمن رسید همان ساعت بامیرالامرا فرمودم کہ بہ ہجرات رفتہ خسرو را بہ ملازمت آوردند و در کنگاش امیر سلطنت و ملک واری اکثر است کہ بر اسے و نمیدگی خود عمل مینامم از کنگاش ہاے دیگر کنگاش خود معتبر میدانم دل آنکہ بخلاف صلاح و عواید جمیع ہندگان مخلص از آنکہ آباد ملازمت پدر بزرگوار اختیار نموده دولت خدمت ایشان را در یافتن و صلاح دین و دنیاے من درین بود و بہمان کنگاش بادشاہ شدم دوم تعاقب خسرو کہ بہ سیح خیر از تعین ساختن ساعت و غیرہ بقید نہ شدم و تا او را بدست در نیاموردم آرام نہ گرفتم از غرائب امور است کہ بعد از توجہ از حکیم علی کہ داناسے فن ریاضی ست پرسیدم کہ ساعت توجہ من چگونہ بوده است برض رسانید کہ بحبت حصول این مطلب اگر خواہند ساعتی اختیار نمایند در سالہا مثل این ساعتی کہ بدولت سوار شدہ اند نتوان یافت و در روز پنجشنبہ سوم محرم سنہ ہزار و پانزدہ در باغ میزراکامران خسرو را دست بستہ و زنجیر در پا از طرف چپ برسم و توجہ چنگیز خانی بنظر من در آوردند حسین بیگ را بردست راست او و عبد الرحیم را بردست چپ او ایستادہ کردہ بودند خسرو در میان این ہر دو ایستادہ می لرزید و می گریست حسین بیگ بہ گمان آنکہ شاید او را تفعی کند سخن پریشان گفتن آغاز نمود چون عرض او معلوم گشت او را بہر طرف نہ دن نہ گذاشتہ خسرو را مسلسل سپردم و این دو مفتری را فرمودم کہ در پوست گا و خر کشیدند و در دراز گوش و اثر گونہ سوار کردند و برگردانیدند چون پوست گا و خر و دراز پوست خر قبول خشکی نمود حسین بیگ با چہار پیر زندہ مانده بہ تنگی نفس در گذشت و عبد الرحیم کہ در پوست خر بود و از خارج با در طوبات رسانیدند زندہ مانده از روز دوشنبہ آخر زمی حجہ تا نهم محرم سنہ مذکور بواسطہ زبونے ساعت در باغ میزراکامران توقف واقع شد بھر وال را کہ جنگ دوران مقام دست داده بود بہ شیخ فرید مرحمت نمودم و او را بخطاب والاے تفضی خان مرفراز گردانیدم و بحبت نظام و انتظام سلطنت از باغ مذکور تا شہر فرمودم کہ دور دیدہ چو بہا بر پا کردہ ققنہ انگیزان او بمان و جہی را کہ درین شورش ہمراہی کردہ بودند بردار با و چو بہا آویختہ بہر کہرام را بہ سیاستی غیر مکرر بہ سزا و جزا رسانیدند و زمیندارانے کہ درین خدمت لوازم و دستخواہی بجا آورده بودند ریاست و چو دھرائی میانہ دریاے جناب بہست فرمودہ زمینہا بطریق مدد معاش بہر یک مرحمت نمودم از جملہ اموال حسین بیگ کہ بعد ازین ہر جا اسم او مذکور خواہد شد از خانہ میر محمد باقی قریب ہفت لک روپیہ

ظاهر شد سوسه آنچه به محل دیگر سپرده و خود همراه داشته و فیکه به همراهی میرزا شاهرخ بدین درگاه آمده بود یک اسب داشت
رفته رفته کارش بدین درجه رسید که صاحب خزینه و دینیه گردیده اقبال این اراده با در خاطرش جا کرد و در آثار راه که معامله خسرو
هنوز در شیت حق بود چون میان ولایت و دار الخلافت اگره که منبع فتنه و فساد است از سرداری صاحب وجود خالی بود
به دغدغه آنکه مبادا معامله خسرو بطول انجامد فرمودم که فرزند پرنیز بعضی از سرداران را بر سر راناکذاشته خود با آصف خان و جمعی که
بدون نسبت خدمت نزدیک داشته باشند متوجه اگره گردند و حفظ و حراست آنجا و در اعاده اهتمام خود مقرر نمایند به برکت
عنایت الهی پیش آنکه پرنیز به اگره رسد مهم خسرو بر وجه دلخواه دوستان و مخلصان تشییت پذیرفت بنا بر این فرمودم که فرزند
نذکور روانه ملازمت گردد و چهارشنبه نیم محرم به مبارکی به قلعه لاهور درآمد جمعی از دولتمداران معروض داشتند که معاودت بدار الخلافت
اگره درین ایام که فی الجمله خطی در صوبه گجرات و دکن و بنگاله واقع است به صلاح دولت اقرب خواهد بود این کنگاش پسند خاطر
من نیفتاد چه از عرض شاه بیگ خان حاکم قندهار بعضی مقدمات معروض افتاده بود ولایت بران میکرد که امرای سرحد قندهار
بنا بر افساد چندی از بقایای لشکر میرزایان آنجا که همیشه محرک سلسله خصومت و نزاع اند و ترغیب نامحبات در گرفتن قندهار بیان
طائفه میونسند حرکت خواهند نمود بخاطر رسید که مبادا شتقاق شدن حضرت عرش آشیانے و مخالفت بے هنگام خسرو داعیه آنها را تیز
ساخته بر سر قندهار یورش نمایند بحسب اتفاق آنچه بخاطر آفتاب اشراق بر تو انداخته بود از قوه بفعل آمده حاکم هرات و ملک
سیستان و جاگیرداران این نواحی به کمک و مدد حسین خان حاکم هرات بر سر قندهار متوجه گشتند شایان بر همت و مردانگی شاه بنگال
که مردانه پا قایم کرده قلعه را مضبوط و مستحکم ساخت و خود بر بالای ارک سیوم از قلعه مذکور چنان نشست که بیرونیان علانیه مجلس ادرا
میدیدند و در مدت محاصره میان نه بسته مرد و پابرهنه مجلس عیش و عشرت ترتیب میداد و هیچ روزی نبود که نوبت در برابر لشکر غنیم
از قلعه بیرون نمیرستاد و کوششهای مردانه تقدیم نمیرسانید تا در قلعه بود چنین بود لشکر قندهار شش سه طرف قلعه را احاطه نموده بودند
چون این خبر در لاهور رسید ظاهر شد که توقف درین حدود اقرب و اصلاح بوده و در حال فوج کلائے بسر داری میرزاغازی و همراهی
جمعی از منصب داران و بنده های درگاه مثل قرا بیگ که بخطاب قراخانی و بخته بیگ که بخطاب سردار خانی سر فرار گردیده بودند معین گشتند
میرزاغازی را به منصب پنجنزاری ذات و سوار سر فرار ساختم و نقاره عنایت کردم میرزاغازی و ولد میرزاخانی ترخان که بادشاه ملک
طه بود به سعی عبد الرحیم خان خانان سپه سالار در عهد حضرت عرش آشیانے آن دیار مفتوح و ملک طه در جاگیر او که منصب پنجنزاری
ذات و سوار مقرر گشته بود تقویض یافت و بعد از فوت او میرزاغازی پسرش به منصب و خدمت پدر سر فرار بود آبا و اجداد اینها از امر

سلطان حسین میرزا باقر والی خراسان بودند و در اصل از سلسله امرا صاحبقرانی اند و خواجه عاقل خدمت بخشی گری این لشکر متعین گشت چهل
 و سه هزار روپیه مدوخرج گویان بقراخان و پانزده هزار روپیه به نقدی بیگ و قلیچ بیگ که از بمرایان میرزا غازی بودند و مرمت شد بخت
 رفع این خدشه و اراده سیرکابل توقف لاہور را بخود قرار داد و در همین روزها منصب حکیم فتح الله از اصل و اضافه بهزاری ذات و
 سی صد سوار متعین گشت چون از شیخ حسین جانی خواہاے نزدیک وقوع بہ من رسیدہ بودہ بیست لک دام کہ موازی سی چهل ہزار
 روپہ بودہ باشد بخرچ او و خانقاہ و درویشانے کہ باہمی باشند مقرر نمود و در بیست و دوم عبد اللہ خان را نواختہ بہ منصب دو ہزار و
 پانصدی ذات و پانصد سوار از اصل و اضافه سرفراز ساختم و ولک روپہ باحدیان فرمود کہ بمساعت بدہند و بدور از ماہیانہ آنها
 وضع نمایند شش ہزار روپہ بقاسم بیگ خان خویش شاہ بیگ خان و سی ہزار روپہ بہ سید بہادر خان شفقت فرمود و در گوہند و
 کہ برکنار دریاے بیاہ واقع ست ہندوئے بودار جن نام در لباس پیرے و سخی چنانچہ پیارے از سادہ لوحان ہنود بلکہ نادان و
 سفیمان اسلام را عقیدہ اطوار و اضلاع خود ساختہ کوس پیرے و ولایت را بلند آوازہ گردانیدہ بود اورا اگر میگفتند از اطراف و جواب
 گولان و گول پرستان بدو رجوع آوردہ اعتقاد تمام با دھار میگردند از سہ چہار پشت او این دوکان را اگر مہمیداشتند نہ تا بخاطر
 میگذاشت کہ این دوکان باطل را بر طرقت باید ساخت یا اورا در جرگہ اہل اسلام در باید آورد تا آنکہ درین ایام خسرو از ان راہ عبور
 نمود این مردک مجہول ارادہ کرد کہ ملازمت اورا در باید در منزلی کہ جا و مقام او بود خسرو را نزد دل افتاد آمدہ اورا دید و بعضی مقدمات
 فریادہ باورسانید و برپیشانی او انگشتی از زعفران کہ بہ اصطلاح ہندوان تشقہ گویند کشید و آنرا شگون میدادند چون این مقدمہ
 بمسامع جاہ و جلال میرسد و بطلان اورا بوجہ اکمل مہمیداشتہ امر کرد کہ اورا حاضر ساختند و مساکن و منازل و فرزندان او را بمرخصی
 عنایت نمود و اسباب و اموال او را بقید ضبط و آورده فرمود کہ اورا بہ سیاست و پیاسار ستند و دو کس دیگر را کہ راجو و انبانام
 داشتند در ظل حمایت دولت خان خواہہ سرابہ ظلم و تعدی زندگانی میکردند و درین چند روز یک خسرو لاہور را قبل دست اندازیا
 و بے اندامیہا نمودہ بودند فرمود کہ راجو را بدار کشیدہ از انجا کہ بررداری مشہور بود جریمہ گرفتار بجلائیک لک و پانزدہ ہزار روپہ از و
 بوصول رسید آن مبلغ را فرمود کہ بہ غلور خانہ ہاد مصارف خیرات صرف نمایند سعد اللہ خان پسر سعید خان بہ منصب دو ہزاری
 ذات و ہزار سوار افتخار یافت و پرویز از غایت اشتیاق بملازمت و خدمت من سافتاے دور دراز در ایام برسات کہ باران
 دست از تقاطر باز نمی داشت باندک مدتے طے نمودہ روز پنجشنبہ بیست و نہم بعد از گذشتن دوپہر سہ گھڑی روز سعادت ملازمت
 دریافت از غایت مہربانی و شفقت اورا در کنار عطفوت گرفته پیشانی او را بوسہ داد و چون از خسرو این قباحات سرزد بخود قرار دادہ

کہ تا اور ابدست بناورم در بیج جا تو گفت نہ کنم و احتمال داشت کہ بجانب بند و شان رویہ باز کرد و درین حالت خالی گذاشتن در اختیار
اگرہ کہ مرکز دولت محل سلطنت و مقام نزول سرایر و کبان محل مقدس و دفن گنجائے عالم بود از صلاح ملک داری و در سے نمود
بنابرین اگرہ در حالت توجہ تعاقب خسرو بہ پر وزیر و شہنشاہ کہ اغراض و خدمت تو این نتیجہ داد کہ خسرو از دولت و رغبت و سعادت روز
تو آورد و باہ تعاقب او اینکار نمودیم مہات را نار اہ مقتضای وقت و صلاح دولت یک نوع صورتی دادہ خود را بزودی بہ اگرہ
برسان کہ پائے تخت و خزانہ را کہ سرایر گنج قارون است تو سپردیم. ترا بہ خدای جی قادر پیش از آنکہ این حکم بہ پر وزیر برسد را نادر مقام
بختر در آمدہ کس نزد آصف خان فرستادہ بود کہ چون از کردہ ہاے خود بخالت و شرمندگی تمام دارم امید دارم کہ شفیق من شدہ نوعی
کنی کہ شاہزادہ بفرستادن با کہ کہ از فرزندان من است را رضی گردانم پر وزیر بدین معنی رضاندادہ میگفت کہ یا خود توجہ خدمت گرد و یا کن
بفرستہ درین وقت خبر فتنہ انگیزی خسرو میرسد بنا بر ملاحظہ وقت آصف خان و دیگر دو تنخوہان بآمدن با کہ را رضی گشتہ در نواحی
منڈل گدہ سعادت خدمت شاہزادہ وری یابد پر وزیر را بہ جگہ تھ و اکثرہ ایسے تعینات آن لشکر را گذاشتہ خود با آصف خان و چند
از نزدیکان و اہل خدمت روانہ اگرہ میگردد و با کہ را بہ ہمراہی روانہ در گاہ و الا جاہ میگردد و اند چون بحوالی اگرہ میرسد خبر فتح و گرفتاری
خسرو را شنیدہ بعد از دور در کہ مقام بنمایہ حکم بہ و میرسد کہ چون خاطر از جمیع جوانب و اطراف جمع است خود را بزودی با برسان
تا آنکہ بنا بر رخ مسطور سعادت ملازمت دریافت بہ آفتاب گیر کہ از علامات سلاطین است با و مرحمت فرمودم و منصب دہ ہزاری با و خا
فرمودم و بہ دیوانیان حکم کردم کہ جاگیر تنخواہ دہند میرزا علی بیگ را و در ہمین روز ہا بہ حکومت کشمیر فرستادم دہ ہزار روپیہ بقاضی عزت اللہ
حوالہ شد کہ بہ فقرا و ارباب احتیاج کابل قسمت نماید احمد بیگ خان بہ منصب دہ ہزاری ذات و ہزار دویست و پنجاہ سوار از اصل
و اضافہ سرفراز گردید در ہمین ایام مقرب خان کہ بہ آوردن فرزندان دانیال مقرر گشتہ بود بعد از شش ماہ و بیست و دو روز از ہمایون
برگشتہ دولت ملازمت دریافت و وقائع آنحد و در اہ تفصیل معروض داشت بیٹ خان بہ منصب دہ ہزاری ذات و ہزار سوار اختیار
یافت شیخ عبد الوہاب از سادات بخاری کہ در زمان حضرت عرش آشیانہ حاکم دہلی بود بنا بر بعضی قبلیج کہ از مردم او صادر گردید
از آن خدمت تغیر گردیدہ داخل ایامہ و ارباب سعادت گشت در تمام مالک محدوسہ خواہ در محال خالہہ و خواہ جاگیر دار حکم فرمودم کہ
غلو ر خانہا ترسیب دادہ بجهت فقرا و غور گنجایش آن محل طعام درویشانہ طبع می نمودہ باشند تا مجاور مسافران بفقیر رسیدنہ خان
کشمیری کہ از نژاد حکام کشمیر است بہ منصب ہزاری ذات و سی صد سوار ممتاز گردید در روز دوشنبہ نہم ربیع الآخر شمشر خاصہ بہ پر وزیر
مرحمت نمودم و بہ قطب الدین خان کو کہ و امیر الامرا ہم شمشر ہاے مرصع عنایت شدہ فرزندان دانیال را کہ مقرب خان آوردہ

درین روز دیدیم که سه پسر و چهار دختر از ومانده بودند پسران طهورت و بایستغرو هوشنگ نام دارند آن مقدار مرحمت و شفقت نسبت
 باین اطفال از من بوقوع آمد که در گمان محکیم نبود طهورت را که از همه کلان بود مقرر داشتم که همیشه در ملازمت من باشد و دیگران را
 به همیشه با من خود پسر دم تا بواجبه از احوال آنها خبر دار باشم و خلعت خاصه بجهت راجه مان سنگه به ننگاه فرستاده شد سی لک دام نیز از غاری
 انعام فرمودم شیخ ابراهیم پسر قطب الدین خان کو که را به منصب هزاری ذات و سی صد سوار سرفراز گردانیده و بخطاب کشور خانی ممتاز
 کردم چون درین توجه تبعاقب خسرو فرزند خورم سا که در آگره بر سر محلها و خزانه گذاشته بودم بعد از جمعیت خاطر ازین هم حکم شد که فرزند
 مذکور در ملازمت حضرت مریم مکانه و محلها را روانه ملازمت گردد چون بچوالی لاهور رسیدند روز جمعه دوازدهم ماه مذکور بر کشتی سوار
 شده با استقبال والد خود بچوالی دیهی که در همان دار و سعادت ملازمت میسر گشت بعد ادا کورنش و سجده و تسلیم و مراعات
 آداب که از خوردان بکلانان موافق توره چگیزی و قانون تیموری و ضابطه بایری ست به عبادت تمام و طاعت ملک علام قیام
 و اقدام نموده چون ازین شغل فارغ گشتم رخصت مراجعت یافتند به قلعه لاهور درآمد در هفدهم مغر الملک را به بخشی گری لشکر رانا
 تعیین نموده بدانصبوب فرستادم چون خبر مخالفت را از راس سنگه و دیپ پسر او در حوالی ناگور و آن حد و در سیده بود فرمودم
 که راجه جلبنا تمه با جمعی از بندها را درگاه و مغر الملک ابلاغ نموده دفع فتنه و فساد آنها نمایند سر دار خان را که بجای شاه بگلخان
 به حکومت قندهار مقرر گشته بود به منصب سه هزاری ذات و دو هزار پانصد سوار ممتاز ساخته پنجاه هزار روپیه باو عنایت نمودم
 به خضر خان حاکم سابق خاندیس و برادر او احمد خان که از خاندان این دولت ابد چون دست سه هزار روپیه مرحمت شد با ششم خان
 پسر قاسم خان که از خانه زادان این دولت و لائق تربیت ست به منصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار پانصد سوار سرفرازی
 یافت اسب خاصه نیز باو عنایت نمودم به مهشت نفر از امرای تعینات لشکر دکن خلعتها فرستادم پنجاه هزار روپیه با انعام نظام شیرازی
 قصه خوان مرحمت شد سه هزار روپیه بجهت خراج غلورخانه کشمیر و کیل میرزا علی بیگ حاکم آنجا داده شد که به بلده مذکور فرستد و بنجر
 مرصع که شش هزار روپیه قیمت داشت به قطب الدین خان بخشیدم و بمن خبر رسید که شیخ ابراهیم بابا افغانی دکان شیخی و مریدی در یکی
 برگنه از پرگنات لاهور ترتیب داده چنانچه طریقه او باش و سفهاست جمع کثیر از افغانان و غیره برادر داده اند فرمودم که او را
 حاضر آورده به پرویز پاران که در قلعه چنارنگاه دارند تا این هنگامه باطل برهم خورد و در کشتنه هفتم جمادی الاول بسیاری از منصب داران
 و احدیان بر عایت سرفراز گشتند منصب مهابت خان دو هزاری ذات و سی صد سوار مقرر گشت و لاور خان به دو هزاری ذات
 و هزار و چهار صد سوار سرفراز گردید و وزیر الملک به هزار و سی صدی ذات و پانصد و پنجاه سوار اعتبار یافت و قیام خان هزاری ذات

و سوار شد ششام سنگه هزار و پانصدی ذات و هزار و دو بیست سوار ممتاز گشت همچنین چهل و دو نفر از منصب داران زیادتی منصب
 سرفرازی یافتند در اکثر روزها همین شیوه مرعی و منظره رست علی به قیمت بیست و پنج هزار روپیه به پر وزیر مرحمت نمودم. روز چهارشنبه
 نهم شهر مذکور مطابق بیست و یکم بهمن بعد از گذشتن سه پر و چهار گھڑی مجلس وزن شمسی که ابتدا اے سال سی و هشتم از عمر من بود
 منعقد گشت بدستورے که بر بست و آیین بود اسباب وزن را با تر از و در خانه حضرت مرحوم زمانے مرتب و آماده ساختند در ساعت
 و وقت مقرر بخیریت و مبارکی در تر از و شسته هر علاقه آنرا یکی از کلاان سالان در دست گرفته دعاها کردند اول مرتبه بطلا و وزن شد
 سه من و ده سیر وزن بنده و ستان و بعد از آن به بعضی از فلزات و انواع و اقسام خوشبوئیها و کیفیات تاد و از ده وزن که تفصیل
 آن بعد ازین مرقوم خواهد گشت در سائے دو مرتبه خود را به طلا و نقره و سایر فلزات و از قسم ابریشم و پارچه و از اقسام حبوبات
 و غیره وزن میکنم یک مرتبه در سال شمسی و یک مرتبه در سال قمری در این دو وزن را به تحویلداران علیحدہ می سپارم که به فقر و آریاب
 احتیاج رسانند. در همین روز مبارک قطب الدین خان کو که که سالها در آرزوے چنین روزے بود بانواع عنایات سرفرا
 ساخته اول منصب او را پنجزاری ذات و سوار مقرر داشتیم بعد از آن به خلعت خاصه و شمشیر مرصع و اسب خاصه با زین مرصع
 اعتبار بخشید به صوبه داری و حکومت دار الملک بنگاله و آریسه که جاسے پنجاه هزار سوار است مرخص ساختم و از روے غرت
 بالشکر عظیم روانه آن صوبه گشت و دو لک روپیه نیز بدخج گویدان مرحمت شد نسبت والدہ او بمن از آن مقوله است که چون
 در ایام طفولیت بر غایت و تربیت او پردر شش یافته ام این مقدار آنس که مرا با و ست بود والدہ حقیقی خود ندارم والدہ الدینی
 بجاسے والدہ مهربان نیست و خودش را از برادران و فرزندان حقیقی کمتر دوست میدارم از کوکما کسیکه قابلیت کوکلی به من دارد
 قطب الدین خان ست و سه لک روپیه به ملکبان قطب الدین خان مرحمت نمودم. درین روز یک لک و سی هزار روپیه به طرق
 سابق بجهت دختر بهاری که نام زرد پر ویز بود فرستادم و در بست و دوم باز بهادر طماق که در بنگاله مدتها عیسان و زریده بود نیز
 بخت درین تاریخ دولت آستان پوس دریافت خنجر مرصع و بست هزار روپیه با و مرحمت نمودم و به منصب هزارری ذات و سوار
 سرفراز ساختم یک لک روپیه نقد و خمس به پر وزیر عنایت شد کیشود اسل ما رو به منصب هزار و پانصدی ذات و سوار سرفراز گردید
 ابو الحسن که دیوان و مدار سرکار برادر دم دانیال بود بهرامی فرزندان او دولت ملازمت دریافت به منصب هزارری ذات و پانصد
 سوار سر بلند گردید و را دایل ماه جمادی الثانی شیخ بایزید که از شیخ زادهاے سیکری بود بفروغ عقل و دانائی و نسبت قدیم خدمت
 امتیاز تمام دارد ب خطاب معظم خانی سرفراز گشت و حکومت دہلی با و مقرر فرمودم و در بست و یکم ماه مذکور عقدی مشتمل بر چهار نقطه عمل و مدار

دانه مروارید به پرویز شفقت فرمودم و منصب حکیم مظفر هزاری ذات و هزار سوار از اصل و اضافه مقرر گشت پنجزار روپیه به نهد مل
 راجه منجھولی مرحمت نمودم و از سوا سکه که تازه روس داد ظاہر شدن کتابت میرزا غریز کو که است که به راجه علی خان ضابط خانہ
 نوشته بوده است مرا عقیده آن بود که نفاق او بجهت خاطر خسرو نسبت دامادے او مخصوص بمن باشد از فحوائے این نوشته
 که بخط او بود ظاہر گشت که نفاق جبلی خود را در ما میج وقت از دست نداده این شیوه ناپسندیده با والد بزرگوارم نیز سلوک میباشتم
 است مجمل کتابتے در وقتی از اوقات به راجه علی خان مذکور مرقوم ساخته سراپا مشعر بر بدی و بد پسندی و مقدمه مائے که بیج دشمن
 نمی نویسد و اسناد به هیچ کس نمی توان کرد چه جائے آنکه پشیل حضرت عرش آشیانے بادشاه و صاحب قہر دانی که از ابتدا اسے طفولیت
 بنا بر حقوق خدمت واللہ او در مقام تربیت و رعایت اءشده پله اعتبارش بدرجہ اعلی چنان رسانیده کہ در نسبت خود ہم سنگ
 و پیمانداشت این کتابت را در برہان پور در میان اسباب و اموال راجی علی خان بدست خواجہ ابوالحسن می افتد و خواجہ آوری
 به من گذرانید از خواندن و دیدن میرا اعضا سے من راست شد اگر ما حفظ بعضی تصورات و حقوق شیر دادن مادر و نمی بود گنجایش
 داشت کہ اورا بدست خود یا سارا نام بہ تقدیری اورا حاضر ساختہ این نوشته را بدست او داده فرمودم کہ با و از بلند در میان مردم بخواند مظنہ آن بود کہ از دیدن
 آن کتابت غالب او از روح پر داختم خواهد گشت از غایت بی از می و دیگرگی او بر شے خواندن گرفت کہ گویا این نوشته او نیست و حکم خواند حاضران
 مجلس بہشت آئین از بندہ ہائے اکبری و جہانگیری ہر کس کہ نوشته دید و شنید زبان بہ طعن و لعن او کشودہ ملا متھا کردند پرسیدہ شد کہ قطع نظر
 از نفاق ہائے کہ بدولت من کردہ با عقدا ناقص خود و وجہ بران ترتیب دادے از والد بزرگوارم کہ از خاک راہ ترا و سلسلہ ترا برداشتہ
 باین دولت و مرتبہ رسانیدہ بودند کہ محسود امثال و اقراں خود گشتہ بودی چه امر دے داده بود کہ بدشمنان و مخالفان دولت او چنین
 مقدمات بایستے نوشت و خود را بجز کہ حراخوان و بے سعادمان جادادے ملی با فطرت اصلی و جبلت طبعی چه توان کرد ہر گاہ کہ
 طینت تو بآب نفاق پرورش یافتہ باشد از و بغیر این امور چه سر خواهد زد آنچه بامن کردہ بودی از سر آن در گذشتہ باز بہمان منصبی
 کہ داشتے مرفراز گردانیدم و گمان آن بود کہ نفاق تو مخصوص بمن بودہ باشد الحال کہ این معنی دانستہ شد کہ با خدا سے مجازی و مربی
 خود ہم درین مقام بودہ ترا بعل و دینی کہ داری و دشتی حالہ نمودم بعد از ذکر این مقدمات لب از جواب بستہ در برابر این نوع
 رویا ہی چه گوید حکم بہ تغیر جاگیر او کردم آنچه ازین ناسپاس بہ فعل آمدہ بود اگر چه گنجایش عفو و گذرانیدن نہ داشت غایتا بنا بر بعضی
 ملاحظہ گذرانیدم و روز یکشنبہ بست و ششم ماہ مذکور مجلس کہ خدائی پرویز بدختر شاہزادہ مراد منعقد گشت در منزل حضرت میرزا
 عقد شد و جشن و طوی در خانہ پرویز ترتیب یافتہ ہر کس کہ در ان انجمن حاضر بود با انواع نوازش و تشریفات مرفراز گردید ہزار

روپیہ بہ شریف المی و چندے دیگر از امرا حوالہ شد کہ بہ فقر و مساکین تصدق نمایند روز یکشنبہ دہم رجب بغرم شکار کرچاک و نندہ
از شہر برآمدہ باغ رام داس را منزلی گزیدیم چار روز در آنجا مقام شد روز چار شنبہ سیزدہم وزن شمسی پر وزیر بعل آمدہ اورا
دوازده مرتبہ باقسام فلزات و دیگر اجناس بوزن در آوردند ہر وزن دویست و ہشترہ سیر شد حکم کردیم کہ مجموع را بہ فقر و قسمت
نمایند درین روز منصب شجاعت خان ہزار و پانصدی ذات و ہفتصد سوار از اصل و اثنافہ مقرر گشت بعد از آنکہ میز را بخاری
و لشکرے کہ ہمراہی او تعیین بودند روانہ گشتند بخاطر رسید کہ جماعت دیگر ہم از عقب باید فرستاد بہادر خان تو بر یکی را بہ منصب
ہزار و پانصدی ذات و ہشتصد سوار از اصل و اثنافہ نواختہ جماعت او بیاں پوری را کہ قریب بہ سہ ہزار نفر بودند بسرداری
شاہ بیگ و محمد امین باد ہمراہ نمودہ روانہ ساختیم دو لک روپیہ مدد خرج گویان بہ جماعت مذکور مرحمت شد و یک ہزار برتنہ از نیز مقرر
گشت آصف خان را بہ محافظت خسرو و ضبط لاہور تعیین نمودہ گذشتیم امیر الامرا ہم چون بیماری صعب داشت از دولت ملازمت
محروم گردیدہ در شہر ماند عبد الزاق معمرے کہ از صوبہ رانا طلب شدہ بود بہ منصب بخشی گری حضور سرفراز گردید و حکم شد کہ با تفت
ابو الحسن بلو از م این خدمت قیام و اقدام نماید انچہ ضابطہ پدر من بود من ہم ہمین ضابطہ عمل مینمائم کہ در خدمات عمدہ و دوس را
شریک می ساختند نہ بواسطہ بے اعتمادی بلکہ بدین جہت کہ چون بشریت ست و آدمی از کوتاہی و بیماری خالی نمی باشد اگر
یکے را تشویش و یا مانعے روسے دہد آن دیگر حاضر بود تا کار ہا و دہمات بند ہا سے خدا معطل نماید ہم درین ایام خبر رسید
کہ روز دسہرہ کہ از روز ہا سے مقرر ہنہ و ان ست عبد اللہ خان از کاپلی کہ جاگیر اوست ایلغار نمودہ بولایت بندیلہ در می آمد
و ترددات سپاہیانہ نمودہ رام چند پسر تنہا کوار کہ بدستے دران جنگل وزمین قلب فتنہ انگیزی میکرد دستگیر ساختہ بہ کاپلی آورد
بواسطہ این خدایت پنداریہ بعنایت علم و منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز شدہ از عرائض صوبہ بہار بعرض رسید
کہ جہانگیر قلی خان را بہ سنگرام کہ از زمینداران عمدہ صوبہ بہار ست و قریب بہ سہ چار ہزار سوار و پیادہ بشمار دارد و بنا بر بعضے گفتہ
و نادو تخیل ہی ہا در زمین ناہموار جنگ دست میدہد و درین معرکہ خان مذکور بہ نفس خود ترددات مردانہ بتقدیم میرساند آخر الامر
سنگرام بزخم تفنگ نابود گشتہ بسیارے از مردم او در معرکہ افتادہ بقیۃ السیف فرار برقرار اختیار مینماید چون این کار نمایانے
بود کہ از جہانگیر قلی خان بوقع آمدہ اورا بہ منصب چار ہزار و پانصدی ذات و سہ ہزار و پانصد سوار سرفراز ساختیم مدت سہ
و شش روز اوقات بہ مشغولی شکار گذشت پانصد و ہشتاد و یک جانور بہ تفنگ و پوز دوام و فرغہ شکار شد ازین جملہ یک صد
و پنجاہ و ہشت جانور خود بہ تفنگ زودہ بودم و در مرتبہ مرغہ واقع شد یک مرتبہ در کرچاک کہ پر دگیان حرم سرا سے عصمت بودند

یک صد و پنجاہ و پنج جانور کشته شد. در مرتبه دوم در بند نہ یک صد و دہ تفصیل مجموع جانوران کہ شکار شدہ بود توج کوہے یک صد و ہشتاد و نہ کوہی بیت و نہ گورخر و نیل گا و نہ آہو و غیرہ سی صد و چہل و ہشت روزہ چار شنبہ شانزدہم شوال بخیر و خوبی از شکار معافی واقع شد. بعد از گذشتن یک ہر شش قمری از روزند گور بہ شہر لاہور درآمد امر غریب درین شکار ملاحظہ و مشاہدہ گشت آہو سے سیاہی را در حوالی دھچہ اند کہ منار سے در انجا ساختہ شدہ تفنگ در شکم آہو زدہم چون زخمی گشت آواز سے از وظاہر شد کہ در غیرستی این قسم آواز از میچ آہو سے شنیدہ نہ شدہ بود شکاریان کہن سال و جمعی کہ در ملازمت بودند بچہا نمودہ اظهار کردند کہ بایان یادند اربیم بلکہ از پدران خود شنیدہ ایم کہ این قسم آواز سے در غیرستی از آہو سرزدہ باشد چون خالی از غرابتہ ہو دوشہ شہ گوشت بز کوہے را از گوشت جمیع حیوانات جشی بذید تر یا فتم یا آنکہ پوست بر آن بغایت بد پوست کہ بد باغت آن بواز و زایل نمی گرد گوشت او مطلقاً بوسے ناک نیست یکی از بزہای نر را کہ از ہمہ کلان تر بود فرمودم کہ بوزن در آوردند و من دست و چہا سیر کہ بیت دیک من ولایت بودہ باشد ظاہر شد بچہین یک توج کلان را نیز فرمودم کہ کشیدند و من دسہ سیر اکبری مطابق ہفتدہ من ولایت بوزن درآمد از گورخر ہای شکاری یکی کہ بخت از ہمہ قوی تر بود نہ من و شانزدہ سیر مطابق ہفتاد و شش من ولایت سنجیدہ شد از شکاریان دہو سنا کان شکار مکر شنیدہ ام کہ در شاخ توج کوہے بوقت معین کر می ہم میرسد کہ از حرکت او خار خار سے درو پیدا میشود کہ بانیوع خود او را بہ جنگ در می آورد و اگر از نوع خود حریفی نیابد شاخ خود را بر درختے یا بہ سنگ زدہ تسکین آن خار خار میدہد بعد از تفحص آن کرم در شاخ مادہ آن جانور نیز ظاہر شد و حال آنکہ مادہ جنگ نیکند پس ظاہر شد کہ این سخن اصلی نہ داشتہ است گوشت گورخر اگر چہ حلال است و اکثر مردم بمیل میخوردند اما بہ هیچ وجه طبع مرا بخوردن آن رغبت نہفتادہ چون بہت تادیب و تنبیہ و لپ و لہ را سے را سے سنگ و پد را و قبل ازین فرمان صادر گشتہ بود در نیو لا خبر رسید کہ زاب خان پسر خانقا و بعد الرحمن پسر شیخ ابو الفضل و رانا شکر و منرا ملک با جمعی دیگر از منصبداران و بندہا سے در گاہ خبر دلپ رادر نو اچی ناگور کہ از منصفان صوبہ اجمیر ست میشنوند و بر سر او بلغار نمودہ او را در می یابند چون محل گزینمی یابد ناچار با قائم ساختہ با فوج قاہرہ بہ مجادلہ و مقابلہ در می آید بعد از اندک زد و خورد یکہ واقع شد شکست عظیم یافتہ جمع کثیر را بہ کشتن میدہد و اسباب خود را گرفته بودادی اوبار فرار می نماید

شکستہ صلاح گسستہ کمر	نہ یار سے جنگ نہ پردا سے سر
قلج خان رابا وجود پیر ہا بنا بر مراعات رعایت والد بزرگوارم منصب اورا برقرار داشتہ در سرکار کا پی جاگیر حکم کردیم در ماہ	

دومی قهره والده قطب الدین خان کو که مرا شیر داده بجای والده من بود بلکه از مادر مهربان مهربان تر و از خردی باز در کنسار
ترتیب او پرورش یافته بودم به رحمت ایزدی پیوست پایہ نعش او را بردوش خود برداشتمه پاره راه بردیم چند روز از کثرت حران
والم میل بخوردن طعام نشد و تغیر لباس نه کردم +

جشن نوروز دوم از جلوس همایون

روز چهارشنبه بیت و دوشم ذیقعد سنه هزار و پانزده بعد از گذشتن سه و نیم گھڑی حضرت نیر اعظم بچانه شرف خود تحویل نمودند و
در تخیانه همایون را برسم معموده آئین بستہ بودند جشن عظیم ترتیب یافت و در ساعت مسعود و بر تخت جلوس واقع شد امر او متفرقان
نبو از شما و عنایات سر بلند گردانیدم + در همین روز مبارک از عرائض قندھار بموقف عرض رسید که لشکرے که بسر کردگی میرزا
غازی ولد میرزا جانی به کمک شاه بیگ خان تعیین یافته بودند در دوازدهم شهر شوال سنه مذکور داخل بلده قندھار میشوند و طائفه
قزلباش چون خبر رسیدن عساکر منصوره را پیش منظر بلده مذکور میشوند سر اسیمه و پریشان دشیمان تا کنار آب بلند که پنجاه و
گروه بوده باشد عنان باز نمی کشند در ثانی الحال ظاهر شد که حاکم فراه و جمعی از حکام آن نواحی بعد از شنقار شدن حضرت
عرش آشیانه بخاطر میگردانند که قندھار درین قدرت و آشوب آسان بدست خواهد آمد بے آنکه از جانب شاه عباس بانها
حکم برسد جمعیت نموده ملک سیوستان را با خود متفق می سازند و کس نزد حسین خان حاکم هرات فرستاده از او کمک طلب می سازند
و او هم جمعی میفرستد بعد از آن باتفاق بر سر قندھار متوجه میشوند شاه بیگ خان حاکم آنجا بلا حظه آنکه جنگ دوم دارد اگر عیاذ بآل
شکستہ رود قندھار از تصرف بیرون خواهد رفت قلعه گلی شدن را بهتر از جنگ دانسته قرار بر قلعه داری میدهند و قاصد ان سریع السیر
به رگه میفرستد بحسب اتفاق درین ایام ریات جلال که به تعاقب خسرو از دار الخلافت آگره حرکت نموده بود در لاهور نزول جلال
داشت بمحروشنیدن این خبر بلا توقف توج کلانی از امر او منصب داران بسرداری میرزا غازی فرستاده شد پیش از آنکه میرزا سبزه مذکور
بقندھار رسد این خبر به شاه میرسد که حاکم فراه با بعضی از جاگیر داران این نواحی قصد ولایت قندھار نموده اند این معنی را لائق ندانسته
به قدغن حسن بیگ تهرانی را از مردم روشناس خود میفرستد و فرمانی با اسم آنها صادر میگردد که از کنار قلعه قندھار برخاسته متوجه جاذقام
خود شوند که به سبب محبت و موالات آبا س که ام با سلسله علیہ جاگیر بادشاه قدیم است آن جماعت پیش از آنکه حسن بیگ برسد و
حکم شاه بایشان رساند تا به اتفاق دست عساکر منصوره نیادوده مراجعت را غنیمت می شمارند حسن بیگ مذکور آن مردم را ملاست

نموده روانه ملازمت شد. در لاهور سعادت خدمت دریافت و انجمنی را اظهار نمود که این جماعت بے غایت که بر سر قندهار آمده بودند
 بغیر از فرموده شاه عباس این حرکت از آنها توقع آمد مبادا که در خاطر ازین عمر گذرانی راه یافته باشد. انقصه بعد از رسیدن افواج قاهره
 به قندهار حسب الحکم قلعه را به سردار خان می سپارند و شاه بیگ خان بالشکر ملک عازم درگاه میشوند. در محبت و محترم بقعه عبدالعزیز
 رام چند بنده را در بند و زنجیر آورده بنظر گذارند فرمودم زنجیر از پاسه او برداشته و خلعت پوشانیده به راجه با سو خوانه نمودم که ضامن گرفته
 او را با جمعی دیگر از خوشان که به همراهی او گرفتار گشته بودند بگذرانند آنچه از کرم و رحمت در حق او بنظر آید در خیال او نگذشته بود و در دوم
 دی جمعی بفرزند خرم تومان دطوغ و علم و تقاره رحمت فرموده به منصب هشت هزاری ذات و پنجزار سوار اقبال بخشیده حکم جاگیر کردم. درین
 پیرخان ولد دولتخان لودی را که همراه فرزند ان و انیال از خاندیس آمده بود به خطاب هلا بتخان سرفراز ساخته منصب ده هزاره
 ذات و یکزار و پانصد سوار شخص شد و علم و تقاره داده مرتبه او بخطاب والا سرفزندی از امثال و اقربان در گذرانیدیم پدران و اعمام
 هلا بتخان در میان قوم لودی بغایت بزرگ و معتمد بوده اند چنانچه دولت خان سابق که عمو جد هلا بتخان بودند چون بعد از سکندر ابراهیم
 پیشش با امرای پدر بد سلوکی آغاز نهاده باندیک تقصیر جمعی را به قتل درمی آورد و دولتخان از و اندیشه مند شده پسر خرد و دلاور خان را
 به ملازمت حضرت فردوس مکانی در کابل فرستاد و آنحضرت را دلالت به تسخیر هندوستان نمود چون ایشان نیز این غرمت در خاطر داشتند
 بے توقع متوجه گردیدند و تا نواحی لاهور عنان باز نه کشیدند و دولتخان با توابع و لواحق خود سعادت ملازمت دریافته لازم نیکنبندگی
 بجا آورد چون مردکن سال آراسته ظاهر و سپر آسته باطن بود مصدر خدمات و دد و تلخواهی ها گردید اکثر اوقات او را بدرگفته مخاطب می ساختند و
 حکومت پنجاب را بدستور با و تفویض فرموده سایر امرای جاگیر داران صوبه مذکور را به متابعت او مامور می ساختند و دلاور خان را همراه گرفته
 به کابل مراجعت فرمودند بار دیگر که استعداد و پورش هندوستان نموده به پنجاب رسیدند و دولت خان بدولت ملازمت سرفراز گردید. ه
 و در همان روزها و اوقات یافت دلاور خان بخطاب خانخانانے ممتاز گردید و در جنگی که حضرت فردوس مکانی را با ابراهیم دست داد همراه بود
 و همچنین در ملازمت حضرت جنت آشیانے هم بلوازم بندگی قیام داشت و در محانه سنگیر بوقت مراجعت آنحضرت از بنگاله با شیر خان
 افغان جنگ مردانه نموده و در معرکه گرفتار شد هر چند شیرخان تکلیف نوکری کرد قبول نه نمود و گفت که پدران تو همیشه نوکری پدران من
 نموده اند درین صورت چه گنجایش داشته باشد که این امر از من بوقع آید شیرخان بر آشفت و فرمود که او را در میان دیوار نهادند
 و عمر خان جد فرزند صلابت خان که عم زاده دلاور خان باشد در دولت سلیم خان رعایت خوب یافته بود بعد از فوت سلیم خان
 و کشته شدن فیروز پسر او بدست محمد خان عمر خان و برادران او از محمد خان متوهم شده به گجرات رفته و عمر خان آنجا در گذشت و دولتخان

پیشکش کہ جوان شجاع خوش صورت و ہمہ چیز خوش بود ہمراہی عبدالرحیم ولد سیرم خان را کہ در دولت حضرت عرش آشیانے خطاب خانخانانی
 سرفراز گردید اختیار نموده توفیق ترددات و خدمات خوب خوب یافت خانخانان اورا بمنزلہ برادر حقیقی خود پیدا نیت بلکہ ہزار مرتبہ از
 برادر بھتر و مہربان تر اکثر فتوحاتے کہ خانخانان را دست داده بہ پایمردی و مردانگی او بود و چون والد بزرگوارم ولایت خاندیس و قلعه
 اسیر را منہر ساختند و اینال را دران ولایت و سایر ولایاتے کہ از تصرف حکام دکن برآندہ بود گذارشتہ خود بدار الخلافت اگرہ مرا بہ
 فرمودند درین ایام داینال دولت خان را از خانخانان جدا ساختہ در ملازمت خود نگاہ داشتہ و مہمات سرکار خود را با و حوالہ نمودہ عنایت
 و شفقت تمام با و ظاہر می نمود تا آنکہ در ملازمت او وفات یافت دو پسر از و ماند یکے محمد خان و دیگرے پیر خان محمد خان کہ برادر کلان بود
 بعد از وفات پدر باندک مدتے در گذشت و داینال نیز با فراط شراب خود را در بخت بعد از جلوس پیر خان را بدرگاہ طلب داشتہ
 چون جوہر ذاتی و قابلیت فطری او را ملاحظہ نمودم پایہ رعایت اورا برتبہ کہ نوشتہ شد رسانیدم امروز در دولت من از و صاحب نسبت
 تری نیست چنانکہ گناہان عظیم کہ بہ شفاعت ہیچک از بند ہاسے درگاہ بغفور مقرون نگردد با تہماس او میگزد را نم اتحق جوان نیک ذات
 مردانہ لائق رعایت ست و آنچه در باب او فعل آورده ام بجا واقع شد و بہ دیگر رعایتہا نیز سرفرازے خواهد یافت چون پیش نهاد ہمت
 نہمت فتح ولایت ما در االنہرست کہ ملک موروثی آباد اجداد است میخواستہ کہ عرصہ ہندوستان از خس و خاشاک مفسدان و متمردان
 پاکیزہ ساختہ یکے از فرزندان را درین ملک گذارشتہ خود بالشکر آراستہ جہار و قیلان کوہ شکوہ برق رفتار و خزائن کلی ہمراہ گرفتہ با استعداد تمام
 متوجہ بہ تسخیر ولایت موروث گردم بنا برین ارادہ پر وزیر را بخت دفع رانا فرستادہ خود غریت ملک دکن داشتہ کہ درین اثنا از خسروان حرکت
 ناشایستہ بوقوع آمد و ضرورت شد کہ تعاقب نمودہ دفع فتنہ او نمایم مہمات پر وزیر بہین جہت صورت پسندیدہ پیدا نہ کرد و نظر بر مصلحت وقت
 رانا را مہلت دادہ یکے از پسران او را ہمراہ گرفتہ روانہ ملازمت گشت و در لاہور سعادت خدمت دریافت چون خاطر از فساد خسرو جمع
 گشت و دفع شورش قزلباشیہ کہ قندھار را در قبیل داشتند بہ اسہل وجوہ میسر شد بخاطر رسید کہ بہ سیر و شکار کابل را کہ حکم وطن ما و ف
 وار و دریافتہ بعد از ان متوجہ ہندوستان شویم و ارادہ ہاسے خاطر از قوہ بفعل آید نہ بنا برین تبارخ ہفتم ذی الحجہ بہ ساعت سعید از
 قلعه لاہور برآندہ باغ دل آئین را کہ دران روسے آب را دی ست منزل گزیدم و چار روز توقف واقع شد روز یکشنبہ نوزدہم فروردی
 ماہ را کہ روز شرف حضرت نیر اعظم بود درین باغ گذرانیدم و بعضے از بند ہاسے درگاہ بہ منصب و اضافہ منصب سرفرازی یافتہ بر عایتہا
 و شفقت ہا سرفرازے یافتند وہ ہزار روپیہ بحسن بیگ فرستادہ داراے ابران مرحمت شدہ قلیج خان و میران صدر جہان و میر شریف
 آٹے را در لاہور گذارشتہ فرمودم کہ باتفاق مہماتے کہ روسے و بہ فیصلہ راستہ روز دوشنبہ از باغ مذکور کوچ نمودہ بوضع ہر ہر کہ در

صه و نیم کرو به شهر واقع است منزل شده و در سه شنبه جهانگیر پور نزل ریات جلال گشت آن موضع از شکارگاه های مفرقت است و
 و روحانی آن منار به بفرموده من بر سر قبر آموخته مسراج نام که در جنگ آموان خانگی و صید آموان صحرائی بنظر بود احوال نمودند
 و در آن منار ملا محمد حسین کشمیری که سرآمد خوش نویسان زمان بود این نثر را نوشته بر سنگ نقش کرده اند که درین فضا به دلکش آموخته بدام
 جهاندار خدا آگاه نورالدین جهانگیر بادشاه آمده در عرض یکماه از وحشت صحرائیت برآمده سرآمد آموان خاصه گشت بنا بر ندرت آموخته
 مذکور حکم کردم که هیچکس قصد آموان این صحرا نکند و گوشت آنرا بر بند و مسلمان حکم گوشت گاو و گوشت خوک داشته باشد و سنگ قبر او را
 بصورت آموخته مرتب ساخته نصب کنند و به سنگ مرعین که جایگزین دار پرگنه مذکور بود فرمودم که در جهانگیر پور قلعه متحکم بنامیند و چشمتبه چهاردهم
 و در پرگنه چندال منزل شده و در روز شنبه شانزدهم یک منزل در میان به حافظ آباد در منازعه که با اهتمام کرد و راسه آنجا میر قوام الدین
 با انجام رسیده بود توقف رویداد و بدو کوچ به کنار دریا به چناب رسیده و روز پنجشنبه بیست و یکم ذی حجه از پل که بر آب مذکور بسته بودند
 عبور اتفاق افتاد و روحانی پرگنه گجرات منزل شده و در زمانه که حضرت عرش ایشانه متوجه کشمیر بودند قلعه در آن رو به آب احداث
 فرموده بودند جماعت گوجران را که با آن نواحی بدزدی و راهزنی میگذاشتند و بدین قلعه آورده آبادان ساختند و چون مسکن گوجران
 شد بدین جهت آنجا گجرات نام نهاده پرگنه عظیمه مقرر ساختند گوجر جامعه را میگویند که کسب و کار کثیری نمایند و اوقات گذرانها از شیر
 و جغرات میباشد روز جمعه خواص پور که از گجرات پنجگروه است و آنرا خواص خان غلام شیر خان افغان آبادان ساخته بودند منزل شد و از آنجا
 و در منزل در میان کنار دریا به بیست و دوام گردید و درین شب با عظیم درویدن آمده ابر سیاه فضاء آسمان را فرو گرفت و باران
 به شدت شد که پیران کهن سال یادند اشتند آخر ثمره انجمش و بهر حاله برابر تخم مرغی افتاد از طغیان آب و شدت باد و باران
 پل شکست من باز نزدیکان حریم حرمت به کشتی عبور نمودم چون کشتی کم بود فرمودم که مردم به کشتی نگذردند و پل را از سر نو به بندند
 بعد از یک هفته که پل بسته شد تمام لشکر بغراعت گذشت و منبع دریا به بیست و چشمه ایست در کشمیر تر پاک نام و تر پاک بزبان
 هند مار را میگویند ظاهر در آن مکان مار بزرگ بوده است در ايام حیات پدر خود و در مرتبه بهر این چشمه رسیده ام از شهر
 کشمیر تا به آنجا بیست کرده بوده باشد شمن طور و صنی ست نچینا بست گز در میت گز آثار عبادتگاه ریاضت مندان در آنجا
 آن حجره های سنگین و غارهای متعدد و بسیار است آب این سر چشمه در نهایت صافی است با آنکه عمق آنرا قیاس نمی توان کرد
 اگر دانه خشکاش در آن اندازند تا رسیدن زمین مشخص دیده میشود و ماهی بسیار در آن جلوه گراست چون شنیده بودم که این چشمه
 پایاب ندارد بنا برین ریسانه به سنگ بسته درین چشمه گفتم که انداختند چون گز نموده شد ظاهر گردید که اندک کفیم آدم بیشتر نبوده است

بعد از جلوس فرمودم که اطراف چشمه به سنگ بسته باغچه بر اطراف آن ترتیب داده جوئے آنرا جدول ساخته و ایوانها
و خانها بر دور چشمه ساخته جائے مرتب گشته که روندهاے ربع مسکون مثل آن کم نشان می دهند چون آب به موضع بم پور که در
دو که دسے شهرست میرسد زیاده میگرد و تمام زعفران کشمیر درین موضع حاصل میشود معلوم نیست که در هیچ جائے عالم این مقدار
زعفران میشد باشد هر سال بوزن هندوستان پانصد من که چهار هزار من ولایت بوده باشد حاصل زعفران ست در موسم
گل زعفران در ملازمت والد بزرگوار خود درین سرزمین رسیدم جمیع گلهائے عالم اول شاخ و بعد از آن برگ و گل برمی آرند
بخلاف گل زعفران که چون از زمین خشک چهار انگشت ساق آن سر برینزند گل سوسے رنگ مشتمل بر چهار برگ شگفته میگرد و در چاه
ریشه نازکی مثل گل محض در میان دارد بدرازی یکبند انگشت زعفران همین ست در زمین شیار نه کرده آب ناداده در میان گلونها
برمی آید بعضے جایک کرده و بعضے نیم کرده زعفران را راست از دور بهتر به نظر درمی آید بوقت چیدن از تندی بوئے آن تمام
نزدیکان را در دسر پیدا شد بآنکه کیفیت شراب داشتم و پیالہ می خوردم مرا هم در دسر هم رسید از کشمیر بان حیوان صفت که به گل
چیدن مشغول بودند پرسیدم که حال شما بان چیست از ایشان معلوم شد که در دسر را در مدت عمر تقفل نه کرده اند و آب این چشمه
و تر پاک که در کشمیر بہت میگویند با دیگر آبها و نالها که از دست راست و چپ داخل گردیده دریا میشود و از میان حقیقی شهر میگذرد و در
در اکثر جاها از آنکه اندازے زیاده نخواهد بود این آب را بواسطه کثافت و ناگواری بچکیں نمی خورد تمام مردم کشمیر آب از آبگیری که بشهر
متصل ست و دل نام دارد و میخورند و آب بہت بدین تالاب درآمده از راه بارہ مولہ و پکلی و دوتور بہ پنجاب می رود و در کشمیر آب رود
خانه و چشمه بسیار ست غایتا بہترین آنها آب درہ لارست کہ در موضع شہاب الدین پور باب بہت ملحق میگرد و دین موضع از جاہائے
مقرر کشمیر است بر کنار دریائے بہت واقع شدہ قریب صد چنار خوش اندام بر یک قطعہ زمین بہتر خرم دست بیکد گیر داده چنانچہ تمام
این سرزمین را سایہ آن چنارہائے فرد گرفتہ ست و سطح زمین تمام بہرہ و سہ بر گہ است نوعی کہ فرش بر بالاے آن انداختن بیدردی
و کم سلیقگی است این دہ آبادان کردہ سطح زمین بہترین العابدین است کہ پنجاہ و دو سال از دوسے استقلال حکومت کشمیر نموده بود و
اوراہ و شاہ کلان میگفتند خوارق عارفت از ویسیار نقل میکنند آثار و علامات و عمارات او در کشمیر بسیار ست از انجملہ در میان آبگیری کہ
اول نام دارد و عرض و طول او از آنکہ در دشت شہرست عمارتہ ساختہ زمین مکانام سعی بسیار در بناے این عمارت بمقدیم رسانیدہ
چشمہ این آبگیر در نہ دریائے عمیق ست بہرہ و سہ بر گہ است کہ این عمارات ساخته شد رختہ اند و بچگونہ نفی
نکرده آخو چند بن بزرگتری را بسنگ و تراشیدہ بسیار یک قطعہ زمینے را کہ صد گز در صد گز بودہ باشد از آب بر آورده صفہ بہتر

شمارہ پنجم خطوط و با سنجیدہ آخر را سنجیدہ خطوط را بر اسے کاشت کا دیوان نورست در آن ۱۲

است و بر یک طرف آن از صفه عمارت با تمام رسانیده عبادتگاه بجهت پرستش پروردگار خود ترتیب داده که از آن نقش برجایه نمیشد
 اکثر اوقات در کشتی بر آه آب برین جا و مقام آمده بعبادت ملک علام قیام و آقام می نمود میگویند که چندین اربعین در آنجا بسر آورده
 روزی یک از ناخلف زادگان به قصد قتل او در آن عبادت خانه او را تنهائیافته شمشیر کشیده در می آید چون نظر او بر سلطان می افتد
 بنا بر هلاکت پدری و شکوه صلاح سراییم و مضطرب گشته میگرد و بعد از لحظه سلطان از عبادت خانه برآمده با همان پسر در کشتی می نشیند
 و روانه شهر میگردد و در آن راه بان پسر میگوید که تسبیح خود را در عبادت خانه فراموش کرده ام برز و رستنی شده تسبیح را خواهی آورد
 آن پسر به عبادتخانه درآمده پدر را در آنجا می بیند آن بے سعادت از روی شرمندگی تمام در پاس پدر افتاده عذر خواهی تقصیر خود
 می نماید از و مثال این خوارق بسیار نقل کرده اند میگویند که علم خلع بدن را نیز خوب و زریده بود چون از اطوار و اوضاع فرزندان
 آثار تعجیل در طلب حکومت و ریاست می نمود با آنها میگوید که بر من ترک حکومت چه بلکه گذشتن از حیات بسیار آسان است اما بعد
 از من کار می نخواست ساخت و مدت دولت شما بمان بقادر نخواهد داشت و باندک زمانه بخیرای عمل زشت و نیت خود نخواهید رسید
 این سخن گفته ترک خوردن و آشامیدن نمود و یک اربعین بهین روش گذرانیده چشم خود را آشنا بخواب نکرد و بار بار بسلوک و نیت
 بعبادت می قدیر مشغول نمود روز چهل و دویست حیات را باز سپرده بخوار رحمت ایزدی پیوست سه پسر از و ماند آدم خان و حاجی خان
 و بهرام خان با جمعی که در مقام منازعت درآمده هر سه متاصل شدند و حکومت کشمیر بکامت چکان که از عوام الناس سپاهیان اند
 بودند منتقل شد و در حکومت خود سه کس از حکام آنجا بر سه ضلع آن صفا که زین العابدین در تال او ساخته بود جای ساختن اما هیچ کدام بکار
 عمارت زین العابدین نیست خزان و بهار کشمیر از دیدنیهاست فصل خزان را دریا فتم و آنچه شنبه بودم بهتر از آن بنظر در آمد غایتاً فصل بهار
 آن ولایت ندیده ام امید که روزی که در روز دوشنبه غره محرم از کنار دریا به سمت کوچ فرموده یک روز در میان به قلعه رهناس که از
 بناهای شیر خان افغان است رسیدم به این قلعه را در شکستگی زمین بنا نهاده که بان استحکام جایی خیال نتوان کرد چون این زمین بولای
 کنکمران متصل است و آنها جمیع قلمرو سرکش اند آن قلعه را خاص بجهت تنبیه و سرکوب آنها بنیاد گذرانیده بود که بسازد چون پاره کار کردیم
 شیر خان در گذشت و پسر او سلیم خان توفیق امام یافت بر سر یک زور وازه با خرچ قلعه را بر سنگی کنده نصب نموده اند شانزده کرد
 و دو لک دام و کسری خرج آن عمارت شده که بحساب بند و ستان چهل یک دمیست و پنجاه و روپیه باشد و موافق داد و ستد
 ایران یک صد و بیست هزار تومان و مطابق معمول تهران یک ارب و بیست و یک لک و هفتاد و پنجاه و روپیه که حاصل نامند میشود
 روز سه شنبه چهارم ماه چهارم که ده و سه با قطع نموده به پیل منزل واقع شده پیل بزبان کنکمران پشته را گویند و از آنجا بده بکار آمدیم

و بهکران زبان بهین جماعت بیشه است شتمل بر بوته های گل سفید بے بو از پلایه تا بهکر تمام راه در میان رودخانه آدم که آب روان داشت و گلها بے کنیر که از عالم شگوفه شفتا و در غایت رنگینی است و شگفتگی در زمین هندوستان این گل همیشه شگفته و پربار می باشد در اطراف این رودخانه بسیار بود به سوار و پیاده که همراه بودند حکم شد که دستها از این گل بر سر زنند و هر کس که گل بر سر زنند آشته باشد و سارا و را بردارند عجب گلزار می بهم رسید روز پنجم از شهر گذشته به سها منزل شد درین راه گل پلاس بسیار شگفته بود این گل هم مخصوص جنگلهای هندوستان است بودند اردو مار گش نارنجی آتشی است و پنج آن سیاه و بوته آن برابر بوته گل سرخ میشود نوعی به نظر در می آید که چشم از آن نمی توان برداشت چون هوادر غایت لطافت بود و پرده ابر حجاب نور و ضیا حضرت نیر اعظم گشته بارش آهسته تر شرح می نمود به خوردن شراب رغبت نمودم بمحلا در غایت شگفتگی و خوش حالی این راه طے شد این محل را هتیا بان تقریب میگوبند که آبادان کرده کنکری است با تھی نام و این ملک را از مار کله تا هتیا پونهو بار میگوبند و درین حدود ذراع کم می باشند از ربهتاس تا هتیا جا و مقام بهو کیا لان است که بگهران خویش دهم جدا اند روز جمعه پنجم کوچ نموده چون چهار کرده و سه پاسطه شد بمنزل پکه فرود آمدم پکه بدان سبب میگوبند که سراسر بخت بخت دارد و زبان اهل هند پکه بخت را میگوبند عجب پز گرد و خاک منری بود آراها بواسطه ناخوشی راه به مشقت تمام به منزل رسیدند در همین جائی اوج از کابل آورده بودند اکثر ضایع شده بود روز شنبه پنجم کوچ نموده بعد از قطع چهار و نیم کرده به موضع کوچ منزل شد که زبان لکهران جرد شگفتگی را می گویند این ولایت بسیار کم درخت گشت روز یکشنبه نهم از راول پندی گذشته محل نزول گشت این موضع را راول نام هندو س آباد ساخته است و پندی بهین زبان ده را میگوبند قریب باین منزل در میان دره رود آب بے جاری بود در پیش آن حوضی که آب رود آمد و در آن حوض جمع میگشت چون سر منزل نزد کو رخیالی از صفائی نبود زمانے آنجا فرود آمد که لکهران پرسیدم که عنق این آب چه مقدار باشد جواب شخص نگفتند و اظهار کردند که از پدران خود شنیده ایم که درین آب تنگ می باشد و جانوران که آب در می زنند زخمی و مجروح بر می آمدند بدین جهت کسی جرأت در آمدن درین آب نمی کرد فرمودم که گو سفندے را در آنجا انداختند تمام حوض را شنا کرده بیرون آمد بعد از آن فرشته را نیز فرمودم که در آید او هم بهین دستور سالم بر آمد ظاهراً شد که آنچه لکهران میگفتند اصلی نداشتند عرض این آب یک تیر انداز بوده باشد و شنبه دهم موضع خمر پره منزل گردید گفندے در زمان سابق لکهران ساخته اند در آنجا از مقبره دین باج میگرفتند چون اندام آن گفند خمر پره شباهت دارد باین اسم اشتهار یافته سه شنبه یازدهم به کالایانی فرود آمدم که زبان هندی مرا آب سیاه است درین منزل کوتلی است مار کله نام به لفظ هندی مار زدن را و کله قافله را می گویند یعنی محل زدن قافله حد ولایت لکهران

تا اینجا است عجب حیوان صفت جمله اند دایم با یکدیگر در مقام منازعت و مجادله اند هر چند خواستم که رفع این نزاع بشود فائده نکرده

جان جاہل بہ سختی از اسنے

روز چهارشنبه دوازدهم منزل بابا حسن ابدال شد بر شرق رود و این مقام یک کوه فاصله آبشاری است که آبش بغایت تند میریزد و در تمام راه کابل مثل این آبشاری نیست در راه کشمیر دوسه جا ازین قسم آبشارهاست در میان آبگیری که منبع این آب است راه مان سنگی عمارت مختصری ساخته است مابین که بدرازی نیم گز و ربع گز بوده باشد درین آبگیری بسیارست سه روز درین مقام دلکش توقع افتاد باز در بیکان شراب خورده شد و به شکار مایهی توجہ نمودم تا حال سفره دام که از دامهاست مقررست و بزبان ہندی بنور جمال میگوندند انداخته بودم انداختن آن خالی از اشکائی نیست بدست خود این دام را انداخته ده دوازده مایهی گز فتم و مردار را در بینی آنها کشیده باب مردادم از مورخان و موطنان آنجا احوال بابا حسن را استفسار نمودم بچکس خبر شخص نہ گفت جایکہ بمقام مذکور مشہورست چشمہ ایست از دامن کوہی برمی آید در غایت صافی و خلالت و لطافت چنانچہ این بیت امیر خسرو را شایعست

اورتہ آبش ز صفار یک خود | کوہ تواند بدل شب شمرد

خواجہ شمس الدین محمد خانی که مدتی بہ شغل وزارت والد بزرگوارم مشغولی داشت صفہ بستہ و حوائی در میان آن ترتیب داده کہ آب چشمہ آنجا درمی آید و از آنجا بزراعت و باغات صرف میشود برکنار این صفہ گنبدی بہجت مدفن خود ساخته بود بحسب اتفاق آنجا نصیب او شد و یکم ابوالفتح گیلانی و برادرش حکیم ہمام را کہ در خدمت والد بزرگوارم نسبت مصاحبت و قرب و محبت تمام داشتند حسب الحکم آنحضرت در آن گنبد نہادہ اند و در پانزدہم اردی بہر منزل شد عجیب سبزہ زار یکدستہ کہ اصلا بلند می دہستی نہ داشت بہ نظر درآمد درین موضع و حوالی آن ہفت ہشت ہزار خانہ کھودہ راگ متوطن اند و انواع فساد و تعدی و رانی ازین جماعت بوقوع می آید حکم فرمودم کہ سرکار این حدود و ملک بطفرخان پسر زین خان کو کہ تعلق داشتہ باشد و از زمان مراجعت رایات اجلال از کابل تمام دلہ را کان را کو چانیدہ بجانب لاہور روانہ سازد و کلان تران کہ تران را بدست در آورده مقید و محسوس نگاہ دارد و روز دوشنبہ ہفتدہم کو چ شد و یک منزل در میان نزدیک بہ قلعہ اٹک برکنار دریا کے نیلاب محل نزول رایات جلال گشت درین منزل مہابت خان بہ منصب دو ہزار دپانہدی سرفرازی یافت قلعہ مذکور از بنا ہائے حضرت عرش آشیانے ست کہ بہ سعی و اہتمام خواجہ شمس الدین خوانی بانام رسیدہ مستحکم قلعہ است درین روز ہا آب نیلاب از طغیان فرد آمدہ بود چنانچہ بتردہ کشتی بل بستہ شد و مردم بہ سہولت و آسانی گذشتند امیر الامرا ابو اسطہ ضعف بدن و بیماری در اٹک گذشتہ و بہ نجیان حکم شد کہ چون ولایت

کابل برداشت لشکر عظیم ندارد سواست نزدیکان و مقربان دیگر را از آب نه گذرانند و اردو تا معاودت ریایات جلال در آنک
 بوده باشد روز چهارشنبه نوزدهم پادشاه از باد چنبدی از خاوهان بر جاله سوار شده از آب نیلاب سلامت گذشته به کنسار
 دریای کامه فرود آمد در پامه کامه آبست که از پیش فصبه جلال آباد میگردد جاله جانی ست که از بانس و خس ترتیب داده
 در ته آن شکمهاست پر باد کرده می بندند و درین ولایت از اشال میگویند و دریا با و آبها که سنگها در میان دارد از کشتی این تراست
 دوازده هزار روپیه بمیر شریف آملی و جمیعکه در لاهور بخدمات تعیین بودند داده شد که بفقرا تقسیم نمایند به عبد الرزاق معمر و
 بهاری داس بخشی اعدیان حکم شد که سرانجام جمعی که بهر اسی ظفر خان تعیین شد. و اند نموده آنها را روانه سازند و از آنجا
 یک منزل در میان بسراے باره منزل شد مقابل سراے باره دران طرف آب کامه قلعه آبست که زین خان کو که در وقتیکه
 به استیصال افغانان یوسف زئی تعیین بوده احوال نموده بنو شهر موسوم ساخته است و قریب پنجاه هزار روپیه خرج آن شده
 می گویند که حضرت جنت آشیانه درین زمین شکار گرگ می نموده اند و از حضرت غرش آشیانه نیز شنیدم که من هم در ملازمت
 پدر خود دوسه مرتبه تماشاے این شکار کرده ام روز پنجشنبه بیست و پنجم به سراے دولت آباد فرود آمد احمد بیگ کابلی جاگیردار
 پرشاد و ربا ملکان یوسف زئی و غوریه خیل آمده ملازمت نمودند چون خدمت احمد بیگ مستحسن فیتقار دلایت مذکور را از و تغییر نموده
 بشیر خان افغان عنایت کردم چهارشنبه بیست و ششم در بلخ سردار خان که در حوالی پرشاد ساخته منزل شد که رکری را که بعد
 متعرجو گیان است درین نواحی واقع بود سیر نمودم به گمان آنکه شاید فقیرے بنظر در آید که از صحبت او فیض تو ان یافت آن خود حکم
 غنا و کیمیا داشت یک کله به سکه بمعرفت بنظر در آمدند که از دیدن آنها بجز تیرگی خاطر چیزی حاصل نه شد روز پنجشنبه بیست و هفتم
 به منزل جم رود روز جمعه بیست و هشتم بکوتل خیبر برآمده در علی مسجد منزل شد و شنبه بیست و نهم از کوتل مارچ گذشته بغریب حنا نه
 فرود آمد درین منزل ابو القاسم کلین جاگیردار جلال آباد زرد الوئی آورد که در خوبی کم از زرد آلوے خوب کشمیر بود درین منزل
 دکه کیلاس که والد بزرگوارم آن را شاه الونام نهاده اند از کابل آوردند چون میل بسیار بخوردن آن داشتم با آنکه بهر عبا
 نه رسیده بود در گزک شراب به رغبت تمام خورده شد سه شنبه دوم صفر ظاهر یساول که برکنار دریا واقع بود منزل شد
 آن طرف دریا کو بهیست که اصلا درخت و سبزه نداشت و ازین جهت این کوه را کوه بے دولت می نامند از پدر خود شنیدم
 که اشال این کوه با سعدن طلای باشد در کوه آله بوغان در وقتیکه والد بزرگوارم متوجه کابل بودند شکار قمرغه نمودم چند آجوه
 سرخه شکار شد چون خدمات مالی و ملکی خود را با میرالامرا فرموده بودم و بیماری او امتداد تمام پیدا کرد و نسیان بر طبیعت او

نوع غالب گشت که آنچه در ساعت مقررند کور میگشت در ساعت دیگر بیاد نمی ماند در روز بر در این نسیان در زیادتى بود بنا بر آن
روز چهارشنبه سوم صفر خدمت وزارت را با آصف خان فرموده خلعت خاصه و دوات و قلم مرصع به و مرحمت کردم از اتفاقات
حسنه قبل ازین به میت و هشت سال در همین منزل والد بزرگوارم و او را به منصب میر بخشی سرفراز ساخته بودند لعلی که برادر او ابو القاسم
به چهل هزار روپیه خریدار شده فرموده فرستاده بود آن لعل را بجای تسلیم وزارت پیشکش نمود و خواجه ابو الحسن را که خدمت بخشی گری
و نور و غیره داشت بهمراهی خود التماس نمود جلال آباد را از ابو القاسم بکلیکن تغییر نموده بهرب خان مرحمت فرمودم در میان
رودخانه سنگ سفید واقع بود فرمودم که آنرا بصورت فیله ترتیب داده بر سینه آن قبل این مصرع را که مطابق تاریخ
هجری بود نقش کردند

سنگ سفید قبل جهانگیر بادشاه

در همین روز کلیان پسر راجه بکر حاجیت از کجرات آمد مقدمات غیر مکرر ازین حرامزاده مقصد بعضی اثرات رسید و بود
از آنجمله بوسه زن مسلمانان را بخانه خود نگاه داشته بلا حظه آنکه مبادا این مقدمه شهرت کند مادر و پدر او را کشته در خانه
نودگور کرده است فرمودم که او را در بند نگاه دار تا به حقیقت اعمال و افعال او باز رسیده شود بعد از تحقیق فرمودم که اول زبان
او را بریده و زندان ابدی بوده با سگبانان و حلال خوران طعام منخورده باشد چهارشنبه بسرخاب منزل شد از آنجا بکد لک نزول
فرمودم درین منزل چوب بلوط که براسه سوختن بهترین چوبهاست بسیار دیده شد این منزل اگر چه کوتل و کویه نداشت اما تمام
سنگ لرخ بود و در جمعه دوازدهم به آب هار یک و شنبه سیزدهم بورت بادشاه مقام شیکشنبه چهاردهم بخورد کابل فرود آمد صد بار
و قضا کابل را درین منزل بقاضی عارف پسر ملا صادق حلوائی تفویض فرمودم شاه آلو کس رسیده از موضع گلبار درین مقام
آوردند قریب بعد عدد به رغبت تمام خورده شد دولت زمین ده جگری گله چند غیر مکرر آورده گذرانید که در مدت انحراف دیدم از آنجا
به بگرامی نزول اجلال افتاد و درین منزل جانور کس ابلق به شکل موش بران که بزبان هندی گلمری میگویند آورده بنظر گذرانیدند و
چنین گفتند که در خانه که اینجا نور میباشد موش پیرامون آن خانه نمیکرد و باین تقریب این جانور را میرموشان میگویند چون تا حال
ندیده بودم به مصوران فرمودم که شبیه آنرا بکشند از راه سوکلان ترست غایتاً صورت او به گربه میسکین شباهت تمام دارد احمدیه
خان را به تنبیه و تادیب افغانان بگشای نین نموده به عبد الرزاق معمر کس که در آنک بود حکم شد که دو لک روپیه به تحویل داری پس
پسر راجه بکر حاجیت همراه سازد که به کلیان لشکرند که تقسیم نماید و هزار برزند از نیز بهمراهی این لشکر مقرر گشت شیخ عبد الرحمن دلد

شیخ ابوالفضل به منصب دویزری ذات و هزار و پانصد سوار سر فرار گشته به خطاب افضل خانی ممتاز گردید پانزده هزار روپیه به بخان
 مرحمت شد و بیست هزار روپیه دیگر بهجت مرحمت قلعه پیش بلاغ تحویل او مقرر گشت سرکار خاچانو را به جایگزین دان و در خان افغان مرحمت
 نمودم نخستین بهیم از پهلستان تا بلاغ شهر آرا که محل نزول رایات جلال بود و در ویدیه روپیه و نصف در ربع آن بر فقر و محتاجان
 افشاند به باغ مذکور داخل شدم بسیار به صفاد بطراوت بنظر درآمد چون روز نخستین بود به قربان و نزدیکان صحبت شراب داشته
 بهجت گرمی هنگامه از جوئے که در میان وسط این بلاغ جاری است و تخمیناً چهار گز عرض آن بوده باشد بهمسالان و هم سنان فرمودم
 که ازین جوئے بچند اکثر تیر انداختند بهجت و در کنار جوئے و میان جوئے افتادند من هم اگر چه حشمت اما بآن چستی که در سن سی سالگی در
 خدمت والد بزرگوار خود جسته بودم درین ایام که عمر من به چهل سالگی رسیده بآن قدرت و چالاکانی تو باستم بهجت و در همین روز
 بهجت باغ که از باغات مقرر کابل است پیاده سیر نمودم تا حال بخاطر نمی رسد که این قدر راه پیاده رفته باشم اول باغ شهر آرا
 سیر کرده بعد از آن به باغ متاب و باغی که مادر کلان پدر من بگه بیگم تعمیر کرده رسیدم و از آنجا باورنه و باغی که مریم مکانی که مادر
 کلان حقیقی من باشند ساخته گذر کردم و باغ صورت خانه یک چنار کلان دارد که مثل آن چنار در دیگر باغات کابل نیست و چهار
 باغ را که بزرگترین باغات بلده مذکور است دیده بجا و مقام مقرر مراجعت نمودم شاه آلو بردرخت خود نمودی دارد و هر دانه چنان
 از آن بنظر درمی آید که گویا قطعه یا قوت و در بیست که بر شاخه درخت معلق داشته اند بناس بلاغ شهر آرا شهر بانو بیگم دختر میرزا
 ابو سعید که عمه حقیقی حضرت فردوس مکانی است بناماده اند و مرتبه مرتبه بر آن افشاها شده در شهر کابل بدان لطافت و خوبی باغی نیست
 اقسام میوه ها و انگور ها دارد و طراوت آن بدرجه ایست که به کفش پا به بر صحن آن نهادن از طبع راست و سلیقه درست دور است و
 در حوالی این باغ زمین لایق بنظر آمد از مالکان آن زمین را خریداری نموده فرمودم آب که از طرف گذرگاه می آید در وسط این زمین
 گرفته باغی ترتیب دهند که بآن خوبی و لطافت و معموره عالم نبوده باشد و نام آن جهان آرا نهادم مادر کابل بودم بعضی اوقات
 بقربان و نزدیکان و گاه به بابل محل در باغ شهر آرا صحبت میداشتم و شبها بعلماء و طلبه کابل میفرمودم که مجلس طبع یغرا و بغرا اندازی
 ترتیب داده برقص از عیش قیام و اقدام می نمودند بهر کدام از جماعت بغرایان خلقها داده هزار روپیه مرحمت نمودم که در میان
 خود بانسبت نمایند و به دوازده کس از معتمدان درگاه فرمودم که یک هزار روپیه در هر روز نخستین تا در شهر کابل باشم بفقرا و مساکین
 و از باب احتیاج برسانند و حکم فرمودم که در میان دو چنار که بر کنار جوئے وسط باغ واقع است که یک را فرخ بخش و
 دیگر را سایه بخش نام کرده ام بر پارچه سنگ سفید که طول آن یک گز و عرض آن سه ربع گز بوده باشد نصب کرد و نام مرا

با صاحبقرانی ترتیب یافته در آنجا نقش کردند و بطرف دیگر نگاشته شد که زکات و اخراجات کابل را با تمام بخشیم هر کس از اولاد و اعتقاد ما بخلاف این عمل نماید بغضب و سخط الهی گرفتار آید تا زمان جلوس این اخراجات معمول و مستمر بود هر سال مبلغهای کلی بدین علت از بندهای خدا میگرفتند رفع این بدعت در زمان سلطنت من شد درین آمدن به کابل تخفیف و رفاهیت تمام در احوال رعایا و مردم آنجا واقع شد و نیکان و رؤسای غزنین و نواحی آن به خلعتها و نواز شها سرفراز گشتند و مطالب و مقاصد که داشتند با حسن وجه فیصل پذیرفت از عجایب اتفاقات آنکه روز پنجشنبه بنزد هم صفر که به شهر کابل داخل شدم مطابق تاریخ هجری است فرمودم که بران سنگ نقش کردند و قریب به تختی که در دامن کوه جنوب رویه کابل واقع است مشهور به تخت شاه صفر از سنگ بر آورده اند که حضرت فردوس مکانی بر آنجا نشسته شراب نوش جان فرموده اند یک حوض مدور بر یک گوشه این سنگ کنده اند که قریب بدو من هندوستان شراب میگرفته باشد و نام مبارک خود را با تاریخ بر دیوار صفر مذکور که متصل بکوه است باین عبارت نقش نموده اند که خیمگاه بادشاه عالم پناه ظهیر الدین محمد بابر ابن عمر شیخ گورکان خلد الله ملکه فی سلسله من هم فرمودم که تخت دیگر در برابر این صفر تراشیده و حوضچه بهمان دستور بر کنار آن کنند و نام مرا با نام صاحبقرانی بر آنجا نقش کردند در روزی که من بران تخت نشستم هر دو حوضچه را فرمودم که از شراب پر سازند و به بنده ها که در آنجا حاضر بودند دادند شاعر از شرای غزنین در آمدن من به کابل این تاریخ یافته بودع

بادشاه بلاد هفت فسلیم

اورا به خلعت و انعام نوازش نموده فرمودم که بر دیوار متصل بر تخت مذکور این تاریخ را ثبت نمایند پنجاه هزار روپیة به پر وزیر محنت شد وزیر الملک را میر بخشی ساختم به قلیج خان فرمان صادر شد که یک لک و هفتاد هزار روپیة از خزانه لاہور به مدد خرج لشکر قندهار روانه نماید سیر خیابان کابل و بی بی ماه و نموده بحکام آنجا فرمودم که بجای درختانی که حسن بیگ رویاه بریده بودند آنها نشانند و اولنگ یورت چالاک را نیز سیر کرده عجب جای به صفائی بنظر آمد رئیس چکری یک رنگی به تیر زده آورد تا این وقت رنگ را ندیده بودم به بزرگوته می نماید تفاوت بر همین بر شاخ ست شاخ رنگ خدا رست و شاخ بر رست ما پیچ ست بتقریب احوال کابل و اتفاقات حضرت فردوس مکانی بنظر میگذشت تمام بخط مبارک ایشان بود مگر چهار جزو آن را که بخط خود نوشتم و در آخر اجزا مذکور هم عبارت تیر کی بقلم آوردم تا ظاهر شود که این چهار جزو بخط من است با وجود آنکه در هندوستان کلان شده ام در گفتن و نوشتن تیر کی عاری نیستم و در بیست و پنجم صفر با اهل محل سیر حلقه سفید سنگ که در نهایت صفادخری بود نموده شد روز جمعه

بیت و ششم سعادت زیارت حضرت فردوس مکانے دریا قنم زر و طعام و نان و حلوائے بسیار بروح گذشتگان فرمودم کہ بہ فقرا تقسیم نمودند رقیہ سلطان بیگم دختر میرزا ہندال تا حال زیارت پدر خود نہ کردہ بودند درین روز بآن شرف رسیدند روز ہجرت بہ سوم ربیع الاول در خیابان فرمودم کہ اسپان خاصہ دودہ حاضر کردند شہزادہا و امرا ہادادانیدند یک اسپ کرنگ عربی کہ عادل خان والی دکن بہ جہت من فرستادہ بود از ہمہ اسپان بہتر دوید در ہمین روز ہا پسر میرزا شجر ہزارہ و پسر میرزا ماشی کہ کلان تران سرداران ہزارہ بودند آمدہ ملازمت کردند ہزار ہاد و نصف میرداد و اسپ درنگ کہ بہ تیر زدہ بودند آوردہ گذارایند بگلانے این رنگہا دیگر دیدہ نشدہ بودند و دوزدہ از یکہ بارخور کلان بزرگ تر بود خبر رسیدن شاہ بیگ خان حاکم قندھار بہ برگزگنہ شور کہ جاگیر دست رسید بخاطر قرار دادم کہ کابل را باد عنایت کردہ روانہ ہندوستان شوم عرضداشت راجہ نرسنگد یو آمد کہ برادر زادہ خود را کہ فتنہ انگیزی میکرد بدست در آوردہ بسیار سے از مردم اورا بہ قتل رسانیدہ است فرمودم کہ بہ قلعہ گوالیار فرستند تا در انجا مقید و محبوس بود باشد برگزگنہ گجرات سرکار پنجاب بہ شیر خان افغان مرحمت شد چہین قلیچ و لہ قلیچ خان را بہ منصب ہشت صدی ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم و دوازدم خسر و را طلبیدہ فرمودم کہ زنجیر از پاسے او براسے سیر باغ شہر آرا برداشتند و مہر بدہری نگذاشت کہ او را سیر باغ مذکور نہ فرمایم قلعہ انک و نواحی آن از تغیر احمد بیگ بطفر خان مرحمت نمودم تاج خان کہ بہ دفع افغانان بنگش تعین یافتہ بود پنجہ ہزار روپیہ شفقت شد و چہار دہم علی خان کرور کہ از ملازمان قدیم والد بزرگوارم بود و داروغگی تقار خانہ باو تعلق داشت بہ خطاب نو بتخانے سرفراز ساختہ بہ منصب پانصدی ذات و دو بیت سوار ممتاز گردانیدم مہاسنگہ پسر زادہ راجہ مان سنگہ را ہم بحیت دفع متروان بنگش تعین نمودہ رام داس را اتالیق او ساختم روز جمعہ ہجرت دہم وزن قمری سال حلیم واقع شد و دوپہراز روز مذکور گذشتہ این مجلس منعقد گشت دہ ہزار روپیہ از جملہ زر وزن بدہ کس از بندہ ہاے مستخدم خود دادم کہ بہ مستحقان و ارباب احتیاج قسمت نمایند و درین روز عرضداشت سردار خان حاکم قندھار از راہ ہزارہ و غرین رسید بہ دوزدہ روز بہ مضمون اینکہ ای شاہ عباس کہ روانہ در گاہ است داخل ہزارہ شد شاہ مردم خود نوشتہ است کہ کدام واقعہ طلب فتنہ جو بے حکم بر سر قندھار رسیدہ است مگر نمیدانم کہ نسبت با بہ سلسلہ عقیقہ حضرت صاحب قرانے بالتخصیص بہ حضرت جنت آشیانے و اولاد و امجاد ایشان در چہ مرتبہ است اگر اچانکہ آن ملک را در تصرف آوردہ باشند بہ گسان و ملازمان بر او بم جہانگیر بادشاہ سپردہ بجا و مقام مراجعت نمایند بخاطر قرار گرفت کہ بہ شاہ بیگ خان بفرمایم کہ راہ غرین را برو شے ضبط نمایند کہ سرودین قندھار بفرانخت بہ کابل توانند آمد قاضی نور الدین را در ہمین روز ہا بہ منصب صدارت سرکار را بہ آجین تعین نمودم پسر میرزا شادمان ہزارہ و پسر زادہ قراچہ خان کہ از امر اسے معتبر و عمدہ

حضرت جنت آشیانے بودند آمده ملازمت نمود قراچه خان زنی از مردم هزاره خواسته بود این پسر از و متولد شده است روز شنبه
نوزدهم رانا شنکر ولد رانا اودے سنگھ را به منصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار سوار ممتاز ساختم بر اسے منو بهر منصب هزار
و شش صد سوار حکم شد افغانان شنواری قوچی آوردند که پیر و شاخ او یکے شده بود به شاخ آہوے رنگ شباهت داشت ہمین
افغانان بز بار خورے کشته آوردند که مثل او ندیده بودم بلکه خیل ہم نکرده ام به مصوران فرمودم کہ شبیه او بکشند چهارمین بوزن و شان
بود درازی شاخ او یک و نیم گز به گز در آمد روز یکشنبه میست و منعم شجاعت خان را به منصب هزار و پانصدی ذات و هزار سوار
انیا زنجشیدم و جوئی گویا راجا گیر اعتبار خان مرحمت شد قاضی عزت احمد را با برادران خدمت بنگش تعین فرمودم آخر ہاسے ہمین
عرض داشت اسلام خان از آگرہ با خطے جاگیر علی خان کہ از بھار با و نوشته بود رسید مضمون اینکه تبارنج سیم صفر بعد از یک پھر
قطب الدین خان را در بردوان از ولایت بنگالہ علی قلی اسنا جلوزخم زد و بعد از دو پھر شب در گذشت تفصیل این محل آن کہ
علی قلی مذکور کہ سفرہ جی شاہ اسمعیل والی ایران بود بعد از فوت او بنا بر شرارت و فتنہ انگیزی کہ در طبیعت داشت بگریختہ بہ قنجا
آمد و در ملتان خانخانان را کہ بر سر ولایت تلمبہ تعین شدہ بود ملاقات نموده ہمراہی او روانہ ولایت مذکور شد خانخانان غائبانہ او را
داخل بندہ ہاسے عرش آشیانے ساخت و در ان سفر خدمات بتقدیم رسانیدہ بہ منصب فراخور حالت خود سرفراز گردید و مدتہ در خدمت
والد بزرگوارم بود و رایا میکہ بدولت متوجہ ولایت دکن شدند و برابر سر رانا تعین فرمودند آمدہ نوکر من شدہ اورا بخطاب شیر افگنی
سرفراز ساختم چون از آگہ آباد بخدمت والد بزرگوار آمدم بنا بر نا اتفاقی کہ نسبت من بطور رسید اکثر ملازم و مردم من متفرق شدند
او ہم درین وقت از خدمت من جدائی اختیار نمود بعد از جلوس از روے مروت تفصیرات او را در نظر نیاوردہ در صوبہ بنگالہ حکم
جاگیر کردم و از انجا اخبار رسید کہ اشال ابن فتنہ جویان را درین ولایت گذشتن لائق نیست بہ قطب الدین خان حکم رفت کہ او را
بدرگاہ بفرستد و اگر خیال فاسد باطل کند بہ مزار ساند خان مشارالیمہ او را بواجب می شناخت با مردمی کہ حاضر بودند بجز رسیدن
حکم بردوان کہ جاگیر او بود ایلغار نمود و او چون از رسیدن قطب الدین خان خبردار میشود تنہا با دو جلو دار باستقبال متوجہ میگردد
بعد از رسیدن و در آمدن بمیان فوج خان مشارالیمہ مردم او را فرد میگیرند او چون فی الجملہ ازین روش قطب الدین خان بد منظرہ
شدہ بود از روے فریب میگوید کہ این چہ روش تو برگشت خان مذکور مردم خود را منع کردہ تنہا با و ہمراہ میشود کہ مضمون حکم را
خاطر نشان سازد درین وقت فرصت جنت فی انفور شمشیر کشیدہ دوسہ زخم کاری با دیرساند چون ابنہ خان کشمیری کہ از حاکم زادہا
کشمیر بخان مشارالیمہ نسبت و جنت تمام داشتہ از روے حلال گئی و مردانگی خود را رسانیدہ زخم کاری بر سر علی قلی سے زند

و آن متفنی شمشیر سنجی بانه خان زده زخمش کاری می افتاد چون قطب الدین خان را باین حالت دیدند مردم هجوم آورده او را پاره پاره ساختند و به جهنم فرستادند امید که همیشه در جهنم جاسه آن بد بخت رویا به باشد. انبه خان بهمانجا شهادت یافت و قطب الدین خان که بعد از چهار پسر در منزل خود بر حجت انبزی پوست ازین خبر ناخوش چه نویسم که چه مقدار متالم و آزرده گشتم قطب الدین خان که که بمنزله فرزند عزیز و برادر مربان و یار یکجست من بود تقدیرات الهی را چه توان کرد رضا به قضا داده صبر را پیش نهاد همت خود ساختم بعد از رحلت حضرت عرش آشیلانی و شفقار شدن آن حضرت مثل دو قضیه که فوت مادر قطب الدین خان کو که و شهادت یافتن او بوده باشد بر من نه گذشته است و روز جمعه ششم ربیع الآخر به منزل خرم که در او رنه باغ ساخته بود و الحی عمارت است خوش و بس موزون رفتم اگر چه سنت پدرم این بود که در هر ساله و در مرتبه مطابق سال شمسی و سال قمری خود را وزن میفرمودند و شاهزادها را در همین سال شمسی وزن درمی آوردند غایتا درین سال که ابتدا اے شانزدهم قمری بود از سن فرزند خرم جوگیان و پنجان بعرض رسانیدند که فی الجمله گرانی طالع در سال مذکور واقع است و مزاجش نیز از حد اعتدال منحرف گشته بود فرمودم که او را به طلا و نقره و سایر فلزات بدستور معموله وزن نمودند و به فقر او را باب احتیاج زرند که تقسیم نمودند تمام آن زر به منزل بابا خرم نخوری و خوشحالی گذشت و اکثر پیشکشها اے او پسندیده افتاد و چون خوبها اے کابل را در یافته اکثر میوه هایش خورده شده بود بنا بر بعضی مصلحتها و دوری اے از پای تخت روز یکشنبه چهارم ماه جمادی الاول حکم کردم که پیشخانه به جانب هندوستان بیرون برند بعد از چند روز از شهر برآمده جلگه سفید سنگ محل ریات جلال گشت اگر چه هنوز انگور به کمال نرسیده بود اما پیش ازین مکرر انگور خوب کابل خورده شده بود اقسام انگور خوب میشود مخصوص صاحب و کشتی شاه الوهم میوه خوش خوار خوش چاشنی است نسبت به بگره میوه بیشتر میتوان خورد من در یک روز تا صد و پنجاه دانه ازان خورده ام مراد از شاه الو کیلاس است که در اکثر جاهای ولایت میشود چون کیلاس به کیلاس که از نامها اے چلیاسه است مشبه میشد حضرت والد بزرگوارم آنرا شاه آلو نام کردند زرد آلو میوند خوب میشود و افرادان سنت غایتا در باغ شهر آرا درختیست که آنرا میرزا محمد حکیم عموی من نشانده بود و بمیزانی مشهورست زرد آلو این درخت بسته بدیگر زرد آلو با ناز و شفق او هم بنایت نفسی و باید میشود از آن سالف شفق او آورده بودند و حضور خود وزن نمودم برابر بست پنج ردیبه که شصت و هشت مثقال معمول است وزن درآمده با وجود لطافت میوه های کابل سبکدام در ذائقه من لذت انبه ندارد و پرگنه مابین در جاگیر مهابت خان مرحمت شد بعد از جهنم نسبتی احدیان به منصب بنقصدی دات و در بصیت سوار سرفراز گردید مبارک خان سروالی به فوجداری سرکار حصار تعین یافت فرمودم که پسران فریدون بر لاس را در صوبه آله آباد جاگیر نمایند و چهاردهم ماه مذکور را رادت خان

برادر آصف خان را به منصب بنزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساخته خلعت خاصه و اسب عنایت نموده خدمت بخشی گری صوب
پننه و حاجی پور را با و محبت کردم و چون تورنگی من بود بدست او شمشیر مرصع بجهت فرزند اسلام خان صاحب صوبه ولایت مذکور
فرستادم و در وقتیکه می رفتیم در حوالی علی مسجد و غریب خانه عنکبوت کلائی را که در جبهه برابر بخر جنگ بود دیدم که گلو س مار را
بر از می یک نیم گز خفه کرده اورا نیم جان ساخته است بجهت تماشا ساخته توقف نمودم بعد از لمح جان داد در کابل بمن رسید
که در زمان سلطان محمود غزنوی بچوالی ضحاک و بامیان شخصی خواجہ یا قوت نام وفات یافته در غار سے مدفون است و جسد او اما حال
از یکدیگر نپاشیده بسیار غریب نموده که از واقع نویسان معتقد خود را با جراح فرستادم که بغار مذکور رفته احوال را چنانچه باشد ملاحظه
کرده خبر شخص بیا و زند آید بعض رسائید که نصف بدن او که بر زمین متصل است اکثر از یکدیگر فرو ریخته و نصف دیگر که بر زمین نرسیده
بحال خود است ناخن دست و پامو سے سر نه ریخته مو سے ریش و بر و ت نایک طرف بینی فرو ریخته از تاریکی که بر در آن غار نقش
کرده اند چنین ظاہر میشود که وفات او پیشتر از زمان سلطان محمود بوده است کسی این سخن را با و افعی نمیدانند روز پنجشنبه پانزدہم
ارسلان بے حاکم قلعه کاهمرو که از نوکران میانہ ولی محمد خان والی توران بوده آمدہ ملازمت کرد و ہمیشہ شنیدہ میشد کہ میرزا حسین
پسر شاہرخ میرزا را اوز بکان کشته اند درین ایام شخصی آمدہ عرض داشتہ بنام او گذرانید و لعل پیازی رنگ کہ بصدر رویہ می ازین
برسم پیشکش آورده بود ارا دہ واستدعا آنکہ فوجی بہ کمک تعیین گردد تا بدخشان را از دست اوز بکان بر آورد و کمر خنجر مرصع بہ
او فرستادہ شد فرمان صادر گشت کہ چون ریات جلال درین حدود نزول دارد اگر فی الواقع میرزا حسین پسر میرزا شاہرخ
توئی او سے آنکہ بہ خدمت شتابے تا ملتمسات و مدعیات برابر آوردہ روانہ بدخشان سازیم و ولک رویہ بجهت خرج لشکر سے
کہ بہ ہمراہی مہاسنگہ و رامد اس کہ بر سر نمردان نگیش تعین یافتہ بودند فرستادہ شد و روز پنجشنبہ بیت دوم بیلا حصار رفتہ
تماشا سے عمارات آنجا نمودم جائیکہ قابل نشیمن من باشد نبود فرمودم کہ این عمارات را دیران کنند و محل دیوان خانہ بادشاہان
ترتیب دہند و در ہمین روز از اساتف شفقناو سے آوردند برابر سر بہ بگلانے کہ تا حال باین گلانے شفقناو دیدہ نشدہ بود فرمودم
کہ بوزن در آوردند بقدر شصت و سہ رویہ اکبری کہ شصت تولہ بودہ باشد برآمد چون دو نصف کردم دائہ او نیز دو نصف شد و مغز آن شیرین بود در کابل
ازین بہتر میوہ از اقسام میوہ ہا سے سرد رختی خوردہ نشد و در بیت و تجسم از مالوہ خبر رسید کہ میرزا شاہرخ عالم فانی را وداع
نمود آمد تعالے او را غرق رحمت خود گرداناد از ان روز سے کہ بہ خدمت والد بزرگوارم آمد تا وقت رحلت از و امر سے بفعل
نیامد کہ باعث غبار خاطر اشرف گردد ہمیشہ مخلصانہ خدمت میکرد و مرزا سے مذکور بحسب ظاہر چہا پسر داشت حسن و حسین کہ از یک

شکم برآمده بودند حسین از بر پا نور گر نخته از راه دریا بعراق رفت و از آنجا به بدخشان میگویند که هنوز هست چنانچه پاره از سخنان او
و کس فرستادن او نوشته شد اما هیچکس به تحقیق نمیداند که این همان میرزا حسین است یا بدخشان بدستور دیگر میرزایان جلی این
تیز بر اینگخته میرزا حسین نام نهاده اند از زمانه که میرزا شاهرخ از بدخشان آمده سعادت ملازمت پدرم دریافت تا حال که قریب
بیست و پنج سال بوده باشد بچند وقت بدخشان بنا بر جفا و آزاری که از او بکان دارند بدخشی پسر را که فی الجمله چهره و نموی
داشته باشد و آثار نجابتی در دظا هر به پسر میسر شاهرخ و نژاد میرزا سلیمان شهرت داده جمعی کثیر از او یاقات متفرقه و کوستانی
بدخشان که آنها را غریبه میگویند بر سراد جمع میشوند و با او بکان خاصه و منازعه و مجادله نموده بعضی از دلایات بدخشان را از تصرف
آنها برمی آورند و او بکان هجوم آورده آن میرزای جلی را بدست درمی آورند و سر او را بر سر نیزه نهاده در تمام ملک بدخشان میگردانند
و بعضی بدخشان قنده انگیر تا پگاه کرده میرزای دیگر بهر ساینده اند تا حال چند میرزایان کشته شده باشند بخاطر میرسد که تا از
بدخشان اثر و خبر خواهد بود این هنگامه را گرم خواهند داشت پسر سوم میرزا میرزا سلطان است که صورتاً و سیرتاً از جمیع اولاد میرزا
ایمان تمام دارد من او را از والد بزرگوار خود التماس نموده در خدمت خود نگذاشته و به تربیت احوال او پرداخته او را از حبل
فرزندان میدانم در جمیع اوضاع و اطوار هیچ نسبتی به برادران خود ندارد و بعد از جلوس او را به منصب دوهزار می ذات و هزار
سوار سر فر از ساختن و به صوبه مالوه که جاسی پدر او بود فرستادم پسر چهارم بدیع الزمان است که او را همیشه در خدمت خود میداشت
به منصب هزار می ذات و پانصد سوار سر فرازی یافت تا به کابل آمده بودم شکار قمر غه واقع نه شده بود چون ساعت توجه
به هندوستان نزدیک شد و شوق شکار آهوسه مرخص بر طبیعت غالب بود فرمودم که کوه فرق را که از کابل هفت کرده بوده باشد
به تعجیل قبل نمایند روز سه شنبه چهارم جمادی الاول به شکار متوجه شدیم قریب صد آه و قمر غه در آمده بود نصف آن شکار شده باشد
بغایت شکار گرمی دست بهم و او پنجم از رویه به انعام رعایا که در شکار قمر غه حاضر گشته بودند مرحمت نمودم در همین روز بر منصب شیخ
عبدالرحمن پسر شیخ ابوالفضل پانصد سوار اضافه حکم شد که دوهزار می ذات و سوار بوده باشد در روز پنجشنبه ششم به تختگاه حضرت فردوس
مکانی رفتم چون فردا آن از کابل برمی آمدم امر دزد را چون عرفه عید دانسته در آن سرزمین فرمودم که مجلس شراب ترتیب دهند
و آن خوشه را که در سنگ کنده بودند پر از شراب سازند به مجموع قربان و بنده های که در مجلس حاضر بودند پیاپی داده شد بان
خوشحالی و شگفتگی کم روزی شده باشد در روز جمعه هفتم بعد از گذشتن یک پیر به مبارکه و خوری از شهر آمده بلکه سفید سنگ
محل نزول گشت از باغ شهر آتا جلگه ند که هر روز دست را از قسم زرد و لب و چون که نصف در ربع رویه بوده باشد بر فراز مسکن

پاشیدم درین روز و قتی که به نیت برآمدن از کابل بر فیل سوار میشدم خبر صحت امیرالامرا شاه بیگ خان رسید خبر تندرستی این
دو بنده عمده را بر خود بفال مبارک دانستم روز سه شنبه یازدهم از جلگه سفید سنگ یک کرده کوچ نموده بگرامی منزل شد تا ش بیگ خان
در کابل گذاشتم که تا آمدن شاه بیگ خان بواجبی از شهر و نواحی خبردار باشند روز سه شنبه هیزدهم از منزل بچاک دو نیم کرده براه دوازده
طی نموده بر چشمه که بر کنار آن چهار چنار است نزول واقع شد هیچ کس تا غایت در صد و ترتیب این سر منزل نشده از حالت و قابلیت
آن غافل افتاده اند بسیار به کیفیت جایست و قابل آنست که در د عمارت و بجائے بسازند در همین منزل شکار قمرغه دیگر واقع
شد تخمیناً یک صد و دوازده آهو و غیره شکار شده باشد بیست و چهار آهو و رنگ و پنجاه آهو و سرخه و شانزده بز و کوهی
تا حال من آهو و رنگ را ندیده بودم الحق که عجب جانور خوش شکل است اگر چه آهو و سیاه هندوستان بسیار خوش بخت
تندرستی آید غایتاً این آهو و رنگ را بست و ترکیب و نموده دیگر است فرمودم که قوچ و رنگ را وزن کردند قوچ یک من و سی
و سه پیر برآمد و رنگ دو من و ده پیر رنگ باین کلان چنان میدید که ده دوازده سگ دهنده تیزنگ بعد از آنکه مانده شده بود
و در آنجا به صد هزار محنت گرفتند از گوشت گو سفند و بز بربری گذشته گشته به لذت آهو و رنگ نمی باشد در همین موضع شکار
کلنگ نیز شد اگر چه از خسرو مکر اعمال ناشایسته بوقع آمد و قابل هزار گونه عقوبت بود مهربانی نگذاشت که قصد جان
او نمایم بآنکه در قانون سلطنت و طریقه جهان داری مراعات این امور ناپسندیده است چشم از تفصیلات او پوشیده او را
در نهایت رفاهیت و آسودگی نگاه میداشتند ظاهر شد که او کسان نزد بعینه او باش تا عاقبت اندیش می فرستاد و آنها را به فساد
و قصد من ترغیب نموده بوعده با امید و امید ساخته است جمعی از تیره روزگاران کوتاه فکر بیکدیگر اتفاق نموده میخواهند که در شکار
که در کابل و اطراف آن واقع میشد قصد من نمایند از آنجا که کرم و حفظ الله تعالی حافظ و پاسبان این طائفه علیه است توفیق انیمتی
نمی یابند روزی که سرخاب محل نزول گردید یک از آن جماعت سر باز زده خود را به خواجه و لسی دیوان فرزند خرم میرساند و می گوید که
قریب به پانصد کس با فساد خسرو با فتح الله پسر حکیم ابو الفتح و نور الدین پسر غیاث الدین علی آصف خان و شریف پسر اعتماد الله و الله متفق
شده فرصت طلب و قابو جو و اند که قصد دشمنان و بدخواهان بادشاه نمایند خواجه و لسی این سخن را بنحرم میرساند و او بے طاقت
شده انیمتی را در ساعت من گفت من خرم را دعای بر خور داری نموده در صد آن شدم که مجموع آن کوتاه اندیشان را بدست
ور آورده بعقب تها و گوناگون سیاست نمایم باز بخاطر رسید که چون بر سر سفره انعم گرفت و گیر آنها باعث شورش و برنجوردگی اردو خواهد شد
همان سردار فتنه و فساد را فرمودم که گرفتند و فتح الله را مفید و مجوس به معتمدان سپرده آن دو بے سعادت دیگر را با سه چهارم که عمده

آن سیاه رویان بودند بسیار سانسیدند قاسم علی که از ملازمان حضرت عرش آشیانی بود بعد از جلوس اورا بختاب دیانت خانے
سرفراز گردانیدم و ایم فتح المذرا نداد و لخواه بازی نمود و در باب او سخنان مذکور میساخت روزی به فتح آمد گفت که محلیکه خسرو در تخت
و حضرت اورا تعاقب می نمودند به من گفتی که پنجاب را به خسرو بیاورد و این محبت را کو تاه کرد فتح آمد منکر شد از طرفین رجوع
بسوگند نموده مبالغه کردند ازین گفتگو ده پانزده روز نگذشته بود که آن بے سعادت منافق گرفتار گردید و شامت سوگند و روض
کار خود ساخت و روز شنبه بیست و دوم جمادی الاول خبر فوت حکیم جلال الدین مظفر اردستانی که از خانوادہ حکمت و طبابت
بود رسید مدعی این معنی بود که نسبت من به جالینوس میرسد بر تقدیر معالج بے نظیر و تجربه او بر علم او زیادتی داشت چون
بغایت خوش قیافه و خوش ترکیب بود در ایام سادہ رویها به مجلس شاه طہاسب میرسد شاه این مصرع را بر وی خواند-

خوش طبعی ست بیاتما همه بیمار شویم

حکیم یاد علی که معاصر او بود در فضیلت بر روزیادتی داشت غایتا در علاج و بمن قدم و صلاح و پاکیزگی اطوار و اخلاق حکیم مذکور
زیادہ است دیگر اطباء نے زبان نیستے باوند اشتند و اسے طبابت بسیار خوبیا با او بود و اخلاص خاصی بمن داشت در لاهور خانہ
ساخت در غایت لطافت و صفا مکرر التماس نمود که اورا سرفراز سازم چون خاطر او بغایت عزیز بود قبول این معنی نمودم حکیم مذکور
قطع نظر از نسبت مصاحبت و طبابت در سرانجام مہات و معاملات دنیا نیز دستے داشت چنانچہ در آلہ آباد دستے دیوان سرکار خود
کردم بنا بر کثرت دیانت در معاملات مہات بسیار سخت گیر بود و ازین رگزد مردم از سلوک او آزرده بودند قریب بہست سال قرعہ
ش داشت و بہ حکمت یک طورے خود را نگاہ میداشت و راثناے سخن کردن اکثر اوقات اورا سرفہ دست میداد کہ رخسارہ و
چشمہاے او سرخ میشدند و رفتہ رفتہ رنگ او بہ کبودی منجر میگشت مکرر باو گفتم تو طبیب دانائی چرا علاج کوفت خود نمی کنی بعرض رسانید
کہ قرعہ شش ازان بابت نیست کہ علاج آن توان کرد و راثناے این کوفت یکے از خدمتگاران نزدیک او در میان او دید کہ ہمہ روزہ
بخورون آن مقدار بود و زہر داخل نموده بہ حکیم می خوراند چون این معنی ظاہر میگردد و در صد و علاج آن نمیشود و در خون کم نا کردن بسیار بمانم
داشت ہر چند ضروری بود بحسب اتفاق شے بہ صحبت خانہ میرود و سرفہ بر او غلبہ نمود و آن ریش و جراحات شش او میکشاید چندان غم
از دہن و دماغ او روان میشود کہ مہوش گشتہ می افتد و آواز مہیب از و ظاہر میگردد و آفتابچی خبردار شدہ بہ صحبت خانہ در می آید و اورا
در خون آغشته دیدہ فریاد میکند کہ حکیم را کشتہ اند بعد از ملاحظہ ظاہر میگردد کہ در بدن او آثار زخم ظاہر نیست و همان قرعہ شش است
کہ منجر شدہ قلیح خان را کہ حاکم لاهور بود خبردار میسازند و این معاملہ را تحقیق نموده اورا بہ خاک میسازند و فرزند قلابی از و نمازند

در بیست و چهارم میان باغ و فاد نیمه شکارے واقع شده و قریب چهل آهوسرخ کشته شده باشد ماده یوزے درین شکارگاه است
 اقتادزینداران آنجا نعمانی و افغان شانی آمده گفتند که درین صد و بیست سال نه یاد داریم و نه از پدران خود شنیده ایم که درین
 سرزمین یوز دیده باشند و دوم جمادی الآخر در باغ و فاد منزل شد و مجلس وزن شمسی منعقد گشت در همین روز از سلان بے نام اور بک
 که از سرداران و امرای عبداللہ خان بود و درین حاکومت قلعه کامرد باو تعلق داشت قلعه را بر تافته سعادت ملازمت دریا
 چون از روے صدق و اخلاص آمده بود و او را به خلعت خاصه سرفراز گردانیدم از یک سادہ پر کار نیست قابلیت تربیت در عاقبت
 در دچهارم ماه حکم شد که عزت خان حاکم جلال آباد شکارگاه دشت اور نه را قمر غه نماید قریب به صد جانور شکار کرده شد
 سی و پنج قوچ و قوشقی بیست و پنج دار علی نو و دو علی پنجاه و پنج سفید نو و پنج چون میان روز بود که به شکارگاه رسیدیم و هوای محله
 گرمی داشت سگان تازی خوب خوب ضایع شدند وقت دواییدن سگ صباح یا آخر روز است و روز شنبه دوازدهم در سرا
 آگورہ نزول شد درین منزل شاه بیگ خان با جمیعت خوب آمده ملازمت نمود از تربیت یافته ہاے پدربزرگوار من حضرت
 عرش آشیانے است بذات خود بسیار مردانہ و صاحب تردد است چنانچہ مکرر در زمان دولت پدرم شمشیر ہاے نمایان زده
 و در ایام جوانداری من قلعه قندھار را در برابر افواج داراے ایران خوب نگاه داشت و تا یک سال قبل بود تا آنکہ افواج
 قاهرہ بہ ملک اور رسیدند سلوکش با سپاہی امرایانہ از روے قدرت نیست بہ محض حملین کہ در جنگ با او موافقت نمودہ اند تا
 بمانند باز بسیارے از نوکران میکشد و این معنی اور از نظر سبک میدارد مکررا زین سلوک اور منع نمودہ ام چون جلی اوشدہ
 قائمہ بران مرتب نہ گشت و روز و شنبه چهاردهم ہاشم خان را کہ از خاندان این دولت است بہ منصب سہ ہزاری ذات
 و دویزار سوار سرفراز ساختہ صاحب صوبہ ولایت اودیشہ ساختم در همین روز خبر رسید کہ بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کہ در ولایت
 ماوہ بود از روے نادانی و خورد سالی بانسا دھمی از قتلہ جو یان روانہ میشود کہ خود را بہ ولایت رانا رسانیدہ اورا بہ بنیاد عبداللہ خان
 حاکم آنجا ازین معنی آگاہے یافتہ تعاقب او نماید و در اثناے راہ اورا گرفتہ بدبخت چندے را کہ درین امر باو متفق بودہ اند تقبل
 میرساند حکم شد کہ اہتمام خان از آگرہ روانہ گشتہ میرزا را بہ درگاہ آورد و در بیست و پنجم ماہ مذکور خبر رسید کہ امام قلی خان برادرزاد
 ولی خان حاکم ماوراءالنہر میرزا حسن نامی را کہ بہ پسرے میرزا شاہرخ شہرت یافتہ بود میکشد مجلا کشتن فرزندان میرزا شاہرخ از
 عالم کشتن دیوشدہ است چنانچہ میگوبند کہ از ہر قطرہ خون او دیو دیگر پیامیشود و در مقام دھکہ شیر خان افغان کہ در وقت رفتن
 اورا در پشاور بحبت محافظت کوتل خیبر گذاشتہ بودیم آمدہ ملازمت کرد و در حفظ و حراست راہ تفصیر نہ کردہ بودہ است ظفر خان دلد

از پنجان کو که بگو چنانکه افغانان ذره راک و جماعت کهنتران که در حوالی اُمک دیاس و آن نواحی مصدر انواع قبايح بودند مایل
گشته بودند بعد از انصرام آن خدمت و بر آوردن آن مفسدان که قریب بصد هزار خانه بودند در داند ساختن آنها به جانب لاهور
در همین منزل به سعادت ملازمت سرفراز گردید و ظاهر شد که آن خدمت را چنانچه باید تقدیم رسانیده بوده است چون ماه رجب
که مطابق آن آبان ماه الهی بوده در رسید و معلوم شد که از ماه های مقرر وزن قمری و الد بزرگوار نیست مقرر ساختن که قیمت
مجموع اجناسی را که در سال شمسی و قمری خود را بدان وزن میفرمودند حساب نمایند و آنچه شود آن مبلغ را به شهرهای کلان قلمرو
فرستاده بجهت ترویج روح مظهر نور آنحضرت بار باب احتیاج و تقسیم نمایند مجموع یک لک روپیه شد که سه هزار تومان ولایت
عراق است و سه لک حاکم حساب اهل ماوراءالنهر بوده باشد آن مبلغ را مردم معتبر در دوازده شهر عمده مثل آگره و دہلی و لاهور و
گجرات و غیره قسمت نمودند و در پنجشنبه سیوم ماه رجب فرزندان صلابت خان را که کم از فرزندان حقیقی نیست به خطاب خانجانی اختیار
بخشیدم و فرمودم که او را در فرامین و احکام خانجانی می نوشته باشند و خلعت خاصه و شیر مرصع نیز عنایت شد و شاه بیگ خان
بخاندوران مخاطب ساخته که خنجر مرصع و قیل مست و اسب خاصه مرحمت نمودم و تمام سرکار کابل و تیره و ننگش و ولایت سواد
بجور و دفع رافع افغانان آنحد و دو جاگیر و فوجداری او مقرر شد و از بابا حسن ابدال مرخص گشت و امداس کچو اهره را نیز فرمودم
که درین ولایات جاگیر نموده داخل ملکبان این صوبه بسازند منصب کشن چند دلد مونه راجه را سزاری ذات و پانصد سوار
ساختم فرمانی بمقتضی خان حاکم گجرات در قلم آمد که چون از صلاح و فضیلت و پرہیزگاری پسر میان وجیه الدین به من
رسیده است مبلغی از جانب بابا و گند را بنده از اسماعیلهای آسمی چند که مجرب بوده باشند نویسانیده بفرستند اگر توفیق
ایزدی رفیق شود بدان مداومت نمایم قبل ازین ظفر خان را به بابا حسن ابدال به جمع آوردن شکار رخصت کرده بودم شاخ بندی
کرده بود و بیست و هفت آهوس سرخه و شصت و هشت آهوس سفید در شاخ بند درآمده بود و بیست و نه آهوس را من خود
به تیر زدم و پر دیر و خرم هم چند را به تیر انداختند و دیگر بخاصان و نزدیکان حکم شد که آنها هم تیر اندازی نمایند خانجانی از همه تیر خور
انداخت بر آهوس که نزد بر سر تیر رفت در چهار دهم ماه باز ظفر خان و مراد دل پندی قمرغه ترتیب داده بود یک آهوس سرخه را از پله
دور به تیر زدم و از رسیدن تیر و افتادن آهوس بسیار شگفته شدم سی و چهار آهوس سرخه و سی و پنج آهوس فرا قوبرود که بزبان
ہندی او را چکاره میگویند و دو خوک شکار شد و بیست و یکم قمرغه دیگر به سعی و اہتمام بلال خان در سه گردے قلعه رہتاس دست
بهم داده بود و دیگران سراق غرت را درین شکار بمراہ برده بودم شکار بخوبی شد به شگفتگی تمام گذشت و بیست و یکم آهوس از سرخه و سفید

شکار شده بود از ربهتاس که کوه هاسه آن ازین آمو دارد و گذشته سواس که چهاک و نندنه در تمام هندوستان جاسه دیگر زین نوع
 آمو سهر خه نیست گفتیم چند سرازنده گرفته نگاه دارند که شاید چند سرازنده از آنها بخت تخم زنده به هندوستان برسد بیست و پنجم
 در حوالی ربهتاس شکار دیگر شد درین شکار نیز بمشیره هاسه دابل محل همراه بودند قریب بعد آمو سهر خه شکار شدند که گشت که شمس خان
 عموی جلال خان کلمر که درین نواحی میباشد با وجود کلان سالی به شکار یک گونه رغبتی دارد که جوانان خرد سال را آن شوق و شغف بنا
 چون طبعش را به فقر و درویشیها مائل شنیدیم بخانه او رفتیم و طبع و طورش خوش آمد و هزار روپیه با دو مواری بهمین مبلغ زر بزنان و فرزندان
 او داد و پنج ده دیگر که محاصل کلی داشت در وجه مدد معاش او مقرر نمودم تا از روستا بهیت و جمعیت خاطر اوقات بگذرانیده باشد.
 ششم ماه شعبان در مقام چند اله امیر الامرا آمده ملازمت نمود از صحت یافتن او خوشحال شدم جمیع اطباء و هندو مسلمانان متعذر مردن
 او داده بودند امده تعالی به فضل و کرم خود او را تشریف شفا از زانی فرمود تا اسباب پرستان شیت ناشناس را معلوم گردد که قادر بر کمال
 هر در و دشوار را که ظاهر بنیان اسباب گزین دست انا نهار داشته باشند بحضرت لطف و مرحمت ذاتی خویش علاج و درمانی میتوان کرد و
 در بهمین روز راسه سنگه که از امرای معتبر راجپوت ست رسید به سبب تقصیر که از در قضیه خسرو بوقوع آمده بخلت زده
 و شرمسار در جاد مقام خود بگشت بوسیله امیر الامرا سعادت ملازمت دریافت و گناه او بفرمودن گردید در حقیکه از اگر بغرم تعاقب
 خسرو برآمد او را از غایت اعتماد با اگر گذاشته مقرر کردم که چون محلها طلب شود همراهی نماید بعد از طلب محل دوسه منزل آمده در موضع
 متعذر بحضرت شیفندن سخنان اراجیف از محل جدا شده به محل وطن خود رفت و بخاطر گزیند گفته و شورش بمیان در آمده به بنیم که منجر
 به کجا خواهد شد که یک کار ساز بنده نو از آن قضیه را در عرض اندک روزی در دولت داد و سلمای جمیع سته آن نفسان را از بیم پاشا
 و این حرام ملی برگردان او ماند بخت خاطر امیر الامرا فرمودم که همان منصبی که داشت بحالی خود باشد و جاگیر و سلم و برتر در دارید سلیمان بیگ
 را که از ملازمان ایام شاهزادگی بود بخطاب ندای خانی سر بلند ساختیم و روز و شبینه دوازدهم باغ دل آمیز که بر کنار دریای راوی
 واقع است منزل شد و والده خود را درین باغ ملازمت نمودم میرزا غازی که در سرداری لشکر هند معارضه رخسار پسنیده گشته بود
 ملازمت نمود عنایت بسیار با فرمودیم و روز سه شنبه سیزدهم به مبارکی داخل لاهور شدم روز دیگرش میر خلیل الله دلد غیاث الدین محمد میر
 میران که از اولاد شاه نعمت الله دلی بود ملازمت نمود و در دولت شاه طماسپ در تمام قلمرو ادبه بزرگی این سلسله سلسله نبود چنانچه
 خواهر شاه جانش بیگم نام در خانه میر نعمت الله پدر میر میران بود و دختر که از ایشان بهر سیده شاه به پسر رشید خود اسمعیل میرزا
 خواستگاری نمود و پسران میر میران را داد و ساخته دختر خود را به پسر کلان او که هم نام پدر کلان خود بود داده دختر اسمعیل میرزا که از

خواهرزاده شاه بهر سیده بود به پسر دیگرش میرخلیل آمدند که نسبت کردند بعد از فوت شاه رفته رفته خرابیها باین سلسله راه یافت
تا در عهد دولت شاه عباس یکبارگی متاعل گشتند و اطاک و اسبابی که داشتند از دست آنها بیرون رفت دیگر در جاد مقام خود
توانستند بود میرخلیل الله به ملازمت من آمد چون در راه مختا کشیده بود و آثار اخلاص از احوال او ظاهر گشت مشمول عواطف
بیا رفیع گردانیده و دوازده هزار روپیه نقد با و مرحمت فرمودیم و به منصب هزاری ذات و دلیست سوار سرفراز گردانیده حکم جاگیر
کردم به دیوانیان حکم شد که منصب فرزند خرم را موافق بشت هزاری ذات و پنجاه سوار اعتبار نموده جاگیر در حوالی اوچین و سرکا
حصار فیروزه تنخواه دهند روز پنجشنبه بیست و دوم حسب الاتماس آصف خان بابل محل بخانه او رفتم و شب در آنجا گذرانیده روز
دیگر پیشکشهای خود را در نظر گذرانیده تاده لک روپیه از جواهر و مرصع آلات و انمشه و فیلان و اسپان سامان نموده بود چند قطعه
لعل و یاقوت و چند دانه مر و اید و باقی انمشه و چند پارچه چینی و نفوری و خطائے معروض قبول افتاده تمهید با و بخشیدم مرضی خان از
گجرات انگشتری که از یک قطعه لعل خوش رنگ خوش فامش خوش آب رنگین و نگین خان و حلقه آنرا تراشیده بودند وزن یک نیم
مانک و یک سرخ که یک شقال و پانزده سرخ بوده باشد بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت و بغایت پسند خاطر افتاد تا
امروز چنین انگشتری شنیده نشده بود که بهرست هیچک از سلاطین درآمده باشد یک قطعه لعل شش سرخ هم که دو مانک و پانزده
سرخ وزن داشت بیست و پنجاه هزار روپیه قیمت نمودند فرستاده بود انگشتری نیز همین مبلغ قیمت شد در همین روزها فرستاده شریف
که با عوضه داشت و پرده در خانه کعبه به ملازمت رسید اظهار اخلاص بسیار نموده بود پنج لک دام که هفت و هشت هزار روپیه بوده با
بفرستاده مذکور مرحمت شد و مقرر نمودم که موازی یک لک روپیه بجهت شریف از تحفهای نفایس هندوستان روانه سازند و روز
پنجشنبه دهم ماه میرزاغازی را به منصب پنجاه هزاری ذات و سوار سرفراز ساخته با آنکه کل ولایت ٹھٹھه جاگیر او مقرر بود پاره از صوبه ملتان
نیز به جاگیر او مقرر گشت و حکومت قندهار و محافطت آن ملک که سرحد هندوستان است بعد از کاروانی و حسن سلوک او مقرر گردید و خلعت
و شمشیر مرصع عنایت کرده رخصت دادیم میرزاغازی فی الجمله کمالی داشت شعر هم خوب میگفت و قاری تخلص میکرد این بیت از دوست

اگر چه ام گر سبب خنده او شد چه عجب | ابرو خند که گردید رخ گلشن خندد

در پانزدهم پیشکش خانخانان بنظر درآمد چهل زنجیر فیل و پاره جواهر مرصع آلات و انمشه و ولایت و پارچه که در دکن و آنحد و دهم می رسد
فرستاده بود مجموع یک لک و پنجاه هزار روپیه قیمت شد میرزا رستم و اکثر بنده های تعینات صوبه مذکور دهم پیشکشهای خوب فرستاده
بودند چند فیل از آنجمله پسند افتاد خبر فوت را که در گاکه از نو اختها سے پدر بزرگوارم بود در شیر دهم بهمن ماه رسید چهل سال زیاده

در ملازمت حضرت عرش آشیانه در جگر امرای منظم بود و مرقعه رفته به منصب او به چهار هزار رسید پیش از آنکه سعادت ملازمت پدر
من دریابد از نوکران معتبر راناد و دس سنگ بود و در عشره نوزدهم درگذشت به کنکاش سپاهگری خوب میرسید سلطان شه افغانی که طبعش
بشر و فساد آیمخته بود در خدمت خسرو میر و نسبت محبت تمام داشت چنانچه علت نامه گزینش آن بے سعادت این مقصد بود
بعد از شکست و بدست افتادن خسرو جان به بکتا بیرون برده خود را بدامن کوه خضر آباد و آن حدود کشید آخر الامر بدست میر معسل
کرد و بی آنجا گرفتار شد چون باعث فساد و خرابی این نسیم پسر شده بود حکم کردم که او را در میدان لاهور تیر باران کنند و کردی مذکور
بزیادتی منصب و خلعت نفخ و ممتاز گردید و بدست دهم شیر خان افغان که از بند هاست قیام من بود فوت شد تو ان گفت که خود قصد خود
کرد چه که به شراب مداومت تمام داشت نوعیکه در هر پیر چهار پیاله بریز عرق و آتشه میخورد و روزه رمضان سال گذشته قضا بود درین
سال به خاطرش رسید که ماه شعبان را عوض قضا رمضان گذشته روزه گرفته و ماه متصل روزه دار باشد از ترک عادت که طبیعت
ثانی ست ضعف پیدا کرد و آتشها مطلق بر طرف شد و رفته رفته ضعف قوی شده در پنجاه و هفت سالگی درگذشت و فرزند آن برادران
او را بقدر حالت فاخته باره از منصب و جاگیر او را باینها مرحمت فرمودم و در غره شهر شوال به صحبت مولانا محمد امین که از مریدان شیخ محمود
اکمال ست رسیدم شیخ محمود مذکور از بزرگان وقت خود بوده اند و حضرت جنت آشیانه به ایشان عقیدت تمام داشتند چنانچه یک مرتبه
آب بردست ایشان ریخته اند مولانا شار الیه مروست نیکذات و با وجود علاقی و عواقب و راسته و بدوش و شیوه فقر و شکستگی نفس آشنا
صحبت ایشان مرا بسیار خوش آمد بعضی در دهان بخاطر گره بودند مذکور ساختم نصلح از چند و سخنان و پسند از ایشان شنیدم و خیلی تسلی خاطر یافت
هزار بیکه زمین بطریق مدد معاش و هزار روپیه نقد گذرانیده از ایشان و دل شدم و یک پیر از روز گذشته از لاهور به قصد توجه دارالخلافه
اگره برآمدم قلی خان را حاکم و میر قوام الدین را دیوان و شیخ یوسف را بخشی و جمال الله را کووال ساخته هر یک را فرآور حالت خلعت مرحمت
نموده توجه مقصد گشتم و بیست و پنجم از دریا به سلطان پور گذشته در دزد گردی نمود و در نزد دل واقع شد و الد بزرگوارم از روزن بیست هزار
روپیه به شیخ ابو الفضل داده بودند که در میان این دو پیر گنه سله بسته آبشاره ترتیب و بند الحقی در غایت صفاد طرادت سر منزله
سامان یافته است و بفرمانک جاگیر دار نکو در فرمودم که یک دست این پل عمارت و باغچه بسازد که آینده و رونده از دیدن آن محفوظ
شوند و شبیه دهم و یقعه وزیر الملک که پیش از جلوس سعادت خدمت من در یافته دیوان سرکار من بود بمرض اسهال درگذشت
در آخر عمر پسر شوم قدیمی در خانه او متولد گشت که در عرض چهل روز مادر و پدر خود را خورد و در سن دوسه سالگی او هم یک طرف شد بخاطر رسید
که خانه وزیر الملک یکبارگی خراب نشود منظور برادرزاده او را فاخته به منصب سرفراز ساختم غایتاً بوسه عشقی از دومی آید و روز دوشنبه

چهاردهم در آستانه راه شنیده شد که در میان پانی پت و کرنال دو شیر هست که آزار بسیار از آنها بر دین میرسد فیلان را جمع نموده روز
 هشتم چون بجا و مقام آنها رسیدم خود بر ماده فیل سوار شده فرمودم که فیلان را بر دور آنها بر طریق قرغه ایستاده گردند هر دورا بعنایت
 آبی به تفنگ زده شیران درنده را که راه بر بنده های خدا بسته بودند دور کردم و روز نهم بهمن در محل نزول گردید و در منزل
 که سلیم خان افغان در ایام حکومت خود در میان آب چون ساخته بود و سلیم گده نام نهاده والد بزرگوارم آنجا را بر تفضی خان که دلی
 وطن اصلی اوست داده بودند فرود آمدیم خان مذکور مشرف بر دریا صفا از سنگ ساخته در غایت لطافت و صفا در ته آن عمارت
 متصل بآب چون کتری مربع کاشی کاره به فرموده حضرت خست آشیانه ساخته اند که بآن هوا کم جاس باشد در ایامیکه حضرت
 خست آشیانه در دلی تشریف داشتند اکثر اوقات آنجا نشسته با مصاحبان و مجلسیان خود صحبت میداشتند من چهار روز در آن
 سر منزل بسر برده با مقربان و نزدیکان مجلس شراب ترتیب داده داد عیش و کامرانی دادم معظم خان که حاکم دلی بود پیشکشها گذراند
 دیگر جاگیرداران و اهالی و موالی که بودند بقدر حالت خود پیشکشها و نذرهای سامان نموده بنظر در آوردند خواستم که در پرگنه پالم که
 از مضافات بلده مذکور است و از شکارگاه های مقرر است طرح شکار قرغه در انداخته چند روز بدین امر مشغول نمایم چون
 بعرض رسیدم که ساعت نزدیک شدن اگره بسیار نزدیک است و دیگر ساعتی درین نزدیک بهمن میرسد فسخ غریبت نموده بهشتی
 ششمه براه دریای متوجه گشتم و در پنجم ماه ذیقعه چهار پسر و سه دختر اولاد میرزا شاه رخ که به پدرم ظاهر نه ساخته بودند آوردند پسران
 به بند های معتبره دختران را بنجد محل سپردم که به محافظت احوال آنها قیام و اقدام نمایند و یکم ماه مذکور راجه مان سنگ
 که از قلعه رهناس که در ولایت پنده و بهار واقع است بعد از فرستادن شش هفت فرمان آمده ملازمت کرد او هم بطریق خان اعظم
 از منافقان و کینه گران این دولت ابد پیونداست آنچه اینها به من کرده اند آنچه از من نسبت باینها بوقوع آمد عالم السرا نزد اناست
 شاید هیچ کس از هیچکس نتواند گذرانید راجه مذکور یک صد زنجیر نیل از نرد داده بطریق پیشکش گذرانید غایتیکه هم لیاقت آن نباشد
 که داخل فیلان خاصه شود چون از رعایت کرده های پدر من بود تقصیرات او را بر روی او نیاورده به عنایت بادشاهانه سرفراز ساخته
 درین روز جل سخنگو که میان شخص طوطی گفته آواز میکرد آوردند بغایت غریب و عجیب نمود در ترکی این جالور را طوطی میگویند

جشن نوروز سوم از جلوس همایون

تبارخ روز نهم بهمن در دین آفتاب عالم تاب که جهان را بفروغ خود روشن و تابان دارد از برج حوت

بعثت سراسی محل که مقام فرح و شادمانی دست انتقال نموده عالم را رونق دیگر بخشید و تاراج دیدگان سرما و ستم رسیدگان
خزان را بدستباری بهار خلعتها به نوروزی و قبا به سبزه فیروزی پوشانیده تلافی و تدارک نموده

باز فرمان آمد از سالارده | هر عدم را کاینچه خوردی بازده

در موضع رکعت که در پنج کر و بی واقع است مجلس نوروز منعقد گشت و در ساعت تحویل به فیروزی و خرمی بر تخت نشستم امراد
نزدیکان و سایر بنندگان بواز م مبارک باد و قیام و اقدام نمودند خانجمن را در همین مجلس به منصب پنجزاری ذات و سوار
سرفراز ساختم و حاجه جهان را به خدمت بخشی گری اختیار دادم وزیر خان را از وزارت هو به بنگاله مغزول ساخته ابو الحسن بخانی
را بجای او فرستادم و نورالدین قلی کو تو ال اگر گشت چون مقبره منوره حضرت عرش آشیانه بر سر راه واقع بود بخاطر رسید که
اگر درین گذشتن سعادت زیارت ایشان را در یابم کوتاه اندیشان را بخاطر خواهد رسید که چون عمر عبور مرا آنجا واقع بود زیارت
نمودند خود فرادادم که درین مرتبه به اگر داخل شوم بعد از آن به نیت زیارت چنانچه حضرت ایشان که بحجت حصول وجود من این
اگره تا جبر پیاپی توجه فرموده بودند من هم از اگره تا مقبره منوره ایشان که دو نیم کرده است پیاپی رفته این سعادت در یابم کار
میر میشو که بسرا این راه را طے میگردم و دوپه از روز شنبه پنجم ماه گذشته بساعت سه و متوجه اگره گشتم و موزی پنجزار روپیه از وزیر
از دوست پاشیده بدولت سراسی همایون که در درون قلعه بود داخل گردیدم درین روز راجه نرسنگ دیو یوز سفیدی آورده
که را نید اگر چه دیگر انواع حیوانات پرند و چرند و جنس سفید که آنرا طویغان گویند پیدا میشو و غایتا یوز سفید دیده نشده بود و خانها
او که سیاه میباشد بنیل رنگ بود و سفیدی بدن او نیز بگل میل داشت از جانوران طویغان آنچه من دیده ام شاهین و باشه و شکره
که در زبان پارسی لی فو میگوند و کنجشک و ذراع و کبک و دراج و پودنه و طاووس است اکثر اوقات در خوشخانه باز طویغون میباشد
موش بران طویغون هم دیده از جنس آهوی سیاه تیره بغیر از هندوستان جای دیگر نمی باشد و آهوی چکاره که بزبان فارسی
سفیده میگوند طویغون مکرر بنظر درآمده است درین روز هارتن پسر بھوج با ده که از امرای معتبر و اجپوت است آمده ملازمت
کرد و سه نیل مشکیش آورده بود که از آنها بغایت پسند افتاد در سرکار به پانزده هزار روپیه قیمت نمودند و داخل فیلان خاصه شد و تمام
او را تن گنج نهادم نهایت قیمت نیل پیش را بهای کلان هند از بست و پنجزار روپیه زیاده نمیشد اما حالا بسیار گران شده
است رتن را بخطاب سر بلند را به سرفراز ساختم میران صاحب جهان را به منصب پنجزاری ذات و یک هزار دپان نقد سوار
و معظم خان را به منصب چهار هزار ذات و دو هزار سوار ممتاز گردانیدم عبد الله خان به منصب سه هزار ذات و پانصد سوار

سرفراز گشت مظفر خان و بها و سنگه هر یک به منصب دویزاری ذات و هزار سوار اقبال یافتند ابو الحسن دیوان را هزار و پانصدی
و اعتماد الدوله را هزاری ذات و دویست و پنجاه سوار ساختم در بیست و پنجم راجه سورج سنگه طغانی فرزند خرم آمده ملازمت کرد شام
پسر عموی امرای مقهور را همراه آورد فی الحکله شعورے دارد سواری قبل را خوب میداند راجه سورج سنگه از شعراے هندی زبان
شاعرے همراه آورده بود در مدح من باین مضمون شعرے گذرانید که اگر آفتاب پسرے میداشت همیشه روزی بود و هرگز شب
نشد چرا که بعد از غروب آن پسر جانشین او میشد و عالم را روشن می داشت بحد العبد و المنت که پدر شمارا خداے این نوع پسرے
گرامت کرد که بعد از شفقار شدن مردم ماتم که مانند شب است نه آفتاب ازین رشک پسر که کاشکے مرا هم پسرے میبود که
جانشینی من کرده شب را به عالم راه نمیداد چنانچه از روشنی طالع و نور عدالت شما با وجود چنین واقعه آفاق چنان نورست که گویا شب
را نام و نشان نیست باین تازی مضمونے از شعرا هندی کم بکوش رسیده به جلدے این مدح قبلی با و مرحت کردم راجه پوتان شاعر
را چارن میگویند یکے از شعراے وقت این مضمون چنین نظم در آورده

گر پسر دشتی جهان افند زرا	شب ز گشتی همیشه بودی روز	از آنکه چون او بهفته افسر زرا	به نمودی کلاه گوشه پسر
شکر که بعد از چنان پدرے	جانشین گشت انجین پسرے	که ز شفقار گشتن آن شاه	کس به ماتم نه کرد جامه سیاه

روز پنجشنبه ششم محرم سنه ۱۱۸۰ جلال الدین مسعود که منصب چهارم دیات داشت دخالی از مردانگی نبود و در چند معرکه از دکارها بود و فوج
آمد غایتا دخالی از خطبه نمود و تخمینا در سن پنجاه و یا شصت سالگی برض اسهال فوت شد ایفون گذرانی بود ایفون را مثل پیر ریزه
ریزه کرده میخورد و مقرر بود که اکثر اوقات ایفون از دست مادر خود میخورد چون مرض او فوت گرفت و حالت مرگ ظاهر گردید مادرش
از نهایت محبت از همان ایفون که به پسر خود میخورد زیاد بر اندازده خورده بعد از گذشتن پسر به یکد ساعت او هم در گذشت تا آنکه
این قدر محبت از هیچ مادرے بفرزند نشینده در میان هندوان رسم است که زنان بعد از فوت شوهران خواه بجهت محبت خواه حفظ ناموس
پدران و شرم خویشان خود را میسوزند اما از مادران مسلمان و هندوان مثل این کارے بطور نیایده در پانزدهم ماه مذکور اسپیکه سر آمد
اسپان من بود از روے عنایت به راجه مان سنگه مرحت نمودم شاه عباس این اسپ با چند اسپ دیگر و تحفه های لائق مصحوب منیچر
که از غلامان معتبر شاه است بحضرت عرش آشیانے ارسال نموده بود و از دادن این اسپ راجه آنقدر از خوشحالی و شغف نمود که اگر
ملکته با و عنایت میکردم معلوم نبود که این قدر شادی نماید و قیام آورده سه چهار ساله بود و در هندوستان ترقی نمود چنانچه جمیع بندهای
در گاه از منعل و راجه پوت با اتفاق معروض داشتند که از عراق مثل این اسپ به هندوستان نیامده است چون والد بزرگوارم ولایت

خاندهیس و صوبه دکن را به برادر دم دانیال مرحمت نموده به اگر مراجعت میفرمودند از روستای مرحمت باد حکم شد که یک چیرے که خاطر خوا
 تو باشد از من بطلب او وقت یافته این اسپ را التماس نمود بدین جهت باو عنایت فرمودند و روز سه شنبه بیستم عرض داشت اسلام خان
 شریک بر خیزوت جهانگیر قلی خان صاحب صوبه بنگاله که غلام خاص من بود رسید بنا بر جوهر ذاتی و استعداد فطری در جرگه امرای
 کلان انتظام داشت از فوت او خیل از رده خاطر گشتم حکومت بنگاله و تالیف شاهزاده جهاندار را بفرزند اسلام خان مرحمت کردم و
 افضل خان را بجای او صاحب صوبه ولایت بهار ساختم و پسر حکیم علی را که محبت بعضی خدمات به برادر پور فرستاده بودم آید باز گری
 چند کرناٹک همراه آورد که نظیر و عدیل خود داشتند چنانچه یکی از آنها بده گوئی که هر یک برابر نارنجی بود و یک برابر تنج و یک برابر سرخ
 آنچنان بازی میکرد که با وجود خورری و بزرگی یکی خطانمی شد و همچنین از اقسام بازیها آنچنان میکرد که عقل حیران میگشت در همین دریا
 درویش از سرانندپ آمده جانورے غیر کرے آورد و یونک نام ردی پشت بره کلان مشابست تمام دارد و هیأت مجموعی او به میمون
 شبیه است اما دم ندارد و حرکاتش به میمون سیاه بے دم که بزبان هندی بن مانس میگویند بنیاید جثه او برابر میمون بچه دوسه ماهه
 باشد پنج سال پیش این درویش بوده است معلوم شد که ازین کلان تر نمی شود خورش او شیرست کیله هم میخورد چون بغایت
 عجیب نمود و به مصوران فرمودم که شبیه او را با حرکات مختلف کشیدند خیلی در نظر ما که به بنیاید درین روز میرزا فریدون بر لاس
 به منصب یکم را و پانصدی ذات و هزار دوسه صد سوار سرفراز گردید و حکم شد که پانده خان مغل چون از تردد سپا بگری به پای کبر سن
 افتاده است موافق دو هزاری ذات جاگیری یافته باشد الف خان به منصب هفتصدی ذات و پانصد سوار سرفراز گردید منصب
 فرزند اسلام خان صاحب صوبه بنگاله بچهار هزاری ذات و سه هزار سوار مقرر گشت و محافظت قلعه رهناس به کشور خان ولد قطب الدین
 کو که مفوض گردید اهتمام خان به منصب هزاری ذات و سه صد سوار سرفراز گردید و خدمت میر بجری و سامان نواره بنگاله تعیین یافت در
 غره منقر شمس الدین خان ولد اعظم خان ده زنجیر قیل پیشکش نموده به منصب دو هزاری ذات و هزار و پانصد سوار سرفراز گردید و خطاب
 جهانگیر خانی ممتاز گشت و ظفر خان به منصب دو هزاری ذات و هزار سوار مقرر گردید چون دختر جلالت سنگه پسر کلان راجه مان سنگه را
 خواستگاری نمودم تبارنج شانزدهم هشتاد هزار روپیه سابق بخانه راجه ند کو رجیت سرفرازی او فرستادم مقرب خان از بندر
 انبیايت پرده فرنگی ارسال داشت که تا غایت باین خوبی کار مصوران فرنگ دیده نشده بود در همین روز با عمه ام نجیب النساء بیگم
 در سن شصت و یک سالگی برض سل و دق بجوار رحمت ایزدی چوستند میرزا والی پسر او را به منصب هزاری ذات و دولست سوار
 سرفراز گرداندم و اتم تام حاجی ما و سار النهری که مدت ها در روم بود خالی از معقولیت و معرفی نیست خود را ایلچی خود کار گفته در آگره

ملازمت کرد و کتابت مجبوری نیز داشت نظر باحوال و اوضاع او کرده هیچکس از بنده های درگاه تصدیق باطلی بودن او نکردند از زمانه که
حضرت صاحب قرآن فتح روم کرده و ایلدرم بایزید حاکم آنجا زنده بدست افتاد و بعد از گرفتن مشکیش و تحصیل مال یکساله کل ولایت
روم قرار دادند که بدستور ملک مذکور را بتصرف او باز گذارند در همین اثنا ایلدرم بایزید وفات یافت ملک را به پسر او موسی چلی حجت
کرده خود معاودت فرمودند تا حال از جانب قیامه آنجا با وجود چنین احسانه کس نیامده و ایلچی نه فرستادند الحال چگونه باور توان کرد
که این شخص ماوراءالنهر سے فرستاده خوندگار باشد اصلاً این سخن معقول من نیفتاد و هیچکس بر صدق دعوی او گواهی نداد بنا بر این
فرمودم که هر جا میخواست باشد بروم در چهارم ربیع الاول دختر جلالت سنگه داخل خدمت محل گردید و در منزل حضرت مریم زمانی مجلس
عقد و طوی منعقد گشت از جمله چیزهای که راجه مان سنگه همراه نموده شصت زنجیر نعل بود و چون دفع و رفع را نمارا پیش نهادیم شصت
بخاطر گذرانبندم که مهاجرت را باید فرستاد و دوازده هزار سوار مکمل با سرداران کار دیده به همراهی او تعیین نمودم و سواران آن پانصد نفر
احد سوار و دویست سوار برق انداز پیاده پا تو بخانه مشتمل بر هفتاد و پنج کجمنال و شتر نال و شصت زنجیر نعل بدین خدمت معین گردید و شصت
لک روپیه خزانه حکم شد که همراه این لشکر بوده باشد در شانزدهم ماه مذکور میر خلیل الله پسر زاده میر نعمت الله یزدی که محلی از
احوال او و سلسله او پیش ازین نوشته شده بمرض اسهال درگذشت از سیما و آثار اخلاص مندی و درویش منزله ظاهر
بود اگر عمرش امان میداد و مدتی در خدمت میگذرانید بمناسبت عالی سرفرازی می یافت بخشی بر بان پورانه چند فرستاده
یک از آنها را فرمودم که بوزن در آورند پنجاه و دو نیم توله بر آید و روز چهارشنبه بیست و نهم در منزل مریم زمانی مجلس وزن سال
چهل از سالها که فمری ترتیب یافت در وزن را فرمودم که به عورات و مستحقان قسمت نمودند و در پنجشنبه چهارم ربیع الآخر ظاهر بیگ
بخشی اعدیان خطاب مخلص خانی و ملاک تقیای شمیری که به فضیلت و کمالات آراسته بود و علم تاریخ و انساب را خوب میدانست
به خطاب مؤرخ خانی سرفراز گردید و در دهم همین ماه بر خوردار برادر عبداللہ خان را خطاب بهادر خانی داده از اقران ممتاز گردانیدم
مونس خان پسر مہتر خان کوزه از سنگ بشتم که در عهد دولت میرزا انغ بیگ گورگان بنام نامی ایشان ساخته شده بود گذرانید و بخت
تحفه نفیس و خوش اندام و سنگش در نهایت سفیدی و پاکیزگی بر دور گردن کوزه اسم مبارک میرزا را با سنه هجری بخط رفیع کتبه اند
حد ذات خود غایت نفاست دارد من هم فرمودم که اسم مراد اسم مبارک حضرت عرش آشیان را بر کناره لب کوزه نقش کردند
مہتر خان از غلامان قدیمی این دولت است سعادت خدمت حضرت جنت آشیان در یافته و در عهد سلطنت والد بزرگوارم بمرتبه
امارت رسیده بود و او را از معتمدان میدانشند در شانزدهم فرمان صادر شد که ولایت سنگرام چنانچه یکسال در وجه انعام فرزند اسلام خان

مقرر بود یکسال دیگر در وجه انعام افضل خان صاحب صوبه بهار مقرر باشد درین روزها بتختان را به منصب سه هزارى ذات و دودن
پانصد سوار سرفراز گردانیدم یوسف خان ولد حسین خان تکریم به منصب دوهزارى ذات و دشت صد سوار ممتاز گردید و در بیست و
چهارم ماه تختان را با امرامردی که بحیثیت دفع و رفع را مقرر گشته بودند مخلص ساختم خان مذکور به خلعت و اسب و قیل خاصه و شمشیر
مرصع سر بلند گشت ظفر خان بغایت علم سرفراز گردیده به خلعت خاصه و خنجر مرصع اتیاز یافت به شجاعت خان هم علم مرحمت شد خلعت
و قیل خاصه عنایت کردم راجه نرسنگه و یو خلعت و اسب خاصه و سنگی خان اسب و خنجر مرصع و زاین داس کچوایه و علی قلی درین
دو هزار خان هممن دستور یافتند و به بهادر خان و مغز الملک بخشی خنجر مرصع شفقت شد بهمن طریق جمع امرامرداران هر یک بقدر حاجت
و مرتبه خود بغنایات بادشاهانه سرفراز گردیدند و یک هزار و دویست کورگذاشته خانانان که بمرتبه بلند اتالیقی من ممتازست از برهانپور
آمده ملازمت نمود آن مقدار شوق و خوشحالی بر و غلبه کرده بود که نمیدانست که بیایند یا بسر مضطر بانه خود را در پاسبان انداخت
و من نیز سر او را از روی مرحمت و مهربانی برداشتم او را در کنار عطوفت و شفقت کشیدم و روی او را بوسیدم و در سبیل مر و اید
و چند قطعه لعل و زردیشکیش گذرانید قیمت جوهر مذکور سه لک روپیه شد و سواى آن از هر جنس و هر متاع بسیارى بنظر در آورد
بنقد هم جمادى الاولی وزیر خان دیوان بنگاله آمده ملازمت کرد شخصت زنجیر قیل زرد ماده و یک قطعه لعل قطعی مشکیش آورده چون
از خدمتگاران قدیم بود از دو همه خدمت مى آمد فرمودم که در ملازمت باشد چون قاسم خان بابرادر گلان خود اسلام خان اصلا سازگار
نیکو و او را بخدمت حضور طلبیده بودم ویر ذرا آمده ملازمت نمود در بیست و دوم آصف خان لعلی بوزن هفت تانک که ابو القاسم
برادر او در بند رکضایت به مفتاد پنج هزار روپیه خریده بود مشکیش نمود بغایت خوش رنگ و خوش اندام است اما بعقیده من زیاده
از شخصت هزار روپیه نمی ارزد بآنکه از دلپ را به سر را به سکه تقصیرات عظیم بوقوع آمده بود چون پناه بفرزند خانجمنان
آورد گنایان او بعمو مقرون گشت و دیده و دانسته از جرائم او در گذشتم و در بیست و چهارم فرزند ان خانانان که از عقب آدمی آمده
رسیده ملازمت کردند و موازی بیست و پنجاه روپیه مشکیش گذرانیدند و بهمن روز خان مذکور نو در زنجیر قیل مشکیش گردید و روز پنجشنبه
غره جمادى الثانی در منزل حضرت مریم الزمانی مجلس وزن سال شمسی سرانجام پذیرفت و پاره ازان زر بجورات قسمت نمودم و
اتمه حکم شد که به قراى مالک محروسه تقسیم نمایند چهارم ماه فرمودم که دیوانیان بخان اعظم مطابق منصب هفت هزارى جاگیر نخواه
دینند و درین روز ماده آهوس شیر دار آوردند که بغراغت بیگداشت که او را مید و شیدند و هر روز چهار سیر شیر از دودشید میشد
تا غایت دیده و شنیده بودم مزه شیر آهوس شیر ماده گا دو گادیش تقادته ندارد و میگیند که تنگی نفس را فائده میدهد و در یازدهم ماه

راجہ مان سنگھ بخت سرانجام لشکر دکن کہ بدان خدمت تعین یافتہ بود التماس رخصت آئینہ کہ وطن اوست نمود قبل خاصہ ہیاست تمام باو عنایت کردہ رخصت دادم روز دوشنبہ دوازدهم چون عرس حضرت عرش آشیانے بود سوائے اخراجات مجلس مذکور کہ علیحدہ مقرر است چہار ہزار روپیہ دیگر فرستادم کہ بہ فقرا و درویشان کہ در روضہ منورہ حضرت حاضر اند تقسیم کنند درین روز عبد اللہ ولد خان عظیم را بہ خطاب سرفراز خانی و عبد الرحیم پسر قاسم خان را بہ خطاب تربیت خانی سرفراز گردانیدم ۴ روز سہ شنبہ سیزدهم و خضر خسرو را طلبیدہ دیدم فرزندے کہ این قدر بہ پدر ماند کسی یاد ندارد منجمان میگفتند کہ قدم او بر پدرش مبارک نیست اما بر شما مبارک است آخر ظاہر شد کہ درست یافتہ بودند بعد از سہ سال گفتہ بودند کہ او را باید دید چون از سن مذکور در گذشت دیدہ شد در میست و یکم ماہ خانخانان متعدد صاف ساختن ولایت نظام الملکیہ کہ در شفقار شدن حضرت عرش آشیانے بعضے فتور ہا بآن راہ یافتہ بود گردید و نوشتہ داد کہ اگر در عرض دو سال این خدمت را با انصرام نرسانم مجرم باشم مشروط آنکہ سوائے لشکرے کہ بآن صوبہ تعین اند دوازده ہزار سوار دیگر باوہ لک روپیہ خزانہ بہرہا بی او معین گرد و فرمودم کہ ہر دوی سامان لشکر و خزانہ نمودہ اورا روانہ سازند در میست و ششم مخلص خان بخشی اہدیان را بہ خدمت بخشی گری صوبہ دکن سرفراز ساختہ جای اورا بہ ابراہیم حسین خان میر بحر عنایت نمودم در غرہ رجب پیشرو خان و کمال خان کہ از بندہ ہامی روشناس مقرر بودند وفات یافتند پیشرو خان را شاہ طہاسپ بہ عنوان غلامی بہ پدر کلان من دادہ بودند سعادت نام داشت در خدمت حضرت عرش آشیانے چون بہ داروغگی و مہتری فراستخانہ سرفراز گردید پیشرو خان خطاب یافت درین خدمت نبوی ماہر بود کہ گویا جامہ ایست کہ بر قامت قابلیت او دوختہ اند در سن نو و ساگی از جوانان چارہ سالہ جلد تر بود سعادت خدمت پدر کلان من و پدر من و من در یافت تادم مرگ یک لحظہ بے کیفیت شراب نبود۔

آلودہ شراب فغانی بہ خاک رفت | آہ از ملائکش کفن تازہ بوکنند

پانزدہ لک روپیہ از و ماند پسرے در غایت ناقابلے دار و رعایت نام برابر حقوق خدمت پدرش مہتری نصف فراستخانہ باو و نصف دیگر بہ تحاق خان مرحمت شد کمال خان از بندہ ہامی فدوی با اخلاص من بود از طائفہ کلان دہلی است بنا بر طور امانت و دیانت و غایت اعتماد اورا بکاؤل بیگی ساختم انجمن خد متسللان کم بہم میرسند و پسر داشت بہر دو شفقت بسیار کردم اما مثل او کجا در دہم ماہ مذکور لعل کلانوت کہ از خردی در خدمت پدر من کلان شدہ بود و ہر نفس و صونے کہ بزبان و روش ہندی می نشیند باو یاد میداد و در سن شصت و پنج ساگی بلکہ ہفتاد ساگی فوت کردیکہ از کینزان او درین قصبہ ایون خوردہ خود را ہلاک ساخت از مسلمانان کثر

چنین وفائی بجا آورده باشد و در هندوستان خصوصاً در ولایت سلطنت که از توابع بنگاله است از قدیم رسم شده بود که رعایا و مردم آنجا بعضی از فرزندان خود را خواجه سرانموده در عووض مال و اجبی به حکام میدادند و این رسم رفته رفته به دیگر ولایت نیز سرایت کرده هر سال چندین اطفال ضایع و مقطوع النسل پیش از این عمل رواج تمام یافته بود و درینو لا حکم نمودم که من بعد هیچکس باین امر هیچ قیام و اقدام ننماید و خرید و فروخت خواجه سرایان خود سال بالکل بر طرف باشد با سلام خان و سایر حکام صوبه بنگاله فرمانها صادر گشت که هر کس مرتکب این امر شود تنبیه و سیاست نمایند و خواجه سرایان خود سال نزد هر کس که باشد بگیرند تا غایت بیچ یک از سلاطین سابق این توفیق نیافتند انشاء الله تعالی در اندک فرصتی چنان خواهد شد که این رسم مردود بالکلیه بر طرف شود هرگاه خرید و فروخت خواجه منع شد هیچ کس باین فعل ناخوش بیفایده اقدام نخواهد نموده اسب سمنده از جمله اسبان فرستاده شاه عباس که سر طویل و اسبان خاصه من بود به خانخانان مرحمت کردم آنقدر خوشحال شد که بشرح راست نیاید الحق که باین گلخانه و خوبی اسب تا غایت به هندوستان نیامده است و فیل فتوح را که در جنگ بے بدل است با بیست زنجیر دیگر با و عنایت نمودم چون کشن سنگه که به همراهی مصابت خان تعیین بود خدمات پسندیده به تقدیم رسانید و در جنگ مردم و انا زخم بر چهره به پای او رسیده تا بیست کس نامی او به قتل آورده بود و قریب به سه هزار کس را در شکیار ساخت به منصب دویزاری ذات و هزار سوار سرفراز شد و در چهاردهم ماه مذکور حکم کردم که میرزا غازی متوجه قندهار شود از اتفاقات حسنہ بمجرا آنکه میرزای مشارالیه از بهکر روانه ولایت مذکور گرد و خبر فوت سردار خان حاکم آنجا میرسد سردار خان از طایر زمان مقرر و روشناس میرزا محمد حکیم عم من بود تخته یک اشتیاد داشت نصف منصب او را یفرزندان او مرحمت نمود روز دوشنبه هفدهم پیاده بقصد زیارت روضه منوره حضرت عرش آشیانه متوجه شدم اگر میسر میبود این راه بزره و بسر میبودم حضرت والد بزرگوارم بحیث ولادت من از پنجپور به اجسیر که یک حد و بیست کرده است پیاده زیارت حضرت خواجه معین الدین سنجر چشتی متوجه گشته بودند اگر من بسر و چشم این راه به پیایم هنوز چه کرده باشم چون به سعادت زیارت مشرف شدم عمارت که بر سر روضه منوره شده بود دیدم بنوعی که خاطر خواه من بود بنظر در نیامد چرا که منظور آن بود که روضه ما به عالم مثل این عمارت در معموره دنیا نشان ندهند چون در آشنای عمارت مذکور از خسرو بیطالع ابن نوع امری به ظهور آمد بالفردت روانه لاهور شدم معماران به سبقت خود یک طور ساخته بودند آخر الامر بعضی تصرفات نموده شد تا آنکه مبلغ کلی صرف نموده سه چهار سال کار کرده بودند فرمودم که دیگر بار معماران ما هر باتفاق مردم صاحب وقوف بعضی جاها را بنوعیکه فرایافته بنید از تدریج رفته عمارت عالی سامان پذیر گردید و باقی در غایت صفای و در عمارت مقبره منوره ترتیب یافت و دروازه در نهایت رفعت و عظمت مشتمل بر منارها از سنگ سفید پرداخته ساخته شد

مجملاً پانزده لک روپیه که مواری پنجاه هزار تومان رایج ایران و چهل و پنج لک خانی مطابق زر توران بوده باشد خرج این عمارت
 عالی را به من شنیدند و روز یکشنبه بیست و سوم بخانه حکیم علی به تماشا حوضی که مثل آن در زمان حضرت عرش آشیانی
 در لاهور ساخته بود با جمعی از مقرران که آن حوض را ندیده بودند رفتیم حوض مذکور را دیدیم و در آن گشتیم و در پهلوی حوض خانه
 ساخته شده در غایت روشنی که راه بان خانه هم از درون آب است و آب از آن راه بیرون در نمی آید ده دوازده کس در آنجا
 صحبت می داشتند از نقد و خصل آنچه در وقت او گنجینه پیش کش نمود بعد از ملاحظه خانه و در آمدن جمعی از نزدیکان بدانجا حکیم را به منصب
 دویزاری سرفراز ساخته بدو تاختخانه معاودت نمودم روز یکشنبه چهارم شعبان خانخانان به عنایات کمر شمشیر مرصع و خلعت و قیل
 خاصه سرفراز گردیده به خدمت دکن مرخص شد و راجه سورج سنگه که از تعینات خدمت مذکور بود به منصب سه هزار ذات و دویزار
 سوار ممتاز گردید چون مکرر بعرض رسید که از برادران و ملازمان ترقی خانی از بر عیاد و سکنه احمد آباد گجرات میرسد و ضبط خوشان
 و مردم خود و واجبی نیتواند کرد و صوبه مذکور را از و تغییر نموده با عظم خان مرحمت نمودم و مقرر شد که خود در ملازمت بوده جهانگیر علی
 پسر گلان او به نیابت او روانه گجرات گردد و منصب جهانگیر علی خان از اصل و اضافت به سه هزار ذات و دویزار و پانصد سوار
 مقرر گردید و حکم شد که با اتفاق موهن داس دیوان و مسعود بیگ بهدانی بخشی مهات صوبه مذکور را فیصل میداده باشند موهن داس
 به منصب هشت صدی ذات و پانصد سوار و مسعود بیگ به سه صدی ذات و یک صد و پنجاه سوار سرفراز گردید از بنده های حضور
 تربیت خان به منصب بنقص صدی ذات و چهار صد نفر و نصر الله بهین منصب سرفراز گشته مترخان که بحالی از احوال او نوشته شده
 در همین روزها وفات نمود و مونس خان پسر او را به منصب پانصدی ذات و یکصد و سی سوار سرفراز ساختم و روز چهارشنبه چهارم
 ذی حجه خسرو را از دختر خان اعظم پسر متولد شد نام او را بلند اختر نهادم و در ششم ماه مذکور مغرب خان صورتی فرستاد که
 عقیده فرنگیان اینست که این صورت شبیه صاحبقرانی است در دقیقه ای که درم بایزید بدست لشکر فیروزی اثر ایشان گرفتار
 آمد نصرانی که در آن وقت حاکم استنبول بود ایلمی بانحضرت و بدایا فرستاده اظهار اطاعت و بندگی نموده مصورے که همراه ایلمی
 ساخته بودند صورت آنحضرت را شبیه کشیده برده اگر این دعوی اصلی داشته باشد هیچ چیز خفه پیش من بهتر ازین نخواهد بود چون
 به صورت و حلیه اولاد و فرزندان سلسله علیه آن حضرت مشابهتی ندارد و خاطر به راست بودن این سخن نسلی نمی شود

چهارم از جلوسهای یون

تویل حضرت نیر اعظم فیض بخش عالم به برج حمل شب شنبه چهاردهم ذی حجه سنه هجری اتفاق افتاد و نوروزگیتی افروز بهیار کے
 و فرخی آغاز شد و در جمعه پنجم محرم سنه حکیم علی وفات یافت حکیم بنیظیر بود از علوم عربیه بهره تمام داشت شرحی بر قانون در عهد
 خلافت والد بزرگوارم تالیف نموده است کدش بر فہمیش زیادتی داشت چنانچہ صورت او بر سیرت و کسی بر دستانے بجلایر باطن
 و شریر النفس بود و در ستم صفر مرزا بر خوردار را بخطاب خان عالم سرفراز ساختم از نواحی پیچور ہند داندہ آوردند کہ باین کلاسنے تا حال
 دیدہ نشیندہ بود فرمودم کہ بوزن در آوردند سی و سہ نیم سیر کشیدہ شد و در دو شنبه نوزدهم ربیع الاولی مجلس وزن قمری در خانہ
 والد بزرگوارم ترتیب یافت پارہ ازان زر بہ عوراستے کہ در ان روز جمع گشتہ بود و قیمت شد چون ظاہر گردید کہ بحجت نظام
 سلطنت و سرانجام مہمات محبوبہ دکن ضرورت کہ یکے از شانزادہ ہارا روانہ سازد بنا بر ان بخاطر رسید کہ فرزند پر وزیر را باید فرستاد
 فرمودم کہ سامان فرستادن او نمودہ ساعت رخصت تعیین نمایند و مہابت خان را کہ بہ خدمت سرداری لشکر قاہرہ اناستے مقہور
 تعیین بود و بہ مصلحت بعضی خدمات حضور بدرگاہ طلب داشتہ عبد اللہ خان را بہ خطاب فیروز خلی سرفراز ساختہ بعوض او تعیین
 نمودم و عبد الرزاق بخشی را فرستادم کہ بہ جمیع منصبداران آن لشکر حکم برساند کہ از گفتہ خان مذکور بیرون نرفتنہ شکر و شکایت اورا
 عظیم موثر شناسند و در چہام جمادی الاولی یکے از بزبانسان کہ قبیلہ مقرر اند بزخصی بنظر گذرانند کہ بطریق بر مادہ پستان داشت
 و مقدار یک پیالہ تموہ خوری ہر روز شیر میداد چون شیر از تمہائے الکی است و مادہ پرورش بسیارے از حیوانات است این امر
 غریب را شگون خوب دانستم ششم ماہ مذکور خرم پسر خان اعظم را بہ منصب دویزاری ذات و ہزار و پانصد سوار سرفراز ساختہ بحکومت
 و دارائی ولایت سورنھ کہ بچونہ گرم مشہور است فرستادم حکیم صدر را بہ منصب پانصدی ذات و سی سوار ممتاز ساختہ بہ خطاب
 مسیح الزمانے نامور گردانیدم در شانزدہم کرشمہ مرصع بہ راجہ مان سنگہ فرستادہ شد در بست دوم بست لک روپیہ بحجت مدد خرج
 لشکر دکن کہ بہمراہی پر وزیر تعیین یافتہ اند تجویل خزانچی علیحدہ نمودہ پنج لک روپیہ دیگر بحجت مدد خرج پر وزیر مقرر گشت روز چہار شنبہ
 بست و ہجسم جہاندار کہ قبل ازین بہمراہی قطب الدین خان کوکہ ولایت بنگالہ تعیین یافتہ بود آمدہ ملازمت نمود و واقعی معلوم من
 شد کہ او مجدد ب مادر زاد است چون خاطر متعلق بہ سامان دکن بود بتاریخ غرہ جمادی الاخری امیر الامرا را نیز بحکومت مذکور
 تعیین نمودم بہ عنایت خلعت و اسب سرفراز گردید کہم چند پسر جلگنا نہ را بہ منصب دویزاری ذات و ہزار و پانصد سوار نواخت

به همراهی پسر وزیر فرمودم در چهارم ماه سی صد و هفتاد و نفر سوار احدی به کمک لشکر انا بهر اهی عبداله خان مقرر گشتند یک صد
 ساس اسپ نیز از طوایل سرکار فرستاده شد که بهر کس از منصبدار واحدی که صلاح داند بدید و در هفتاد و یک قطعه لعل که قیمت
 آن شصت هزار روپیه بود به پسر وزیر عنایت کردم و یک قطعه لعل دیگر با دو مرد وارید که تخمیناً چهل هزار روپیه می ارزند بخرم مرحمت شد روز
 دوشنبه بیست و هشتم جلگانه به منصب پنج هزاری ذات و سه هزار سوار سرفراز گردید و در هشتم ماه رجب را سه سکه بمنصب چهار هزاری
 ذات و سه هزار سوار سر ملندی یافت و به خدمت دکن مرخص گشت روز پنجشنبه نهم شانزده شهر یار از گجرات آمده ملازمت نمود روز شنبه
 چهاردهم فرزند پسر وزیر را به خدمت تسخیر ملک دکن رخصت نمودم خلعت و اسپ خاصه و فیلی خاصه و کمر شمشیر و خنجر مرصع عنایت شد
 و سرداران و امرای که بهر اهی او تعیین یافته بودند بقدر مرتبه و حالت خود هر یک بمنایت اسپ و خلعت و فیلی و کمر شمشیر و خنجر
 مرصع خوشدل و سرفراز گردیدند هزار نفر احدی در ملازمت پسر وزیر به خدمت دکن تعیین نمودم در همین روز با عرض داشت عبداله خان
 آمد که رانای مقهور را در کوهستان در جایای قلب تعاقب نموده چند زنجیر فیلی و اسباب او بدست افتاد چون شب درآمد جانی
 به تنگ پایرون برده بدر رفت چون کار را بر دستنگ ساخته ام غمگین گرفتار خوابیدش یا به قتل خواهد رسید خان ندک و را
 به منصب پنج هزاری ذات سرفراز ساختم و تسبیح مردارید که به ده هزار روپیه می ارزد به پسر وزیر عنایت شد و چون ولایت خاندیس برابر
 بفرزند مشارالیه داده شده بود قلعه اسیر را هم بد و مرحمت کردم و سی صد راس اسپ بهر اهی او مقرر گشت که با حدیان منصبداران
 و بهر کس که لایق عنایت باشد بدید در بیست و هشتم سیف خان بار بهر به منصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار و سی صد و پنجاه
 سوار سرفراز گردیده بخد مت فوجدار می سرکار حصار مقرر گشت روز دوشنبه چهارم شعبان یک زنجیر فیلی بوزیر خان عنایت شد و
 روز جمعه بیست و دوم حکم فرمودم که بنگ و بوزره که نشان فساد کلی است در بازار با نفر و شدند و قمار خانها را بر طرف سازند و این باب تا یک
 تمام نمودم و در بیست و پنجم شیر از شیر خانه خاصه آوردند که بگا و جنگ اند از مردم بسیار محبت نماشا استاده بودند جماعه از جوگیان
 هم بود شیر به یک از جوگیان که برهنه بود بطریق بازی نه از روئے غضب متوجه شد و در برابر زمین انداخت و چنانکه بماده خود جفت
 میشد بهمان طریق بالاس جوگی بر آمده خنجر دکن گرفت و روز دیگر هم همان طور حرکت نمود و چند نوبت این حرکت از دو وقوع آمد چون
 تا غایت چنین امری دیده نشده بود و غایت تمام داشت نوشته شد در دوم شهر رمضان غیاث خان حسب التماس اسلام خان
 به منصب هزار و پانصدی ذات و بیست صد سوار سرفراز گردید فریدون خان بر لاس را به منصب دو هزار و پانصدی ذات و
 دو هزار سوار ممتاز ساختم هزار توپچه طلا و نقره و سه هزار روپیه در روز تحویل حضرت نیر اعظم به برج عقرب که با اصطلاح هندوان شکر است

میگویند تصدیق نموده شد. در دهم ماه مذکور فیصله به شاه بیگ یوزی مرحمت گردید و اسلام احمد عرب که از جوانان قرار داده عرب است از خویشان مبارک حاکم در قبول بنا بر توهمی که از شاه عباس در خاطر او قرار گرفته بود بلازمست من آمد و او را نوشته به منصب چهارصدی ذات و دو بیست سوار سرفراز ساختم و مجدداً توج دیگر که یک صد و نود و سه منصبدار و چهل و شش نفر احمده بودند از عقب پرورین بخارمت دکن فرستاده شد. و پنجاه راس اسب نیز حواله یک از بنده های درگاه شد که به پرورین رساند در روز جمعه سیزدهم مضمونی بنحاطر رسید و این غزل در سبک نظم در آمد غزل

من چون کنم که تیر غمت بر جگر رسد	آیا چشم ما رسیده دیگر بر دگر رسد	مستانه می خرامی دست تو عالمی	ایستند میکنند که مباد نظر رسد
در وصل دست مستم و در هجر بفرار	داد از چنین غمی که مرا سر بسر رسد	مد ویش گشته ام که بپویم رهصال	فریاد از آن زمان که مرا این خبر رسد
	وقت نیاز و عجز جهانگیر بر سر رسد	ایستد آنکه شعله نور را بر سر رسد	

روز یکشنبه پانزدهم پنجاه هزار روپیه سابق بخانه صید مظفر حسین مرزا پسر سلطان حسین مرزا ابن بهرام مرزا ابن شاه اسمعیل صفوی که بجهت فرزند خرم خواستگاری شده بود فرستادم و در هفدهم ماه مبارک خان شیردانی به منصب هزاری ذات و سی صد سوار سرفراز گردید و پنجاه هزار روپیه نیز با و مرحمت شد. و چهار هزار روپیه به حاجی بے اوزبک عنایت شد. در بیست و دوم یک قطعه نعل و یک دانه مروارید به شهریار شفقت شد. یک لک روپیه مدد خرج گویان بجایه او یاقات که بخد مت دکن تعیین یافته بودند داده شد و دویست و پنجاه هزار روپیه به فرخ بیگ مصور که از بے بدلان عصر است لطف نمودم چهار هزار روپیه بجهت خرج بابا حسن ابدال فرستاده شد و هزار روپیه حواله ملا علی احمد مهر کن و ملا روزبهان شیرازی نمودم که در عرس حضرت شیخ سلیم به روضه ایشان صرف نمایند و یک فیصل به محمد حسین کاتب دینار روپیه به خواجه عبدالحق انصاری مرحمت شد بدینسان حکم کردم که منصب مرضی خان را مطابق پنجاه هزار ذات و سوار اعتبار نموده جاگیر تنخواه دهند به برادرزاده بهاری چند قانوگو سیرکار اگر حکم کردم که هزار پیاده از زمینداران اگره سامان نموده و با هیانه قرار داده بدکن نزد پرورین بر دینج لک روپیه دیگر بجهت مدد خرج پرورین مقرر گشت روز پنجشنبه چهارم شوال اسلام خان به منصب پنجاه هزار ذات و سوار سرفراز گردید ابول بے اوزبک به منصب یک هزار و پانصدی و ظفر خان به منصب دو هزار و پانصدی اعتبار یافتند و دویست و پنجاه هزار روپیه به بدیع الزمان پسر مرزا شاه رخ دینار روپیه به پنهان مصر مرحمت شد و حکم کردم که نقاره به جمعی مرحمت شود که پله منصب آنها بر سه هزار می و بالاتر رسیده باشد پنجاه هزار روپیه دیگر از روزن بجهت تعمیر بل بابا حسن ابدال و عمارت که در اینجا واقع است حواله ابو الوفا پسر حکیم ابو الفتح شد که اهتمام نموده بل و عمارات مذکور را در غایت استحکام به انصرام رسانده روز شنبه سیزدهم چهار گهری از روز مانده ماه آغاز گرفتن نمود مرتبه بر تپه تمامی جرم او

منحرف گشت و تانج گھڑی شب گرفته بود بجهت دفع نحوست آن خود را بطلا و نقره و پارچه و غلہ وزن نموده اقسام حیوانات از قبیل اسب
و غیره تصدق نمود قیمت مجموع پانزده ہزار روپیہ شد فرمودم کہ بہ مستحقان و فقرا قسمت نمودند و بہت و پنجم و خیر را بچند بندہ را با تمام
پدر او بہ خدمتگاری خود گرفتہ و بمیر فاضل برادرزادہ میر شریف کہ بہ فوجدارہ قیولہ و آنجا و د مقرر شدہ بود یک قبیل عنایت نمودم و
عنایت اللہ بہ خطاب عنایت خانی سرفراز شد چہار شنبہ غرہ ذی قعدہ بہاری چہ بہ منصب پانصدی ذات و سی صد سوار ممتاز گشت
و یک قبضہ کچوہ مرصع بفرزند با با خرم مرحمت شد ملا حیاتی را کہ پیش خانخانان فرستادہ بعضی سخنان زبانی کہ شعر بر انواع مرحمت و
شفقت بود پیغام دادہ بودم آمد و یک قطعہ لعل و دو مروارید کہ خانخانان بدست او فرستادہ بود تحمیناً بست ہزار روپیہ قیمت داشت
آورده گذرانید میر جمال الدین حسین کہ در برہانپور بود و بحضور اورا طلب داشتہ بودم آمدہ ملازمت نمود و دو ہزار روپیہ بہ شجاعت خان
دکنی مرحمت شد در ششم ماہ مذکور پیش از آنکہ پردیز بہ برہانپور برسد عرض داشت خانخانان و امر رسید کہ دکنیان جمعیت نمودہ
تقام فساد اند چون معلوم شد کہ با وجود تعین پردیز و لشکر کہ در خدمت او رفقہ و مقرر شدہ ہنوز بدو کمک احتیاج دارند بخاطر
گذرانیدم کہ خود متوجہ شوم و بہ عنایت انہی خاطر از ان ہم جمع نمایم درین اثنا عرض داشت آصف خان ہم آمد کہ توجہ حضرت بایجا
لایق دولت روز افزون است و عرض داشت عادل خان بیجاپوری رسید کہ اگر یکے از معتمدان در گاہ باین طرف مقرر شود کہ ہمیشہ
و مدعیات خود را با و بگویم تا او بعرض اقدس رساند امید ہست کہ باعث صلاح حال این بندہ با گردد بہا بر این مقدمات با امر او و خواہ
کنکاش نمودم تا ہر کس را کہ انچہ بخاطر رسد عرض نماید فرزند خاننجان بعرض رسانید کہ با وجودیکہ چندین امر از معتبر بحبت تسخیر کن حص
شدہ باشند توجہ حضرت بہ نفس نفیس ضرور نیست اگر حکم شود بندہ ہم بملازمت شاہزادہ برود و این خدمت را در ملازمت ایشان
انشاء اللہ تعالی بہ تقدیم رساند ہمہ دولت خواہان را این سخن معقول و پسندیدہ نمود با آنکہ ہرگز جدائی اورا بخاطر قرار ندادہ بودم چون
ہم کلانی بود با ضرور رضا دادم و فرمودم بمجد آنکہ مہمات آنجا صورت پادشہی توقف متوجہ ملازمت شود و زیادہ از یک سال در
آن حدود نباشد و زسہ شنبہ ہفتدہم ذی قعدہ اختیار رخصت او بود خلعت خاصہ زرد و زری و اسب خاصہ با زین مرصع و کمر شمشیر
مرصع و قبیل خاصہ مرحمت فرمودم و توانا توغ ہم مرحمت شد و فدائے خان را کہ از بندہ ہای صاحب اخلاص است خلعت
و اسب و مد و خراج لطف نمودہ بہ منصب ہزاری ذات و چہار صد سوار اصل و اضافہ سرفراز ساختم و ہمراہ خان جان تعین نمودم
کہ اگر کسی را نزد عادل خان حسب التماس او باید فرستاد اندازد و اندہ گرداند و لنگو پٹت کہ در زمان حضرت عرش آشیانی
از جانب عادل خان ہمراہ پیشکش او آمدہ بود اورا ہم ہمراہ خان جان رخصت فرمودہ اسب و خلعت و زر عنایت کردم و از امر

د لشکریان که همراه عبداللہ خان بہ خدمت دفع رانائے مقہور تعین بودند مثل راجہ نرسنگدو و شجاعت خان و راجہ بکرماجیت و غیرہ
با چہار پنجہزار سوار بہ ملک فرزند خانجہان تعین شدند و متحد خان را بقدر غن فرستادم کہ آن مردم را سزاوی کردہ در او صین بجان
ہمراہ سازد و از مردم در خانہ شش ہفت ہزار سوار از مسل سبت خان بارہمہ و حاجی بی اوزبک و اسلام اللہ عرب برادر زادہ مبارک
عرب کہ ولایت جو ترہ و درنول و آن نواحی در تصرف دارد و دیگر منصبداران و نزدیکان ہمراہ او ساختم و در وقت رخصت ہر یک را
باضافہ منصب و خلعت و مدد خرج سرفراز نمودم و محمدی بیگ را بخشی لشکر ساختہ دہ ہک روپیہ مقرر کردم کہ ہمراہ سازند بہ پرویز
اسپ خاصہ و بہ خانخانان و دیگر امراے و بندہ ہای کہ تعین یافتہ آن صوبہ بودند خلعتہا مرحمت نمودہ فرستادم و بعد از اتمام
این امور بہ قصد شکار از شہر برآمدم و ہزار روپیہ بمیر علی اکبر عنایت شدہ چون فصل ربیع رسیدہ بود بلا حطہ آنکہ مبادا از عبور لشکر
نقصانے بزروعات رعایا برسد و با وجود آنکہ قوریسا دل را با جمعی از اہل دیان بجهت ضبط زراعات تعین نمودہ بودم و چند
را حکم کردم کہ منزل بہ منزل ملاحظہ پایمالی نمودہ عوض نقصانے کہ بزر اعتما برسد رعایا را مبادا ہ باشند دہ ہزار روپیہ
بہ دختر خانخانان کوچ و اینال و ہزار روپیہ بہ عبدالرحیم خرم و دخرج گویان و ہزار روپیہ بقاچاے و کھنی مرحمت نمودم و از دہم
خبر خان برادر عبداللہ خان اصل و اضافہ بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار و بہادر خان برادر دیگر بہ منصب سی صد ذات
و سہ صد سوار سرفراز گشتند و درین روز دو آہو شاخ دار و یک آہوے مادہ شکار شدہ در سیر دہم یک اسپ خاصہ بجان جہان مرحمت
نمودہ فرستادم بدیع الزمان پسر میرزا شاہ رخ را بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختہ پنجہزار روپیہ مدد خرج عنایت
کردم و بہ ہمراہی خان جہان بہ خدمت دکن رخصت یافت و درین روز دو آہو و سہ آہو مادہ شکار شدہ چہار شنبہ دہم یک نیل گاؤ
مادہ و یک آہوے سیاہ بہ بندوق زدم در پانزدہم یک نیلہ گاؤ مادہ و یک چنکارہ بہ بندوق زدہ شدہ در ہفتدہم ماہ دو قطعہ لعل
دیک دانہ مروارید جہانگیر قلی خان از گجرات و ایفون دان مرصع کاری کہ مقرب خان از بندر کفنیایت فرستادہ بود بنظر گذشت
بستم یک شیر مادہ و یک نیلہ گاؤ بہ بندوق زدہ شدہ و بچہ ہمراہ مادہ شیر بودند بجهت انبوے جنگل و بسیارے درخت از نظر ناپدید
گشتند حکم شد کہ تفحص نمودہ بدست در آورند چون بہ منزل رسیدم یکے از شیر بچہا را فرزند خرم آوردہ از نظر گذرا نید و روز دیگر
بچہ دوم را مصابت خان گرفتہ حاضر ساختہ و ہیست دوم در وقتی کہ نیلہ گاؤے را بقایوے نزدن نزدیک ساختہ بودم ناگاہ
جلو داری و دو کمار ظاہر شدند و نیل گاؤرم خوردہ بد رفت از غایت اعراض فرمودم کہ جلو دار را ہانجا بکشند و پاسے
کماران را بریدہ و بر خر سوار کردہ گرداگرد او بگردانند تا دیگرے این جرأت نکنند بعد ازان شکار کنند بر اسپ شکار باز در

کرده به منزل آدم روز دیگر نیکه گاو کلاسه را بقراولی اسکندر رمین به بند و قی زوم و او را به منصب سی صدی ذات و پانصد سوار از اصل و اضافه سرفراز ساختم روز جمعه بیست و چهارم صفر رخان که از صوبه بهار آمده بود به سعادت کورنش سر بلندی یافت یک صد نفر نذر و یک قبضه شمشیر و پنج میل ماده و یک زرشکیش گذر ایند فیل از مقبول افتاد در همین اثنا و کار خواجہ سمرقندی از پنج آمده ملازمت نمود و یک جلد مرتفع و چند سراسپ با دیگر تخت پیشکش گذر ایند و به خلعت انبیا یافت روز چهارشنبه ششم ذی حجه بمغز الملک که از خدمت بخشی گری لشکر انا مقهور تغیر یافته بود بیمار و خراب ملازمت نمود و در چهاردهم ماه مذکور عبدالرحیم خورا با وجود نقصیبات کلی گنایان اورا عفو فرموده به منصب یوزباشی و بیست سوار سرفراز ساختم و فرمودم که به کشمیر رفته بانفاق بخشی آنجا محله مردم تبلیغ خان را و سایر جاگیر داران و اویماقات نوکر و غیر نوکر دیده طومار واقعی بدرگاه آورد کشور خان و لد قطب الدین خان از قلعه رهناس آمده سعادت خدمت و کورنش دریافت *

جشن نوروز پنجم از جلوس همایون

روز یکشنبه بیست و چهارم ذی حجه بعد از دوپهر و سه گهری حضرت نیر اعظم به برج چهل که خانه شرف و سعادت است تحویل نمود و درین ساعت فیض بخشی در مقام پاک بهل که از مواضع پر گنه باری بوده باشد مجلس نوروزی ترتیب داده بسنت پدر بزرگوارم بر تخت جلوس نمود صبح آنکه روز نوروز عالم افروز بود مطابق غره فردر دین ماه سنه پنجم جلوس در همین مقام بارعام داده جمیع امرا و بنده های درگاه به سعادت کورنش تسلیم مبارکباد سرفراز گشتند پیشکش بعضی امرا از نظر گذشت خان اعظم یک دانه مروارید که چهار هزار روپیه قیمت شده بود گذر ایند و میران صدر جهان بیست و هشت دست جانور شکاری از باز و جره و دیگر تخت بنظر گذر ایند و مهابت خان دو صند و قچه کار فرنگ که اطراف آنرا به تخته های بلور ترتیب داده بودند چنانچه هر چه در درون آن نهاده میشد از بیرون نیوس میمود که گویا هیچ حایلی نیست پیشکش نمود کشور خان بیست و دو زنجیر فیل از نو داده پیشکش گذر ایند پنجمین هر کس از بنده های درگاه تحفه و پیشکش که داشتند گذر ایند ناصر الدین پسر فتح الله شریعی به تحویل داری پیشکش نفر گشت به سارنگد یو که به بردن فراین به لشکر ظفر اثر دکن تعیین یافته بود و بخت پر و نیر و بهر یک از امرا تبرک خاصه سرفراز ساختم به شیخ حسام الدین پسر غازی خان بد بخشی

۱۰۰ ابن همان عبدالرحیم است که رفاقت خسرو نموده همه جا همراه او بود و بعد از گرفتاری بموجب حکم در پوست خر کشیده بودند چون عمرش باقی بود از ان مملکه نجات یافته و از بند خلاص شده و در بنده گان حضور میبود و خدمت میکرد تا رفته رفته بر دهر بان شد و مد *

که طریقه درویشی و گوشه نشینی اختیار نموده هزار رویه و فردی شال شفقت نمودم روز دیگر نوروز به قصد شکار شیر سوار شدم سه شیر
دور و یک دوه شکار شد با حدیای نیک آثار جلالت ظاهر نموده به شیر درآمده بودند انعام داده بزبادتی ناپسند سرفراز ساختم به تاریخ
بست و ششم ماه مذکور اکثر روزها به شکار نبله گاو یا مشغول داشتم چون هوا رو به گرمی نهاد و ساعت داخل شدن آگره نزدیک رسید
از جانب روب باس توجه نموده چند روز دیگر در آن نواحی شکار آهون نمودم روز شنبه غره محرم شده روب خواص که روب باس آبادان
کرده است پیشکشی که ترتیب داده بود و بنظر گذرانید آنچه خوش آمد و چه قبول یافت تنه با انعام او مقرر گشت در همین ایام بایزید
بنگلی و برادران او که از صوبه بنگال آمده بودند به سعادت کوشش سرفراز گشتند سید آدم ولد سید قاسم بارهه نیز که از احمد آباد
هجرات آمده بودند بدین سعادت امتیاز یافت و یک زنجیر نبل پیشکش گذرانید و جداری صوبه ملتان از تغیر تاج خان به ابول
به اوز یک مرحمت شد دو شنبه شده نزول اجلال در باغ منبذ اگر که در نزدیکی شهر است واقع شد صباح آنکه ساعت دخول
شهر بود بعد از گذشتن یک پیر و دو گھڑی سوار شدم و تا ابتدا سیمعموره بر اسب سواری نموده چون سواد شهر ظاهر گشت بجهت
آنکه خلایق از دور و نزدیک توانند دید سواری فیصل اختیار کردم و از هر دو طرف راه زرافشان بعد از دو پیر در وقتیکه منجمان اختیار
نموده بودند به مبارکی و تحرمی بدولت خانه همایون داخل شدم بنا بر رسم مقرر ایام نوروز فرموده بودم که دو تختانه را آئین بسته
یا رگاه های آسمان تمثال ایستاده کرده بودند بعد از ملاحظه آئین خواجہ جهان پیشکشی که ترتیب داده بود از نظر اشرف گذرانید
انچه از هر جنس و هر قسم از جواهرات مشه و امتعیه پسند خاطر به گزین گردید قبول فرموده تنه را با انعام او مقرر داشتم به مشرفان شکار
فرموده بودم که مجموع جانورانی که از روز برآمدن تا تاریخ دخول شهر شکار شده باشد معروض دارند درین وقت بعضی ساریند
که در مدت پنجاه و شش روز یک هزار و سی صد و شصت و دو جانور جاندار از چرند و پرند شکار شده هفت عدد شیر نبله گاو
نر داده هفتاد و اس آهوی سیاه پنجاه و یک راس سایر جانوران از ماده آهوی و بز کوهی و روج و غیره هشتاد و دو راس کلنگ
و طادس و سرخاب و سایر جانوران پرنده یک صد و بیست و نه قطعه شکار ماهی یک هزار و بیست و سه عدد و در جمیع هفت
مقرب خان از بندر کهنایت و سورت آمده سعادت ملازمت دریافت جواهر و مرغ آلات و ظروف و نعل و طلا و نقره کار و رنگ و
دیگر نفایس و مخفای غیر مکرر و داده و غلام حبشی و اسپان عربی و از هر قسم چیزی که بخاطر رسیده آورده بود چنانچه در عرض دینم
ماه مخفای ادا از نظر گذشت و اکثر موافق مرضی خاطر ما بود درین روز صفدر خان که به منصب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز
بود بزبادتی منصب که پانصدی ذات و دولیت سوار باشد ممتاز گشته به عنایت علم سر بلند یافت و بجایگزینی سابق خود مخلص گردید

و به کشور خان و فریدون خان برلاس نیز علم مرحمت شد و یک زنجیر نعل فوج بجهت افضل خان حواله پشتون پسر او شد که براس
پدر خود و برادر خواجہ حسین که از بنائز خواجہ معین الدین خشتی است بمقدار نیمه ساله هزار روپیہ عنایت نمودم یوسف زرنجی بخط ملا میر علی
مصور و ندیب جلد طلا در غایت تکلف و صفا که هزار مہ قیمت داشت خانخانان شکیب فرستاده بود معصوم وکیل او آورده گذرانید
تا روز شرف که انتہای صحبت نوروز است ہر روز شکیب چند سے از امرا و بندہ ہای درگاہ بنظر میگذاشت و از نفایس شکیب ہر کس
انچہ پسند خاطر می افتاد قبول نموده تہہ را بازی دادم و روز پنجشنبہ ۱۳ مطابق ۱۹ فروردین ماہ کہ روز شرف و خرمی و خوشحالی حضرت
نیر اعظم ست فرمودم کہ مجلس جشن ترتیب داده از اقسام کیفیات حاضر سازند و بامرا و سائر بندہ ہای درگاہ حکم شد کہ ہر کس کہ خواہد بخواب
طبیعت کیفی اختیار کند اکثر شراب و چند سے مفرح و بعضی از افیونات انچہ خواستند خوردند مجلس شگفتہ گشت جہاگیر قلی خان از
گجرات یک تخت نقرہ نبت و مصور بروش و ساخت تازہ شکیب فرستاده بود بنظر گذاشت و بہ ہما سنگہ نیز علم شفقت شد و در
ابتدای جلوس مکر حکم کردہ بودم کہ من بعد شکیب خواجہ سرائند و خرید و فروخت نشود و ہر کس کہ ترکب این عمل گردد گنہگار باشد
درینو لا افضل خان چند از آن بدکاران را بدرگاہ از صوبہ بہار فرستاد کہ بدین عمل شنیع قیام نموده اند آن بے عاقبتان را فرمودم
کہ در مجلس موہبہ نگاہ دارند و در شب پنجشنبہ دوازہم امر عجیب و قضیہ غریب رویداد جمعی از قوالان دہلی سرود در حضور میگفتند و سید
شاہ بروش تقلید سماع مینمود و این بیت میر خسرو بیت

ا ہر قوم راست را ہے دینی و قبلہ گاہے | من قبلہ راست کردم بر سمت کج گاہے

میانخانہ این سرود بود من حقیقت این بیت را تفحص می نمودم کہ ملا علی احمد مہر کن کہ در فن خود از بے نظیران عصر و عہد بود نسبت خلیفہ
و خدنگاری قدیم داشت و در ایام خود سالیہا کہ سنی پیش پدر او میخواندم پیش آمدہ چنین نقل کرد کہ من از پدر خود شنیدہ ام کہ روز
شیخ نظام الدین اولیا کلا ہے برگوشہ سر نہادہ در کنار آب جون بالاسے پشت بامی تماشاسے عبادت و پرستش ہندوان می نمودند
درین اثنا امیر خسرو حاضر میشود شیخ متوجہ شدہ میفرماید کہ این جماعت را می بینی و این مصرعہ را بر زبان جاری میسازند ع

ا ہر قوم راست را ہے دینی و قبلہ گاہے

امیر بے تامل از روی نیاز مندی تمام شیخ را مخاطب ساخته مصرع ثانی را

من قبلہ راست کردم بر سمت کج گاہے

می خوانند ملا مشار الیہ چون سخن را بدین جا رسانید و کلمہ آخر مصرع ثانی کہ بر سمت کج گاہے بر زبان جاری شد حال برو متغیر گشتہ

بخودانه افتاد و مرا از افتادن او خوشی عظیم شده بر سر او حاضر شدم اکثری را منظره شد که مگر صرع او را حادث گشته است اطلب
 که در خدمت حاضر بودند مضطربانه در پی تشخیص و دیدن نبض و حاضر ساختن و داشتند هر چند دست و پا زدند بحال نیامد او خود
 در مرتبه اول که افتاده بوده است جان بجان آفرین تسلیم نموده چون بدن فی الجمله حرارتی داشت گمان می نمودند که شاید جان
 باقی بوده باشد بعد از اندک زمانی ظاهر شد که کار از کار گذشته فرورفته است او را از مجلس مرده برداشته به منزل و مقامش بردند
 این قسم مردنی تا حلال مشاهده نشده بود مبلغی بجهت کفن و دفن او بفرزندانش فرستادم و صبح او را به دہلی نقل نموده بگورخانه
 آباد اجدادش مدفون ساختند روز جمعه بست و یکم کشور خان که به منصب هزار و پانصدی سرفراز بود به دویست و سی و دو سوار
 سرفراز گردید و به عنایت اسپ عراقی از طویل خاصه و خلعت و قیل خاصه بخت جیت نام نوازش یافته بخدمت فوجداری ملک
 اوچھ و تنبیه و تادیب تمردان آنحد و در مخص گشت بازید بنگلی به خلعت و اسپ ممتاز گردیده بابر ادران به همراهی کشور خان حکم شده
 فیلی از حلقه خاصه عالم کمان نام به حبیب الدنواد نموده جهت راجه مان سنگه عنایت کرده فرستادم به کیشوداس مار و اسپ خاصه
 به بنگاله مرحمت کرده شد به عرب خان جاگیر داد جلال آباد داده قیل شفقت شد درین ایام افتخار خان قیل نادرے از بنگاله
 پیشکش فرستاده بود چون پسند خاطر من گشت داخل فیلان خاصه ساختم احمد بیگ خان که به سرداری لشکر بنگش معین است
 بنابر نیکو خدمت و فیما بفرزند این باضافه منصب سرفراز گشته منصب خاصه او را که دویست و سی و دو سوار بوده پانصدی دیگر
 بر ذات او اضافه مرحمت شد تختی طلائی مرصع کاری بجهت سزج پردیز که به محل و مروارید ترتیب یافته بود به بیست و یک سوار و پیوست
 شد بجهت خانجمنان بدست حبیب پسر سرباه خان به بر پاخور عنایت کرده فرستادم و درین روز با ظاهر شد که کوکب پسر قمر خان
 به سناسی آشنائی پیدا کرده در فتنه رفته سخنان او که تمام کفر و فتنه است در مذاق آن جاہل جا کرده عبد اللطیف پسر نقیب خان
 و شریف علم زاده های خود را درین فطالت با خود شریک ساخته بوده است چون این معنی شنکافته شد بمجدد اندک ترسانیدن چند مقدم
 خود را ندکور ساختند که ذکر آن کراہیت تمام داشت تادیب و تنبیه آنرا لازم دانسته کوکب و شریف را بعد از سلاق مقید و مجسوس
 ساختم و عبد اللطیف را یکصد دره حد فرمودم که در حضور زوند این تنبیه خاص بجهت حفظ شریعت بوده تا دیگر جاہلان امثال این
 امور بپوس نہ کنند روز دوشنبه بیست و چهارم معظم خان به دہلی مخص شد تا تمردان و مفسدان آن ناح را گوشمال بد بشجاعت خان
 دکھنی ده هزار و پیم مرتبت شد شیخ حسین در شنی را که به جهت بردن فرامین به بنگاله و مرهمتاے که بهر یک از امرای آن صوبه واقع
 شده بود حکم کرده بودم مخص ساختم اسلام خان را نظر بر تردوات و خدمات شالیتہ به منصب پنجزاری ذات و سوار و خلعت خاص

سرفراز ساختم و به کشور خان نیز خلعت خاصه و به راجه گیان اسپ عراقی پنجین به سایر اُمرا به بعضی خلعت و به بعضی اسپ حرمت
نمودم به فریدون برلاس که به منصب هزار و پانصدی ذات و هزار و سی صد سوار سرفراز بود بدو هزار و سی ذات و هزار و پانصد سوار
ممتاز گردید و در شب دوشنبه غره ماه صفر بنا بر غفلت خدمتگاران آتش عظیم در خانه خواجه ابوالحسن افتاد تا خبر داشتن و فرد
نشان دادن آتش اسباب و اشیاء بسیار سوخته شد بنا بر نسلی خاطر خواجه وند ارک زیانیکه باور سیده بود چهل هزار روپیه با و مرحت
نمودیم به سید خان باره که برداشته و لواحقه من بود علم مرحت نمودم مغز الملک را که بدو یونس کابل تعین یافته بود و دود صدی ذات
و هفتاد و پنج سوار بر منصب سابق او که هزار و سی ذات و دویست هفتاد و پنج سوار بود افزوده مرخص ساختم روز دیگر بچول کنار
مرصع به جوهر قیمتی به خان جهان مرحت نموده به برهانپور فرستادم چون یوه زنی از مقرب خان شکوه نمود که دختر مرا در بند
کهنیایت نزد کشیده بود بعد از مدتی که در منزل خود نگذاشته چون طلب دختر نمودم چنین گفت که باجل موعود مرده بنا برین
فرمودم که این قضیه را تفحص نمایند بعد از جست و جوی بسیار شخصی را از ملازمان او که باعث دانی این امر تصدی بود به سیاست
رسانیدم و نصف منصب مقرب خان را کم کرده بآن ضعیفه تم رسید و مدد معاش و خرجی راه مرحت کردم چون در روز یکشنبه مفتاح
ماه قران تحسین واقع شده بود و تصدقات از طلا و نقره و سایر فلزات و اقسام حیوانات بفقر و آوار باب حاجات مقرر نمودم که در
اکثر محاکم محروسه تقسیم نمایند شب دوشنبه هشتم شیخ حسین سرزندی شیخ مصطفی را که بعنوان درویش و کیفیت و حالت فقر مشهور
و معروف بودند طلبیده صحبت داشته شد و رفته رفته مجلس به سماع و وجد گرمی تمام پدید آمد و خالی از کیفیت و حالتی نبودند بعد از اتمام
صحبت بهر یک زرها داده مرخص ساختم چون مکر میرزا غازی بیگ ترخان بخت سامان از دوقه قندهار و امپایانه بر قندازان قلعه مذکور
عرض داشت نموده بود و فرمودم که دولک روپیه از خزانه لاهور روانه قندهار سازند و بتاریخ ۱۹- ماه اردی بهشت هشتاد و سه جلوس
مطابق به صفر در پهنه که حاکم نشین صوبه بهار است امر غریب و حادثه عجیب روداده افضل خان حاکم صوبه آنجا به گور که پور
که تبارگی بجای گیر او مقرر گشته بود از پهنه تا آنجا شصت کرده مسافت است متوجه میشود و قلعه و شهر را به شیخ بنارسی و غیاث
زین خانی دیوان آن صوبه و جمعی دیگر از منصبداران می سپار و ببه گمان آنکه درین حدود قدیم نیست خاطر از محافظت قلعه و
شهر چنانچه باید جمع نمی سازد به حسب اتفاق در همین ایام قطب نام محبوبی از مردم او چیه که خلعت او سرشته قند و فساد بود
برخی در دیشان و لباس گدایان بولایت او چینه که در نواحی پهنه واقع است درمی آید و به مردم آنجا که از فساد آن
مقرر اند آشنائی پیدا کرده اظهار میکنند که من خسرو ام که از بندی خانه گرفته خود را بدین حد و در رسانیده ام اگر بمن همراهی

نموده در مقام امرداد و اعانت شوید بعد از این که کار سه سر انجام یابد بدو دولت من بر شمسایان خوار بود مجمل بدین کلمات
 ایله نریه بآن گول بیعتان را با خود متفق ساخته شمس آنرا میسازد که من خسر و ام و اطراف چشم خود را که در وقتی از اوقات داغ کرده
 و علامت آن بنظر درمی آمده است بدان گمرازان بنمود و میگفت که در بنام خان کتوری بر چشم من بسته بودند این علامت است بدین
 از دیر و فریب تویی از سوار و پیاده بر سر ادب جمع میشوند و خبر یافته بودند که افضل خان در پیچیده نیست یعنی راغوزی عظیم دانسته ایستار
 می نمایند و دوسه ساعت از روز کیشنه گذشته خود را به شمر می رسانند و به هیچ چیز مقید نشده اند و نامه میکنند و شیخ بنارسی که در قلعه بود خبر
 یافته مضطربانه خود را به قلعه می رساند و غلبه که جلوریزی آمده فرست آن نمیدهد که دروازه قلعه را به بند با اتفاق غیاث از راه کفری
 خود را به بنار آب می رساند و کشتی بدست آورد و بعد آن میکنند که خود را با افضل خان برسانند آن مفسدان بخاطر جمع به قلعه در آمده اول
 و اسباب افضل خان را با خزانه بادشاهی تبرت درمی آورند و جمعی از واقعه طلبان بید دولت که در شهر و نواحی بودند بر سر ادب جمع میشوند این
 خبر در گو رکب و با افضل خان میرسد و شیخ بنارسی و غیاث هم از راه آب خود را می رسانند و کتابات از شهر می آید که این بدبختی که خود را خسر
 میگوید بدبختین خسر نیست افضل خان یکم افضل و کریم انکی و بد دولت و اقبال مانوده به توقع بر سران مفسدان روانه میگردد و در
 عرض پیروز خود را به حوالی پشته میرساند چون خبر آمدن افضل خان بان حرا مزاده و مفسدان میرسد قلعه را به یک از معتد ان خود می سپارد
 و سوار پیاده خود را نزدیک نموده چهار که در از شهر با استقبال بر می آید و بر انار آب بن جنگ میشود و بانک زد و خوردی سلک جمعیت
 آن تهر در بنار آن از هم پاشیده متفرق میگردد و از غایت اضطراب دیگر بارید آن تحت برگشته با چند در قلعه در می آید و افضل خان سر در
 از راه امان نمیدهد که در قلعه را تاراند و باطله خط را به خان افضل خان در آمد آن خانه را قایم میسازد و دماسه پیر دران خانه بوده زد و خورد
 بناید و بخنداسی کس را از خیم تیر ضایع میسازد بعد از آن که همراهان او به چشم میروند خود عاجز و زبون میشود امان طلبیده افضل خان را می شنید
 بجهت تسکین این ما و افضل خان در همان روز او را به قصاص رسانیده چند از همراهان او را که زنده بدست در آمده بودند مقید
 میسازد و این اخبار متعاقب یکدیگر بمساج جلال رسید شیخ بنارسی و غیاث زینحانی دو دیگر منصب داران که در حفظ و حراست شهر و
 قلمه تعیین نموده بودند به اگر طلب داشتیم و فرمودم همه را سر دریش تراشیده و معجز پوشانیده و بر خر سوار کرده برگرد شهر آگره و بازار را
 گردانیدند باعث تنبیه و عبرت دیگران گردید چون درین ایام عراق افضل پرویز و امرا سنجینات دکن و دولت خواهان آنجا متعاقب
 یکدیگر رسید که عادل خان بیجا پوری التماس و استدعا دارد که میر جمال الدین حسین انجور که جمیع دنیا داران دکن بر قول و فعل
 او اعتماد تمام دارند نزد او فرستند تا بان جماعت صحبت داشته تفرقه و وحشت را از خاطر آنها دور سازد و معامله آنجا را حسب استحقاق

عادل خان که طریقه دولتی و تخواهی و بندگی اختیار نموده صورت پسندیده و بدو بهر جهت تفرقه و وحشت را از خاطر دور ساخته و دلاست او نموده از الطاف و عنایات بادشاهی او را امیدوار سازد بنا بر حصول این مدعا میراثی الیه را بتاریخ شانزدهم ماه مذکور مخص ساخته ده هزار روپیه انعام عنایت نمودم و بر منصب سابق قاسم خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود بجهت آنکه به ملک بران خود اسلام خان روانه بنگاله گردد و پانصدی ذات و سوار افزودم و در همین ایام بجهت تنبیه و تادیب بکرماجیت زمیندار ولایت مانده هو که قدم از دایره اطاعت و بندگی کشیده است همانکه پسر زاده راجه مان سنگه را تعیین نمودم که هم بدفع متهمان آن سرزمین قیام و اقدام نموده هم محال جاگیر راجه را که در آن نواحی واقع است عمل نماید بستم ماه مذکور قبلی به شجاعت خان دکنی مرحمت نمودم چون حاکم جلال آباد از خرابی قلعه آنجا عرضداشت نوشته بود حکم فرمودم که از خزانه لاهور آنچه بجهت تعمیر قلعه مذکور در کار باشد برده صرف نماید افتخار خان در بنگاله خدمات پسندیده به تقدیم رسانیده بود حسب التماس صاحب صوبه آنجا پانصدی بر منصب سابق او که هزار و پانصدی بود اضافه نمودم بتاریخ بیست و هشتم عرضداشت عبدالعزیز خان فیروز جنگ مشغول سفارش بعضی بنده های کار طلب که به همراهی او بدفع رانا مقهور مردود تعیین بودند بعرض رسید چون از همه بیشتر اظهار خدمتگاری و کار طلبی غزنین خان جالوری نموده بود بر منصب سابق او که هزار و پانصدی ذات و سی صد سوار بود پانصدی ذات و چهار صد سوار اضافه مرحمت نمودم و همچنین در خور خدمت هر یک از ان بنده ها بزیادتی منصب سرفراز گردیدند و دولت خان که بجهت آوردن تخت سنگ سیاه قبل ازین به آله آباد مخص گشته بود در چهارشنبه چهارم ماه مرآمده ملازمت کرد و آن تخت را صحیح و سالم آورد الحق عجائب تخته سنگی است از غایت سیاهی و یرانی بسیار بر آنند که از قسم سنگ محک بوده باشد طول آن چهار در نیم پاو کم و عرض آن دو در نیم و یک طسو و حجم آن سه طسو بوده باشد اطراف آنرا به سنگ تراشان ما هر فرمودیم که ابیات مناسب نقش گردانند و پایا به هم از آن قسم سنگ بر آن نصب نموده اند اکثر اوقات بر آن تخت می نشینم عبدالسبحان بجهت بعضی تفصیلات در بند خانه مقید بود چون برادران خان عالم ضامن و متعدد کار داشتند ادرا از قید بر آورده به منصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز ساختیم و به فوجداری صوبه آله آباد تعیین یافتند جاگیر قاسم خان برادر اسلام خان را بدو مرحمت کردم و تربیت خان را به فوجداری سرکار الود فرستادم بتاریخ دوازدهم ماه مذکور عرضداشت خانجنان رسید که خانجنان حسب الحکم دالابرقات مهابت خان روانه درگاه گشت و میر جمال الدین حسین که بر فتن بجای پور از درگاه تعیین یافته بود از بر بانپور به همراهی دکلای عادلی متوجه بجای پور شد در تاریخ بیست و یکم ماه مذکور مرتضی خان را بصاحب صوبگی صوبه پنجاب که از اعظم ممالک محروسه است سرفراز

ساخته شال خاصه کرامت فرمودم تاج خان را که در صوبه ملتان بود بدارائی کابل تعیین کرده بر منصب سابق او که سه هزار
 ذات هزار و پانصد سوار بود پانصد سوار دیگر افزودم و حسب التماس عبداللہ خان فیروز جنگ پسر اناشکر نیز باضافه منصب
 سرفراز گشت مہابت خان کہ قبل ازین بحبت تحقیق جمعیت امرای تعینات دکن و آوردن خانخانان بہ برہان پور مرخص گشتہ
 چون بواسطی اگرہ رسید خانخانان را در چند منزلی از شہر گذارند و بہ پیشتر آمد و بہ سعادت کورنش و آستانہ سی سرفراز شد
 و بعد از چند روز تباریخ دوازدهم آبان خانخانان آمدہ ملازمت کرد چون در باب او اکثر دولت خواہان مقدمات واقع یا غیر واقع
 از روسے نمیدگی خود عرضداشت نمودہ بودند و خاطر اشرف از و شرف گشتہ بود چون آن اتفاقات و عنایات کہ ہمیشہ دربارہ او
 میکردم و از پدر بزرگوار خود دیدہ بودم این بار بہ فعل نیامد و درین سلوک محی بودم چہ کہ قبل ازین خط تعدد خدمت صوبہ دکن
 بہ بدست معین سپردہ در ملازمت سلطان پرویز بادگیر امرا بہ ان مهم عظیم متوجہ گشتہ بود بعد از رسیدن بہ برہان پور ملاحظہ وقت نا کرد
 در ہنگامی کہ حرکت لائق بود سراجنام رسد و دیگر ضروریات نشدہ سلطان پرویز لشکر باراہ بالاے گھائی بر آوردہ و رفتہ رفتہ
 بواسطہ بے اتفاقی سرداران و اتفاق ایشان و اختلاف راہاے ماصواب کار بجائے کشید کہ غلہ بہ دشواری پیدا کردہ بکمن
 بہ مبلغا بدست در نمی آمد و کار سپاہ مختل و نیم شدہ ہیچ گونه کارے از پیش نہ رفت و اسب و شتر دیگر چارہ پان ضایع شد
 و بنا بر مصلحت وقت صلح گوئہ با مخالفان تیرہ نخت نمودہ سلطان پرویز لشکر را بہ برہان پور بارگرا داند چون معاملہ خوب نہ نشست این
 تفرقہ و پریشانی را مجموع دولت خواہان از اتفاق و بے سرنجامی خانخانان دانستہ درین ابغرایض بدرگاہ ارسال داشتند اگرچہ
 این معنی مطلق باور نمی افتاد غایتاً این خدشہ بخاطر راہ یافت تا آنکہ عرضداشت خانجہان رسید کہ زین خلل و پریشانی تمام از خانان
 خانخانان دست دادہ با این خدمت را با استقلال باد باز باید گذارشت یا اورا بدرگاہ طلبیدہ این خواستہ برداشتہ خود را بدین خدمت
 تعیین فرمودہ و سی ہزار سوار معین و مشخص بہ ملک این بندہ مقرر باید داشت تا در عرض دو سال تمام ولایت بادشاہی را کہ در نصرت
 غنیم است متخلص ساختہ و قلعه قندھار و دیگر قلعاے سرحد را بہ نصرت بندہ ہای درگاہ و آورده ولایت بیجا پور را نیز ضمیمہ
 ممالک محروسہ سازم و اگر این خدمت را در مدت مذکور بانصرام نہ رسانم از سعادت کورنش محروم بودہ روسے خود را بہ بندہ ہاے
 درگاہ نہ نمایم چون صحبت میان سرداران و خانخانان بانجا کشیدہ بود ان اورا در انجام مصلحت ندیدم سردارے را بخانجہان
 تفویض فرمودم و اورا بدرگاہ طلبیدم بالفعل سبب بے توجہی و بے اتفاقی نیست بعد ازین انچہ ظاہر شود در خور آن مراتب
 توجہی و بے توجہی بہ عمل خواهد آمد سید علی بارہ را کہ از جوانان مقرر است نہ اختہ پانصد سی ذاتہ و در نیست سوار بر منصب سابق

و قرار بامردم خود از قلعه برآمده متوجه بهر بانپور گشت و در تاریخ مذکور شایسته را ملازمت نمود و عرایض که در باب آمدن او رسید چون ظاهر
 گشت که در نزد ملک حلالی تقصیر نموده فرمودم که منصب او که پنج هزاری ذات و سوار بود برقرار داشته جاگیر نخواهد و بنده تاریخ نهم
 عرصد اشت بعضی امرادکن رسید که تاریخ بست دوم شعبان میر جمال الدین حسین به بیجاپور رسید عادل خان وکیل خود را میست
 کرده پیش باز فرستاده خود هم تاسه کرده استقبال نمود و از همان راه مرز را به منزل خویش برد و چون بواسطه شکار بر طبیعت غالب
 بود در ساعت مسعود که منجمان اختیار نموده بودند از شب جمعه یازدهم رمضان مطابق دهم آذر شصت یک پرورش گهری گذشته
 متوجه شکار شدم و در باغ و صحره که متصل به شهر است منزل نخستین واقع شد درین منزل دو هزار روپیه و فرگل برم نرم خاصگی
 به میر علی اکبر داده او را رخصت شهر نمودم و از ملاحظه آنکه غلات و فروعات بے سپرد پامال مردم نشود حکم شد که غیر از مردم فردری
 و بنده های خاص پیش خدمت همه در شهر بوده باشند و حفظ و حراست شهر را به خواجه جهان فرموده او را رخصت دادیم تاریخ
 چهاردهم سعید الله خان ولد سعید خان را فیصل مرحمت کردم تاریخ ۲۸ مطابق ۲۱ رمضان چهل و چهار فیصل که هاشم خان ولد
 قاسم خان از او دیسه که اقصای بنگاله است پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت از آنجمله یک فیصل بسیار خوب و مطبوع بود
 آنرا خاصه ساختیم تاریخ ۲۸ کسوت واقع شد از برای دفع نحوست آن خود را به طلا و نقره وزن کردم یک هزار و هشت صد توله طلا
 و چهار هزار و نه صد روپیه شد آنرا با دیگر اقسام حیوانات و انواع حیوانات از فیصل و اسب و گاو فرمودم که در بلده اگره و دیگر شهرهای
 حوالی بر مستحقان بے مایه و محتاجان در مانده تقسیم نمودند چون مهمات لشکری که به سرداری پر دیز و سرکردگی و سربراهی خانخانان
 و همراهی چند از امرای کلان مثل راجه مان سنگه و خان جهان و اصفت خان و امیرالامرا و دیگر منصبداران و سرداران از هر
 طائفه و هر دست که به تسخیر ملک دکن تعین یافته بودند بدان انجامید که از نصف راه برگشته بهر بانپور معاودت نمودند و همگی بنده های
 معتمد و دافعه نویسان راست گفتار عرایض بدرگاه فرستاده باز نمودند که اگر چه برهم خوردگی و خرابی این لشکر را اجتناب بسیار بود
 اما عمده اسباب بے اتفاقی امر آنکه تخصیص نفاق خانخانان شد بنا برین بخاطر رسید که خان اعظم را با لشکر تازه زد و باید فرستادن تلافی و
 تدارک بعضی امور نالایق و ناشایستگیها که از نفاق امر اجتناب نمودند و رویداد نماید یازدهم دی به تسلیم این خدمت سرفزاری یافت
 و حکم شد که دیوانیان سرانجام نموده او را برودی روانه سازند و خان عالم و فریدون خان برلاس و یوسف خان ولد حسین خان
 مگر به علی خان نیازی و باز بهادر قلماق و دیگر منصبداران قریب بدو هزار سوار همراه او تعین نمودم و مقرر شد که در آنجا
 که بدین خدمت تعین آمد دو هزار احدی دیگر همراه سازند که همگی دوازده هزار سوار بوده باشد و سی لک روپیه خزانه و چند حلقه فیصل همراه

ساخته رخصت دادم و خلعت فاخره و کمر شمشیر مرصع و اسب با زین مرصع و فیل خاصه و پنج لک روپیه مدد خرج با و عنایت نمودم
 و حکم شد که دیوانیان عظام از محال جاگیر او باز یافت نمایند و امری تعینات به خلعتها و اسب با و رعایتها مقرر فرار شدند و مهاجرت
 را که چهار هزار می ذات و سه هزار سوار بود پانصد سوار دیگر بر منصب او افزوده حکم کردم که خان اعظم داین لشکر را به برهانپور رساند و بحقیقت
 برهم خوردگی لشکر پیش باز رسیده حکم سرداری خان اعظم با مراے آن حد و در ساپنده همه را با او متفق و بجهت ساخته و سامان لشکر
 آنجا دیده بعد از نظام و انتظام مهمات مروجه خانخانان را همراه گرفته بدرگاه آورد و روز یکشنبه چهارم شوال قریب باخره را به روز
 به شکار چلیقه مشغولی داشتم درین روز و روز پنجشنبه مقرر کرده ام که جاندار کشته نشود و گوشت تناول نمیکنم و روز یکشنبه خاصه بجهت
 تعظیفی که پدر بزرگوارم آن روز را میداشتند چنانچه به گوشت میل نمیفرمودند و کشتن جاندار منع بود به سبب آنکه در شب یکشنبه
 تولد مبارک ایشان واقع شده بود و میفرمودند که درین روز بهتر است که جانداران از آسیب تعصبات طبیعتان خلاص باشند
 و روز پنجشنبه که روز جلوس نیست درین روز هم فرمودم که جاندار را بجان نسانند تا در ایام شکار درین و در روز تیر و تفنگ بجا آوران
 شکاری نمیاندازم در حالتیکه شکار چلیقه میشد اوپ را س که از خاندان نگاران نزدیک ست جمعی را که در شکار همراه میباشند پاره
 و در تر از من سر کرده می آورد و بد رختی میرسد که ز غمی چند بران نشسته بودند چون نظرش بران ز غنایمی افتد کمان و تکه چند گرفته
 بد آن طرف متوجه میشود اتفاقاً در حوالی آن درخت گادے نیم خورده افتاده می بیند مقارن آن شیرے بزرگ میب تو می جسته
 از میان بوته چند که دران حوالی بوده برخاسته روان میشود با آنکه از روز دو گھڑی بیشتر نمانده بود چون ذوق مرا به شکار شیر میشد
 خود با چندے که همراه او بودند شیر را قیل نموده کس به نزدیک من فرستاد و مرا از شیر خبر کرد چون خبر من رسید فی الحال با اضطراب
 جلو ریز متوجه گشتم با با خرم و را امد اس و اعتماد راے و جیات خان و یکد وئی دیگر با من همراه بودند بجز در سیدن دیدم که شیر در سیاه
 درختی نشسته است خواستم که سواره تفنگی بنیدم دیدم که اسب بیطاعتی میکند از اسب پیاده شدم و تفنگ را سر راست ساخته
 کشاد دادم چون من در بلندی ایستاده بودم و شیر در پستی بوده هیچ ندانستم که بدو رسید یا نرسید در لحظه مضطربانه تفنگی دیگر انداختم
 بخاطر میسر شد که این تفنگ با و رسید به باشد شیر برخاسته حمله آورد و میر شکاری را که شاهین در دست داشت و بحسب اتفاق
 در برابر او واقع شده بود زخمی کرده بجای خود به نشست درین حالت بند و قی دیگر بر سه پایه نهاده مجرا گفتم اوپ راے
 سه پایه را گرفته ایستاده بود و شمشیرے در کمر و کتک چوبی در دست و با با خرم جانب چپ بانکه فاصله و را امد اس و دیگر بنده مادر عقب
 او و کمال فراق تفنگ پر کرده بدست من میداد چون خواستم که کشاد نمایم شیر غران بجانب میان روان شده حمله آورد گشت

تفاریق آن تفنگ را کشاد دادم از محاذی و من شیر و دندان او گذشت صدای تفنگ او را پرتیز گرد جمعی که از خد متگاران هجوم آورده بودند تاب حمله او نیاورده بر یکدیگر خوردند چنانچه من از دکه و آسیب آنها یکدو قدم از جاسے خود پس رفته افتادم به تحقیق می. انم که ددسه کس پا بر سینہ من نهاده از بالاے من گذشتند بعد اعتماد راے و کمال قراول استاد شدم درین وقت شیر برمدی که در دست چپ بودند قصد نمود انوپ راے سه پایه را از دست گذاشته به شیر متوجه شد شیر بهمان حتی و چالاکي که حمله آتیه بود بر دگر گشت و او مردانه به شیر رو برد و شد آن چوب که در دست داشت بهر دو دست دوبار بر سر او محکم فرو گرفت شیر من باز کرده هر دو دست انوپ راے در دهن گرفت و چنان خائید که دندان او از ان سوے هر دو دست او گذشت اما آن چوب و انگشتی چند که در دست داشت خیلی محکم شد و نه گذاشت که دست های او از کار برد از حمله دد که شیر انوپ راے در میان هر دو دست او به پشت افتاد چنانکه سر و روے او محاذی سینہ شیر بود درین وقت با با خرم در انداس متوجه شدند تا به انوپ راے نمایا شد هزاره تیغ بر کمر شیر انداخت و را انداس هم دو شیر بکار بردیکه که به شانه شیر میرسد فی الجمله کارگر سے افتد و حیات خان چوبے که در دست داشت چندے بر سر او زد و انوپ راے زور کرده دستهای خود را از دهن شیر برمی آورد و ددسه مشت بر کله او میزند و به پهلوی غلطید و بزور زانو را است می ایستد در وقت کشیدن دست ها از دهن شیر چون دندان او از جانب دیگر سر آورده بودند پاره چاک میشد و هر دو پنجه او از دوش گذشت در حین ایستادن شیر هم ایستاده میشد و سینہ او را بناخن و چنگال مجروح میسازد چنانچه زخمهای مذکور روزے چند او را آزرده داشت و بجای که زمین بے راستی بود درنگ دو کشتی گیر بر یکدیگر چسبیده غلطان شدند و در جایکه من ایستاده بودم زمین فی الجمله همواری داشت انوپ راے میگوید که الله تعالی اینقدر شعور به من داد که شیر را محاذی ان سو بردم دیگر از خود خبر ندارم درین زمان شیر او را گذاشته روان میشد و او در ان بخیری شمشیر علم کرده از پس او درمی آید و بر سر او میزند شیر چون روے میگرداند بینی دیگر بر صورت او می اندازد چنانچه هر دو چشم او بریده میشود و پوست ابرو او که به شمشیر جدا شده بود بر بالاے چشمهای او می افتد درین حالت صلیح نام چراغی چون وقت چراغ شده بود مضطربانه سے آید بحسب اتفاق بشیر کور که برینخو رو شیر یک پلایچه او را برداشته می اندازد افتادن و جان دادن یکے بود مردم دیگر رسیده کار شیر را تمام می سازند چون این قسم خد شے از و فعل اند و جانپاری او مشاهد گشت بعد از آنکه از الم زخمها خلاصی یافت و به سعادت ملازمت سرفراز گردید خطاب انیراے سنگه دهن امتیاز بخشیدم انیراے بزبان هند سردار فوج را میگویند و از کلد شیر مارا است شمشیر خاصه مرحمت کرده بر منصب او پاره افزودم خرم پسر خان اعظم را که به حکومت ولایت جوته گردید تعیین یافته بود

بہ خطاب کامل خانی سر فر از ساختم روز یکشنبہ سیم ذی قعدہ بہ شکار باہی نشوے دہشتم ہفتصد و شصت و شش باہی شکار شد و در حضور
 بامرا و زنگیان و اکثر بندہ تقسیم یافت من بغیر از باہی پولکد از نمی خورم اما نہ ازین جہت کہ شیعہ مذہبان غیر پولکد از را حرام میدانند
 بلکہ سبب تنفر من ازین جہت است کہ از مردم کتہ شیعہ ام و بہ تجربہ نیز معلوم شد کہ باہی غیر پولکد از گوشتہاے حیوانات مردہ
 میخورد و باہی پولکد از نمی خورد ازین مخرج خوردن او بر طبیعت من مکروہ آمد شیعہ میدانند کہ بچہ و جنہی خوردن آنرا از چہ جہت حرام میدانند
 از شتران خانہ زاد کہ در شکار ہمراہ میباشند یک شتر پنج نیلہ گاوار کہ بوزن چهل و دو من ہندوستان بود برداشتنہ ایتادہ شد
 نظیرے پیشاپوری کہ در فن شعر و شاعری از مردم قرار دادہ بود و در گجرات بہ عنوان تجارت بصری بردنیل ازین طلبیدہ بودم
 درینو لا آمدہ ملازمت کرد قصیدہ انوری را کہ

باز این چہ جوانی و جمال ست جہانرا

تبع نمودہ قصیدہ بحجت من گفتہ بود گذرانید ہزار روپیہ واسط و خلعت بہ صلہ این قصیدہ بدو مرحمت نمودم و حکیم حمید گجراتی
 را کہ مرتضی خان تعریف بسیار نمودہ بود اورا ہم طلبیدہ بودم آمدہ ملازمت کرد نیک نفسیہا و سادگیہاے او بیشتر از طبابت او بود
 مدتی در ملازمت بسر برد چون ظاہر شد کہ در گجرات سوائے او طبیعہ نیست و اورا ہم خواہان رخصت یافتیم ہزار روپیہ و چند عدد
 شال باو و فرزند ان او دادہ یک دہہ در دست بدو معاش او مقررداشتیم خوش حال بوطن ما و رفتن مرخص گشت یوسف خان
 ولد حسین خان تگریہ از جاگیر آمدہ ملازمت نمود روز پنجشنبہ دہم ذی الحجہ قربان شد چون در روز مذکور منع است کہ جاندار کشتہ شود
 روز جمعہ فرمودم کہ حیوانات قربانی را قربان ساختند سہ گوسفند را بدست خود قربان ساختہ بہ شکار سوار شدم و شش گھڑی از شب
 گذشتہ باز ششم درین روز نیلہ گاوشکار شد بوزن نہ من و سی و پنج سیر چون حکایت ابن نیلہ گاو خالی از غرابی نبود نوشتہ شد در
 دو سال گذشتہ کہ بہ سیر و شکار ہمین منزل آمدہ بودم ابن نیلہ گاو را در ہر مرتبہ بدو ق زدہ چون زخمی بر جاے کاری واقع نشدہ بود
 نیفتاد و بدو رفت درین مرتبہ باز ابن نیلہ گاو در شکار گاہ بنظر درآمد و قراولان شناختند کہ در دو سال پیش زخمی بدو رقتہ بود مجملًا
 سہ تفنگ دیگر ہم درین روز بر و زوم اصلا کار گر نیفتاد و سر در پے او نہادہ تا سہ کردہ مسافت در عقب او پیادہ طے کردم ہر چند تردد
 نمودم بدست در نیامد آخر الامر ند کر دم کہ اگر ابن نیلہ گاو میقتد گوشت اورا طعام بختہ بروح حضرت خواجہ معین الدین بہ فقرا
 بخورائیم و یک مہر و یک روپیہ نذر حضرت والدہ بزرگوارم نمودم مقارن ابن نیت نیلہ از تردد باز ماند میرا دویدہ فرمودم کہ در حال
 حلال کردند و بآرد و آردہ بطرزے کہ نذر کردہ بودم بجا آوردم گوشت نیلہ گاو را طعام بختند و مہر و روپیہ را علوا سامان نمودہ درویش

و اگر سنهارا جمع نموده در حضور خود تقسیم نمودم بعد از دوسه روزی دیگر باز نیله گادے بنظر درآمد هر چند تردد نموده خواستم که در یکی آرام گیرم تا تفنگ انداخته شود مطلقاً قابو بدست در نیامد تا قریب شام از عقب او تفنگ بردوش میبرفتم تا وقتی که آفتاب غروب نمود تا اید از زدن او شدم به یکبار بر زبان من گذشت که خواه این نیله هم نذر شماست گفتن من و شستن او مقارن واقع شد تفنگ چاق ساخته انداختم و او را زدم و این را نیز بدستور نیله سابق فرمودم که طعام بخته به نفران بخوراند روز شنبه نوزدهم ذی حجه باز شکار ماهی شد درین روز تخمیناً سه صد و سی ماهی شکار شده باشد شب چهاردهم ۲۸ ماه مذکور در روپ باس نزول واقع شد چون از شکار گاه باس مقررے غمت و حکمست که هیچ کس در حوالی آن شکار نکند آهوسے بے نهایتی درین صحرایم رسید چنانچه آبادانها درمی آیند و از مصرت هر گونه آسیبے این اند دوسه روز در آن صحرایا شکار نمودم و آهوسے بسیار به تفنگ و چیتة زوه شکار کردم چون ساعت دخول شهر نزدیک بود و منزل در میان کرده شب پنجمین دوم محرم سنه بیاض عبد الرزاق معمورے که نزدیک بلکه متصل شهر است نزول اجلال واقع شد درین شب اکثر بنده های درگاه شل خواجه جهان و دولت خان و جمعی که در شهر مانده بودند آمده ملازمت نمودند ایرج هم که از صوبه دکن طلبیده بودم به سعادت آستان بوسی مشرف گشت روز جمعه هم در آن باغ مذکور توقف واقع شد و عبد الرزاق درین روز پیشکشهای خود را گذرانید چون آخرین روز ایام شکار بود حکم شد که مدت شکار و عدد جانوران را که شکار شده بعضی رسانند مدت شکار از نهم ماه آذر لغایت بستانم اسفند از نهمه سه ماه و بستان روز شکار بود بدین موجب شیر و مازده قلاوه و گوزن یک راس چھینکاره چهل و چهار کوته پاچه یک راس و آهوبره دو راس آهوسے سیاه شصت و هشت راس آهوسے ماده سی و یک راس روباہ چهار قلاوه آهوسے کوراره بستان راس پائل یک راس خرس پنج قلاوه کفتار سه قلاوه خرگوش شش راس نیله گادیک صد و هشت راس ماهی بکنزار دودوش قطعہ عقاب یک دست تغدیری یک قطعہ طاؤس پنج قطعہ کاروانک پنج قطعہ دراج پنج قطعہ مرغاب یک قطعہ و سارس پنج قطعہ و جبک یک قطعہ مجموع بکنزار چهار صد و چهارده روز شنبه ۲۹ اسفند از ندم مطابق هم محرم بر نیل سوار شده متوجه شهر شدیم از باغ عبد الرزاق تا بدو لتخانه قطعہ یک کرده و بستان طناب مسافت است هزار و پانصد روپیہ تار کردم در ساعتی که قرار یافته بود داخل دو لتخانه شدیم در بازارها بطریق معهود بجهت جشن نوروز در آتش گرفته آئین بسته بودند چون در ایام سیر و شکار خواجه جهان را حکم شده بود که در محل عمارتے بسازد که قابلیت شستن من داشته باشد خواجه مشارالیه این نوع عمارت عالیشانے را در سه ماه تیار و مکمل ساخته بود و بغایت کار نمایان دست بسته کرده و مصوران نیز کار نمایان و جلد دستی خوبے نمودند از گردها بهمان عمارت بهشت آئین داخل شده تماشا سے آن منزل نمودم بغایت الفان

مستحسن افتاد و به تعریف و تحسین بسیار خواجہ جهان سر بلندی یافت پیشکشی که ترتیب داده بود در همین عمارت بنظر اشرف گذرانید و بعضی از آن پسند خاطر گردید تمهید را بدو بخشیدم *

جشن نوروز ششم از جلوس ہمایون

دو گھڑی و چهل پل از روز دوشنبہ گذشتہ حضرت نیر اعظم بہ برج شرف خود کہ در محل باشد تحویل نمود روز ند کو رخ فروردین مطابق ششم محرم ششم جشن نوروزی ترتیب داده بر تخت دولت جلوس نمودم امراد سائر بندہ ہا سے در گاہ سعادت کو نش در یافتہ تسلیات مبارک بادی بجا آوردند و پیشکش بندہ ہای در گاہ میران صدر جهان و عبد اللہ خان فیروز جنگ و جهانگیر قلی خان از نظر اشرف گذشت روز چار شنبہ ششم محرم پیشکش راجہ کلیان کہ از بنگالہ فرستادہ بود از نظر گذشت روز پنجشنبہ نهم ماہ مذکور شجاع خان و بعضی از منصبداران کہ بہ طلب از دکن آمدہ بودند ملازمت کردند کہ خنجر مرصع بہ رزاق و دوسے از بیک مرحمت نمودم و در همین ایام پیشکش نوروزی مرتضی خان از نظر اشرف گذشت چہر بسیار سے از ہر قسم دہر جنس ترتیب داده بود ہمہ را دیدم و آنچه پسند خاطر گردید از جوہر گران بہا و اتمشہ نفیسہ و قیل و اسب گرفتہ تمہ را باز گردانیدم و خنجر مرصع بہ ابو الفتح دکنی و سہ ہزار روپیہ بہ میر عبد اللہ و یک اسب عراقی بہ مقیم خان مرحمت نمودم شجاعت خان را بہ ہمین قصد از دکن طلبیدہ بودم کہ اورا بہ بنگالہ نزد اسلام خان فرستم کہ در حقیقت قائم مقام او باشد منصب اورا کہ ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار بود پانصدی ذات و سوار افزودہ بہ خدمت صوبہ ند کو تسلیم کنانیدم و خواجہ ابو الحسن دو قطعہ لعل و یکدہ اندہ مرادید و دہ انگشتری گذرانید بہ ایرج پسر خان خانان کہ خنجر مرصع مرحمت نمودم منصب خرم ہشت ہزاری ذات و پنج ہزار سوار بود و دیگر بر ذات او افزودم و خواجہ جهان را کہ ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار داشت پانصدی در ذات و ویست سوار دیگر اضافہ نمودم و بیست و چہارم محرم کہ ہیر دہم فروردین روز شرف باشد یادگار علی سلطان ایلمی شاہ عباس دارا سے ایران کہ بہ پرش تغریب حضرت عرش آستانہ تنہیت جلوس من آمدہ بود سعادت ملازمت دریافت و سوغاتیکہ شاہ عباس برادرم فرستادہ بود در نظر اشرف گذرانید اسپان خوب و اتمشہ و از ہر جنس مخفہا سے لائق آوردہ بود و بعد از گذرانیدن سوغات در ہمین روز خلعت فاخرہ و سی ہزار روپیہ کہ بحساب ولایت ہزار تومان بودہ باشد با و مرحمت نمودم و کتابیکہ معنی بر تنہیت و پرش واقعہ والدہ بزرگوارم بود گذرانید چون در کتابت تنہیت اظهار محبت بیش از بیش نمودہ و در مراعات نسبت ادب و یگانگی دقیقہ فرو گذاشت نہ نمودہ خوش آملہ کتابت جنس داخل گردید

نقل کتابت شاه عباس

تاریخات سحاب فیض ربانی و قطرات غمام فضل سبحانی طراوت بخش حدائق ابداع و اختراع باشد همیشه گلشن سلطنت و جهان بینی و چین زار اہبت و کامرانی اعلیٰ حضرت فلک مرتبت خورشید منزلت بادشاہ جوان بخت کیوان و قمار شہر یار نامدار سپہر اقتدار خدیوہ جانگیر کشور کشا خسرو سکندر شکوہ دارا لوامند نشین بارگاہ عظمت و اجلال صاحب سریراقلیم دولت و اقبال نزہت افزا ریاض کامرانی چین آراے گلشن صاحبقرانی چہرہ کشاے جمال جهان بینی بسین رموز آسمانی زیور چہرہ دانش و بنیش فرست کتاب آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی بلندی بخش ہمت بلند سعادت افزاے طالع ارجمند آفتاب فلک اقتدار سایہ عاطفت آفریدگار حجابہ اجسم سپاہ فلک بارگاہ صاحبقران خورشید کلاہ عالم پناہ از جو یار عنایت الہی و چشمہ سار مرحمت نامناہی سرسبز بودہ ساحل افسس مساحتش از آسیب خشک سال عین الکمال محروس باد حقیقت شوق و محبت و کیفیت خلعت و بودت تحریر پذیر نیست رع

قلم را آن زبان نبود کہ راز عشق گوید باز

اگرچہ از راہ صورت بعد مسافت مانع دریافت کعبہ مقصود گردیدہ اما قبلہ بہت والا نہمت نسبت معنوی قرب باطنی ست بعد از آن کہ بحسب وحدت ذاتی این نیازمند در گاہ ذوالجلال و آن نہال سلسال اہبت و اجلال انہی بہ تحقیق پیوستہ بعد مکانے دوری صورتی جسمانی مانع قرب جانی و وصال روحانی نہ گشتہ رود و کجبتی است و از نیجت گرد طلال بر آئینہ خاطر خورشید مثال نہ نشستہ عکس پذیر جمال آن منظر کمال است و ہموارہ مشام جان برویج فواج خلعت و داد و نسایم عنبر شمایم محبت و اتحاد معطر گشتہ ہوا روحانی و مواصلت جادو دانی زنگ زدای دوستی ست ۵

ہمیشہ بہ خیال تو و آسودہ دلم | آگین و صابست کہ در پی غم ہجرانش نیست

المنہ مدّ تعالیٰ و تقدس کہ نہال آرزوے دوستان حقیقی بہ ترمہ مراد بار و رشده شاید مقصودیکہ سالہا در پردہ خفا مستور بود و متضرع و ابہمال از بارگاہ و اہب متعال جلوہ گری آن مسألت بشد با حسن و جی از جملہ غیب بطور درآمدہ بر تو جمال بر ساحت آمال تجستہ مال منتظران انداختہ بر فراز تخت ہمایون سریر سلطنت ابد مقرون ہم آغوش آن انجمن آراے بادشاہی و زینت افزاے سریر شایہنشاہی گردیدہ و لوایہ جان کشاے خلافت و شہر یارے و چتر فلک فرساے عدلت و جہانداری آن رفعت بخش فرس و اورنگ عقدہ کشاے دانش و فرہنگ ظل عدلت و جہانداری و مرحمت بر مفارق عالمیان انداختہ امید کہ بسین مراد بخش

جلوس میمنت مانوس آن مجتبه طالع همایون بخت فروزنده تاج و فرزند تخت را بر پهلوان مبارک و مینون و فرخنده و همایون گردانند
و همیشه اسباب سلطنت و جهان بینی و موجبات شجاعت و کامرانی در تزیید و تضاعف باد از دیر باز آئین و داد و روش اتحاد که بین پادشاهان
والاجداد انعقاد یافته و بتازگی میانین مخلص محبت گزین و آن معدلت آئین استقرار پذیرفته مقتضی آن بوده که چون فرود جلوس آن
جانشین مسند گورگانه و وارث افسر صاحبقرانی بدین دیار رسد یک از محرمان حریم حضرت بر سبیل تعجیل تعیین شده بر اسم تنیست
آقام نماید لیکن چون مهم آذربایجان و تسخیر ولایت شروران در میان بود تا خاطر مهر آئین از مهمات ولایت مذکور جمع نمیشد مراجعت
بمستقر سلطنت میسر نبود و در لوازم این امر خطیر تاخیر و تقصیر واقع شد هر چند رسوم و آداب ظاهری نزد ارباب دانش و نبش چند آن
اعتبار نمی نمود اما سلیقه آن بالکلیه عجب ظاهر و در نظر قوام که مطلع نظر ایشان جز امور ظاهری نیست طے مراتب دوستی است و جرم
درین ایام مجتبه فرجام همین توجه خدا ام لایک احرام مهمات ولایت از دست رفته بر حسب مدعا عا اجماع صورت یافته بالکلیه از نظر
خاطر جمع گشته بدو سلطنت اصفهان که مقر سلطنت است نزول اجلال واقع شد امارت شعار کامل الاخلاص راسخ الاعتقاد
کمال الدین یادگار علی را که با عن جد از زمره نیکوکاران کجاست و صوفیان صفائی طوبیت این دودمان است روانه درگاه معلی و بارگاه
علی نمود که بعد از دریافت سعادت کورنش و تسلیم و ادراک شرف تقبیل و تلثم بساط عزت و دادای لازم پرش و تنیست شخصیت
مراجعیت یافته از اخبار سیرت آثار سلامتی ذات لایک صفات و صحت مزاج و مانج خورشید اتمیاج بهجت افزای خاطر مخلص
خیرخواه گردد و مر جو آنکه پیوسته دو محبت و داد و مودتی و مکتبی و حقیقه خلعت و اتحاد و صوری و معنوی را که بار و بار انوار موالات
و اجراء جد اول مصداقات غایت نفرت و خفرت پذیرفته از نشو و نما آیند اخته بار سال رسل در سائیل که مجالست روحانیت
حرک سلسله یگانگی و رافع غایله یگانگی بوده باشند و در ابط معنوی را با تیلالات صوری متفق ساخته بار جاع و انجام مهمات ممنون اند
حق سبحانه تعالی آن زبده خاندان جاه و جلال و خلاصه دودمان اہست و اقبال را بتائیدات غیب انغیب مؤید و اراد

تا اینجا نقل کتابت برادر م شاه عباس تمام شد

برادر م سلطان مراد و دایمال را که در ایام حیات پدر بزرگوار م بر حمت خدا پیوسته بودند مردم با سامی مختلف نام می بردند فرودم
که یک را شاهزاده مغفور و دیگر را شاهزاده مرحوم میگفته باشند اعتماد الدوله و عبدالرزاق معمر را که بر یک به منصب هزار
و پانصدی سرفراز بودند به منصب هزار و هشت صدی سرفراز ساختیم و بر سواران قاسم خان برادر اسلام خان و ویست و پنجاه و دو
افزودم ایرج پسر کلان خان خانان را که خانه زاد قابل مستعد بود و خطاب شاه نواز خانی و سعد الدوله سعید خان را به لقب نواز خانی

سر بلند می بخشیدم هنگام جلوس بر در نهادگزاره پاره افروخته بودم چنانچه سه رتی بر وزن مهر و پیه اضافه شده بود درین ایام بعرض رسید
که در دادوستد با رفاهیت خلق در آنست که مهر و پیه بر وزن سابق باشد چون در جمیع امور رفاهیت و آسایش خلق منظور است
حکم کردم که از تاریخ حالی که یازدهم اردی بهشت ششم جلوس باشد در دارالضربهاے ممالک محروسه مهر و پیه را بدستور سابق
سکوک و مضروب بساخته باشند چون قبل ازین تاریخ روز شنبه دوم از ماه صفر ششم هزار و بیست احداد به نهاد شنید که کابل از
سردار صاحب وجود خالی ست و خان دوران در سیر دنی با ست و مغرا ملک با معدودے چند از ملازمان مؤمنی ایبه در کابل است
فرصت غنیمت دانسته با سوار و پیاده بسیار غافل و بیخبر خود را به کابل رسانید و مغرا ملک بانده از قوت و حالت خود فی الجمله تردد
نموده کابلیان و متوطنان و سکنه شهر خصوصاً جمیع جماعت قزلباشیان کوچه باراکوچه بند نموده خانهاے خود را مضبوط و مستحکم ساختند
افغانان چند توپ شده از اطراف بکوچه باراکوچه بازار را در آمدند مردم از پشت بامها و سراپاے خود آن تیره بختان را از تیر و تفنگ گرفته
جمع کثیر را به قتل رسانیدند بار که که از سرداران معتبران مخدول بود کشته شد از وقوع این مقدمه به ملاحظه آنکه مبادا مردم از
اطراف و جوانب جمع شده راه بیرون شدن بر آنها مسدود گردانند دل و پاے داده ترسان و هراسان بازگشته قریب بیستاد
نفر از آن سگان به جہنم رفتند نادو بیست اسب گیرانیده از آن ملکه جان بترک و پا بیرون بردند ناد علی میدانی که در لهر بود آخر
همان روز خود را رسانیده پاره راه تعاقب نمود چون فاصله بسیار شده بود و جمعیت او اندک کارے نه ساخته برگشت بهمان سعی
که در نزد آمدن نمود فی الجمله ترددے که از مغرا ملک واقع شد هر یک بزادتی منصب سرفرازی یافتند و ناد علی که به منصب هزارری
ذات مفتخر بود هزار و پانصدی شد و مغرا ملک که هزار و پانصدی بود به هزار و هشت صدی سرفراز گشت چون ظاهر شد که خان دوران
و کابلیان در مقام روز گذرانیدن اند و دفع احداد به نهاد بدو در از کشید بخاطر گذرانیدنم که خانخانان در خانه بیکار افتاده است
اورا با پسرانش بدین خدمت تعیین باید کرد و مقارن این اندیشه قلیچ خان که قبل ازین به طلب او فرمان صادر گشته بود از پنجاب آمد
و سعادت خدمت دریافت از ناصیه احوالش ظاهر گشت که بحجت آنکه خدمت دفع احداد که نامزد خانخانان شده از رده خاطرست
تا آنکه صریح تعهد این خدمت نمود و قرار یافت که صاحب صوبگی پنجاب متعلق بر تفضی خان باشد و خانخانان در خانه بسر برد و قلیچ خان به منصب
شش هزاری ذات و پنجاه سوار سرفرازی یافت و خدمت کابل و دفع و دفع احداد به نهاد و دوران کو بهستان را تعهد نمود و خانخانان
را فرمودم که در صوبه اگر از سرکار قنوج و کابلی جائز ترخواه نمایند تا مفسدان و ثمر دان آن ولایت را بتنبیه بلع نموده بچ و بنیاد آنها
براندازد و در وقت رخصت هر یک به قلعتهای خاص و اسب و قیل و خلعت سرفرازی یافته روانه شدند در همین ایام بنابر دستور

افلاص و قدم خدمت اعتمادالدوله را به منصب دوهزاری ذات و پانصد سوار سر بلند می بخشیده مبلغ پنجاه هزار روپیه نقد بطریق انعام مرحمت فرمود مهابت خان را که بجهت سامان واجب لشکر نظر اثر دکن و ولایت نمودن امر بحسن اتفاق و یکتادلی فرستاده بودم تبارخ دوازدهم ماه تیر ۱۲۰۱ بیخ اتنانی در دار الخلافت اگر ملازمت نمود از عرض داشت اسلام خان بطور پیوست که عنایت خان در صوبه بنگاله مصدر خدمات پسندیده گشته بنابرین پانصدی ذات او افزودم که دوهزاری بوده باشد بر منصب راجه گلبدان که از تعینات صوبه مذکور است پانصدی ذات و سی صد سوار اضافه نمودم که مجموع هزار و پانصدی ذات و هشت صد سوار بوده باشد یا ششم خان را که در ادوایسه بود غایتاً به حکومت کشمیر سرفراز ساخته عم او خواجگی محمد حسین را به کشمیر فرستادم که تا رسیدن او از احوال آن ملک خبردار باشد در زمان پدر بنده گوهرم پدر او محمد قاسم کشمیر را گرفته بود چلین تلج که ارشد اولاد تلج خان است از صوبه کابل آمده سعادت ملازمت دریافت چون نسبت خانه زادگی را با جوهر ذاتی جمع داشت خطاب خانے سر بلند گشت و حسب التماس پدر او و بشرط تعهد خدمت تیراه پانصدی ذات و سه صد سوار بر منصب او افزودم تبارخ ۱۴-۱۵ مرداد بنا بر سابق خدمت و دتور اخلاص و کار دانی اعتمادالدوله را به منصب والای وزارت ممالک محروسه سر بلند می بخشیدم و در همین روز که قنبر مرصع به یادگار علی ابچی دارای ایران کرامت فرمود عبد الله خان که به سرداری لشکر رانا مقور تعین بود چون تعهد نمود که از جانب گجرات بولایت دکن در آید او را به صاحب صوبگی و حکومت صوبه مذکور سرفراز ساخته راجه با سوار اعوض او به سرداری لشکر رانا تعین نمودم و پانصد سوار بر منصب او اضافه کردم و در عوض گجرات صوبه مالوه بخان اعظم مرحمت نمودم و چهار لک روپیه بجهت سامان و سرانجام لشکری که به همراهی عبد الله خان از راه ناسک نزدیک بولایت دکن تعین یافته بود فرستاده شد صفدر خان با برادران از صوبه بهار آمده به سعادت آستانوس مشرف گشت یکی از غلامان بادشاهی که در خانم بنده خانه کار می کنند کارنامه ساخته مذکور گزیده که تا امروز مثل این کاری دیده نشده بلکه نشینده ام چون نهایت غرابت دارد به تفصیل نوشته میشود در پوست فندقی چهار مجلس از استخوان فیل تراشیده ترتیب داده است از مجلس کشتی گیران است دو کس با هم در کشتی گرفته اند یکی در دست نیزه گرفته استاده است و دیگری سنگ درشتی در دست دارد و دیگری دستها بر زمین نهاده نشسته است و در پیش او چوبی و کمانی و ظرفی تعبیه نموده است مجلس دوم تختی ساخته در بالا آن شامیان ترتیب داده و صاحب دوتی بر تخت نشسته پایت پای خود را بر بالا می پاید و دیگر نهاده و تکیه بر پشت او نهاده

مجلس ظاهر این کارنامه از خانم بنده خانه شاهی معلوم میشود و چهار مجلس ساختن صورت حضرت عیسی علیه السلام را و جی معلوم میشود و غالباً این کارنامه از کارگاه کارگران فرنگ بوده و به پیش افتاده آنرا از نام کارنامه خود مذکور گزیده اند

ساخته پنج نفر از خدمت گاران او گرد و پیش او ایستاده کرده است و شاخ درختی برین تخت سایه انداخته مجلس سوّم محبت ریسان باز
 است چو سبے ایستاده کرده و سه طناب برین چوب بسته اند و ریسان بازی بر بالا سے آن پاسے راست خود از پس سر پست چپ
 گرفته و بر پاسے ایستاده برے را بر سر چوب کرده و شخصی دہلی در گردن انداخته می نواز و مردے دیگر دستها بالا کرده ایستاده است و چشم
 بر ریسان باز دارد و پنج کس دیگر ایستاده اند از ان پنج کس یکے چوبے در دست دارد و مجلس چہارم در خیمت و درتے آن درخت صورت
 حضرت عیسی را نمایان ساخته و شخصی سر بر پاسے ایشان نهاده و پیر مردی بایشان در سخن است و چہار کس دیگر ایستاده اند چون چنین
 کار نامہ ساخته بود و را با انعام و زیادتی علوفہ سرفراز ساختم و رسی ام شہر ویر میرزا سلطان را کہ نزد کن طلبیدہ بودم آمدہ ملازمت
 کرد و صفدر خان باضافہ منصب سرفرازی یافتہ بہ لکلی لشکر را نامہ تہنوت تعیین یافت چون عبد اللہ خان بہادر فیروز خجک ارادہ نمودہ بود
 کہ از راہ ماسک نزدیک ولایت دکن در آید بخاطر ساندیم کہ راہ اس کچھو بہ را کہ از بندہ ہای با اخلاص والد بزرگوارم بود بہ ہمراہی
 او تعیین نمایم کہ ہمہ جا خبر دار احوال او بودہ نگذارد کہ از تہور و شتاب زدگی بے وقت بہ فعل آید بجهت این خدمت او را بر عایتما
 عالی سرفراز ساختہ خطاب را جلگی کہ در گمان او نبود کہ امت نمودہ تقارہ ہم عنایت نمودم و قلعه رتھنہو را کہ از قلعه ہاسے مشہور ہندوستان
 است بدو شفقت کردم و خلعت فاخر و قیل و اسب دادہ مخلص ساختم خواجہ ابو الحسن را کہ از دیوانی کل تغیر یافتہ بود بخجمت صوبہ
 دکن بمناسبت آنکہ در خدمت برادر مرحوم مدتہا در ان حدود بودہ تعیین نمودم ابو الحسن بسراعتما والدولہ را بخطاب اعتقاد خانی سرفراز
 بخشیدم پسر آن معظم خان را بمنصب لاقی سرفراز ساختہ بہ بنگالہ پیش اسلام خان فرستادم راجہ کلیان بہ سروازی سرکار اڈیسہ بہ تجویر
 اسلام خان مقرر گشت و بہ اضافہ د و صدی ذات و سوار سرفراز گردید چہار ہزار روپیہ بہ شجاعت خان دکنی مرحمت نمودم ہفتم آبان
 بدیع الزمان ولد میرزا شاہ رخ اردکھن آمدہ ملازمت کرد درین روز با بجهت شوریدگی و ہرج و مرج کہ در ولایت مادرانہ واقع شدہ
 بسیارے از امراے و سپاہیان از ربک مثل حسین بے و پہلوان بابا و نورس بے درمن و برم بے وغیرہ التجا بدرگاہ ما آورده ملازمت
 نمودند ہر یکے بہ خلعت و اسب و زر نقد و منصب و جاگیر سرفراز گشتند روز دوم آذر ہاشم خان از بنگالہ آمدہ سعادت آستان بوسی
 در یافت پنج لک روپیہ بجهت مد و خرج لشکر فیروزی اثر دکن کہ بسرداری عبد اللہ خان مقرر بودہ است بدست روپ خواہن شیخ نبیا
 با حمد آباد گجرات فرستادم در غرہ دے بقصد شکار موضع سونگر کہ از شکار گاہ مقرر گشت متوجہ شدم بیست و دو آہو شکار شدہ از انجلہ
 شانزدہ آہو را خود شکار کردم و شش دیگر را خرم شکار نمود و روز و دو شب آنجا بودہ شب یکشنبہ بخیرد خوبی بہ شہر درآمد و شبی این بیت
 بخاطرم پر تو انداخت بیت

مبارک عکس اواز چهره در

بود بر آسمان تا مهر را نور

بچراغچیان و قصبه خوانان فرمودم که در وقت سلام و صلوات فرستادن و قصبه گذراندن در آمد باین بیت کنند و حالا شایع است
سوم دی روز شنبه عرض داشت خان اعظم رسید که عادل خان بیجا پوری از تقصیرات خود گذشته خود پشیمان گشته در صدد بندگی و در توبه
میش از پیش است به اودی مطابق سلخ شوال هاشم خان به کشمیر رخصت یافته بیادگار علی ایچی ایران فرگل خاصه مرحمت نمود
با اعتقاد خان کشمیر از کشمیر بهای خاصه سراندا نام شفقت نمودم شادمان دل خان اعظم را بخطاب شادمان خانی سرفراز خانه
منصب اوز اصل اضافه به کنیز و به مقصدی ذات و پانصد سوار شخص شد و بر عایت علم سر بلند ی یافت و سردار خان برادر
عبد الله خان فیروز جنگ و ارسلان بی اوز یک که حراست سیستان با و مقرر است بعنایت علم سرفراز گشتند و ستهای آمو
شکار خاصه را فرمودم که جانماز با ترتیب داده در دیوان خاص و عام نگاه دارند که مردم بران ناز می گذارده باشند میر علی
و قاضی را که مدار امور شرعیه برایشان است بجهت خاص حرمت شرع فرمودم که زمین بوس که به صورت سجده است نکنند
سوز پنجمه بیست و دوم ماه دی باز به شکار سمونگر متوجه شدم چون آهوسه بسیار در آن حوالی جمع شده بود درین مرتبه خواجه جهان را
رخصت کرده بودم که طرح شکار فرغ انداخته آهوان را از هر طرف رانده در جاسی وسیعی که دور آن سراپرده ها و گللال باثر با کشیده باشند
در آورده ضبط نمایند یک و نیم کوه زمین را سراپرده گرفته بودند چون خبر رسید که شکار گاه ترتیب یافته و شکار به بسیار بقید در آمده
است متوجه گشتم روز جمعه شروع در شکار شد تا پنجشنبه آینده بهر روز با مردم محل بقمرغه در آمده آن مقدار که خاطر رغبت می نمود شکار
میکردم پاره زنده گرفتار می گشتند و بعضی به تفنگ و تیر کشته می شدند روز یکشنبه و پنجشنبه که تفنگ به جانور نمی اندازم بدام زنده
گرفتند درین هفت روز نهصد و هفده نر و ماده شکار شده بودند از آنجمله شش صد و چهل و یک آهوسه نر و ماده که زنده گرفتار شده
بودند چهار صد و چهار راس به فتح پور فرستاده شد که در میان جولان گاه آنجا سر دهند و هشتاد و چهار راس دیگر را فرمودم که حلقهای
نقره در بینی کرده در جهان زمین آزاد کردند و دو بیست و هفتاد و شش آهوسه دیگر که به تفنگ و تیر و چینه کشته بودند روز یکشنبه
و خادمان محل دادرانده بهای درگاه قسمت میشد چون از شکار کردن بسیار دلگیر شدم با مرا فرمودم که به شکار گاه رفته آنچه مانده
باش مجموعه را شکار نمایند و خود به خیریت روانه شهر شدم در عهده همین مطابق هفت و نیم و بقعه حکم کردم که در شهر بهای کلان
ممالک محروسه مثل احمد آباد و آله آباد و لاهور و آگره و دهلی و غیره علو خانها بجهت نفرا ترتیب دهند تا سی محل نوشته شد از آنجمله
شش محل سابق و ابر بود و بیست و چهار محل دیگر الحال حکم شد که داور سازند و چهارم بهمین هزار ی بر فوات راجه ز شنگ دیو اضافه

نمودم که چهار هزار سی ذات و دویست هزار سوار باشد و شمشیر مرصع بدو مرحمت کردم و شمشیر دیگر از شمشیرهای خاصه که شاه بچه نام داشت به شاه نواز خان عنایت شد. در ۱۶ - اسفند ۱۰۱۶ بیع الزمان پسر میرزا شاهرخ به لشکر رانا مقهور تعین یافت و شمشیرهای برای راجه با سو بدست او فرستاده شد چون مکرر بمساع جلال رسید که امرای سرحد بعضی تعذبات که بایشان مناسبتی ندارد از قوه به فعل می آورند و ملاحظه توره و ضوابط آن نمیکنند به بخشیان فرمودم که فرامین مطاعه بامرای سرحد صادر گردانند که من بعد مرکب این امور که خاصه بادشاهان ست نگرند اول آنکه در جهر و که نشینند و بامرا و سرداران ملکی خود تکلیف چوکی تسلیم نه کنند و قیل به جنگ نیندازند در سیاست با کور نکنند و گوش و بینی نبرند و بزور تکلیف سلیمان بر کسی نکنند و خطاب به ملازمان خود دهند و نوکران بادشاهی را کورنش و تسلیم نفرمایند و اهل نعمه را بروش که در دربار معمول است تکلیف چوکی دادن نکنند و وقت برآمدن نقاره نوازند و در قیل که بمردم دهند خواه به ملازمان بادشاهی و خواه نوکران خود جلوس و کجک بردوش آنها داده تسلیم نفرمایند و در سواری ملازمان بادشاهی را در جلوس پیاوه نبرند و اگر چیزی بآنها بویسند مهر بردارند این ضوابط که باین جاگیری اشتها یافته الحال معمول است.

جشن نوروز منقسم از جلوس همایون

غره فروردی ششم جلوس روز سه شنبه ۱۶ محرم الحرام ۱۰۲۱ در دار الخلافت اگر مجلس نوروز عالم افروز و جشن مسرت بخش عشرت سامان پذیرفت بعد از گذشتن چهار گهری از شب پنجشنبه سوم ماه مذکور که ساعت اختیار کرده بجهان بود بر تخت ششم بدستور هر ساله فرموده بودم که در بازار آیین بسته تار و شرف این مجلس برقرار باشد خسرو بی اوزبک که در میان اوزبکیه به خسر و فرعی اشتها دارد در همین روزها آمده سعادت ملازمت دریافت چون مردم قرار داده ما و را را انهر بود او را بعنایتها سر بلندی بخشید و خلعت فاخره دادم به یادگار علی ایچی دارای ایران پانزده هزار روپیه بدو خرج گویان عنایت نمودم و در همین ایام پیشکش افضل خان که از صوبه بهار فرستاده بود از نظر اشرف گذشت سی زنجیر فیل و شترده راس گوث و پاره آتشه بنگاله در چوب صندوق و نافه های مشک در چوب عود و از هر جنس چیزها بود پیشکش خان دوران هم بنظر در آمد و چهل پنج راس و دو قطار شتر و چینی خطائی و پوستهای سمور و دیگر تحف دهدایا که در کابل و آنحد و دهم میر س فرستاده بود و امرای در خانه خود تکلفات در پیشکشهای خود نموده بودند بضابطه هم ساله در هر روز از روزهای جشن مذکور پیشکش بکے ازنده بامیگذشت و تفصیل ملاحظه نموده آنچه پسند خاطر می افتاد میگرفت و باقی با دو مرحمت بشد سیزدهم فروردین مطابق بیست و نهم محرم عرض داشت اسلام خان رسید مشعر بر آنکه بمن عنایت الهی و برکت

توجه و اقبال شاهنشاهی بنگاله از فساد عثمان افغان پاک گشت پیش از آنکه حقیقت این جنگ مرقوم میگردد سطره چند از خصوصیات
 بنگاله در قلم می آورم بنگاله ملکی است در نهایت وسعت در اقلیم دوم طویل آن از بندر چا لگام تا کرمی چهار صد و پنجاه کرده و عرض
 آن از کو بهما به شمالی تا پایان سرکار مدائن دویست و بیست کرده جمع آن تخمیناً شصت کرده و دام بوده باشد حکام سابق آنجا
 همیشه بیست هزار سوار و یک لک پیاده و یک هزار و نیم فیل و چهار پنجهزار گشتی از نو آره جنگی و غیره سرانجام می نمودند اند از زمان شیر خان
 و سلیم خان پسر او این ولایت در تصرف افغانان بود چون اورنگ سلطنت و فرمانروائی دارالملک هندوستان بوجود اشرف
 اقدس والد بزرگوارم زبید و زینت گرفت افواج قاهره بر سران ملک تعین فرمودند و مدت مدیدی فتح آنجا را پیش نهادیم
 داشتند تا آنکه ولایت مذکور بحسن سعی اولیای دولت قاهره از تصرف داود کرانی که آخرین حکام آنجا است برآورد آن مخدول
 و در جنگ خانجهان کشته گشت و لشکر او بریشان و متفرق گردید از آن تاریخ باز تا حال این ولایت در تصرف بنده های درگاه است
 غایتاً پاره از بقایای افغانان در گوشه و کنار این ملک مانده بودند و بعضی جاهاست دور دست را در تصرف داشته تا آن که
 رفته رفته اکثری از آن جماعت زبون و عاجز گشتند و بولایات که متصرف بودند بدست اولیای دولت قاهره درآمد چون
 انتظام امور سلطنت و فرمانروائی به محض فیض و فضل از دی باین نیازمند درگاه اتمی مشغول گشت در سال اول جلوس اجه
 مان سنگم را که به حکومت و دارائی آنجا مقرر بود درگاه طلب داشته قطب الدین خان را که به شرف و کلتاشی من از سائر بنده ها
 امتیاز داشت بجای او فرستادم در ابتدا آن ولایت بدست یکی از فتنه کیشان که از تعینات آن ملک بوده درجه
 شهادت یافت و آن تا عاقبت اندیش تیر بخیرای عمل خود رسید و کشته گشت جاگیر قلی خان را که صاحب صوبه و جاگیر دار
 ولایت بهار بود بنا بر قرب جوار به منصب پنجهزاری ذات و سوار سرفراز ساخته حکم فرمودم که به بنگاله رفته آن ولایت را متصرف
 شود با سلام خان که در دار الخلافت آگره بود فرمان فرستادم که به صوبه بهار متوجه شود و آن ولایت را به جاگیر خود مقرر نشاند
 چون اندک مدتی از حکومت داری جهانگیر قلی خان گذشت بواسطه زبونی آب و هوای آنجا بیماری صعب بهم رسانید
 و رفته رفته مرض قوی و قوی ضعیف گشته کار او بملکت انجامید چون خبر درگذشتن او در لاهور سموع گردید فرمان باسم
 اسلام خان صادر گشت که صوبه بهار را با فضل خان سپرده خود بتاکید هر چه تمام تر روانه بنگاله گردد در تعین این خدمت
 بزرگ اکثر بنده های درگاه بنا بر خود سالی و کم تجربگی او سخنان میگشتند چون جوهر ذاتی و استعداد فطری او منظور نظر
 شد تعین کرد و دام سادی یک کرد و پنجاه لک روپیه انگریزی میشود و سرکار او دیه هم داخل صوبه بنگاله بود و این محاصل مع حاصل سرکار او دیه است

حق ملین بود خود اورا بخت این خدمت اختیار نمود بحسب اتفاق مہمات این ولایت بردشی از دوسرا انجام پذیرفت کہ از ابتدا سے درآمد این ملک بہ صرف اولیاسے دولت ابدی یوندا تا امر فرستاد کس از بنید ہای درگاہ را میسر نشدہ بود یکے از کار ہا سے نمایان او دفع عثمان افغان مقہورست کہ مکر و در زبان جہات حضرت عرش آشیانے اورا با افواج قاہرہ مقابلہ و مقابلہ دست داد و دفع او میسر گشت در نیولا کہ اسلام خان دھاکہ را محل نزول خود ساختہ بود و دفع زمینداران آن نواحی را پیش نہاد بہمت داشتہ بخاطر گذرانید کہ فوج بر سر عثمان مقہور و ولایت او باید فرستاد اگر اختیار دولت خواہی و زندگی نماید چہ بہتر و الا بطریق دیگر تہمدان اورا سزا دادہ نیست و نابود سازند چون شجاعت خان در ہمان ایام بہ اسلام خان پوستہ بود قمر سرداری این خدمت باسم او انداختہ شد چندی سے دیگر از بندہ ہا مثل کشور خان و افتخار خان و سید آدم بارہہ و شیخ اچھی برادرزادہ مقرب خان و معتمد خان و پسران معظم خان و اہتمام خان دیگر بندہ ہا بہ ہمراہی او تعیین نمود از مردم خود نیز جمعی ہمراہ کرد در ساقی کہ شتری کسب سعادت از وی نمود این جماعت را روانہ ساخت و میر قاسم پسر میرزا مراد را میر بخشی و واقعہ نویس نمود و از زمینداران نیز چندی سے بخت را ہمنونی ہمراہ کرد افواج نصرت قریب روانہ گشتند چون بچوالی قلعہ زمین از نزدیک شدند چند سے از مردم زبان دان را بہ نصیحت او فرستادند تا اورا دلاست بدولت خواہی نمودہ از طریق بغی و طغیان براہ صواب باز آورند چون غرور بسیار در کاخ و ماغ او جا گرفتہ بود ہمیشہ ہوا سے گرفتار این ملک بلکہ دیگر داعیہ ہا در سر داشت اصل گوش بہ سخنان انجماعت نہ نمودہ مستعد جدال و قتال گردید و در کنار نالہ کہ زمین آن تمام چلہ و دلدل بود جا سے جنگ قرار داد و در کیشنبہ ۹ محرم شجاعت خان ساعت جنگ اختیار نمودہ افواج قاہرہ را مقرر ساخت کہ ہر یک بجای و مقام خود رفتہ آمادہ جنگ باشند عثمان در آن روز قرار جنگ با خود ندادہ بود چون شنید کہ لشکر ہا سے بادشاہی مستعد گشتہ آندہ اند ناچار او ہم سوار شدہ بہ کنار نالہ آمد و سوار و پیادہ خود را در برابر افواج منصورہ باز داشت چون ہنگامہ جنگ گرم گشت و فوج بفرج رو برد خود متوجہ گردید درین مرتبہ اول آن جاہل خیرہ سرفیل مست جنگی خود را پیش انداختہ بر فوج ہراول می تازد بعد از زد و خورد بسیار از سرداران ہراول سید اعظم بارہہ و شیخ اچھے بدرجہ شہادت می رسند سردار بر افکار افتخار خان ہم در ستیز و آویر تقصیر نکر دہ جان خود را شامی نماید و جمعے کہ با او بودند آنقدر تلاش میکنند کہ پارہ پارہ میشوند همچنان گروہ جہاں افکار کشور خان داد مردے و مردانگی داد خود را فدا سے کار صاحب بیسازد با آنکہ تیرہ نجاتان نیز بسیار سے زخمی و کشتہ شدہ بودند آن مدبر حساب لشکر یان را از رو سے دانستگی و فہیدگی بخاطر می آورد و مشخص خود می سازد کہ سرداران ہراول و بر افکار و جہاں افکار کشتہ شدند ہمین قول ماندہ از کشتہ شدن زخمی گشتن جمعیت خود پروا نکر دہ در ہمان گرمی بر قول بتنازد و درین جانب پسر و برادران و خویشان شجاعت خان و دیگر بندہ ہا راہ بران

اگر امان گرفته بر مثال شیران و پلنگان به نیجه و دندان تلاش میکردند چنانچه بعضی درجه شهادت یافتند و جمعی که زنده ماندند زخمهای منکر برداشتند و درین وقت فیل مستی گچیت نام که فیل اول او بوده بر شجاعت خان میدانده شجاعت خان دست بر برچمه برده بر فیل میزد آن طور فیل مستی را از برچمه چه پروا است دست به شمشیر برده و دوشمشیر پله در پله میزد از آن هم چه محابا بعد از آن جده هر کشید و دو جده هر میرساند بان هم بر نیگردد و شجاعت خان را با اسب زیر میکند بجز از اسب جدا شدن جهانگیر شاه گفته بر می جدد و جلودار او شمشیر و دوستی بر دستهای فیل رسانیده چون فیل بر زانو در می آید اتفاقاً جلودار فیلبان را از بالای فیل زیر میکند و بهمان جده هر که در دست داشت درین پیادگی نبیسه بر خرطوم و پیشانی فیل میزند که فیل از الم آن فریاد زنان بر میگردد چون زخمها بسیار داشت به فوج خود رسیده می افتد و اسب شجاعت خان سالم بر میخیزد و در حینیکه سوار میشد آن مخذولان فیل دیگر بر علمدار او میزد و اندک علمدار او را با اسب زیر میکنند و از آنجا شجاعت خان نعره مردانه بر کشیده علمدار را را خبردار میسازد و میگوید که مردانه باش من زنده ام و در پاهای علمدار درین وقت تنگ هر کس از بنده های درگاه حاضر بودند دست به تیر و جده هر و شمشیر برده بر فیل میدادند و شجاعت خان هم خود را رسانیده به علمدار نهیب میداد که برخیز و اسب دیگر بجهت علمدار حاضر ساخته او را سوار میسازد و علمدار علم را بر افراخته بر جاسای خود می ایستد و راثمائی این گیر و دار تفنگی بر پیشانی آن مقهور میرسد که زنده آنرا هر چند تفحص کردند ظاهر نشد بهر مورد رسیدن این تفنگ از آن گرمی باز آمده میداند که ازین زخم جان بری نیست تا دوپهر هم با وجود چنین زخمی منکر مردم خود را به جنگ ترغیب می نمود و معرکه قتال و جدال گرم بود بعد از آن غنیم روگردانید و افواج قاهره سر در پله آنها می ننهد زده زده آن مخذولان را در محله که دایره کرده بودند در می آوردند آن مخذولان به تیر و تفنگ مردم را نگاه داشته نیکند ازند که مردم با دشاهی بجا و مقام آنها در آینه چون دلی برادر عثمان و ممر زیر پسر او و دیگر خوشان و نزدیکان او بر زخم عثمان مطلع میشوند بخاطر میگذرانند که ازین زخم خود او را خلاصی میسر نیست اگر با چنین شکسته و ریخته به قلعه خود رویم یک کس زنده نخواهد رسید صلاح در نیست که امشب در همین جا که دایره کرده ایم بمانیم و آخر شب فرصت جبهه خود را به قلعه خود رسانیم و دوپهر از شب گذشته عثمان به جهنم و اصل میگردد و در پهر سوم جسد بجان او را برداشته و خیمه و اسبابی که همراه داشته اند در منزل گذاشته به محله خود متوجه میشوند قراولان لشکر فیروزی اثر از نمیانی خبر یافته شجاعت خان را آگاه میسازند صبح دو شبانه دو تنخواهان جمع شده صلاح می بینند که تعاقب بایند نمود و نباید گذاشت که این تیره بختان نفس بر آورند غایتاً بجهت ماندگی سپاهیان و کفن و دفن شهیدان و غنچاری مجروحان و زخمیان در پیش رفتن یا فرود آمدن متردد خاطر بودند درین حالت عبدالسلام پسر معظم خان با جمعی از بنده های درگاه که مجموع سی صد و چهار صد توپچی باشند میرسند چون این جماعت

نشت و اسباب نفایسی که آورده بود بدفعات از نظر گذرانید از هر جنس چیزها و تحفها داشت از آنجمله جانورهای چند آورده بود
بسیار غریب و عجیب چنانچه تا حال ندیده بودم بلکه نام او را کسی نمیدانست حضرت فردوس مکانی اگر چه در واقعات خود صورت
و اشکال بعضی جانوران را نوشته اند غایتا به مصوران نه فرموده اند که صورت آنها را تصویر نمایند چون این جانوران در نظر
من بغایت غریب در آمده هم نوشته و هم در جهانگیر نامه فرمودم که مصوران شبیه آنها را کشند تا جراتی که از شنیدن دست بردار
دیدن زیاده گردید که از جانوران در جبهه از طاؤس ماده کلان تر و از نرخی الجمله خور و تر گاهه که در مستی جلوه می نماید دم خود را
و دیگر پرهای طاؤس آسایر بر نشان می سازد و به رقص در می آید نول او دپاسه او شبیه نول دپاسه خردس است سرگردن و زیر
حلقوم او هر ساعت برنگی ظاهر میگردد و دقیقکه در مستی است سرخ سرخ است گویا که تمام را بر جان مرصع ساخته اند و بعد زمانه
بهمین جا با سفید میشود و بطریق پیچیده در می آید و گاهه فیروزه رنگ ظاهر میگردد و بوقلمون آسایر زمان برنگی دیگر دیده میشود و دوباره
گوشتی که بر سر خود دارد بتاج خردس مشابه است غریب اینست که در هنگام مستی پارچه گوشت مذکور بطریق خرطوم از بالای سر او
تا یک وجب می آید و باز که آن را بالا میکشد چون شلخ کرگدن بر سر او مقدار دو انگشت نمایان میگردد و اطراف چشم او همیشه
فیروزه گونست و در آن تغییر و تبدیل نمی رود و پرهای او با لوان مختلف بنظر در می آید بر خلاف رنگهای پر طاؤس دیگر میمون آرد
و و بیات غریب و شکل عجیب دست و پا و گوش و سر او بعینه میمون است و در دپاسه او پر دپاسه میماند رنگ چشمهای او برنگ
چشم باز لیکن چشم او از چشم باز کلان تر است از سر او تا مردم یک درع معمول بوده است از میمون پست تر و از دپاسه بلندتر
پشم او بطریق چشم گوشت و رنگ آن خاکستری است از بنا گوش تا رخ سرخست میگون دم او از نیم درع دوسه انگشت دراز تر
غایتا بخلاف دیگر میمونها دم این جانور افتاده است بطریق دم گربه گاهه آوازهای او از آهوی بره بمجلا خیل
غریب دارد از مرغ وحشی که او را ندید میگویند تا حال شنیده نشده که در خانه از دیچه گرفته باشند در زمان والد بزرگوارم نیز سعی بسیار
کردند که تخم و بچه بکنند نشد من فرمودم که چند س از نو ماده او یکجا نگاه داشتند رفته رفته به تخم آمدند آن تخمها را فرمودم که در زیر
ماکیان گذاشتند و در عرض دو سال مقدار شصت و هفتاد بچه برآمد و تا پنجاه و شصت کلان شدند هر کس این معنی شنید تعجب تمام
نموده مذکور ساخت که در ولایت هم مردم سعی بسیار کردند مطلق تخم نداد و بچه از او حاصل نشد در همین ایام بر منصب مهتاب خان
هزار می نوات و پانصد سوار فرمودم که چهار هزار می نوات و سه هزار و پانصد سوار بوده باشد و منصب اعتماد الدوله از اصل افاضه
عنه این جانور را زبان انگریزی ترکی می نامند و اهل هند پیرو میگویند و فارسی دانان هند به فارسی فیل مرغ نام نهاده اند و حال به کثرت در هندوستان موجود است

چهار هزاری ذات و هزار سوار مقر گشت و بر منصب هاشمیه نیز پانصدی ذات و سوار افزوده شد که اصل و اضافه سه هزاری ذات و دو هزار سوار بوده باشد و بر منصب اعتقاد خان پانصدی ذات و دو لیست سوار افزوده هزاری ذات و سی سوار گردیدم و حاجه ابوالحسن درین روزها از دکن آمده سعادت ملازمت دریافت دولت خان که به فوجدار سی صوبه آله آباد و سرکار جوینو تعیین یافته بود آمده ملازمت نمود بر منصب او که هزاری بود پانصدی افزوده شد روز شرف که ۱۹ فروردین بوده باشد منصب سلطان خرم را که ده هزاری بود به دوازده هزاری سرفراز ساجم اعتبار خان را که به منصب سه هزاری ذات و هزار سوار سر بلند بود چهار هزاری گردیدم مقرب خان که منصب او دو هزاری ذات و هزار سوار بود پانصدی ذات و سوار افزودم و بر منصب حاجه جهان که دو هزاری ذات و هزار و دو لیست سوار بود پانصدی دیگر اضافه فرمودم چون ایام نوروز بود اکثر بنده با اضافه منصب سرفزاری یافتند درین تاریخ ولیمپ از دکن آمده ملازمت نمود چون پدر او را سه سکه وفات یافته بود او را بخطاب راسه سر بلند ساخته خلعت پوشانیدم پس دیگر داشت سورج سکه نام با وجود آنکه ولیمپ پسر شکیه او بود میخواست که سورج سکه جانشین او باشد بر تبر مجبئی که با مادر او داشت در وقتیکه احوال وفات او نکور میشد سورج سکه از کم خردی و خرد سالی بعرض رسانید که پدر مرا جانشین خود ساخته شیکه داده است این عبارت مرا خوش نیامد فرمودم که اگر پدر ترا شیکه داده است ما ولیمپ را سرفراز ساخته شیکه میدهم و بدست خود او را شیکه کشیده جاگیر و وطن پدر او را با و مرحمت کردم به اعتماد الدوله دوات و قلم مرصع عنایت شد لکھی چند راجه گان کون که از راجه های معتبر کوهستان ست و پدر او راجه اودرهم در زمان حضرت عرش آشیانے آمده بود در وقت آمدن التماس نمود که پسر راجه ژوژر مل آمده دست مرا گرفته به ملازمت آورد و بنا بر التماس او پسر راجه به آوردن او مقرر گشته بود لکھی چند هم التماس نمود که پسر اعتماد الدوله آمده مرا به ملازمت آورد و شاه پور را فرستادم که او را به ملازمت آورد و از تحفه های کوهستان خود اسپان گوشت اعلی و جانوران شکاری از باز و جره و شاهین و قطاس و نافه های مشک و پوستهای آهو شک که نافه بران بند بود و شمشیرهای که بزبان آنها کمانده میگویند و خنجر که بزبان آنها کتاره میگویند و از هر جنس چیزها آورده گذرانید در میان راجه های این کوهستان راجه ندکورا با اینکه طلای بسیار دارد معروف و مشهور است میگویند که گان طلا در ولایت است بحجت طرح عمارت دو تنخانه لاهور و حاجه جهان و حاجه دوست محمد و آنکه درین کار مهارت تمام دارد فرستادم چون مهات دکن بحجت نفاق سرداران و بی پروائی خان اعظم صورت خوبی پیدا نه کرد و شکست عبدالعزیز خان دست داد و حاجه ابوالحسن را که بحجت تحقیق این قضایا طلبیده بودم بعد از تحقیق و تفحص بسیار ظاهر شد که شکست عبدالعزیز خان باره از مرغور و وزیر جلویها و سخن

شتو بیاسه او و پاره بنصب نفاق و بی اتفاقی امرای واقع شده بود مجلا قرار داد آن بود که عید الله خان از جانب ناسک
 ترهنگ باشکیر گجرات و امرای که به همراه او تعیین یافته بودند روانه گردان فوج به سرداران معتبر و امرای کار طلب مثل راجه
 رامداس و خان عالم و بیعت خان و علی مردان بهادر و ظفر خان و دیگران با آراستگی تمام داشت عدد لشکر از ده هزار گذشته
 بود به چهارده هزار رسیده و از جانب برادر مقرر بود که راجه مان سنگه و خان جهان و امیرالامرا و بسیار از سرداران متوجه شوند و این
 بود فوج از کوچ و مقام یکدیگر خبردار باشند تا در تاریخ معین از دو جانب غنیم را در میان گیرند اگر این ضابطه منظوری بود و دلسا
 متفق میگشت و غرض داد امن گیر نمی شد غالب ظن آن بود که الله تعالی فتح روزی کردی عید الله خان چون از گهاینها گذشت
 و به ولایت غنیم درآمد مقید نه شد که قاصد آن فرستاده از آن فوج خبر بگیرد و بموجب قرار داد حرکت خود را با حرکت آنها
 موافق نموده چنان کند که در روز و وقت معین غنیم را در میان گیرند بلکه تکیه بر قوت و قدرت خود کرده این معنی را در خاطر آورد
 که اگر به تنهایی این فتح از جانب من شود بهتر خواهد بود این داعیه را در خاطر قرار داده هر چند رامداس خواست که با قرار دهد که
 بتانی و آتشکی پیش میرفته باشد تا آنکه غنیم که از دو طرفه تمام داشت جمعی کثیر از سرداران و ترکیان بر سر او فرستاده بودند و در
 پاورد و خود را در لشکر و شهاب را در میان و آنسام آتشبازی تفسیر نمی کردند تا آنکه غنیم نزدیک شد و اصلا از آن فوج با خبر
 نرسیده بودند و در آن وقت که کینان بود نزدیک میرسد غیر سیاه روی که از اطفال را که نسبت قرابت به سلسله نظام الملکیه
 با اعتقاد او در بیعت آنکه مردم از دل و زبان مرداری او قبول کنند به سر در بر داشته دست او گرفته و خود را پیشوا و سرزاد قرار داد
 مرتبه مرتبه مردم میفرستاد و کثرت و ازدحام غنیم زمان زمان بیشتر میشد تا آنکه هجوم آورده باند اخن بان و دیگر اقسام آتشبازی کار
 بر دنگ ترسان شدند و خواهر و دختران و ملحق دیدند که از آن فوج مدد نرسید و کینان تمام رو بانهاده اند مصالحت دولت
 در آنست که با فعل بازگشته سرانجام دیگر نموده شود یکی یک دل و یک زبان شده پیش از طلوع صبح صادق روانه شدند تا سرحد
 دولت خود کینان همراه بودند و هر روز فوجی با فوجی و برگشته و روز و خور و تفسیر نمی نمودند درین روز چند از جوانان
 روانه کار طلب بکار آمدند علی مردان خان بهادر و داور و مردانگی داده زخمهای سنگ برداشت و زنده بدست غنیم افتاده
 معنی حلال نمکی و جان فشانی را به همراهان خود نهانید و ذوالفقار بیگ هم ترددات روانه نموده بانی به پاسه او رسید و بعد از
 دور و در دیگر گذشت چون به ولایت راجه بهر جو که از دو طرفه آن درگاه هست داخل شدند آن جماعت باز گشتند و عید الله خان
 متوجه گجرات گردید سخن این است که اگر در رفتن عثمان کشیده میرفت و میگذشت که آن فوج دیگر باطلی میشد کار خاطر خواه اولی

دولت قایمه صورت می یافت بمجد آنکه خبر گشتن عبدالعزیز خان به سرداران فوج که از راه برار متوجه بودند رسید دیگر توقف را مصلحت ندیده باز گشتند و در عادل آباد که حوالی برهانپور واقع است بار دوسه پرویز ملحق شدند چون این اخبار در آگه بمن رسید شورش تمام در طبیعت خود یافتیم و غریت نمود که خود متوجه شده این ملازمان صاحب کشته را از پنج و بنیاد بر اندازم اهرار و دوتخو امان بدین معنی اصلا راضی نه شدند خواه ابو الحسن بعرض رسانید که مهات آن طرف را بروشنی که خانخانان نمیده دیگر نمی دهد و در اباد فرستاد تا این مهم از نظام او فدا شده را بنظام آورد و به مصلحت وقت صلحی در میان اندازد تا بمرد و سرانجام بر اصل نموده شود دیگر دوتخو امان باین مقدمه همراه گشته رایهاست بهم باین قرار یافت که خانخانان را باید فرستاد و خواه ابو الحسن نیز همراه برود و به همین قرار داد او دیوانیان مهم سازی خانخانان و همراهمیان او نموده روز یکشنبه هفت و هم اردی بهشت سه هفت مرخص گشت شاهزاده خان و خواه ابو الحسن و زاده بر دس از یک و چند دیگر از همراهان در همین تاریخ تسلیم رخصت نمودند خانخانان به منصب شش هزاری ذات سرفزاری یافت شاه نواز خان سه هزاری ذات و سوار تسلیم نموده داراب خان باضافه پانصدی ذات و سی صد سوار که مجموع دو هزار سی ذات و یک هزار و پانصد سوار باشد سر بلند گردیده و بر حمن داد پسر خود او هم منصب لائق دادم خانخانان خلعت فاخره و خنجر مرصع و قیل خاصه با تلایر با واسپ عرانی عنایت نمود و همچنین به پسران و همراهان او نیز خلعت و واسپ مرحمت کردم و در همین ماه مغر الملک با پسران از کابل آمده به سعادت آستان بوسی سرفراز گشت شام سنگه در اسه منگت بعد ویه که از تعینات لشکر نگیش بودند حسب التماس قلیج خان بزیادتی منصب سر بلند می یافت شام سنگه هزار و پانصدی بود پانصدی دیگر بر منصب او اضافه شد و اسه منگت نیز بزیادتی منصب مفتخر گردید مدتی بود که اخبار بیماری آصف خان میر رسید و چند مرتبه رفع مرض شد و باز عود نمود تا آنکه در برهان پور در سن شصت و سه سالگی درگذشت فهم و استعدادش بقایت خوب بود غایتاً چست و شگلی طبعش غالب بود شعر هم میگفت خسرو شیرین بنام من نظم کرده مسمی به نور نامه در زمانه والد بزرگوارم بدرجه امارت و وزارت رسیده بود و آنکه در زمان بادشاه زادگی چند مرتبه از و سبکیهاست به فعل آمده و اکثر مردم بلکه خسرو هم بر این مذاق بود که بعد از جلوس من نسبت با و ناخوشیها به فعل خواهد آمد بخلاف آنچه در خاطر او و دیگران قرار یافته بود در مقام رعایت شده و او را به منصب پنجزاری ذات و سوار سرفراز ساختم و بعد از آنکه مدتی وزیر صاحب استقلال شد بعد رعایت احوال او دقیقه فرد گذاشت نه شد و بعد از فوت او فرزندان او را منصبها داده رعایتها کردم آخر الامر ظاهر شد که نیت و اخلاص او درست نبوده و نظر بر اعمال ناقص خود کرده همیشه از من توهمی در خاطر داشته از قفیه و شورش که در راه کابل واقع شد میگویند خبر دار بوده بلکه تقویت

آن تیرہ نجات می نمود بارے مرابا و نمی افتاد که در برابر این رعایت و شفقت مصدر تا و لتخواهی و تیرہ نجاتی گرد و باندک فاصله در دست
و پنجم هجین ماه که اردی بهشت باشد خبر فوت میرزا غازی رسید میرزا مشارالیه از حاکم زاده های هشت از ذات ترخانیاست در زمان
والد بزرگوارم پدر او میرزا جانی دولت خواهی اختیار نموده بهر اسی خانخانان که بر سر ولایت او تعیین یافته بود در قرب لاہور بشفقت
ملازمت استسعاد یافت و بکرم بادشاہانہ ولایت اورا بد و ارتزانی داشتند و خود ملازمت دربار اختیار نموده مردم خود را بجهت
حفظ و حراست هشت رخصت کنانید تا بود در ملازمت گذرانید آخر الامر در بر پا پور وفات یافت میرزا غازی خان ولد او که در هشت
بود بموجب فرامین عرش آشیانے بایالت و حکومت اندیا و سر فریزی یافت به سعید خان که در بہار بود حکم شدہ کہ اورا لاہور فرستاد
بد رگاہ آورد خان مشارالیه کسان فرستادہ اورا بد و لتخواهی دلالت نمود آخر الامر اورا بہ اگرہ آوردہ بشرف پاہوس والد بزرگوارم
سر فرزند گردانید در اگرہ بود کہ حضرت عرش آشیانے شنقا شدند و من بر تخت دولت جلوس نمودم بعد از آنکہ خسرو را تعاقب
نمودہ بہ لاہور داخل شدیم خبر رسید کہ امرای سرحد خراسان جمعیت نمودہ بہ سر قندھار آمدہ اند و شاہ بیگ حاکم آنجا دقلعہ قبلی
شہدہ منتظر ملک است بالفردت فوجی بہ سرداری میرزا غازی و دیگر اہل سرداران بہ کمک قندھار تعیین شدند این فوج چون
بجوالی قندھار رسید لشکر خراسان قوت توقف در خود نادیدہ معاودت نمود میرزا غازی بہ قندھار در آمدہ ملک و قلعہ را
بہ سردار خان کہ بہ حکومت آنجا مقرر گشتہ بود سپردہ و شاہ بیگ خان بجای خود متوجہ گشت و میرزا غازی از راہ بہر غربت لاہور نمود
و سردار خان باندک مدت کہ در قندھار بود وفات یافت و باز آن ولایت محتاج بہ سردار صاحب وجودے گشت درین مرتبہ
قندھار را اضافہ ہشت نمودہ بہ میرزا غازی مرحمت نمودم از ان تا پنج تا زمان رحلت در آنجا بہ لازم حفظ و حراست قیام و اقدام
می نمود و سلوک او با مردم بہ عنوان پسندیدہ بود چون عرض میرزا غازی سردارے بہ قندھار بایست فرستاد ابوالبی اوزبک
را کہ در ملتان و آن حدود واقع بود بدین خدمت ماورسا ختم منصب او ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار بود سہ ہزاری ذات
و سوار مقرر نمودم و بہ خطاب بہادر خانی و علم سر بلندی یافت و حکومت دہلی و حفظ و حراست آن ولایت بہ مقرب خان مقرر
گشت و در وہ خواص را کہ از خدمتگاران نزدیک والد بزرگوارم بود بخطاب خواص خانی و منصب ہزاری ذات و پانصد
سوار سر فرزند ساختہ فوج ارمی سرکار فوج را بد و مرحمت نمودم چون صبیہ اعتقاد خان ولد اعتماد الدولہ را بہت خرم خواستگاری
نمودہ بودم و مجلس گذرانی او در میان بود و در پنجشنبہ سید ہم خورد داد بہ منزل او رفتہ یک روز و یک شب آنجا بودم پیشکش
گذرانید و بیکان و مادران خود خادمان محل را نورہ ہا سامان دادہ با امرای سر و پاہا عنایت نمودہ عبد الرزاق را کہ بخشی در خانہ بود

بجست سراجام ولایت ٹھٹھہ فرستادم کہ تا تعین سردار صاحب وجود سپاہی و رعیت آنجا را دلاسانموده آن ولایت را در قید ضبط آورد
 باضافہ منصب و عنایت فیل و پرم نرم خاصہ سرفرازی یافتہ مرخص گشت سزا ملک را بجائے او بخش ساختم و خواجہ بہان کہ بدین
 عمارت لاہور و قمر طرح آن مرخص گشتہ بود و در اواخر عین ماہ آمدہ ملازمت کرد مرزا عیسیٰ ترخان از خویشان مرزا غازی در لشکر
 دکن تعین بود و بجست مصلحت ٹھٹھہ اورا طلبیدہ بودم در عین تاریخ بخیمت استسعاد یافت چون قابل رعایات و تربیت بود بہ منصب
 ہزاری ذات و پانصد سوار ممتاز گشت خون پارہ بر فراج غلبہ کردہ بود باستصواب اطباء در چہار شنبہ ماہ مذکور قریب یک آثار
 خون از دست چپ خود کشیدم چون خفت و سبکی تمام دست داد بخاطر رسید کہ اگر در محاربات خون کشیدن را سبک شدن
 میگفتہ باشند بہتر خواہد بود الحال عین عبارت گفتہ میشود بہ قریب خان کہ قصد نمودہ بود کچھوہ مرصع عنایت کردم کشن داس شرف
 فیل خانہ و اصطبل کہ از زمان حضرت عرش آشیانے تا حال تصدی آن دو خدمت بود و عمر با آرزوے خطاب را جگہ منصب
 ہزاری ذات داشت و قبل ازین خطاب سرفرازی یافتہ بود الحال بہ منصب ہزاری کام روا گشت میرزا رستم ولد سلطان حسین
 میرزاے صفوی را کہ در لشکر دکن تعین بود حسب التماس اورا طلب نمودہ بودم روز شنبہ نہم ماہ تیر یا فرزند ان آمدہ ملازمت کرد
 یک قطعہ لعل و چہل دیش دانہ مروارید بیشکیش گدایند بہ منصب تاج خان حاکم بھکر کہ از امرای قدیم این دولت ست پانصدی
 ذات و سوار افزوہ شد قصبہ فوت شجاعت خان از امور غریبہ و عجیبہ است بعد از انکہ مصدر چنان خدمتی گشت و اسلام خان اورا
 بہ سرکار اوڈیسہ رخصت میکند در اثناے راہ شبی برادہ فیل چو کندے دار سوار میشود و خواجہ سراے خود سالی را بر عقب خود
 جاے میدہد و قتیکہ از اردوے خود برمی آید فیل مستی بر سر راہ بستہ بودند آن فیل از آواز سم اسپان و حرکت سواران در صد دان
 میشود کہ زنجیر بگسلاند بدین جہت شور و غوغاے بلند میشود چون این شور و غوغا بگوش خواجہ سرا میرسد مضطربانہ شجاعت خان
 را کہ در خواب یا در بے شعوری شراب بود بیدار می سازد و سے گوید کہ فیل ست باز شدہ و متوجہ این طرف ست بگرد
 شنیدن این سخن مضطرب شدہ از پیش چو کندی خود را بر بری اندازد بعد از انداختن انگشت پای او بہ سنگ رسیدہ شکافتہ میشود
 و بہین زخم بعد از دوسہ روز در می گذرد مجملًا از شنیدن این مقدمہ خیرت تمام دست داد و جوان مردانہ بگرد فریادی کہ باورسد
 یا سخنی کہ از خود سالی بشنود این قسم مضطرب شدہ بتیابانہ خود را از بالائے فیل اندازد و در واقع جاے حیرت است در ۱۹ ماہ
 تیر خبر این حادثہ بہ من رسید پسران اورا بنوازشات و منصب و انجوائی کردم اگر این قصبہ اورا دست نمی داد چون خدمت نمایانے
 کردہ بود بر عایتها و شفقتها سرفرازی می یافت۔

باقضایر سے توان آمد

ایکص و شصت زنجیر فیل زردادہ اسلام خان از بنگالہ فرستادہ بود در همین روز ہا از نظر گذشت و داخل فیل خانہ خاصہ شریفہ گشت
راجہ ٹیک چند راجہ کما یون اسد عاے رخصت نمود چون بہ پدر او در زمان عرش آشیانے یک صدر اس اسپ مرحمت شدہ بود
بہمان دستور با و مرحمت کردم و فیل نیز دادہ شد و تا اینجا بود بہ خلعتہا سرفرازی یافت و خنجر مرصع ہم دادم بہ برادران او نیز خلعتہا و اسپا
دادہ شد ولایت اورا بدستور سابق با و عنایت فرمودم شادمان و کامر با بجا و مقام خود باز گشت بہ تقریبے این بیت امیر الامرا خواندہ شد

گذر سب از سرماشتگان عشق | یک زندہ کردن تو بصد خون برابرست

چون طبع من موز دست گاہے با اختیار گاہے بے اختیار مصراعی در باعی یا بیتے در خاطر سر میزند این بیت بزبان گذشت۔

از من کتاب رخ کہ نیم بے تو کینفس | یکدل شکستن تو بصد خون برابرست

چون خواندہ شد ہر کس کہ طبع فطی داشت درین زمین بیتے گفتہ گذرا بند ملا علی احمد مہر کن کہ احوال او پیش ازین گذشت
بد نہ گفتہ بود۔

اے محاسب زگریہ پیرغان نبرس | یک خم شکستن تو بصد خون برابرست

ابو الفتح دکنی کہ از امر اے معتبر عادل خان بود و فیل ازین بد و سال دولت خواہی اختیار نمودہ خود را داخل اولیاسے دولت
قاہرہ ساختہ بود در دہم امر دادہ بہ ملازمت آمد و منظور عنایت و تربیت گشتہ بہ شمشیر خاصہ و خلعت سرفرازی یافت و بعد از چند روز
اسپ خاصہ نیز بد و مرحمت نمودم خواجگی محمد حسین کہ بہ نیابت برادر زادہ خود بہ کشمیر رفتہ بود چون خاطر از مہمات آنجا جمع ساخت در ہمین
روز ہا آمدہ ملازمت نمود چون بہ حکومت پٹنہ و دارائی آنجا سردارے با ایست فرستاد بخاطر رسانیدم کہ مرزا رستم را فرستم منصب
اورا کہ پنج ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار بود پنج ہزاری ذات و سوار ساختہ تا پنج ۲۶ جمادی الثانی مطابق دوم شہر پور سلیم
حکومت پٹنہ نمودہ فیل خاصہ با اسپ وزین مرصع و شمشیر مرصع و خلعت فاخرہ دادہ رخصت نمودم و پسران او و پسران مظفر حسین
خان مرزائی برادر او باضافہاے منصب و فیل و اسپ و خلعت سرفرازی یافتہ بہرہا ہی او مرخص گشتند راے دلپ را بکو کے
مرزا رستم تعین نمودم چون جاد مقام از نزدیک بان حد و است جمعیت خوب دران خدمت حاضر سازد پانصدی ذات و
سوار بر منصب او افزودم کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار باشد فیل ہم عنایت شد ابو الفتح دکنی در سرکار ناگوروان حدود
جاگیر یافتہ بود مرخص گشت کہ ہم سرانجام جاگیر خود ہم بہ حفظ و حراست آن ملک قیام نماید خسرو بے اوزبک بہ فوجداری سرکار

میوات آیین ش به منصب او هشت صدی ذات و سی صد سوار بود الحال هزاری ذات و پانصد سوار حکم شد و اسپ نیز بد و مرحمت نمودم چون نظر بر خود مست قدیم تقرب خان نمودم بخاطر رسید که آرزوئی در دل او نباید گذاشت منصب او را گلان کرده بودم جاگیر خوب یافته بود آرزوئی علم و تقاره داشت باین عنایت هم سرفراز و کامروا گشت و صلح پس خوانده خواجه بیگ میرزا صفوی بسیار جوانک پرت رو و دو کار طلب است او را بخطاب خنجر خان سرگرم خدمت ساختم روز نهمین ۲۲ شهریور موافق ۱۰۰۰ رجب ۱۲۱۰ در منزل مریم الزمانی مجلس درین شبی عقد گشت باین روش خود را وزن کردن طریق ستوده است حضرت عرش آشیانه که منظر لطیف و گرم بودند باین روش را پسندیده هر سال خود را در مرتبه باقسام غلات از طلا و نقره و غیره و اکثر متعه نفقه وزن میفرمودند بمرتبه مطابق سال شمسی و دیگر موافق سال قمری و مجموع آنرا که قریب یک یک روپیہ است بفقرا و ارباب احتیاج تقسیم میکردند من هم این سنت سنیه را مرعی میدادم و بهر همان دستور خود را وزن نموده آن اجناس را به فقرا میدادم معتقد خان دیوان بنگاله چون از آن خدمت معزول گشت پسران و برادران و بعضی خدمتکاران عثمان را که اسلام خان به همراهی او بدرگاه فرستاده بود بعد از ملاقات بنظر اشرف گذرانید و تمام احوال هر یک از افغانان بعد از یک از بنده های معتبر مقرر شد و پیشکش خود را که بست و پنج زنجیر نعل و دو قطعه لعل و بچول آثاره مرصع و خواجه سرایان معتبر و آتش بنگاله و غیره ترتیب داده بود بنظر در آوردم پسر سلطان خواجه که در لشکر دکن تعین بود به طلب سعادت آستان بوسی دریافت یک قطعه لعل پیشکش گذرانید چون میان قلیچ خان که سردار لشکر بگلش بود که سرحد کابل است و میان امرای آن صوبه که به همراهی او تعین یافته اند بخصیص خان دوران نزاع و گفت و شنود بود بجهت تحقیق آنکه ناسازی از جانب کیست خواجه جهان را فرستادم یازدهم ماه مهر معتقد خان به منصب دالاسه نشین گری سرفرازی یافت و منصب او هزار می ذات و سی صد سوار مقرر گشت دیگر مرتبه به منصب تقرب خان پاره افروزم نشینش دو هزار می و پانصد می ذات و هزار و پانصد سوار بود پانصدی دیگر اضافه شد که سه هزار می ذات و دو هزار سوار بوده باشد حسب التماس خانخانان فریدون خان برلاس به منصب دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار سوار از اصل و اضافه سرفراز گردید در اسه نو هر هزار می ذات و هشت صد سوار شد و راجه نرسنگه دیو به منصب چهار هزار می ذات و دو هزار و دو بیست سوار سرفراز شد بشارت را که بمیرزا رام چند بدیده است بعد از گذشتن رام چند به خطاب راجگی سرفراز ساختم ظفر خان از صوبه گجرات بموجب طلب در بست هشتم آبان آمده ملازمت کرد یک قطعه لعل و سه دانه مرقا به پیشکش گذرانید ششم آذر مطابق سوم شوال از برهان پور خبر رسید که امیرالامرا روز یکشنبه بست و نهم آبان در برگنه نهال پور فوت کرد و بعد از بیماری که او را در لاہور دست داده بود

دیگر شعور و هوش از او کمتر ظاهر میشد. بجا نطفه اش نقصان تمام راه یافته بود اخلاص بسیار میداشت جفت که از دفرزندی نماند که قابل تربیت و رعایت باشد چنان قلی خان که از پیش پدر خود که در پیشاور بود آمده بستم آذر ملازمت کرد یک صد مهر یک صد روپیه نذر گذراند و پیشکش خود را از اسب و آئینه و دیگر اجناس که همراه داشت بنظر در آورد و ظفر خان را که از خانه زادان و کوته زاده ها معتبر است نواخته بصاحب صوبگی بهار سرفراز ساختم و منصب پانصدی ذات و سوار افزوده سه هزار ری داشت و دو هزار سوار مقرر داشتیم و با برادران خلعت و اسب سرفرازی یافته در آن صوبه رخصت شد همیشه آرزو او این بود که بخداست علیحدگی سرفرازی یا بد تا جوهر خود را به نهانند من هم خواستم که او را بیازایم این خدمت را محک آزمایش او ساختم چون هنگام سیر و شکار بود روز شنبه دوم ذی قعدة مطابق چهارم ماه دی از دارالخلافه اگر به قصد شکار برآمدم و در باغ دهره منزل شد و چهار روز در آن باغ توقف افتاد روز دهم ماه مذکور خبر فوت سلیمه سلطان بیگم که در شهر بهار بودند شنیده شد. والد ایشان گلرخ بیگم حبیبه حضرت فردوس مکانی بودند و پدر ایشان میرزا نورالدین محمد از خواجگان زاده های خواجگان نقشبندی اند به جمیع صفات حسنه آراستگی داشتند در زمان این مقدار هنر و قابلیت کم جمع میشد و حضرت جنت آشیانی این خواهرزاده خود را از روی شفقت تمام نافرودیم خان نموده بودند بعد از شتقار شدن ایشان در آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی این که خدائی واقع شده پس از کشته شدن خان مشارالیه والد بزرگوارم ایشان را به عقد خود در آورند در سنه شصت سالگی به رحمت خدا واصل گشتند همان روز از باغ دهره کوچ شد. اعتماد الدوله راجهت سرانجام برداشتن ایشان فرستادم و در عمارت باغ مندا اگر که بیگم خود ساخته بودند فرمودم که ایشان را نهادند در هفتدهم ماه دی میرزا علی بیگ اکبرشاهی از لشکر دکن آمده ملازمت نمود و خواجگان جهان که به صوبه کابل خصل شده بود در بیست یکم ماه مذکور بازگشته سعادت خدمت دریافت و مدت رفتن و آمدن او به سه ماه و یازده روز کشید و دوازده مهر و دوازده روپیه نذر گویان آورد در همان روز راجه رامداس نیز از لشکر فیروزی اثر دکن آمده ملازمت کرد و یک صد مهر نذر گذراند چون بامراے دکن خلعت زمستانی فرستاده نشده بود بدست جیات خان فرستاده شد و چون بندر سورت بجاگیر علی خان مقر بود چنان قلیج راجهت ضبط و حراست آنجا التماس نمود که مرخص گردد در بیست و هفتم دی به خلعت و خطاب خانی و علم میرزا گذشته مرخص شد بجهت نصیحت امراے کابل و ناسازی که میان ایشان و قلیج خان واقع بود راجه رامداس را فرستادم و اسب و خلعت دسی هزار روپیه مدخرج عنایت شد در ششم بهمن که برگشته باثری محل نزول بود خبر فوت خواجگی محمد حسین که از بنده های قدیم انخدمت ابن دولت بود رسید برادر کلان او محمد قاسم خان در زمان والد بزرگوارم رعایت کلی یافته بود و

خواجگی محمد حسین هم بخدمت که از در سے اعتماد فرموده شود مثل یکا دلی و امثال آن سرفراز میگشت از دفرزندے مانند و کوسه بود که اصلا در محاسن و بیوت او یک موئے ظاهرنمی شد در وقت سخن کردن هم بسیار فریاد میکرد مثل خواجه سرایان نمیده می شد دیگر شاه نواز خان که خانخانان از برهان پور بجهت عرض بعضی معروضات روانه ساخته بود در پانزدهم ماه مذکور آمده ملازمت کرد یک صد مرد یک صد روپیه نذر گذرانید چون معاملات دکن بجهت تیز جلویهای عبداللہ خان و اتفاق امر صورت خوبی پیدا نکرد و کھنسان راه سخن یافته با مراد و نتخواهان آنجا حکایت صلح در میان آوردند و عادل خان طریقہ دولتی و نتخواهی اختیار نموده التماس کرد که اگر مهم دکن به من رجوع شود چنان کنم که بعضی محال که از تصرف او بیاسی دولت برآمده باز به تصرف در آید و نتخواهی نظر بر مصلحت وقت نموده این معنی را عرض داشت نمودند و تجویز یک گونه شد و خانخانان تعهد سرانجام مهمات آنجا کرد بخان اعظم که همیشه خواهان دفع و رفع راناسی مقهور بود و این خدمت را بجهت کسب ثواب التماس می نمود حکم شد که به مالوه که بجایگیر او مقرر است رفته بعد از سرانجام توجه این خدمت گردد و بر منصب ابوالنبی اوزبک بزاری ذات دپانصد سوار دیگر افزوده چهار هزار سی ذات و سه هزار دپانصد سوار بوده باشد مدت شکار بدو ماه و بیست روز کشید درین ایام همه روز متوجه شکار بودم چون به نوروز عالم افروز پنج شش روز پیش نمانده بود بخیریت معاودت نموده بیست چهارم اسفندار به باغ دهره محل نزول گشت و مقربان و جمعی از منصبداران که حسب الحکم در شهر مانده بودند درین روز آمده ملازمت کردند مقرب خان صراحی بر صبح و کلاه فرنگی و کنجشک مرصع پیشکش گذرانید سه روز در بلخ مذکور توقف واقع شد روز بیست و نهم اسفندار داخل شهر شدم درین مدت دو بیست و بیست و سه راس آهو و غیره و نو و پنج نیله گاو و دو خوک و سی و شش قطعه گاو و یک و نیم و یک و چهار صاع و پنجاه و بیست ماہی شکار شد.

جشن ششمین نوروز از جلوس ہمایون

سنہ ہشتم جلوس مطابق محرم سنہ ۹۲۲ھ

شب پنج شنبہ بیست و نهم محرم مذکور مطابق غره فرد در دین سنہ جلوسی بعد از گذشتن سه نیم گھڑی حضرت نیر اعظم از برج حوت در برج حمل که خانہ فرخی و فیروزی اوست نقل نمودند و صبح آنکہ روز نوروز عالم افروز بود مجلس جشن بہ آئین ہمہ سالہا ترتیب و تزیین یافت و آخر ہائے آن روز بر تخت دولت جلوس واقع شد و امرا و اعیان دولت و مقربان در گاہ تسلیم و مبارک باد

بجا آورند و درین ایام نخست فرجام همه روز بدو آنخانه خاص و عام بمی آید و مطالب و مقاصد و دعایات بعضی میرسد و پیشکشهای
 بنده های درگاه از نظر میگذشت ابوالفی حاکم قندهار اسپان عراف و سگان شکاری پیشکش فرستاده بودند و در نیم ماه مذکور
 افضل خان از صوبه بهار آمده ملازمت نمود و یک صد مرد یک صد و پینصد گز را نیز و یک زنجیر نعل بنظر آورد و در دوازدهم پیشکش
 اعتمادالدوله گذشت از جوهر و اقمشه و دیگر اجناس آنچه خوش اوقاد بدرجه قبول پیوست و از فیضان پیشکش افضل خان ده زنجیر دیگر درین
 روز دیده شد در سیزدهم پیشکش تربیت خان بنظر درآمد مققر خان نرسیده در اگره خرباری نمود و چند روزی در آنجا بسربرد و در
 پله در پله اوراد است و او شنیده ایم که بر چهار خیر حکم سعادت و خوشی میکند اول بر زن دوم بر بنده سوم بر منزل چهارم بر آب
 بهشت و استغن سعادت و خوشی خانه ضابطه قرار یافته بلکه میگویند که به صحت پیوسته است اندک زمین را از خاک خالی باید کرد و باز آن
 خاکها را در آن سرزمین می باید ریخت اگر بر آید میان است آن خانه را نه سعادت بتوان گفت نه نحس و اگر کم گردد بر خوشی است آن حکم میکند
 و اگر زیاده آید سعادت مبارک است در چهاردهم پیشکش اعتبار خان بنظر گذشت و آنچه مقبول اوقاد برداشته شد منصب اعتبار خان
 که هزار می و سی صد سوار بود و دو هزار می و پانصد سوار شد پانصد می ذات و پنجاه سوار به منصب تربیت خان افزودم که دو هزار می ذات
 و هشت صد و پنجاه سوار بوده باشد هوشنگ پسر اسلام خان که در بنگاله پیش پدر خود بوده درین روزها ملازمت کرد و چند سوار
 مردم گمراه را که ملک ایشان متصل یگیو دار جلنگ است بلکه درینو لاین ولایت هم در تصرف آنهاست همراه آورده بود از کیش دروش
 آنها مقدمات تحقیق شد بجملاً حیوانی چند اند بصورت آدمی از حیوانات بری و بجزی همه چیز میخورند و هیچ چیز در کیش ایشان منع نیست
 و با همه کس میخورند و خواهر خود را که از مادر دیگر باشد میگیرند و تصرف میکنند صورتها را ایشان بقرا فلماق شبیه است اما زبان ایشان
 آتینی است و علامت بر کی نمی ماند و همین یک کوهست که یکسر آن بولایت کاشغر متصل است و سر دیگر آن بولایت یگیو دینی درست و
 آتینی که از آن تعبیر بدینے توان کردند از دین مسلمانان دور و از کیش هندو و مجور اند و سه روزی بشرت مانده فرزند خرم خوا
 نمود که به منزل او رفته شود تا بهما پنجاه پیشکش نوروز از نظر بگذرد التماس او درجه قبول یافت یک روز و یک شب در منزل آن فرزند
 توقف نموده شد پیشکشهای خود را بنظر آورد و آنچه پسند خاطر اوقاد گرفته شد تمه را با و بخشیدم روز دیگر مرتضی خان پیشکش خود را
 گذرانید از هر مجلس چیزها سامان نموده بود تا روز شرف هر روز پیشکش یک از امر بلکه دوسه از نظر میگذشت روز دوشنبه نوروز هم
 فرودین مجلس شرف ترتیب یافت در آن روز سعادت اندوز بر تخت دولت جلوس نمودم حکم شد که اقسام کینها از شراب غیر آن
 حاضر سازند تا هر کس به خواستش خاطر خود آنچه خواهد بخورد بسیار از تکاب شراب نمودند پیشکش مهابت خان درین روز گذشت

یک مهر هزار توله که به کوکب طالع موسوم است بیادگار علی ایچی والی ایران و ادم مجلس شگفته گشت بعد از برخاستن حکم کردم که اسبها
و آئین را بار کنند چون در ایام نوروز پیشکش مقرب خان سامان نیافته بود از هر قسم نقایس و تحفای خوب بهمرسانیده بود و از
جمله دوازده راس اسب عراقی و عربی که به جهاز آورده بود دیگر زین مرصع کاری فرنگی از نظر گذشت بر منصب نوازش خان
پانصد سوار اضافه شد که دویست و هشتاد و دو سوار بوده باشد فیلی بنسی بدن نام که اسلام خان از بنگاله فرستاده بود به نظر
درآمده داخل فیلان خاصه شد و در سوم اردی بهشت خواجه بادگار برادر عبداله خان از گجرات آمده ملازمت کرد یکصد مهر
جهاگیری نذر گذرانید بعد از چند روز که در ملازمت بود به خطاب سردار خانی سرفرازی یافت چون نبشی صاحب استقلال به لشکر
بنگش و آن حدود بایست فرستاد معتقد خان را بدین خدمت اختیار نموده و بر منصب ادسی مددی ذات و پنجاه سوار اضافه
شد که هزار و پانصدی ذات و سی صد و پنجاه سوار بوده باشد رخصت نمودم مقرر شد که بزودی روانه گردد محمد حسین چلی که
در خریدن جواهر و بهمرسانیدن تحفه و قوت تمام داشت پاره زر داده رخصت نمودم که از راه عراق با استقبال رود و تحفها
و نقایس که بهمرسانند بجهت سرکار ما خریداری نماید درین صورت ضرور بود که والی ایران را ملازمت کند کتابته با و داده بودیم
و یاد بودی بان همراه بود مجلا در حوالی مشهد برادر شاه عباس رامی بنید شاه از نقض میکند که چه چیز با حکم است که بجهت سرکار
ایشان خریداری نمائی چون مبالغه میکند چلی یاد داشته که همراه داشت ظاهریست زود دوران یاد داشت فیروزه خوب موبائی
کانه استبهانات داخل بود میفرماید که این دو خنجر بدین میسر نیست من بجهت ایشان میفرستم ادسی توپچی را که از ملازمان رو
د بود اختیار نموده شش انباجه خاکه فیروزه تخمیناً بیست و سه خاکه داشت و چهارده توله موبائی و چهار راس اسب عراقی که یک از آن
اللق بود حواله او میکند و کتابته شعر بر اظهار محبت و دوستی پیش از پیش نوشته در باب زبونی خاکه و کمی موبائی غدر بسیار
خوانده بودند و خاکها بسیار زبون بنظر درآمد هر چند حکاکان و نگین سازان نقض کردند یک نگین که قابلیت انگشتری ساختن داشته باشد
ظاهرنه شد غالباً در این ایام خاکه فیروزه بطریق که در زمان شاه مرحوم شاه طماس از معدن بر سر آمده حالاً بر نمی آید همین
مقدمه را در کتابت ذکر کرده بودند در باب اثر موبائی از حکیمان سخنان شنید بودم چون تجربه شد ظاهرنه گشت نید انهم که
اطباء و اثر آن مبالغه از حد گذرانیده اند یا بجهت کهنگی اثر آن گم شده باشد بهر تقدیر بر روشی که قرار داد اطباء بود پاسه مرغ
را شکسته زیاده از آنچه میگفتند خورانیده پاره بر محل شکستگی مالیده شد و تا سه روز محافظت نمودند تا آنکه مذکور میشد که از
صبح تا شام کافیست بعد از آنکه ملاحظه نموده شد هیچگونه اثری ظاهر نشد و شکستگی بحال خود بود در کاغذ منجمده سفارشش

سلام الله عرب نوشته بودند همان لحظه منصب و علوفه جاگیر ادرافرودم فیله از فیلان خاصه با تلایر به عبدالعزیز خان فرستادم و
 فیله دیگر هم به قلیچ خان مرحمت شد و دوازده هزار سوار برادر عبدالعزیز خان را به ضابطه سه اسپه و دوا سپه فرمودم که نخواهند
 و چون سابق بخت خدمت چونه گریه پانصدی ذات و سی صد سوار بر منصب برادر ادرافرودم خان افزوده شده بود و در
 ثانی الحال آن خدمت به کامل خان مقرر گشت حکم کردم که آن اضافه را برقرار داشته در منصب ادا اعتبار نمایند و سرفراز خان
 را که هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار بود صد سوار دیگر اضافه فرمودم بست و بستم اردی بهشت ماه مطابق بست و ششم ربیع الاول
 ششم جلوس و ششم هجری روز پنجشنبه مجلس وزن قمری در خانه مریم الزمانی ترتیب یافت دپاره از روزن مذکور بجو رات
 و مستحقان که در خانه والده ام جمع شده بودند فرمودم که بخش کردند و درین روز هزاری بر منصب مرتضی خان افزوده شد که شش
 هزاری ذات و پنج هزار سوار بوده باشد خسرو بیگ غلام میرزا اخانی از پنه بهمه عبدالرزاق معمری آمده ملازمت نمود و سوار
 برادر عبدالعزیز خان با حمد آباد گجرات رخصت یافت و دوبر که باز هر داشتند از کرناٹک انحنای آورده بودند همیشه شنیده میشد که هر
 جانور که باز هر میرد بسیار لاغر و زبون میباشد حالانکه این بزها در نهایت قریبی و نازگی بودند یکی از آنها را که ماده بود فرمودم
 که گشتند چهار باز بر ظاهر شد و این معنی باعث حیرت تمام گشت یوز مقرر است که در غیر جاها که میباشد بماده خود جفت نمی شود
 چنانچه والد بز گوارم یک مدتی تا هزار یوز جمع کرده بودند بسیار خواهان آن بودند که اینها با یکدیگر جفت شوند اصلا نمی شد و باز
 یوزها که نر و ماده در باغات قلاده بر آورده میزدند در اینجا جم نه شد درین ایام یوز نر که قلاده خود را گیسخته بر سر ماده یوزی
 میزد و جفت میشد بعد از دو نیم ماه سه بچه زایید و کلان شده چون فی الحکله غایتی داشت نوشته شد هرگاه یوز یا یوز جمع نگردد شیر
 خود بطریق اولی هرگز شنیده نه شده بود که بعد از گرفتاری جفت شده باشد چون در عهد دولت من وحشت از طبیعت جانوران
 صحرائی برداشته شده چنانچه شیران نبوسه رام گشته اند که بلبه قید و زنجیر گله در میان مردم میگردند و ضرر ایشان ب مردم میرسد
 و نه وحشت و رمیدگی دارند بحسب اتفاق ماده شیر که آبستن شد و بعد از سه ماه سه بچه زایید و این هرگز نه شده که شیر جنگلی بعد از
 گرفتاری به جفت خود جمع شده باشد از حیوانات شنیده میشد که شیر شیر بخت روشنائی چشم بقایست فائده مند است هر چند سعی
 که دیم که نم شیر در پستان او ظاهر شود پسرنه گشت بخاطر میرسد که چون جانور غضبناک است و شیر در پستان مادران از روی مری
 که به بچه خود دارند چون در پستان او تغذیه خوردن و یکیدن بچه شیر میشد باشد تا در وقت گرفتن او بخت بر آوردن شیر غضب
 او زیاده گشته شیر در پستان خشک میشود و در آخر اردی بهشت خواج قاسم برادر خواج عبدالعزیز که از خواج زاده های نقشبندیانند

از مادر که انهر آمده ملازمت نمود و بعد از چند روز دوازده هزار روپیه بطریق انعام با و مرحمت شد و چون خواجه جهان در جوانی شهر
فایز خیره پوزه بچل آورده بود بعد از گذشتن دوپهر روز پنجشنبه دهم خورداد بر کشتی سوار شده از راه دریا به سیر فایز روانه شدم و مردم
محل همراه بودند و در دوسه گهری از روز مانده رسیدیم شب در سیر فایز گذرانیدم عجب تند باد و جگرے شد که خیمه و سرا پرده برپای
نمانده بر کشتی در آمده آن شب را بسر بردم پاره از روز جمعه در سیر فایز گذرانیدم و به شهر باز گشت نمودم افضل خان که مدتی مدید
بالم دلی در خیمه های غریب گرفتار بود و در دهم خورداد در گذشت جاگیر و وطن را به جگن را که در خدمت دکن تفصیر کرده بود تغییر نموده
به مهابت خان عنایت نمودم شیخ پیر که از دارستگان و بے تعلقان وقت ست و خاص بخت بخت و اخلاص که با من وارد طریق
خدمتگاری و همراهی اختیار نموده است در پرگنه میرٹھ که وطن اوست قبل ازین بنای مسجد نهاده بودند درینو لاجه تقریبی مذکور گشت
چون خاطر او را متعلق با تمام این بنای خیر یا فتم چهار هزار روپیه با و دادم که خود رفته صرف او نماید و فرجه شال خاصه با و مرحمت نمود
رخصت کردم در دیوانخانه خاص و عام و در مجاز و چوب ترتیب می یابند در بحر اول امرا و ایلچیان و اهل غت میباشند و درین
دایره کسے بغیر حکم داخل نمی شود و در بحر دوم که وسیع تر از بحر اول است جمیع بندگان از منصبداران و اعدیان و کسانی که اطلاق نوکری
توان کرده اند و در سیردن این بحر نوکران امیر و سایر مردے که در دیوانخانه مذکور در می آیند می ایستند چون میان بحر اول
و دوم تفرقه نبود بخاطر رسید که بحر اول را به نقره باید گرفت فرمودم که بحر مذکور و نردبانے را که ازین محجر به بالا خانه جهر و که نهاده اند
و در فیل را که بهر دو دست نشمن جهر و که که هنرندان از چوب ترتیب داده اند و نقره گیرند بعد از اتمام بعرض رسید یک صد و سیست
و پنج من نقره بوزن هندوستان که هشت صد و هشتاد من دلایت باشد صرف فرموده شد الحق که صفا و نمود دیگر پیدا کرده چنانچه گویا
چنین می بایست سوم ماه تیر مظفر خان از پٹنه آمده ملازمت کرد و دوازده مهر نذر گذرانید مصحف جلد مرصع و دو گل مرصع پیشکش گویان
بنظر در آورد و در چهار دهم ماه مذکور صفدر خان از صوبه بهار آمده ملازمت کرد و یک صد و یک عدد مهر نذر گذرانید بعد از آن که
مظفر خان روزه چند در ملازمت بود پانصدی ذات بر منصب سابق او افزوده علم عنایت فرمودم و شال خاصه داد و رخصت
پٹنه کردم مید انستم که سگ دیوانه هر جانورے و جاندارے را که بگزدا البته می میرد غایتا انیمعتی در فیل به صحت نه پوسته بود و در آن
من خیمین واقع شد که شبے سگ دیوانه بجای بستن یکے از فیلان خاصه کچی نام در آمده درپای ماده فیله که همراه فیل خاصه
بود و میگزد به یکبار ماده فیل بفریاد در می آید فیلبانان و دیده خود را میرسانند آن سگ رو بگریز نهاده بز قوم زاری که در آن جا
واقع بود در سے آید و بعد از زمانے باز در آمده خود را به فیل خاصه میرساند و دست او را میگزد فیل او را میکشد چون مدت یکماه

پنج روز ازین مقدمه میگذرد روزی که بواسطه ابرناک بود غریبن رعده بگوشش ماده فیل که در عین چرابود میرسد و به یکبار فریاد میکند و اعضاے او بلرزہ درآمده خود برای اندازد و باز برخاستہ ہفت روز آب از دہان او میرفت و ناگاہ فریادے میکند و سبب آرامی داشت فیل بانان ہر چند در صد علاج شدند نفع نہ کرد و روز ہشتم افتادہ مرد بعد از مردن ماده فیل یک ماہ فیل کلان را بہ کنار آب بہ صحرامی بردند بہمان طریق ابرو در غدا ظاہر شد فیل مذکور در عین مستی یکبار بہ لرزہ درآمده ہرزین نشست فیل بانان اورا بہزار مشقت بجا و مقام خود آورده بعد از ہمان مدت و بہ ہمان حالت کہ ماده را دست دادہ بود این فیل نیز تصدق شد از وقوع این مقدمہ ہر ت تمام دست داد و الحی جاے حیرت ست کہ جانورے باین کلانے و ہرزگی ہیکل و ترکیب باندک جراحے کہ از حیوان ضعیفی با درسد این مقدار متاثر گرد و چون خانخانان مکرراستدعای رخصت شدہ نواز خان پسر خود نمودہ بود تبارتخ ۴۷ - امر داد اسپ و خلعت دادہ رخصت دکن نمودم و یعقوب بدخشی را کہ منصب اوصد و پنجا ہے بود بنا بر تردے کہ از دو وقوع آمدہ بود بہ منصب ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار سرفراز ساختہ بخطاب خانی اورا سر بلند گردانیدم و علم نیز کرامت شد طوائف ہنود بر چہار گردہ قرار یافتہ دہر کہ ام بآئین و طریق خاص عمل نمایند و در ہر سال روزے معین دارند اول طائفہ برہمن یعنی شناسندہ ایزد و یچون و وظیفہ ایشان شش چیز است علم آموختن و دیگران را تربیت دادن و آتش پرستیدن مردم را دلالت بہ آتش پرستش کردن چیزے بہ محتاجان دادن و چیزے گرفتن این طائفہ را روزے معین است و آن روز آخر ماہ ساون است کہ ماہ دوم از برسات است این روز را مبارک دانستہ غالبان ایشان بہ کنار دریا یا دتالابا میروند و فسونہا خواندہ بر ریسمان ہا در شتہ ہا سے رنگین میدمند و روز دوم کہ ادل سال نو است آن رشتہ ہا را در دست را جہاد بزرگان عہدی بندند و شگون میدانند و این رشتہ را را کھی میگوبند یعنی نگاہداشت این روزہ در ماہ تیر کہ آفتاب جہا تاب در برج سرطانست واقع میگردد طائفہ دوم چھتری است کہ بہ کھتری معروف و مشہور است و مراد از چھتری طائفہ ایست کہ مظلومان را از شر ظالمان محفوظ دارند آئین این طائفہ سہ چیز است یکے آنکہ خود علم بخواند و دیگران را تعلیم ندہد دوم آنکہ آتش را پرستش کند و دیگران را بہ پرستش دعوت نہ نماید سوم آنکہ بہ محتاجان چیزے بدہد و خود با وجود احتیاج چیزے نگیرد و در این طائفہ بچے و دہمین است درین روز سواری کردن و اشکر بر سر خصم کشیدن پیش ایشان مبارک است و رام چند کہ اورا بہ خدائی می پرستند درین روز لشکر کشیدہ بر خصم خود طفر یافتہ است این روز را معتبری دانند و فیلان و اسپان را را بایش کردہ پرستش می نمایند و این روز در ہر ماہ شہر بور کہ آفتاب در برج سنبلہ میباشد واقع میشود بہ نگاہ دارندہ ہا سے اسپان و فیلان انعاما میدہند طائفہ سوم پیش است و این

براعت این دو طائفه را که ذکر ایشان گذشت خدمت میکنند زراعت و خرید و فروخت رسو و سودا شغل ایشان مقرر است این طائفه را هم روزی تعیین است که آنرا دیوالی هم میگویند و این روز در ماه مهر که آفتاب در برج میزان است واقع میگردد و در بیست و هشتم ماه پاسه قمری میباشد و در شب این روز چراغها می افروزند و دوستان و عزیزان در خانه پاس یکدیگر جمعیت نموده هنگام قمار بازی اگر کسی سازند چون نظر این طائفه بر سود و سودا است بردن و پاس دادن را درین روز شگون میگیرند طائفه چهارم شود راست این گروه کثرین طائفه نبودند همه را خدمت میکنند و ازین چیزها که مخصوص هر طائفه ذکر گشت بهره ندارند و ازین با هوای است که با اعتقاد ایشان روز آخر سال است این روز در ماه اسفند دارند که حضرت نیر اعظم در برج حوت منزل دارند واقع میشود و در شب این روز آتشها در سر کوچهها و گدایان بر می افروزند و چون روز میشود تا یک پیران خاکسترها بر سر و رو می یکدیگر می افشانند و شور و غوغا می کنند بر سر انگیزند و بعد از آن خود را شست و شو و دانه رختها می پوشند و به سیر باغات و صحراها میروند چون ضابطه مقرر نمود است که مرده پاس خود را می سوزانند آتش افروز حقن درین شب که شب آخر سال گذشته است کنایه از آن است که سال گذشته را که به منزله مرده است بسوزانند و در ایام والد بزرگوارم امرای هند و دیگر طوائف به تقلید ایشان رسم را کھی بجای میسازند که علما و مرداریدها و گلها و مرغها به جوامع گران بها و رشتها می کشید و دست مبارک ایشان می بستند و تا چند سال این رسم معمول بود چون تکلف را از حد گذرانیدند انجمنی برایشان گران آمده منع فرمودند و بر همان به شگون همان رشتها و بر ششم یا را که ضابطه ایشان است می بستند من هم درین سال بنیت پسندیده ایشان عمل نموده فرمودم که امرای هند و اعیان این طائفه را کھی بدست من نه بندند روز را کھی که نهم امرداد بود و بلز همان معرکه تمام شد و دیگر طوائف براه تقلید رفته و دست ازین تعصب باز نداشتند همین سال را قبول نموده فرمودم که بهمان ضابطه قدیم بر همان رشتها و دابریشما می بسته باشند درین روز به حسب اتفاق عرس حضرت عرش آشیانی واقع شد و عرس از قاعده پاس است که در هندوستان معمول است و در هر سال در روز فوت پیر و عزیز خود طعامها و اقسام خوشبوئها باندازه حالت و قدرت خود ترتیب داده علما و علمای و سایر مردم جمع میشوند و این مجلسگاه باشد که بیک هفته بکشد درین روز با یا خورم را فرستادم که به روضه متبرکه ایشان رفته این مجلس را منعقد سازد و دوه هزار روپیه به ده کس از بنده پاس متبر داده شد که به فقرادار باب احتیاج تقسیم نمایند و در پانزدهم ماه امرداد پیشکش اسلام خان از نظر گذشت بستم و بهشت زنجیر قیل و جیل راس اسپ آن سز زمین که بیاتلین مشهور است و پنجاه نفر خواجه سرا و پانصد پرگاه نفیس ستارگانی فرستاده چون ضابطه شده که وقایع جمیع صوبها به تخصیص سرحد با بعضی می رسیده باشد و واقعه نویسان از درگاه بدین خدمت تعیین میشوند

داین از ضوابط است که پدر بزرگوارم کرده اند و من هم موافق آن عمل می نمایم و درین ضمن نواید کلی و نفع عظیم مشاهد میشود و اطلاع دیگر بر احوال عالم و عالمیان بهم میرسد اگر نوآمد آن مرقوم گردد سخن دراز میشود درین ایام و قیام نویسنده لاهور نوشته بود که در اواخر ماه تیره کس از شهر باسن آباد که در دوازده کوسه واقع است رفته اند چون هوا گرمی بهم میرساند پناه به سایه رختی میبرند و مقارن آن باد و چکر بهم میرسد و آن باد چون به جماعت مذکور می وزد به لرزه درآمده نه کس از آنها هم در زیر درخت جان دادند و یک کس زنده ماند و آن زنده مدت ها بیماری داشت تا بعد از محنت بسیار خلاص شد و جانور آنی که بر درخت مذکور نشین داشتند همگی افتاد مرده و در آن نواحی هوا این قسم خرابی پیدا کرد که جانوران صحرائی به کشت زاری با آمده خود را می انداختند و بر بالاسه سبزه غلطید جان میدادند و جملاً جانوران بسیار کتلاک شدند در روز پنجشنبه ۳۱ - مرداد و تبیع نموده به قصد شکار به کشتی سوار شده متوجه موضع سمونگر که از شکارگاه های مقرر است گشتم در ۳ شهر پور خان عالم را که از کهن به مصالحت فرستادن عراق و همراهی ایچی دارا ایران طلب نموده بودم در پنجار سیده ملازمت کرد و صد مرتبه گذرانید و چون سمونگر به جاگیر محابت خان مقرر بود منزل و کشتا بغایت تکلف برکنار و دریا ساخته بود بسیار خوش افتاد یک زنجیر فیل و یک انگشتری بنین زمره پیشکش نمود فیل را داخل فیلان خاصه نمودم تا ۲ شهر پور به شکار مشغول بودم درین چند روز چهل و هفت راس آهوز در داده و دیگر جانوران شکار شد درین دزها دلاور خان یک قطعه لعل پیشکش فرستاده بود مقبول افتاد شمشیر خاصه جهت اسلام خان فرستادم بر منصب حسن علی ترکمان که هزاری ذات و هفت صد سوار بود پانصدی ذات و یک صد سوار افزوده شد آخر ماه روز پنجشنبه ۲۰ ماه مذکور در منزل مریم الزمانی دزن شمسی به فعل آمد خود را با فلزات و دیگر چیزها بدستور معمول دزن نمودم درین سال سن من چهل و چهار سال شمسی پوره شد و درین روز یادگار علی ایچی دارا که ایران و خان عالم که ازین جانب به همراهی او تعیین شده بود منحصراً گشتند بیادگار علی اسپ بازین مرصع و کمر شمشیر مرصع و جارتیب طلا دوزی و کنگری و باپردیغ و سی هزار روپیه نقد مرحمت شد که مجموع چهل هزار روپیه بوده باشد و به خان عالم کپوه مرصع یا پچول گماره که علاقه از مردارید داشت شفقت نمودم در ۲۲ ماه مذکور به زیارت روضه مقدسه منوره والد بزرگوارم به پشت آباد فیل سواره متوجه گشتم در بقیع پنج هزار روپیه زر زرنگی افشاند و پنج هزار روپیه دیگر به خواجه جهان دادم که به درویش قسمت نماید و تبیع نماز شام کرده به کشتی متوجه شهر شدم چون منزل اعتماد الدوله برکنار آب جمنا واقع بود آنجا فرود آمدم و شب در منزل او گذرانیده تا آخر ماه روز دیگر آنجا بسر بردم و از پیشکش های او آنچه خوش آمد قبول فرموده متوجه دولت خانه گشتم منزل اعتقاد خان هم برکنار آب جمنا بود حسب التماس او با مردم محل آنجا فرود آمده منازل او را که تازه ساخته بود سیر کردم

الحق جایہای مطبوع و پلند بود بسیار خوش آمد پیشکشهای لائق از آئینہ و جواهر دیگر اجناس سرانجام نموده بود مجموع از نظر اشرف
گذشت و اکثر پسند خاطر افتاد و قریب بہ شام داخل دولت خانہ ہمایون شدم چون منجان و اختر شناسان اشب ساعت توجہ
بجانب اجیر اختیار نموده بودند ہفت گھڑی از شب و شنبہ ۲ شعبان مطابق ۲۴ شہر یور گذشتہ بہ فیروزی و اقبال بقصد انصوب
از دار الخلافت اگرہ برآمدم و درین غریمت دو چیز منظور خاطر بود اول زیارت روضہ منورہ خواجہ معین الدین چشتی کہ از برکات
روح پر فتوح ایشان کشایشہاے بزرگ باین دودمان و الارسیدہ و بعد از جلوس زیارت مرقد بزرگوار ایشان میسر گشتہ
بود دوم دفع و رفع رانا امر سنگھ مقہور کہ از زمینداران و راجہاے معتبر ہندوستان ست و سرورے و سرداری او و آبا و اجداد
اور اجمع راجہا و رایان این ولایت قبول دارند و دیر نیست کہ دولت و ریاست در خانوادہ آنهاست مدتی در حد و مشرق
کہ پورب رویہ باشد حکومت داشتہ اند و دران ایام بخطاب راجگی معروف و مشہور بودہ اند بعد از ان برمین دکن افتادند و
بیشتر ولایات آنجا بہ تصرف در آوردند و بجای راجہ نقب راول راجہ و اسم خود ساختند پس از ان بہ کوہستان میوات درآمدند
و رقبہ رقبہ قلعہ جتیور را بہ تصرف در آوردند از ان تاریخ نامزد کہ ہشتم سال از جلوس نست یکہزار و چار صد و ہفتاد و یک سال
میشود بیست و شش کس دیگر ازین طائفہ کہ مدت حکومت ایشان یک ہزار و دہ سال است راول خطاب داشتہ اند و از راول
کہ اول شخصی ست کہ بہ راول اشتہار یافتہ تا رانا امر سنگھ کہ امروز رانا است بیست و شش نفر اند کہ در عرض چار صد و شصت و
یک سال ریاست و سرورے داشتہ اند و درین مدت مدید گردن با طاعت بیج یک از سلاطین کشور ہند وستان در نیادردہ اکثر
اوقات در مقام سرکشی و فتنہ انگیزی بودہ اند چنانچہ در عہد سلطنت حضرت فردوس مکانے رانا سانگا جمع راجہا و رایان زمینداران
این ولایت را جمع ساختہ با یک لک و ہشتاد ہزار سوار و چندین لک پیادہ در حوالی بیانہ جنگ صف نمود و بہ تائبہ باری تعالی
و بادری نجت لشکر ظفر اثر اسلام بر افواج کفر غلبہ کردند و شکست عظیمی با حوال اوراہ یافت تفصیل این جنگ در تواریخ معتبرہ
بہ تفصیل در واقعات کہ از تصنیفات حضرت فردوس مکانی ست مذکور و مسطور است والد بزرگوارم کہ مرقد منورش محل فیوض
تائناہی باد و دفع این سرکشان سیمہاے بلع بجا آوردند و چندین مرتبہ لشکر را بر سر او تعیین نمودند و در سال دواز دہم از جلوس خود
بہ تسخیر قلعہ جتیور کہ از محکم قلعہ ہاے مقررہ معمورہ عالم است و برہم زدن ملک رانا غریمت نمودند و قلعہ مذکور را بعد از آنکہ چارہا
ودہ روز در قیل داشتند از کسان پدر رانا امر سنگھ بہ جنگ و جدال از روے قدرت و قوت تمام گرفتند و قلعہ را خراب نمودہ
برگشتند و در ہر مرتبہ افواج قاہرہ کار را بر دنگ ساختہ چنان می کردند کہ بدست در آید یا خراب و آوارہ گردد و مقارن این امرے

روسیه میداد که این مهم انصراف نمی یافت تا در اواخر عهد در یک روز و یک ساعت خود به تسخیر ملک دکن متوجه گشتند و مرا با لشکر عظیم
 و سرداران معتبر بر سر راه فرستادند بحسب اتفاق این هر دو کار بواسطه اسبابی که ذکر آن طول تمام دارد صورت پذیرفته گشت تا آنکه
 زمان خلافت بن رسید چون این مهم نیم کاره من بود بعد از جلوس اولین لشکر که بعد و دمالک فرستادم این لشکر بود فرزند پرور
 و سردار ساخته عظمای دولت که در پای تخت حاضر بودند بدین خدمت تعیین گشتند و خانه معمور و توپخانه موفور همراه نموده روانه
 ساختیم چون هر کار موقوف بر وقت است درین اثنا قضیه بدعا بخت خسرو و وقوع آمد مرا ناچار تعاقب او بجانب پنجاب بایست
 و ولایت و پایتخت که در دار الخلافه اگر بود خالی بماند با ضرورت نوشته شد که پرویز با بعضی اماران برگشته به محافظت اگره و حوالی و
 حاشی آن قیام نماید بملازمین مرتبه هم مهم رانای چنانکه بایست نشد چون به عنایت الهی خاطر از فتنه خسرو جمع گردید و دیگر باره اگره محل
 نزول ربابات عالیات گشت افواج قاهره بسرکردگی مهابت خان و محمد امه خان و دیگر سرداران تعیین نموده شد و از آن تاریخ
 تا وقت غریب ربابات جلال با جمیع پوستان و لایات او پایمال عساکر فیروزی مآثر بود غایتا مهم او صورت پسندیده پیدا نمی کرد بخاطر
 گذرانیدم که چون در اگره کار می ندارم و تعیین من گشت که تا من خود متوجه نشوم این مهم صورتی پیدا نمی کند به ساعت مقرراز
 قلعه اگره برآمده در باغ و صحرای منزل واقع شد روز دیگر جشن دهم روزی داد بدستور معمول اسپان و فیلان را آرایش داده
 از نظر گذرانیدم چون مکرر والدیه با دهمشیر باه خسرو بعضی رسانیدند که از کرده های خود بسیار نام و پشیمان ست عرق عطوفت
 و شفقت پدری در حرکت آمده و در اطلبیدم و مقرر کردم که هر روز به کورنش می آمده باشد در باغ نایک و رشت روز مقام شد در
 بیست و هشتم خبر رسید که راجه رامداس که در نگیش و حدود کابل به همراهی تلج خان خدمت می نمود وفات یافت غره ماه مهر از باغ کوچ
 شد و خواجه جهان را براسه نگا بیانی دار السلطنت اگره و محافظت خزان و محکما رخصت فرمودم و فیل و فرگل خاصه با در محنت
 شد در دوم مهر خبر رسید که راجه با سوز و تهمانه شاه آباد که سرحد ولایت امری مقهور است وفات یافت دهم ماه مذکور روپ باس
 که الحال با من آباد موسوم شده منزل گشت سابق این محال بجایگزین روپ خواص مقرر بود بعد از آن به پسر مهابت خان که امان الله
 نام دارد و در محنت نموده فرمودم که بنام او بنخوانده باشند باز ده روز درین منزل مقام واقع شد چون از شکارگاه باه مقبره
 هر روز به شکار سوار میشدم چنانچه درین چند روز یک عدد و پنجاه و هشت آهوز و ماده و سایر جانوران شکار شد بست و نجسم
 ماه مذکور از من آباد کوچ نموده شد در سی و یکم این ماه مطابق هشتم رمضان خواجه ابوالحسن را که از برهانپور طلب نموده بودم
 آمده ملازمت کرد و پنجاه و پانزده پاره مرصع آلات و یک زنجیر نعل که او را داخل فیلان خاصه کردم پیشکش گذرانیدم دوم آبان

مطابق دهم رمضان خبر فوت قلیچ خان رسید از قدیمان این دولت بود و به پشاور سالگی به رحمت خدا رفت در پشاور بخت
 دفع در فتح افغانان پرتاریکی قیام داشت منصب ابوشش هزاری ذات و پنجاه سوار بود مرضی خان دکنی که در علم پخته بازی
 که با اصطلاح دکنیان یک انگلی گویند و مغلان شمشیر بازی میگویند مینظر بود مدتی پیش او باین درزش متوجه بودم در بولا او را بخطاب
 و درزش خانی سرفراز گردانیدم چون ضابطه کرده ام که شهرها را باب استحقاق و درویشان را از نظر من میگذازانند به باشند تا نظر بجا
 هر یک انداخته زمین و زر نقد و پوشش بآنها مرحمت نمایم در میان آن مردم شخصی اسم جهانگیر را با اسم اعظم الله اکبر بحساب ایجاد مطابق
 یافته بود بعضی رسانید و بمعنی را تقاضا دل و شکر خوب گرفته به یا بنده آن زمین واسطه و زر نقد و خلعت گرامت نمودم روز دوشنبه
 پنجم شوال مطابق بیست و ششم آبان ساعت داخل شدن با جمیع قرار یافته بود صبح روز مذکور متوجه گشتم چون قلعه و عمارات روضه حضرت
 خواجه بزرگوار ظاهر گشت قریب بیک کرده راه را پیاده سطر کردم و از دو جانب راه مقصد ان را بین نمودم که به افراد را باب احتیاج
 زرداده میرفتند چون چهار گهری از روز گذشته داخل شهر و عبور شدیم و در گهری پنجم شرف زیارت روضه منبر که دست داد بعد از
 دریافت زیارت بدو تخانه همایون متوجه گشتم و روز دیگر فرمودم که همه حاضران این بقعه شریف را از خود بزرگ شرع و برگذر
 از نظر گذرانند تا فراخور استحقاق بعطایا بجزیل خوشنود گردند و مفتهم آذربه قصد سیر و شکار تالاب بیکر که از معایده مقرر منبواست
 و در فیصلت آن منجمان میگویند که به هیچ عقلی راست نمی آید و در سه کوبه اجیر واقع است متوجه گشتم و دوسه روز در آن تالاب
 شکار مرغابی کردم و با جمیع معاودت نمودم بعد با سه قدیم و جدید که با اصطلاح کفار دیوهره میگویند در اطراف این تالاب بفرور آمد
 از جمله رانا شکر که عم امره مقهور است و در دولت ما از امرای بزرگ است دیوهره ساخته در غایت تطفن چنانکه یک لک روپیه
 مذکور شد که خرج نموده به تماشاخانه آن عمارت در آدم صورتی دیدم از سنگ سیاه تراشیده از گردن بالا بهینست سرخوک و مانتی
 شبیه به بدن آدمی عقیده ناقص منبواست که یک دهنی بنا بر مصالحتی که را حکیم علیم اقتضای فرموده بدین صورت جلوه ظهور نموده است
 این صورت را بدین جهت عزیز داشته پرستش بنمایند فرمودم که آن صورت کریم را در هم شکسته در تالاب مذکور انداختند بهر آن خطبه
 این عمارت بر قلعه کوبه گنده سفید مشابیه گشت که مردم از هر طرف بد آنجا می آمدند از حقیقت آن پرسیدم گفتند چو سگ
 در آنجا بیاشد ساده لوحانیکه بدین او میرزند کف آردی بدست بد آنها میداد که در دهن انداخته آواز جانور رسد که از آن
 سفها در یک وقت آنرا بیاخته باشد نمایند تا آن گناه بدین عمل زائل گردد فرمودم تا آن محل را خراب نموده آن جوگی را از آنجا
 اخراج نمودند و صورت بنی که در آن گنبد بود شکستند دیگر عقیده داشتند که این تالاب را عمق نیست بعد از تفحص ظاهر شد که بچ

جای آن از دوازده درع زیاده عنق ندارد و در آنرا نیز میباید قریب یک و نیم کرده بود شانزدهم آنکه خبر رسید که قراولان ماده شیر را قبل نموده اند و ساعت متوجه شده بجز در میدان به تفنگ زده باز گشتم بعد از چند روز نیله گارسه شکار شد و حضور خود فرمودم تا از پوست بر آورند و بجهت نفر اطعام بچند دوست و چند نفر جمع شده بودند از آن طعام خورد و هر یک بدست خود زربادام در همین ماه خبر رسید که فرنگیان کوه بیقوله نموده چهار جوارا جنبی را که از جهازات مقرر بندر سورت بود در حواله بندر تاراج نمودند و جمع کثیر را از مسلمانان اسیر نموده مال و مناسعه که در آن جهاز بود منصرف گشتند این معنی بر خاطر گران آمد و مقرر شد که بندر بند کور حواله او بود بجهت تدارک و ملافی این امر اسپ و فیل و شلخت داده و نیز دهم آذر مرخص ساختم بنا بر حسن تردید و خدماتی که از یوسف خان و بهادر الملک در صوبه دکن بوقوع آمده بود علم بجهت آنها فرستادم و نوشته شد که مقصد اصلی ازین غریبت بعد از زیارت حضرت خواجه سرانجام مهم را انا مقهور بود و بنا برین بخاطر گذرانیدم که خود را جبر توقف نموده فرزند سعادتمند با با خرم را پیش بفرستم و این اندیشه بغایت صواب بود و بنا برین ششم دی که اختیار ساعت شده بود بفرخی و فیروزی و اورا مرخص ساختم و بنام طلا دوزی گل مرصع که مردارید بر اطراف گلهاسه آن کشیده بودند و چیره زر دوزی رشته مردارید و فوطه زربفت مسلسل مردارید و فیل فتح گنج نام خاصه و تلایرد اسپ خاصه و شمشیر مرصع و کتیبه مرصع و پهل کتاره بدو مرصع نمودم سواست مردی که سابق بسرکردگی خان اعظم درین خدمت تعیین بودند دوازده هزار سوار دیگر به همراهی آن فرزند تعیین ساختم و سران سپاه را فراخورد قدر بر یک با سپان خاصه و فیلان و خلعتهاست خاصه فاخره سرفراز ساخته رخصت نمودم و در آن پنجده مت بخشی گری این لشکر تعیین یافت در همین ساعت صفدر خان به حکومت کشمیر از تغیر با ششم خان مرخص شد اسپ و خلعت یافت روز چهارشنبه یازدهم خواجه ابوالحسن را بخشی کل ساخته خلعت مرحمت نمودم و یک دیگ گلانی در آگه حکم کرده بودم که بجهت روضه متبر که خواجه بسانند در همین روز با آورده بودند فرمودم که بجهت نفر اطعام در آن دیگ طبخ نمایند و در ایشان بجهت راجع سازند تا در حضور بآنها خورانیده شود و بجز آنکه حاضر شدند همه ازین طعام خبر خوردند و بعد از خوردن طعام بدست خود هر یک از درویشان زربادامه شد اسلام خان حاکم ننگه درین ایام به منصب شش هزاره ذات و سوار سرفرازی یافت و به مکرم خان پسر عظیم خان علم مرحمت شد غره اسفند از ندر مطابق دهم محرم ۱۰۲۲ به شکار نیله گاد از ابهر آمد روز نهم معاد دست نمودم و به چشمه حافظ جمال که در دو کوهی شهر واقع است منزل نمودم و شب جمعه را در آنجا گذرانیده آخر روز به شهر داخل شدم درین بستان روز ده نیله شکار شد چون نیکو خدایه خواجه جهان و کم جمعیت او بجهت حفظ و حراست آگه و آن نواحی

بعض رسیده پانصدی ذات و یک صد سوار بر منصب او افزوده شد و در همین روزها ابو الفتح دکنی از جاگیر آمده شرف ملازمت دریافت در ۱۲ ماه مذکور خبر فوت اسلام خان رسید که در روز پنجشنبه پنجم رجب ۱۰۳۲ هجری وفات یافته بود در یک روز بے سابقه بیماری و تشویش این امر ناگزیر او را دست داد از خانه زادان و تربیت یافته این مقدار جوهر کار دانی که از دبطور رسید از دیگر ظاهر شد حکومت بنگاله را از روس استقلال کرد و ولایات که در عمل بیج یک از جاگیر داران سابق و به تصرف ادیبای دولت قاهره در نیامده بود داخل ولایات عملی شد اگر اجل او را در نمی یافت مصدر خدمات کلی میگشت خان عظم با آنکه خود استاد عالم بوده بود که شاہزاده فیروز مند باین خدمت مامور گردید با وجود انواع دلاسا و رضا جوئی از جانب آن فرزند تن به سازگاری در نداد به شیوه ناستوده خود عمل می نمود چون این مقدمه مسموع گشت ابراهیم حسین را که از خدمتگاران معتقد حضور بود همراه او فرستاد و سخنان لطیف انیز مرا گیرید و پیغام کردم که وقتی در برهان پور بودی بارزها سے این خدمت را از من تماس نمودی چون این خدمت را که سعادت دارین خود دوران میداستی و در مجالس و محافل مذکور میکردی که درین غریبت اگر گشته شوم شید و اگر غالب آیم غازی خواهم بود تو تقویض نمودم آنچه از ملک دید تو چنانچه خواستی سرانجام یافت بعد از آن نوشته که بحیرت ریایات جلال بدین حادثه مفصل این مهم خالی از اشکاست نیست بکنش تو نزول اجلال در اجیر واقع شد و این نواحی محل سرافرازی جاه و جلال گشت الحال که شاہزاده را بهر افض و جود معقول استاد عالمی و مجموع مقدمات براس و کنگش و صوابدید تو به عمل آمده باعث چلیت که پاز سرکه یکبار میکشی و در مقام ناسازگاری در آمده با باخرم را که درین مدت برگز از خود جدا نه ساخته ام محض با عناد کار دانی تو فرستادم باید که طریقه نیکو اهی و نیک اندیشی منظور و مرعی داشته شب در روز از خدمت فرزند سعادت مند غافل نباشی و اگر بخلاف این سخنان عمل نموده از قرارداد خود قریب بیرون نمی دانسته باش که زبان کار خواهی بود ابراهیم حسین رفت و این سخنان را به همین تفصیل خاطر نشین او ساخت اصلاً نتیجه نداد از جمل و قرارداد خود باز نیامد با باخرم چون دید که وجود او درین کار محل است او را نگاہ داشته عرض داشت نمود که بدین اوج و جلال نیست و محض بخت نسبتی که با خسر دارد در مقام کار نیست به محابت خان فرمودم که رفته او را از اود سے پور بیار و محمد تقی دیوان جو تات تعیین شد که بند سوزفته فرزندان و متعلقان او را با جمیر رساند و پانزدهم ماه مذکور خبر رسید که دلیرا سے سنگه که چلیت او سرشته نبی و فساد است از برادر کوچک خود را و سرج سنگه که بر سر او تعیین شده بود شکست عظیم خورده در یک از حکما سے سرکار حصار در قبل ست مقارن این دشم خوستی نو جدا و جاگیر داران نواحی او را بدست در آورده بقیه بدرگاه رسانیدند چون فکر از و بیاچ سرزده بود به بیاسار رسید و گشتن

او باعث عبرت بسی از مفسدان شد و به جلد و سه این خدمت بر منصب رادو سوار ج سنگه پانصدی ذات و دو بیست سوار افزوده گشت در چهاردهم ماه عرض داشت فرزند باباخرم ریب که فیل عالم کمان که رانار ابدان نازش تمام بود با بنفقه زنجیر دیگر بدست بهادران لشکر فیر دزی اثر افتاد و عنقریب صاحبش نیز گرفتار خواهد گشت *

جشن ششمین نوروز از جلوس همایون

آغاز سال نهم از جلوس همایون مطابق سنه ۱۲۳۳ هجری

دو پیر و یک گهری از شب جمعه ۹ شهر صفر گذشته آفتاب عالم تاب به برج حمل که خانه شوکت و شرف اوست پرتو افکن گشت و صبح آنکه غره فردر دی ماه بوده باش مجلس جشن نوروزی در خطه دلپند پیرا جمیر دست داد و در وقت تحویل که ساعت سعد بود جلوس بر تخت اقبال نمودم برسم مقرر دولت خانه همایون را با نقشه نفیسه و جواهر و مرصع آلات آئین بسته بودند و درین وقت نجسته فیل عالم کمان که یاقوت خاصه شدن داشت با بنفقه زنجیر فیل دیگر از زرماده که فرزند باباخرم از فیلان رانافرشاد بود از نظر اشرف گذشته و باعث انبساط خاطر و تلخو امان گشت روز دوم نوروز در سواری آراستما خوب دانسته بران سوار شدم و در بسیار تشریف و در تاریخ سوم منصب اعتقاد خان را که دو هزار و سیصد و پانصد سوار بود سه هزار و سیصد و هزار سوار مقرر فرمودم و به خطاب آصف خانی که دو کس هم از سلسله آنها بدین خطاب سرفرازی یافته بودند سر بلند ساختسم و بر منصب دیانت خان تبر پانصدی ذات و دو بیست سوار افزوده شد و درین ایام اعتماد الدوله را به منصب پنجزاری ذات و دو هزار سوار از اصل و اضافه سرفراز ساختم حسب الاتماس باباخرم بر منصب سبقت خان بار به پانصدی ذات و دو بیست سوار و بر منصب دلاور خان پانصدی ذات و دو بیست سوار و بر منصب کشن سنگه پانصد سوار افزودم و بر منصب سرفراز خان پانصدی ذات و سیصد سوار افزوده شد و در یکشنبه دهم بیشکیش آصف خان از نظر اشرف گذشته و در ۱۴ اعتماد الدوله بیشکیش خود گذرانید و درین دو بیشکیش نفایس بنظر در آمد آنچه پسند خاطر افتاد اگر قسمتم را با زرد ادم چنین قلیج خان با برادران و خویشان و لشکر و جمیعت پدر خود از کابل آمده سعادت ملازمت دریافت ابراهیم خان که منصب هفت صدی ذات و سیصد سوار داشت به منصب هزار و پانصدی دشت صد سوار سرفرازی یافته بخدمت جلیل القدر بخشی گری در خانه به شرکت خواجه ابوالحسن مقرر گشت در ۱۵- این ماه مهابت خان که به آوردن خان اعظم و پسر او عبدالله مقرر گشته بود آمده ملازمت کرد و در مجلس

شرف ترتیب یافت درین روز پیشکش مهابت خان از نظر اشرف گذشت ذیل خاصه روپ سدر نام بحیث فرزند پسر فرستاده
 بعد از گذشتن روز مذکور فرمودم که خان اعظم را با آصف خان به سپارند که او را در قلعه گویا رنگه بدارد و چون غرض از فرستادن
 او به قلعه آن بود که مبادا در مهم رانان بنا بر رابطه و جنتی که به خسر و دار و نفاق و فساد از او بوقوع آید حکم فرمودم که او را در قلعه بطریق
 بندیان نگاه دارند بلکه اسباب فراغت و آسودگی از خوردنی و پوشیدنی بحیث او آماده و مبادا در چنین قلیج خان را در چنین دزدی
 به منصب دویزار و پانصدی ذات و هفت صد سوار از اصل و اضافت سرفراز ساختم و بر منصب تاج خان که به دارا س ولایت بیکر
 معین بود پانصدی ذات و سوار افزوده شد در ۱۸ اردی بهشت خسرو را منع کورنش نمودم و سبب آن بود که بنا بر شفقت و عطوفت
 پدری و التماس والده بای و همشیره بای او مقرر فرموده بودم که همه روز به کورنش می آمده باشد چون از سیما او آثار شگفتی و خوشحالی
 ظاهر نمی شد همیشه طول گرفته خاطر بنظر درمی آمد فرمودم که به کورنش در نیاید در زمان والد بزرگوارم مظفر حسین میرزا درستم میرزا
 پسران سلطان حسین میرزا برادرزاده شاه طماسپ صفوی که قند حار و زمین داور و آنحد و در تحت و تصرف داشتند بواسطه
 قرب خراسان و آمدن عبدالعزیز خان از بیک بدان ملک عرابض فرستادند که ما از عمده نگاهداشتن این ولایت بیرون نمی توانیم
 اگر یکی از بنده بای درگاه را بفرستند تا این محال را بد و سپریم و خود بار دانه ملازمت شویم چون انهمی را که در عرض داشت نمودند
 شاه بیک خان را که الحال بخطاب خاندوراسی سرفراز است بداران و حکومت قند حار و زمین داور و آنحد و دفرستانند
 و فرامین عنایت آمیز به میرزایان نوشته ایشان را بدرگاه طلب فرمودند بعد از آمدن عنایات شامل حال هر یک نموده
 ولایات که دوسه برابر قند حار جمع داشتند بدانها مرحمت شد غایتا سراجا می که بایست از آنها نشد رفته رفته آن ولایت
 تغییر یافت مظفر حسین میرزا هم در ایام حیات والد بزرگوارم بر محنت خدا رفت و میرزا درستم را به همراهی خانخانان به صوبه
 دکن فرستادند در آنجا اندکسایه جاگیر می داشت چون تخت و سلطنت بوجود من آرایش یافت او را از دکن بقصد آنکه رعایت
 نموده بیک از سرحد با بفرستم طلب نمودم مقارن آمدن او میرزا غازی ترخان که حکومت قند حار و آن نواحی متعلق بدو بود
 بر محنت خدا رفت بخاطر رسید که او را به قند حار فرستم تا آنجا جوهر ذاتی خود را خاطر نشان ساخته آن ملک را به عنوان پسندیده محنت
 نماید و به منصب پنجزاری ذات و سوار سرفراز ساخته دو لک روپیه نقد و خرج بدو مرحمت فرموده به صوبه داری ملک قند حار
 رخصت نمودم عقیده آن بود که از دوران سرحد خدمت با بوقوع آید بخلاف توقع مقرر هیچگونه خدمت نشد ظلم و تعدی را بجا
 رسانید که خلق بسیار از سلوک زشت او به شکوه درآمدند و خبری چند از او شنیده شد که آوردن او لازم گشت یکی از بنده

درگاه را به طلب اوقیعین نموده اورا بدرگاه طلبیدم در سبت و ششم اردی بهشت اورا آوردند چون ظلم و تعدی از وی به خلق خدا بسیار
رسیده بود باز خواست آن به مقتضای عدالت لازم گشته اورا با نیرای سنگه دکن سپردم تا بحقیقت عمل او باز رسیده شود
و ادنی الحکمه شخصی یافته دیگران متنبه و عبرت پذیر گردند هم درین روز با خبر شکست اعدا و افغان رسید و حقیقتش آنکه معتقد خان در
پولم گذر که حوالی پرشاور واقع است با فوج قاهره پیوسته بود و خانم دران با جمعی دیگر در حدود کابل و آن نواحی همراه آن و سیاه
داشتند درین اثنا نوشته از پیش بولایع به معتقد خان میرسد که اعدا و بکوت تیراه که در بهشت کرویست جلال آباد واقع است با جمعی
بسیار از سوار و پیاده آمده است و از جماعتی که دو تنخواهی و اطاعت اختیار نموده بودند پاره راکشته و چند س را بندی کرده میخواهد که
به تیراه فرستد و از او تا حقن جلال آباد پیش بولایع دارد و بجز در سیدن این خبر معتقد خان با جمعی که با او بودند به سرعت تمام روانه میشود
چون به پیش بولایع میرسد جاسوسان جنت تفحص غنیمت میفرستند صبح چهارشنبه ششم خبر می آید که اعدا و در همان جا است تکیه بعنایت آبی
که در باره این نیازمند درگاه آبی است نموده افواج قاهره را و فوج میساز و خود را به غنیمت میرساند غنیمت با چهار پنج هزار سوار پیاده
کار دیده به غرور و به غفلت تمام نشسته در گمان او نبود که بغیر از خانم دران درین نواحی فوجی باشد که با و جیره تواند شد چون خبر رسید
افواج بادشاهی بدان بخت برگشته میرسند و آثار و علامت لشکر ظاهر میگردد مضطر بانه مردم خود را چهار توپ ساخته خود بر بلندی که
یک بندوق انداز رفعت داشت و برآمدن بران بدشواری میرشد ششم مردم خود را به جنگ می اندازد و بر قندازان افواج
قاهره آن مقهور را به شمت تفنگ گرفته جمع کثیره را به جنم میفرستد معتقد خان با لشکر قول خود را بر اول رسانیده غنیمت را فرصت
زیاده از انداختن دوشه شست تیر انداز پاک و پاکیزه بر میدارند و سه چهار کرده تعاقب نموده قریب هزار و پانصد نفر سوار و پیاده
به قتل میرسند و بقیه السیف اکثره زخمی و مجروح و یراق انداخته قرار بر فرار میدهند افواج قاهره شب در جنگ گاه بسر برده صباح
آن شش صد سرحد کرده بر پرشاور می آوند و کله منارها در انجا میسازند و پانصد سراسپ و مواشی بیشمار و مال و اسلحه بسیار
بدست می افتد و بندیان تیراه خلاص میشوند و ازین طرف از مردم روشناس کسی ضایع نمی شود شب پنجشنبه غره خور واد به غرم
شکار شیر متوجه بکشتدم روز جمعه دو قلاوه شیر را به تفنگ زدیم در همین روز معروفی گشت که نقیب خان به رحمت خدا رفت
خان مشارالیه از سادات سیفی و قزوینی الاصل است مزار پدر او میر عبد اللطیف هم در اجیم پورده دو ماه پیش از آنکه وفات یابد
کوچ او که با یکدیگر انس و الفت تمام داشتند و دوازده روزی در بیماری تب گذرانیده شربت ناگواری مرگ نوشید فرمودم که او را
هم در پهلوی زن او که در مدین روضه منبر که خواهم بزرگو را نهاده بودند نهادند چون از معتقد خان خدمت شایسته در جنگ اعدا

بتو قوع آمد بجلد و سه این خدمت به خطاب لشکر خانی سرفراز گشت و دیانت خان که به اود سه پور به خدمت بابا خورم و برسانید
 بعضی احکام مرخص گشته بود به نهم ماه خور داد آمد و از سر بر اینها و نرنگ بابا خرم مقدمات خوب بعضی رسانیدند آنی خان که از نرنگ
 ایام شاهزادگی من بود بعد از جلوس رعایتها یافتم درین لشکر اورا بخشی ساخته بودم در روز دهم مین ماه و دیعت حیات سپرد
 میرزا رستم چون از کرده های ناخوش خود اظهار ندامت و پشیمانی میکرد و مردت و مردی تقضی آن شد که تقصیرات اورا به عفو
 مقبول و مقرون گرداند و آخر مین ماه اورا به حضور طلبیده ملافی خاطر اود نمودم و خلعت پوشانیده حکم کردم که به کورنش و سلام
 می آمده باشد و در یازدهم ماه تیر شب یکشنبه ماده فیله از فیلیخانه خاصه در حضور من زائید مکرر فرموده بودم که تحقیق بدت عمل نمایند
 آخر الامر ظاهر شد که بچه ماده یک سال و شش ماه و بچه نر نوزده ماه در شکم مادری ماند به خلاف تولد آدمی که اکثر بچه از شکم مادر بسر
 فردی آیند و بچه فیله اکثر بیابری آید چون بچه از مادر جدا شد مادر با خاک بیالای او افشاند و آغاز صربانی و لایه گری نمود و بچه
 لمح افتاده بعد از آن برخاسته متوجه پستان مادر شد هم المجلس گلاب با شنی که از زمان قدیم به آب پاشی مشهورست و از رسوم
 مقرر پیشینیانست منعقد گشت در نیم امرداد خیر فوت راجه مان سنگه رسید راجه مذکور از عمده های دولت والد بزرگوارم بود
 چون اکثر بنده های درگاه را مرتبه مرتبه بخدمت دکن فرستاده بودم او هم از تعینات این خدمت بود بعد از آنکه در آن خدمت
 وفات یافت مرزا بها و سنگه را که خلف رشید او بود درگاه طلب نمودم چون از ایام شاهزادگی طریق خدمتگاری پیش از پیش
 بر من داشت با آنکه ریاست و کلان تری سلسله آنها مطابق ضابطه که در هندوان معمولست به مها سنگه پدر جلالت سنگه که کلان
 اولاد راجه بود و در ایام حیات او وفات یافت میرسد من اورا منظورند داشته بها و سنگه را به خطاب میرزا راجه ممتاز ساختم
 و به منصب چهار هزار ری ذات و سه هزار سوار سرفرازی یافت و انبیر که وطن آباد اجساد او بود با و مرحت کردم و ملافی و تراخی
 خاطر مها سنگه نموده پانصدی بر منصب سابق او افزودم و ولایت کره را به انعام او مقرر داشتم و کمر و خنجر مرصع و اسب خلعت
 بخت او فرستادم در هشتم این ماه که امرداد باشد بغیر در مزاج خود با فتم رفته رفته به تب و در سر کشید به ملاحظه آنکه بسا و
 اخلاص با احوال ملک و بنده های خدا راه یابد انجمنی را از اکثر محرمان و نزدیکان پنهان داشته حکما و اطباء را نیز آگاهانه ساختم چند
 روز چنین گذشت از محرمان حریم عصمت بغیر از نور جهان بیگم که از و بخود و مرمان تری گمان نداشتیم هیچکس را برین قضیه محرم
 نه ساختم بر پیر از خود بن خورشید گران می نمودم و باندک مایه غذای سبک قناعت کرده همه روز بقاعده مقرر بدو انجمن
 خاص و عام و جهر و که غلخانه بطریق معناد بر می آدم تا آنکه در بشره آثار ضعف ظاهر گشت بعضی از بزرگان مطلع گشتند میگفتند

از اطباء کہ محل اعتماد بودند مثل حکیم مسیح الزمان و حکیم ابوالقاسم و حکیم عبد الشکور اظهار نمودم چون تب مفارقت نکرد و شب
 معتمد شراب خورده شد این معنی باعث زیادتی ضعف و کمی قوت گشت در اثنا سستی و غلبه سستی بر دفعه منوره خواجہ
 بزرگوار رفتم و دوران آشیانہ منیر کہ صحت خود را از باری تعالی درخواست نمودم قبول نمودم اسد تعالی بحضرت فضل و
 کرم خود خلعت صحت عطا فرمود و رفته رفته تخفیف یافت و در دسری شدت عظیم داشت بہ تصرف و علاج حکیم عبد الشکور فرو نشست
 و مزاج در عرض بست و دو روز بحالت اصلی باز آمد بنده ہای در گاہ بل سائر خلایق بہ شکرانہ این عطیہ بزرگ تصدقات گذرانیدند
 تصدق پہنچ یک را قبول نکردم و فرمودم کہ ہر کس در خانہ خود ہر چہ خواہد بقرا تقسیم نماید در دہم شہر پور خبر رسید کہ تاج خان افغان
 حاکم پٹنہ وفات یافت از امر اسے قدیم این دولت بود در بیماری بخاطر گذرانیدہ بودم کہ چون صحت کامل روزی گرد چنانچہ
 در باطن از حلقہ بگوشتان و معتقدان خواجہ بزرگوارم و توجہ ایشان را سبب وجود خود میدانم ظاہر اینر گوش خود را سوراخ
 نموده در جگہ حلقہ بگوشتان ایشان داخل باشم بچینبہ و دواز دہم شہر پور مطابقی شہر جب گوش خود را سوراخ نموده در ہر گوش
 یک دانہ مروارید آبدار در کشیدم چون این معنی مشاہدہ بندگان در گاہ و مخلصان ہوا خواہ گشت چہ جمعی کہ در حضور دہرخی کہ در
 سرحد ہا بودند بگی تباراش و مبالغہ گوشتان ہا خود را سوراخ نموده بہ در دلائی کہ در جو اسر خانہ خاص بود و بدیشان مرحمت میشد
 زینت بخش حسن اخلاص گشتند تا آنکہ رفته رفته سربیت با حدی و سائر مردم نمود آخر ذر بچینبہ بست دوم ماہ مذکور مطابق دہم شہر
 شعبان مجلس وزن شمسی در دیوانخانہ خاص آراستہ گشت و بدستور مقرر شد بطریق آدرندہ در ہمین روز میرزا را جہ بجاء و سنگہ کامردا
 و دو سنگام بوطن خود رخصت یافت بوعده آنکہ از دوسہ ماہ زیادہ توقف نکند در بست و ہفتم ماہ مہر خبر رسید کہ فریدون خان برلاس
 در او دسے پور بر رحمت خدا و اصل گشت از طبقہ بر لایسہ بغیر از دسوار سہ نماندہ بود چون این طائفہ را درین دولت حقوق بسیار
 و نسبت بشمار ست مرعلی پسر اورانوارش نموده بہ منصب ہزاری ذات و سوار سرفراز ساختم بنا بر خدمات پسندیدہ کہ از خانہ در
 بوقوع آمد ہزاری بر منصب ذات او افزودم کہ اصل و اضافہ شش ہزاری ذات و پنج ہزار سوار باشد ششم آبان فرادلان خبر آوردند کہ
 در شش کردہی سہ ہزار دیدہ شد بعد از نیم روز متوجہ شدہ ہر سہ را بہ تفنگ شکار کردم در ہفتم ماہ مذکور ہنگامہ دیوالی آغاز شد دوسہ
 شب در حضور خود فرمودم کہ بندہ ہای در گاہ با یکدیگر بازیہ نمودند برد ہا و باختہا واقع شد در ہفتم دہم این ماہ نعلش سکندر حسین قوال
 را کہ از خدمتگاران قدیم من بود و در زمان شاہزادگی خدمت بسیار کردہ از او دسے پور کہ محل نزول فرزند سلطان خرم بود با جمیع آوردند
 بقرا دلان دہم جگہا سے او فرمودم کہ نعلش اورا بردہ و کنار تالاب را نامشکر بسیار ند خدمتگار سے با اخلاص بود و دواز دہم آذر و دو

که اسلام خان در جبات خود از زمین داران کوچ که ملک او در انتهاست ولایت شرق واقع است گرفته بود با پسر او و نو و چهار زنجیر فیل
از نظر گذشت از فیلان مذکور چندی داخل فیلان خاصه شدند در همین تاریخ هوشنگ پسر اسلام خان از بنگاله آمده سعادت
آستان بوس دریافت و وزیر فیل شیکش و یکصد مهر دیک صدر و پیه نذر گذر آیند در شبی از شبهاست دی به خواب می بینم که حضرت
عش آشیانه به من میگویند که بابا گناه غریز خان را که خان اعظم است بخت خاطر من به بخش بعد ازین خواب بخاطر قرار دادم که
او را از قلعه به طلبم در حوالی اجمیر دره واقع است در نهایت صفاد در انتهاست این دره چشمه ظاهر شده که آب آن در آبگیر در آن
و پناه و جمع میشود و بهترین آبهاست اجمیر این آب ست و این دره و این چشمه بخاطر جمال معروف و مشهور است چون عبور درین مقام
واقع شد فرمودم که عمارت در خور این جابسا نزد چون محل مستعد و قابل ترتیب بود در مدت یک سال جابسا و مقامی ترتیب یافت
که رنده های عالم مثل آن جابسا نشان نمی دهند و فسیل چل گذر چل گذر ساخته بودند و آب چشمه را به فواره درین حوض جاری ساخته اند
فواره ده دوازده گز میجد و برکنار این حوض شبنما عمارت یافته و مخمین در مرتبه بالا که آن که تالاب چشمه در اینجا واقع است جابسا
موزون و ایوانهاست و لکش و آرامگاههاست خاطر پسند بعضی از ان مصور و نقش بعمل استادان ماهر و نقاشان چابکه ست
ساخته و پرداخته اند چون خواستم که نام آن مکان نسبت بنام مبارک من داشته باشد نام آنرا چشمه نور نهادم بملاطیبه که دارد
اینست که بایستی اینجا و مقام در شهر عظیم یا گذرگاه است که خلایق را بران عبور و قادی واقع می بود از ان تاریخی که انعام
یافته اکثر اوقات نچشینه با جمعی از او درین میگذرانم فرمودم که بخت انعام آن شعر اناریخی فکر کنند سعید اے گیلانی زرگر باشی
این مصرعه را که رع

محل شاه نورالدین جاگیر

تاریخ یافت خوب نوشت فرمودم که بر بالاس ایوان عمارت پایان آن قطعه را بر سنگ نقش کرده نصب کنند در اایل ماه دی
سوداگران از ولایت آمدند و اناریز و خرپزه کاریز که سرآمد خرپزه ها است خراسان است آوردند چنانچه جمیع بنده های درگاه دامت
سرحد ازین میوه حصه یافته بلو از م شکر گذاری نعم حقیقی پیدا کنند تا غایت گو یا فردا علاوه خرپزه و انار را در یافته بودیم تا آنکه همه سال
از بدخشان خرپزه و انار کابل اناری آوردند غایت آن خرپزه و انار هیچگونه مناسبی با اناریز و خرپزه کاریز نداشته چون حضرت والد
بزرگوارم را انار آمد بر آن به میوه میل در رغبت تمام بود افسوس بسیار خورده شد که این میوه با کاشکی در ایام فیروزی بخش آنحضرت
از ولایت به بندوستان می آمد تا از ان بهره و در محظوظ میگشتند همین تا سفت بعطری جاگیری دارم که مشام شریف شان ازین نوع عطریا

نزهت این عطر اختر است که در زمان دولت ابد پیوند مایه سعی والدۀ نور جهان بگیم بنظر آمد در هنگامی که گلاب میگرفتند فی المجلس
چربی بر بالاسه ظرفها که گلاب را گرم از کوزه برمی آرند در اینجا ظاهر میشود آن چربی را اندک اندک جمع ساختند چون از گل بسیار
گلاب گرفته شود قدر محسوس از آن چربی بهم میرسد در خوشبوئی و عطریت بدرجه ایست که اگر یک قطره از آن بر کف دست مالیده
شود مجلسی را معطر می سازد و چنان ظاهر میشود که چندین غنچه گل سرخ میکبار در شگفتگی آمده باین شوخی و ملایمت بوئی نمی باشد و لها
ز قه را بجای آورد و جانها را پرموده را شگفته می سازد و بجلد و ساین اخترع یک عقد مردارید مختصر آن عطا فرمودم سلیمه
سلطان بگیم نور الهدی قدما حاضر بودند این روغن را عطر جهانگیری نام نهادند در مویا با سه هندوستان اختلاف تمام مشاهده
میشود در همین فصل دی در لاهور که واسطه است میان ولایت و هندوستان درخت توت بار آورد بهمان شیرینی و طایفه که
در وقت خود میرساند رسانند مردم چند روز از خوردن آن محفوظ بودند این معنی را واقع نویسان آنجا نوشته بودند در همین ایام
بخترخان قتلوت که به عادل خان نسبت تمام دارد و چنانچه برادرزاده خود را به عقد او در آورده و او را در گویندگی و در پست گفتن خلیفه
خود ساخته است در لباس درویشان و فقیران ظاهر گشت او را طلبیده و استفسار احوال او نموده در رعایت خاطر او کوشیدم در
مجلس اول ده هزار روپیه نقد و پنجاه پارچه از همه قسم و یک عقد تبلیج مردارید باو بخشیدم و او را همان آصف خان ساخته فرمودم که بواسطه
از احوال او خبردار باشد این معنی ظاهر نزهت گشت که خود به اذن و رخصت عادل خان آمده یا آنکه عادل خان او را باین لباس فرستاد
احقیقت نشانی اینجار او را یافته خبر شخص بخت او بر دو غالب ظن آنست که او باین همه نسبت بے تجویر عادل خان بنامه باشد
و دلیل بر صحت این معنی عرض داشت است که میر جمال الدین حسین که درین ایام بعنوان ایچی گری در بجا پور است نوشته بود که عادل خان
اظهار نموده که آنچه نسبت به بخترخان از جانب بندگان حضرت بتوقع آمد که با آن شفقت و مرحمت در باره من از قوت فعل آمده است
برین جهت در رعایت او افزوده تا اینجا بود هر روز بغایت تازه سرفرازی می یافت شبها بلا زمت بسر میرد و در پناه که عادل خان
بسته و مختصر آن طرز است و آنرا نورس نام نهاده می شنو ایند تمه احوال در تار بنی که رخصت یافته نوشته خواهد شد درین روزها جانور
از ولایت زیر باد آورده بودند که رنگ اصل بدن او موافق بزرگ طوطی است لیکن در چشمه از دو کوچک تر است یکی از خصوصیات
این جانور آنست که تمام شب با سه خود را بر شاخ درختی و با چوبه که او را بران نشانیده باشند نه کرده خود را سرشیب می سازد
و با خود زمزمه میکند چون روز شد بر بالاسه آن شاخ درخت می نشیند اگر چه یگویند که جانور آن را هم عبادت می باشد اما غالب ظن
آنست که این فعل طبعی او باشد آب مطلق نمی خورد و در طبیعت او کار هر میکند یا آنکه بقا است حیوانات آب است در ماه بهمن اخبار خوش

پیاپی رسید اول خبر اختیار کردن رانامر سنگه اطاعت و بندگی درگاه را کیفیت بن مقدمه آن است که چون فرزند سعادت مند بلند اقبال سلطان خرم از جهت نشان دادن کجایات و بار خلدی عمارت و جاسی چند که بواسطه زبونی آب و هوا و صعوبت مکان گمان اکثر مردم آن بود که در اینجا شستن کجایات ممکن نباشد و از جهت دوایندن افواج قاهره متعاقب یکدیگر به ملاحظه شدت گرما و کثرت باران و اسیر شدن اهل و عیال اکثر سکنه آن دیار کار را برانامر سنگی سنگ ساخته بود که معلوم شد که اگر زمان دیگر برین روش برونگذران ملک اداره و یا گرفتار خواهد شد لا علاج اختیار اطاعت و دروختن واهی کرده سوب که بن نام خالوسه خود را با سراسر جهان که از مردم معتبر فمیده او بود پیش آن فرزند اقبال فرستاد و التماس نمود که اگر آن فرزند از جمیع التماس گذشتن از مقرر قصیرات او نموده تسلی خاطر او شود و نشان نیجه مبارک از براسه او بگیرد و او خود آمده ملازمت آن فرزند نماید و پسر جانشین خود را که کرن است بدرگاه والا فرستد یا بطریق سائر راهها در سلک بنده های این درگاه تنظیم بود و خدمت نماید و از جهت پیرایه او را از آمدن بدرگاه معاف دارد و بنا برین آن فرزند نیز آنها را همراه ملاشکر آمد و دیوان خود که از ابعاد از انعام این مهم به خطاب افضل خان سر فرزند فرمودیم و سندر داس میر سامان خود را که بعد از انصرام این کار به خطاب راسه رایان ممتاز شد بدرگاه والا فرستاد و حقیقت را معروض داشت چون پیوسته محبت و الانصاف مهربانی آن است که تا ممکن باشد خانواده با سه قدیم را خراب نه سازیم غرض اصلی آن بود که چون رانامر سنگه دآبای او مغرور باشد حکام کوستان و مکان خود باشد بهیچک بادشاهان هندوستان را ندیده اطاعت نه کرده اند در ایام دولت من این مقدمه از پیش نرد و حسب التماس آن فرزند تقصیرات او مقرون بعفو نموده فرمان عنایت آئین که سبب خاطر جمعی او میشد و نشان نیجه مبارک عنایت فرمودم و فرمان مرحمت عنوان بان فرزند نوشتم که اگر نوعی نماید که این مقدمه وقوع آید این خدمت عمده را دلخواه ماکرده خواهد بود آن فرزند نیز آنها را همراه ملاشکر آمد و سندر داس پیش رانامر ستاد تسلی او نموده امیدوارم بمرحمت و عنایات شاهنشاهی ساختند و فرمان عنایت عنوان و نشان نیجه مبارک را با و دادند و قرار یافت که رز یکشنبه بیست و ششم ماه بهمن او با فرزند آن آمده آن فرزند را ملازمت نماید و دوم خبر فوت بهادر که از حاکم زاده های ولایت گجرات و خیمه رایه فتنه و فساد بود رسید که الله تعالی به کرم خود او را نیست و نابود ساخت با جمل طبعی در گذشت سوم خبر شکست میرزائی که به قصد گرفتن قلعه دهنده در سورت استعدا و تمام نموده آمده بود و در خور میان بندرند کور و میان انگریزان که پناه بدین بندر آوردند در اسه جنگ افتاده اکثر جهازات او را آتش بازی انگریزان سوخته شد تا چارتاب تقادمت نیارده گریزان گشت و کس نزد مقرب خان که حاکم بنادر گجرات بود دست و در صلح نزد و اظهار نمود که ما بجهت صلح آمده بودیم نه به قصد جنگ انگریزان این جنگ را میبختند و دیگر خبر رسید که چندین از

را چوتان که زدن و کشتن عتبر را بخود قرار داده بودند و در همین تاریخ کین کرده فرصت جست خود را با او میرسانند و زخمی ناقص از دست یکی
 از آنها بدو میرسد مردی که در گرد عتبر بودند آن را چوتان را کشته عتبر را بمنزل او میرسانند هیچ نمائند بود که مخدول و معدوم گردد و آخر
 این ماه که در سیر و نهاسه اجیر به شکار مشغول بودم محمد بیگ ملازم فرزند بلند اقبال سلطان خرم رسید و عرض داشت آن فرزند گزاینده
 معروض داشت که رانا با پسران خود آمده شاهزاده را ملازمت نمود کیفیت این مقدمه از عرض داشت معلوم میشود در حال روسی
 نیاز بدرگاه بے نیاز آورده سجده شکر بجا آوردم اسب ذیل و خیمه مرصع به محمد بیگ مذکور عنایت کرده و در آن خطاب ذوالفقار خان
 سر فر از فرمودم از مضمون عرض داشت چنان معلوم شد که روز یکشنبه ۲۶ ماه بهمن رانا با آداب و توره کهنه ملازمت نمایند فرزند
 بلند اقبال را ملازمت کرد و یک لعل کلان مشهور که در خانه او بود با پاره مرصع آلات و هفت زنجیر ذیل که بعضی از آن لائق خاصه بود
 و از فیضان او که بدست یافتاده بود در همین مانده بودند و اسب پیشکش گزاینده آن فرزند هم از دست کمال عنایت نسبت بادیش
 آمدند چنانچه وقتیکه رانا پاسه آن فرزند را گرفته غدر تقصیرات خود میخواست آن فرزند اقبال مندر را در بر گرفته و اسب نوکیلی نوعی
 نمود که باعث خاطر جمعی او شد خلعت فاخره و شمشیر مرصع و اسب با زین مرصع ذیل خانمہ بایر اقی نقره باد عنایت کرد و چون از حلقه
 مردی که از جماعت او بودند پیشتر از صد کس نبود که قابل سردپا دادن باشد صد دست سردپا و پنجاه اسب اسب دوازده شبهه مرصع
 بانهاد چون روش زمینداران است که پسر جانشین باید یکجا بلازمت سلطان سلاطین نمی آیند و بهم این شیوه را مرعی داشته
 کرن را که پسر صاحب بیگ او بود همراه نیاورده بود از بیعت که ساعت روانه شدن آن فرزند سعادت مند بلند اقبال از آنجا آخر پاسه
 همان روز بود و در آن وقت نمودارفته کرن را بلازمت فرستد بعد از رفتن او کرن آمده ملازمت کرد با و هم خلعت فاخره و شمشیر و خیمه
 مرصع و اسب با زین طلا و ذیل خاصه عنایت کرد و همان روز کرن را در رکاب خود گرفته روانه درگاه والا شد سیم اسفند ازند با جمیر
 از شکار سعادت واقع شد هفت و هم بهمن تا نایب تاریخ مذکور که پیام شکار بود یک ماده شیر با سه بچه دینور و نیله گاو شکار شده بود
 شاهزاده کامگار روز شنبه دهم ماه مذکور در ظاهر موضع دیورانی که نزدیک شهر اجیر واقع است نزول نموده و حکم شد که جمیع همراهان استقبال
 رفته هر یک در خور حالت و نسبت خود پیشکش بگذارند و فردا که روز یکشنبه یازدهم باشد به سعادت ملازمت مشرف گردد و در دیگر شاهزاد
 به کوکبه شکوه تمام با جمیع عساکر منصوبه که به همراهی آن فرزند به خدمت تعین بودند داخل دولتخانه خاص و عام گشت و در پیرود و گری
 از روز گذشته که ساعت ملازمت بود دولت کورنش دریافت و سجدهات و تسلیحات بجا آورده بکنز را شرفی و بکنز را رویه بطریق مذکور گذار
 و بکنز را رویه بعنوان تصدق گزاینده آن فرزند را پیش طلبیده در آغوش گرفت و در سر و روسی او را بوسید و به مهربانیها و نوازشهای

خاص اختصاص بخشیدم چون از لوازم خدمت و گذر آمدن نذر و تصدق باز پرداخت معروض داشت که اگر حکم شود کرن به سعادت سجد
 و کورنش سرفراز گردد فرمودم که او را بیاورند و بنشینان با داب مقرر حاضر ساخته بعد از فراغ کورنش سجد نموده حسب التماس فرزند خرم حکم
 کردم که او را بر جرگه دست راست مقدم ایستاده کنند بعد از آن بخرم حکم کردم که تارقه والدہ ہاسے خود را ملازمت نماید و خلعت خاصہ
 کہ مشتمل بود بر چار قب مرصع و قبایع زر بفت و یک تسبیح مروارید بآن فرزند عنایت شد و بعد از تسلیم خلعت خاصہ اسپ خاصہ
 بایزین مرصع و فیل خاصہ مرحمت شد و کرن را نیز بہ خلعت فاخرہ و شمشیر مرصع سرفراز ساختم و امر او منصب و ازان جماعت جماعت
 بہ سعادت کورنش و سجدہ سر بلندی یافتند گذر آیندند و ہر یک در نور خدمت و مرتبہ خود عنایات سرفراز گشتند چون بدست
 آوردن دل کرن کہ وحشی طبیعت و مجلس نادیدہ در کوستان بسر بردہ بود ضرر و بوتا بر آن ہر روز مرحمتی تازہ می نمودم چنانچہ
 در روز دوم ملازمت بنجر مرصع و روز دیگر اسپ خاصہ عرافے بایزین مرصع بدو عنایت شد و در ہمین روز بدو بار محل رتقہ از جانب
 نور جہان بگیم ہم بہ خلعت فاخرہ و شمشیر مرصع و اسپ بایزین و فیل سر بلندی یافت بعد ازین عنایات تسبیح مروارید گران بہا مرحمت
 نمودم روز دیگر فیل خاصہ باملاہ مرحمت شد چون در خاطر بود کہ آہر خنس و ہر چیز باودادہ شود سہ دست باز و سہ دست جودہ یک
 جفتہ شمشیر خاصگی و یک بکتر و یک جوشن خاصگی و دو انگشتری یکے نگیں اصل و یکے نگیں زمرہ بدو عنایت نمودم و در اواخر ماہ مذکور
 فرمودم کہ از جمیع اقسام آتشہ گرفتہ با قائلہ دندہ یکمہ و از ہر قسم خوشبوئے باطر دفنہاے طلا و دود منزل بصل گجراتی و آتشہ را در سہ
 خوان نہادہ واحدیہا بدست و دوش گرفتہ و ردیو انخانہ خاص و عام حاضر ساختند و مجموع بدو مرحمت نمودم و ثابت خان ہمیشہ در
 مجلس بہشت آیین سخنان نالائق و کنایاتہاے مزیح بہ اعتماد الدولہ و پسر او آصف خان میگفت یکدو مرتبہ اعتراض نمودہ او را
 ازین گفت و شنود ناخوش منع نمودم بپہچ وجہ با خود پس نیامد چون خاطر اعتماد الدولہ را بسیار غریب داشتیم و با سلسلہ ایشان نسبتہا
 و چونند ہاشدہ بود بمعنی بر طبع من گران می آمد یا آنکہ شبے بے تقریب و بے جہت باو سخنان ناخوش گفتن آغاز کرد و آن مقدار گفت
 کہ آثار رقت و از ردگی تمام در بشرہ اعتماد الدولہ ظاہر گشت صبح آن بدست یکے از خدمتہا سہ در گاہ او را بہ نزد آصف خان
 فرستادم کہ چون شب سخنان ہمزہ نسبت بہ پدرت مذکور ساختہ او را توبہ سپردم خواہ در نیجا خواہ در قلعہ گوالیار ہر جا میخواہی نگاہ دارو
 ما دایکہ تلافی و تدارک خاطر پدرت نہ کند گناہ او را نخواہم بخشید حسب الحکم آصف خان او را بہ قلعہ گوالیار فرستاد و در ہمین ماہ
 جہانگیر علی خان باضافہ منصب سرفراز گشت و دہزار و پانصدی ذات و دہزار سوار باضافہ عنایت شد احمد بیگ خان کہ از
 بندہ ہای قدیم ابن دولت ست در سفر صوبہ کابل از وجعہ تفصیرات بوقوع آمد و مکرر از تفاق و نار سائہاے او بلج خان کہ

سرور لشکر بود شکوه نمود با ضرورت و اورا بدرگاه طلب نمود و بخت تنیده و نادید به مهابت خان سپردم که در قلعه رتختیه رنگاه دارد
قاسم خان حاکم رنگاه و در قلعه لعل شکیش فرستاده بود و بنظر گذشت چون ضابطه کرده ام که در دیشان و ارباب حاجت را که در درگاه
والا جمع شده باشند بعد از دوپهر شب بنظر آورند درین سال بهین روش در دیشان را بدست و حضور خود پنجاه و پنجاهاروپیه
و یک لک و نو هزار یکصد و چارده موضع در دست و دست دشت قلمه زراعت و یازده هزار خردار شالی مرحمت نمودم و بقصد
وسی و دودانه مردارید به قیمت سی و شش هزار و پیم به جمعی از بنده ها که از روس اخلاص گوش خود را سوراخ نموده بودند عنایت
کردم در او آخر ماه مذکور خبر رسید که چهار گهری و نیم از شب یکشنبه یازدهم بهین ماه گذشته در بلده بر پا پور آمده تعالی از دختر شاهزاده
مرا و فرزند ارجمند سلطان پرویز پسر کرامت فرمود و اورا سلطان دورانیش نام نهادم *

جشن دهمین نوروز از جلوس همایون

از روز شنبه غره فروردی ماه سنه مطابق به ششم شهر سنه ۱۰۲۷ هجری پنجاه و پنج پل گذشته حضرت نیر اعظم از برج عت بشرخانه
حمل نزول اجلال از دانی داشت بعد از گذشتن سه گهری از شب یکشنبه بر تخت دولت جلوس نمودم جشن نوروزی و آئین بندی
بدستور سابق ترتیب یافت شاهزاده های و الاقدار و خوانین عظام و اعیان حضرت دارگان سلطنت تسلیم مبارکبادی بجای آوردند
روز غره بر منصب اعتماد الدوله که پنج هزاری ذات و دو هزار سیار بود هزاری ذات و سوار افزوده شد و به کنور کرن و جهانگیر قلی خان
و راجه نرسنگه دیو اسپان خاصه مرحمت نمودم و در دوم پیشکش آصف خان از نظر گذشت پیشکش پسندیده از جوهر و مرصع آلات
و طلا آلات و آئینه از هر قسم و از هر جنس ترتیب داده بود و تفصیل دیده شد آنچه پند خاطر او فتاد موزی هشتاد و پنجاهاروپیه بود درین روز
شمشیر مرصع مع پرده و بنده و بار به کرن و یک زنجیر قلی به جهانگیر قلی خان مرحمت شد چون اراده توجه بطرف دکن و آنحد و دقار داد
خاطر بود به عبد الکریم معمری حکم فرمودم که به مند و رفته عمارات بخت سرکار خاصه از سر نو تعمیر نماید و عمارات سلاطین ماضی مرمت
کنند و در سوم پیشکش راجه نرسنگه دیو بنظر درآمد و یک لعل و چند دانه مردارید و یک زنجیر قلی بدرجه قبول او فتاد و در چهارم بر منصب
مصطفی خان پانصدی ذات و دو صد سوار افزوده شد که دو هزاری ذات و دو صد و پنجاه سوار باشد و در پنجم علم و نقاره با اعتماد الدوله
مرحمت نمودم و حکم شد که نقاره ای خوانته باشد بر منصب آصف خان هزاری ذات و سوار افزوده شد که چهار هزاری ذات و دو
هزار سوار باشد و بهشت عمارت سوار نیز بر منصب راجه نرسنگه دیو افزوده رخصت وطن عنایت نمودم که بموعده مقرر بدرگاه حاضر شود و درین روز

پیشکش ابراهیم خان از نظر گذشت از هر قسم چیز پاسبند خاطر افتاد گشت چند از راجه زاده های ولایت نگر کوٹ بخطاب راهگی سرفراز
 گردید روز پنجشنبه ششم پیشکش اعتماد الدوله در چشمه نور از نظر اشراف گذشت مجلس عالی ترتیب یافته بود و از روی شگفتگی تمام
 پیشکش او دیده شد از جواهر و مرصع آلات و انمشه نفیسه مواری یک لک روپیه مقبول و قیامت باز گشت شد روز هفتم بر منصب
 گشت سنگه که دو هزار سیصد و پانصد سوار بود هزاری ذات افزودم درین روز در حوالی چشمه نور یک شیر شکار شد در ششم گشت
 به منصب پنجزاری ذات و سوار سرفراز ساختم و یک تسبیح خود از مردارید و مرد که تلخ در میان بود و با اصطلاح هندوان آنرا سمرن گویند
 با و عنایت شد و بر منصب ابراهیم خان هزاری ذات و چهار صد سوار افزودم که اصل و اضافت دو هزار سیصد و پانصد سوار باشد و
 بر منصب حاجی بی اوز یک سیصد سوار افزوده شد و بر منصب راجه شیام سنگه پانصدی ذات اضافه نمودم که دو هزار و پانصد سوار
 ذات و هزار و چهار صد سوار بوده باشد روز یکشنبه نهم کسوف شد و از ده گهری از روز مذکور گذشته از جانب مغرب آغاز گرفتار آمد و
 از پنج حصه چهار حصه حضرت نیر اعظم در عقده ذنب مشکف شد و از آغاز گرفتار شدن روشن شدن بهشت عری گذشت تصدقات از
 هر جنس و بر خیز از فلزات و حیوانات و جو بات به فقراد ساکنین و ارباب احتیاج داده شد درین روز پیشکش راجه سورج سنگه
 از نظر گذشت آنچه برداشته شد مواری چهل و سه هزار روپیه بود پیشکش بهادر خان حاکم قندهار درین روز گذشت مجموع چهار هزار
 روپیه رسید و دهر از شب گذشته مطابق شب دوشنبه سبت فخم صفر به طالع قوس در خانه بابا خرم از دختر آصفه خان پسر متولد
 شد او را در اشکوه نام نهادم امید که قدم ادبرین دولت ابد پیوند و بر پدر اقبال مندش مبارک و میمون باشد بر منصب بی علی
 باره پانصدی ذات و سیصد سوار افزوده شد که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بوده باشد و در تاریخ دهم پیشکش اعتبار خان
 از نظر درآمد از جمله پیشکش او مواری چهل هزار روپیه مقبول افتاد درین روز بر منصب خسرو بی اوز یک سیصد سوار و بر منصب
 سنگی خان پانصدی ذات و دو صد سوار افزوده شد روز یازدهم پیشکش مرتضی خان از نظر گذشت از جمله جواهر و نفیس قطع
 و یک تسبیح مردارید و دو صد و هفتاد و نه دیگر برداشته آنچه از پیشکش او مقبول افتاد مواری یک لک و چهل و پنج هزار روپیه بود و در روز
 پیشکش مرزا راجه بها و سنگه و راوت شکر از نظر گذشت در سیزدهم از پیشکش خواجه ابوالحسن یک قطعه لعل قطبی و یک انگشتر
 مردارید پنج انگشتری و چهار دانه مردارید کلان و پاره آمشه که مجموع سی و دو هزار روپیه باشد مقبول افتاد و در چهاردهم بر منصب خواجه
 ابوالحسن که سه هزار سیصد و پانصد سوار بود و هزاری ذات و پانصد سوار افزودم و بر منصب وفادار خان هفتصد و پنجاهی ذات
 و دو صد سوار اضافه حکم شد که دو هزار سیصد و پانصد سوار بوده باشد در همین روز مصطفی بیگ فرستاده و از اسب ابراهیم

سعادت و ریافت بعد از سرانجام هم گرجستان بر او رعایت نمود و او را با کتابت شتم بر انواع محبت و اظهار صداقت فرستاده
 با چند اسب و اشتر و چند آتش حلیب که از جانب روم بخت آن بر او کارگاه آمده بود و نه قلابه سگ فرنگی کلان درنده که
 در طلب آن ایمان یافته بود بدست او روانه ساخته بودند بنظر او آورد و مرتضی خان بخدمت تسخیر قلعه کانگره که در کوستان پنجاب بود
 محصوره عالم یا ستوار که دستوار است و آن قلعه نشان نمیدهند درین روز رخصت یافت از ابتدای که صیت اسلام بدیاری هندوستان
 رسیده تا این زمان خجسته فرجام که اوزنگ سلطنت و جو این نیازمند درگاه الهی آراستگی و ادب و بیج یک از حکام و سلاطین گذشته دست
 بر این نیافته اند و در ایام والد بزرگوارم بکمر تبه لشکر پنجاب بر سر این قلعه تعیین شد و مدت در قیل و محاصره داشتند آخر الامر منضوب بر سر
 که قلعه بدست و زیاده آن لشکر به همی از آن فرود تر مقرر گشت و در وقت رخصت نیل خاصه با تالار مرتضی خان مرحمت نمودم در اجه
 سورج مل و در اجه با سوم چون ولایت او متصل بدین قلعه بود تعیین یافت و بر منصب سابق او پانصدی ذات و سوار افزوده شد
 و در ایام سورج سنگه از جادو جاگیر خود آمده ملازمت کرد و یکصد عدد و اشرفی نذر گذرانید و بنقد هم پیشکش میرزا رستم بنظر درآمد و در خمر مرصع
 و یک تنبیل مروارید با چند طاق پارچه و یک زنجیر نیل و چهار سب عرقی و رجه قبول یافت و تمه باز گردانیدم پانزده هزار روپیه قیمت
 آنها شد و درین تاریخ پیشکش اعتقاد خان که هزار روپیه به قیمت و آمد از نظر گذشت روز میجد هم پیشکش جانیگری علی خان دیده شد
 از جواهر و آتش به مقدار پانزده هزار روپیه قبول اعتقاد بر منصب اعتقاد خان که بمقتضای ذات و دوست سوار بود هشت صدی
 ذات و سی صد سوار افزودم که اصل و اضافه هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار باشد خسرو بی اوزبک که از سپاهیان قرار داده بود در هفت
 اسب مال و گذشت روز هشتم که پیشینه بود بعد از گذشتن و دوپرو چار نیم گهری آغاز شرف شد و درین روز فرخنده بر تخت به سعادت و
 فیروزگی جلوس نمودم و مردم تسلیمات مبارکبادی بجا آوردند چون یک پیر از روزه نذورات باقی مانده متوجه چشمه نوشدم پیشکش بهایت خان
 بموجب قرار داد در آنجا بنظر درآمد از جواهر نفیس و مرصع آلات و آتش و آنچه از هر قسم و از هر جنس بخاطر رسید ترتیب داده بود از جمله
 یکصد مرصع که حسب التماس او زرگران سرکار ساخته بودند از رویه قیمت مثل آن در سرکار خاصه من نبود یک لک روپیه قیمت
 شد و سوا آن از جواهر و دیگر اجناس یک لک و سی و هشت هزار روپیه برواشته شد الحق که پیشکش نمایان بود به مصطفی بیگ فرستاده
 و از اسب ایران بیست هزار روپ که ده هزار روپیه باشد عنایت کردم در بیست و یکم خلعت بدست عبدالغفور به پانزده کس از احرار
 و کن فرستادم راجه بکر باجیت بجاگیر خود رخصت یافت و پرم نرم خاصه با در محبت شد و در هین رفت با کمر خمر مرصع به مصطفی بیگ لطفی
 عنایت نمودم بر منصب پیشکش پسر اسلام خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود پانصدی ذات و دو صد سوار افزودم در بیست و دوم

ابراہیم خان بہ صاحب صوبگی بہار سفر فرزند و ظفر خان را حکم شد کہ متوجہ درگاہ شود و بر منصب ابراہیم خان کہ دو ہزاری ذات
 و ہزار سوار بود پانصدی ذات و ہزار سوار افزودم سبقت خان در ہمین روز ہا جاگیر مخص شد و حاجی بے اوزر یک خطاب اوزر یک
 خانی سر بلند گشتہ جاگیر رخصت یافت بہادر الملک از تعینات لشکر دکن کہ منصب دو ہزار و پانصدی ذات و دو ہزار و یک صد سوار
 داشت باضافہ پانصدی ذات و دو صد سوار ممتاز گشت بر منصب خواجہ تقی کہ ہشتصدی ذات و یک صد و ہشتاد سوار بود و دو صدی
 دیگر افزودہ شد و رعیت و پنجم بر منصب سلام الد عرب دو سبت سوار اضافہ نفر گشت کہ ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار باشد
 از اسپان خاصہ اسپ سیاہ ابلق کہ دارا سے ایران فرستادہ بود بہ مہابت خان عنایت نمودم آخر روز پنجشنبہ بجانہ بابا خرم فہم دما یک
 شب آنجا بودم پیشکس دوم اورین روز از نظر گذشت در روز اول کہ ملازمت نمودہ یک قطعہ لعل مشہور رانا کہ در روز ملازمت بآن
 فرزند گذرانیدہ بود و جوہریان بہ شصت ہزار روپیہ قیمت نمودہ بودند گذرانیدہ اما آنقدر کہ تعریف میکردند نمود و زن این فعل ہشت
 تہاک است و سابق براسے بالدیو کہ سرور قبیلہ را تھور دازر ایاں عمدہ بند و ستان بود در تصرف میداشت و از وہ پسر او چند رین
 نقل گشت و او در ایام پریشانی راناکامی بہ رانا او کے سنگہ فروخت و از وہر رانا پرتاب رسید و از رانا پرتاب باین رانا امر سنگہ
 انتقال یافت چنان بہتر ازین تحفہ در سلسلہ آہنا نمود با تمام قبیلان خود کہ با مصلح ہندوان کھیتہ چارہ بگویند در روز ملازمت بفرزند
 رانا لند بابا خرم گذرانیدہ من حکم کردم کہ در ان لعل چنین نقش کنند کہ بہ سلطان خرم در حین ملازمت رانا امر سنگہ پیشکش نمود و چند چیز
 دیگر ہم در ان روز پیشکشما سے بابا خرم قبول و فتاد از انجملہ صد و پنچہ پوری بود کار فرنگ کہ در غایت تکلف ساختہ بودند با چند
 قطعہ زرد و سہ انگشتی و چہار راس اسپ عراقی و دیگر متفرقات کہ قیمت آہنا ہشتاد ہزار روپیہ میشد درین روز کہ بجانہ اور قسم
 پیشکش کلائے ترمیم دادہ بود و تخمیناً چہار پنچ لک روپیہ بہ باب و نفایس بنظر درآمد از مجموعہ آہنا موازی یک لک روپیہ برداشتہ تہ
 رانا و مرحمت نمودم و رعیت دہتم بر منصب خواجہ جہان کہ سہ ہزاری ذات و ہزار و ہشت صد سوار بود پانصدی ذات و چہار صد
 سوار افزودم در آخر ماہ بہ ابراہیم خان اسپ و خلعت و خنجر مرصع علم و نقارہ مرحمت نمودم در رخصت صوبہ بہار از زانی دہتم خدمت
 عرض کرد کہ اگر حاجی محمد مطلق داشت چون وفات یافت بہ تخلص خان کہ اعتمادی بود مرحمت فرمودم سی صد سوار بر منصب
 دلاور خان افزودہ شد کہ ہزاری ذات و سوار باشد چون ساعت رخصت کنور کرن نزدیک بود میخواستیم اورا پارہ بر تنگ اندازیم
 خود آگاہ سازم درین اثنا فراولان خبر دادہ شیرے آوردند با آنکہ قرار داد آن ست کہ بغیر شیر نہ شکار نہ کنیم بہ ملاحظہ آنکہ مبادا تا رفتن
 او شیرے دیگر ہم نہ رسد ہمین شیرادہ متوجہ شدم دکن را ہمراہ بردہ اند و پرسیدم کہ ہر جا سے اورا کہ گوئی بر حکم نہم بعد از قرار داد

بجائے کہ شیر اقبال داشتند رسیدم بحسب اتفاق باد و شورشی در بوابہ رسید و فیل مادہ کہ بران سو بودم و اہمہ شیر اورا مضطرب داشت
 و در یکجا قرار نمی گرفت باوجود این دو مانع قوی تفنگ را بجانب چشم او سر راست کردہ آتش دادم اللہ تعالیٰ بہ کرم خود مرا از ان
 راجہ زادہ شرمندہ نہ ساخت و چنانچہ قرار دادہ بود در میان چشم او زدہ اورا انداختم کہ در ہمین روز التماس تفنگ خانہ نمود تفنگ رومی
 خاصگی با و مرحمت نمود چون بہ ابراہیم خان در ذرخصت فیل عنایت نکردہ بودم فیل خاصگی التفات نمود یک فیل بہ بہادر الملک
 ذیل دیگر بہ وفادار خان عنایت نمودہ فرستادم ہشتم اردی بہشت مجلس ذرین قمری ترتیب یافت و خود را بہ نفرہ و دیگر اجناس زن کردہ
 بہ مستحقان و محتاجان تقسیم فرمودم و نوازش خان بہ جاگیر خود کہ در صوبہ مالوہ بود رخصت یافت در ہمین روز ہا فیل بہ خواجہ ابوالحسن مرحمت
 نمودم و در تاریخ نهم خان اعظم را کہ در اگرہ از قلعہ گوالیار آمدہ بود و حکم طلب شدہ بود آوردند با آنکہ از و تفصیرات بسیار وقوع آمدہ
 و انچہ در باب او عمل آوردہ بودم ہمگی حق با من بود و بوقینکہ اورا بخفور من آوردند و چشم برو افتاد آثار خجالت در خود بیشتر از و یا فہم تمامی
 تفصیرات او بعفو مقرون ساختہ شال کہ در کمر دہشتم با و مرحمت شد بہ کنور کہن یک لک در ب عنایت نمودم در راجہ سورج سنگہ
 در ہمین روز فیل کلاسنے رن رادت نام کہ از فیلان نامی او بود آوردہ گذرانید الحقی نادری فیل است داخل فیلان خاصہ ساختم در دم
 پیشکش خواجہ جهان کہ از اگرہ بخت من بدست پسر خود فرستادہ بود و بنظر اشرف گذشت از ہر قسم خیر ہا بود بہ چہل ہزار روپیہ قیمت شد
 و در دوازدم پیشکش خان دوران کہ بیج تاقور اسپ و دو قطار شتر و سگان تازی و جانوران شکاری بود بنظر درآمد در ہمین روز
 ہفت زنجیر فیل دیگر راجہ سورج سنگہ پیشکش گذرانید داخل فیلخانہ خاصہ شد بخیر خان بعد از آنکہ مدت چار ماہ در ملازمت گذرانیدہ بود
 و برین روز مخلص گشت سخنان بہ عادل خان پیغام دادہ شد و سود و زیان دوستی و دشمنی را خاطر نشان او نمودہ تعہدات کردہ چنین قرار
 کہ مجموع ابن سخنان را معقول عادل خان ساختہ اورا و راہ دو تنخواہی و اطاعت در آورد و در وقت رخصت ہم با و خیر ہا عنایت شد
 مجملہ درین مدت اندک چہ از سر کار خاصہ چہ از پادشاہ زادہ و از تکلفات امر کہ حسب الحکم با و نمودہ بود و نزدیک بہ یک لک روپیہ حساب شد
 کہ با و رسیدہ است در چار دہم منصب و جلد دس خدمت فرزند خرم شخص شد منصب او دوازدہ ہزاری ذات و شش ہزار سوار بود منصب
 برادرش پانزدہ ہزاری ذات و ہشت ہزار سوار بود و فرمودم کہ منصب او را برابر منصب پدر و برابر اعتبار نمودہ سوائی دیگر را بہ صیفہ انعام
 و جلد دس خدمت باضافہ منظور دارند و فیل خاصہ پنچ گج نام معہ براق کہ دوازدہ ہزار روپیہ قیمت داشت بد و مرحمت نمودم در
 شانزدہم فیل بہ مہابت خان عنایت شد و دہ ہفتم منصب راجہ سورج سنگہ کہ چار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار بود ہزاری افزودہ
 اورا بہ منصب پنچ ہزاری ہر بلند ساختم حسب التماس عبد اللہ خان بہ منصب خواجہ عبد اللطیف کہ پانصدی ذات و دویست سوار بود

و دیست افزودم حکم شد که هزاری ذات و چهار صد سوار باشد عبد الله پسر خان اعظم که در قلعه رتخنبور محبوس بود و با تماس پدرش او را طلبید
 بودم بدرگاه رسید و بند از پای او برداشته بخانه پدرش فرستادم در بیت و چهارم راجه سورج سنگه نیل دیگر فوج سنگار نام بطریق
 پیشکش گذرانید اگر چه این نیل هم خوب است و داخل فیلان خاصه شد اما بان نیل اول نسبتند از نوادر روزگار است و بیت
 رویه قیمت آن شده در بیت و ششم بر منصب بیع الزمان ولد میرزا شاه رخ که به قصد می ذات و پانصد سوار بود و صد می ذات اندام
 مقرر گشت و در همین روز خواجه زین الدین که از خواجه زاده های نقشبندی است از ما و از انتر آمده ملازمت نموده بجهت راس اسپ
 پیشکش گذرانید قزلباش خان که از کلبکان صوبه گجرات بود چون بر خصت صاحب صوبه بدرگاه آمده بود حکم فرمودم که احدی را
 مقید ساخته باز نزد حاکم گجرات برده رسانند تا دیگران را این موس نشود بر منصب مبارک خان سزا ولی پانصد می ذات افزود و چهار
 که هزار و پانصد می ذات و به قصد سوار باشد در بیت و نهم یک لک رویه بخان اعظم مرحمت نمودم و حکم شد که برگشته اند و برگشته کاشنه
 که موافق پنجزاری ذات میشود بجا گیر او مقرر باشد و در آخر همین ماه جهانگیر قلی خان را با برادران و خویشان به صوبه آله آباد که به جاگیر آنها
 مقرر است رخصت فرمودم و درین مجلس بیت راس اسپ و قبایع پرم نرم خاصگی و دوازده راس آهوده قلاوه سگ تازی بکران
 مرحمت شد و روز دیگر که غره خور داد بود چهل راس اسپ و روز دوم چهل و یک راس و روز سوم بیست راس که در عرض سه روز صد و
 یک راس بوده باشد با نعام کنور کن مرحمت شد و در عرض فیل فوج سنگار نیلی از فیلان خاصه که ده هزار رویه قیمت داشت بر اجه
 سورج سنگه مرحمت نمودم و در نیم ماه مذکور ده چیره و ده قبا و ده کمر بند به کرن عنایت شد و درستم یک زنجیر فیل دیگر مرحمت نمودم درین
 روزها واقعه نویسن کشمیر نوشته بود که ملا گدائی نام در دیشی مراض که چهل سال در یکی از خانقاه های بلده مذکور منردی بود و دو سال قبل
 از آنکه و دیست حیات باز سپارد از و ارثان آن خانقاه استد عا نموده که اگر رخصت باشد بجهت محل دفن خود گوشه درین خانقاه اختیار
 نمایم آنها گفتند که چنین باشد قصه جاس اختیار نموده چون مدت مذکور بر سر میگردد به دوستان و عزیزان و آشنایان خود اظهار نماید
 که بر من حکم رسیده که امانتی که نزد من است سپرده متوجه عالم آخرت شویم چندی که حاضر بودند از گفت و شنود او متعجب بوده اظهار میکنند
 که انبیا ابرین سراطلاع نیست چگونه این سخن را باور توان نمود میگوید که بمن چنین حکم شده و بعد از آن به یکی از معتقدان خود که از
 قاضی زاده های آن ملک است متوجه شده میگوید که مصحف مرا که به هفت صد تنگه از زرد پدیه نموده صرف برداشتن من خواهی نمود
 چون بانگ نماز جمعه بشنوی از من خبر خواهی گرفت و این گفتگو در روز پنجشنبه واقع میشود و همه اسباب حجه خود را به آشنایان و مریدان
 قسمت نموده آخر همان روز به حمام رفته غسل نماید قاضی زاده مذکور پیش از آنکه بانگ نماز بشنود به خانقاه آمده تفحص احوال ملا نماید

چون بدرجهره میرسد در جهره را بنده کرده می بیند و خادمی بر در شسته از خادم احوال را می پرسد او میگوید که ملا سفارش نموده که تا در این خانه
 بخودی خود باز نشود به جهره در نخواهی آمد ساعتی ازین سخن گذشته در جهره باز میشود و قاضی زاده آن خادم درمی آیند می بیند که روبه قبله
 به دروازه شسته جان بحق تسلیم نموده است خوشحال و استندگان که ازین دامگاه تعلق بدین آسانی پرواز تو اند نمود بر منصب گرمین
 را تهنیت و دودهای اوقات و پنجاه سوار اضافه نموده هزاری داشت و سی صد سوار مقرر فرمودم در باز دهم این ماه شیکش لشکر خان که سه قطار
 شتر و لاتی و میت پیانه در کانی خطائی و میت قلاده سگ تازی بود از نظر گذشته در دوازدهم خنجر مرصع با اعتبار خان مرحمت شد
 و کین کلکی که دو هزار روپیه قیمت داشت عنایت نمودم در چهار دهم به پسر بلند را سه خلعت مرحمت نموده رخصت دکن فرمودم
 در شب جمعه پانزدهم امری غریب رویارو بحسب اتفاق من درین شب در بیکر بودم حاصل سخن آنکه کشن سنگه برادر حقیقی راجه
 سدرج سنگه از گوبند داس که در کسل راجه مذکور بود بواسطه کشتن برادر زاده خود گوپال داس نام جوانی که پیش ازین به مدتی بدست
 گوبند داس مذکور متاع شده بود از ازار تمام داشت و سبب این نزاع طوطی و در واقع کشن سنگه توقع آن داشت که گوپال داس
 چون در حقیقت برادر زاده راجه هم بود او با مقام این امر گوبند داس را بکشد راجه بواسطه کاروانی و سر برای گوبند داس قطع نظر از
 بازخواست خود برادر زاده نموده به تغافل میگذاشت کشن سنگه چون این قسم اغماض از راجه دید بخاطر گذرانید که من انتقام برادر زاده خود
 میکشم و نمی گذارم که این خون به خسد مدتی اینمغنی را در خاطر داشت تا آنکه در شب مذکور برادران دیاران و ملازمان خود را جمع نموده اظهار
 این مقدمه بنماید که امشب بقصد کشتن گوبند داس میرویم هر چه شود و بخاطر داشت که به راجه ضرر دآیسمه رسد راجه خود ازین مقدمه مخبر
 قریب به صبح صادق با اتفاق کران برادر زاده خود و دیگر همراهان روان میشود چون به روانه حویلی راجه میرسد چندی از مردم آنزاده خود
 پیاده ساخته بر سر خانه گوبند داس که متصل بخانه راجه بود میفرسید و خود همچنان سوار بر سر دروازه می ایستد آن پیاده با بدرون خانه گوبند داس
 در آنده چند ساعه را که بطریق محافظت و چوکی بیدار بودند در تنه شمشیر کشیده میکشند در اثنا ساعه این زد و خورد گوبند داس بیدار می شود
 و مضطربانه شمشیر خود را برداشته از یک طرف خانه بر می آید تا خود را به چوکیداران بیرون خانه رساند آن پیاده ها چون از کشتن چند نفر
 فارغ میشوند از خیمه برآمده تفحص و محسوس گوبند داس میکنند درین اثنا با در میخورند و کار او تمام میسازند پیش از آنکه خبر کشتن گوبند داس
 مشخص به کشن سنگه رسد بنیابانه از اسب پیاده شده بدرون حویلی می آید بر چند مردم او اضطراب میکنند که پیاده شدن لاق نیست
 اصلاً گوش به سخن نمی کند که اگر اندک زمانه دیگر توقف میکرد و خبر کشته شدن غنیم بدو میرسد همچنان سواره ممکن که کار را تمام ساخته
 سالم و آزا و برگردد چون قلم تقدیر بر بردش دیگر رفته بود مقارن پیاده شدن و در آمدن راجه که در درون محل خود بود از شور و غوغا

مردم بیدار میشوند و به دروازه خانه خود برهنه شمشیر در دست می ایستند مردم از اطراف و جوانب خبردار شده برین مردم که پیاده شده اند
بودند متوجه میشوند پیاده شده با معلوم که چه مقدار کس بودند و مردم راجه از حد شمار بیرون بهر یک از مردم کشتن سنگ ده کس رو بروی شوند
مجلس کشتن سنگ و برادرزاده او کرن چون برابر خانه راجه میرسند مردم هجوم آورده هر دو را میکشند کشتن سنگ بهقت زخم و کرن نه زخم بریب باز
بگی درین معرکه شصت و شش نفر از طرفین به قتل درمی آیند از طرف راجه سی نفر و از جانب کشتن سنگ سی و شش نفر چون آفتاب
عالم تاب سرزد و عالم را بنور خود منور ساخت این قضیه بروی کار افتاد و راجه برادر و برادرزاده و چنان نوکر که از خود عزیزتر
بیدار است کشته دید و باقی مردم متفرق هر کس بجای بدر رفتند این خبر در بیکر به من رسید حکم کردم که کشتن را بنوعی که رسم آنهاست
بسوزند و تحقیق این قضیه بواقعی نمایند آخر الامر ظاهر شد که حقیقت نبوی بوده که نوشته شده و باز خواست دیگرند داشت در شتم
میران صدر جهان از وطن خود آمده ملازمت نمود یک صد هرنه رگزارانید و اس سوریج سنگ به خدمت دکن مرخص گشت یک جفت
مردارید بر اس گوسش او و پرم نرم خاصه مرحمت نمودم بجبت خاننجان نیز یک جفت مردارید فرستاده شد و میت و نیم بر صیبا اعتبار خان
ش صد سوار اضافه نمودم که پنجزاری ذات و دویزار سوار باشد در همین روز کرن بجای خود رخصت یافت اسب و فیل خاصه با خلعت
و عقد مردارید که پنجاه هزار روپیہ قیمت داشت و خنجر مرصع که بدو هزار روپیہ تمام یافته بود با دو مرتبت نمودم از روز ملازمت تا هنگام رخصت
مجموع آنچه از نقد و غنیمت و جواهر و مرصع آلات با و عنایت کردم دو لک روپیہ و یک صد و ده اسب و پنج زنجیر فیل بود و سوار
انچه فرزند خرم به و نعمات بدو داده است و مبارک خان سزاولی را اسب و فیل عنایت نموده به همراهی او مقرر ساختیم و بعضی سخنان بانی
بر رانا پیغام نمودم راجه سوریج سنگ نیز وعده دو ماه بوطن خود رخصت حاصل نمود و در میت و شتم پانده خان مغل که از امرای قدیم این
دولت بود و دیعت حیات سپرد در اواخر این ماه خبر رسید که دارای ایران پسر کلان خود صفی میرزا را به قتل رسانید انمغنی باعث حیرانی
تمام گشت چون تحقیق نموده شد گفتند که درش که یکی از شهرهای مقرر گیلان است به بهود نام غلامی حکم فرمود که صفی میرزا را بکش غلام
نه کور وقت یافته در صبح نهم محرم سنه هزار و میت و چهار که میرزا از حمام برآمده متوجه خانه بود و در خیم شمشیر خنجر کار او را تمام می سازد
بعد از گذشتن بسیار از روز که جسد او در میان آب و گل بود شیخ بهارالدین محمد که بدانائی و پارسانی معروف و مشهور آن دیار است
و شاه را با و عقیده تمام این سخن را اظهار میکنند و رخصت برداشتن گرفته نقش او را بار و بیل که گورخانه آبا و اجداد ایشان است
میفرسند هر چند از مردودین ایران تحقیق انمغنی نمودم هیچ کس حرفی نه گفت که خاطر از آن نسلی گردد چه فرزند کشتن را قوی بسبب باید
تاریخ آن بدنامی نماید در غره تیراه یک زنجیر فیل رخصت نام با تالار به میرزا رستم مرحمت نمودم و به سید علی با به نیز یک زنجیر فیل عنایت

شد میرک حسین خویش خواجه شمس الدین به بخشی گری و دو قایق نویسی صوبه بهار مقرر گشت و رخصت یافت خواجه عبد اللطیف نوشین یکی
 را فیصل و خلعت داده بجایگزین رخصت نمودم در نیم ماه مذکور ششمر مرصع بخان دوران و خنجر بهجت الهمد و ولد جلاله افغان که طریق
 و دلخواهی اختیار نموده فرستاده شد نیز دهم مجلس عید آب پاشان منعقد گشت و بنده های درگاه گداهها به یکدیگر پاشیده شکفتگیها کردند
 در هفتمین امانت خان به بند رکضیات تعیین شد چون مقرب خان اراده آمدن درگاه داشت بند رند کو را از دقتیر شد در همین روز
 اگر خنجر مرصع بفرزند پسر فرستادم در بیستم پیشکش خانانان از نظر گذشت از همه جنس چیزها ترتیب داده بود و جوهر مرصع آلات که سه قطعه
 لعل و یک عدد سه دانه مروارید و یک عدد یاقوت و دو خنجر مرصع و کلگی مرصع و مرصع بیاقوت و مرصع دهرامی مرصع و ششمر مرصع و ترکش و محمل
 و بار مرصع یک انگشتری نکلین الماس بود و قریب به یک لک روپیه قیمت شد سوا که جوهر مرصع آلات پارچه دکنی و کرناٹکی و از
 هر قسم زر و دار و ساده و پانزده زنجیر فیل و یک راس اسپ که یالش بر زمین میرسد نیز بنظر آمد پیشکش شد نواز خان نیز پنج زنجیر فیل
 و سی عدد پارچه از هر قسم بود بنظر گذشت و در هشتم بوشنگ را به خطاب اکرام خانی سرفراز ساختم و در آنروز که از راجه زاده با
 معتبر صوبه بهار بود و از خودی باز بخدمت حضور قیام می نمود و او را به شرف اسلام شرف ساخته با آنکه پدرش راجه سنگرام در مخالفت
 به اولیا که دولت قاهره گشته گشته بود و راجگی ولایت پدرش با دعنایت نموده و فیصل مرحمت کرده رخصت و طن فرمودم یک زنجیر فیل
 به جاگیر قلی خان عنایت نموده فرستاده شد بیست و چهارم جلوت سنگه دلد کنور کرن که در سن و دوازده سالگی بود آمده ملازمت کرد
 عرض داشت پدر کلان رانا امر سنگه و پدر خود گذرانید خیلگی آثار نجات و بزرگ زادگی از چهره او ظاهر است و به خلعت و دجونی خاطر
 او را خوش ساخته بر منصب مرزا عیسی ترخان و دهمی ذات افزوده شد که هزار و دودصدی ذات دسی صد سوار بوده باشد
 در اواخر همین ماه شیخ حسین روپیل را به خطاب مبارز خانی سرفراز ساخته بود و مقرر رخصت جاگیر نمودم به خوشان میرزا شرف الدین خان
 کاشغری که در نیولا آمده سعادت آستان بوسی دریا نقد ده هزار در بمرحمت شد در پنجم امر داد بر منصب راجه تھل که هزار و
 پانصدی ذات و یک هزار و یک صد سوار بود پانصدی ذات و یک صد سوار افزوده شد در هفتم کیشو مار د که به سرکار اودیسیم
 جاگیر داشت و به واسطه شکوه صاحب صوبه آنجا بهرگاه طلب داشته شده بود آمده ملازمت نمود چهار زنجیر فیل پیشکش گزید
 چون اشتیاق دیدن فرزند خان جهان بسیار داشتم و بجهت تحقیق مهات صوبه دکن هم بکمر تبه آمدن او ضروری بود و او را طلبیده بودم
 روز سه شنبه هشتم ماه مذکور ملازمت نمود یک هزار و یک هزار روپیه نذر و چهار قطعه لعل و بیست و دانه مروارید و یک قطعه زرد پهل گاه
 مرصع که قیمت آنها پنجاه هزار روپیه بود بطریق پیشکش گذرانید شب یکنه چون عرس خواجه بزرگوار بود به روضه متبر که ایشان رفته

تا نصف شب در آنجا گذرانیدم و خدام و صوفیان و جدها و حالها نمودند بقرا و خدام در بایدست خود دادم بجای شش هزار روپیه نقد و یک صد شوب کزته و هفتاد و سیج مروارید و مرجان و کمر باو غیره داده شد هما سنگ پسرزاده راجه مان سنگ را بخطاب راجگی سرفراز ساخته نقاره و علم عنایت نمودم در شانزدهم یک راس اسپ عراقی از طویل خاکی و یک اسپ دیگر به مهابت خان مرحمت شد در نوزدهم قبل بجان عظم عنایت شد در بیستم بر منصب کشیدار که دو هزار و سیصد و بیست سوار اضافه شد و به خلعت سر بلندی یافت و بر منصب خواجه عاقل که هزار و سیصد و سی سوار بود و صدی ذات و سوار افزوده شد در بیست و دوم میرزا راجه بهاؤ سنگ رحمت انبیر که دطن قدیم آنهاست یافته جامه چوپ کشمیری خاضع عنایت نمودم در بیست و پنجم احمد بیگ خان که در قلعه رتختج در محبوس بود ملازمت نموده تقصیرات او بنا بر سبق خدمت بعفو مقرون گشت در بیست و هشتم مقرب خان از صوبه گجرات آمده ملازمت نمود و یک کلگی و یک قطعه تختی مرصع گذرانید بر منصب سلام الله عرب پانصدی ذات و سوار افزوده شد که دو هزار و سیصد و سی سوار باشد در اول ماه شهر پور بر منصب پاسه جمعی که به خدمت دکن میرفتند برین موجب افزوده شد بر منصب مبارز خان سی صد سوار که هزار و سیصد و سی سوار باشد و ناشر خان نیز به هزار و سیصد و سی سوار سرفراز گردید و ملازمت خان با اضافه سی صد سوار سرفراز شد که دو هزار و پانصدی ذات و سوار باشد و سنگی خان را دو صد سوار افزوده هزار و پانصدی ذات و هزار سوار ساختم گرد و در پیرایه پال به هشت صدی ذات و سوار ممتاز گشت و الف خان قیام خانی بهین منصب از اصل و اضافه سر بلندی گردید و یارگار حسین به هفتصدی ذات و پانصد سوار اقبال یافت کمال الدین پسر شیر خان را به بهین منصب نواخته شد و صد و پنجاه سوار بر منصب سید عبد الله بار به افزوده که از اصل و اضافه هفت صدی ذات و سی صد سوار باشد در هشتم ماه مذکور یک عدد مهر نور جهانی که شش هزار و چهار صد روپیه می شد به مصطفی بیگ فرستاده دارا اے ایران مرحمت نمودم و پنج قلاوه چینه به قاسم خان حاکم بنگاله مرحمت نمودم میرزا مراد پسر کلان میرزا رستم در دوازدهم بهین ماه بخطاب التفات خانی سرفراز گشت در شب شانزدهم که مطابق شب برات بود فرمودم که کوه پاسه اطراف تال را ناساگر و کناره های آنرا چراغان نمودند خود به تماشا اے آن رفتم عکس چراغها اے در آب افشاده عجب نمودم داشت بیشتر آن شب را با مردم اهل محل در کنار تال مذکور گذرانیدم و در هفتدهم میرزا جمال الدین حسین که به ایلی گری بیجا پور رفته بود آمده ملازمت نمود سه عدد انگشتری که نگین یک ازانها عقیق مینی بود در غایت لطافت و سیرابی که از جنس عقیق مینی بآن خوبی کم دیده شده است نظر دلاور و عادل خان سید کبیر نام شخصی را از جانب خود همراه میرزا مذکور نموده از فیلان معه براق طلا و نقره و اسپان عربی و جواهر مرصع آلات و اسام آتش که در آن ملک بعمل می آید پیشکش فرستاده بود در بیست و چهارم این ماه از نظر گذشت و عرفداشته که آورده بود از نظر

گذرانید در همین روز مجلس وزن شمسی نیز منعقد گشت در بیست و ششم مصطفی بیگ ایلمی رخصت یافت سوائے آنچه در مدت خدمت باو محبت
 شده بود بیست هزار روپیه دیگر نقد و خلعت عنایت نمود و در جواب کتابتیه که آورده بود محبت نامه شعر بر کمال دوستی نوشته شد در
 چهارم ماه مهر منصب میر جمال الدین حسین که دو هزار سی ذات و پانصد سوار بود چهار هزار سی ذات و دو هزار سوار مقرر گشت در پنجم
 محبت خان به همراهی خان جهان که به خدمت دکن نافر شده بود به ملاحظه ساعتی که بجهت ادا اختیار نموده بودند رخصت یافت
 به خلعت و خنجر مرغ با پهل کتاره و شمشیر خاصه و قیل سر بلند گردید در نیم خانجهان مرخص گشت و خلعت و نادری خاصه و اسپ را بر او
 بازین و قیل خاصه و شمشیر خاصه مرحمت نمود در همین تاریخ هزار و هفتصد سوار از تابینان محبت خان را حکم شد که دو اسپ
 و سه اسبه تنخواه دهند مجموع مردی که درین مرتبه به خدمت دکن تعیین یا قندسی صد دسی نفر منصب دارد سه هزار اصد و هفتصد
 سوار و یماق و سه هزار افغان و دلاک بود که هجی سه هزار سوار موجود میشود باسی لک روپیه خزانه و توپ خانه مستعد و فیلمان جنگی
 به خدمت اندک و متوجه شدند بر منصب سر بلند را سه پانصد سی ذات و دو بیست و شصت نفر سوار افزوده شد که دو هزار سی ذات
 و یک هزار و پانصد سوار بوده باشد با پنجو برادرزاده قلیج خان به منصب هزار سی ذات و هفتصد سوار از اصل و اضافه سرفراز گشت بر
 منصب راجه کشن داس هم پانصد سی ذات اضافه نمود حسب التماس خان جهان منصب شهباز خان بودی که از تعینات
 دکن است از تحمل و اضافه دو هزار سی ذات و هزار سوار مقرر شد و دو بیست سوار بر منصب وزیر خان افزوده شد و منصب سربان
 پسر میرزا رستم هزار سی ذات و چهار صد سوار از اصل و اضافه قرار یافت در چهاردهم همین ماه هزار سی دیگر بر ذات میر جمال الدین حسین
 و پانصد سوار افزوده او را به منصب والا سه پنج هزار سی و دو هزار و پانصد سوار سرفراز گردانیدم در نوزدهم راجه سوچ سنگه با پسر خود
 سنگه که بوطن رخصت شده بود آمده ملازمت کرد و یک صد و یک هزار روپیه نذر گذرانید سید کبیر فرستاده عادل خان یک عدد
 سرفراز جاسنه که پانصد توپچه وزن داشت مرحمت نمود در بیست و سوم نوزد بخیر قیل از فیلمان که قاسم خان از فتح ولایت کوچ و فتح
 کچه وزیند اران او دسبه بدست آورده بود منظر گذشت و داخل فیلمانهاست خاصه شریفه گردید در بیست و ششم ارادت خان منصب
 میر سادانه و معتمد خان به خدمت بخشی گری احدیان و محمد رفائے جابری به بخشی گری صوبه پنجاب و واقعه نویسی آنجا سرفرازی
 یا قند سید کبیر که از جانب عادل خان بجهت التماس عفو تفسیرات دنیا داران دکن و قصد بازگذاشتن قلعه احمد نگر و لایات
 بادشاهی که با فساد و بخله مقصد آن از تصرف او لباس دولت قاهره برآمده بود به ملازمت آمده بود درین تاریخ رخصت شد و خلعت
 و قیل و اسپ یافته روانه گردید چون راجه راج سنگه کچو ایه در دکن وفات یافت رام داس پسر او را به منصب هزار سی ذات و

چهار صد سوار سرفراز ساختم در چهارم ماه آبان به سیف خان باره نقاره مرحمت شد و بر منصب اوسی صد سوار اضافه نمودم که سبزی
ذات و دو هزار سوار بوده باشد در همین تاریخ راجه مان را که در قلعه گوالیار در بند بود به ضامنیت مرتضی خان خلاص ساخته منصب
اورا برقرار داشته به خدمت قلعه کانگره نزد خان مذکور فرستادم حسب التماس خان دوران بر منصب صادق خان سی صد سوار
اضافه حکم شد که هزار سی ذات و سوار باشد میرزا عیسی ترخان از ولایت سنبل که به جاگیر او مقرر بود آمده ملازمت کرد و یک صد مهر
نذر گذرانید در شانزدهم راجه سورج سنگه به خدمت دکن رخصت شد و سی صد سوار بر منصب او اضافه کردم که پنجاه سی ذات و سه هزار
وسی صد سوار بوده باشد خلعت واسپ یافته روانه گردید در بیستم منصب میرزا عیسی را از اصل و اضافه هزار و پانصد سی ذات
و هشت صد سوار مقرر ساخته خلعت و قیل مرحمت نمودم و به دکن رخصت یافت در همین روزها خبر فوت حسین قلیج بدخمت از مضمون
عرفداشت جهانگیر قلی خان مسموع گشت بعد از فوت قلیج خان که از بنده های قدیم این دولت بود من این بے سعادت را غنا
کلی نموده از امر اساختم و مثل جوپور ولایتی را به جاگیر او مقرر داشتم و دیگر برادران و خوشان او را به همراه او ساخته همه را به نیاسته او
دادم لاهوری نام برادری داشت در غایت بے اندامی و شرارت نفس به من رسید که بنده های خدا از سلوک او در عذاب انداخته
فرستادم که او از جوپور بیاورند برسدن احدی بے سببی و باغی و احمق بر حسین قلیج غلبه کرده بخاطر میگذرانند که برادر محب خود را همراه گرفته
باید که رنجت منصب و حکومت و جا و جاگیر و زور و سامان و فرزندان و مردم خود را گذاشته پاره زور و طلا و جو اهری می داد و با سعد و دے چند
بیمان زمینداران می رود این خبر چند روز پیش ازین رسید و تعجب تمام دست داد و مجلا به زمینداران رسید که میرسد مبلغها از او گرفته او را از خود
میگذرانند تا آنکه خبر رسید که به ولایت جویت درآمد بخت اتفاق زمینداران بخار و زور چند دمان نواحی میگذرانند چون این خبر
به جهانگیر قلی خان میرسد چند روز از مردم خود میفرستد که آن بے عاقبت را گرفته بیاورند بجز در رسیدن او را بدست آورده اراده میکنند
که به جهانگیر قلی خان رسانند و به همین اثنا به جنسم و اهل میگردد چند روزی که با او همراه بودند چنین تقریر کردند که چند روز قبل ازین بیماری
بهرسانیده بود و آن بیماری او را گشت و این مقدمه نیز مسموع گشت که خود به قصد نموده باشد تا بدین حال او را به نزد جهانگیر قلی خان
بیاورند به تقدیر حیدر او را با فرزندان و خدمتگاران که همراه داشت به آله آباد آوردند اکثر زرها را و اضافی ساختند و زمینداران
از گرفته بودند حاشا که نمک مثل این نوع رویا بان را به چنین عقوبتها گرفتار نکند

از پس فرضی که بود بر احم	فرض بود حق ولی النعم
در بست و دوم حسب التماس خاندوران بر منصب نادعلی میدانی که از تعینات بکشی بود و بست سوار افزوده شد که هزار و	

پانصدی ذات و نیزار سوار باشد و لشکر خان را که دویزاری ذات و نهصد سوار بود و دیگر اضافه مرحمت شد در نسبت و چهارم
مقرب خان را که سه هزار ذات و دویزار سوار بود و پنجمی ذات و دویزار و پانصد سوار مقرر داشتیم در همین روز با قیام پسر
شاه محمد قندهاری که از امرزاده ها بود و خدمت فراوانی داشت بختاب خانی سرفراز شد در پنجم ماه آذر خنجر مرصع بدو ارباب خان عطا
شد بدست راجه سارنگه بدو خلعت بجهت امرای دکن مرحمت نمود چون از صفدر خان حاکم کشمیر بعضی مقدمات مسموع گشت
او را از حکومت آنجا مغزول ساخته احمد بیگ خان را بنا بر سبق خدمت و اخته به صاحب صوبگی ولایت کشمیر سرفرازی بخشیدیم و
منصب او را که دویزار و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بود برقرار داشت به کمر خنجر مرصع و خلعت اختیار یافت در خلعت شد و
بدست اهتمام خان خلعت زمستانی به قاسم خان حاکم بنگاله و امراء تعینات آنجا فرستادیم پیشکش کنی والد افتخار خان که یک زنجیر
فیل و چهارده راس گوشت و پاره آتش بود در پانزدهم ماه مذکور از نظر گذشت و به خطاب مردت خانی ممتاز گردید و بامت خان را که در
قلعه گوالیار بود حسب التماس اعتماد الدوله طلب داشته بودم سعادت کورش یافت و اموال او که بقید ضبط درآمده بود بدو مرحمت
شد در نیولانخواجه با ششم ده بندی که در ماوراءالنهر امروزی سلسله درویشی گرم دارد و مردم آن ملک را نسبت با ایشان اعتقاد تمام است
بدست یک از درویشان سلسله خود کتابی مبنی بر اظهار دعا گوئی قایم و نسبت و اخلاص آباد اجداد باین دودمان با فرجی و کمان
فرستاده بودند و بینه که حضرت فردوس مکانی بجهت خواجگی نام عزیز هم از آن سلسله در سبک نظم در آورده بودند و مصرع آخر آن
خواجگی را بنده ایم و خواجگی را بنده ایم

در آن کتاب درج بود ما هم در برابر این کتابت سطر چند به قلم خاص مرقوم ساخته این رباعی را در بدیه گفته با هزار مهر جا نگیری
به خواجه مذکور فرستادیم

ای آنکه مرا مهر تو پیش از پیش است	از دولت یاد بودت ای درویش است	چند آنکه ز فرودات دلم شاد شود	شادیم از آنکه لطف از صاحبش است
-----------------------------------	-------------------------------	-------------------------------	--------------------------------

چون فرموده بودیم که این رباعی را هر که طبع نظمی داشته باشد بگوید حکیم مسیح الزمان گفت و بسیار خوب گفت

داریم اگر چه شغل شاهی در پیش	هر لحظه کنیم یاد درویشان پیش	اگر شاد شود ز ما دل یک درویش	آنرا شمریم حاصل شاهی خویش
------------------------------	------------------------------	------------------------------	---------------------------

هزار مهر دیگر به جایزه و صلح این رباعی به حکیم مذکور عنایت کردم در هفتم ماه دی که از سر بکمر بازگشته متوجه اجمیر بودم در راه چهل و دو نوک
شکار شد در بیستم میر میران آمده ملازمت نمود و محلی از احوال او و سلسله او مرقوم میگردد از جانب پدر پسرزاده میر غیاث الدین
محمد میر میران ولد شاه نعمت الدولی است در دولت سلاطین صفویه غرت تمام یافته بودند چنانچه حضرت شاه طهماسب همیشره خود

جانس خانم را به شاه نعمت الله داد و از مشیخت و بهایت به نسبت داماد و خویشاوندی ممتاز گشت و از جانب مادر دختر زاده
 شاه اسماعیل خونیست بعد از فوت شاه نعمت الله پسر او میر غیاث الدین محمد میر میران رعایت تمام یافت و شاه غفران پناه دتخی
 از که ایم خانوادہ سلطنت و عظمت را به پسر کلان او عقد بنه دختر شاه اسماعیل مذکور را به پسر دیگرش میر خلیل الله داد که میر میران از و
 تولد شد میر خلیل الله مذکور بیست و هشت سال قبل ازین از ولایت آمد و در لاہور مرا ملازمت نمود چون از سلسلہ مردم عزیز و عظیم بود
 باحوال او بسیار پرداختم و منصب و جایگزین و غرت او را معمور ساخته در صد تربیت و رعایت او بودم بعد از آنکه اگر مقام خلافت شد
 باندک مدتی به سبب افراط خوردن انبه او را بیماری اسهال کہل و رویداد و در عرض ده و دوازده روز جان را بجان آفرین سپرد از رفتن
 او از رده خاطر شدم باز گذاشتم او را از نقد و جنس فرمودم کہ بہ فرزند ان او کہ در ولایت بودند رسانیدند در نیولا میر میران کہ در
 سن بست و دو سالگی قلندر و درویش شدہ بروشنی کہ او را در راه نشناختند خود را در اجیر بارسانید جمع کلفت با سہ خاطر و پریشانیا
 باطن و ظاہر او را اصلاح و تدارک نموده بہ منصب ہزاری ذات و چہار صد سوار سرفراز ساختم و سی ہزار در ب نقد با و عنایت کردم
 الحال در خدمت و ملازمت است و در دوازدهم ظفر خان کہ از صوبہ داری بہار تغیر یافتہ بود آمدہ ملازمت نمود و یک صد مہرند رگزار
 و سہ فیل مشکیش نمود در پانزدہم دی بہ منصب قاسم خان صاحب صوبہ بنگالہ ہزاری ذات و سوار افزوده شد کہ چہار ہزاری ذات
 و سوار باشت چون از دیوان و بخشی بنگالہ کہ حسین بیگ و طاہر باشت خدمت پسندیدہ بتوقع نیامد مخلص خان را کہ از بندہ ہای
 متقدم این در گاہ بود بہ خدمات مذکور تعین نموده شد بہ منصب او را دو ہزاری ذات و ہفت صد سوار مقرر داشتیم و علم نیز عنایت کردم
 و خدمت عرض مکرر بہ دیانت خان حکم فرمودم در بست و پنجم روز جمعہ وزن فرزند خرم واقع شد تا سال حال کہ سنش بہ بیست و چہار
 سالگی رسیدہ و کدخدایان کردہ و صاحب فرزند ان شدہ اصلاً خود را بہ خوردن شراب آلودہ نہ ساختہ بود درین روز کہ مجلس وزن
 او بود گفتیم کہ بابا صاحب فرزند ان شدہ و بادشاہان و بادشاہزادگان شراب خوردہ اند امروز کہ روز جشن وزن تست تو شراب
 میخو رانیم و رخصت میدہیم کہ در روز ماے جشن و ایام نوروز و مجلسہاے بزرگ میخورده باشی اما طریقہ اعتدال مرغی داری کہ خوردن
 باندازہ کہ عقل را زائل کند و انایان روانداشته اند و میباید کہ از خوردن آن عرض نفع و فائدہ باش و بو علی کہ بزرگ طبقہ حکما
 و اطباست این زبانی را بہ نظم در آورده -

می دشمن است و دوست ہوشیار است	اندک تر باقی و بیش زہر مار است	در بسیارش مفرت اندک نیست	در اندک او منفعت بسیار است
-------------------------------	--------------------------------	--------------------------	----------------------------

بہ مبالغہ بسیار شراب با و داده شد من تاسن پانزدہ سالگی نخورده بودم مگر در ایام طفولیت کہ دوسہ مرتبہ والدہ و انکھای من تقریب

اطلاج اطفال دیگر از والد بزرگوارم عرق طبلیده مقدار یک توله آنهم به گلاب و آب آبله براسه دفع سرفه دارد گفته مرا خور اینده باشند
 دوران ایام که اردو سے والد بزرگوارم بجهت دفع فساد افغانان پوست زنی در قلعه اٹک که بر کنار آب نیلاب واقع است نزول اجلال
 داشت روزی بنهر شکار بیستم چون ترود بسیار واقع شد و آثار ماندگی ظاهر گشت استاد شاه قلی نام توپچی نادر سے کہ سر آمد توپچی
 هم بزرگوارم بر نر محمد حکیم بود من گفت که اگر یک پیاله شراب نوش جان فرمایند دفع ماندگی و کسالت خواهد شد چون ایام جوانی بود
 و طبیعت مائل بارتکاب این امور به محمود آید از فرمودم که به خانه حکیم علی رفته شربت کبف ناک بیار حکیم مقدار یک نیم پیاله شراب
 از درنگ شیرین مزه در پیشه خود فرستاد از آن خوردم کیفیت آن خوش آمد بعد از آن شروع در شراب خوردن کردم در روزی از فرزندم
 تا آنکه شراب انگوری از کیفیت باز ماند و عرق خوردن گرفتارم رفته رفته در مدت نه سال به بست پیاله عرق و آتش کشید چهارده در روز باقی
 و شب خورده میشد وزن آن شش سیر شد وستان که یک دهم من ایران باشد و خورش من دوران ایام مقدار یک مرغ بانان در ترب
 بود دوران حال سبکس را قدرت بر منع من نبود کار بجای کشید که در خمار با از بسیارے رعشه دلزیدن دست پیاله خود نمی توانستم
 خور و بلکه دیگران می خوراندند تا آنکه حکیم بهام برادر حکیم ابو الفتح را که از قربان والد بزرگوارم بود طبلیده بر احوال خویش اطلاع دادم
 او از کمال اخلاص و نهایت دلسوزی بے حجابانه به من گفت که صاحب عالم بدین روش که شما عرق نوش جان میکنید نفعی بعد از ما نشاید
 دیگر احوال بجای خواهد کشید که علیل پذیر نباشد چون سخن او از خیر اندیشی بود و جان شیرین عزیز است در من اثر کرد من از آن تاریخ
 شروع در کم ساختن کرده خود را به خوردن فلونیا انداختم هر چند در شراب بیگانم بر فلونیا می افزودم و فرمودم که عرق را به شراب انگوری
 مخمر ج سازند چنانچه دو حصه شراب انگوری و یک بخش عرق بوده باشد هر روز از آنچه میخوردم خبری کم نموده در مدت هفت سال شش
 پیاله رسانیدم وزن هر پیاله شش مثقال و یک پاد و الحال پانزده سال می شود که به همین دستور خورده میشود و ازین نه کم میشود نه زیاد
 و در شب میخورم مگر در روز پنجشنبه چون روز جلوس مبارک من است و شب جمعه که از شبهای متبرکه ایام هفته است در روز متبرک
 در پیش دارد به ملاحظه این دو چیز در آخرهای روز میخورم که خوش نمی آید که این شب به غفلت گذرانیده در ادای شکر منعم حقیقی تقصیر
 رود در روز پنجشنبه و در یک شنبه گوشت هم نمی خورم در پنجشنبه چون جلوس مبارک من واقع شده در روز یکشنبه که روز ولادت والد بزرگوارم
 من است و این روز را بسیار تعظیم میکردند و عزیز میداشتند و بعد از چند گاه فلونیا را باقیون بدل ساختم اکنون که عمر من به چهل و شش
 سال و چهار ماه شمسی و چهل و هفت سال و نه ماه قمری رسیده هشت سرخ اقیون بعد از گذشتن پنج گهری از روز دوش سرخ بعد از
 یک پیر شب میخورم پنج مرغ بدست مقصود علی به عبد الله خان مرحمت نمودم شیخ موسی خویش قاسم خان به خطاب خانی سرفراز

گشته به منصب هشت همدی ذات و چهار صد سوار امتیاز یافت و به بنگاه مرخص شد بر منصب ظفر خان پانصدی ذات و سوار اضافه
 مرحمت شد و به خدمت بنگش تعین یافت در همین روزها محمد حسین برادر نوحه جهان به خدمت فوجدارى سرکار حصار سرفراز گردید
 مرخص شد و دوست سوار بر منصب او اضافه مرحمت نمودم که پانصدی ذات و چهار صد سوار باشد و قبل نیز عنایت کردم در پیجم بهمین
 به میر میران قبل عنایت شد و خواجه عبد الکريم سوداگر چون از ایران روانه هندوستان بوده برادر عالی مقام ارم شاه عباس بست
 او تسبیح عقیق مینی در کابی کار و نیک که بسیار تحفه و نادر بود فرستاده بودند در نهم ماه مذکور بنظر درآمد در شهر دهم بعضی پیشکشها از قسم مرصع
 آلات و غیره که سلطان پرویز ارسال داشته بود بنظر درآمد به هفتم اسفند از نادر صادق برادر زاده اعتماد الدوله که به خدمت بخشی گری
 قیام داشت به خطاب خانى سرفراز گشت این خطاب را به خواجه عبد الغزیز عنایت کرده بودم مناسبتها را امری داشته ادرا خطاب
 عبد الغزیز خان و صادق را خطاب صادق خان سرفراز ساختم در دهم جلوت سنگه ولد کنور کرن که به وطن خود دستور یافت
 در هنگام رخصت بست هزار روپیه و یک اسپ و یک زنجیر قبل و خلعت و شال خاصه بدو مرحمت نمودم و هر داس جهاله که از معتد
 براناست و آتالیق پسر کرن بود با دهم پنجزار روپیه و اسپ و خلعت عنایت نمودم و بدست او شش پری از طلا بخت و نادر ستاد
 در دهم بهمین ماه راجه سوپج مل و در راجه با سو که بنا بر نزدیکی جاد مقام بهمرایى مرتضی خان به گرفتن قلعه کانگره تعین یافته بود بطلب
 آمده ملازمت کرد و خان مذکور را بعضی مظنه ها از او در خاطر قرار گرفته بود بدین جهت بهمرایى او داخل دانسته مکرر عرض بدرگاه فرستاد
 و در باب او سخنان نوشت تا آنکه حکم طلب او صادر گشت در بست و ششم نظام الدین خان از ملتان آمده ملازمت کرد و در آخر بهمین
 سال اخبار فتح و فیروزی و ظفر و فیروزی از اطراف مالک محروسه رسید اول قضیه احدا و افغان که اندر دیر باز در کهستان کابل
 در مقام سرکشی و فتنه انگیزی است و بسیار از افغانان آن سرحد بر جمع شده اند و از زمان والد بزرگوارم تا حال که سال دهم از جلوس
 نیست انواع همیشه بر سر او تعین بوده اند رفته رفته شکستها خورد و پریشانها کشید جمعیت او پاره متفرق شد و پاره کشته گشت و در جرحی
 که محل اعتماد او بود مدتی پناه برد و اطراف آنرا خاندوران قبل نموده راه درآمد و برآمد و بست چون بخت جوانات گاه وجود
 خوراک در محله مذکور نماند شبها مواشی خود از کوه پایان آورده در دامنهای پیرانید و خود نیز بخت آنکه مردم بهمرایى نمایند آمد تا آنکه
 این خبر به خان دوران رسید جمعی از سرداران و مردم کار کرده را به شبی معین تعین کرد که بحوال جرحی رفته گین نمایند و آن جماعت
 رفته شب خود را در پناه گاه پنهان ساختند و روزش خان دوران بهمان طرف سواری نمود چون آن تیره بختان جوانات خود را بر آورد
 بچرا سرید هند و احد ادب نهاد با جماعه خود از کین گاه ها گذشته که یکبار گردے از پیش ظاهر میشود چون خبر میگيرند معلوم میگردد که خاندوران

مسکاشی و مضطرب گشته قصد بازگشتن میکنند و فرادلان خان مذکور نیز خبر کردند که احدا است خان جلوداده خود را با احدا میرساند
مردمی که در کین گاه بودند آنها نیز سر راه گرفته حمله آور میشوند تا دوپهر بخت قلبی و شکستگی جا و بسیار جنگل معرکه جنگ قائم بود آخر الامر
شکست بر افغانان افتاده خود را به کوه در میکنند و قریب سی صد کس از مردم کاری به جهنم میزدند و یک صد نفر اسیر میگرفتند احدا
نمی تواند که دیگر باره خود را بدان محله رسانیده پانایم سازد بالضرورت خود را بجانب قندهار رود میگذارد افواج قاهره بحرخی و جاک
و خانهاست آن تیره روزگاران در آمده همه را میسوزند و خراب ساخته از پنج و بیاد بر می اندازند خبر دیگر شکست خوردن غنیمت بد ختر
و برهمزدگی لشکر نکبت اثر دست خلاصه کلام آنکه جمعی از سرداران معتبر و جماعه از برکیان که قومی اند در نهایت سخت جانی و مدار
قطره و تردد در آن ملک بر آنهاست از غنیمت رنجیده اراده دودلتخواهی نمودند از شاه نواز خان که با فوجی از عساکر منصوره در بالا پور بود
استدعای قول نموده قرار دادند که خان مذکور را به بینند و خاطر جمع نموده آدم خان و یاقوت خان و جمعی دیگر از سرداران و برکیان
جادو را و بابو کایتیه آمده دیدند شاه نواز خان بهر یک از آنها اسپ و قیل و زر و خلعت فراخور قدر و حالته که داشتند داده سرگرم
خدمت دودلتخواهی ساخت و از بالا پور کوچ نموده بهمراهی این مردم بر سر غنیمت مقهور روانه شدند در آشنای راه به فوجی که از دکنیان
که محله اردانش دودل و بکلی و غیره و زخمیده دیگر از سرداران باشد برخورد آن فوج را تار مار ساختند و آن مقهوران سه

شکسته حلاج شکسته کمر
نه یارای گفت و نه پردای سر

خود را بارود و آن بد اختر رسانیدند و او از غایت غرور درین مقام شد که با فوج قاهره جنگ نماید مقهور اینکه با او بودند و لشکر عادل
و قطب الملکیه جمع ساخته و توپخانه و استعداد خود را سرانجام نموده و در و سه لشکر فخر اثر روانه شدند تا آنکه فاصله پنج شش کوپه پیش نهاد
و دزد بکشتنه میت و پنجم بهمن افواج نور و ظلمت بهم نزدیک شده فوجها و بسا دلها نمایان گشتند سه پیر از روز گذشته آغاز بان کاری و
توپ اندازی شد آخر الامر داراب خان که سردار سوار اول بود با دیگر سرداران و کار طلبان مثل راجه نرسنگه و و را سه چند و علی خان
ستاری و جهاگیر علی بیگ ترکمان و سائر شیران بیشه دلاوری شمشیر با کشیده بر فوج سوار اول غنیمت یافتند و داد مردمی و مردانگی داده
این فوج را بنات انقش و از هم پراکنده ساختند و مقید بطرث دیگر نشده خود را به فوج قول رسانیدند و همچنین بر فوج روبرو
خود متوجه شده و چپش دست داد که دیده نظار گیان از مشاهده آن خبر مانده تا دودگهی تخمینا این زد و خورد در کار بود از گذشته با
پشته با هم رسید و غنیمت تیره بخت تاب مقاومت نیارده و روبرو گر نهاده اگر تار بکے و ظلمت به فریاد آن سه بختان نه رسید و یکی را از
راه لوادی سلامت نمود و سه ننگان در پاسه پیچا سر در بکے گر خنجران نهاده دوسه کرده را تعاقب نمودند چون در اسپ و آدمی پیچ

حرکت نماید و شکست یافتگان متفرق گشتند جلوی بازگشیده بجای و مقام خود معاودت نمودند و پنهان غنیمت یک قلم باسی هدیه شد که بان بار داشت و قبلان جنگی و اسپان تازی و عراق و اسلحه از اندازه حساب بیرون بدست او لباس دولت افتاد و کشته و افتاده را حساب و شمار نبود و جمعی کثیر از سرداران زنده بدست افتاده بودند و دیگر افواج قاهره از منزل فتح کوچ نموده متوجه کرکی که آشیانه آن بوم صفقان بودند گشتند و اثر از انجماع ندیده هماغذا دایره کردند و خبر یافتند که هر یک از آنها در آن شب و روز اتر بجای افتاده بودند چند روز عساکر منصوره در کرکی توقف نموده عمارت منازل مخالفان را بنجاک تیره برابر ساخته آن معموره را سوختند و بواسطه حدیث بعضی امور که تفصیل آن درین مقام باعث طول کلام است از انجماع بازگشته از گلهائی ردین کهنه فرود آمدند به جلد و سی این خدمت بر منبرها جمیع ترددات و خدمات نموده بودند اضافات حکم فرمودم و خبر سوم فتح ولایت کوکهر و بدست آمدن کان الماس است که به حسن سیدی ابراهیم خان گرفته شد این ولایت از توابع صوبه بهار و پنه است و رودخانه در انجا جاری است که بر دوش خاص الماس از انجا برمی آید و در نقش آن است که در ایام کی آب گور ابا و آب کند حاکم میرسد و جمعی را که باین کار مشغول دارند بطریق تجربه معلوم شده که بر بالا سی هرگز و ابی که الماس دارد پشته پشته جانورگان ریزه پرنده از عالم پشه که اهل هند آنرا جینگه میگویند هجوم آورده در پرد از اند طول رودخانه را تا جای که راه توان یافت بنظر در آورده اطراف گور ابا را سنگین می سازند بعد از آن به پیل دکلند ان گور ابا را تا یک گز دیک نیم گز پایان برده دور آن را می کاوند و تفحص نموده در میان سنگ و ریگ ریزه که از انجا برمی آید الماس خورد و کلان برمی آورند گاه باشد که با چاه الماس بدست در آید که به یک لک روپی قیمت کنند مجلا این ولایت داین رودخانه را هند و سی زمیندار در حین سالی نام تصرف بود و هر چند حکام صوبه بهار بر سراد فوجی میفرستادند و یا خود با متوجه میگشتند بنا بر استحکام راه ها و جنگل بسیار به گرفتن دوسه الماس قناعت نموده او را بحال خود میگذاشتند چون صوبه نذکور از ظفر خان تغییر یافت و ابراهیم خان بجای او مقرر گشت در وقت رخصت فرمودم که بر سر ولایت رفته آن زمین را از تصرف آن مردک بجهول بر آورند ابراهیم خان بجز در آمدن بولایت بهار جمعیت کرده بر سر آن زمینداران میشود بدستور سابق کسان فرستاده تعدد دادن چند دانه الماس و چند زنجیر فیل می نماید خان نذکور بدین معنی راضی نگشته تیز رفتند بولایت او در می آید پیش از آنکه آن مردک جمعیت خود را جمع سازد و راهبران پیدا ساخته ابلغاری نماید مقارن آنکه خبر بد و پرسد کوه دوه که سکون مقرر او بود قیل میکند و کسان به تفحص او پریشان ساخته امداد و فارسی با چند از عورات که یک مادر حقیقی او و دیگر از زنان او بودند با برادری از برادران او بدست در می آورند و تفحص نموده الماس با که همراه داشته اند از آنها میگیرند بدست و سه زنجیر فیل زیاده هم بدست می افتد به جلد و سی این خدمت منصب ابراهیم خان از اصل و اضافات چهار هزار و سی ذات و سوار محنت شد و بختاب

فتح جنگی سرفرازی یافت و همچنین بر منصبهای جمیع که درین خدمت همراهی کرده تردیات مردانه نموده بودند اضافه حکم شد الحال نوبت در تصرف اولیای دولت قاهره است و در این رودخانه کاریکنند در هر قدر که الماس برمی آید بدرگاه می آورند درین نزدیکیها یک الماس کلان که به پنجاه هزار روپیه می ارزد برآمد چون پاره کار کنند تخمیل که الماس های خوب داخل جواهرخانه خاصه من گردد.

جشن یازدهمین نوروز از جلوس بهایون

از روز یکشنبه آخر اسفند ازند مطابق غره ربیع الاول پانزده گهری روز گذشته حضرت نیر اعظم از برج حوت بدو تشریف حاصل پیرتوسادات افکند درین ساعت نهمه لازم بندگی دنیا زمندی بدرگاه حضرت باری بقیم رسانیده در دیوانخانه خاص و عمام که صحن آنرا به بارگاه بادشایمانه با و اطراف آنرا به پرده های فرنگی و زربفتها صورت و نقشهای نادر مرتب و آراسته ساخته بودند بر تخت دولت جالس نمودم شاهزاده با و امیر و اعیان حضرت دارکان دولت و سایر بنده های درگاه تسلیمات مبارکبادی بجا آوردند چون حافظ نادعلی گوینده از بنده های قدیم بود فرمودم که آنچه در روز دوشنبه هر کس از نقد و جنس پیشکش کند با نعام او مقرر باشد و در روز پیشکش بعضی از بنده ها بنظر گذشت و در روز چهارم پیشکش خواجہ جهان که از اگره فرستاده بود شتمل بر چند قطعه الماس و چند دانه مروارید و بعضی مریح آلات و آتش از هر قسم و یک زنجیر نیل که مجموع آن پنجاه هزار روپیه باشد بنظر درآمد نیم کنور کون که بجا و مقام خود خست شده رفت بود آمد ملازمت نمود یک صد و یک هزار روپیه نذر و یک زنجیر نیل مع بران و چهار راس اسب پیشکش گذرانید و در نهم بر منصب آصف خان که چهار هزار سی ذات و دو هزار سوار بود هزار سی ذات و دو هزار سوار اضافه نموده بعنایت نقاره و علم او را سر بلند ساختم درین روز پیشکش میر جمال الدین حسین بنظر درآمد آنچه گذرانید همه مستحسن و پسند افتاد از آنجمله خنجر مرغی خود هنر کاری نموده با تمام رسانیده بود بر بالای دست آن یا قوت زردی نشانیده بودند در غایت صفاء و لطافت در حجم مقداره نصف بیضه مرغی چنانچه بآن لطافت و کلاسه از قسم یا قوت زرد دیده نه شده است با دیگر یا قوتها بزرگ پسندید و زمردهای کهنه بطرح و اندام خاص صورت و تمام یافته بود و قیامان به پنجاه هزار روپیه قیمت نمودند بر منصب میرزا کور هزار سوار افزودم که پنج هزار سی ذات و سه هزار و پانصد سوار بوده باشد در نهم بر منصب صادق حادق سی صدی ذات و سوار و بر منصب ارادت خان سی صدی ذات و دو سیست سوار اضافه مرحمت نمودم که هر یک به هزار سی ذات و پانصد سوار ممتاز باشند در نهم پیشکش خواجہ ابو الحسن بنظر گذشت از جواهر مریح آلات و آتش موانی چهل هزار روپیه درجه قبول یافت تتمه را با و مرحمت نمودم پیشکش تانار خان بکادلی بگی یک قطعه

لعل و قطعه یا قوت و یک عدد تختی مرصع و دو عدد انگشتری و چند پارچه آتشه قبول افتاد و در دهم سه زنجیر نیک که راجه هاسنگ از دکن
 و یک صد و چند طاق زر بخت و غیره که مرقعی خان از لاهور فرستاده بود از نظر گذشت دیانت خان هم پیشکش خود را که دو سیخ مروارید
 و دو قطعه لعل و شش دانه مروارید گلان و یک عدد خواجه طلا بود و بیست و هشت هزار روپیه قیمت شد و درین تاریخ گذرانید
 آخر های روز نهمین یازدهم محبت سرفرازی اعتماد الدوله به خانه او رفتیم پیشکش خود را بهمانجا بنظر در آورد و اسباب و اثاث پیشکش او را
 که اکثر در کمال نفاست بود به تفصیل دیدیم از جواهر و دانه مروارید که سی هزار روپیه قیمت داشت و یک قطعه لعل قطبی که بیست و نه هزار
 روپیه به بیع درآمده بود و دیگر مرواریدها و علما که مجموع قیمت آنها یک لک و ده هزار روپیه میشد درجه قبول یافت و آن آتشه و غیره
 نیز موزی پانزده هزار روپیه برداشته شد چون از ملاحظه و مشاهده پیشکش باز پرداختیم قریب یک پیر شب را به صحبت و خوش رفتی
 گذرانیده با مراد بنده با فرمودم که پیاله دادند مردم محل نیز همراه بودند مجلس خوبی منعقد گشت بعد از تمام صحبت اعتماد الدوله را غدر خوا
 نمود و متوجه دولت خانه شدم در همین روز با فرمودم که نور محل یکم را نور جهان یکم میگفته باشند در دوازدهم پیشکش اعتبار خان بنظر گذشت ظرفی
 به شکل ماهی مرصع به جواهر نفیسه در غایت تکلف و اندام باندازه مقدار من ساخته بودند از جواهر و مرصع آلات و آتشه که قیمت مجموعه
 اینها پنجاه و شش هزار روپیه میشد قبول نمودم و تمه را باز دادیم بهادر خان حاکم قندهار بخت راس اسپ عراقی و نه نفور آتشه فرستاده بود
 پیشکش ارادت خان و راجه صوبی مل و در راجه با سو در سیزدهم بنظر گذشت عبد سبحان که به منصب هزار و دو صدی ذات و شش صد سوار
 سرفراز بود به هزار و پانصدی ذات و هفت صد سوار امتیاز یافت در پانزدهم صاحب صوبگی ولایت ٹھته و آنحد و دوازدهم شیر خان اوزبک
 نفیر یافته به مظفر خان مرحمت شد و در شانزدهم پیشکش اعتقاد خان ولد اعتماد الدوله بنظر در آمد و آنجا موزی سی و دو هزار روپیه برداشته
 تمه را با غایت فرمودم در هفدهم پیشکش تربیت خان دیده شد از جواهر و آتشه هفده هزار روپیه پسند افتاد و در سیزدهم بخانه آصف خان
 رفتیم پیشکش او بهمانجا بنظر در آمد و دولت خانه تا به منزل او نهمینا یک کرده مسافت بود نصف راه را نخل زر بخت و زر بخت دارانی با
 نخل ساده پاسه انداز نموده بود چنانچه ده هزار روپیه قیمت آن بعرض رسید آن روز تا نصف شب اهل محل در منزل او بسر برده
 پیشکش های که سرانجام نموده بود به تفصیل از نظر گذشت از جواهر و مرصع آلات و طلا آلات و آتشه نفیسه موزی یک لک و چهار ده هزار
 روپیه و چهار راس اسپ و یک راس استر پسند خاطر اشرف افتاد و در دهم که روز شرف نیر اعظم بود در دو تن خانه مجلس عالی ترتیب یافت
 بنا بر ملاحظه ساعت دهم گهری از فرزند کورمانده بر تخت جلوس نمودم فرزند بابا خوم درین ساعت تیر که لعل در غایت آب و صف
 گذرانید که هشتاد هزار روپیه قیمت نمودند منصب آن فرزند را که پانزده هزار ذات و هشت هزار سوار بود به بست هزاری ذات و

یوه هزار سوار مقرر داشتیم و هم درین روز دزن قمری به عمل آمد و اعتماد الدوله را که به منصب شش هزاری ذات و سه هزار سوار ممتاز بود به
 بهت هزاری ذات و پنج هزار سوار سرفراز ساخته تو من و توغ باد عنایت نمودم و حکم کردم که نقاره او بعد از نقاره فرزند خرم می نواخته
 باشند به منصب تربیت خان پانصدی ذات و سوار افزوده شد که سه هزار و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بوده باشد اعتقاد خان
 باضافه هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز گشت نظام الدین خان از اصل و اضافت به منصب هفت صدی ذات و سی صد سوار
 ممتاز گردیده به خدمت صوبه بهار تعیین شد و سلام الله عرب به خطاب شجاعت خانی سر بلندی یافت و به حلقه مراد سرفراز گشته
 از حلقه بگویشان درگاه شد میر جمال الدین انجو را خطاب عقد الدوله سرفراز ساختیم در بخت و یکم الله تعالی از دختر میثم و دلتتر خاں
 رکابدار پسر به خسر داد و با آئند افغان که طریقه بندگی اختیار نموده از روس اخلاص تمام از احداد بنما دجدا شده بدرگاه آمد
 است بیست هزار در بمرحمت شد در بخت پنجم خبر فوت راسه نوهر که از تبعیثات لشکر ظفر اثر دکن بود رسید پس او را به منصب پانصدی
 ذات و سی صد سوار سرفراز ساخته جاد مقام بدر او را باد عنایت کردم در بخت و ششم پیشکش یاد علی میدانی که نه راس اسب و چند دانه گیش
 و چهار شتر دلائی بود از نظر گذشت در بخت و ششم یک زنجیر فیل به بهادر خان حاکم قندهار و یک زنجیر فیل به میر میران دلد خلیل الله
 یک زنجیر فیل به سید بایزید حاکم بهکر مرحمت نمودم در غره اردی بهشت حسب الا التماس عید الله خان به برادر او سردار خان نقاره عتبات
 نمودم در سوم کیوه مرصع با آئند افغان مرحمت نمودم در همین روز با خبر رسید که قدم پگاهه بنگانه از افغانان آفریدی که دو خوا
 و فرمان بردار بود و در ابداری کتل خیمه بد و تعلق داشت بانکه که تو همی قدم از دایره اطاعت بیرون نماده سر به فساد بر آورده بر سر
 هر تخته جمعی را فرستاد و هر جا که او مردم او رسیدند بنا بر غفلت آن مردم دست بقتل و غارت بر آورده خلعت کثیر را ضایع ساخت
 بکلا از حرکت شنیع این افغان بے عقل شور و مجده داد و در کوهستان کابل رویداد چون این خبر رسید برون برادر قدم و جلال
 پسر او را که در دربار بودند فرمودم که گرفته به آصف خان سپازند که در قلعه گو ایما رجسوس سازد از امارات رحم و شفقت سبحانی و علامات
 عنایات یزدانی امری درین روز با مشاهده افتاد که خانی از غرابی نیست الله در غایت لطافت و صفای فرزند خرم بعد از فتح رانادر جمیر
 به من گذرانید که به شصت هزار و دویست قیمت نمودند و در خاطر گذشت که این عمل را او باز و سه خود باید بخت غالباً و مراد و مراد
 خوش آب یک اندام که هم آغوشی این نوع لعل را سزدی بایست تا آنکه یک دانه مراد اعلی به قیمت بیست هزار و دویست مقرر جان بدست
 آورده در پیشکش نوروزی گذرانید بخاطر رسید که اگر همایه این بهر سبب باز و دیند کس خواهد شد خرم که از خوردی بار شرف لازمست
 حضرت والد بزرگوارم دریافته شب و روز در خدمت بود و بعضی رسانید که در مراد و دایه با سه سربند قدیم بهمن دزن داند ام مراد و دایه

بنظر من در آمده است سزج کلان قادی را حاضر ساختند بعد از ملاحظه بهمان مقدار وزن و اندام مردارید سے ظاهر شد که در وزن یک
دوره تفاوت نداشت چنانچه جوهریان از بمعنی تعجب بانمودند و در قیمت و اندام و آب و تاب موافق بود گویا از یک قالب ریخته
شده است مردارید را بر اطراف لعل کشیده بر بازو و دستم دسره شکرانه خداوند بنده نواز بر زمین نیاز و فرشتی نهاده زبان
به شکر گویا ساختم

از دست وزبان که برآید | از عده شکرش برآید

در پنجم سی راس اسپ عراقی و ترکی که مرفی خان از لاهور فرستاده بود بنظر گشت شصت و سه راس اسپ و پانزده نفر شتر نر داده و یک
پر کللی و نه عدد عاقری و نه جینی خطائی و نه عدد دندان ماهی جوهر دار و سه قبضه بندوقی با دیگر پیشکش های خاندوران که از کابل فرستاده بود
منظور نظر گشت و یک زنجیر نعل خور و از فیلمان جلشه که از راه دریای بهار آورده بودند مقرب خان پیشکش گذرانید نسبت به فیلمان و شاه
در خلقت بعضی تفاوت ها دارد از جمله گوشه های او کلان تر از گوشه های فیلمان اینجا است خرطوم و دم او دراز تر واقع شده در زمان
والد بزرگوارم یک قبیل بچه اعتماد خان گجراتی پیشکش فرستاده بود در فقه رفته کلان شد بسیار تند و تیز و بد خو بود و مقام خیر مرصع به منظر خان
حاکم تحفه مرحمت شد در همین روز با خبر رسید که جمعی از افغانان پگانه بنگانه بر سر عبد السبحان برادر خان عالم که در یکی از تها ناهای مقرر بود و رفت
تھانه او را قتل کردند و عبد السبحان با چند سدی دیگر از منصبه ازان بنده پاک بهر جای اقلین بودند و اد مددانی داده در زو و خور و تقصیر از خو
راضی نگشته آخر به مقتضای آنکه پشه چو پرسد بزند قبیل راجه آن سگان دست بر آنهایافته عبد السبحان را با چند سدی از مردم آن تھانه
بدرجه شهادت رسانیده اند بحسب پریش این قضیه فرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصه به خان عالم که به ایچی گری ایران تعیین شده بود
غایت نموده فرستادم در چهار دهم پیشکش کرم خان ولد معظم خان از بنگاله آمده بود از اجناس و اشعه که در آن ولایت بهر سبب نظر و آمد
بر منصب چنای از جایگه داران گجرات اضافه حکم نمودم از جمله سردار خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود به منصب هزار و پانصدی
ذات و سی صد سوار سرفراز گشت و علم نیز با در مرحمت شد سید قاسم ولد سید دلا در بار بهر اصل و اضافه به منصب هشت صدی و
چهار صد و پنجاه سوار و یار بیگ برادر زاده احمد قاسم کو که به منصب شش صدی و بیست و پنجاه سوار ممتاز گردیدند در هفت دهم خبر فوت
ذائق مردی از یک که از قیقات لشکر دکن بود شنیده شد به کنکش سپاهگیری خوب میرسد و از امرای مقرر را در انور بود در بیست و دوم
آمد اد افغان را به خطاب خانی سرفراز ساخته منصب او که هزاری ذات و شش صد سوار بود و هزار سوار ساخته
سه لک روپیة از خزانه لاهور با نعام و مدد خرج خان و در آن که در شیرش افغانان سعی طبع بجا آورده بود و مقرر گشت در بیست و ششم نوروز

بجست که خدائی بجا و مقام خود رخصت شد خلعت و اسب عراقی خاصه معزین ذیل و کمر خنجر مرصع با و رحمت نمودم در سوم این ماه
 خیر فوت مرقی خان رسید از قادیان این دولت بود حضرت والد بزرگوارم او را تربیت نموده بدرجه اعتماد و اعتبار رسانیده بودند
 و زمان دولت من نیز توفیق خدمت نمایان یافت که آن زیر کردن خسرو بود و به منصب او به شش هزارى ذات و پنج هزار سوار رسید
 درینو لا چون صاحب صوبه پنجاب بود تعهد گرفتن قلعه کانگره که در کوستان آن ولایت بلکه در معمره عالم به استحکام آن قلعه نمی باشد نمود
 بدان خدمت رخصت یافته مشغول داشت ازین خبر ناخوش خاطر آزرده گشت تمام بهر سانسید الحی بجست فوت که پنجمین دولتخواهی آزرده گشت
 گنجایش داشت چون در دولتخواهی روزگار گذرانیده بکار آمد مغفرت او را از الله تعالی مسالت نمودم در چهارم خرداد منصب سید نظام
 از اصل و اضافه نه صدی ذات و شش صد و پنجاه سوار مقرر گشت و خدمت هماننداری ایلیان اطراف را بنورالدین قلی فرمودم در
 بهنقم خیر فوت سیف خان بار به رسید بسیار جوان مردانه و کار طلب بود در جنگ خسرو تردد یافته نمایان کرد در صوبه دکن به علت
 بیضه جهان فانی را و داغ نمود پسران او را رعایتها فرمودم علی محمد که بزرگ و ارشد او بود به منصب سه صدی ذات و چهار صد
 سوار و برادر دیگرش بهادر نام چهار صدی ذات و دو بیست سوار سرفراز گردیدند و سید علی که برادر زاده او بود با اضافه پانصدی ذات
 و سوار ممتاز گشت و در بهمن روزها خوب اند پسر شهباز خان کنبه به خطاب رنبار خانی امتیاز یافت در ششم منصب هاشم خان از
 اصل و اضافه به و هزار و پانصدی ذات و یک هزار و هشت صد سوار مقرر شد درین تاریخ بیست و هزار در بآله داد خان نغان حجت
 نمودم بکرماجیت راجه ولایت مانده چون که آبا و اجداد او از زمینداران معتبر هندوستان اند بوسیله فرزند اقبال مند بابا خرم سعادت
 کورنش دریافتن تقصیرات او بفرمودن گشت در ششم کلیان حلی میری که راجه کشن داس به طلب او رفته بود آمده ملازمت نمود که بعد
 مهر و هزار روپیه بطریق مند گذرانید برادر کلان او را دل بهیم صاحب جاد مقام بود چون او در گذشت از و طفل دو ماهه ماند و او هم
 چند روزی پیش تر بیست صبیبه او را در ایام شاهزادگی بجست خود خواستگاری نموده به خطاب ملکه جهان مخاطب نمودم چون آبا
 و اجداد این طائفه از قدیم دولتخواه آمده اند این پیوند نیز بیان آمده بود کلیان مذکور را که برادر را دل بهیم بود طلبد آشته به شک
 راجگی و خطاب را دلی سرفراز ساختم خبر رسید که بعد از فوت مرقی خان از راجه مان دولتخواهی بطور آمد و دلا ساس مردم قلعه
 کانگره نموده قرار داده است که راجه زاده آن ولایت را که در سن بیست و نه سالگی است بدرگاه آورد بنا بر یادنی سرگرمی او در
 خدمت مذکور منصب او را که هزارى ذات و هشت صد سوار بود به هزار و پانصدی ذات و هزار سوار مقرر داشتم و راجه جهان از اصل
 و اضافه به منصب چهار هزارى ذات و دو هزار و پانصد سوار سرفراز گردید درین تاریخ واقعه رونمود که هر چند خواستم که در سلک تحریر

در ششم دست و دلم یار می نمود و هر یک از قلم و قلم حال نشین شد تا گزیر با اعتماد الدوله فرمودم که بنویسد -

پیر غلام با اخلاص اعتماد الدوله حسب احکام درین جمعه در اقبال ثبت بنماید تاریخ یازدهم خرداد صبیحه قدسیه شاهزاده بلند اقبال
شاه خرم را که بندگان حضرت بآن نوباد و بوستان سعادت نایت تعلق و نهایت الفت داشتند اثر پی بهم رسید و بعد از سه روز آبله
ظاهر شد و بتاریخ ۲۶ ماه مذکور مطابق چهارشنبه ۲۹ شهر جمادی الاولی ۱۲۵۲ طایر روحش از قفس غنصری پر داز نموده بریاض رضوان
خرامید و ازین تاریخ حکم شد که چهارشنبه را گنیمه میگفته باشند چه نویسم که ازین واقعه جانسوز و سانحه غم اندوز بر ذات مقدس حضرت
ظل الی چه گذشته باشد هرگاه آن جان جهان را حال بدین موال بوده دیگر نیده مار که حیات بآن ذات قدسی صفات بسته احوال
چون خواهد بود دور و زنده با بار نیافتند و خانه که جای نشست و برخاست آن طایر بشتی بود حکم شد که دیوارهای آرمیش بر آوند تا بنظر
در نیاید معند آورده و تختخانه نیارستند و در سوم خنیا بانه به منزل شاهزاده و الا قد شریف فرمودند و بنده با به سعادت کوشش سرفراز شده
حیات زیاده یافتند در اثنا سه راه حیات هر چند بخواهند که ضبط خود فرمایند بے اختیار اشک از چشم مبارک میریخت و مدتها
مدتی چنین بود که بجز شنیدن حرفی که بوسیله آن اندکی حال آنحضرت متغیر میشد چند روز در منزل شاهزاده عالیشان گذرانیده
روز دوشنبه تیر ماه الی بخانه آصف خان شریف بردند و آنجا باز گشته به چشمه نور توجه فرمودند و دوسه روز دیگر خاطر مبارک خود را آنجا
مشغول داشتند لیکن تا امیر که معسر اقبال بود ضبط خود می توانستند فرمود و هرگاه سخن آشنای بگوش میرسید بے اختیار اشک
از چشم میچکید و دل مخلصان فدای شریعت میشد چون حضرت موکب اقبال به صوبه دکن اتفاق افتاد قدری تسکین حاصل شد و
درین تاریخ پرتوی چند در راه رسید و خطاب داشت و منصب پانصدی ذات و چهار صد سوار و جاگیر در وطن یافت روز شنبه
یازدهم از چشمه نور توجه و در تختخانه امیر ششم شب بکشفه روز دوم بعد از گذشتن سی و هفت بل در دقیقه است و هفتم درجه قوس طالع بود بحساب منجمان هند
پانزدهم درجه جدی بحساب یونانیان از ششم صبیحه آصف خان وری گرانایه بعالم وجود آمد بشادمانی و خوشدلی این عطیه الانقاره با بلند آوازه گردید
و ششم خرمی بر روی خلائی کشوده شد بے مایل و نظر تمام و شاه شجاع بزبان من آمد امید که قدم او بر باد برید و او مبارک و فرخنده باشد و از دهم
یک بنصف ربع و یک زنجیریل بر اول کلبان حبلیری محنت نمود و درین روز با خبر فوت خواص خان که جاگیر او در سرکار قنوج بود رسید فیصل بر آن گذارید
و از آن محنت نمود و در دهم و در پانصدی بر ذات و سوار راجه مسائل اضافه محنت افزودم که چهار هزار سی ذات و سه هزار سوار باشد
نصیب علی خان ستاری که قبل ازین خطاب نصرت خانی سرفراز گشته بود و دوسه هزار سی ذات و پانصد سوار مقرر گردید علم تیر محنت
شد بخت بر آمدن بپنج مطالب مذکور نموده بودم که بجزئی از طلا شبکه دار بر مرقد منوره خواجه بزرگوار ترتیب دهند در دست و هفتم

این ماه تمام یافت فرمودم که پرده نهد و یک لک و ده هزار روپیه تمام شد چون سردار و سرکردگی لشکر ظفر اثر
و کن چنانکه خاطر میجو است از نزد سلطان بر وزیر نشد بخاطر رسید که فرزند مذکور را طلب داشتند با با خرم را که آثار رشد و کاردانی
از احوال او ظاهر است بهر اول لشکر فیر دزدی اثر ساخته نفس نفیس از عقب او روانه گردیم و این مهم در ضمن همین پورشش با تمام
رسید بنا برین قرار داد قبل ازین فرمان با ستم بر وزیر و در گذشته بود که روانه صوبه آله آباد که در وسط ممالک محدوده واقع است گزیده
در ایامیکه مادر این غریبت با شتم بخت و حراست آن ملک قیام واقعه نماید در تاریخ بست و نهم ماه مذکور عرض داشت بهارید
واقعه نویسن برهان پور رسید که شام بزرده در تاریخ بستم بخیریت و خوبی از شهر برآمده غارم صوبه مذکور شد و در غره امر داد طره مرصع
بجست میرزا راجه بهادر سنگه عنایت نمودم به گمانی کشتی گیر فیصل مرحمت شد در شهر دهم چهار راس اسب را بهوار لشکر خان ارسال
داشتند و از نظر گذشت میبخت به نو جداری سرکار فیصل از قیام سید عید او اثر که بجای خواص خان به حکومت سرکار قنوج تعیین
یافته بود و مقرر گشت و منصب او شطر خدمت مذکور پانصدی نوات و سوار قرار گرفت در بست و یکم پیشکش رادل کلان حبیبگیری
از نظر گذشت سه هزار و نه راس اسب و بست و پنج نفر شتر و یک زنجیر فیصل بود و منصب قزلباش خان از اصل و اضافه هزار
و دویصدی نوات و هزار سوار مقرر شد در بست و سیم شجاعت خان نصرت جاگیر یافت که رفته سرانجام نوکر دولایت خود نموده
در موعد مقرر حاضر شود درین سال بلکه در اثنا سال دهم جلوس و با آن عظیم در بعضی از جاها به هندوستان ظاهر گشت و آغا
این بلویه از برگزینات پنجاب ظهور نموده رفته رفته به شهر لاهور سرایت کرد و خلق بسیار از مسلمان دهند و بدین علت تلف شدند
بعد از آن بسرهند و میان دو آب تادلی و برگزینات اطراف آن رسیده و بهادر برگزینا را خراب ساخت و درین ایام تخفیف تمام
داد و از مردم در از عمر و از تواریخ پیشین بیان ظاهر شد که این مرض در ولایت هرگز رخ نه نموده سبب آن از حکما و دانایان پیر
بعضی گفتند که چون دو سال پے در پے خشکی رویداد و باران بر سائے کمی کرد بعضی گفتند که بواسطه عفونت هوا که از مرض خشکی و
کمی بهر سیده این حادثه رویداد بعضی حواله بامور دیگر میکردند العلم عند الله تقدیرات الهی را گردن باید نهاد.

چکند بنده که گردن نه نهد فرمان را

در نیمه شهر و پنج هزار روپیه به صبغه مدد خرج والد میر میران که صبیحه شاه اسمعیل ثانی بود و محبوب سوداگران بولایت عراق فرستاد
شد تاریخ ششم عرض داشت مابعد خان بخشی و واقعه نویسن آله آباد آمد یعنی بر آنکه عبد الله خان بهادر فیر و جنگ بجست آنکه بعضی
تقدیرات که مرضی خاطر او نبوده داخل واقعه ساختیم با من در مقام ستیزه درآمد و جمعی را بر سر من فرستاد و مرا بے عزت ساخته

نشان خود بر چنین و چنان کرد این معنی بخاطر من گران آمد میخواستیم که یکبارگی او را از نظر انداخته ضایع مطلق سازیم آخر الامر بخاطر رسیدن
 که دیانت خان را با احمد آباد فرستم تا این تفسیه را در آنجا از مردم بیغرض تحقیق نموده اگر این امر واقع باشد عبد الله خان را همراه گرفته بدرگاه
 آورد و حفظ و حراست احمد آباد بعده سردار خان برادر او باشد پیش از روان شدن دیانت خان این خبر بخان فیروز جنگ میرسد او از
 غایت اضطراب و اضطراب خود را گناهکار قرار داده پیاده روانه درگاه میگردد و دیانت خان در آنجا راه بخان مذکور میرسد و او را بحال
 عجیب مشاهده نمود چون پیادگی پاها را مجروح و آزرده ساخته بود تکلیف سواری میکند و همراه گرفته روانه ملازمت میشود و مقرب خان که
 از خدمتگاران قدیم این درگاه است از زمان شاهزادگی مکررا استدعای صوبه گجرات از من میکرد چون این نوع حرکتی از عبد الله خان
 به وقوع آمد بخاطر رسید که آرزوی خدمتگار قدیمی خود برآورده او را بجای خان مذکور با احمد آباد فرستم در همین روزها ساعت اختیار
 نموده به تسلیم حکومت و صاحب صوبگی صوبه مذکور او را کامردامی صورت و معنی ساختم در بهم بر منصب بهادر خان حاکم قندهار که چهار
 هزار می ذات و سه هزار سوار بود پانصد می ذات افزوده شد شوقی ظهوره نواز را که از نادریا که روزگار است و نعمات هندی و
 پاریسی را بر داشته می نواز که رنگ از دلها می زداید به خطاب آند خانی دل خوش و مسرور ساختم آند بزبان هندی خوشی و رحمت
 را میگویند ایام بودن آند در ولایت هندوستان تا او آخر تیر ماه پیش نیست مقرب خان در پرگنه کرانه که وطن آباد اجداد او است
 و باغات احداث نموده انبه بار تا دو ماه دیگر زیاده بر ایام بودن آن نوعی محافظت نموده و سامان کرده بود که همه روز انبه تازه
 به میوه خانه خاصه میرساند چون این امر فی الجمله غرضی داشت نوشته شد در ششم اسب عراقی نادری لعل بی بهانام جیت پرویز
 بدست شریف خدمتگار آن فرزند فرستاده شد صورت را ناو که ن پسر او را به سنگ تراشان نیز خپک فرموده بودیم که از سنگ مرمر
 بقدر ترکیبی که دارند تراشند درین تاریخ صورت انعام یافت و بنظر در آمد فرمودم که به آگره برده در باغ باغین جهره که در شن نصب
 کنند و بدست و ششم مجلس وزن شمسی بطریق مقرر منعقد گشت وزن اهل شش هزار و پانصد و چهارده و تو لچه طلا بود و تا دوازده وزن هر وزن
 بیک خلبه میشود چنانچه وزن دوم به سیما ب وزن سوم ابر ششم وزن چهارم اقسام عطربات از عطر و مشک تا صندل و عود و پان دهمین
 روش تا دوازده وزن انعام بیاید و از حیوانات بعد و هر سالی که گذشته یک گوسفند و یک قطعه مرغ بدست نهاده به فقرا و در دیشان
 میدهند این ضابطه از زمان والد بزرگوارم تا امروز درین دولت ابد پیوند معمول جاری است و بعد از وزن مجموع آن اجناس را که
 قریب به یک لک روپیه میشود به فقرا و از باب حاجات تقسیم می نمایند درین روز لعل که مهابت خان در پیمان پور به مبلغ شصت و

عه افوس که احوال ازین نهاد بر اثر سه ده آره نیست اگر می بودند از نواده روزگار می بودند ۱۲

پنج هزار روپیه از عید الله خان فیروز جنگ خریدار شده نموده بود از نظر گذشت و مستحسن افتاد خیل لعل خوش اندام است منصب
 خاصه خان اعظم از قرار هفت هزار ذوات مقرر گشت و حکم شد که دیوانیان مطابق آن جایگزینخواه دهند و آنچه از منصب یافت
 بواسطه مقدمات گذشته کم شده بود حسب التماس اعتماد الدوله برقرار ماند و عهده الدوله که جایگزیندار صوبه مالوه یافته بود مقرر گشت
 و بعنایت اسپ و خلعت سرفرازی یافت منصب رادل کلیان حبلیری بدو هزار ذوات و هزار سوار مقرر گشت و حکم شد که ولایت
 مذکور را بجایگزینخواه دهند و چون ساعت رخصت او در همین تاریخ بود اسپ قبیل شمشیر مرصع و کپوره مرصع و خلعت و پریم نرم
 خاصه یافته به دل خوشی و سرفرازی تمام ولایت خود رخصت یافت و درسی و یکم مقرب خان به احمد آباد مقرر گشت و منصب ادا که
 پنج هزار ذوات و دو هزار و پانصد سوار بود پنج هزار ذوات و سوار قرار گرفت و به خلعت خاصه و نادری معنکه مرورید سر بلندی یافت
 و دور اسب از طویل خاصه و یک زنجیر فیل خاصه و یک قبضه شمشیر مرصع با و رحمت نمود و به خوشحالی و شادگامی متوجه صوبه مذکور
 گردید در یازدهم ماه مهر جلست سنگه دلد کور کران از وطن خود آمده ملازمت نمود در شانزدهم میرزا علی بیگ اکبر شاهی از ولایت اوده
 که به جایگزین او مقرر بود آمده ملازمت کرد و هزار روپیه نذر گذاریند و قبیل که یکی از زمینداران آن نواحی داشت و حکم شده بود که از زمیندار
 مذکور به گیرد آن فیل را به نظر در آورد و در بست و یکم پیشکش قطب الملک حاکم گوکنده که مشتمل بر بعضی مرصع آلات بود دیده شد و منصب
 سید قاسم باره از اصل و اضافات هزار ذوات و شش صد سوار مقرر گشت و در شب جمعه بست و دوم میرزا علی بیگ که سنش از هفتاد
 و پنج در گذشته بود و بیعت جیات سپرد درین دولت ترددات و خدمات خوب از او بوقوع آمد و به منصبش رفته رفته چهار هزار ذوات
 رسید از جوانان قرار داده کریم الطبع مردانه ابن الوش بود از دو فرزند و نسل نماذج طبع نظمی بهم داشت چون در روزی که زیارت
 روضه نوره خواجه بزرگوار خواجه معین الدین رفته بود حالت ناگزیر او را دست داد فرمودم که او را در همان مقام متزه که مذکور است
 در و قیقه ابلیحان عادل خان بیجا پوری را رخصت می نمودم سفارش کرده بودم که اگر در ولایت مذکور کشتی گیر سرآمدی یا شمشیر بازانی
 بوده باشد به عادل خان بگویند که جهت ما بفرستد بعد از مدتی که ابلیحان باز آمدند شمشیر علی نام مغال را داد که در بیجا پور توند یافته بود و
 وزیرش کشتی گیری نموده درین فن مهارت تمام داشت با چند نفر شمشیر باز آورده بودند شمشیر بازان خورشید ظاهر شده اما شمشیر علی را
 با کشتی گیران و ببلوانان که در ملازمت بودند به کشتی انداختم هیچکدام با و مقاومت نتوانستند و در خلعت و هزار روپیه و فیل بدو رخصت
 شد بسیار خوش بست و خوش ترکیب و در آورده ظاهر گشت او را در ملازمت خود نگاه داشته به پیروان پاس تحت مخاطب ساختیم
 منصب و جایگزین داده رعایت تمام نمودم در میست و چهارم دیانت خان که به آوردن عید الله خان بهادر فیروز جنگ آمدن به منصب یافت

اورا آورده ملازمت نمود و یک صد مرتبه رانید و در همین تاریخ راند اس و لدر راجه راج سنگه از امرای راجپوت که در خدمت
دکن وفات یافته بود به منصب یزاری ذات و پانصد سوار سفر فرزند گردید چون از عبداللہ خان تفصیلات بوقوع آمده بود بابا خرم را
شیفیع گناہان خود ساخت در سبت و ششم بحبت خاطر بابا خرم حکم کورنش نمودم از روی خجالت و شرمندگی تمام ملازمت نمود یکصد مرتبه
و یکبار روپیه نذر گزید چون قبل از آمدن ایلیچیان عادل خان قرار داد خاطر آن بود که بابا خرم را ہر اول ساخته خود متوجہ دکن شوم
و این ہم را کہ بحبت بعضی امور در کشال افتاده صور تے ہم بنا برین حکم کرده بودم کہ ہم دنیا داران دکن را بغیر از شاہزادہ دیگرے
بعرض نہ رساند درین روز شاہزادہ ایلیچیان را بہ ملازمت آورده عرایضی کہ داشتند گذرانید ند بعد از وفات مرتضی خان راجہ مان و اکثر
سرداران ملکی خان مذکور بدر گاہ آمدہ بودند درین تاریخ راجہ مان را حسب التماس اعتماد الدولہ بہ سرداری گرفتن قلعه کانگرہ نعین
فرمودم مجموع مردم را بہ ہمراہی او مقرر داشتیم و ہر کدام را فرآور حالت و منزلتے کہ داشتند با نعام اسب و قیل و خلعت و زر و دل خوش
ساختہ رخصت دادم بعد از چند روز بہ عبداللہ خان کہ بسیار دل شکستہ و آزرده خاطر بود بہ نیابت و التماس بابا خرم خیر مرصع عنایت
نمودم و حکم شد کہ منصب او بدستور سابق برقرار بودہ در ملازمت فرزند مذکور از تبعہات خدمت دکن باشد در سوم آبان منصب ذری خان
را کہ در ملازمت بابا پرویزی بود بدو ہزاری ذات و ہزار سوار از اصل و اضافہ حکم نمودم و در چہارم خسرور را کہ این راے سنگ و لؤلؤ و نجاش
و خبر داری او مقرر بود بنا بر بعضی ملاحظہ با بآصف خان سپردہ شال خاصہ با رعایت نمودم در ہفتم مطابق ہفتم شوال محمد رضا بیگ نام
شخصے کہ دارای ایران بطریق حجابت فرستادہ بود ملازمت نمود بعد از ادائے مراسم کورنش و سجدہ و تسلیم کتابتے کہ داشت گذرانید مقرر
گشت کہ اسپان و ہادیہ کہ ہمراہ آورده از نظر گذرانند آنچه نوشتہ و گفتہ فرستادہ بودند ہمگی از روی یارے و برادری و صداقت بود با علی
مذکور در ہمین روز تاج مرصع و خلعت عنایت نمودم چون در کتابت اظہار دوستی و محبت بسیارے نمودہ بودند خوش آمد کہ بہ جنس آن
کتابت داخل جهانگیر نامہ گردد.

نقل کتابت دارای ایران

نصارت سرا بوستان اخلاص و عقیدت و طراوت بہارستان اعتقاد و عبودیت در بنایش معبودے موجود است کہ آن سر دولت
و اقبال برگزیدگان عرصہ فرمانروائی و دہیم سلطنت اجلال فارسان مہنار جهان کشائی را بہ جوہر توفیقات نامتناہی آراستہ بہ بدرتہ
توفیق بہ شاہراہ ترویج دین و دولت و تسلیق ملک و ملت ہدایت نمود لیکن چون وسعت آباد خاطر را گنجائی شمرے از مراتب ستایش شایستہ

پریش نیست بهتر آنست که پاس اندیشه از طے این میداے حیرت افزا باز دارد و دست استشفاع را در اذیال مقدره حضرت سلطان رسل و مادی سبل سید الکل فی الکل و حضرات ائمه هدی و شفیعان روز جزا سیما شاه اولیا و مشروران عینا علیهم من الصلوٰۃ از یکها که خواصان بحار مکرمت ربانی و جوهریان دیار محبت یزدانی اند استوار نموده شمه از خصایص نسبت معنوی و قرب باطنی که پیش نهاد همت حقیقت شناسان و ورطین و آگاه دلائل حق گزین است به جلوه گاه ظیور آورد بر مرآت ضمیر نور و آینه خاطر فیض گستر که متعین از انوار ولایت و تجلی از اشعه هدایت است مخفی و محتجب نیست که درین عالم جزیره بر محبت فائق نیست و امری چون مود لائق نه چه مدار نظام کون بر تو دو و تالف آمده خوشادلی که پذیراے پرتو آفتاب محبت گشته جهان جان و عالم روح را از ظلمت و حشت پرورده و الحمد که این شیوه رضیه و شیمه رضیه ارثا و اکتسابا بیان این دو سلسله علیه استقرار یافته صیبت اتحاد و آوازه و داد چون هبوب صبا و فروغ زکاء در سیطه عبر افلاخ و لایح گشته مسرت افزاے خاطر نیکو امان عاقبت اندیش و حقیقت گزینان و فائز گزینان بنا بر اقتضای وحدت حقیقی و تالف ازلی که میانه این اخلاص شعار و آن برادر نامدار کا مکار است بر تبه استحکام یافته که

اندر عظم که من تو ام یا تو منی

توافق صورت و معنی بحدی انجامید که دوئی و جدائی را در دنیا و عقبی گنجائی نماید از ظهور و تمغنی گذر اردستی سرسبزی گرفته غنچه آرزو نه آنچنان شکفتن آغاز کرد که عند لبیب جان مشتاق و مرغ روح کثیر الاشتیاق هزار دستان از عمده شکر لطف ازان بیرون تواند آمد خواش ضمیر محبت تاثیر آنست که من بعد یکے از طرز دمان بساط عزت پیوسته مجلس مجلس انس باشد چون رفعت پناه عزت و سنگاه محمد حسین حللی که سبق ارادت و اخلاص این دو دمان را بالنسبت خدمت و اخفای آن آستان ارتباط داده بود و نور عقل و کیاست شصت و از طرز خدمت سلاطین و ائمه ست و او ضلع او پسندیده خاطر اشرف افتاده از جانب عالی بانجام بعضی مهمام که به تاخیر افتاده مامور به خدمات دیگر مترصد بود شایسته این امر دانسته چند روزی توقف فرمودیم بنا بر آن که جمع مملکت و ائمه مخلص طفیل ملازمان عالی ست و تکلفات رسمی بالکلیه منقود است شمار الیه را که مرد آگاه و فراجدان آن بادشاه عالیجاه است مقرر نموده ایم که هر چه در سر کار محب بے ریا باشد با استع و اجناس این ولایت بنظر در آورده که آنچه پسند خاطر اقدس داند فرستاده شود بعد از آنکه خدمات بر حسب دلخواه تقدیم رسد اگر توقف او موافق مزاج اقدس باشد مقرر فرمایند که بجهت فصل مهمات آنحضرت درین ولایت باشد و الا شغف دیگر که قابل این خدمت باشد تعیین فرمایند و سفارشی که در باب خریداری جوهر نفیسه خصوصاً چند قطعه لعل که درین دو دمان بود و یکے از آنها باسم سامی آبا و اجداد آن والا نزد فرزند است و بموجب وقف شرعی به سرکار تقدیم بجهت اشرف

تعلق گرفته به چلی مذکور فرموده بودند چشم داشت آن بود که هر خدمتی که درین دیار داشته باشد از روستای تکلفی و یگانگی بدین خیرخواه رجوع دارند که هر چند ولایت ایران را مختصر شمارند و قابل رجوع خدمات ندانند از عهده این گونه خدمت بیرون می آید علما و مذکور به صلحت علما و صدور از سرکار فیض آثار گرفته و آنچه از فرنگ جنت مخلص آورده بودند که لیاقت ظرفیت آنها داشت چون صندوقچه را که چلی مذکور رحمت سرکار آنحضرت بهم رسانیده دیده و دستم که خاطر عاظمه خیریه که فی الجمله غرابی داشته باشد مائل است با دستادان کاروان دادیم که ترتیب نمایند انشاء الله تعالی بعد از اتمام بالعلما به خدمت سامی میفرستم چون خاطر محبت و خاتر بافتح ابواب بے تکلفها متعلق است و از انجانب استشمام روح این التفات نمی شد مخلص دست تقدیمی محمد رضا بیگ را که از ایام صبی الی یومنا نذا در ملازمت بسر برده بجهت تحقیق این معنی به ملازمت عالی فرستاده بعضی سفارشات ربانی نموده ایم که در وحدت سرای انس بعضی رسالت و سعادت آثار اخلاص شعار محمد قاسم بیگ برادر چلی مذکور را که ملازم خاصه شریفه است بواسطه سامان بعضی مهمات فرستادیم و چون بخلاف گذشته بالکلیه رفع حجاب دولتی و جدائی فرموده مرغوبات خاطر خورشید آثار را بے تکلفانه اشاره فرمایند و مشار ایسها را بنزد می مرخص فرموده باعلام احوال و کمینوات ضمیر سیاهال مسرور و خوشحال سازند همواره تأییدات ربانی و توفیقات سبحانی قرین ایام دولت قاهره و رفیق روزگار خلافت باهره باد.

روز یکشنبه هجری دهم شوال مطابق بستم آبان پیشخانه فرزند بابا خرم به غربیت تسخیر ولایات دکن از اجیر برآمد و قرار یافت که فرزند مذکور بطریق هراول از پیش روان شده رایات جلال نیز از عقب او متوجه گردد و روز دوشنبه نوزدهم مطابق نیم آبان سه گھڑی از روز گذشته دولتخانه همایون بر همان سمت حرکت نمود و در دهم منصب راجه سورج مل که به همراهی شاهزاده مقرر شده از اصل و اضافت دوهزاری ذات و سوار شخص گشت در شب نوزدهم آبان بعادت محمود در عسلخانه بودم بعضی از امر او خدمتگاران و بحسب اتفاق محمد رضا بیگ ابجدی دارای ایران هم حاضر بودند بومی بعد از گذشتن شش گھڑی بالاسه بام بلند از باغهای محل آمده شست و بسیار کم بنظر در می آمد چنانچه اکثر مردم از تشخیص آن عاجز بودند تفنگ طلبیده برسمتی که او را می نمودند سر راست ساخته کشاد دادیم تفنگ چون قصاصه آسمانی بران جانور شوم رسیده پاش پاش گردید فریاد از حاضران برخاسته بے اختیار لب به خشن و آفرین کشادند در همین شب از فرستاده برادر شاه عباس سخنان پرسیده شد تا آنکه سخن بکشتن منفی میزرا پسر کلان ایشان کشید چون این عقده در خاطر گره بود انیمنی را از او پرسیدیم چنین اظهار نمود که اگر در همان روز با کشتن او از قوه به فعل نمی آمد البته او قصد شاه میکرد چون این مقدمه از آثار و علامات نسبت به سلوک او ظاهر گشت شاه پیشدستی نموده حکم بکشتن او نمودند منصب مزراحسن ولد میزرا ششم در همین روز با اصل و اضافت دوهزاری ذات دهمی

سوار شخص شد منصب مقدم خان که بخدمت بخشی گری شکر که به همراهی بابا خرم مقر بود تعیین یافته بود به نزاری ذات و دوست و پنجاه
سوار قرار یافت روز جمعه ششم ساعت رخصت بابا خرم بود آخر ماه این روز در دیوانخانه خاص و عام خلاصه مردم خود را سلاح و مکمل
سواره بیرون در آورده از نظر گذرانید از عنایات نمایانکه بفرزند مذکور واقع شد خطاب شاهی بود که جزو اسم او گردانیده فرمود
که او را من بعد شاه سلطان خرم میگفته باشند و خلعت و چار قب مرصع که اطراف دامن و گریبان برادر بدترینیب یافته بود و یک
اسب عراقی با زین مرصع و یک اسب ترکی و فیل خاصه فیسی بدن نام در تکه طرز فرنگ انگیزی که بر آن شسته متوجه گرد و شمشیر مرصع
با پرده خالصگی اول که در فتح قلعه احمد نگر بدست افتاده بود و پرده بسیار نامی و مشهور است و خنجر مرصع بد و مرصع نمودم و با استعداد
تمام متوجه گشت امید از کرم واجب تعالی آنست که درین خدمت سر خرد گرد و بدین یک از امراد منصبداران بقدر حالت و منزلت
اسب و خلعت مرصع شمشیر خاصه از کمر خود باز کرده به عبدالله خان فیروز جنگ مرصع نمودم چون دیانت خان به همراهی شاهزاده
تعیین یافته بود خدمت عرض مکرر را به خواجه قاسم قلیج خانی فرمودم پیش ازین جمعی از دزدان بر خزانه از خزاین بادشاهی که در حوالی
چوتره کوتوالی بود ریخته بملغی برده بودند بعد از چند روز محبت نفر از انجاءه با سردارانها که نول نام داشت بدست افتادند و پاره از آن
از راه نیر پیدا شد بخاطر رسید که چون مصدر این قسم دلیری شدند اینها را به سیاستهای عظیم باید رسانید هر یک را به سیاستی خاص رسانید
نول را که سردار همه بود فرمودیم که به پاس فیل اندازند او بعرض رسانید که اگر حکم شود به فیل جنگ میکنم فرمودم که چنین باشد فیل بدستی حاضر
ساخته مقر نمودم که خنجر بدست او داده به فیل رو برو ساختند چند مرتبه فیل او را انداخت و در هر مرتبه آن تمهید بیباک با آنکه آن
سیاستهای رقیقان خود دیده و مشاهده کرده بود پاس خود قائم ساخته همان طور قوی دل و مردانه خنجر بطوم فیل رسانید چنان کرد که
فیل از حمله کردن بجانب او باز ایستاد چون این دلیری و مردانگی او مشاهده شد فرمودم که از احوال او خبردار باشند بعد از اندک
مدتی به مقتضای بد ذاتی و دون طبعی بواسطه جا و مقام خود نموده گریخت انجمنی بر خاطر بغایت گران آمده بجا گیرداران آن نواحی
فرمودم که تفحص نموده او را بدست در آورند به حسب اتفاق دیگر باره گرفتار گشت درین مرتبه فرمودم که آن ناسپاس قدر ناشناس
از خلق برکشند مضمون گفته شیخ مصلح الدین سعدی مطابق حال او آمده

عاقبت گرگ زاده گرگ شود	اگر چه با آدمی بزرگ شود
------------------------	-------------------------

در سه شنبه غره ذیقعد مطابق بیست و یکم آبان بعد از آنکه دو پیر دینج گهری از دزدان که رگشته بخریت و غریت درست از بلده با حمیر
بر تکه فرنگی که بپار اسب بسته بودند سوار شده برآمد و حکم کردم که اکثر امرابر تکه سوار شده در طار مت باشند و قریب بفروب

نیر اعظم به منزله که دو کرده پادکم بود در موضع دیورائی نزل نمودم قرار داد اهل هند آنست که اگر سبوت شرق بادشاهان و بزرگان حرکتی به قصد ملک گیری واقع شود بر فیل دندان دار سوار شوند و اگر حرکت بجانب مغرب باشد بر اسب یک رنگ و اگر شمالی بود بر بالی و سنگھاسن و جانب جنوب که دکن ریه است بر تپه که از عالم ارا به است و بهل سواری میکنند مدت سه سال پنج روز کم در اجیر توقف واقع شده معموره اجیر را که محل مرقا متبرک خواجه بزرگوار خواجه معین الدین است از اقلیم دوم دانسته اند جوایش قریب به اعتدال است مشرق آن دارا خلفت اگر واقع شده و شمال قصبهات دلی و جنوب آن صوبه گجرات است و مغرب آن ملتان و دیوبال پوروم این ولایت همه ریگستان است آب به سواری از زمین آن برمی آید و در کشت و کار این صوبه بر زمین تر و درختن باران است زمستانش اعتدال تمام دارد و تابستانش از اگره ملایم تر است ازین صوبه بهشتاد و شش هزار سوار و سه لک و چهار هزار پیاده را اجوت بهنگام کار را برمی آیند درین معموره و دوال کلان واقع است یک رانیل نال و دیگرے را انا ساگر میگوبند نیل نال خراب است و بند آن شکسته در نوبلا حکم کردم که آنرا به بندند و انا ساگر درین مدت که ریات جلال درین مقام نزل داشت همیشه پر آب و موج بود نال مذکور یک ونیم کرد و پنج طناب است در بهنگام توقف نه مرتبه بزیارت روضه منوره خواجه بزرگوار شرف استعدا دیافتم و پانزده مرتبه به تماشا س نال بهر متوجه شتم دسی و هشت مرتبه به چشمه نور حرکت واقع شد پنجاه مرتبه به قصد شکار شیر و غیره سواری نمودم پانزده قلاوه شیر و یک قلاوه چیت و یک قلاوه سیه گوش و پنجاه و سه راس نیله گادوسی و سه راس گوزن و نو در اس آمو و هشتاد و اس خوک دسی صد و چهل قطعه مرغابی شکار کردم در منزل دیورائے بهفت مقام شد درین مقام پنج نیله گادو و دوازده قطعه مرغابی شکار گشت در میت نیم از دیورائے کوچ نموده به موضع داسه والی که از دیورائے تا اینجا دو کرده یک ونیم پا بود نزل اجلال واقع شد فیلی درین روز به مقصد خان مرحمت کردم و دیگر درین موضع مقام افتاد درین روزها یک نیله شکار شد و دو دوست باز خاصه بجهت فرزند خرم فرستادم و رسوم آذر از موضع مذکور کوچ واقع شد و به موضع مادل که دو کرده و یک پا بود نزل اجلال رویداد در اثنا س راه شش قطعه مرغابی و غیره شکار شد در چهارم یک ونیم کرده راه رفته حوالی راسر که تعلق نور جهان بیگم دارد محل نزل جلا و جلال شد هشت روز درین منزل مقام رویداد میر توزکی از تیر خد متکار خان به هدایت آمد فرمودم روز پنجم بهفت آمو و یک قطعه کلنگ و پانزده ماهی شکار شد روز دیگر جلگت سنگه و لد کنور کن اسب و خلعت یافته بوطن خود مرخص گشت به کیشور داس لاهم اسب شفقت شد یک زنجیر فیل به آلهه اد خان نقان عنایت شد بهمن روز یک گوزن و سه آمو و بهفت ماهی و دو مرغابی شکار کردم خبر فوت راجه سیام سنگه که از نینات لشکر بگش بود همدین روزها شنید شد روز پنجم سه آمو و پنج مرغابی و یک قشقله مرغ شکار گردید روز نهمین شب جمعه چون راسر جاگیر نور جهان بیگم بود مجلس جشن

عده شغل داغ در ترکی نام پزده ایست آبی که از داغ و داغ آب و بهندی جل کو گویند ۱۷ اشهر اللغات

و مهمانی ترتیب یافت و از جوهر مرصع آلات و آئینه نفیسه و رخوت دوخته و هر خنس و هر قسم پیشکشها از نظر گذشت و در شب اطراف
 و میان تالاب را که بغایت وسیع افتاد و چراغان نموده بودند بسیار مجلس خوبی ترتیب یافته بود آخر روز پنجشنبه مذکور امر را نیز طلب داشته
 حکم پیاله به اکثر بنده نامودم در سفرهای خشکی همیشه چند منزل کشتی همراه اردوئی ظفر قرین میباشد که ملاحان آنها را به اربابها همراه میکنند
 روز دیگر این مجلس به کشتیها نشسته متوجه شکار ماهی شدیم در اندک مدتی دو سبت و هشت ماهی کلان بیکدام درآمد که نصف آن از
 قسم ره بود شب در حضور خود بنده هفت قسمت نمودم در سیزدهم از راه امر کوچه واقع شد و چهار کرده راه شکار کنان به موضع بلوده
 منزل اردوئی گهوان پوسه گشت و دور روز دیگر درین منزل مقام فرمودم شانزدهم سه کرده و یک پاد راه رفته در موضع نهال محل
 نزول اجلال گردید ششم کبچ شد و دو کرده و یک پاد قطعه نموده شد درین روز فیلی به محمد رضا بیگ ایلچی دارای ابران عنایت شد
 موضع جوته محل سرادقات عظمت و اقبال گشت روز سیم کوچ نموده منزل دیو گافون بود مسافت سه کرده راه شکار کنان قطع شد
 و دور روز درین منزل مقام افتاد و آخر پاسه روز به قصد شکار سواری دست داد درین منزل امر به عجیب مشاهده گشت پیش از آنکه رایت
 عالیات بدین منزل و مقام رسیده و اجد سراسر به کنار تال عظیمی که درین موضع واقعست میرسد و دو پچه سارس را که از عالم کلنگ جاوز
 میگردد و شب که به منزل مذکور نزول افتاد و دو سارس کلان فریاد کنان در حوالی غلخانه که بر لب همین تال زده بودند ظاهر شدند چنانچه
 کسی نظمی داشته باشد بی وحشت و وحشت آغاز فریاد کرده پیش آمدند بخاطر رسید که البته باینها شمی رسیده است بیشتر آنست که
 پچه اینها را گرفته باشند بعد از تفحص خواجه سراسر که بجای سارس را گرفته بود آورده بنظر گذرانید چون سارسها فریاد دادند این
 پچه ها را شنیدند بقیایان خود را بر سر آنها انداختند و به گمان آنکه شاید طعمه باینها رسیده باشد هر یک ازین دو سارس طعمه در دهان آن
 پچه های نهادند و انواع غنچه اری میکردند آن دو پچه را در میان گرفته بال افشاندان و شوق کنان به آشیانه خود متوجه گشتن بستاندوم
 کوچ نموده سه کرده سه پاد قطع نموده موضع بهاس محل نزول اجلال گردید دور روز درین منزل مقام شد هر روز به شکار سواری دست
 داد در سبت و ششم رایت جلال در حرکت آمد و ظاهر موضع کامل محل بعد از قطع دو کرده منزل و مقام شد سبت و هفتم منصب بیع ارباب
 ولد میرزا شاهرخ از اصل و اضافت هزار و پانصدی ذات و هفت صد و پنجاه سوار مقرر شد در سبت و نهم کوچ شد دو کرده و سه پاد
 قطع نموده موضع لاسه که در نزدیکی برگنه بوده است محل اقامت گشت این روز مطابق عید قربان بود فرمودم که لوازم آن بجای
 آورند از تاریخ برآمدن اجمیر تا آخر ماه مذکور که سوم آذر باشد شصت و هفت راس نیمه گاو و دوا و غیره دسی و هفت قطعه مرغابی
 و غیر آن شکار شده بود و دوم دیماه از لاسه کوچ واقع شد سه کرده و ده جریب شکار کنان قطع نموده حوالی موضع کانه منزل و

مقام شد در چهارم کوچ واقع شده که یک پادرفته موضع سوزمه منزل گردید در ششم چهار و نیم کرده قطع نموده در ظاهر موضع بر دروا
نزول واقع شد در هفتم که مقام بود پنجاه قطع مرغابی و چهارده تشقلاغ شکار گشت روز دیگر هم مقام دست داد درین روز بخت و بخت
قطع مرغابی صید گردید روز نهم کوچ واقع شد چهار کرده و نیم پادشکار کنان و صید افکنان به منزل خوش تال فرود آمد درین منزل
عرض داشت معتبر خان رسید که چون حوالی ولایت رانامحل نزول شاه خرم گردید با آنکه قرار دادنه این بود صیت و صلابت افواج قاهر
تر نزل در ارکان صبر و ثبات اوانداخته در منزل اودسے پور که سرحد جاگیر ادو آمده ملازمت نمود و جمع شرائط و آداب بندگی را
بجا آورده دقیقه فردا گذاشت نه کرد شاه خرم مراعات خاطر او نموده به خلعت چار قب و شمشیر مرصع و کچوه مرصع و اسب عراقی و
ترکی و فیل اورا خوشدل ساخته به غرت تمام مرخص ساخت و فرزندان و نزدیکان اورا نیز به خلعت نواخت و از پیشکش او کبرنج و بجزیر
فیل و بخت و بخت راس اسب و خواجچه پر از جو اسب مرصع آلات بود سه راس اسب گرفته تهر را با دوازده و قرار یافت که پسرش کرن درین
یورش با هزار و پانصد سوار در رکاب با با خرم بوده باشد در دهم پسران راجه هاشمکه از جاگیر وطن خود آمده در حوالی رتخپور ملازمت
نمودند و سه زنجیر فیل و نه راس اسب پیشکش کردند و هر یک فرآور حالت خود به منصب سرفرازی یافتند چون حوالی قلعه مذکور محل
نزول ربابات جلال گشت بنایانے را که در آن قلعه مقید بودند چندے را آزاد ساختم درین منزل دو روز مقام افتاد و هر روز به شکار
سواری رویداد و سی و هشت قطعه مرغابی و تشقلاغ شکار شد و دوازدهم کوچ نموده بعد از قطع چهار کرده موضع کویله محل نزول گردید
در آثناے راه چهارده قطعه مرغابی و یک آهوشکار نمودم چهار دهم سه کرده و سه پادراه قطع نموده حوالی موضع ایکتوره منزل گشت
و یک راس نیله گاد و دوازده قطعه کردانک و غیره در آثناے راه شکار شد.

در همین تاریخ آغا فاضل که به نیابت اعتمادالدوله به حکومت لاهور معین است بخطاب فاضل خانی سر بلند گردید درین منزل دولت
همایون را برکنار تالابے ایستاده کرده بودند که نهایت صفاء و لطافت داشت بنا بر خوبی منزل دو روز مقام افتاد آخر آسے روز به شکار
مرغابی توجه نمودم پسر خرد مهابت خان بهره در نام درین منزل از قلعه رتخپور که جاگیر پدر اوست آمده ملازمت کرد و دوزنجیر فیل آورده بود
هر دو داخل فیلان خاصه گردید صنفی پسرانانت خان را به خطاب خانی و اضافه منصب سرفراز ساخته بخشی و واقعه نویسی صوبه گجرات ساختم
به دهم چهار نیم کرده در نور دیده موضع سایه محل اقامت گشت در روز مقام یک قطعه مرغابی و بخت و سه دراج شکار شد چون شکار خان
بخت ناسازی که میان او و خان دوران روستے داده بود پدر گاه طلب نموده بودم درین منزل عابد خان را بجای او به خدمت
بخشی گری و واقعه نویسی تعیین نموده شد و نوزدهم کوچ رویداد و کرده یک پاد و در نوشته حوالی موضع کوراکه برکنار آب چنبل واقع است

محل نزول گردید بنا بر خوبی جاد و لطافت آب دهنو سه روز درین منزل توقف دست داد هر روز در کشتی سوار شده به شکار مرغابی و سیر گشت دریا به مذکور توجه واقع شد در میست و دوم کوچ افتاد و چهار و نیم کرده شکار انگنان قطع نموده موضع سلطان پور و چیله محل نزول اردو و طفر قرین گشت روز مقام بمیران صد جهان پنج هزار روپیه داده او را بجا مقام او که بجا گیرش مقرب بود رخصت نمود و هزار روپیه دیگر به شیخ پیر محبت شد در میست و پنجم کوچ دست داد سه و نیم کرده شکار کنان قطع کرده موضع مانپور محل نزول گردید بنا بر ضابطه مقرب یک مقام و یک کوچ مقرر شد روز میست و ششم کوچ فرمودم چهار کرده و یک نیم پاوشکار کنان در نور دیده موضع اردو با منزل مقام گردید و در روز درین منزل توقف افتاد درین ماه دی چهار صد و شانزده قطعه جانور شکار شد و در هفت در لاج و یک صد و نود و دو تشکله مرغ و یک قطعه سارس و هفت قطعه کرونک و یک صد و پشترده مرغابی و یک خرگوش و غره همین مطابق دوازدهم محرم شش با محل در کشتیها نشسته متوجه منزل پیش شدم یک گھڑی از روز مانده در حوالی موضع رویا بهیره که محل اقامت بود رسیده شد چهار کرده و پانزده جریب راه قطع کرده شد و پنج قطعه دراج شکار کردم و همین ایام به بیست و یک کس از امرای نعلینات دکن خلعت زمستانی بدست کیچکنه فرستاده شد و ده هزار روپیه مقرر گشت که از امرای مذکور به شکار نه خلعت بگیرد این منزل طراوت و لطافت تمام داشت روز سوم کوچ شد باز بدستور روز پیشین بر کشتی سوار شده بعد از قطع دو کرده و یک نیم پاوشکار موضع کاکھاداس محل نزول اردو و طفر قرین گشت در آنجا راه که شکار کنان می آمد دراجی پریده در بونه افتاد پس از آنکه تفحص بسیار نموده شد یک از فراوان را امر کردم که اطراف آن بونه را قبل کرده دراج را بدست آورد و خود گذاره شدم درین اثنا دراجی دیگر برخاست آنرا باز گیرانیدم مقارن آن فراول آمد آن دراج آورده بنظر گذرانید فرمودم که باز را باین دراج سیر گردانیده آن دراج را که ما گیرانیده ایم چون جوان است نگاهدارند تا رسیدن این حکم میر شکار این باز را بهین دراج سیر کرده بود بعد از ساعتی فراول معروض داشت که اگر دراج را نمی کشم می میرد فرمودم که اگر چنین باشد بکشت چون تیغ بر حلقوم او نهاد باندک حرکتی از زیر تیغ خلاص نموده به پرواز درآمد بعد از آنکه از کشتی بر اسب سوار شدم ناگاه کنجشکی از اسب باد بر پیکان تیر یک از فراوان که در دست داشت در جلومین میرفت خود را زد و در ساعت افتاده جان داد از نیزه گهای زمانه حیرت و تعجب نمودم آنجا در لاج وقت نارسیده را حفظ نموده در اندک زمانی از سه محاطه چناناش خلاص داد و اینجا کنجشک اجل رسیده را این چنین به پیکان تقدیر در نیچه هلاک اسیر گردانید -

اگر تیغ عالم به خنجر جاس
نبرد رگه تا نخوابد خدا

بامرای کابل نیز خلعت زمستانی بدست قرایا دل فرستاده شد بواسطه لطافت جاد و خوبی هوا درین منزل مقام افتاد درین روز

خبر فوت یاد علی خان میدانی از کابل رسید پسران او را به مناصب سرافراز ساختیم بر منصب راوت شکر حسب التماس ابراهیم خان
فیروز جنگ پانصدی ذات و هزار سوار افزوده شد ششم کوچ وقوع بانفت و چهار کرده و یک نیم پا و از دره که به گهائی چاند مشهور است
گذشته موضع محار محل نزول اردو سے اعلی گردید این دره بغایت سبز و خرم خوش درخت بنظر در آمد تا این منزل که انتهای ولایت
صوبه اجمیر است هشتاد و چهار کرده راه قطع شد این منزل هم از منازل خوب بوده نور جهان یکم فرشته اینجا به بند و نذ که تا حال
بان کلائے دوشترنگ دیده شده بود فرمودم وزن نمودن و زده تولد پنج ماشه وزن در آمد موضع مذکور ابتدا سے ولایت مالوه است
مالوه از اقلیم دوم است درازی این صوبه از پایان ولایت کر نه تا ولایت بانسواله دو سست و چهل و پنج کرده میشود و پنهانیش از
برگن چند بری تا برگنه در بار دو سست دسی کرده شتر قی اود ولایت ماند هو شمالی قلعه نور جنوبی ولایت بکلان غربی صوبه گجرات
و اجمیر بسیار ولایت پر آب و خوش هوا است پنج دریا بغیر از نهرا و جویها و چشمهها در جاری ست گو داوری و سیما و کالی سند و
نیر او نر بباد هوا بیش باعتبار نزدیک ست زمین این ولایت نسبت باطراف پاره بلند است در قصبه و مهار که از جاها سے مقرر
مالوه است تاک در سالی دو مرتبه انگو می دهد و رادل حوت در ابتدا سے اسد اما در حوت انگو شیرین تر است کشاد و ز و محرقه اش
بے سلاح نمی باشند سست و چهار کرده و در وقت یک دام جمع این ولایت است و در وقت کار نه هزار دسی صد و چند نفر سوار و چهار یک
و بنقاد هزار دسی صد پیاده بایک صد و پنج فیل ازین ولایت بر می آیند ششم سه کرده و دو نیم پا و قطع نموده حوالی خراباد منزل و مقام گردیم
در شانک راه چهارده قطعه در راج و سه قطعه کردانک شکار شد و سه کرده شکار کنان در نور دیده حوالی موضع سند عماره محل نزول
گردید دریا ز دهم که مقام بود آخر پاس روز به شکار سوار شده نیله گاوسے راکشتم دو از دهم بعد از قطع چهار کرده و یک پا و ظاهر موضع
بجیاری منزل گشت در همین روز رانا امر سنگه چند سبد انجیر فرستاده بود الحق که میوه خوش است و تا غایت من انجیر نهند باین نظر
آید بودم اما کمتر میتوان خورد در پیش خوردن حضرت دار و چهار دهم کوچ دست داد چهار کرده و یک نیم پا و قطع نموده موضع بلبل
محل اقامت گردید راجه جاناک از زمین اران معتبر این حدود است و در انجیر فیل بیشک فرستاده بود از نظر گذشت در همین منزل
خریزه بسیار سے از کاریز که در نواحی هرات واقع است آوردند خان عالم هم پنجاه شتر فرستاده بود و مجلا باین فرادانے در سالک
پیش نیاورده بود و در یک خوان چندین قسم میوه حاضر آمد و در خیزه کاریز و خیزه بدخشان و کابل و انگو سمرقند و بدخشان و سیب
سمرقند و کشمیر و کابل و جلال آباد که از توابع کابل ست و انناس که از میوه پاس بنادر فرنگ است و در آگره بوتہ آن را نشانیده بودند
هر سال چندین هزار د باغات آگره که متعلق بخالصه شریفه است بر میدهند و کوله که در شکل و اندام خود تر از نارنج ست و چاشنی آن

به شیرینی مائل تر است و در صوبه بنگاله خوب میشود شکر این نعمت به کدام زبان او اتواند نمود والد بزرگوارم را به سبزه میل تمام بود به
 به خرپزه و انار و انگور چون در عهد دولت ایشان خرپزه کاری که فردا علی خرپزه و انار یزد که معروف و مشهور عالم است و انگور سمرقند
 به هندوستان نیاورده بودند هر گاه که آن میوه را بنظر درمی آید تا سفت تمام روی میدهد که کاش این میوه با دران عهد و ایام
 می آمد تا ادراک لذت آن میفرمودند در پانزدهم که روز مقام بود خرفوت میر علی دلد فریدون خان برلاس که از امر ازاده های
 معتبر این الوش بودند شنیده شد روز شانزدهم کوچ دست داد چهار کرده و نیم پا و قطع نموده حوالی موضع گری محل نزدل اردو
 فلک شکوه گردید در آشنای راه فرادلان خبر آوردند که بر سر درین نواحی هست به قصد شکار او متوجه شستم و بیک بندوق کاردار
 تمام ساختم چون دلاوری شیر برقرار داده شده است خواستم که احتیاط درون او را ملاحظه نمایم بعد از بر آوردن ظاهر شد
 که بخلاف حیوانات دیگر که زهره آنها خارج جگر واقع است زهره شیر بر درون جگر جا دارد بخاطر میرسد که دلاوری شیر بر این ممر خواهد بود
 شتر دهم بعد از قطع دو کرده و سه نیم پا و موضع امر را منزل گشت در نوزدهم که مقام بود به قصد شکار سوار شدم بعد از قطع دو کرده موضع
 بنظر درآمد در غایت لطافت و نزاهت و قریب به صد درخت انبه در یک باغ مشاهده گشت که بآن گلخانه و سبزی و خرمی درخت انبه
 کم دیده شده بود در همین باغ درخت بری بنظر درآمد در غایت عظمت و گلخانه فرمودم که طول و عرض و بلندی آن را به گز در آوردم
 بلندی آن از روی زمین تا سر شاخ هفتاد و چهار درع و دور تنه آن چهل و چهار نیم درع و پهنای آن یک صد و هفتاد و پنج نیم
 گز در آمد چون غریب تمام داشت نوشته شد روز بیستم کوچ دست داد در آشنای راه نیله گا و به تفنگ زده شد روز بیست و یکم
 که مقام بود آخر های روز به قصد شکار سوار شده بعد از معاودت بخانه اعتماد الدوله بجهت جشن خواجه خضر که آنرا خضر میگویند
 آدم و تاپیک پر شب در آنجا بسر برده به طعام میل نموده بدلتسرای همایون مراجعت اتفاق افتاد درین روز اعتماد الدوله را
 به نسبت محرمیت نواخته به قیام حرم سرا غرت فرمودم که از روی پوشند و بدین عنایت والا در اسر بلندی جا وید ساختم
 بیست و دوم حکم کوچ شد و سه کرده و نیم پا و قطع نموده موضع بول گری محل اقامت گردید در آشنای راه دو نیله گا و شکار شد
 روز بیست و سوم تیر که مقام بود یک نیله گا و به بندوق زدیم بیست و چهارم بعد از قطع پنج کرده ظاهر موضع قاسم بکیره منزل گشت
 در آشنای راه جانور سفیدی شکار شد که از عالم کوتاه پای به بود غایتا چهار شاخ داشت دو شاخ که به محاذی و بنا به چشم او واقع بود
 و دو انگشت بلندی داشت دو شاخ دیگر به فاصله چهار انگشت که بجانب قفا بود چهار انگشت بلندی داشت اهل هند این جانور
 را دو و صغاریه گویند و مقرر است که نران چهار شاخ و ماده آن شاخ ندارد و خپین مذکور شد که نوع این آهوز بهر نمیدارد چون

احشای درون اورا ملاحظه کردند هر ظاهر شد و معلوم گردید که این سخن اصلی نداشته است روز بیست و پنجم که مقام بود آخر هاس روز
 به شکار سواری دست داد یک نیل ماده به بندوق زددم مالجو برادرزاده قلیچ خان را که به منصب هزاری ذات و مقصد و پنجاه سوار سرفراز
 بود و در صوبه جاگیر داشت دو هزاری ذات و دو هزار و بیست سوار ساخته به خطاب قلیچ خانی سر بلند گردانیده به صوبه بنگال تعیین
 نمودم بیست و ششم کویج واقع شد چهار کرده دسه پاد قطع مسافت نموده ده قاضیان که در نواحی او حین واقع است منزل شد
 درخت ابنه بسیار درین منزل گل کرده بود دیره را بر کنار آبی ایستاده نموده جاسے و نشین ترتیب داده بودند و پاد و دله غزنین خان
 درین منزل به سیاست رسید این بے سعادت را بعد از فوت پدر نو اخته قلعه دولایت جالور را که جاد مقام پدران او بود باد
 مرحمت ساختم چون خرد سال بود مادرش اورا از بعضی قباچ منع میکرد آن رویا ازل و ابد با چند س از طاران خود شب
 به درون خانه و آمده ما و حقیقی خود را به دست خود می کشد این خبر به من رسید حکم فرمودم که ادر حاضر ساختند بعد از آنکه
 گناه او به ثبوت رسید فرمودم که به بیاسار ساینده و درین منزل درخت خرما س به نظر در آمد که اندام او و وضعیتش خیار
 غایت داشت اصل این درخت یک تنه دارد چون شمش گز بالا رفته و شاخ شده یک شاخ آن ده گز و شاخ دیگر نه گز و نیم
 فاصله میان هر دو شاخ چهار و نیم گز از زمین تا جاسے که شاخ و برگ بر آمده از طرف یک شاخ کلان شانزده گز از طرف
 شاخ دیگر پانزده و نیم گز و از جاسے که شاخ و برگ نبر شده تا سر درخت و نیم گز و دور آن دو نیم گز و یک پاد فرمودم
 که چو تره به بلند می سه گز بدور آن بنده در نهایت راستی و موزونی بود مصوران را گفتم که در مجاس جهانگیر نامه
 شبیه آنرا بکشند بیست و هفتم کویج شد دو کرده و نیم پاد و نور دیده ظاهر موضع هند وال نزول واقع گردید در اشناسے راه یک نیل شکار
 شد بیست و هشتم دو کرده راه قطع نموده منزل کالیاده محل نزول گشت کالیاده عمارتے است از بنا هاس ناصر الدین بن سلطان
 غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی که حاکم مالوه بود در ایام حکومت خود در حوالی او حین که از شهر هاس مشهور معروف صوبه مالوه است
 ساخته میگوند که حرارت بر طبیعت او غالب گشته بود چنانچه در آب بسیر میرد این عمارت را در میان رودخانه بر آورده و آب این رود
 را تقسیم نموده جوئے با ترتیب داده است و در اطراف و جوانب و بیرون و اندرون این عمارت آب مذکور در آورده و جوئها س
 خرد و کلان مناسب جا و مقام سرانجام نموده بسیار و نشین و فرح انگیز جانیست و از عمارات و منازل مقرر هندوستان است پیش
 از آنکه این منزل محل نزول گردد معماران فرستاده فرمودم که آنجا را از سر نو صفادهند سه روز بجهت خوبی و لطافت درین منزل مقام شد
 شجاعت خان از جاگیر خود در همین جا آمده ملازمت کرد او حین از شهر هاس قدیم است و از هفت معابد مقرر هینو ویکه این شهر است

در اجه بکر باجیت که رصد افلاک و ستارگان در هندوستان او نموده درین شهر ولایت می بوده از رصد او تا حال که هزار و سیست و شش
هجری و یازده سال از جلوس نست یکم هزار و شش صد و هفتاد و پنج سال گذشته و مدار استخراج منجمان هند برین رصد است این شهر
بر کنار آب سپهر واقع است اعتقاد هندوان اینست که در سال یکبار بے تعیین وقت آب این دریا شیر می گردد در زمان دالند
نیز گوهرم در وقتیکه شیخ ابوالفضل را بجهت اصلاح احوال برادرش شاه مراد فرستاده بودند او از بلده مذکور عرض داشت نموده بود که جمعی
کثیر از هندو مسلمان گواهی دادند که چند روز قبل ازین شبے این آب شیر شده بود چنانچه مردمی که در آن شب آب را از آن دریا برداشتند
بودند صبح ظروفت آنها پر شیر شده بود چون این سخن شهرت تمام داشت نوشته شد اما عقل من اصلا قبول نمیکند تحقیق این سخن را
اعلم عند الله تاریخ دوم اسفند از منزل گایاده بر کشتی سوار شده متوجه منزل پیش شدم مگر نشینده بودم که سانسای مرتاضی
چند روپ نام که چندین سال است که نزدیک به معموره او حین در گوشه صحرا از آبادانی دور متوجه مشغول پرستش معبود حقیقی است خواست
صحبت او بسیار داشتیم و قتیکه در دار الخلافت آگره بودم میخواستیم که او را طلبیده به بنیم غایتاً ملاحظه تصدیق او کرده نه طلبیدم چون جواب
شهرند گوید رسیدم از کشتی برآمده نیم پا و کرده پیاده بیدان او متوجه گشتم جایکه بودن خود اختیار نموده سوراخے است که میان پشته
کنده دروازه در آمد اول آن محرابے شکل افتاده به طول یک گز بعرض ده گره و فاصله ازین دروازه تا سوراخے که اصل نشیمن گاه
اوست دو گز و پنج گره طول و یازده گره و یک پا و عرض دارد و ارتفاع از زمین تا سقف یک گز سه گره و سوراخیکه درون آن نشیمن
جاسے درنی آید طولش پنج و نیم گره و عرضش سه و نیم گره است شخص ضعیف جثه بصدتشولش بدرون آن تواند درآمد طول و عرض آن
سوراخ همین مقدار بوده باشد نه بویا سائے دارد نه فرش گاهے و نه مادران سوراخ تنگ و تیره می گذرانند در ایام زمستان و هوا
سرد بآنکه برهنه محض است و جز پارچه لته که پیش و پس خود را پوشیده لباسی ندارد هرگز آتش هم نمی افروزد چنانچه ملاسے مردم از
زبان درویشے بظلم درآمدده

پوشش مار و زتاب آفتاب | شب نهائے دلجات از ما هتتاب |

در آبی که نزدیک به محل بودن اوست هر روز دوبار رفته غسل میکند روز یکبار بدرون معموره او حین در سائے آید و بجز خانه سه نفر
برهنه که از جمله هفت نفر اختیار کرده است و صاحب زن و فرزند اند و اعتقاد درویشے و قناعت بانها دارد در آمده پنج نفر از خوردنی
که آنها بجهت خوردن خود ترتیب داده اند بطریق گدائے بر کف دست گرفته بے خابیدن فرو میبرد تا ذائقه ادراک لذت آن نکند
بشرطیکه درین سه خانه مصیبتے روز داده باشد و ولادت واقع نه گشته زن حایض درین خانه نباشد طریق زیست و زندگانی او برین

نہج است کہ نوشته شد بخوان ملاقات مردم نیست لیکن چون شهرت تمام یافتہ مردم بدیدن او میردند خالی از دانش نیست علم
 بپادشاه را کہ علم تصوف باشد خوب و زریںہ تاشش گھڑی باوصحت داشتہ سخنان خوب مذکور ساخت چنانچہ خیلے درمن اثر کرد اور
 ہم صحبت من در افتادہ و حالیکہ والد بزرگوارم قلعہ اسیر و ولایت خاندیس راجع نمودہ متوجہ دارالخلافہ اگرہ بودند درہمین جا و
 مقام اورادیدہ بودند ہمیشہ خوب یاد میکردند و انایان ہند برائے زیست و زندگی طائفہ برہمن کہ اشرف طوائف ہنود اند چہار
 روش قرار دادہ اند و مدت عمر چہار قسم ساختہ اند و این چہار طور را چہار اسم میگویند در خانہ برہمن پسرے کہ متولد میگردد تا مدت
 ہفت سال کہ مدت طفولیت است اورا برہمن نمی گویند و تکلیف برو نیست بعد از آنکہ بہ سن ہشت سالگی رسید مجلسی را ترتیب
 دادہ برہمنان را جمع می سازند و رسی از گاہ سوخ کہ آنرا مونجی گویند بہ درازی دو گزدیک پاوی باشد دعا و افسونہا بران خواندہ
 و سہ گرہ بنام سہ تن از پاک نہادانی کہ بآئنا اعتقاد دارند بران زدہ در میان اوی بندند و زتارے از ریمان خام تافہ حامل دار
 بردوش راست اوی اندازند چوبے بدرازی یک گزدکسرے کہ بخت محفوظ داشتن خود از آسیب موزیات و ظرفے از من بخت
 خوردن آب بدست او دادہ اورا بہ برہمن داناسے می سپارند کہ تا دو از دہ سال در خانہ او بسر بردہ بخواندن بید کہ آنرا کتاب آتمی
 اعتقاد دارند مشغول نماید و ازین روز باز اورا برہمن میخوانند و درین مدت میباید کہ مطلق گردد لذات جسمانی نگردد چون نیمہ روز بگذرد
 بطریق گدائے بخانہ برہمن دیگر رفتہ انچہ باو دہند نزد استاد آورده بہ رخصت او تناول نماید و از پوشش بغیر لنگی کہ پاسی کہ ستر عورت
 کند و سہ گزد کہ پاس دیگر کہ بردوش اندازد چیزے دیگر اختیار نہ نماید این حالت را برہمن چرچ گویند یعنی مشغولے بہ کتاب آتمی بعد از
 گذشتن مدت مذکور بہ رخصت استاد و پدر کد خدا شود درین وقت اورا رخصت است کہ از جمیع لذات حواس پنجگانہ خود را بہرہ مند
 گرداند تا وقتیکہ اورا فرزندے بہر سدا کہ سنش بہ شانزدہ سالگی رسیدہ باشد و اگر اورا فرزند نشود تا سن چہل و ہشت سالگی در بک
 تعلق بسر برد این ایام را اگر بہت خوانند یعنی صاحب منزل انگاہ از خویشان و اقربا و بیگانہ و آشنا جدائی گزیدہ و اسباب عیش
 و عشرت را فرود ہشتہ از تعلق آباد کثرت بہ مقام تنہائی نقل نمودہ در خجل بسر برد این حالت را مان پرست نامند یعنی سکونت خجل
 و چون مقرر ہنود است کہ بیچ عمل خبر از اہل تعلق بے شرکت و حضور زن کہ اورا نیمہ مرد گفته اند تمام نمی شود و ہنوز بعضے اعمال عبادت
 اورا در پیش است زن را ہمراہ بہ خجل برود اگر او حاملہ باشد رفتن را موقوف دارد تا وقتیکہ بزاید دسن بچہ بہ پنج سالگی رسد انگاہ
 فرزند را بہ پسر کلان یا دیگر خویشان سپردہ غریبت خود را بہ فعل آورد و بچہ این اگر زن حایضہ باشد توقف نماید تا وقتیکہ پاک گردد
 بعد ازین باو مباشرت نہ نماید و خود را بہ ملاقات او آلودہ نہ سازد و شبہا قطعے در میان آلت نہادہ خواب کند تا دو از دہ سال

درین مقام بسر برد و خورش او از نباتات باشد که در صحرا و جنگلها خود رسته باشد و زنا را با خود میدارد و عبادت آتش بجای آورد و اوقات را به گرفتن ناخن و مو و اصلاح ریش و بردن صنایع نمی سازد چون این مدت بروشی که مذکور گشت بانتهای رساند دیگر باره بخانه خود بیاید و زن را با فرزندان و برادران و خویشان او سفارش نموده خود بملازمت مرشد کامل رفته هر چه باو باشد از زنا و مو و سر و غیره در حضور او در آتش انداخته بسوزد و بگوید هر تعلقی که داشتم حتی که ریاضت و عبادت و اختیار از دل خود بیرون کردم و راه خواطر را بر دل به بند و در مراقبه حق همیشه مشغول باشد و هیچ چیز را بغیر از موجود حقیقی صاحب وجود نداند و اگر سخن از علم کند علم میدانت باشد که حاصل آنرا با باغانی درین بیت به نظم در آورده :

یک چراغ ست درین خانه که از بر توان
هر طرف می نگرم آنجمنی ساخته اند

و این حالت را سر پ بیاس گویند یعنی همه گذشتن و صاحب این مقام را سر پ بیاسی نامند بعد از ملاقات جد روپ بر فیل سوار شده از میان محموده او چین گشته و موازی سه هزار و پانصد روپه زر زرنگی در گذشتن بردست راست و چپ خود افشاندم و یک کروه و سه پا قطع نموده بطاهره داو و کپور که محل نزول اردو و نفر قرین بود فرود آمدم در روز سوم که روز مقام بود بنابر اشتیاق محبت جد روپ بعد از نیم روز بیدن او توجه گشتم و داش گفتمی به ملاقات او سرور خاطر بودم درین روز هم سخنان خوب مذکور گشت قریب به شام داخل دولت سرا گشتم روز چهارم سه کروه و یک پا نور دیده شد حوالی موضع جراد در باغ پیرایه نزول اجالی گشت این منزل هم بغایت خوش و خورم و پر درخت جا بود در ششم کوچ واقع شد بعد از قطع مسافت چهار کروه و سه پا و بر کنار تال دیبال پور بهر نزول افتاد بنا بر خوبی جاد مقام و لطافت مال درین منزل چهار روز مقام نموده شد و آخر کار هر روز بر گشتی سوار شده به شکار مرغابی و دیگر جانوران آبی مشغولی می نمودم درین منزل انگور نخری از احمد نگر آورده بودند اگر چه در بزرگی با انگور نخری کابل نمی رسید اما در لطافت از آن هیچ کمی نداشت منصب بدیع الزمان و لایمیز از شاه رخ بالتماس فرزند بابا خرم هزار و پانصدی ذات و هزار سوار مفر گشت یازدهم کوچ نمودم بعد از قطع سه کروه و یک پا حوالی برگنه دولت آباد محل افتاد اگر دید در دوازدهم که مقام بود به قصد شکار سواری دست داد در موضع شیخ پور از مصافحات برگنه مذکور درخت بری بنظر در آمد در غایت بزرگی و تنادری در تنه آن سزده گز و نیم و بلندی از پنج تا سر شاخ یک صد و بیست و هشت درع و یک پا و اطراف شاخها که از تنه جدا شده سایه گستر گردیده است و بیست و سه درع و نیم و شاخه که بیست و دندان فیل بران ظاهر ساخته اند چهل گز درازی آن در دقتیکه حضرت والد بزرگوارم از اینجا میگذشته اند سه گز و سه پا و بالا از تنه بیخه که سر زمین نهاده بیخه خود را بطریق نشانه بر آنجا نهاده اند

من بر شلخ پنج دیگر هشت گز بالا فرمودم که پنجه مرا نیز نقش کنند و بجهت آنکه بمرور زمان این نقش فرسوده نگردد صورت هر دو پنجه را بر سنگ مرمر
نگار نموده بر همان تنه درخت نصب سازند و فرمودم که بر اطراف آن درخت چو تیره به صفات ترتیب دهند چون در ایام شاهزادگی به میر
فضیال الدین قزوینی که از سادات سیفی است و در زمان دولت من به خطاب مصطفی خانی سرفرازی یافته و عده نموده بودم که برکنه
مالده را که از پرگنات مشهور بنامه بنگاله است بطریق التعماد و فرزند آن او مرحمت نمایم درین منزل این عطیه عظمی در شان او از توه
به فعل آمد در سیزدهم کیمچ واقع شد از منزل مذکور به قصد سیر و شکار با بعضی از محکما و چندی از نزدیکان و خدمتگاران از اردو
جدا شده به موضع حاصل پور متوجه گشتم و اردو در حوالی بالچحه فرود آمد و مادر موضع ساگور منزل فرمودیم از خوبی و لطافت این موضع
چه نویسد درخت انبه بسیار درین باسرا میر و خرم مجلا درین منزل بنا بر بنبره و خرمی جاسه روز مقام شد و این موضع از تغیر
کیشو مارو به کمال خان قراول مرحمت نمودم و حکم شد که بعد ازین موضع مذکور را کمال پور میگفته باشند در همین منزل شب شهور
واقع شد جوگی بسیار جمع آمده بودند و از این شب به فعل آمد و بادانایان این طائفه صحبتها داشتند درین روزها سه نیله گاو و شکار
نمودم خبر گشته شدن راجه مان در پنجارسید و او را به سردارے لشکرے که بر سر قلعه کانگڑه تعیین بود معین ساخته بودم چون به لاهور
میرسد می شنود که سنگرام که یکے از زمینداران کوستان پنجاب ست بر سر جاد مقام او آمده بعضی از ولایات او را به تصرف در آورد
است دفع او اولی دانسته بر سر او متوجه میشو و چون سنگرام مذکور را قوت مقاومت با او نبود ولایات تصرف شده را میگذارد و
به کوه های صعب و محکمهای شکل پناه میبرد و راجه مان سر در پی او نهاده بهمان محکمهای می آید و از غایت غرور و ملاحظه پیش و پس
در آمد و بر آمد خود نا کرده به اندک جماعتی خود را با و میرساند سنگرام چون می بیند که جاسه گزیر محل بدر روند و در مقتضای این بیت

وقت ضرورت چو نماند گزیر | دست بگیرد شمشیر تنیر

در مقام مقابله و مدافعه درمی آید به حسب تقدیر سنگ به راجه مان میرسد و جان بجان آفرین می سپرد و شکست بر مردم ادنی قهر
و جمع کثیرے کشته میشوند بقیه مردم زخمی اسب و برات انداخته بعد تشویش نیچانے برمی آورند و هفدهم از ساک پور کوچ نموده
بعد از قطع سه کوه به موضع حاصل پور رسیدم در آشنای راه یک نیله گاو شکار شد موضع مذکور از جا بایست مقرر معین صوبه مالوه
است انگور فراوان و درخت انبه بیرون از حساب و شمار دارد آنها را روان بر اطراف آن جاری دقتی رسبم که انگور آن
مخلاف موسم انگور ولایت رسیده بود به آن ارزانی و فرادانے که ادنی پا چینی آن مقدار که خواهد و میر باشد بخرد و خنکاش گل کرده
بود و قطعه قطعه برنگهای گوناگون بنظر درمی آمد مجلا باین لطافت دیهی کم بیاشد سه روز دیگر درین موضع مقام افتاد سه نیله گاو و بنده

انداخته شد در بست و یکم از حاصل پور بدو کوچ بار دوسه بزرگ داخل گشتم در آشنای راه یک پله شکار شد روز یکشنبه بست دوم
از حوالی لعلچه کوچ کرده تالی که در پایان قلعه ماند و واقع بود محل نزول گشت درین روز قراولان خبر آوردند که شیر را درین سه کره
در قبل داریم با آنکه روز یکشنبه بود و درین دوروز که روز نهم بود و پنجشنبه بود و شکار بند و قوت متوجه نمی شوم بخاطر رسید که چون از
جانوران موزی ست دفع باید کرد متوجه شدم چون بجای مقام اورسیدم در سایه درختی نشسته بود از بالا فیل دهن اورا که
نیم باز بود در نظر داشته بند و قوت را کشاد دادم به حسب اتفاق بدرون دهن او در آمده در کله و مغز او جا کرد و همین یک بند و قوت
کار او را تمام ساختم بعد از آن جمعی که همراه بودند هر چند تفحص نمودند که محل زخم را بیان نداشتند یافت چه بحسب ظاهر بر هیچیک
از اعضا علامت زخم بند و قوت نبود آخر الامر فرمودم که دهن او را ملاحظه نمایند بعد از آن ظاهر شد که گوی بدهن او رسیده بود
و بدین زخم از پا در آمده گرگ نرسه میرزا رستم شکار کرده بود و در دستجو استم که ملاحظه نمابم که زهره او بطریق زهره شیر در درون جلگه
واقع است یا مانند جانوران دیگر در درون جلگه دارد بعد از تفحص ظاهر شد که زهره او هم در درون جلگه میباشد روز دوشنبه
بست و سوم یک پسر گذشته به طالع سعد و ساعت فرخ به مبارکی بر فیل سوار شده به قلعه ماند و متوجه گشتم یک پسر و سه گهری از
روز نهم که گذشته داخل منازل که جهت نزول اجلال ترتیب داده بودند شدم یک هزار و پانصد روپیه در راه انشاندم از اجمیر
تا ماند که یک صد و پنجاه دانه کرده بود در عرض چهار ماه و در دز به چل و شش کوچ و هفتاد و هشت مقام نور دیده آمد درین چل و
شش کوچ منازل به حسب اتفاق در جاها و دنگش بر کنار تالابها یا جوها و نهراهای عظیم که پر درختها و سنبلها و خنکاشزارها
گل کرده داشت واقع میگشت در روزی که گذشت که در مقام و کوچ شکار نه شده باشد تمام راه بر اسب و فیل سوار سیر کنان
و شکار افگنان می آمدیم و شقت سفر اصلا ظاهر نشد گویا که از باغی به باغی نقل می افتاد درین شکارها آصف خان و میرزا رستم
و میر میران و انیسرا و ویدایت آمد و راجه سارنگ دیو و سید کاسو و خواص خان همیشه در جلومین حاضری بودند چون پیش از آنکه
رایات جلال متوجه این حدود گردید و عبد الکریم معمور را که بجهت تعمیر عمارات حکام سابق در ماند و فرستاده بودم مشارالیه در
که رایات اقبال در اجمیر نزول داشت بعضی از عمارات قدیم که قابل تعمیر بود مرمت نموده بعضی جاها را مجدداً احداث نمود
مجملاً منزله ترتیب داده که تا غایت در هیچ جا بدان نرسید و لطافت عمارت معلوم نیست که با تمام رسیده باشد قریب سه لک
روپیه که دو هزار تومان ولایت بوده باشد صرف آن شده بایستی که این عمارت رفیع در شهرهای رفیع که قابلیت نزول اجلال
میداشت واقع می بود این قلعه بر بالا که کوچه واقع است در آن ده کرده به مساحت در آمده در ایام برسات جائز

به خوش هوای و لطافت این قلعه نمی باشد شبها در قلب الاسد مرتبه سر می شود که بے لحاظ نمی توان گذرانید و روزها احتیاج
 به آذین نمی شود گویند که پیش از زمان راجه بکر راجه بود بے سنگ دیو نام در زمان او شخصی بجهت آوردن گاه به صحرا برآمد و
 در آتشی درویدن داسی که در دست داشت بزرگ طلا ظاهر گشت و او داس خود را چون متغیر دید نزد دادن نام آهنگر آورد
 که اصلاح آن نماید آهنگر دانست که این داس طلا شده قبل ازین شنیده بود که درین دیار سنگ پارس که به ملاقات آن آهنگر
 طلا میگردیدست در ساعت آن گاه را همراه گرفته بدان جا و مقام آمد و آن سنگ را بدست آورد بعد از آن این گوهر بے بها
 بنظر راجه وقت گذرانید راجه بوسیله این سنگ زر را حاصل نموده پاره ازان صفت عمارات این قلعه نموده در عرض دوازده سال
 با تمام رسانید و به خواستش آن آهنگر بیشتر سنگها که در دیوار این قلعه تعبیه نموده اند بهیئت سندان تراشیده فرموده که بکار بردند در آخر
 عمر که دل از دنیا برگرفته بود بر ساحل دریای نرمد که از معابد مقرر بنمود است مجلسی ترتیب داد و برهمنان را حاضر ساخته بهر یک لطفها
 و شفقتها از نقد و جنس نمود چون نوبت برهنه که نسبت قدیم باو داشت رسید این سنگ را بدست او داد و از ناشناسانی خوشگین شده
 آن گوهر بے بها را در آب انداخت بعد از آنکه بر حقیقت او مطلع گشت به حسرت جاوید گرفتار آمد هر چند تفحص نمود اثری از آن ظاهر
 نگشت این مقدمات کتابیست از زبان شنیده شد اما این حکایت را اصلا عقل من قبول نمی کند و در پیش من یتالی می نماید
 ماند و سرکاریست از سرکارهای مقرر صوبه مالوه یک کر و روسی دهنه لک دادم جمع اوست مدتها تختگاه سلاطین این دیار بود عمارات
 و اثرهای سلاطین قدیم بسیار در او برپا و برجاست و تا حال نقصانی بدانجا راه نیافته در مبیت و چهارم به قصد سیر عمارات سلاطین
 سابق سوار شدم اول به مسجد جامع که از بناهای سلطان هوتنگ غوریست در آمدم بغایت عمارات عالی بنظر درآمد تمام از سنگ تراشیده
 ساخته اند و با آنکه یک صد و هشتاد سال از زمان ساختن آن گذشته چنان مشاهده می شود که گویا امروز بنا و دست از عمارت
 آن کشیده است بعد از آن به عمارت مقبره حکام خلجیه در آمدم که قبر و سیاه ازل و ابدا نصیر الدین ابن سلطان غیاث الدین
 نیز در آن جا واقع بود چون مشهور است که آن بے سعادت به قتل پدر خود سلطان غیاث الدین که در سن هشتاد سالگی
 بوده اندام نموده و مرتبه زهر داد و او به زهر مرده که در بازو داشت دفع آن نمود در مرتبه سوم کاسه شرابی به زهر آمیخته
 به دست خود به پدر داد که این را بے باید نوشید پدر چون اتمام او درین کار فهمید اول زهر مره از بازوی خود باز کرده
 پیش او انداخت و رو به عجز و نیاز مندی بدرگاه خانی بے نیاز آورده بر زبان راند که خداوند عمر من به هشتاد سال رسید
 و این مدت را بدولت و عشرت و کامرانی گذرانیدم چنانچه هیچ بادشاهی را بمرگزشته و اکنون که زمان یازدهمین من است امید دارم

کہ نصیر را بہ خون من نہ گیری و موت مرا با جل مقدر حساب نموده باز خواست آن نہ نمائی بعد از ادا سے این کلمات این کاسہ شربت بر ہر
آیینختہ را لا جرعہ در کشید و جان بجان آفرین سپرد و مقصود او از ذکر این مقدمہ آن بود کہ ایام دولت را بہ عیش و عشرت گذرانیدہ ام کہ
ہیچیک از سلاطین را بمر نہ گشتہ است کہ چون در سن چہل و ہشت سالگی با درنگ حکومت نشست بجرمان و نزدیکان خود اظہار نمود
کہ در خدمت پدر بزرگوار خود مدت سی سال است کہ لشکر کشی نمودہ در لوازم تردد سپاہگیری تفسیر سے نکرده الحال کہ نوبت دولت
بمن رسید ارادہ ملک گیری ندارم و میخواہم کہ بقیہ عمر را بہ عیش و عشرت بگذارم میگویند کہ پانزدہ ہزار زن در محل خود جمع نمودہ
شہر سے ازین طائفہ ترتیب دادہ مشتمل بر جمع طوائف از اقسام و اصناف پیشہ کار و حاکم و قاضی و کو تو ال و آنچه بجهت نظام شہر
در کار است از زنان تعیین نمودہ بود و ہر جا خبر کنیز سے صاحب جمال شنیدی تا بدست نیاد ردی از پانزدہ شستہ اقسام صنائع و علوم
بہ کنیزان آموخت و بہ شکار میل بسیار داشت آہو خانہ ساختہ بود و در انجا اصناف جانوران جمع آوردہ اکثر اوقات با زنان در ان
آہو خانہا شکار میکرد و مجلا در مدت سی و دو سال زمان حکومت خود چنانچہ قرار دادہ بود بر سر بیچ غنیمی سواری نکرد و این مدت را بفرغت
و آسودگی و عشرت گذرانید و بچنین سچکس بر سر ملک او نیامد بزرگانہا است کہ چون شیر خان افغان در ایام حکومت و سلطنت خود
با وجود جوان طبعی بر سر قبر نصیر الدین رسید بجهت ہمین عمل شنیع بہ جمعی کہ با و ہمراہ بودند فرمود کہ چو بہا بر سر قبر او زدند من نیز چون بہ قبر
او رسیدم بکدی چند بر گور او زدہ بہ بند ہا کہ در ملازمت بودند فرمودم تا قبر او را لکد کار سے نمودند چون خاطر را بدین تسلی نشد گفتم کہ
گور او را شگافتہ اجزائے ناپاک او را با آتش اندازند باز بخاطر رسید کہ چون آتش نوریت از نورانی جفت ست کہ بہ سوختن جسد
کثیف او آن جوہر لطیف آلودہ گردد و نیز مباد کہ ازین سوختن در نشاء دیگر تخفیفی در عذاب او رود فرمودم کہ استخوانہا سے فرسودہ
او را با اجزائے خاک شدہ در دریا سے نزدیک انداختند چون در ایام حیات بواسطہ حرارتی کہ در طبیعت او غالب بود ہمیشہ در آب
بسر میرد چنانچہ مشہور است کہ در حالت مستی یکبار خود را در یکی از حوضہا سے کالبادہ کہ عمق تمام داشت انداخت چند سے از خدمتگاران
محل سعی نمودہ موی او را بدست در آوردند و از آب بیرون کشیدند بعد از آنکہ بہ ہوش آمدند کہ رساختند کہ چنین امر سے واقع شد
از شنیدن این مقدمہ کہ مو سے سر او را کشیدہ بر آوردند بسیار غضبناک گشتہ فرمود کہ دست آن خدمتگار را بریدند بار دیگر کہ این قسم
حالتی دست داد ہیچکس بہ بر آوردن او جرات نکرد تا در آب غوطہ خوردہ جان داد بحسب اتفاق بعد از گذشتن یک عدد دہ سال
از فوت او این مقدمہ بوقوع آمد کہ اجزائے فرسودہ او ہم بآب پیوست در ہیئت و ہشتم عبد الکرم را بہ جلد و سے عمارات ماند کہ
بہ حسن سعی و اہتمام او با تمام رسیدہ بود بہ منصب ہشت صدی ذات و چہار صد سوار از اصل و اضافہ سرفراز ساختہ بخطاب معزز

بلند نام گردانیدم در همان تاریخ که ریات جلال به قلعه ماند و در آمد فرزند بلند اقبال سلطان خرم با عساگر منصوره به شهر برهان پور که حاکم
 نشین ولایت خانایس است داخل میشو و بعد از چند روز عزرائض افضل خان و راسه رایان که در وقت برآمدن اجمیر فرزند مشاریه
 آنها را به همراهی ایلچی عادل خان مرخص ساخته بود میرسد شعر بر آنکه چون خبر آمدن بایان به عادل خان رسید هفت کرده با استقبال
 فرمان و نشان شاهزاده بلند اقبال برآمده در لوارم تسلیم و سجده و آداب که معمول در گاه است سر موئی فرود گذاشت نه نموده درین
 ملاقات اظهار دو تخواهی بیش از پیش نموده تعهد کرد که ولایاتیکه از نصرت اولیای دولت قاهره برآمده مجموع را از غیر تیره بخت استخراج
 نموده بمصرف بند هاسه بادشاهی باز گذارد و تقبل نمود که پیشکش لائق به همراهی ایلچیان به غرت تمام روانه درگاه سازد بعد از ذکر این
 مقدمات ایلچیان را به غرت تمام بجا و مقامی که بخت آنها ترتیب یافته بود فرود می آوردند در همان روز کس به غیر فرستاده مقدما تیکه با و اعلام
 می بایست نمود و پیغام میداد این اخبار از عزرائض افضل خان و راسه رایان به مسامع جلال رسید از اجمیر تا روز دوشنبه بستی و سوم
 ماه مذکور در مدت چهار ماه و قلاوه شیر و بستی و هفت راس نیله گاودشش راس چیتل و شصت راس آهوس و بستی و سه خرگوش و دوا
 و یکمزد و لیست قطعه مرغابی و سایر جانوران شکار شده بود درین شهاب حکایت شکارها به ایام پیش و شوق خواهشی که خاطر را بدین
 شغل بود با ستادها به پای سریر خلافت مبعثر نقل می نمودم بخاطر رسید که آیا شماره شکار که از ابتدا به سن تیر تا حال واقع شده است
 توان آورد بنابرین مقدمه بواقع نویسان و مشرفان شکار و قراولان عمل و فعله این خدمت افز نمودم که در صد تحقیق شده آنچه از هر جنس
 جانور شکار شده مجموعه را فراهم آورده به من بشنوا نند ظاهر شد که از ابتدا به سن دوازده سالگی که نه نهصد و هشتاد و هشت سال هجری
 لغایت آخر همین سال که یازدهم سال است از جلوس همایون و سن من به پنجاه سال قمری رسیده است و هشت هزار و پانصد و سی و دو شکار
 در حضور واقع شده از نیلجه هفده هزار و یک صد و شصت و هفت جانور بدست خود به بندوق و غیره برین موجب شکار نموده ام جانوران
 چنده سه هزار و دو لیست و سه از قلاوه و راس و غیره شیر هشتاد و شش قلاوه و خرس و چیت و در دوا و دلا و دکنار و نه قلاوه نیله گاود شصت
 و هشتاد و نه راس ماکه از عالم گوز نست غایتا در بزرگی و کلانے برابر نیله گا و میشود سی و پنج راس آهوس و نر داده و چکاره و چیتل و بز کوهی
 و غیره یک هزار و شش صد و هفتاد و راس و قوچ و آهوس و سرخه و بستی و پانزده راس گرگ شصت و چهار راس گاومیش و صحرایی سی و شش
 راس خوک و در راس زنگ بستی و شش راس قوچ کوهی بستی و در راس از علی سی و دو راس گوز خرنش راس خرگوش بستی و سه
 راس جانوران پرنده سیزده هزار و نه صد و شصت و چهار کبوتر و سیزده هزار و سی صد و چهل و شصت قطعه لکڑ و جگر سه قطعه عقاب و دو دست
 قیوان بستی و سه قطعه چنغسی و نه قطعه قوطان دوازده قطعه موش و پنج قطعه کنجشک چهل و یک قطعه فاخته بستی و پنج قطعه بوم

سی قطعه مرغابی و قاز و کاروانک و غیره یک صد و پنجاه قطعه زراغ سه هزار و دویست و هفتاد و شش قطعه جانور آبی گرچه که ننگ ازان
تعبیر توان نموده غده

جشن دوازدهمین نوروز از جلوس همایون

یک گهری از روز و شنبه سیم ماه مذکور مطابق دوازدهم ربیع الاول سنه ۱۲۶۶ مانده حضرت نیر اعظم از برج حوت به عشرت سرا
حل که خانه شرف و سعادت اوست انتقال فرمودند در همین وقت نوحیل که ساعت سعد بود بر تخت جلوس نمودم بدستور سابق معتد
فرموده بودم که دیوانخانه خاص و عام را در آئینه نفیسه گرفته آئین بندی نمایند با وجودیکه اکثر اماراد اعیان دولت در خدمت فرزند خرم
بودند مجلس ترتیب یافته که از سنوات سابق هیچ کمی نداشت پیشکش روز سه شنبه به اند خان مرحمت نمودم در همین روز که غره فروردین
سنه دوازده است عرضداشت شاه خرم رسید مضمون آنکه جشن نوروزی بدستور سالها به گذشته ترتیب یافت اما چون ایام سفر
و یساق در میان ست پیشکش همه ساله به بند با معات شود این معنی بغایت مستحسن افتاد فرزند و بلند را به عای خیر مندی یاد آورده
از درگاه آئین خیریت دارین بخت او مسالت نمودم و حکم کردم که درین نوروز هیچکس پیشکش نگذارد بواسطه افساد دنیا که در اکثر مزارع
و طبیعتها مقرر است فرموده بودم که هیچکس متوجه به کشیدن آن نشود و برادرم شاه عباس نیز بفرمان مطلع گشته در ایران میفرمایند
که هیچکس ترکیب کشیدن آن نکرده چون خان عالم به مداومت کشیدن تنباکو به اختیار بود در اکثر اوقات بدین امر قیام و اقدام می نمود
یا دگار علی سلطان ایچی دارا اے ایران انیمعنی را به شاه عباس عرض بنماید که خان عالم یک لحظه به تنباکو نمی تواند بود جواب عرضداشت
او این بیت مرقوم می سازد

رسول یار میخواید کند اظهار تنباکو	من از شمع و فاروشن کنم بازار تنباکو
-----------------------------------	-------------------------------------

خان عالم نیز در جواب بیتی گفته فرستاده است

من بیچاره عاجز بودم از اظهار تنباکو	از لطف شاه عادل گرم شد بازار تنباکو
-------------------------------------	-------------------------------------

در سوم ماه مذکور حسین بیگ دیوان بنگاه سعادت آستان بوسی دریافته دوازده زنجیر فیل فروداده پیشکش گذراند طاهر بخشی بنگاه
که مخاطب و معاتب به بعضی تفصیلات بود سعادت کورنش دریافته فیلان ادکه بست و یک زنجیر بود از نظر شرف گذشت دوازده زنجیر
پسند افتاده تمه را با و مرحمت نمودم درین روز مجلس شراب ترتیب داده با کثر بند بائیکه در ملازمت بودند شراب مرحمت نموده همه را مست

باده اخلاص ساختم در چهارم قرار دادم خبر رسانیدند که بیری در حوالی سکر تالاب که درون قلعه از عمارات مقرر حکام مانده است قبل
 داریم همان محطه سوار شده متوجه آن شکار گشته آن بیزند کور ظاهر گشت بر احدیان و جماعه که در جلو بودند حمل آور گشته ده دوازده
 نفر را مجروح و زخمی ساخت آخر الامر به سه روز ووق کار او ساخته شد و او را از بند هاسه خدا داده ساختیم در هشتم منصب میر میران
 که بیزاری ذات و چهار صد سوار و هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار مقرر گشت در نهم حسب الائمه اس فرزند خرم بر منصب
 خان جهان بیزاری ذات و سواران ده شد که شش بیزاری ذات و سوار بوده باشد و یعقوب خان که به هزار و پانصدی ذات
 و هزار سوار سر فرزند بوده در دهم است و یک هزار و پانصد سوار سر بلند گردید بر منصب بهلول خان بیانه پانصدی ذات و سی صد
 سوار افزوده شد که هزار و پانصد است و هزار سوار بوده باشد و منصب میرزا شرف الدین حسین کاشغری که در صوبه دکن
 تر و دانت مردانه از او و پسر او بوقوع آمده بود از اصل و اضافات مقرر گشت و بی ذات و هزار سوار مقرر گشت در دهم
 راه مذکور مطابق بستی و دوم ربیع الاول سنه هزار و بیست و شش و زن قمری منعقد گشت درین روز در اس اسب عراق
 از طویل شاه و غفلت بفرزند خرم مرحمت نموده مصحوب بهرام بیگ فرستاده شد هزار سوار بر منصب اعتبار خان افزودم
 که به پنج بیزاری ذات و سه هزار سوار سر فرزند و یازدهم حسین بیگ تبریزی که دارای ایران او را نزد حاکم گلکنده بطریق رسالت فرستاده بودند چون بواسطه
 تراف و تلبیان با فریب ایشان راه بر میسر و دود با ایچی حاکم گلکنده ملازمت نمودند و در اس اسب و چند غور پارچه و کن و گجرات پیشکش او گذشت و درین
 تاریخ اسب عراقی از طویل خاصه به خان جهان مرحمت نموده شد و در پانزدهم بیزاری ذات بر منصب میرزا راجه بهاد سنگه افزوده شد که پنج بیزاری ذات
 و سه هزار سوار بوده باشد در هفتم پانصد سوار دیگر بر منصب میرزا ششم افزوده پنج بیزاری ذات و یک هزار سوار کردم و منصب صادق خان
 هزار و پانصدی ذات و هفت صد سوار از اصل و اضافات مقرر گشت و ارادت خان به منصب هزار و پانصدی دشت صد سوار بهمین
 دستور سر فرزند گردید بر منصب انبراسه پانصدی و یک صد سوار افزوده گشت که هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار بوده باشد سه
 طبری از روز شنبه نوزدهم مانده آغاز شرف شد و در بهمین وقت مجدداً جلوس نمودم از گرفتاران لشکر غیر مغرور که سی و دو نفر بودند و در
 جنگ شهنواز خان و شکست آن بد اخبر بدست او لباس دولت قاهره افتاده بودند یکی را به اعتقاد خان سپرده بودم محافظانیکه
 بجهت حفظ او معین بودند غفلت و زریده او را میگریزاند این معنی بر خاطر من بسیار گران آمد اعتقاد خان را در مدت سه ماه از کورنش
 منع نموده بودم چون مجبوس مذکور بے نام و نشان بود هر چند تردد نمودند بدست در نیامد آخر الامر فرمودم که سردار آن جماعه را که در
 محافظت او غفلت نموده بودند بسیار است رسانیدند اعتقاد خان درین روز حسب الائمه اس سعادت کورنش

در یافت چون مدتی بود که احوال بنگاله و سلوک قاسم خان خوب شنیده نمی شد بخاطر رسید که ابراهیم خان فتح جنگ را که مهلت
صوبه بهار را یک گونه صورتی داده کان الماس را که تبصره و عمل بندها در گاه در آورده است به صوبه بنگاله فرستاده جهانگیری
را که در صوبه آله آباد جاگیر دارد بجای او به بهار روانه سازم و قاسم خان را بدرگاه طلب دارم در همین ساعت در روز متبرک
حکم شد که درین باب فرامین مطاعه بقلم در آورند و سزا دلان تعیین شوند که جهانگیری قلی خان را به بهار برده ابراهیم خان فتح جنگ را
روانه بنگاله سازند و سکندر جوهری را نواخته بهزاری ذات دسی صد سوار سرفراز ساختم و درمیت و یکم محمد رضا ایلی دارائی ایران
را از خدمت نمودم شصت هزار در ب که سی هزار روپیه بوده باشد با خلعت با و مرحمت شد در برابر یاد بودی که برادرم شاه عباس
بجست من فرستاده بود تحفه چند از قسم مرصع آلاتی که دنیا داران دکن فرستاده بودند با دیگر پارچه و نفایس بر جنس و هر قسم که تحفگی را
شایان بود موازی یک یک روپیه همراه ایلی ندکور روانه ساختم از آنجمله پیاله بلوری بود که چلی از عراق فرستاده بود آن پیاله را شاه
ویده بودند به ایلی گفته باشند که اگر درین پیاله برادرم شراب نوشیده بجست من بفرستند شفقت تمام خواهد بود چون ایلی اینی را
اظهار نمود در حضور او چند مرتبه ازین پیاله شراب خورده فرمودم که سرپوش در کابی بجست آن تیار ساختند و داخل سوغاتها نموده
فرستادم سرپوش مینا کاری بود به فشان عطار در قم فرمودم که جواب کتابت که آورده بود در وجه ثواب مرقوم سازند درمیت دوم
قراولان خبر شیر آورند همان لحظه سوار شده خود را بر شیر رسانیدم و به سه تیر بندوق خلق را از شراد و اورا از شرفش خیس خلاص
ساختم سیح الزمان که به آورده گذرانید که این گر به خشتی است در منزل من بچاهم از تولد یافت و هم به گر به دیگر خفت شده بچه از دهم رسید
درمیت و پنجم فوج اعتماد الدوله در میدان جهر که در شن از نظر گذشت دو هزار خوش اسپه که اکثر مغل بودند و پانصد پیاده تیرانداز
و توپچی و چهارده زنجیر قبل فوج را بخیشان به شمار در آورده بعرض رسانیدند که فوج مذکور بسیار آراسته و بتوزک بنظر درآمد درمیت
و ششم شیراده شکار شد روز پنجشنبه غره اردی بهشت الماسی که مقرب خان به صاحب قاصد آن فرستاده بود بنظر درآمد درمیت و سه
سرخ وزن داشت جوهریان بے هزار روپیه قیمت نمودند فردا علی الماس بود بغایت پسند افتاد فرمودم که انگشتری ساختند
در سوم منصب یوسف خان حسب التماس بابا خرم از اصل و اضافت هزار سی ذات و هزار پانصد سوار شخص شد و همچنین منصب
چند دیگر از امرا و منصبداران به نحو نیز فرزند مذکور اضافه حکم شد در پنجم چون قراولان چهار شیر در قتل داشتند بعد از گذشتن
دو پسر سه گهری با محل متوجه شکار آنها شدم چون شیران بنظر درآمدند نور جهان یکم از من التماس نمود که اگر حکم شود من شیران را
به بندوق بزنم فرمودم که چنین باشد دو شیر را به بندوق و دومی دیگر را به هر یک بدو تیر زده انداخت تا چشم بر هم زدیم قالب این

چهار شیر را به شش تیر از جبات پرداخت تا حال چنین تفنگ اندازی مشاهده نه شده بود که از بالا سیل از درون عمارت
شش تیر انداخته شود که یک خطا نیفتد و چهار دو فرصت جستن و حرکت جبهیدن نیابند به جلد وی این کمانداری هزار اشرفی تبار
نموده یک جفت پوچی الماس که یک ایک روپیه قیمت داشت مرست نمود در همین روز معمور خان با تمام عمارات و دو تخانه لاهور
مخصص گشت در دهم فوت سید داشت که فوج او در صوبه اودھر بود بعضی رسید در دوازدهم میر محمود چون استدعای فوج داری
می نمود او را بخطاب تهور خانی و اضافه منصب سرفراز ساخته به فوج داری بعضی از پرگنات صوبه ملتان تعیین نمود در بست و
دوم طاهر بخشی بنگاله که منع کونش او شده بود ملازمت نمود و پیش کشی که داشت نذر گذرانید و هشت زنجیر فیل بیشکش قاسم خان
حاکم بنگاله با دوزنجیر فیل شیخ مودود درین روز از نظر گذشت و بیست و هشتم به التماس خان دوران پانصدی بر منصب عبدالغفر خان
اضافه حکم شد در پنجم خرداد خدمت دیوانه صوبه گجرات از غیر کشید به میرزا حسین مقرر گشت او را به خطاب کفایت خانی سرفراز ساختم
در هشتم لشکر خان که به خدمت بخشی گری بیشکش تعیین بود آمده ملازمت کرد یک صد مهر و پانصد روپیه نذر گذرانید چند روز قبل ازین
اوستاد محمد نائی را که در فن خود از بے نظیران بود در نزد خرم بموجب طلب فرستاده بود و چند مجلس ساز از او شنیده شد و نقشه که در
غزل بنام من بسته بود گذرانید در دوازدهم ماه مذکور فرمودم که او را به روپیه وزن نمودند شش هزار دسی صد روپیه و سیل حوضه دار
نیز با رعایت نموده مقرر فرمودم که بران فیل سوار شده در برابر اطراف و جوانب خود چیده و پاشیده به منزل خود برود و ملاسد
قصه خوان از ملازمان میرزا غازی در همین روز با از تحفه آمده ملازمت نمود چون بر نقل و شیرین حکایت و خوش بیان بود صحبت او
به من در افتاد او را بخطاب محفوظ خانی خوشدل ساخته یک هزار عدد روپیه و خلعت و اسب و یک زنجیر فیل و پالکی بدو عنایت نمودم بعد
چند روز فرمودم که به روپیه او را برکشند چهار هزار و چهار صد عدد روپیه شد و به منصب دودصدی ذات و بیست سوار سرفراز گردید فرمودم
که همیشه در مجلس گپ حاضر می بوده باشد در همین تاریخ لشکر خان جمعیت خود را در جهره که در شش بنظر در آورده پانصد سوار و چهار ده زنجیر فیل
و یک صد نفر بند و پنجمی بود در بیست و چهارم خبر رسید که هماغه نمیره راجه مان سنگه که داخل امرای کلان بود در بالا پور ولایت برار
بافراط شراب در گذشت پدر او هم درین سن سی و دو سالگی بخوردن شراب بیرون از انداز و حساب ضایع شده در همین روزها انبه

عنه میگویند که شاعری فی البدیهه این بیت خواند

نور جهان گرچه بصورت زن است	در صف مردان زن شیرا گلن است
----------------------------	-----------------------------

لطف ابن شعر این است که قبل از آن که نور جهان داخل محل جهانگیر شود زوجه شیرا گلن خان بوده است ۱۲

بسیار از اطراف ولایات دکن و برهانپور و گجرات و پرگنات مالوه به میوه خانه خاصه شریف آورده بودند با آنکه این ولایت به خوش
 انگلی معروف و مشهورند در شیرینی و کم رنگی و کلاسه آنه کم جاسے برابری به آنه این ولایت بسکند چنانچه مکرر در حضور فرمودم که بوزن
 و آورند یک سیر و یک پا و بلکه خیرے زیاده ظاهر گشت غایتا به خوش آبی و لذت و چاشنی و کم نقلی آنه چھیرا مو که در حوالی آگره واقع
 است زیاده اتی بر جمع آنه هاسے این ولایت و سایر جا هاسے هندوستان وارد و رست ششم نادری خاصه که تا حال باین نفاست
 نادری از روزی در سرکار من و دختره نه شده بود جنت فرزند با با خرم فرستادم و حکم شد که برنده آن مذکور سازد که چون این نادری
 این خصوصیت داشت که در روز بر آمدن از اجیر به قصد تسخیر ولایات دکن پوشیده بودم جنت آن فرزند فرستاده شد در همین تاریخ
 و ستارے که از سر خود برداشته بودم بهمان طور پیچیده بر سر اعتماد الدوله گذاشتم و او را بدین عنایت سر بلند ساختم سه قطعه زمر و دو یک قطعه
 اداری مرصع و انگشتری نگین یا قوت مهابت خان بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر اشرف گذشت مبلغ هفت هزار روپیه به قیمت
 رسید در روز مذکور باران گرم و عنایت آتی متقاطر گشت آب در ماند و خیلی روزه به کمی نهاده بود و خلق ازین ممر مضطرب احوال بودند
 چنانچه به اکثر بندها حکم شد که به کنار دریا سے بر بداروند و امید بارش و باریدن درین روزها بنود بحجت اضطراب خلایق از روی نیارند
 متوجه بدرگاه باری گشتم الله تعالی بکرم و فضل خود باران عطا فرمود که در عرض یک شبانه روز تا لایلاها و برکھا و نالهها پر گشت دآن
 اضطراب خلایق به آرامش تمام مبدل گردید شکرانه این عنایت را به کد ام زبان ادا توان کرد و غره ماه تیر علم بوزیر خان مرحمت شد
 و پیشکش را نا که مشتمل بر اسب و پاره پاره و چرخ گجراتی و چند کوزه اچار و دریا بود و بنظر درآمد در سوم معراج خبر گرفتاری عید اللطیف نامه
 از حاکم زاد هاسے ولایت گجرات که همیشه دران صوبه فشار قنده و فساد بود و آورد چون گرفتاری او باعث رفاهیت خلق بود و چه و سپاس
 باری بجا آورده شد فرمودم که مغرب خان او را بدست بکے از منصبه از ان تعینات آنجا بدرگاه فرستد زمیند از ان نواحی ماند و انگشتر
 آمده لازمست نموده پیشکش با گذرانند در ششم راند اسب و پاره پاره و چرخ گجراتی و چند کوزه اچار و دریا بود و بنظر درآمد در سوم معراج خبر گرفتاری عید اللطیف نامه
 یادگار بیک که در مادر از انهر به یادگار تورچی مشهورست و نزد حکام آنجا خالی از نسبت و حالت نبوده آمده لازمست کرد از جمله پیشکش
 او پیاله سفید خطائی پایه داری متحسن افتاد و پیشکش بهادر خان حاکم قنده صهار که نه راس اسب و نه تفور انمشه نفیسه و دو دانه پوست
 روباه سیاه و دیگر خیرها بود از نظر گذشت هم درین تاریخ راجه کدیبه پیم زاین نام سعادت لازمست دریافت و هفت زنجیر فیل نزد
 ماده پیشکش گذرانند در دهم اسب و خلعت به یادگار تورچی مرحمت شد در سیزدهم عید گلاب پاشان بود و لازم آن روز بجا آورده شد
 و شیخ مود و چشتی که از تعینات صوبه بنگاله است بختاب حشتی خانی سرفراز گشت و اسب بد و مرحمت شد در چهاردهم راول سمرسی

پسر اول او دسے سنگه زینندار با فصوله ملازمت نمود سی هزار روپیه دسے زنجیر نیل و یک عدد پانده ان مرصع و یک کمر مرصع پیشکش
گذازیدند در پانزدهم نقطه المناس از حاصل کان و از اندوخته های زینندار آنجا ابراهیم خان فتح جنگ حاکم صوبه بهار مصوب
محمد بیگ فرستاده بود از نظر اشرف گذشت از جمله یک قطعه چهارده و نیم تانگ بود یک لک روپیه قیمت شد در همین روز به یادگار
قورچی چهارده هزار درپ انعام مرحمت شد و او را به منصب پانصدی ذات و سی صد سوار سرفراز کردم منصب تاتار خان بکاول بیگی
از اصل و اضافت دو هزار سی ذات و سی صد سوار مقرر داشتیم و پسران او غنچه هر یک با اضافه منصب سرفراز شدند حسب الاتماس
شاهزاده سلطان پرویز پانصدی بر منصب ذیبت وزیر خان افزوده شد در سبت و نهم که روز مبارک پنجشنبه بود سید عبد الله بارهه فرستاده
فرزند بلند اقبال بابا خرم به ملازمت رسید و عزالقن آن فرزند رسانید شکر اخبار فتح ولایات دکن که جمیع دنیا داران آنجا سرحد
بر رقبه اطاعت نهاده بندگی و فرمانبرداری قبول نمودند و مقابل قلعها و حصنها به تخصیص قلعه احمد نگر را بنظر در آورند به شکرانه این
نعمت عظمی و عطیه کبری سر نیاز مندی به درگاه بے نیاز نهاده لب بشکر کشادم و داد عجز و نیاز مندی داده فرمودم که تقاربه های شادمان
نوازش در آورند و الحمد که ولایات از دست رفته تبصره و بیاس دولت قاهره در آمد مفیدانی که دم سرکشی و آشوب میزدند و معجزه
نا توانی خود اعتراف آورده مال سپار و خراج گذار گشتند چون این خبر بوسیله نور جهان حکیم به مسامع جلال رسید برگشته بود که دو لک روپیه
حاصل دارد با و عنایت نمودم انشاء الله تعالی چون افواج قاهره بولایت دکن و قلاع آنجا در آیند و خاطر فرزند ارجمند بابا خرم از تصرف
آنها جمع گردد پیشکش دنیا داران دکن را که درین مدت این چنین پیشکش بهیچیک از سلاطین عهد و عصر خود نداده اند همراه گرفته به اینچنین آنها
روانه ملازمت خواهد شد امرای را که درین صوبه جاگیر دارند بفرمودم که همراه آورند تا سعادت ملازمت دریافت مخصوص گردند
در ایات جلال با فتح و فیروزی عازم پایتخت سریر خلافت معیر گردند و چند روز قبل از آنکه اخبار فتح مذکور برسد شبی به دیوان خواهر حافظ تفاد
نمودم که عاقبت این کار چه نوع خواهد شد این غزل برآید:

روز بچران شب فرقه یار آخر شد	از هم این فال گذشت آخر کار آخر شد
<p>چون لسان الغیب حافظ چنین امان نمود مرا امید واری تمام دست داد و چنانچه بعد از بیست و پنج روز اخبار فتح و فیروزی رسید در بیاس از مطالب به دیوان خواهر رجوع نموده ام و بحسب اتفاق آنچه برآید و قیبه مطابق همان بخشیده و کم است که تخلف نموده باشد در همین روز هزار سوار بر منصب آصف خان افزوده او را به پنج هزار سی ذات و سی صد سوار سرفراز ساختم و آخر اس روز با مردم محل به سیر عمارت هفت نظر متوجه شدم و ابتدا سه شام بدو تجمانه باز گشتم این عمارت از احداث یا قنای سابق مالوه است که سلطان محمود خلجی</p>	

باشد هفت طبقه قرار داده و در هر طبقه چهار صنفه ساخته مشتمل بر چهار درجه بلندی این چهار پنجاه و چهار صنف و نیم است و در پنجاه گز زین
از سطح زمین تا طبقه هفتم یک صد و هفتاد و یک در زقن و آمدن یک هزار و چهار صد و پیه نثار شد درسی و یکم سید عبد الله را خطا
سیعت خانی سرفراز ساخته و به خلعت و اسب و قیل و خیمه مرصع سر بلند گردانیدم و به خدمت فرزند بلند اقبال مرخص ساختم و محل
که از سی هزار و پیه زیاده می اندود بدست او بجهت فرزند بلند اقبال فرستادم و نظر بر قیمت آن نه کرده چون مدتی مدید بر سر خود
می بستم او را بهمارک دانسته بطریق شگون فرستاده شد سلطان محمود خویش خواجه ابوالحسن بخشی را به خدمت بخشی گری و وادعه نویسی
معموبه بهار تعین نمودم و در وقت رخسخت نیل به او عزایت نمودم آخر با سه روز پنجشنبه امر داد با مردم محل به قصد سیر نیل کنند که اند
جا با سه دکلش قلعه ماند و است متوجه گشتم شاه ملایق خان که از امرای معتبره و وزیر گوهرم بود در وقتیکه این ولایت را به جاگیر
داشت عمارت در اینجا ساخته بغایت نشین و فرح بخش تا دوسه گهری شب توقف نموده بعد از آن متوجه دولت خانه مبارک
گشتم چون از مخلص خان که دیوان بخشی صوبه بنگال بود بعضی سبکیها بعرض رسید از منصب او هزاری ذات و دوست سوار کم نمودم
در مقام قیل مستی از قیلان مشکیش عادل خان گجراج نام بجهت رانای امر سنگه فرستاده شد در یازدهم به قصد شکار متوجه گشتم و یک منزل
از قلعه پائین آدم غایتا کثرت باریدگی دگل بدرجه بود که مطلق تردد و حرکت میسر نشد بنا بر رعایت مردم و آسودگی جوانات
فسخ این عزیمت نموده روز پنجشنبه در سیردن گذرانیده شب جمعه باز گشتم در همین روز هدایت الله که در خدمت تو زک و ترددات
حضور بسیار چسبان ست به خطاب فدای خانی سرفراز گشت درین برسات بارش بدرجه شد که پیران کمن سال گفتند که این قسم باران
و ما هیچ عهد و عصر یادند از نیم قریب به چهل روز ابر و باران بود چنانچه گاهی حضرت نیر اعظم ظهور میفرمودند باد و کثرت باران بمرتب
رسید که اکثر عمارتها سه قدیم و جدید از پا درآمدند و شب اول باران و پرتی و صاعقه چند ساعه افتاد که بآن علامت خدا م
گوشش رسید به دریا پیست آن از زن و مرد ضائع شدند و بعضی عمارات سنگین رسیده شکست و ربنایا سه آن راه یافت هیچ صدایش ازین کتب
تمیست تا به سلاطین مذکور شدت باد و باران در ترستی بود بعد از آن رفته رفته روبرو کی نهاد و از کثرت سبزه و ریاحین خود روچه نویسد و ده
دشت و کوه و صحرا فرو گرفته است و معموره عالم معلوم نیست که مثل ماند و جا به از حیثیت خوبی هوا و لطافت جا و صحرا بوده باشد به تخصیص در
فصل برسات درین فصل که از ماه های مقرر تا بستانست شبها و درون خانه های لحاف نمی توان خوابید و روزها نوعی که مطلق بباد زن
و تغییر جا و منزل احتیاج نمی افتد آنچه ازین عالم نوشته شود هنوز اندک از بسیار به خوبیا سه است و آنچه مشاهد افتاد
که در هیچ جا از هندوستان ندیده بودیم بک درخت کیله جنگلی که در اکثر صحرا های این قلعه رسته است دیگر آشیانه مموله که بزبان

برای

فارسی دم نسیج میگویند تا حال سبک از جسدان خبر از ایشان او نداده بودند به حسب اتفاق در عمارتیکه بسری بردیم آشیانه او ظاهر شد دو بچه برآورده بودند سه پسر از روز پنجشنبه نوزدهم گذشته بامردم محل به قصد سیر و تماشا به محله و عمارت سکر تالاب که از احداث یافتنای حکام سابق مانده است سوار شدند چون به جهت دارائی و حکومت مدو به پنجاب به اعتمادالدوله قیل مرحمت نه شده بود در آشنای راه فیلی از فیلان خاصه که جنگت جوت نام داشت باد مرحمت نمودم و تا شام در آن عمارت دگلش بسری برده از خری و بسری محرابا به اطراف بغایت مخطوط گشتم و بعد از ادای عبادت و تسبیح شام متوجه مستقر دولت گردیدیم در روز جمعه فیلی ربنادل نام که جهانگیر قلی خان بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت بعضی لباسها و قماشها را مخصوص پوشش خود ساخته حکم فرمودم که سبکس پوشد مگر آنکه من عنایت کنم آنگاه دگل ناری که بر بالاسه قبا پوشده درازی قد آن از کمر بایان سرین و استین اندارد پیش آن به تکر بسته میشود مردم ولایت آنرا کردی میگویند من نادری نام نهادم دیگر جامه شال طوس است که دال برزگوایم خاصه کرده بودند دیگر قبا به قوگر بیان و سر استین چکن دوزی پوشیدن آنرا نیز مخصوص خود ساخته بودند دیگر قبا به حاشیه که علمای پاره محرمات را بریده بر دور دامن و گریبان و سر استین میدوزند دیگر قبا به اطلس گجراتی دیگر حیره و کمر بند شیم بان که کلاتیون طلا و نقره را در آن بافته باشند چون مایه پاره از سواران مهابت خان مطابق بر بست همه اسپه دو اسپه بخت سرانجام خدمت دکن اضافه شده بود و در ثانی الحال آن خدمت بانصرام نرسیده حکم کردیم که دیوانیان آن تفاوت را از جائداد باز یافت نمایند آخر ما به روز پنجشنبه سبت و ششم موافق چهاردهم شهر شعبان که شب برات بود در یکی از منازل و عمارت محفل نور جهان بیگم که در میان تالابها به کلان واقع است مجلس جشن نمودم و امراد و قمران را درین مجلس که ترتیب داده بیگم بود طلبه داشته حکم کردم که بمردم پیاله و اقسام کیفات به مقتضای خواهش بر کس بدن بسیار پیاله اختیار نمودند فرمودم که هر کس که پیاله بخورد به مثل منصب و حالت خود نشیند و اقسام کبابها و میوه با بطریق آنک مقرر شد که در پیش هر کس بنهند عجب مجلسی منتقد گشت در آنماز شام بر اطراف مال و عمارات فانوس ها و چراغها روشن ساخته چراغانی بهم دست داد که تا این رسم را معمول ساخته اند شاید در هیچ جا مثل این چراغانی نشده باشد جمیع چراغها و فانوسها عکس دیاب انداخته نوعی بنفرد می آمد که گویا تمام سخن این تالاب یک میدان آتش است بسیار شگفتی مجلسی گذشت و پیاله خواران زیاده از حوصله طاقت پیاله ها تادل نمودند

دل افروز بر نه شد آراسته	بخوبی بد انسان که دلی خواسته	نگندند در پیش بن سبک کاخ	بساطی چو میدان بهت فرخ
ز من نکست بزم میرفت دور	فلک آینه مشک بود از بخور	شده و جلوه گر ناز و نمان باغ	رخ افروخته هر یک چون آینه

بعد از گذشتن سه چهار گھڑی از شب مردم را رخصت نموده اهل محل را طلب نمودم و تا یک پرتیب درین موضع نزه بسر برده داد
خرمی و عیش وادم چون درین پنجشنبه بعضی از خصوصیات دست بهم داده بود ادا دل آنکه روز جلوس من بود دیگر آنکه شب برای است بود دیگر
روز را کمی بود که پیش از آن شرح داده شد و نزد هندو اند و درهاست معتبر است بنا بر این سه سوار است این روز را مبارک شنبه نام نهادم
در سبت و هفتم سید کاسو خطاب پرورش خانے سرفراز گردید و دیگر روز چهارشنبه بهان دنگ که مبارک شنبه به من نیک افتاده است
این روز بر عکس به من افتاده است بنا بر این نام این روز شوم کم شنبه نهادم که دایم این روز از جهان کم باد و روز دیگر خنجر مرصع بیادگار
قورچی مرحمت شد و فرمودم که او را بعد ازین یادگار بیک میگفته باشند چه سنگ پسر راجه و یا سنگی را که در سن نسبت ساکی است طلب
نموده بودم در همین روز با ملازمت نمود یک زنجیر نیکویش گذارید یک پیرده گھڑی از روز مبارک شنبه ددم شهر در ماه به قصد سیر
بجانب نبل کند و آنحد و دسوار می دست داد و از آنجا به صحرائے عیدگاه بر بالاس پشته که نهایت شیرینی و خرمی دارد گذار افتاد گل چنبا
و دیگر ریاحین صحرائے بدرجه شکفته بود که بر هر طرف که نظری افتاد عالم عالم منبره و گل مشاهد میگشت یک پیر از شب گذشته بود
همایون داخل گشتم چون مکرر ند کو میشد که از کیله صحرائے یک قسم شیرینی بهم میرسد که اکثر در ایشان و ارباب اجنبیاج آزار قوت
خودی سازند در صد و نهم آن شدم ظاهر شد که میوه آن خیرے ز تخت بے حلاوت است غایتا در پایان طرف صندبری شکل
که اصل میوه کیله از آن بردن بر می آید یک پارچه شیرینی بسته که بعینه طعم و مزه و توام پالوده دارد و ظاهر میگردد که مردم آزار انا دل
می نمایند و ذائقه از ادراک لذت آن بسیار محظوظ میشود در باب کبوتر نامه بر سخنان نیز بگویش رسیده بود که در زمان خلقای نبی عباس
کبوتران بغدادی را که نامه بر میگوشید و الحق که از کبوتران صحرائے ده پانزدهمی کلان پرستند آموخته میکردند به کبوتر بازان فرمودم
که اینهارا آموخته کنند و این کبوتر بازان چند خفقی را چنان آموخته کردند که در ادا روز که از ماند و پرواز آنها می نمودیم اگر کثرت باران
بسیار می شد نهایتش تا دینیم پیر بلکه تا یک دینیم پیر به بر پا پور میرسیدند و اگر هوا بغایت صاف می بود اکثری در یک پیر میرسیدند و بعضی
کبوتران در چهار گھڑی هم میرسیدند و در سوم عرض داشت با با خرم شعر بر آمدن افضل خان و راسے رایان رسیدن ایچیان عالی
و آوردن پیشکش باسے لائق از جواهر و مرصع آلات و فیلان و اسپان که در هیچ عهدی و عصری چنین پیشکش نیامده بود و اظهار شکر کرد
بسیارے از خدمات و دولت خواهی خان مشارالیه و وفا بقول و عهد خود نمودن و التماس فرمان عنایت عنوان در باره او مزین
بخطاب مستطاب فرزندے و دیگر عنایات که تا حال در شان او صادر نگشته بود رسید چون خاطر فرزند کور بغایت عزیز و التماس او
بجا بود حکم فرمودم که نشان عطار در تم فرمائی باسم عادل خان مرقوم ساختند مبنی بر انواع شفقت و مرحمت و در تعریف القاب

آورده دوازده هراچ در ایام سابق نوشته میشد افزونند و قید شد که او را در فرامین مطاعه فرزند می نوشته باشند و در صدر فرمان بقلم خاص این بیت مرقوم گردید *

شده از اتش شاه خرم | افزوندی با مشهور عالم

در روز چهارم فرمان مذکور با نقل فرستاده شد تا فرزند شاه خرم نقل را ملاحظه نموده بعمل را روانه سازد و در مبارک شنبه نهم با اهل محل بخانه آصف خان رفتم منزل او در حوالی دره واقع بود در نهایت لطافت و صفاد چند سوره دیگر بر اطراف دارد و چند جا آبشار جاری و درختان انبه و غیره در نهایت سبزی و خرمی سایه افکن گشته قریب بدو بیست دسی صد گل کیوڑه در یک دره رسته است مجمل روز مذکور در نهایت شگفتگی و خرمی گذشت و مجلس شرب منعقد گردید بامداد نزد یکان پیا لهام رحمت شد و پیشکش آصف خان بنظر درآمد اکثر نفایس بود آنچه پسند خاطر افتاد برداشته تتمه را با دعوت کردیم در همین روز خواجه میر ولد سلطان خواجه که از خدمت بنگش موجب طلب آمده بود ملازمت نمود یک قطعه عمل و دودانه مرادید و یک زنجیر فیل پیشکش گذراندیم بجهیم نراین زمین از ولایت گدیده به منصب بهزاری ذات و پانصد سوار سرفراز گردید و حکم شد که جاگیر جم از وطن او تنخواه دهند در دوازدهم عرض داشت فرزند خرم رسید که راه سوچ مل ولد را به با سو که زمین و ولایت او متصل به قلعه کانگره است تعهد مینماید که در عرض یک سال آن قلعه را به تصرف او لیاس دولت قاهر در آورد و خط تعهد او را نیز فرستاده بود حکم شد که مطالب و دعا عباتی که دارد نموده و خاطر نشان خود ساخته را به ند کو را روانه ملازمت سازد تا سرانجام مهمات خود نموده بخایست مذکور توجه گردد در همین روز که یکشنبه دوازدهم باشد مطابق غره رمضان بعد از گذشتن چهار گهری و بیست بل صبیحه فرزند مذکور از مادر شاهزاد با س دیگر که دختر آصف خان باشد تولد یافت دسی به روشن آرا بیگم گردید زمیندار جیت پور که در حوالی ماند و واقع است چون به مقتضای بی سعادتیا ادراک آستانه سوسی نه نمودند اسلئے خان را فرمودم که با چند س از منصبداران و چهار صد پانصد نفر مرقی انداز بر سر او رفته ولایت او را بتا زنده در سیزدهم یک فیل به فد اسلئے خان و یک فیل به میر قاسم ولد سید مراد رحمت شد در شانزدهم بی سنگه ولد را به مها سنگه که در سن دوازده سالگی بوده باشد به منصب بهزاری ذات و پانصد سوار سرفراز گردید میر میران ولد میر خلیل الله یک زنجیر فیل که خود پسند نموده شد یک فیل به ملا عبید الستار عنایت کردیم بھوج پسر را به بکر ماجیت سیدید بعد از فوت پدرش از صوبه دکن آمده ملازمت نمود یک صد هرنذر گذراند در بیست و هجتم بعرض رسید که راه کلیان از ولایت ادریس آمده اراده آستانه سوسی دارد چون در باب او حکایات ناخوش بعرض رسید بود حکم شد که او را با پسرش به آصف خان به سپارند تا تحقیق سخنانی که در باب او مذکور شده است نماید در نوزدهم یک زنجیر فیل بی سنگه رحمت شد در بیست و بیست سوار به منصب

کیشوار و مرحمت گردید که منصب و از اصل و اضافی در هزاری ذات و هزار و دویست سوار بوده باشند و در دست و سوم الهاد
 افغان را بختاب رشید خانی مقیم از داده بر م نرم خانه عنایت نمودم فیدان پیشکش راجه کلیان سنگه که شمرده زنجیر فیصل بود از نظر
 گنجینه شانزده زنجیر فیصل داخل فیصل خانه خاصه شد و زنجیر را با و مرحمت کردم چون از دنا بیت عراق خبر وفات دالده میر میران
 دختر شاه اسمعیل ثانی از طبقه سلاطین صفویه رسیده بود شجاعت بخت او فرستاده او را از لباس لغزیت بر آوردیم در مسیت و نجیم
 فدا است خان خلعت یافته اتفاق برادرش روح الله و دیگر منصب ایران به تنبیه زیندار حیت پوری مرخص گشتند در مسیت و ششم
 به قصد تماشاخانه نرید و شکار آلود و از قلعه فرود آمده با اهل محل متوجه گشتم و بدو منزل کنار آب مذکور محل نزول اجلال گشت
 چون پشه و یکبار داشت زیاده از یک شب توقف نیفتاد روز دیگر به تاراپور آمده روز جمعه سی و یکم مراجعت واقع شد
 در غره همراه به محسن خواجه که در بنوا اراک و از آنجا آمده خلعت و پنجزار روپیه مرحمت شد در دوم بعد از تفحص مقدما اینکه در باب
 راجه کلیان بعرض رسانیده بودند و آنوقت خان به تفحص آن مامور بود چون بنگاه ظاهر گشت سعادت آستانه سی و ریافته یکصد
 مهر و یکزار روپیه مذکور را بید و ششمین متبادانه و دو قطعه لعل و یک پونجی که یک قطعه لعل و دو
 مردارید داشت و صورت اسب طلا مرصع بجوهر از نظر گشت عرض داشت فدائے خان رسید که چون افواج قاهره بولایت
 حیت پور در آمدند زمیندار آنجا فرار برقرار اختیار نموده تاب مقاومت نیاورد و ولایت او بتاراج حادثات رفت الحال از
 کرده خود پشیمان است و اراده دارد که بدرگاه جهان پناه آمده طریقه بندگی و طاعت اختیار نماید روح الله را با نوبی به عقب
 او فرستاده شد که او را بپست آورده بدرگاه آرد یا اداره دادی ارباب ساند و زنان و متعلقان او را که بمیان ولایت زمینداران مسایه
 در آمده اند به بند در آورد و در ششم خواجه نظام چهارده عدد انار که از بند زمو خاود آورده گذرانند از بند زمو کور به سورت و عرض چهار
 روز آورده بودند و از سورت بماند و به هشت روز آورده بود کلاسه انار مذکور برابر انار مٹھے است غایتا انار مٹھے بیدانه و این انار بادانه
 و نازک دارد و در شادابی بر انار مٹھے زیادتی میکند در نیم خبر رسید که روح الله بدیسی از دیهات آن نواحی میرسد و بدو خبر میرسانند
 که زنان و متعلقان حیت پوری درین دیهه است به قصد تفحص در بردن دیهه فرود آمده کسان میفرستند و مردمی را که درین دیهه بوده اند
 حاضر میسازد در آشنای تحقیق و تفحص یک از فدویان زمیندار مذکور به میان مردم دیهه در آمده در حینیکه مردم جا بجا فرود آمده بودند
 و روح الله با چند س رخت بر آورده بر بالاسه قالیچه نشسته بوده است آن فدوی خود را به عقب سر او رسانیده بر چهره باد سینه
 و آن بر چهره کارگر افتاده سر از سینه او برمی آورد کشیدن بر چهره و اصل گشتن روح الله مقارن یکدیگر دافع میگردند چند س که حاضر

بودند آن مردک را به جهنم میفرستند و مجموع مردمی که متفرق فرد آمده بودند سلاح پوشید و بر سر دیبه روانه میشوند آن خون گوسفند
به شامت جادادون مخالفان و سمردان در یک ساعت نجومی به قتل میرسند زنان و دختران آنها بید گردنهای میگردند و آتش در دیبه
زده چنان میکنند که بجز قتل خاکسری بنظر در نمی آید و تمامی آن مردم جسد روح الله را بر داشته خود را به فدائے خان ملحق می سازند و در آن
و کار طلبی روح الله سخن نبود غایتاً غفلت این شعبده انگخت چون آثار آبادانی در آن ولایت ممانند بر میند از آنجا به کوه و جنگل رفته
خود را پنهان و گمنا ساخت و به فدائے خان کس فرستاده التماس عفو گناهان خود نموده حکم شد که او را قول داده بدرگاه آو و منصب
مروت خان از اصل و اضافه بشرط نیست و نابود ساختن بر بهان زمیندار چند رکوئه که سر دین از آزار تمام می یابند به دو هزار ری زات
و هزار پانصد سوار مقرر گشت در سیزدهم راجه سورج مل به همراهی تقی بخشی ملازم با خرم آمده ملازمت کرد و مطالبه که داشت مجموع عرض
رسانید سر انجام خدمتیکه تعهد نموده بود به واجبی شد و حسب التماس فرزند شاد آلیه به عنایت علم و تقاریر سر میزند می یابند به ستاد که
همراهی او معین بود و کچوه مرصع شفقت شد و مقرر گشت که سر انجام کار خود نموده بزودی روانه گردد و منصب خواجگی علی بیگ میرزا که حفظ
و حراست احمد نگر تعین یافته بود و پنجاهاری ذات و سوار حکم شد بنور الدین قلی و خواجگی طاهر دبد خان محمد و مر لطفی خان و دلی بیگ
بر که ام یک زنجیر قیل مرحمت نمودم در پنجاهم منصب حاکم بیگ از اصل و اضافه هزارری ذات و دویست سوار مقرر گردید در همین روز راجه
سورج مل را خلعت و قیل و کچوه مرصع و تقی را خلعت داده بخیمت کانگه مرخص ساختیم چون فرستاده های فرزند بلند اقبال شاه
خرم با ایچیان عادل خان و پیشکشهاییکه فرستاده بود داخل بر پا پور شدند و خاطر آن فرزند بالکلیه از مهلت صوبه دکن جمع گشت حسب
صوبگی برادر و خاندیس و احمد نگر به سپه سالار خانان التماس نموده شایسته از خان پسر او را که در حقیقت خانخانان جوان ست باد و از
هزار سوار موجود به ضبط ولایت مفتوحه فرستاد و هر جاد هر محل را بجا گیری که از معتبران قرار داده بند و بست آنجا بردش که لائق و مناسب
بود سر انجام نموده و از جمله لشکر که به همراهی آن فرزند مقرر بود و موزی سی هزار سوار بهفت هزار پیاده برق انداز در آنجا گذاشته تنه مردم
را که بیست و پنجاه سوار و دو هزار توپچی بود همراه گرفته روانه ملازمت شد و بتاریخ روز مبارک شنبه بیستم مهر ماه اثنی سده دوازده جلوس
موافق یازدهم شهر شوال ۱۲۸۴ هزار بست دشت هجری بعد از گذشتن سه پیر و یک گهری در قلعه ماند و به مبارک و فرخی سعادت ملازمت
در یافت مدت مفارقت پانزده ماه و یازده روز کشید بعد از تقدیم آداب کورنش و زمین بوس بالاسی جهر و ک طلبیدم و از غایت محبت
و شوق بے اختیار از جای خود برخاسته در آغوش عاطفت گرفتیم چند آنکه او در آداب و فروتنی بیافه نمودن در عنایت و شفقت از خود
و نزدیک خود حکم شستن فرمودم هزار اشرفی و هزار روپیه به صیغه تدر و هزار اشرفی و هزار روپیه برسم تصدق معروض داشت و چون وقت

مقتضی آن نبود که پیشکش با س خود را تمام به نظر در آورده فیصل سرناک را که سر حلقه فیضان پیشکش عادل خان بود با صند و قچه از جواهر
نقیس درین وقت گذرانید بعد از آن به بخشیان حکم شد که امرائے که همراه آن فرزند آمده اند به ترتیب منصب ملازمت نمایند
اول خان جهان به سعادت ملازمت سر فرازی یافت او را بالا طلبیده بدولت قدوس امتیاز بخشیدم هزار مهر و هزار روپیه
تدریجاً و صند و قچه پرا از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و از پیشکشها سه ادا پنجه مقبول افتاد چهل و پنجهزار روپیه قیمت شد بعد از آن
عبدالله خان آستانخوس نموده صد مهر تدر آورده و انگاه مهابت خان زمین بوس سر بلندی یافت صد مهر و هزار روپیه تدر دیگری
از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید یک لک و بیست و چهار هزار روپیه قیمت آن شد از آنجمله تعلی ست و نوزده مثقال که
ساگذاشته در اجیمیر فرنگی بجهت فرد ختن آورده بود و دو لک روپیه بهامیکر دو جوهریان هشتاد هزار روپیه قیمت می نمودند بنا بر آن بود
راست بنام بادگر مانیده بر د چون به بر با پیو میرسد مهابت خان یک لک روپیه از دینخر د بعد از آنکه راجه بهاد سنگه ملازمت
نموده هزار روپیه تدر و قدر سه از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و همچنین داراب خان پسر خانخانا و سردار خان برادر
عبدالله خان و شجاعت خان عرب و دیانت خان و شباز خان و محمد خان بخشی و او دارام که از سرداران عمده نظام الملکی بودند
بقول فرزند شاه خرم آمده در سلک دولخواهان منتظم گشته و دیگر امرای ترتیب منصب ملازمت نمودند بعد از آن دلا س عادل خان
دولت زمین بوس دریافته عرض داشت اورا گذرانید پیش ازین بجلد و سه فخر رانا منصب بست هزاری دده هزار سوار به فرزند
اقبال مندرحمت شده بود چون به تسخیر کن شتافت ب خطاب شاهی اختصاص یافت الحال بجلد و سه این خدمت شایسته منصب
سی هزاری و بست هزار سوار خطاب شاهجهان عنایت فرمودم و حکم شد که بعد ازین در مجلس بهشت آئین صندلی نزدیک به تخت
می نهاده باشند که آن فرزند نشیند و این عنایتیست مخصوص بآن فرزند که پیش ازین در سلسله مارسم نبود و خلعت خاصه با چار قب
زربفت و وزگر بیان و سرآستین و حاشیه دامن مردارید و دخت که پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و شمشیر مرصع با پر و مرصع و شمشیر مرصع
مرحمت شد بجهت سر فرازی او و خود از جبر و که پائین آمده خوانچه از جواهر و خوانی زبر بر سر او تار کردم و فیصل سرناک را از یک طلبیده دیدم
به تکلف آنچه از تعریف و خوبی این فیصل شنیده شد بجای خود است در کلاسنه و آراستگی و جمال و خوش فعلی تمام عبارست و باین
خوبی فیصل کنز دیده شد از بسکه در نظر مقبول افتاد خود سوار شده تا درون دولتخانه خاص به هم و پاره زبر بر سر او تار کردم و حکم
فرمودم که درون دولتخانه می بته باشند و باین نسبت نور بخش نام او نهاده شد روز جمعه نسبت و چهارم راجه بهرجو زیندار بگلانه
آمده ملازمت نمود نام او پرتا بست و راجه آنجا سا هر کس که بوده باشد بهرجو میگوبند قریب هزار و پانصد سوار واجب خوار است

در وقت کارنامه هزار سوار هم سامان می تواند کرد ولایت بگلانه در میان گجرات و خاندیس و دکن واقع است و قلعه مستحکم دارد و سالیرو
 مالیر و چون مالیر در میان معموره است خود را بنجایب داشت ملک بگلانه چشمه های خوش و آب های روان دارد و بنه آنجا بقایب لطیف
 و بالیده میشود از ابتدا به غورگی تا آخر بنه ماه می کشد انورش خروان است اما فردا علی نیست راجه مذکور با حکام گجرات و
 دکن و خاندیس سر رشته مدارا و ولایت از دست نداده غایتا خود بدیدن هیچکدام نمی رفتند و چون از بنا خواستی که دست نصرت
 به ملک اردو از سار و به حمایت دیگر از آسیب دیگر محفوظ ماندی بعد از آنکه ولایت گجرات و دکن و خاندیس نصرت حضرت
 عرش آشیانه درآمدند به برهانپور آمده سعادت زمین بوس دریافت و در ملک بنده به نظم گشته به منصب سه هزار و سرفراز شد
 در بنو لاکه شاه جهان به برهانپور رسید باز ده زنجیر نعل پیشکش آورده ملازمت نمود در خدمت آن فرزند بدو گاه آمد و در غور اخلای
 و بندگی بقوا طاعت و مراحم خسروانه سر بلندی یافت و به عنایت شمشیر مرصع و نعل و اسب و خلعت ممتاز گشته بود از چند روز سه انگشتی
 از یاقوت و الماس و نعل بدو مرحمت نمودم روز مبارک شبیه بیست و هفتم نه جهان بیگم جشن فتح فرزند شاه جهان کرده به شاه جهان
 خلقهاست که ان بهایا تارده که به گلهای مرصع و مروارید های نفیس آراسته بود و سرچرخ مرصع بخواهر نادر و دستار با طره مروارید
 و کمر بند سلسل مروارید و شمشیر یا پرده مرصع با پهل کتاره و هند مروارید و دو اسب که یک ازین مرصع داشت
 و نعل خاصه با دو ماوه نعل عنایت نموده و همچنین بفرزندان و اهل حرم او خلعت های و تنویر های اقمشه با قسام
 زرین بخشیدند و بندهای حمده او را اسب و خلعت و خنجر مرصع انعام فرمودند همه جت به ملک و روپیه صرفت این جشن
 شده باشد در همین روز عبداله خان و سردار خان برادر او را خلعت و اسب عنایت نموده بسرکار کاپی که بجای آنها
 مقرر شده بود رخصت فرمودم و شجاعت خان را نیز بجایگزینش که در صوبه گجرات تنخواه یافته رخصت داده خلعت و نعل
 مرحمت شد و سید حاجی را که جایگزین او در بهار بود اسب بخشیده رخصت نمودم چون مکرر بفرز سید که خاندان پیر و ضعیف
 شده چنانکه باید تاب قطره و تردد ندارد و صوبه کابل و بنکش سرزمین فتنه خیز است و بحیث استیصال افغانان پیوسته
 سواری و حرکت لازم دارد از آنجا که احتیاط شرط جهاندار است مهابت خان را بصاحب صوبگی کابل و بنکش تسلیم
 فرموده خلعت عنایت کردم و خاندوران بکومت ولایت طحله سرفرازی یافت ابراهیم خان فتح جنگ چهل و نه زنجیر نعل
 از بهار پیشکش فرستاده بود بنظر گذشت درین ایام بحیث من سون کیله آوردند تا امر وزیر ازین قسم کیله خورده نشده بود
 و در کلانی مقدار یک انگشت بوده باشد خیل شیرین و راست مزه است هیچ نسبت بدیگرا قسام کیله ندارد و غایتا خال

از شش نیست چنانچه دو عدد از آن من خوردم اثر گرانی در خود یافتیم و دیگران میگویند که تا هفت و هشت میتوان خورد
 اگر چه کینه در اصل قابل خوردن نیست اما از اقسام او آنچه توان خورد همین است و پس امسال تا بیست و سوم
 ماه مهر مقرر بخان ابنه گجرات را بڈاک چوکی رسانید درین تاریخ شنیده شد که محمد رضا ایلی برادرم شاه عباس در آگره
 بمرض اسهال و ولایت حیات سپرد و محمد قاسم سوداگر را که از پیش برادرم آمده بود و وصی خود ساخته حکم فرمودم که بموجب
 وصیت اسباب و اشیای او را بنجد مت شاه رساند تا ایشان در حضور خود بورش مرحوم طفت نمایند بید کبیر و بنجر حسان
 و کلاسه عادل خان خلعت و فیل مرحمت شد روز مبارک شنبه سیزدهم آبان ماه الهی جاگیر قلی بیگ ترکمان که ب خطاب
 بنایسپار خانی سرفراز است از دکن آمده ملازمت نمود پدرش در سلک امرای ایران انتظام داشت در زمان عرش
 آشیانی از ولایت آمده بود و منصب عنایت نموده بصوبه دکن فرستادند و در آن صوبه نشو و نما یافت اگر چه غایتا مکرر مجرای
 خدمت او شده بود و درینولا که فرزند شاه جهان بلازمت رسید و از اخلاص و جان سپاری او معروض داشت حکم فرمودم
 که جریده بدرگاه آمده سعادت ملازمت در یابد و باز مراجعت نماید درین روز او دارام را بمنصب سه هزار و هزاری
 پانصد سوار سرفراز ساختم ذات او بر همین است و پیش عنبر اعتبار تمام داشت در وقتیکه شاهنواز خان بر سر عنبر میرفت
 آدم خان حبشی و جاووراسی و بابوراسی کایتیه و او دارام و چندی از سرداران نظام الملک جدا شده نزد شاهنواز خان
 آمده بودند و بعد از شکست عنبر باز بلاکتهای عادل خان و فریب عنبر از راه رفته ترک بندگی و دولخواهی نمودند و عنبر
 با آدم خان سوگند صحیفه خورده او را غافل ساخت و فریب گرفته در قلعه دولت آباد محبوس گردانید و آخر او را کشت
 بابوراسی کایتیه و او دارام بر آمده بر سر حد عادل خان رفتند عادل خان در ملک خود راه نداد در همان چند روز بابوراسی
 کایتیه بفریب و عذر یک از آشنایان نقد بستی در باخت و عنبر فوجی بر سر او دارام فرستاد و جنگ خوب کرده فوج عنبر را
 شکست داد بعد از آن در آن ملک نتوانست بود و خود را بر سر حد ولایت بادشاهی انداخت و قول گرفته با اهل و عیال
 خویش و پیوند بنجد مت فرزند شاه جهان آمد و آن فرزند او را با انواع عنایت و اقسام رعایت سرفراز ساخت و منصب
 سه هزار زیات و یک هزار سوار اسیدوار گردانیده همراه بدرگاه آورد و چون بنده کار آمدنی بود پانصد سوار دیگر اضافه
 مرحمت نمودم و شهباز خان را که منصب دو هزار زیات و هزار و پانصد سوار داشت پانصد سوار دیگر افزوده بفرجیاری
 سرکار سارنگپور و بعضی از صوبه مالوه تعیین فرمودم بخان جهان اسپ خاصه و فیل مرحمت شد روز مبارک شنبه دهم ماه

مذکور فرزند شاه جهان پیشکشهای خود را بنظر در آورده و جواهر و مرغ آلات و اقمشه نفیسه و دیگر نفایس و نوادر تمام در صحن جبره که ترتیب چیده فیلمان و اسپان را با سارهای طلا و نقره آراسته در برابر داشته بود بجهت خاطر جوئی او خود از جبره که پائین آمده بتفصیل دیده شد از آنجمله ععلی است نفیس که در بندر کوده بجهت آنفرزند مبلغ دو لک روپیه اقباع نموده اند و زنش نوزده تانک که هفده شقال و پنج و نیم سرخ باشد در سرکار سن ععل از دوازده تانک بیشتر نبود و جوهریان نیز همان قیمت منظور داشتند. دیگر نیلی است از بابت پیشکش عادل خان شش تانک و هفت سرخ یک لک روپیه قیمت شد تا حال باین کلاسنه و نقاست و خوشترنگی و شادابی نیم در نظر نیامده و دیگر الماس جکوره است از بابت عادل خان وزن یک تانک و شش سرخ چهل هزار روپیه بها کرده اند و وجهه تسمیه جکوره آنکه در دکن سبزی است که آن را ساگ جکوره میگویند در وقتیکه مرتضی نظام الملک برادر را فتح کرد روزی با اهل حرم خود بسیر باغ رفته بود یکی از عورات در میان ساگ جکوره این الماس را یافته پیش نظام الملک برد از آن روز با الماس جکوره شهرت گرفت و در فقرات احمد نگر تبصره ابراهیم عادل خان که الحال هست در آمد و دیگر زمره دست هم از پیشکش عادل خان اگرچه از کان نواست اما بغایت خوشترنگ و نفیس چنانچه تا حال این طور دیده نشده و دیگر دو مردارید که بوزن شصت و چهار سرخ که دو شقال و یازده سرخ باشد بیست و پنج هزار روپیه قیمت شد و دویم شانزده سرخ در نهایت غلطانی و لطافت دوازده هزار روپیه قیمت نمودند و دیگر الماسی است از بابت پیشکش قطب الملک بوزن یک تانک سی هزار روپیه قیمت نمودند یکصد و پنجاه فیل از آن جمله سه فیل با سازهای طلا از زنجیر و غیره و نه فیل با ساز نقره اگرچه بیست فیل داخل حلقه خاصه شد اما پنج فیل بغایت کلان و نامی است اول نور بخت که آن فرزند روز لازمست گذرانید یک لک و بیست و پنج هزار روپیه قیمت قرار یافت و دیگر موپت از بابت عادل خان یک لک روپیه قیمت نموده و در حین سال نام نهادم و دیگر پنجاه بلند هم از پیشکش ادیک لک روپیه قیمت نمودند چنانچه که انبار نام نهادم و دیگر فیل قد و سخا و فیل امام رضا از بابت قطب الملک اینها را نیز هر کدام یک لک روپیه بها شد و دیگر یکصد و اسب عربی و عراقی که اکثر اسپهاس خوب بود از آن جمله سه اسب زینهای مرغع داشت اگر پیشکشهای آن فرزند آنچه از خاصه خود دوازده دینار و آن دکن گرفته است بتفصیل مرقوم گرد و بطول می کشد مجلا آنچه از پیشکشهای او مقبول افتاد موازی بیست لک روپیه می شود سوائے این قریب بدو لک روپیه بوالده خود نور جهان بیست و پیشکش نمود و شصت هزار روپیه بدیگر والد و دیگران گذرانید مجموع پیشکش آنفرزند بیست و دو لک و شصت هزار روپیه شد

که هشتاد و پنج هزار تومان راج ایران و شصت و هفت لک و هشتاد هزار خانی راج توران باشد چنین پیشکش دین دولت
 اید پیوند از نظر نگذشته بود توجه و عنایت بسیار بد و نمودم در حقیقت فرزند س که شایان لطف و شفقت باشد دوست
 نهایت رضامندی و خوشنودی از و دارم اسر تعالی او را از عمر و دولت برخوردار گرداند چون در مدت عمر شکار فیل نکرده
 بودم و سیل دیدن ولایت گجرات و تماشا س دریا س شور هم داشتم و مکرر قرار لان رفته فیلهای صحرانی دیده جاس شکار
 قرار داده بودند بخاطر رسید که سیر احمد آباد و تماشا س دریا نموده وقت برگشتن که هوا گرم شود و موسم شکار فیل شود شکار
 کرده متوجه بدار الحافه اگر شوم باین عزیمت حضرت مریم الزمانی و دیگر بگیان و اهل محل را با سباب و کارخانه جات زیادتی
 روانه اگر ساخته خود با جمعی که از همراهی آنها گزینمست برسم شکار متوجه صوبه گجرات شدم و شب جمعه آبان ماه ممبایلی
 و فرخی از ماند و کوچ کرده در کنار تال علمه فرود آمده شد صبح شکار رفته یک نیله گاوی به بندوق زدوم شب شنبه بهاتجان
 به اسپنیل خاصه عنایت نموده بخدمت صوبه کابل و بنگش رخصت فرمودم بالتماس او رشید خان را خلعت و اسپ
 و فیل و مخمر مرصع مرحمت نموده بگلک و تعین کردم ابراهیم حسین را بخدمت بنگشگری دکن سرفراز ساختم و میرک حسین به واقع
 نویسی صوبه مذکور مقرر شد راجه کلیان پسر راجه لودرل که از صوبه او رسیه آمده بود بجهت تقصیرات که با و نسبت می کردند
 روزی چند از سعادت کورنش محرومی داشت بعد از تحقیق بگیتا س اظهار شد اسپ و خلعت عنایت نموده همراه
 بهاتبت خان بخدمت بنگش تعین نمودم روز دوشنبه بکلاس عادل خان طره با س مرصع بطرح دکن مرحمت شد
 یک سوخ هزار و دویست و دیگر چهار هزار و دویست قیمت داشت چون افضل خان در اس رایان و کلا س فرزند شاه جهان
 این خدمت را چنانچه شرط بندگی ست و خدمتگاری بتقدیم رسانیده بودند هر دو را بزیادتی منصب سرفراز فرموده اس
 رایان را بختاب بکرماجیت که در هندوان خطاب عمده است ممتاز ساختم و الحن بنده شائسته قابل تربیت است روز
 شنبه دوازدهم بشکار رفته دو نیله گاو داده را به بندوق زدوم چون ازین منزل شکار دور بود روز دوشنبه چهار و نیم کرده
 کوچ فرموده در موضع کید حسن فرود آمد روز شنبه پانزدهم سه نیله گاو زدوم یک از آنها که کلان تر بود و دوازده من وزن داشت
 درین روز از میرزا رستم غریب خطا گذشته ظاهرا بندوق را به نشان صراست کرده اول یک تیری اندازد باز بندوق را
 میسکند چون تیرش بسیار روان بوده بندوق را بر سینه خود تکیه داده غلوله را از یروندان می کند که درست شود و گرفتگی
 داشته باشد قضا را درین وقت قبیله بالتشانه میرسد و بالا س سینه جا نیکه سر بندوق نهاده بود مقدار کف دست س سوزد

چنانچه ریزه های دارد در پوست و گوشت فرو می نشیند و خیلی جراحت می شود و الم بسیار بمیرزا رسید روز یکشنبه شانزدهم
چهار نیکه شکار شد سه ماده نیکه گاؤ و یک بکره نیکه گاؤ روز مبارک شنبه بمیرزا رسید که آبشاری داشت و
نزدیک به آرد و واقع بود رفته شد اگر چه درین ایام آب کمتر داشت اما چون دوسه روز پیشتر محراب آب از بالا بسته
بودند و نزدیک رسیدن من گذاشتند بقایت خوب میرنجیت ارتفاعش بست گز بوده باشد از فراز کوه جدا شده
میرزا درین قسم سر را هی غنیمت است پیا لمانی معنای را بر لب آب و سایه کوه خورده شب به آرد و آدم درین
روز زمیندار حیت پوزی که باناس فرزند شاهجهان گناه او بخشیده شده بود دولت آستانه بوس دریافت روز جمعه
هزدهم یک نیکه گاؤ کلان و یک بکره و روز شنبه نوزدهم دو ماده شکار شد چون قراولان عرض کردند که در پرگنه
حاصلیور شکار فراوانست اردوی کلان را درین منزل گذاشته روز یکشنبه بستم با جمعی از بنده های نزدیک حاصلیور
که سه کوه مسافت داشت شتاقم میرحسام الدین ولد میرجمال الدین حسین انجو که بخطاب عقد الدوله اختصاص دارد
بمنصب هزاره یزات و چهار صد سوار اصل و اضافه سرفرازی یافت یادگار حسین قوش بیگی و یادگار تورچی را که
بخدمت بگلش تعیین شده اند فیل مرحمت نمودم درین تاریخ انگور حسینی بیدانه از کابل رسید بقایت تروتازه آمده بود
زبان این نیازمند درگاه انزوی از ادای شکر نعمتهای او قاصر است که با وجود سه ماه مسافت راه انگور کابل در
دکن تازه می رسد روز دوشنبه بست و یکم سه راس نیکه گاؤ خورد روز شنبه بست و یکم یک نیکه گاؤ خورد
ماده در روز یکم شنبه بست سویم یک ماده شکار شد روز مبارک شنبه بست و چهارم در کنار تال حاصلیور نیم پیل
ترتیب یافت بفرزند شاهجهان و چند سوار امرای عظام و بنده های خاص پیا له عنایت شد یوسف خان پسر حسین خان را که از خانزادان لائق
ترتیب است بمنصب سه هزار یزات و هزار و پانصد سوار اصل و اضافه مرحمت نمودم و بقصد جاری گوشت وانه رخصت نمودم و بانعام خلعت و
فیل سرفرازی یافت راسه بهاری داس دیوان صوبه دکن بسعادت آستانه بوس ممتاز گشت روز جمعه جانسپار خان را بقایت علم
سر بلند ساخته اسپ خلعت مرحمت نموده به صوبه دکن رخصت نمودم امروز بندوق نمایانی انداختم قنار اور درون دولت خانه و رخت
کهرنی واقع شده بود قریشه آمده بر سر شاخ بلندی نشست و همین میان سینه اش بنظر در می آمد بندوقی را بر دس دست
گرفته در میان سینه او زدم جواز جای که ایستاده بودم تا سر شاخ بست و دو گز بود روز شنبه بست و ششم ترمیم ترمیم بد کرده
کچ کرده در موضع کمالی پور منزل شد یک نیکه درین روز به بندوقی زدم رستم خان که از بنده های عبده مستند

شاه جهان ست و از برهان پور با جمعی از بندهای درگاه بر سر زمینداران گونڈوانه تعیین نموده بود صد و ده زنجیر نعل و یک لک و سبست هزار روپیه پیشکش گرفته درین تاریخ آستانوس رسید زاهد و لشجاعت خان بمنصب هزار نذات و چهار صد سوار از اصل و اضافت سرفراز شد روز یکشنبه بخت و هفتم شکار باز و جره کردم روز و دوشنبه نیله گاؤ کلان و یک پوکره شکار شد نیله دوازده من و نیم بوزن در آمد روز سه شنبه بخت و نهم یک نیله شکار شد ببلول میان داله یار کوکه از خدمت گونڈوانه آمده سعادت ملازمت دریافت ببلول خان پسر حسن میان است و میان الوشی است از افغانان در مبادی حال حسن نوکر صادق خان بود اما نوکر بادشاه شناس و آخر در سلک بندهای بادشاهی نظام یافت و در خدمت دکن فوت شد بعد از و پسرانش بمنصب سرفراز گشتند اگر چه هشت پسر داشت اما دو پسرش هر دو بچو شمشیر و شناس آمدند برادر کلان و در آغاز جوانی و دیعت حیات سپرد ببلول رفته رفته بمنصب هزار ری سر بلندی یافت درین وقت فرزند شاه جهان به برهان پور رسیده او را قابل تربیت دانسته بمنصب هزار روپا نقدی ذات و هزار سوار امیدوار ساخت و چون تا حال مرا ملازمت نکرده بود و بسیار آرزوی آستانوس داشت بدرگاه طلب فرمودم بجنگ خوب خانزادی است همچنانکه باطلش بحسن شجاعت آراستگی دارد و ظاهرش هم خالی از نمودی نیست منصبی که فرزند شاه جهان بخواهد نموده بود با تماس او مرحمت شد و بخطاب سر بلند خانی سرفراز گشت الی یار کوکه نیز جوان مردان و بنده لائق تربیت است او را بخدمت مناسب و چسبان یافته بدرگاه طلب فرمودم روز کم شنبه غره ماه آذر بشکار رفته یک نیله گاؤ به بندوق زدوم درین تاریخ واقعات کشمیر بعضی میرسد که در خانه ابرشیم فروشی و دو دختر دندان دار بوجو آمده که پشت تا کمر بهم متصل بود اما سر و دست و پای هر کدام جدا اندک زلف زنده بوده فوت شد در روز مبارک شنبه دویم در کنارتال که دیره شده بود بزم پیاله ترتیب یافت لشکر خان را خلعت و فیل مرحمت نموده بخدمت دیوانی صوبه دکن سرفراز ساختم منصب از اصل و اضافت دو هزار پانصد نذات و هزار و پانصد سوار حکم شد بکلائے عادلخان مهر کوکب طالع که هر کدام بوزن پانصد هر دستوری میشه و انعام شد ببلول خان اسپ و خلعت عنایت نمودم چون از آله یار کوکه هم خدمات غایبه و ترادوات پسندیده بوقوع آمده بود بخطاب بهمت خانی سرفراز گشته خلعت مرحمت شد روز جمعه سه چهار کرده و یکپاؤ کوچ نموده پرگنه دکنان محل نزول رایات اقبال گشت روز شنبه نیز چهار کرده و یک پاؤ کوچ نموده در قصبه دهار منزل شده دهار از شهرهای قدیم است و راجه بوج که از راجهای معتبر هندوستان است درین شهر می بود و از عهد او هزار سال گذشته در زمان سلاطین مالوه نیز مدتها حاکم نشین بوده و قتی که سلطان محمد تغلق بعزم تسخیر دکن می رفت

قلعه از سنگ تراشیده بر فراز پشته اساس ساخته ظاهرش نهایت نمود و صفادار و درون قلعه از عمارات عالی است فرمودم
 که طول و عرض و ارتفاع را مساحت کنند طول درون قلعه دوازده تناب و هفت از عرض هفت تناب و سیزده گریه عرض دیوار قلعه نوزده
 و نیم گز و ارتفاع تا کنگره هفده و نیم گز ظاهر شد و در برون قلعه پنجاه و پنج تناب بود عمید شه خوری مخاطب به دلاورخان که در زمان سلطان محمد
 پسر سلطان فیروز با دوازده پهلوی حکومت ولایت مالوه با استقلال داشت و از محمود برون قلعه مسجد جاسمی بنا نموده در مقابل در مسجد میای آهنی
 مربع نصب کرده بود چون سلطان بهادر گجراتی ولایت مالوه را بطرف در آورد خواست که این میل را گجراتی نقل نماید کار فرمایان در
 وقت فرو آوردن احتیاط نکردند بر زمین افتاده دو پاره شد یکی از آن هفت و نیم گز دیگر سه چهار گز و یک پا و دو و درش یک گز و یک پا و
 است چون در اینجا ضائع افتاده بود حکم کردم که تخت کلان را با گره برده در محلی رود حضرت عرش آشیانه نصب کنند
 که شبها چراغ بر بالای آن میسوخته باشد مسجد مذکور در دوازده و بر پیش طاق یک در فخره از شر بر لوح سنگی نقش کرده اند
 مضمون آنکه عمید شه خوری در سنه سبعین و ثمانیة این مسجد را اساس نهاده و بر پیش طاق دیگر قصیده نوشته اند که این چند
 بیت از آنجاست -

خدا یگان زمان کوکب سپهر جلایل	مدار اهل زمین آفتاب اوج کمال	پناه پست شریعت عمید شه داود	که افتخار کن غور از ان حمید خصال
معین دنا صردین نبی دلاورخان	که برگزیده خداوند ایزد متعال	بشهر دهار بنا کرد مسجد جامع	بوقت سعد خجسته بروز فرخ قال
	گذشته بود ز تاریخ هشتصد و نفاذ	که شد تمام ز اقبال در گه آمال	

چون دلاورخان و رعیت حیات سپرد در آنوقت هندوستان با دوازده با استقلال نداشت و ایام هرج و مرج بود و هوشنگ
 پسر دلاورخان که جوان رشید و صاحب همت بود قاپو دانسته بر سر سلطنت مالوه جلوس نمود بعد از فوت او بحسب تقدیر
 سلطنت محمود خلجی پسر خان جهان که دزیر هوشنگ بود منتقل شد و از او بر پسرش غیاث الدین رسید و بعد از آن به ناصر الدین
 پسر غیاث الدین که پدر را از هر داده بر مسند زشت نامی نشست و از او بفرزندش محمود انتقال یافت و سلطان بهادر گجراتی
 ولایت مالوه را از محمود گرفت و سلسله سلاطین مالوه بمحمود مذکور منتفی شد و روز و شب ششم بشکار رفته یک نیله گا و ماده را
 به بندوق زد و بمیرزا شرف الدین حسین کاشغری فیله عنایت نموده بخدمت صوبه بنگلش خلعت نمودم با و دارا خجسته
 مرصع و مهر صد توله و بیست هزار در باب انعام شد و سه شنبه به قتم در تال و هار یک مگر مچ به بندوق زد و مگر مچین سوتی او
 بنظر درمی آمد و باقی تنه اش در آب نهان بود و بقیاس و قرینه میان شش زد و مگر مچ تمام شد مگر مچ از عالم تنگ

عشق
 دوازدهمین
 نوروز
 تذکره
 جهانگیری
 ۴۰۳
 قلعه از سنگ تراشیده
 بر فراز پشته اساس
 ساخته ظاهرش نهایت
 نمود و صفادار و درون
 قلعه از عمارات عالی
 است فرمودم که طول و
 عرض و ارتفاع را
 مساحت کنند طول درون
 قلعه دوازده تناب و
 هفت از عرض هفت
 تناب و سیزده گریه
 عرض دیوار قلعه
 نوزده و نیم گز و
 ارتفاع تا کنگره
 هفده و نیم گز
 ظاهر شد و در برون
 قلعه پنجاه و پنج
 تناب بود عمید شه
 خوری مخاطب به
 دلاورخان که در
 زمان سلطان محمد
 پسر سلطان فیروز
 با دوازده پهلوی
 حکومت ولایت
 مالوه با استقلال
 داشت و از محمود
 برون قلعه مسجد
 جاسمی بنا
 نموده در مقابل
 در مسجد میای
 آهنی مربع
 نصب کرده بود
 چون سلطان
 بهادر گجراتی
 ولایت مالوه
 را بطرف در
 آورد خواست
 که این میل
 را گجراتی
 نقل نماید
 کار فرمایان
 در وقت
 فرو آوردن
 احتیاط نکردند
 بر زمین
 افتاده دو
 پاره شد یکی
 از آن هفت و
 نیم گز دیگر
 سه چهار گز
 و یک پا و دو
 و درش یک گز
 و یک پا و است
 چون در اینجا
 ضائع افتاده
 بود حکم کردم
 که تخت کلان
 را با گره برده
 در محلی رود
 حضرت عرش
 آشیانه نصب
 کنند که شبها
 چراغ بر بالای
 آن میسوخته
 باشد مسجد
 مذکور در
 دوازده و بر
 پیش طاق یک
 در فخره از
 شر بر لوح
 سنگی نقش
 کرده اند
 مضمون آنکه
 عمید شه
 خوری در سنه
 سبعین و
 ثمانیة این
 مسجد را
 اساس
 نهاده و بر
 پیش طاق
 دیگر قصیده
 نوشته اند
 که این چند
 بیت از آنجاست -

بناوریست و در اکثر آبهاست بندهستان می باشد و بنایت کلان است شود این چندان کلان نبود مگر چو دیده شد که پشت
گزین بل و یک گز عرض داشت روز یکشنبه چهار و نیم کرده کوچ کرده سعدی منزل شد و درین موضع رودخانه ایست که
ناصرالدین خلجی بالاسه آنرا بل بته و نشیمنها ساخته است از عالم کالیاده جاسه است و هر دو از بناهاست و اثرهاست
اوست اگرچه عمارتش قابل تعریف نیست چون در میان رودخانه ساخته شده جوینهاست و حوضها ترتیب داده اند
یک طوری بنظر برسد آمد شب فرمودم که برود و در آن جوینها و آبها چراغان کردند و روز مبارک شنبه نهم بزم پیاله ترتیب یافت
درین روز بفرزند شاه جهان یک قطعه لعل یک رنگ بوزن نه تانگ و پنج سرخ که یک لک و صبت و پنج هزار روپیجه
داشت باد و مردار و بدالقام شد و این لعلیست که در زمان ولادت من حضرت مریم مکانی والده حضرت عرش آشنائی
برسم و ناخن التفات نموده بودند و سالها در سر پنج خاصه آنحضرت بود بعد از ایشان من هم تبرکات خود در سر پنج میداشتم قطع
نظر از مالیت و نفاست چون بحسب شگون برین دولت ابد مقرون مبارک و جایون آمده بآنفرزند مرحمت شد مبارک خان
را بمنصب هزار و پانصد یزات و سوار از اصل و اضافه سر بلند ساخته بقو جباری سرکار سیوات تعیین فرمودم با تمام خلعت
و شمشیر و فیل ممتاز گشت بهجت خان ولد رستم خان شمشیر و جنت شد کبکایل خان قراول که از خدمتگاران قدیم است و همیشه در محاکم
حاضر می باشد خطاب شکار خانی عنایت نمودم و او دارام بخد مت صد و دکن تعیین شد و با تمام خلعت و فیل و باد و پایان
عراقی سر فرازی یافت و بفرزند نشان خاصه محبوب او سپه سالار خان خاتمان اتالیق مرحمت شد و روز جمعه دهم مقام فرمودم روز
شنبه یازدهم چهار کرده پا و کم کوچ نموده در موضع خلوت نزول اقبال افتاد و روز یکشنبه دوازدهم پنج کرده کوچ کرده و
پرگنه مذکور منزل شد این پرگنه از زمان پدرم بجایگزین شد و اسباب و مقررات و در حقیقت طور و من اد شده عمارات و باغات
ساخته از جمله باد و در سر راه اساس نهاده بنایت خوش طرح و اندام بخاطر رسید که اگر در جاسه باد و در سر راه ساخته
شود و همین طرح باید فرمود که بسا نه خانه اقلاد و برابر این باید ساخت روز دوشنبه سیزدهم بشکار رفته یک نیل گاؤ به بند و ق زد
از تار و ریخته که فیل نور محبت فیل خانه خاصه آمده حکم است که در دو تخانه خاص و عام می بسته باشد چون از حیوانات فیل را آب
افت تمام است باد و جو درستان و سردی هوا از در آمدن آب محفوظ میشود و اگر آبی نباشد که تواند برآید آب را از مشک بخور طوم
گرفته بر بدن خود میریزد بخاطر رسید که هر چند فیل از آب محفوظ است به الطبع آن مجبور اما تعیین که در زمستان از آب سرد متاثر
خواهد بود فرمودم که آب را شیر گرم کرده و در خور طوم او میریزد باشد روز هفدهم دیگر که آب سرد بر خود میریزد اثر عشته در روز

برونظا هری شد و از آب گرم بخلاف آن آلوده و مخلوط میگشت و این تصرف خاصه مست روز سه شنبه چهارم شش کرده کوچ
 کرده در مقام سیلگه منزل شد روز کم شنبه پانزدهم از دریا می گذشته نزدیک رام گده منزل گشت شش کرده
 کوچ واقع شد روز مبارک شنبه شانزدهم مقام نموده در سرآبشاری که قریب بار و واقع است بزم پیاله ترتیب یافت سر بلند خان
 را بغایت علم متنازع ساخته و فیل بخشیده بخدست صوبه دکن رخصت فرمود و منصب او از اصل و اضافه هزار دینار صدنیات و هزار
 دینار سوار حکم شد. حاجه بییم نرائن زمیندار که به منصب هزاره است رخصت جاگیر یافت حاجه بهوج زمیندار بگلانه را
 بمنصب چهار هزاره سر بلند ساخته بطن او رخصت فرمود و حکم شد که چون ملک خود برسد سپر کلان را که جانشین او است
 بر رگه فرستد که در خدمت حضور می بوده باشد حاجی بلوچ که سردار قزاقان است و نسبت سبقت و بندگی قدیم دارد خطاب بلوچ خانی
 سرفراز گشت روز جمعه هفت دهم پنج کرده کوچ نموده در موضع دهاول نزول فرمود روز شنبه هزدهم که عید قربان بود
 بعد از فراغ قربانی و لوازم آن سه کرده و یکپا و کوچ نموده در کنار تال موضع ناگور منزل شد روز یکشنبه نوزدهم قریب پنجگده
 مسافت طی نموده در کنار تال موضع سمریه رایات اقبال برافراخت روز دوشنبه بیستم چهار کرده و یکپا و کوچ نموده پرگنه
 و دود محل نزول رایات حلال گشت این پرگنه سرحد است میان ولایت مالوه و ملک گجرات تا از بدو عبور واقع شد تمام ماه
 جنگ و انبوهی درخت و زمین سنگ لایخ بود روز سه شنبه بیست و یکم مقام کردم روز کم شنبه بیست و دوم پنج کرده و یکپا و کوچ
 نموده در موضع رینا و نزول نمود روز مبارک شنبه بیست و سوم مقام نموده در کنار تال موضع مذکور بزم پیاله ترتیب یافت روز
 جمعه بیست و چهارم و نیم کرده کوچ نموده در موضع جالوت رایات اقبال برافراشت درین منزل باز گیران ملک کرناٹک مرده
 فنون بازی خود نمودند یکم از آنها زنجیر آهنی را که پنج و نیم گز طول و یک سیر و دو دایم وزن داشت یکسر آنرا در حلق
 نهاده آهسته آهسته تمام را بهر آب فرو برد و ساسی در شکم او بود بعد از آن بر آورد و روز شنبه بیست و پنجم مقام شد روز
 یکشنبه بیست و ششم پنج کرده کوچ نموده بموضع نیمه فرو دادیم روز دوشنبه بیست و هفتم نیز پنج کرده کوچ کرده در کنار
 تالابی نزول فرمود روز سه شنبه بیست و هشتم چهار کرده پا و کم کوچ نموده نزدیک بقصبه صحرا در کنار تال و رود رایات
 اقبال اتفاق افتاد گل نیلوفر را که بزبان هندی کودنی گویند به رنگ میشود سفید و کبود و سرخ پیش ازین کبود و سفید دیده
 شد اما سرخ تا حال بنظر در نیامده بود درین تال سرخ گل تازه و سبز رنگ مشاهده شد به کلفت گلست نبات نادرو
 لطیف چنانچه گفته اند.

ز سرخی و تری خواصد یکبار

گل کنول از کودنی کلان تری باشد رنگش سرخ چهره است و من در کشمیر کنول صد برگ هم بسیار دیده ام و مقرر است که
 کنول روزی شگفت و شب غنچه میشود و کودنی بخلاف آن روز غنچه میگردد و شب بے شگفت و زنبور سیاه که اهل هند آنرا بکودرا
 میگویند همیشه برین گلهاسے نشیند و بجیت خوردن شیر که در میان این هر دو گلست برون میرود و بسیار زمین واقع میشود که
 گل کنول غنچه میگردد و تمام شب بھو نرا در آن غنچه میانند و همین طور در گل کودنی هم بعد از شگفتن از میان برآمده پرواز میکنند و
 چون زنبور سیاه ملازم و ایکی این گلهاست شعراے هند آنرا چون بلبل عاشق گل اعتبار نموده مضامین عالی و درسلک نظم
 کشیده اند از جمله تان سین کلاوت که در خدمت پدرم بے نظیر زمان خود بوده بلکه در بیچ عهد و قرن معنی شل او نگذشته
 در یکے از نقشهاروے جو آنرا با قناب و چشم کشودن او را بشگفتن گل کنول و بر آملن بھو نرا از میان آن تشبیه داده
 و در جای دیگر بگوشت چشم نگرستن محبوب را بجرکت گل کنول و در هنگام شستن بھو نرا نسبت کرده درین منزل انجیر
 از احمد آباد رسید اگر چه انجیر برهان پور هم شیرین و بالیده می شود اما این انجیر کم دانه و شیرین تر است و ده دوازده بهتر توان
 گفت روز کم شب بے بست و نسیم و مبارک شب بے سیم مقام شد درین منزل سرفراز خان از احمد آباد آمده سعادت
 آستانوس دریافت از پیشکشهای او تسبیح مرداریدی که به یازده هزار روپیه خریده بود باد و فیل و دو اسب و
 هفت راس گاؤ و دھل و چند نفور پارچه گجراتی مقبول افتاد تتمه را باد و نجشیدم سرفراز خان بنیره مصاحب بیگ است که
 از امرای حضرت جنت آشیانی بود حضرت عرش آشیانی او را بنام جدش مصاحب بیگ میخواندند و من در آغاز خلوس
 منصب او را افزوده بصوبه گجرات تعین فرمودم چون نسبت خان زاد می موروثی باین درگاه داشت و در خدمت صوبه
 گجرات هم خود را نغزک ظاهر ساخت لایق تربیت دانسته ب خطاب سرفراز خانی در عالم سر بلند گردانیدم و منصب او
 بد هزاره ذات و هزاره سوار رسیده روز جمعه غره دیماه چهار کرده پاؤ کم کوچ نموده در کنار تال حبسو و نزول فرمودم و درین
 منزل را سے مان سردار پیاده های خدمتیه ما ہی رو پوشاک کرده آورد و چون طعم بگوشت ما ہی رغبت تمام داشت و در خصوص
 ما ہی رو هو که بهترین اقسام ما ہی هندوستان است و از تاریخ عبور کانی چند تا حال که یازده ماه گذشته با وجود نهایت
 تفحص بهم نرسیده بود امروز بدست آمد بغایت مخطوطا شدم و اسی براسے مان عنایت فرمودم اگر چه برگنه و دود داخل
 سرحد گجرات است غایتا ازین منزل در همه چیز اختلاف صریح ظاهری شود صحرا و زمین نوعی دیگر مردم بوضعی دیگر زبانها

بروش دیگر جنگلی که درین راه بنظر در آمد درخت میوه دار مثل انبه و کرنی و غیره پند می داشت و در آنجا فطرت زراعت برقرار است
 ز قوم است مزارعسان بر دور مرزعه خویش ز قوم نشایند هر کدام قطعه زمین خود را جدا ساخته اند و در میان کوچه
 راه تنگ بخت آمد و شد گذشته اند چون تمام این ملک ریگ بوم است باندک تر و دواژ و حامی که واقع شود چندان گردد
 و غبار بهم میرسد که چهره آدم بدشواری بنظر در می آید بخاطر رسید که احمد آباد را بعد ازین گرد آباد باید گفت نه احمد آباد و در شبانه
 دوم چهار کرده پاؤکم کوچ کرده در کنار دریای می منزل شد و در یکشنبه سویم باز چهار کرده پاؤکم کوچ نموده در موضع
 بر دله نزول نمودم درین منزل حبه از منصبداران که بخدمت صوبه گجرات تعیین بودند سعادت آستانه بوس در یافته روز
 دوشنبه چهارم پنجگده کوچ کرده چتر سیا نزول رایات اجلال اتفاق افتاد و در سه شنبه پنجم پنج ونیم کرده مسافت طی نموده در پرگنه
 موده رایات اقبال برافراشت درین روز سه نیکه گاو شکار شد یکی از همه کلان تر بود و سیزده من و ده سیر بوزن درآمد و در
 کم شنبه ششم شش کرده کوچ فرموده در پرگنه نیلاؤ منزل شد و از میان قصبه گذشته موازی یک هزار و پانصد روپیه نشان
 کردم روز مبارک شنبه هفتم شش ونیم کرده کوچ نموده در پرگنه نیلاب نزول فرمودم و در ملک گجرات کلان تر ازین پرگنه
 نیست هفت لک روپیه که بست و سه هزار تومان راج عراق باشد حاصل دارد و مهوره قصبه مذکور هم خیلگی است در وقت
 آمدن از میان قصبه گذشته هزار روپیه نشان کردم که هست مصروف بران است که بهر بنای فیضی بخلاق خدا برسد چون دار
 سواری مردم این ملک به عرابه است مراهم میل سواری عرابه شده تا دو کرده بر عرابه ششم اما از گرد و غبار بسیار آزار
 کشیدم بعد از آن تا آخر منزل بر اسب سواری کردم در اثنا راه مقرب خان از احمد آباد رسیده سعادت ملازمت
 دریافت و یک دانه مروارید که بسی هزار روپیه خریده بود پیشکش گزرا نید و در جمعه ششم شش کرده ونیم کوچ نموده محل
 دریای شور محل نزول بارگاه اقبال گشت بکنایه از بندر باس قدیم است بقول برهمنان چندین هزار سال
 از بنای این گذشته در ابتدا نامش ترنباوتی بوده و راجه ترنباک کنوار حکومت این ملک داشته اگر تفصیل احوال
 راجه مذکور بشرحی که برهمنان میگویند نوشته شود بطول میکشد بجلای چون نوبت ریاست راجه ابهی کمار که از بنایراد بود
 میرسد بقصای آسمانی بلا درین شهر نازل می شود چندان گرد و خاک میریزد که تمام منازل و عمارات شهر در زیر
 این خاک پنهان میگردد و دنیا و حیات بسیاری از مردم زیر و زیر میگردد و غایتا پیش از نزول بلاست که راجه از آزار پستش
 میکرد و بخوابش آمده ازین حادثه آگاه میسازد و راجه با عیال خود و بجا ز در می آید و آن بت را با ستونی که در پس بت بخت تکیه

داشته بودند با خود همراه میر و قضا را جہانگیر از طوفان بلا سے شکند چون مدت حیات راجہ باقی بود بدو بہان ستون کشتی
 وجودش بساحل سلامت میرسد و بازار ارادہ تعمیر این شہری نماید و آن ستون را بحجت علامت آبادانی و فراہم
 آمدن مردم نصب میکنند چون بزبان ہندی ستون را استنہب و کنبہ ہر دو میگویند باین نسبت استنہب نگری و
 کنبہ ذاتی میگویند و گاہ بنا سبت نامش تر بناوتی نیز میگویند و کنبہ ذاتی رفتہ رفتہ بکثرت استعمال کنبہایت شد
 این بند را از عظم بناور ہندوستان ستون حاصل بخوری از چوبہا سے دریائے عمان واقع شدہ عرض جو بہت کردہ
 و طول قریب پچہل کردہ تخمیناً مقرر کردہ اند جہانگیر بدرون جو در نمی آید و در بندر کوکہ کہ از توابع کنبہایت است و نزدیک
 بدریا واقع گشتہ لنگری کنند و از انجا اسباب را بغراب ہا انداختہ بہ بندر کنبہایت سے آمدند و عین طور در وقت پرسانمتن
 جہاز اسباب را در غرابہا کردہ می برند و بجہان در می آرند پیش از ورود موکب منصور چند غراب از بناور فرستادہ کنبہایت
 آمدہ خرید و فروخت نمودہ ارادہ مراجعت داشتند روز یکشنبہ دہم غرابہا را آراستہ بنظر در آوردند و رخصت گرفتہ
 متوجہ مقصد شدند روز دوشنبہ یازدہم من خود بر غراب نشستہ تخمیناً یک کردہ بروئے آب سیر کردم روز سہشنبہ
 دوازدهم بشکار روز رفتہ و آہو گیرانیدہ شدہ روز کم شنبہ سیزدہم بہ تماشا سے تال تارنگ سرسوار شدہ از میان راستہ
 و باز از گذشتہ و قریب بہ پنج ہزار روپیہ شمار کردم در زمان حضرت عرش آشیانی انار اسر بر بانہ کلیان راستہ مقصدی بندر
 مذکور بحکم آنحضرت حصار می نچتہ از خشت و آہک بر دو ر شہر ساختہ و سوداگر بسیار از اطراف آمدہ درین شہر توطن گزیدہ اند و خانہا
 بسفا و منازل نیک اساس نہادہ و مرفہ الحال روزگاہا سیر میر بند بازارش اگرچہ مختصر است غایتاً پاکیزہ و پر جمیعت و کثرت
 است و در زمان سلاطین گجرات تمغا سے این بندر مبلغ کلے بودہ و الحال درین دولت حکم است کہ از چل یک زیادہ بگیرند
 و دیگر بناور عشر گویان وہ یک و ہشت یک بگیرند و انواع کالیف و مزاحمت تجار و متردین میرسانند و در جہدہ کہ بندر
 کہ است چار یک میگیرند بلکہ بیشتر ہم و از نیجا قیاس می باید نمود کہ تمغا سے بناور گجرات در زمان حکام سابق چہ مبلغ بودہ و
 اللہ اعلم کہ این نیاز مند در گاہ اینودی توفیق بخشایش تمغا سے کل مالک محروسہ کہ از حساب و شمار بیرون است یافتہ
 و نام این تمغا از قلمرو من افتادہ و درینولا حکم شد کہ ٹنکہ طلا و نقرہ وہ بست وزن ہر دو روپیہ معمول سکہ گفتہ سکہ ٹنکہ طلا یک
 طرف لفظ جہانگیر شاہی شستہ و جانب دیگر (ضرب کنبہایت مسئلہ جلوس) مقرر شد و سکہ ٹنکہ نقرہ یکرو در میان ٹنکہ لفظ
 جہانگیر شاہی شستہ و بر دو را این مصرع -

بزر این سکه زو شاه جهانگیر ظفر پر تو

و بر دس دیگر در میان سکه (حزب کنه بایت سلسله جلوس) و بر دس مصرع دویم -

پس از فتح دکن آمد چو در محبسات از ماندوا

در پنج احدى سکه غیر از من سکه نشده و سکه طلا و نقره اختراع نیست ناش سکه جهانگیری فرمودم روز مبارک شنبه چهار دهم پیشکش امانت خان متصدی بندر کنه بایت و محل بنظر گذشته منصب او از اصل و اضافه هزار و پانصد نیاات و چهار صد سوار حکم شد نورالدین قلی بمنصب سه هزار نیاات و ششصد سوار از اصل و اضافه سرفرازی یافت روز جمعه پانز دهم بر فیل نورنجت سوار شده بر اسب و دانیدم بغایت خوب و دید و در وقت نگاه داشتن هم خوب استاد این مرتبه سویم است که من خود سوار می شوم روز شنبه شانز دهم رامداس ولد حسینگی بمنصب هزار و پانصد نیاات و هفتصد سوار از اصل و اضافه سرفراز شد روز یکشنبه هفتصد هم بداراب خان و امانت خان و سید بانیید بار سه فیل عنایت شد درین چند روز که ساحل دریای شور معسکر اقبال بود از سوداگر و اهل حرفه دار باب استحقاق و سائر متوطنان بندر کنه بایت را بنظر آورده فراخور حال هر کس خلعت و اسب و خرجی و مدد معاش مرحمت فرمودم دهم درین تاریخ سید محمد صاحب سجاده شاه عالم و فرزندان شیخ محمد غوث و شیخ حمید زنبیره میان وجیه الدین و دیگر مشایخ که در احمد آباد و تون دارند باستقبال آمده ملازمت نمودند و چون غرض تماشای دریا و جزایر بود ده روز مقام نموده روز سه شنبه نوز دهم رایات غزیت بصوب احمد آباد و برافراشت بهترین اقسام ماهی که در اینجا هم میرسد نامش عربیت و ماهی گیران مکرر بحیث من گرفته آوردند بے تکلف نسبت دیگر اقسام ماهی که درین ملک میشود لذیذ تر و بهتر است اما لذت ماهی رهونیست و نه بلکه دهشت توان گفت و از غذاها که مخصوص اهل گجرات است کچری با جره است و آنرا لذیذ نیز میگویند از اقسام ریزه غله آنست و این غله غیر از هندوستان و در دیار دیگر نمی شود و نسبت بسیار بلاد هند و گجرات بیشتر است و از اکثر جو بات ارزان تر چون برگز نخورده بودم فرمودم که تیار ساخته آور و غذای از لذت نیست مرا خودی و راقا و حکم کردم که در ایام صوفیانه که التزام ترک حیوانی نموده ام و طعامهای گوشت می خورم اکثر ازین کچری می آورده باشند روز سه شنبه مذکور شش کرده و یکپا و کوچ نموده و موضع گوساله منزل شد روز یکم شنبه بستم از پرگنه بابر گذشت در کنار دریا فرد آدم این منزل شش کرده بود روز مبارک شنبه بستم و یکم مقام نموده بزم پال ترتیب یافت در همین آب ماهی بسیار ترکا کرده و بجه از بندها که داخل

مجلس بود و قسمت شد روز جمعه بخت و دودم چهار کرده مسافت طی نموده در موضع باریجه سعادت نزول اتفاق افتاد و دین
 راه دیوار بنظر در آمد از دو نیم گز تا سه گز بعد از تحقیق معلوم شد که مردم بقصد ثواب ساخته اند که چون حمایه در راه مانده شود
 باز خود بران دیوار بنهاده نفسی راست سازد و باز سبب به غیر بغایت برداشته متوجه مقصد گردد و این تصرف خاصه
 اهل گجرات است بسیار مرا این دیوار ساختن خوش آمد فرمودم که در جمیع شهرهای کلان بهمن دستور دیوارها از طرف
 بادشاهی بسازند روز شنبه بخت و دودم پنج کرده پاؤکم کوچ نموده کنار تال کا کریم محل نزول آمد و دو کوه گیهان شکوه شد
 این تال را قطب الدین محمد بنیر سلطان احمد بانی شهر احمد آباد ساخته و بر درش زمینه پایا از سنگ و آهک بسته اند و
 در میان تال باغچه مختصر و یکدست عمارت بنا نهاده و از کنار تال تا عمارت میان پل بسته اند که راه آمد و شد باشد و چون
 در تمامین گذشته اکثر از هم ریخته و ضایع شده و جایکه قابل نشستن باشد نمانده بود در نیون که موکب اقبال بصوب احمد آباد
 توجه فرمود صفی خان بخشی گجرات از سرکار بادشاهی شکست و ریخت آنرا مرمت نمود و باغچه را صفا داده عمارتی تو مشرف
 بر تال و باغچه ساخت بے تکلف منزه بخت بغایت مطبوع و دلنشین طرحش مرا خوش در افتاد و در ضلعی که پل واقع است
 نظام الدین احمد که در زمان پدرم یک چندی بخشی گجرات بود باغی ساخته بر کنار تال مذکور درین وقت بعرض رسید که
 عبداللہ خان بجیت نراسی که با عابد پسر نظام الدین احمد داشته درخت باغی این باغ را بریده است و نیز شنیده
 شد که در ایام حکومت خود در مجلس شراب مرد نامردی را که خالے از طرفلی و مضحکی بنوده بجزو آنکه درستی و بے شعوری حرف
 ناطق از روئے مطایبه گفته بے طریق شده بیکه از غلامان خود اشارت کرد که در همان مجلس گردش زده است از
 شنیدن این دو مقدمه خاطر عدالت آئین بغایت آشفته گشت و حکم فرمودم که دیوانیان عظام هزار سوار دو اسبه
 سه اسبه او را موافق یک اسبه مقرر داشته تفاوت آنرا که بنقاد لکدام میشود از محال جاگیر او وضع نمایند چون درین
 منزل مزار شاه عالم بر سر راه واقع بود فاتحه خوانده گذشتم تخمیناً یک لک روپیہ خرج عمارت این مقبره شده باشد
 شاه عالم پسر قطب عالم است و سلسله ایشان بمخدم جانیان منتهی می شود و مردم این ملک را از خاص و عام غریب
 اعتقاد می بالیشان است چنانچه می گویند که شاه عالم اجیاسے اسوات می کرد و بعد از آنکه چندین مرده را ازنده ساخته
 بود پدرش بر نیغنه و قوت یافته مانع آمده است که دخل در کارخانه آلی گستاخه است و شرط بندگی نیست قصار شاه عالم
 خادے داشت و او را فرزند نمی شنید و بدعاے ایشان حق تعالی پسر بی باک را مست فرمود چون به بخت و هفت سالگی

رسید درگذشت و آن خادم گریه و زاری کنان بخدمت ایشان آمده معروض داشت که پسر من فوت شده و مرا همین یک
فرزند بود چون توجه شماعی قعالی گرامت فرموده بود امیدوارم که بدعا می شما زنده شود شاه عالم لحظه متفکر گشته بدون
حجره رفتند و خادم مذکور بخدمت پسر ایشان که او را بسیار دوست میداشت رفته الحاح نمود که شما از شاه التماس کنید که
فرزند مرا زنده سازند و پسر ایشان چون خرد سال بود بدرون حجره در آمده درین باب مبالغه میکند شاه عالم می گوید که اگر
راضی باشی عوض او جان بحق تسلیم کنی شاید التماس من قبول افتد و او عرض کرد که در آنچه رضای شما و خواست
خدا باشد عین رضای منست شاه عالم دستهای پسر خود را گرفته از زمین برداشته رو به سوی آسمان کرده
گفت که بار خدا یا عوض آن بزغال این بزغال را بگیر در ساعت پسر جان بحق تسلیم کرد و شاه او را برابر بالاس پانگ خود
خواه بانیده چادر بر روی او پوشانید و خود از خانه برآمده بآن خادم گفته اند که بخانه برو و از پسر خود خبر بگیر شاید سگته
کرده باشد و نموده باشد چون او بخانه می آید پسر را زنده می بیند مجلاً در ملک گجرات این قسم حرفهای بسیار بشاه عالم
نسبت می کنند و من خود از سید محمد که صاحب سجاده ایشان است و خاله از فضیلت و معقولیت نیست پرسیدم که این حرف
چه صورت دارد و گفت من هم از پدر و جد خود همین طور شنیده ام و بتواتر رسیده و العلم عند الله اگر چه این مقدمه از آئین
خود دور است غایتاً چون در مردم شهرت تمام داشت بجهت عزابت نوشته شد و رحلت ایشان ازین سراسر فانی
بجایم جاودانی در سنه هشت صد و هشتاد و پنج شده در زمان سلطنت سلطان محمود بیکره و عمارات مقبره ایشان از آثار
تاج خان ترابانی است که از امرای سلطان مظفر ابن محمود بوده چون روز دوشنبه ساعت بجهت درآمدن شهر اختیار
شده بود روز یکشنبه بیت و چهارم مقام فرمودم درین مقام خرپزه کاری که قصبه ایست از توابع هرات رسید و مقرر است که
در خراسان هیچ جا خرپزه بخوبی کار نمی شود با آنکه یک هزار و چهار صد کرده مسافت داشت و قافله پنج ماهه آمد
بسیار درست و تازه آمده و آنقدر آرد و نذ که بجهت بندها کفایت میکند و مقارن این کونله از بنگال رسید و با وجود هزار کرده مسافت
اکثر تر و تازه آمده چون بغایت میوه لطیف و نازک است همانقدر که بجهت حاصلی کفایت باشد پیاده اسب و کچو کی دست
بدست میرسانند زبان از آدای شکر آبی قاصر است -

شکر نعمت های تو چند آنکه نعمت های نیست

درین تاریخ امامت خان دو دندان قبل گشته اند بجا بیت کابان که سیکه از ان سه درع و هشت طسوط طول و شانزده

نهمین ساعت داشت سه من و دو سیر بوزن در آمد که بیست و چهار و نیم من عراق باشد روز دوشنبه بیست و پنج بعد از
 گذشتن شش گھڑی در ساعت مسعود بیمار کی و فرسخی توجه شهر شدم و بر فیصل صورت گنج که از فیضان دوستدارنست
 و در صورت و سیرت تمام عیار با آنکه است بود چون اعتماد بر سواری خود و خوش جلوی او داشتم سوار گشتم حلقه انبوه
 از مردوزن در کوچه بازار و در دیوار برآمده منتظر بودند تعریف شهر احمد آباد چنانکه شنیده شده بود بنظر و نیسند اگر چه
 میان راسته بازار را عرض و وسیع گرفته اند غایتاً دکانها را در خور وسعت بازار ساخته اند عمارتش همه از چوب است و
 ستون دکانها باریک و زبون و کوچه بازار پر گرد و غبار از مال کاگریه تا درون ارک که باصطلاح این ملک بدر گویند
 مشارکنان شافتم و بدر بختی مبارک است منازل سلاطین گجرات که در درون بدر واقع بود درین پنجاه شش سال
 خراب شده و اثری از آنها نمانده غایتاً جمیع از بندها سالی که حکومت این ملک تئین بودند عمارت ساخته اند و رنیو لا
 که از ماند و متوجه احمد آباد شدم مقرب خان منازل قدیم را از سر نو تعمیر نموده نشیمنها سالی دیگر که ضروری بود مثل جبر و عام و
 خاص و غیره ترتیب داد چون امروز روز مبارک و زن فرزند شاه جهان بود برسم معهود او را بطلا و دیگر اجناس و زن فرمودم
 و سال بیست و هفتم از سولود مسعود و بخرنی و نشاط آغاز شد امید که حضرت و اسب العطایا او را باین نیازمند نگاه خود
 از زانی دار و از عمر و دولت خود برخوردار کند و همدین روز ولایت گجرات را بجا گیر آن فرزند مرحمت فرمودم از قلعه ماند و
 تا بندر کنباست برای که آبریم یک صد و بیست و چهار کرده است بیست و هشت کوچ و سی مقام واقع شد و در کنباست
 تاده روز مقام اتفاق افتاد و از آنجا تا شهر احمد آباد بیست و یک کرده بود پنج کوچ و دو مقام طے شد محلاً از ماند و تا کنباست
 و از کنباست تا احمد آباد بشرحی که گذارش یافت یک صد و چهل و پنج کرده مسافت بدو ماه و پانزده روز آیدیم و در نیت
 سنگی و سه کوچ و چهل و دو مقام شد و در سه شنبه بیست و هشت ششم بدین مسجد جامع که در میان بازار واقعست رفته
 بچند از فقرا که در آنجا حاضر بودند قریب پانصد روپیه بستان خود خیرات کردم این مسجد از آثار سلطان احمد بانی شهر احمد آباد
 است مثل بر سه در و در هر طرف بازاری و مقابل و ریکیه بجانب مشرق واقع شده مقبره سلطان احمد مذکور است و در آن
 گنبد سلطان احمد و محمد سیر او و قطب الدین سیر او و آسود و اند طول صحن مسجد غیر از مقصوره یک صد و سه در عست و عرض پشته
 و نه در ع و به و در آن ایوان ساخته اند برض چهار دس دس پا و فرش صحن از خشت تراشیده و ستونها سالی ایوان از سنگ
 خشت و مقصوره مثل است بر سینه و پنجاه و چهار ستون و بالا سالی ستونها گنبد زده اند طول مقصوره هفتاد و پنج در ع و عرض

سے وہفت درع است و فرش مقصوره و محراب و منبر از سنگ مرمر ترتیب یافته است و در دو بازو سے پیشاق و دو منبر بر کار
 از سنگ تراشیده مثل برسد آشیانه در غایت اندام تقاشته و نگار سے کرده اند و بجانب دست راست منبر متصل بکنج مقصوره
 شاه نشینے جدا کرده اند و از میان ستونہا بہ تختہ سنگ پوشیدہ اند و دور آن را تا سقف مقصوره بہ پنج و سنگ نشانیدہ اند و غرض
 آنکہ چون بادشاہ بہماز جمعہ و عید حاضر شود با جمعی از مخصوصان و مقربان خود بران بالا رفتہ و اسے صلوٰۃ نماید و آنرا با صلاح
 این ملک ملوکخانہ گویند بہاناکہ این تصرف و احتیاط بکجبت ہجوم عام شدہ باشد و الحق این مسجد بنا سے ایست بغایت عالی
 روز یکشنبہ سبت و ہفتم بخانقاہ شیخ و جیہ الدین کہ نزدیک بدو تخانہ بود رفتہ بہر مزار ایشان کہ در صحن خانقاہ واقع است فاتحہ
 خواندہ شد این خانقاہ را صادق خان کہ از امر اسے عمدہ پیرم بود ساختہ است شیخ از خلفا سے شیخ محمد غوث است اما خلیفہ
 کہ مرشد بخلافت او سباحت کند و از دات ایشان برہائی ست روشن بر زرگی شیخ محمد غوث و شیخ جیہ الدین بفضائل صدیقی و کمالات معنوی آراستگی شدت
 بیش ازین سبے سال درین شہر و دیست حیات سپردہ بعد از ان شیخ عبدالعزیز بوسیت پیر بر سندان شاد شستہ بغایت در ویشی متراض بود چون
 مشارالیه بچہ ارجمت از دمی پوشتہ زدنش شیخ اسد اللہ جانشین گشت و ہمدان زد دی ببالم بقاشافت و بعد از و برادرش شیخ حیدر صاحب سجادہ شد و
 الحال در قید حیات است و بر سر مزار جد و آبای خود بجدت در ویشان و تیمار حال ایشان مشغول و اثر صلاح از ناصیہ روز نگارش ظاہر چون عرس شیخ
 جیہ الدین در میان بود یکہزار و پانصد روپیہ بچہ بچہ خراج عرس بشیخ حیدر عنایت شد و یکہزار پانصد روپیہ دیگر بجمعے از فقر کہ در خانقاہ
 ایشان حاضر بودند بہرست خود خیر کردم و پانصد روپیہ بہ برادر شیخ و جیہ الدین لطف نمودم همچنین بہر کدام از خویشان و سواں ایشان
 در خور استحقاق خرچی و زمین مرحمت شد و بشیخ حیدر فرمودم کہ جمعے از در ویشان و استحقاق را کہ معرفتے بجال آنہا داشتہ باشند
 بجنور آورده خرچے زمین التماس نمایند روز مبارک مشنبہ سبت و ہفتم بسیر رستم خان باڑی رفتہ یکہزار و پانصد روپیہ در
 راہ تار کردم باڑی با صلاح اہل ہند باغ را گویند و این باغیت کہ برادرم شاہ مراد بنام پسر خود رستم ساختہ بود یک
 جشن مبارک مشنبہ درین باغ کردہ بچندے از بندہ ہاے خاص پایا عنایت کردم و آخر روز باغچہ حویلی شیخ سکندر کہ در
 حوالہ این باغ واقع است و انخیرش بغایت خوب رسید بود رفتہ شد چون میوہ را بہرست خود چیدن لذتی دیگر دارد و من تا حال
 انہرے بہرست خود بخیدہ بودم درین ضمن سرفرازی او ہم منظور بود بے تکلفانہ رقم شیخ سکندر بگجاتی الاصل است و خالصے از
 مقولیتے نیست و براحوال سلاطین گجرات استحضار تمام دارد و مدت ہشت نہ سال است کہ در سنگ بندہ حافظم است چون
 فرزند شاہ بہان رستم خان را کہ از عمدہ بندہ ہاے اوست بکجاست احمد آباد مقرر فرمودہ بود و بالتاس آن فرزند رستم باڑی را

بنیادست اسے بادخجہ درین روز راجہ کلیان زمیندار ولایت ایدر سعادیت آستانوسی دریافتہ یک زنجیر فیل و نہ اسب
 پیشکش گذرانید فیل را بادخجہ ششم این از زمینداران مقبرہ سرحد گجرات است و ملک او متصل بکوتستان رانا واقع شدہ و سلاطین
 گجرات پیوستہ بر سر اسب آجنا لشکر کشیدہ اند اگرچہ بعضی اطاعت گوئی کردہ اند و پیشکش سیدادہ نایا خود بدین پہنچ
 کدام رفتہ اند بعد از آنکہ سرحدش آشیانے فتح گجرات فرمودہ اند افواج منصورہ بر سر او تعین شد چون خلاصی خود را منحصر
 در اطاعت و فرمان پذیری یافت ناگزیر بندگی و دولتخواہی اختیار نمودہ و سعادت آستانوس شافت و از ان تا رنج و رسلک
 بندہ نامنظم است و ہر کس بجا دست احمد آباد تعین می شود بدین ادا آمدہ در وقت کار و خدمت با جمعیت خود حاضر می شود
 روز شنبہ غرمہ ماہ بن گنہ چندین کہ از عمدہ زمینداران این ملک است دولت آستانوس دریافتہ نہ اسب پیشکش گذرانید روز یکشنبہ دوم راجہ کلیان
 زمیندار ایدر و بسید مصطفی و میر فاضل فیل عنایت شدہ و شنبہ لشکار بازہ سوار شدہ قریب بہ پانصد روپیہ در راہ تار کر دم درین تاریخ
 ناشیاتی از بدخشان رسید روز مبارک شنبہ ششم سیر باغ فتح کہ در موضع سیر خروقت شافتہ کنزار و پانصد روپیہ در راہ تار کر دم چون مزار
 شیخ احمد کٹو بر سر راہ واقع بود نخست بدانجا رفتہ فاتحہ خواندہ شد کٹو نام قصبہ ایست از سرکار ناگور و مولد شیخ از آنجا است شیخ در عہد سلطان احمد کہ بانی شہر احمد آباد
 بودہ اند و سلطان احمد بایشان ارادت و اخلاص تمام داشت و مردم این ملک را باو غریب اعتقاد است ایشان را از اولیائے کبار می دانند و در ہر شب
 جمعہ خلق انبوه از وضع و شریف بزیارت ایشان حاضر می شوند سلطان محمد پسر سلطان احمد مذکور عمارات عالی از مقبرہ
 مسجد و خانقاہ بر سر مزار ایشان بنا نمادہ و متصل بمقبرہ در ضلع جنوب تالی کلان ساختہ و دور آن را سنگ و آہک ریختہ بر آوروہ و
 با تمام این عمارات در زمان قطب الدین و محمود مذکور شدہ مقبرہ چندی از سلاطین گجرات بر کنار تال در طرف پاسے شیخ واقع
 است و دوران گنبد سلطان محمود بیکرہ و سلطان مظفر پسر او و محمود شہید نمیرہ سلطان مظفر کہ آخرین سلاطین گجرات است آسودہ
 اند بیکرہ بزبان اہل گجرات بروٹ برگشتہ را گویند و سلطان محمود بروٹ ہائے کلان برگشتہ داشت باین نسبت بیکرہ میگفتہ اند
 و متصل بمقبرہ ایشان گنبد خوانین آنهاست و بے تکلف مقبرہ شیخ بغایت عمارت عالی و جائے نفیس است و از روی
 قیاس تخمیناً پنجہک روپیہ صرف این عمارت شدہ باشد و اسرار علم بالصواب بعد از فراغ زیارت بہ باغ فتح رفتہ شد

ملہ شیخ احمد کٹو لقب جمال الدین در دہلی سال ہفصد و سہ و ہفت ہزار از بزرگ زادگان آنجا است مرید و خلیفہ بابا اسحاق مغربی است نام او فیض الدین از
 نیرنگی پھر نیلے در طوفان باد از بنگاد خود جدا شدہ پس از روزگار خدمت بابا اسحاق مغربی سعادت اندوخت و دانش صوری و معنوی گرد آید و در زمان سلطان احمد
 گجرات برت و خرد و بزرگ او را پذیرفتند و بہ نیایش گری برخاستند پس سمر غرب و عجم نمود و بے بزرگان را دریافت خواجہ میر گنج احمد آباد آئین اکبری

این باغ در زیننه واقع است که سپه سالار خانان آنالیق بانو که خود را بمظفر خان منطرب ساخته بود جنگ صفت کرده شکست داده ازین جهت باغ فتح نام نهاده و اهل گجرات فتح باطری می گویند و تفصیل این اجمال آنکه چون بمیان اقبال حضرت عرش آشیانه ملک گجرات مفتوح گشت و بنوبست افتاد و ائمه و خان بعرض رسانید که این پسر بلیا نیست و چون از سلطان محمود و فرزند نامند و از اولاد سلاطین گجرات نیز هیچ کس نبود که بسطنت بر داریم ناگزیر صلاح وقت را منظور داشته چنین ظاهر ساختیم که این پسر محمود است و سلطان مظفر نام کرده بسطنت بر داشتیم و مردم بنا بر ضرورت قبول این معنی کردند چون آنحضرت قول اعتماد خان را درین سواد معتبر میدانستند و را وجودی نهاده و در میان خواصان خدمت میکرد و توجه بحال اومی فرمودند بنا برین از فتنه گران گجرات آمده چند سال در پناه زمینداران روزگار بسر برد و آنکه شهاب الدین احمد خان را از حکومت گجرات معزول ساخته اعتماد خان را بجای او تعیین فرمودند جمعی از نوکران شهاب الدین خان که دل نهاد گجرات بودند از وجدائی گزیده باسید نوکری اعتماد خان در احمد آباد ماندند بعد از آن که اعتماد خان بشهر در آمد بدو رجوع آورده اقبالی از جانب او نیافتند و ریمه رفتن نزد شهاب الدین خان داشته نه ریمه ماندن در احمد آباد چون از همه جهت ناامیدی دست داد چاره کار منحصر بر آن دیدند که خود را بنور ساینده او را دست آورفته و فساد سازند و باین عزیمت مشغول شدند و قصد سوختن آن جاعت نزد بنورفته او را با لوبند کاشی که بنور پناه او بود برداشته متوجه احمد آباد شدند و تا رسیدن بحوالی شهر بسیار از بید و لتان واقع طلب با و پیوستند و قریب هزار سوار از مغول و اهل گجرات جمع شدند چون اعتماد خان ازین سانحه و قوت یافت شیر خان نام پسر خود را در شهر گذاشته خود بطلب شهاب خان که توجه درگاه شده بود شتافت تا با مادر او تسکین این شورش دهد با آنکه اکثر از مردم خوب از وجدان شده بودند از نقوش پیشانی باز ماند و حائز حرف بیوفائی میخواند ناچار بر فاقه اعتماد خان عطف عنان نموده قضا را پیشتر از رسیدن اینها بنود حصار احمد آباد درآمده بود و دلتخواهان در سواد شهر به ترتیب صفوف پرداختند و مفسدان از قلعه برآمده بعضی کارزار شتافتند و چون فوج اهل ادبار نمودار شدند و از نوکران شهاب خان باز مانده بودند همه بکیار راه حقیقه سپرده بقتیم پیوستند و شهاب خان شکست خورده بصوب طین که در تصرف بند عاصی بادشاهی بود شتافت حشم و بنگاه او بگارت رفت و بنو باین مفسدان منصبها و خطا بها داده بر سر قطب الدین محمد خان که در پکنه برده بود رفت و نوکران مشارالیه نیز بروش نوکران شهاب خان طریقی بیوفائی سپرده جدائی اختیار نمودند چنانچه شرح این وقایع در اکثر نامه تفصیل مسطور است آخر قطب الدین محمد خان را قول داده بدرجه شهادت رسانید و مال و اموال او که در برابر

خزانہ مردمی باشوکتے بود بتاج عاج حادثات رفت و قمرینا پهل پنج ہزار سوار در اندک مدت برگردادہ فرہم آمدند چون صورت و قمر
میرزا خان بکالی شہر رسیدہ صفوت اقبال آراستہ تخمیناً ہشت نہ ہزار سوار داشت و بنو با سے ہزار سوار و برابر آمدہ عساکر او بار
اثر خود را ترتیب داد بعد از قتال و جدال بسیار نسیم فتح و فیروزہ بر علم و توجہ ابان و زید و بنو شکست خوردہ بکال بتاء راہ او بار
پیش گرفت مردم بجلد وے این فتح منصب پنج ہزاری و خطاب خانخانانی و حکومت ملک بجات بمیرزاخان عنایت نمودند باغی
کہ خانخانان در عرصہ کارزار ساختہ برکنار دریاے سامر تھی وقع است و عمارات عالی باصفہ در نور آن مشرف بر دریا
بنانماہ و اطراف باغ را دیوارے از سنگ و آہک در غایت استحکام کشیدہ و این باغ یکصد و بیست جریب است و تکیہ
سیرگاہ خوشی است مکن کہ دو لک روپیہ خرچ شدہ باشد مراخو و خیلکے در او قناد تو ان گفت کہ در تمام گجرات مثل این باغے نباشد
جشن مبارک شنبہ کردہ بہ بندھاسے خاص پیالہ عنایت نمود و شب در آنجا بسر بردہ آخر طاسے روز جمعہ شہر درآمد قریب ہزار
روپیہ در راہ بتا رشہ درین وقت باغبان بعض رسانید کہ چند درخت گل چنیہ از بالا سے صفہ کہ مشرف بر دریا است لاکھ مقرب خان
بریدہ از شنیدن این حرف خاطر آزرده گشت و خود متوجہ تحقیق و باز خواست شد م چون ثبوت پیوست کہ این فعل زشت از سرزد
حکم فرمود کہ ہر دو انگشت ابہام او را قطع کردند تا موجب عبرت دیگران شود و ظاہر نیست کہ مقرب خان را ازین معنی اطلاع
بنودہ والا در بہان وقت بسزا میرسایند روز شنبہ پانزدہم کو تو ال شہر وڑ سے را گرفتہ آورد کہ پیش ازین چند دفعہ اورا بزدی
گرفتہ ہر بار عضوے از اعضائش بریدہ بود نہ کمر تہ دست راست و بار دوم انگشت ابہام دست چپ و دفعہ سوم گوش چپ
و نوبت چارم پے ہر دو پا و بار آخر بینی و معند ترک کار خود نہ کردہ و دوش بخانہ کاه فروشی بزد ویدن آمدہ بود قضا را صاحب خانہ
خبردار شد و اورا گرفت و ز و چند زخم کار و بجاہ فروش زدہ اورا ہلاک میسازد و درین شور و غوغا خویشان او ہجوم آوردہ دزد
را می گیرند فرمود کہ دزد را بخویشان مقتول حوالہ نمایند و اورا بقصاص رسانند۔

ہم در سر آن روے کہ در سرداری

روز کم شنبہ دوازہم مبلغ مہ ہزار روپیہ بخلت خان و قعد خان سپردہ شد کہ فردا بر سر مزار شیخ احمد کھڑو رفتہ بہ فقر و ارباب استحقاق کہ
در آن بقعہ توطن دارند قسمت نمایند روز مبارک شنبہ سیزدہم بہرل فرزند شاہجہان فتح جشن مبارک شنبہ در آنجا ترتیب یافت و مجمع از
بندہ شے خاص پیالہ مرحمت شد و فیل سدر متین را کہ در فیلان خاصہ بجلدی و شبک پائی و خوش جلوی اختیار تمام داشتہ بہر سبب

هم خوب میدیدند اینفلان اول بود و حضرت عرش آشیانی بغایت این را دوست میداشتند چون فرزند شاه جهان بسیار مانع بود
و مکر التماس نمود بچاره شده با ساز طلا از زنجیر و غیره با یک ماده فیل درین روز بآن فرزند مرحمت فرمودم و یک لک در ب
و کلاسه عادل خان انعام شد و درین دلا بعضی رسید که مکرم خان و عظم خان که صاحب صوبگی اردو سیه سرفراز است فتح ولایت
خورده کرده و راجه آنجا گر بنیته براج مندره رفته است و چون از خانزادان لایق تربیت بود منصب او را از اصل و اضافه سه هزار نیک
دو هزار سوار حکم فرمودم و بغایت تقارن و اسب و خلعت سرفراز ساختم در میان سرحد ولایت او دیسه و کولکنده و وزمیندار
واسطه بودند سیکه راجه خورده دوم راجه مندره ولایت خورده خود به صرفت بند با سه درگاه در آمد بعد ازین نوبت راج مندره
است بکرم آئی امید جهان است که قدم همت پیشتر هم بگذرد درین وقت عرض داشت قطب الملک بفرزند شاه جهان رسید که چون
ملک من سرحد بادشاهی قریب شده و مرا نسبت بندگی باین درگاه است امید دارم که بکرم خان فرمان شود که دست تصرف
بلک من دراز نسازد و این دلیل است بر جرأت و جلالت او که مثل قطب الملک همسایه از دور حسابست درین تاریخ اکرام خان
پسر اسلام خان به فوجداری تنجور و نواحی آن سرفراز ساخته خلعت و فیل مرحمت نمودم چند رسیدن زمیندار بلو و خلعت و اسب و
فیل ممتاز گشت و بلاچین قاقشال فیل عنایت شد و هم درین وقت منظر پسر میرزا باقی ترخان سعادت آستا بنوس دریافت والد
او دختر بایه زمیندار کج بود چون میرزا باقی بر حمت نقی پیوست و ریاست شطه میرزا جانی رسید از تو هم میرزا جانی پناه زمیندار مذکور
برده از طفولیت تا حال در آن حدود گذرانیده و در نیولا که نزول موب اقبال با حمد آباد اتفاق افتاد آمده ملازمت نمود اگرچه
در میان مردم صحرائی نشو و نما یافته و از رسم و عادت بیگانه است غایتاً چون سلسله اینها را نسبت خدمتگار سه و حقوق بندگی از
زمان حضرت صاحبقران ثانی انار آمد بر بانه باین و دومان عالیشان ثابت است رعایت احوال او لازم شمرده بالفعل دو هزار
رویه خرچه خلعت عنایت فرمودم و منصبی که در خور حال او باشد مرحمت خواهم شد شاید که در سپاهگرها خود را خوب ظاهر سازد و روز
مبارک شنبه است دوم بایغ فتح رفته سیر گل سرخ کرده شد یک تخمه خوب شکفته بود درین ملک گل سرخ کمتر میشود در یک جا اینقدر
غنیست بود شقایق زارش هم بدیند و انجیر با سه رسیده هم داشت چند انجیر بدست خود چیدم آنکه از همه کلان تر بود وزن فرمودم هفت
دو نیم توله وزن در آمد درین تاریخ هزار و پانصد خرپزه کاریز که خان عظم پیشکش فرستاده بود رسید هزار خرپزه به بند با سه که در
رکاب بودند انعام شد و پانصد خرپزه باهل محل چهار روز درین باغ بعیش و کامرانی گذرانیده شب دوشنبه است و چهارم بشهر آدم
ازین حسنه پزه چند بشارت عطا شد و باعث تعجب آنها گشت که در ملک گجرات خرپزه بغایت زیور دیده میشود

از خوردن این خبر پزده حیران ماندند که در عالم چنین نعمتی بهم بوده است روز مبارک شنبه بستان و هفتم در باغچه بکینه نام که در درون
 دو تنخاره واقع است و آنرا یکی از سلاطین گجرات ساخته اند بزم پیاله ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر را به لبریز عنایت
 سرخوش گشتند یک تخته انگور و درین باغچه به کمال رسیده بود حکم فرمودم که جمیع از بندها که پیاله خوردند خوشه های انگور بدست
 خود چیده مرز سازند روز دوشنبه غزه اسفندارند از احمد آباد کوچ فرموده رایات مراجعت بصوب مالوه برافراشت و تا دو تنخاره
 که در کنار تال کا که به ترتیب یافته بود نشانرکنان شافتم سه روز درین منزل مقام واقع شد روز مبارک شنبه چهارم پیشکش مقرب خان
 بنظر گذشت تخته که نفاست داشته باشد و خاطر بان رغبت کند نبود و از همین خجالت پیشکش را بفرزندان خود داده که در درون محل
 گذرانند از جواهر و مرصع آلات و اقمشه موازی یک لک روپیه را قبول نموده تتمه را با و بخشیدم از اسپان کچی هم قریب بصدر اس گرفته شد
 اما سپ بر خسته نبود که تعریف توان کرد روز جمعه پنجم شش کرده کوچ کرده بر کنار دریای احمد آباد نزول اجلال اتفاق افتاد چون فرزند
 شاه جهان رستم خان را که عمده بند های اوست بجاگوست گجرات میگذاشت با تماس آن فرزند علم و تقاره و خلعت و خنجر مرصع عنایت
 فرمودم تا حال درین دولت رسم نبود که بنوکر شاهزاده علم و تقاره مرحمت شود چنانچه حضرت عرش آشیانی با کمال شفقت و مهربانی که بمن داشتند
 تجویز خطاب و علم و تقاره بامراے من فرموده بودند چون توجه و التفات من نسبت بآن فرزند نه بدست که در هیچ مرتبه از مراعات خاطر جوی
 او را از دست تو انم داد و در واقع فرزند نیست شایسته و بهمه عنایتی زمینده و در عشقوان عمر و دولت بهر جانب که روے همت نماده
 آن هم را خاطر خواه من صورت داده و بهرین روز مقرب خان رخصت وطن یافت چون مزار قطب عالم پدر شاه عالم بخاری که در موضع
 بنوه واقعست بر سر راه بود خود آنجا رفته پانصد روپیه بمقیان آن مقام خیر کردم روز شنبه هشتم در دریای محمود آباد بکشتی لشسته شکار
 ماهی کرده شد بر کنار آب مذکور مقبره سید مبارک بخاری واقعست که از امرای عمده گجرات بوده و این عمارت را بعد از وفاتش سید
 میران ساخته و بنایت گنبدیت عالی بردور آن حصاریت از سنگ و آجر در بنایت استحکام ترتیب یافته تخمیناً از دو لک روپیه بیشتر
 شده باشد مقبره های سلاطین گجرات که بنظر درآمده هیچکدام ده یک این نیست هر چند آنها صاحب ملک بوده اند و این ذکر غایتاً همت و توفیق
 خدا داد است هزار آفرین بر فرزندی که مقبره پدر خود را چنین ساخته -

احمد آباد

کز و مانده بکستی یادگار دے

روز یکشنبه مقام فرموده شکار ماهی کرده شد چهار صد ماهی بدام او قناد از آنجا یک ماهی بے پولک بنظر درآمد که آن را سنگ ماهی گویند پیشکش
 بنایت کلان در بر آمدن می نمود فرمودم که در حضور چاک کردن از میانش ماهی پولک داری برآمد که تازه فرو برده بود و هنوز تغیرے در و نرفته

حکم کردم که هر دو را وزن کنند سنگ ماهی شش و نیم سیر نظر در آمد و آنرا که فرد بوده بود قریب بدو سیر ظاهر شد و روز دوشنبه ششم چهار کرده
 و یک پاؤ کوچ فرموده در موضع موده منزل شد مردم اینجا تعریف برسات گجرات میکردند قضا را شب گذشته و امروز تا چاشت تا چاشت باران
 شد و گرد و خاک فرو نشست چون این ملک یک بوم است یقین که در برسات گرد و خاک نباشد و گل و لاله نشو و نما با سبزه خرم
 گردد و غنچه ابر بود بهر حال نمونه از برسات هم دیده شد و روز شنبه پنج و نیم کرده کوچ نموده در کنار موضع جوسیمان زول اقبال آمد و در
 منزل خبر رسید که مانسنگه سیوڑه جان بمالکان جنم سپرده تفصیل این اجمال آنکه سیوڑه گروهی ماند از ملاحدہ جنود و همیشه سرد پا بر پهنه می باشند
 جبهه سوسه سروریش و بروت می کنند و بعضی تراشد و لباس و وقت نمی پوشند و مدار اعتقاد آنها برین است که هیچ جا نذر را آزرده
 بناید ساخت و طایفه بانیه آنها را پیرو مرشد خود میدانند ملک سجده و پرستش می نمایند و این سیوڑه با دو فرقه اندیکه را پتاگوین و دیگر
 که کھل مانسنگه مذکور سردار طایفه که قتل بود و با چند کلان کرده پتا هر دو پیوسته در خدمت حضرت عرش آشیانی می بودند چون آنحضرت شفقار
 شدند و خسرو گرنجیت و من از پله ادا ایلغار کردم را سسنگه برپشه زمیندار بیکانیر که بین تربیت و نوازش آنحضرت بر تبه امارت رسیده بود
 از مانسنگه مذکور مدت سلطنت و پیش آمدن احوال مرا می پرسید و آن سیاه زبان که خود را در علم نجوم و تنجیرات ما هر سیگفت با و می گوید که
 نهایت سلطنت ایشان تا دو سال است و آن خربت مبهوت با اعتماد این سخن بی رخصت بوطن خود رفت و بعد از آن که حق جل سبحان این
 نیازمند را بکرم و لطف خود برگزیده و بهمنان فتح و فیروزی بمستقر خلافت ممکن گشتم شرمند و سرفکند و برگاه آمد و خاتمت احوال او در
 جاسه خود گذارش بافته القصه مانسنگه مذکور در همان سه چهار ماه بعلت جذام مبتلا شد و اعضایش از هم رخت تا حال بزندگانی که مرگ
 از آن براتب بهتر است در بیکانیر روزگار بسر می برد و در نیولا او را بیا و آورد و حکم طلب فرمودم در اثنا سه ماه که بدرگاه می آوردند
 از غایت توهم زهر خورده جان بمالکان جنم سپرد و هرگاه نیت این نیازمند درگاه ایزدی مصروف بر عدالت و خیر باشد یقین که هر کس که در
 حق من بداندیشه در خور نیت خود خواهد یافت طایفه سیوڑه در اکثر بلاد هندی باشند غایتا در ملک گجرات چون مدار سودا و خرید و فروخت
 بر اینانست سیوڑه بیشتری باشد و غیر از تجانه منازل کجبت بودن و عبادت کردن آنها ساخته اند که در حقیقت دارا انفساد است و زن
 و دختر خود را پیش سیوڑه های فرستند و اصلاح و ناموس در میان نیست و انواع فساد و بیباکی از آنها توقع می آید بنا برین حکم
 با خراج سیوڑه با فرمودم و فرامین با طراف فرستاده شد که هر جا سیوڑه باشد از قلمرو من بر آوردند و روز کم شنبه دهم بشکار رفته
 و در نیله گاؤیکه نزدیکه ماده به بندوق زوم درین روز سپرد لا و رخا از پیش که بجای گیردش تنخواه بوده آمده سعادت زمین بوسس
 دریافت و اسب کچی پیشکش گزارانیده نجات خوش شکل است و خوش سواری تا ملک گجرات و آمده ایم باین خوبی اسب پیشکش

نیاورد و قیمتش هزار روپیه حکم شد روز مبارک شنبه یازدهم در کنار تال مذکور بزم پیاپی ترتیب یافت و جمعی از بندها س در گاه را
 که بخدمت این صوبه تعیین شده بودند مشمول عواطف و نوازش بیدریغ ساخته رخصت فرمودم از جمله شجاعت خان عرب را بمنصب
 دو هزار و پانصد زیات و دو هزار سوار از اصل و اضافه سرفراز فرموده نقاره و سپ و خلعت عنایت شد و همت خان را بمنصب هزار
 و پانصدی و هشتصد سوار سرفراز ساخته خلعت و قیل لطف نمودم کفایت خان که بخدمت دیوانی صوبه مذکور اختصاص دارد و هزار و دو
 صدی و سیصد سوار از اصل و اضافه ممتاز گشت صفی خان بخشی با سپ و خلعت سرفراز شد و حاجه عاقل را بمنصب هزار و پانصدی
 و شش صد و پنجاه سوار از اصل و اضافه اختصاص بخشید بخدمت بخشی گری احدیان تعیین فرمودم و خطاب عاقل خانه فتمت از
 یافت و سه هزار و رب بوکیل قطب الملک که پیشکش آورده بود انعام مرحمت شد و درین تاریخ فرزند شاه جهان انار و به که از فراه بجهت
 او آورده بودند بنظر گذارید که تا حال باین کلاسه دیده نشده بود فرمودم که وزن کنند بهیست و نه ماشه و انار چهل و نیم توله
 یوزن در آمد و در جمعه دوازدهم بشکار رفته و دینله گاؤیکه نزدیکی داده شکار شد و روز شنبه سیزدهم سه نیده گاؤ و دو زوکیه ماده
 به بندوق زد و روز یکشنبه چهاردهم بشیخ سمیل و لشیر محمد غوث خلعت و پانصد روپیه خراج عنایت فرمودم روز و دو شنبه پانزدهم
 بشکار رفته و ماده نیده گاؤ به بندوق زد و روز سه شنبه شانزدهم مشایخ گجرات را که بشت بعت آمده بودند مرتبه دیگر خلعت و خراج
 بار ارضی مدد معاش داده رخصت فرمودم و به هر یک از اینها کتابی از کتاب خانه خاصه مشتمل تفسیر کشاف و تفسیر حسینی در فضیله حاج
 مرحمت شد و بر پشت آن کتب تاریخ آمدن گجرات و مرحمت نمودن کتاب مرقوم گشت و درین مدت که شهر احمد آباد از نزول رایات
 جلال آراستگی داشت شغل شبان روزی من این بود که از باب استحقاق را بنظر آورده روز و زمین عنایت فرمایم و با آنکه شیخ احمد
 صدر و چند بندها س مزاجان تعیین شده بودند که در ویشان و مستحقان را ببلایست می آورده باشند و با فرزند ان شیخ محمد غوث
 و بنیره شیخ وجیه الدین و دیگر مشایخ نیز حکم فرموده بودم که از از باب استحقاق هر جا گمان داشته باشند بخدمت حاضر سازند و همچنین در محل
 چند بندها س از عورات بهمن خدمت مقرر بودند که ضعیف بار بنظر گذارند و بنگه بهت مصروف آن بود که چون بعد از سالها مثل
 من بادشاهی بطالع فقرای این ملک آمده باشد باید که هیچ احدی محروم نماند و حق تعالی شاهاست که درین عزیمت کوتاهی
 نکرده ام و هیچ وقت ازین شغل فارغ نبوده ام اگر چه از آمدن احمد آباد اصلاً نخطو نکرده ام غایتاً خاطر حقیقت شناس را باین جورند
 دارم که آمدن من موجب رفاهیت حال جمعی کثیر از درویشان شد و خلقی بنوا رسید روز سه شنبه شانزدهم کوکب پسر قمر خان را که
 در برهانپور بلباس فقر در آمده به بصحرا غریب نهاده بود گرفته آورده و شرح این برسم اجمال آنکه کوکب بنیره میر عبد الطیف قزوینی

است که از سادات سیفی بوده و نسبت خانزادی موروثی باین درگاه دارد از تعینات لشکر و کن بودگویار و زسے چند و دران لشکر
به تنگدستی و پریشانی میگذرانید و چون مرگتے بود که باضافه منصب سرفرازی نیافته بود توهم بے عنایتی من علاوه آن میشود و از
آشوب خاطر و تنگ حوصلگی بلباس تجرد و رآمده سر بصر اے آوارگی می بند و در عرض شش ماه تمام ملک دکن را از دیلت آباد
و بید رویا پور و کرناٹک و گل کنده سیر کرده به بندر دایل میرسد و از آنجا بکشتی نشسته در بندر کومبی آید و بندر سورت و بروج و دیگر
قصبات را که در سیر راه واقع بود سیر نموده با حمد آباد میرسد درین وقت زاهد نام یکے از نوکران فرزند شاه جهان او را گرفته بدرگاه
آورد و حکم فرمودم که باین بزرگان بجنور آوردند چون بنظر درآمد پرسیده شد که باوجود حقوق خدمت پدر و وجود نسبت خانزادگی عیث
این بے سعادتے چه بود عرض کرد که در خدمت قبله و مرشد حقیقی دروغ نمی توان گفت راستی آنکه پیش ازین امیدوار مرحمت
بودم و از نیک طالع موافقت نکرد ترک تعلقات ظاهری نموده سراسیمه روی ادی غربت نهادم چون از گفتارش آثار صدق ظاهر
بود و در دلم اثر کرد و از ان شدت فرو آدمم و پرسیدم که درین گشتگی عادل خان و قطب الملک و عنبر بیچ کدام را دیده معروض شدست
که هرگاه طالع من درین درگاه مدون کرده باشد و ازین دولت که بحرست بیکران لب تشنه مراد مانده باشم حاشا که بحشمه سارا آنالاب
سمت ترسانم و بریده باد سرری که بسجود این درگاه رسیده باشد و بدگرے فرو آید از روزیکه قدم بادی غربت نهاده ام
تا حال و قایم خود را بطریق روزنامه بر بیاضی ثبت نموده ام حقیقت احوال من از آنجا ظاهر خواهد بود این حرف بیشتر موجب تحرم
گشت و مسودات او را طلبیده خواندم معلوم شد که درین گشتگی و غربت محنت و ریاضت بسیار کشیده و اکثر پیاده گردیده
و بقوت ناگزیر عاجز گردیده ازین جهت خاطر ما و دهر بان شد و روز دیگر بجنور طلبیده بند از دست و پائش فرمودم که بر دارنده خلعت
داسپ و سزار و دپیو خچه عنایت شد و منصب اداچی بوده پانزده اضافه مرحمت نمودم و چند ان اظهار لطف و عنایت فرمودم که هرگز
در محله او نگذاشته بود بزبان حال این بیت میگفت -

خوشتن را در چنین نعمت پس از چندین غلب

اینکه می بینم به بیدار است یارب یا بخواب

روز کم شنبه بنفتم شش کرده کوچ فرموده در مقام باره سینور نزول اقبال اتفاق افتاد پیش ازین مذکور می گشت که در کشمیر
اثر و بایه ظاهر شد و درین تاریخ عرض داشت داتمه نویس آنجا رسید نوشته بود که درین ملک علت و باشته او تمام یافته و کس بسیار تلف
میشود باین طریق که روز اول در دسروپ بهم میرسد و خون بسیار از بینی می آید روز دوم جان بحق تسلیم می کند و از خانه که یک کس
فوت شد تمام مردم آن خانه در معرض تلف اند و هر که نزدیک بیاری یا مرده برود بهمان حال مبتلا می گردد و از جمله شخصی مرده بود او را

بر بالاسر کاه انداخته شسته اند اتفاقاً گاو سه آمده از آن کاه می خورد می میرد و بعد از آن سگ چند از گوشت آن گاو خورد
تمام مرده اند و گاو را بجای رسیده که از توهم مرگ پدر نزد یک پسر و پسر نزد یک پدر نمی رود و از غریب آنکه در شش کاه انداخته
بیاری از آنجا شده بود آتش در گرفته قریب بسه هزار خانه در آن محله سوز و دود را شایسته طفلانی این حادثه عیال که اهل شهر
و مواضع و نواسه برمی نهند شکل مستدیری بر درهائی خانه ظاهر شده می بینند سه دایره کلان بر روی زمین و دود و آتش در وسط یک
دایره خود و دیگر دوازده که میان آن بیاض ندارد و این اشکال در همه خانه ها می رسد و دور مسا چند نیز ظاهر می شود و از روز یکم آتش فتاده
و این اشکال نمایان گشته فی الحقیقه در و با میگویند که شده است چون این مقدمه غریب است تمام داشت نوشته شد غایت
بقانون خرد راست نمی آید و عقل من قبول این معنی نمی کند و اعلم عند الله امید که حق جل سبحانه تعالی بر بنده های گناه کار
خود صبر این گرد و دوازمین بلیه با نکلید نجات یابند روز مبارک شنبه هفدهم و نیم کرده کوچ نموده در کنار آب نهی منزل شد درین
روز زمیندار جام دولت زمین بوس دریافت پنجاه راس اسب شیکش و صد مهر و صد روپیه نذر گذرانید نامش حبیب است و
جام لقب است هر کس که جانشین شود و راجام میگویند و این از زمینداران عمده ملک گجرات است بلکه از راجاها نامی هندوستان
است ملکش بدریا شورش متصل است پنج شش هزار سوار همیشه میدهد و در وقت کار تاده دوازده هزار سوار هم سلمان میتواند داد
در ولایت اندک بسیار هم میرسد چنانچه تاده و هزار روپیه اسب کچی خرید و فروخت میشود بر وجه مذکور خلعت عنایت
فرمودم و هم درین روز کچی از آن راجه ولایت کوچ که در اقصای بلاد بنگاله واقعت سعادت آستانوس دریافت پانصد مهر نذر
گذرانید و بقاییت خلعت و خنجر مرصع مسو از گشت نوازش خان پسر سعید خان که جگومت ولایت چونکره تعیین بود بدولت زمین
بوس استسعاد یافت روز جمعه نوزدهم مقام شد روز شنبه بیستم چهار کرده پاک کم کوچ نموده بر کنار تال جنود نزول نمودم روز یکشنبه
بسیست و یکم چهار کرده و نیم کوچ کرده در کنار تال بر و ال فرود آمده شد درین روز خبر فوت عظمت خان گجراتی که بجهت بیماری
در احمد آباد مانده بود بمساج جلال رسید از بندها سه مزاجه ان بود و خدمات نیک از سه می آمد و از حقیقت ملک دکن و
گجرات و قوت تمام داشت خاطر حق شناس از خبر فوت او گوانی پذیرفت در تال مذکور گیسو بنظر درآمد که بجز رسیدن انگشت و
پاسر چه به نمایش نیز هم می آورد و بعد از زمانه از شگفته میگرد و در گوش از عالم برگ درخت مرندی است نامش یعنی شجر الحیا
است و هندی بختی میگویند و لاج معنی حیا است چون از رسیدن دست و انگشت مرهم می آرد ازین جهت به حیا نسبت کرده اند
به کاف خالی از غریبی نیست و نامش را هم نذرک یافته اند و میگویند که در خشکی هم میشود روز و شنبه بیست و دوم مقام شد و از آن خبر

آورند که درین نزدیکی شیربیت که بمردم را بگذری مزاحمت و آسیب میرساند و در پیشه که میباشند بکند و استخوان چندس از آدمیان
که تازه خورده بود و دیده شد بعد از دو پیکر و زشتکاران شیرسواری نموده بیک زخم بندوق کارش ساختم اگر چه شیرکلان بود غایتا از نیمه
کلان تر بار بار زده شد از جمله شیر که در قلعه ماند و زده بودم هشت و نیم سن بود این هفت و نیم سن بوزن در آمدن کین از آن کمتر و زشته
بیت و سوم سه و نیم کرده کسر که کوچ نموده بر لب آب بایب نزول نمودم و روزم شنبه بیت و چهارم قریب بشتش کرده طے نموده
در کنار تال همده منزل شد روز مبارک شنبه بیت و پنجم تمام فرموده بزم بیاله ترتیب یافته و بندها سه خاص و باغ عنایت خوش
گشتند و از ایشان خان را بمنصب سه هزار سی و دو هزار سوار که اصنافه پانصدی ذات باشد سرفراز ساخته و خلعت و ذیل مرحمت
نموده و خلعت جاگیر فرمودم و محمد حسین سبک را که بخت اتباع اسپان را و از بیخ فرستاده شد و درین تاریخ بدرگاه رسیده سعادت
زمین بوس دریافت از اسپان آورده و یک اسپا برش بقایت خوش رنگ و خوش بخت است تا حال باین رنگل برش
دیده نشده بود و چند راه دارد دیگر خوب آورده بود بنابراین او را بختاب تجارت خانی سرفراز فرمودم و در جمعه بیت و ششم پنج کرده
دیک پاو طے نموده در موضع جالود منزل شد و راجه کچھ نرائن عموی راجه کوچ که الحال ملک گجرات را با و عنایت فرموده ام اسپا عنایت
کردم و روز شنبه بیت و هفتم سه کرده کوچ کرده در مقام بوده نزول اجلال اتفاق افتاد و در شنبه بیت و هشتم پنج کرده طے نموده کنار قصبه
و در حد که این قصبه سرحد گجرات و مالوه است محل نزول را ایات جلال گشت چهلوان بهادار دین برق انداز بچه لنگوری را با بزمی به
ملازمت آورده عرض نمود که در راه یک از آن بچیان این بنده لنگور ماده را که بچه خود را در سینه گرفته بر بالاس درختی نشسته بود پسند
و آن سنگ دل رحم نکرده ماده لنگور را به بندوق میزد و بجز در سینه بندوق بچه را از سینه جدا کرده بر شانه میگذارد و خود بر
زمین افتاده جان می سپارد و درین اثنا من رسیدم و آن بچه را فرود آورده بخت شیر خوردن نزد یک این بزرگم و حق تعالی
بزرگوار و دران ساخته شروع در رسیدن و مریانی کرد و با وجود عدم خنیت با هم چنان الفت گرفته اند که گویا از شکم او برآمده فرمودم
که بچه را از جدا سازند بجز جدا ساختن بزرگ از فریاد و بیطلت قریب و بچه لنگور نیز به سبب بسیار نمود اما الفت بچه لنگور بخت شیر خوردن
چندان تعجب ندارد و مریانی بزرگان بچه جلای تعجب بسیار است لنگور جانور نیست از عالم میمون تا میاموس میمون بزرگ و میمون و درویش
سرخ و موس لنگور سفید و درویش سیاه و دوم لنگور و چندان از دم میمون دراز است بنا بر غایت این مقدمه نوشته شد و روز شنبه بیت و نهم
مقام نموده بشتکار زیاده کار رفته و درینگاه یک فرودیک ماده به بندوق نزد روز شنبه بیت و دهم نیز مقام واقع شد

تمام شد بعد اول توزک جهانگیری

حکم جهانگیر

حکم فرمودم کہ این دوازده سالہ احوال را یک جلد ساختہ نسخہ ہائے متعدد ترتیب نمایند کہ بہ
 بندہ ہائے خاص عنایت فرمایم و بسایر بلاد فرستادہ شود کہ از باب دولت و اصحاب سعادت
 دستور العمل روزگار خود سازند











شب کیشنبہ میت و سوم ربیع الاول سالہ ہجری بعد از گذشتن چارہ نیم طری تخیل آفتاب یعنی حضرت نیر عظمیٰ بخش
عالم بہ برج حمل اتفاق افتاد و تا این نوروز جهان افروز دوازده سال از جلوس ہمایون این نیازمند درگاہ الہی بخیر و خوبے
گذشتہ سال نو مبارکے و فرخے آغاز شد روز مبارک شنبہ دویم ماہ فروردی ماہ الکی جشن وزن قمری انجمن افروز گشت سال بجاہ دیکم
از عمر این نیازمند درگاہ انیزدی مبارکے آغاز شد امید کہ مدت حیات در مرصیات الہی صرف شود و نفسی بے یاد او نگزد و بعد
از فراغ وزن تازہ بتازہ یزم نشاط ترتیب یافت و بندہ ہاے خاص بساغر لبریز عنایت سرخوش گشتند درین روز آصف خان
کہ بمنصب پنج بزاری ذات و سہ ہزار سوار سرفرازی داشت بعنایت چار ہزار سوار و واسپہ و سہ اسپہ ممتاز شد و ثابت حسان
بخدمت عرض مکر سرفرازی یافت خدمت توپ خانہ بمقتدر خان مرحمت نمودم واسپہ کچی کہ سپرد لا و رخاں پیشکش آورده بود بانگہ
تا در ولایت گجرات نزول موکب اقبال اتفاق افتادہ مثل این اسپہسار کار نیامده چون میرزا رستم بسیار اطہار سیل و خواہش
نمود خاطر او را عزت میداشتم با عنایت نمودم بجام چار انگشتی از الماس و یاقوت و زمرد و نیلم و دودست باز مرحمت شد و براہبہ
کچھی نرائن نیز چار انگشتی از نعل و عین الہرہ و زمرد و نیلم نیز عنایت شد مروت خان از بنگالہ سہ زنجیر نیل پیشکش فرستادہ بود و و فیصل خان
شد شب جمعہ فرمودم کہ دو رتال را چہراغان کردند بعنایت خوب شدہ بود و در کیشنبہ حاجی رفیق از عراق آمدہ سعادت آستان بوس
و دریافت و مکتوبے کہ برادر م شاہ عباس مصحوب اوار سال داشتہ بود گذرانید مشار الیہ غلام میر محمد امین خان قافلہ باشی ست و میراد
از عالم فرزندان تربیت کردہ و در واقع خوب خدمتگار سیست مکر ہجرات آمد و رفت نمودہ بہ برادر م شاہ عباس آشنا شدہ درین دفعہ از
اسپان بچاق و اقمشہ نفیسہ آورده بود چنانچہ از اسپہاے او چند اسپہ داخل طویل خاصہ شد چون بندہ کار آمدنی و خدمت گار لایق
عنایت است بخطاب ملک التجار سرفراز ساختم روز دوشنبہ براہبہ کچھی نرائن شمشیر خاصہ و تسبیح مرصع و چہار دانہ مروارید کجبت حلقہ گوش مرحمت
نمودم روز مبارک شنبہ میرزا رستم کہ بمنصب پنجبزاری ذات و ہزار سوار سرفراز بود باضافہ پانصد سوار امتیاز یافت اعتقاد خان بمنصب

چهار هزاری و هزار سوار ممتاز شد سرفراز خان بمنصب دو هزار و پانصدی و هزار و چهار صد سوار سرفراز گشت معتمد خان بمنصب هزاری و
 صد و پنجاه سوار سربندی یافت به اینر اسلحه سنگین و فدائی خان اسپ صد مری عنایت شد چون صوبه پنجاب بحفظ و حراست
 اعتماد الدوله مقرر است حسب الالتماس او میر قاسم بخشی احدیان را که نسبت بسلسله ایشان دارد و حکومت صوبه مذکور سرفراز فرمود
 و منصب هزاریات و چهار صد سوار و خطاب قاسم خانی مرحمت کردم پیش ازین بر اجهلگی نرائن اسپ عراقی عنایت نموده بودم
 درین تاریخ فیل و اسپ ترک بخشیده رخصت بنگال فرمودم جام بانعام کمر شمشیر مرصع و تسبیح مرصع و اسپ یک عراقی دیگر ترک
 خلعت سرفرازی یافته رخصت وطن شد صالح برادر زاده آصف خان مرحوم را بمنصب هزاری و سیصد سوار ممتاز ساخته رخصت صوبه
 بنگال فرمودم و اسپ بمشارالیه مرحمت شد درین تاریخ میر حله از عراق آمده دولت زمین بوس دریافت مشارالیه از سادات تبر
 اصفهان است و سلسله اینها در عراق همیشه حمت داشته اند و الحال برادر زاده او میر رضی در خدمت برادرم شاه عباس بمنصب
 صدارت اختصاص دارد و شاه صبیح خود ما با نسبت کرده میر حله پیش ازین بچهارده سال از عراق برآمده نزد محمد قلی قطب الملک
 بگلکند رفته بود نامش محمد امین است و قطب الملک او را میر حله خطاب داده بود و مدت ده سال با او علیه او بوده و صاحب سلطان شده
 بعد از آنکه قطب الملک مذکور و ولایت حیات سپرده و نوبت ریاست به برادر زاده او رسید میر سلوکی که خاطر خواه او باشد نکرده و میر
 رخصت گرفته بطن شافیه و شاه بنا بر نسبت میر رضی و عنایتی که مردم صاحب سامان را در نظر بامی باشد میر مذکور توجه و شفقت
 بسیار نظر هر فرموده و او نیز پیشکش لایق گذرانیده مدت سه چهار سال در عراق بسر برده و ملک ما بهم رسانیده چون مکرر معروض
 گشت که او اراده خدمت این درگاه دارد فرمان فرستاده بدرگاه طلب فرمود و مشارالیه بچند فرمان ترک تعلقات نموده جرید
 روسی اخلاص بدرگاه نهاد و درین تاریخ بغزلباط بوس مفتخر گشته و دوازده راس اسپ و نه تخور قماش و دو دانه شتری پیشکش گذرانید
 چون از روسی عقیدت و اخلاص آمده مشمول عواطف و مراحم ساخته بالفعل بمیت هزار درپ خرپه خلعت عنایت شد و درین
 روز خدمت بخش گری احدیان را از تغیر قاسم خان بنایت خان مرحمت فرمودم و خواجه عاقل را که از بنده ما قدیم است ب خطاب
 عاقل خان سرفراز فرموده اسپ عنایت نمودم روز جمعه دلاور خان از دکن آمده سعادت آستان بوس دریافت صد مری و هزار روپیه
 نذر گذرانید باقر خان فوجدار صوبه ملتان بمنصب رشتصدی ذات و سیصد سوار سرفراز گشت تجارت خان و بابا بوس نریند از صوبه
 ملتان بانعام فیل ممتاز شدند روز شنبه یازدهم بعزم شکافیل از دود کوح فرموده در موضع کره باره نزول اجلال اتفاق افتاده روز یکشنبه
 دوازدهم موضع سجارا محل ورود و موکب منصور گشت از اینجا تا دود کوح هشت کرده است و تا شکارگاه یک و نیم کرده صبح روز دوشنبه سیزدهم

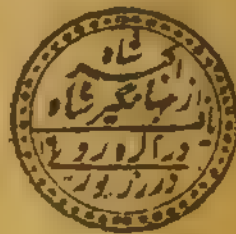
با جمعی از بنده های خاص لشکری متوجه شدم چراگاه فیل در کوستانی واقع است و فراز دشت بسیار گداز پیاده بصورت میسرست
 پیش ازین جمعی کثیر از سوار و پیاده بطریق قمرغه و در جنگل را احاطه نموده بودند و بیرون جنگل بر فراز درختی بجهت نشستن من تختی از چوب
 ترتیب داده در اطراف آن بر چند درخت دیگر نشیمن باجهت امر ساخته بودند و دست فیل زبا کند های مستحکم و بسیاری از ماده فیلان
 آماده داشته و بر هر فیل دو نفر فیلان از قوم جرگه که شکار فیل مخصوص آنهاست نشسته و مقرر شده بود که فیلان صحرائی از اطراف
 جنگل بحضور بیارند تا تماشا شای شکار آنها کرده شود قضا را در وقتی که مردم از اطراف جنگل درآمدند از انبوهی درخت و پست
 و بلند بسیار سلسله انتظام از هم گسیخت ترتیب قمرغه بر جانماند فیلان صحرائی سر اسیمه بر طرف روسی نهادند و دوازده زنجیر فیل
 از نر و ماده باین ضلع افتادند چون بیم آن بود که مبادا بدر روند فیلها سینه های خاکی را پیشتر انداخته هر جا یافتند بستند اگر چه فیل بسیار
 بدست نیامدند غایتاً دو فیل نفیس شکار شد بغایت خوب صورت و صیل و تمام عیار چون کوهی را که در میان جنگل واقع است
 داین فیلان در آن جنگل می بودند را کس بهای می گویند یعنی دیو کوه باین نسبت را در آن سر و پا چون شکر که نام دیوهاست این هر
 دو فیل را نام کردم روز سه شنبه چهار و هم و کم شنبه پانزدهم مقام فرمودم شب مبارک شنبه شانزدهم کوچ نموده بمنزل کریمه باره منزل
 اجلال اتفاق افتاد حاکم بیگ که از خانزاده درگاه است بخطاب حاکم خانی سرفراز گشت و مبلغ سه هزار روپیه بنگرام زمیندار
 کوستان پنجاب افهام شد چون گرمانایت اشتداد داشت و سواری روز متعذر بود کوچ بشب قرار یافت روز شنبه سحر هم در پرگنه
 و دو حد منزل شد روز یکشنبه نوزدهم حضرت نیر عظم علیه بخش عالم در شرف خانه محل جلوه جهان افروزی فرمود و درین روز جشن عالی
 ترتیب یافته بر تخت مراد جلوس فرمود شهنواز خان را که بمنصب پنج هزار ذوات سرفرازی داشت بغایت دو هزار سوار و پیاده
 سه اسپه تراز ساختم خواجه ابوالحسن میر بخش بمنصب چهار هزار ذوات و دو هزار سوار اصل و اضافه سرفرازی یافت چون
 احمد بیگ خان کابلی که بکومت کشمیر سرفرازی داشت تعهد نموده بود که در عرض دو سال فتح ولایت تبست و کشتوار نماید و آن
 وعده منقضی گشت و این خدمت از و بانصرام نرسید بنا برین او را معزول ساخته دلا در خان کاکر را به صاحب صوبگی کشمیر سر ملندی
 بخشیدم و خلعت و فیل مرحمت نموده رخصت فرمودم و او نیز خط تعهد سپرد که در عرض دو سال فتح تبست کشتوار نماید بدیع الزمان
 پسر شاه رخ میرزا از جاگیر خود که در سلطان پور داشت آمده سعادت آستانوس دریافت تا اسم خان را بغایت خنجر مرصع
 و فیل سرفراز ساخته بکومت صوبه پنجاب رخصت فرمودم شب سه شنبه بیست یکم از منزل مذکور کوچ فرموده عنان موکب
 اقبال بصوب احمد آباد معطوف داشتیم چون از شدت گرما و عفونت هوا محنت بسیار کشیدند و تا رسیدن با گرد مسافت

بعید یا بیست و پیمود بخاطر گذشت که ایام تابستان برینم بدو اختلافه توجه فرمائیم چون تعریف بر شکل ملک گجرات بسیار شنیده میشد
و شهرت احمد آباد را نسبتی نمانده بود قصد گجرات بخمال گذشت آخر را می بودن احمد آباد قرار گرفت و از آنجا که حمایت و حراست یزد
حق سبحانه همه جادهمه وقت حافظ و ناصر این نیازمند است مقارن این حال خبر رسید که باز در آگره اثر و باع ظاهر شد و مردم
بسیار تلف میشوند بنا برین فسخ عزیمت آگره که باهام غیبی در خاطر پر تو انگنده بود مصمم گشت جشن مبارک شبیه بیست سویم منزل جلاله
ترتیب یافت پیش ازین منابطه سک چنان بود که یک روزه زراسم مرا نقش می کردند و بر روی دیگر نام مقام و ماه و سنه
جلوس و ریو لا بخاطر رسید که بجای ماه صورت برجه را که آن ماه منصوب باشد نقش بکنند مثلاً در ماه فروردی صورت بره و در
آردی بهشت شکل نوز و چون همچنین در هر ماه که سک شود یک طرف صورت آن برج را بنوعی نقش کنند که حضرت نیر عظم از آن طالع
باشد و این تصرف خاصه من است و تا حال نشده بود

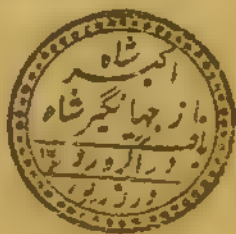
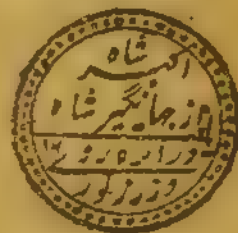
درین روز اعتقاد خان بغایت علم سرفرازی یافت به مروت خان که از تعینات صوبه بنگاله است نبر علم مرحمت شد و شب شبیه
بیست و هفتم در موضع بدرواله از پرگنه سمرانزول اقبال اتفاق افتاد و درین منزل آواز کوئل شنیده شد کوئل مرغی است از عالم
زاغ غایتاً در حبه خرد تر هر دو چشم زارغ سیاه می باشد و از کوئل سرخ ماده او خالها سفیدی دارد و ز سیاه یک رنگ است ز او
بغایت خوش آواز می باشد بلکه آواز او را هیچ نسبتی با آواز ماده او نیست کوئل در حقیقت بلبل هندی است همان که هست
و شورش بلبل در بهار می باشد آشوب کوئل در آمد برسات که بهار هندوستان است می شود و ناله اش بغایت دلنشین و مژور است
و آغازستی او مقارن است بر سیدن انبه اکثر بر درخت انبه می نشیند و از رنگ و بو انبه محفوظ است و از عرایب آنکه کوئل
خود بچه از بیضه بر نمی آرد و در وقت بیضه نهادن هر جا آشیانه زاغ را خالی می یابد بیضه آن را بمنقار شکسته بیرون می اندازد
و خود بجای آن بیضه می نهد و می چرد و داغ آن را بیضه خود تصور کرده بچه بر می آرد و در پیش میبرد و این امر غریب
را من خود در آله آباد مشاهده کرده ام شب کم شبیه بیست و نهم کنار دریا می منزل شد و جشن مبارک شبیه در آن محل
ترتیب یافت دو چشمه در کنار دریا می ظاهر شد بغایت آب صاف داشت چنانچه که اگر دانه خشناش هم در او افتد
تمام ظاهر می شود تمام آن روز بهر اهل محل گذر آینده شد چون سیر منزل دلکش بود فرمودم که بر لب هر چشمه صدف بستند و روز
جمع در دریا می شکار است کرده شد و ماهی های کلان پولک دار بدام افتاد نخست بفرزند شاه جهان حکم شد که
شمشیر خود بیا ز ماید بعد از آن با مرا سیر نمودم که شمشیر های که در کمر بسته اند میندازند شمشیر آن فرزند بهتر از همه برید

اینست نقش های سکه عهد جهانگیری که یک طرف آن شکل بروج دوازده گانه نقش
می شد و من لبعی بسیار اصل آن سکه های دوازده گانه را بهمرسانیده نقل
آن ها بعینه درین مقام نقش می کنم

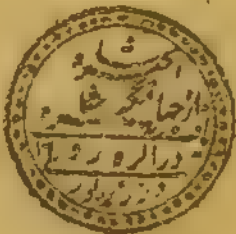
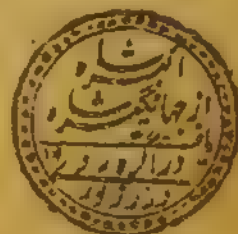
نقش سکه صورت حمل مطابق ماه فروردین



نقش سکه صورت جوزا مطابق ماه خرداد

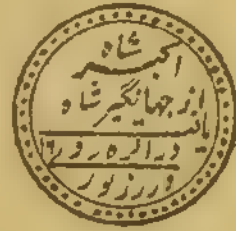


نقش سکه صورت اسد مطابق ماه مرداد

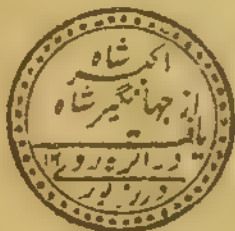


نقش سکه صورت سنبله مطابق ماه شهریور

نقش سکه صورت نیزان مطابق ماه مهر



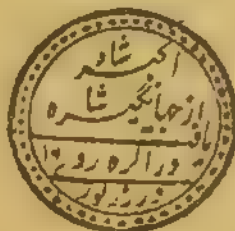
نقش سکه صورت عقرب مطابق ماه آبان



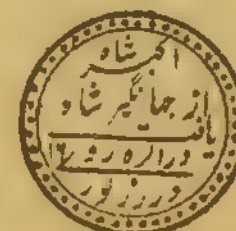
نقش سکه صورت قوس مطابق ماه آذر



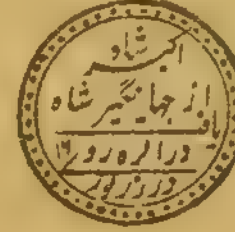
نقش سکه صورت جلدی مطابق ماه دی



نقش سکه صورت دلو مطابق ماه بهمن



نقش سکه صورت حوت مطابق ماه اسفندیار



ماهی پانجمی از بند ها که حاضر بودند قسمت نمود و شد شب شنبه غره اردی بهشت ماه از منزل مذکور کوچ فرموده به سیاهوان
و تو اچیان حکم کردم که از مواضعی که بر سر راه و نزدیک براد واقع است بیوه و بیچاره آنجا راجع ساخته بجنور بیارند که بدست
خود خیر کنم که هم باعث مشغولیت و هم نامزدان اعیان میرسد که ام مشغول به ازین خواهد بود و روز دوشنبه سوم شجاع خان
عرب و همیت خان و دیگر بنده های که از تعینات صوبه دکن و گجرات بودند دولت آستان بوس دریا قندیشاخ دار باب ملوت
که در احمد آباد توطن دارند ملازمت نمودند و ز سه شنبه چهارم کنار دریا به محمود آباد محل نزول عساکر اقبال گشت رستم خان را
که فرزند شاه جهان بکومت گجرات گذاشته بود و بساعت زمین بوس سرفراز شد جشن مبارک شنبه ششم در کنز تالی لاکر به ترتیب
یافت نا هر خان حسب الحکم از صوب دکن آمده بساعت کورنش فرق عزت برافراخت بفرزند شاه جهان انگشتری الماس از
بابت پیشکش قطب الملک که هزاره قیمت داشت مرحمت شد اتفاقاً دران الماس سه خط در برابر یکدیگر و خط حرکت و زیر
آن واقع بود چنانچه نقش هند ظاهر میشد این الماس را از بنادر و دیگر کاروانسته فرستاده بود حالانکه رنگ و تراش و بیجو هر عیب
است لیکن بظاهر عام فریب بود و مهند از مدینه که معتبر است نبود چون فرزند شاه جهان می خواست که از غنائیم فتح دکن
یا بود بجهت برادر م شاه عباس فرستد این الماس را با دیگر تحفه با بجهت ایشان ارسال میداد و درین روز هزار روپیه
در وجه انعام بر کمرای باد فروش عنایت فرمودم مشارالیه گجراتی الاصل است و از نقل و سرگذشت احوال این ملک
استحضار تمام دار و نامش بونطه بود یعنی نهال بخاطر رسید که پیر مردی را بونطه گفتن به نسبت است خصوص الحال که بسحاب کبریت
ما سر سبز و بارور بوده باشد بنا بران حکم فرمودم که بعد ازین او را بر کمرای میگفته باشند بر که زبان هندی و رخت را میگویند روز
جمعه هفتم ماه مذکور موافق غره جادی الاولی در ساعت مسعود مختار مبارک و فرسخی بشهر احمد آباد در آمد وقت سواری فرزند
بلند اقبال شاه جهان بیست هزار چرن کتیج هزار روپیه باشد بجهت تشار آورده بود و مادر و دو دخترانه تشار کنان شتافتیم چون
بدو دخترانه نزول اقبال فرمودم طره مرصع که بیست و پنج هزار روپیه قیمت داشت بر رسم پیشکش گذاریند و از بنده های که او که دین
صوبه گذاشته بود نیز پیشکشها آوردند همه بجهت قریب بکمل هزار روپیه شده باشد چون بعضی رسید که خواجه بیگ میزراست
صفوی در احمد نگر بجوار مغفرت ایزدی پوسته خنجر خان را که بفرزند می برگزیده بود بلکه از فرزند صلی گرامی تر میداشت و حقیقت
چون رشید خدمت طلب و بنده قابل تربیت است بمنصب دو هزار می ذات و سوار از اهل و اضافه سرفراز ساخته حراست قلعه
احمد نگر بعد از او مقرر فرمودم درین ایام از شدت گرما و عفونت هوا بیماری در میان مردم شایع شده و از اهل شهر دارد و کم کسی باشد

که دوسه روزی باین بلا مبتلا نشده باشند تپ محرق یا درواغنا بهم میرسد و در عرض دوسه روز از تمام میرساند چنانچه بعد از صحت
دست از ضعف و سستی باقی می ماند غایتا عاقبت بخیر است و حذر جانے یکسے کم میرسد و از مردم کمین سال که درین ملک
وطن دارند شنیده شد که پیش ازین به سه سال همین قسم تپ بهم رسیده بود و بخیر گذشت بهر حال در آب و هوا سگجرات
زبونی ظاهر شد و ازین آمدن بغایت پشیمانم امید که حق جل و علی بفضل و کرم خویش این گرانی را که سبب نگرانی خاطر
است از میان مردم بردارد و وز مبارک شنبه سیزدهم بدیع الزمان پسر میرزا شاه رخ بمنصب هزار و پانصدی ذات و سوار
و عنایت علم سرفراز س یافته بخدمت فوجداری سرکار شین نقین شد سید نظام فوجدار سرکار لکنو بمنصب هزار می ذات و مقصد
سوار ممتاز گشت منصب علی قلعه درمن که از تعینات صوبه قندهار است بالتماس بهادر خان صاحب صوبه قندهار هزار ریذات
و مقصد سوار حکم شد سید هزار بر خان باره بمنصب هزار می ذات و چهار صد سوار سر بلندی یافت زبردست خان را بمنصب شصت و صدی
ذات و سه صد و پنجاه سوار سرفراز فرمودم درینو لا قاسم خواجه ده بندی پنج دست باز تو بخون از ما و از انهر بصوب یکسے از
اقوام خود برسم نیاز سال داشته بود یک دست در راه ضایع شد چهار دست بسلامت در او چین رسیدند حکم فرمودم که بسبلغ
پنج هزار روپیہ حواله کس ایشان نمایند که از هر قسم متاع که مرصنه خواجه و اندا بقیاع نموده برود و هزار روپیہ بمشار الیه العام شد
و بهد رین وقت خان عالم که نزد دار اسے ایران با بلخی گرمی رفته بود یک دست باز آشیانی که بزبان پارسی اکنه سے گویند
پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت بظاہر علاستے که از باز و دای تیز توان کردند و بعد از پراپیدن تفاوت ظاهر میشود و روز
مبارک شنبه ستم میر ابو الصالح خویش مرحومی میرزا یوسف خان حسب الحکم از دکن آمده سعادت آستانهوس دریافت صد مهر
نذر و کلگی مرصع پیشکش گذرانید میرزا یوسف خان از سادات رضوی مشہد است و سلسله اینها در خراسان همیشه معزز و مکرم
بوده اند و بالفعل برادرم شاه عباس صبیہ خود را به برادر خرد میر ابو الصالح نذر و سعادت کرده پدرش مرزا اتق خادم با شنبه
روحه رضیہ امام هشتم است و میرزا یوسف خان بیامن تربیت حضرت عرش آشیانے بمرتبہ امارت و منصب پنج هزار می رسیده بود
بے تکلف خوب میرے بود و نوکر را بسیار تو زک میداشت و بسیاری از خویشان او برگردا و فراجم آمده بودند در صوبه دکن بر حمت
حق پیوست اگر چه فرزند بسیار از دماند و نظر به حقوق قدیم رعایان یافته خصوص در تربیت پسر کا نشن نهایت توجه مینمود و گشت دراز و زک
دست بمرتبہ امارت رسانیدم غایتا از دتا پدر فرق بسیارے است روز مبارک شنبه ستم و پنجم یکم مسیح الزمان بیست هزار در ملک انعام
مرحمت شد و حکیم روح الله صد مهر و هزار روپیہ عنایت فرمودم چون مزاج مرا بسیار خوب دریافت بود دید که هوا سگجرات بغایت

ناسازگار است حکیم ندکو گفت همین که شما در شراب و افیون معتاد اندک می خورید فرمود تمام این کوفت شما یکبارگی بر طرف خواهد شد و همین که من در یک روز بهر دو از نیاکم کردم در همان روز اول بسیار فائده کرد و روز مبارک شنبه سویم خورد و ماه قزلباش خان بمنصب هزار و پانصد یزدت هزار و دویست سوار از اصل و اضافت سرفرازی یافت و عرض داشت کجیت خان دار و نه فیل خانه و بلوچ خان قراول سگی رسید که تا حال شصت و نه زنجیر فیل از زو ماده شکار شده بود و بعد از این هر چه شود عرض داشت خواهد شد حکم کردم که فیل پیر و آنچه خرد باشد ز نه انگیزند و غیر از این دو قسم از زو ماده هر چه بنظر در آید شکار کنند روز دوشنبه چهارم مبلغ دو هزار روپیة کجیت عرس شاه عالم بسید محمد صاحب سجاده ایشان عنایت نمودم و اسب خاصگی کچی که از اسپان سره جام بود پیشکش نمود بود بر اجه ز سنگه دیومر حمت شد هزار روپیة به بلوچ خان قراول سگی که بخدمت شکار فیل تعیین است انعام فرمودم روز سه شنبه پانزدهم از گرانی در دسر در خود یافتیم آخر به تب منجر شد شب پیاله های معتاد را نخوردیم و بعد از نیم شب از انجمار بر تخت تب افتادیم و تا دم صبح بر بستر طپیدم آخر روز کم شنبه شانزدهم تب تحقیق یافت و با استصواب حکما شب ثلثان مقدار پیاله خورده شد و کجیت خوردن شور باس ماش و برنج هر چند تکلیف میکردند و مبالغه می نمودند تا استم بخورد و قرار داد تا بعد تنیز رسیده ام یاد ندارم که هسگر شور باس بوغان خورده باشم امید که بعد از این هم حاجت نه افتد چون درین روز غذا آوردند طبیعت رغبت نه نمود مجلاسه روز دوشنبه بغافه گذشت با آنکه یک شبان روز تب کشیده ام و ضعف و بی طاقتی بحدیست که گویا مدت صاحب فراش بوده ام اشتها مطلق نمانده و بطعام رغبت نمی شود و در حیرتم که بانی این شهر راجه لطافت و خوبی منظور بوده که در چنین سرزمین ب فیض شهر ساخته بعد از و دیگران نیز عمر عزیز خود را درین خاکدان بر همه چیز گذرانیده اند و هوایش مسموم و زمینش کم آب و در یک بوم و گرد و غبار جده که پیش ازین شرح داده شد آب بغایت زبون و ناگوار و در و دخانه که در کنار شهر واقع است غیر از ایام برسات همیشه خشک می باشد چاهها اکثر تنگ و تلخ تا آنجا که در سواد شهر واقع است آب بون گا و ران دو غاب شده مردم اعیان که بقبر رسامان دارند در خانه باس خود بر کاس ساخته اند و در ایام برسات از آب باران پرمی سازند تا اسان و دیگران آب میخورند و حضرات آبی که هرگز هوا با و نرسد و راه برآید بخار نداشته باشد ظاهراست بیرون شهر بجای سبزه دریا حین تمام صحرای قوم زار است و نسیمی که از روی قوم و زو فیض او معلوم مصرع

ای تو مجموعه خوبی بحیث نامت خوانم

پیش ازین احمد آباد را گوید و گفته بودم الحال نمی دانم که سمرستان نام نهم یا بایرستان خوانم یا زو قوم زار گویم یا جهنم آباد که شناسایی معنی است است اگر موسم برسات مانع نبوده که یکروز و درین محنت سرا تو گفت نمی فرمودم و سلیمان دار بر تخت بنشیند بیرون شیشه شمشیر را

ازین پنج دخت خلاص میساختم چون مردم این شهر بغایت ضعیف دل و عاجزانده بخت احتیاط که سبب العیسی از اهل اردو به تعدی و ستم در خانه ملکه آنها فرود آیند و مزاحم احوال فقرا و مساکین شوند و قاضی و میر عدل بحسبت رود دیدگی مداهنت نمایند تا نتوانند بآن ستم پیشیا پس آمد از تار بجی که درین شهر نزول سعادت اتفاق افتاد با وجود وحدت و حرارت هوا هر روز بعد از فراغ عبادت و ویر کجی که طرف دریا که هیچگونه حلیه و مله از در و دیوار و سیاهول و چوبدار ندارد بر آمده دوسه ساعت بخومی می نشینم و بمقتضای عدالت بفرایاد داد خواهان رسیده ستم پیشیه بارادر خور جرایم و تقصیرات سیاست میفرمایم حتی در ایام ضعف با کمال درد و اتم هر روز به دستور معهود بجهت که برآمدن آسانی بر خود حرام داشته ام

بهرنگهبانی حلق خدا | شب نغمه دیده بخواب آشنا | از پے آسودگی جسد تن | پنج پسندم به تن خویشتن
 بکارم آتی عادت چنان شده که در میان شبانروزی پیش از دوسه ساعت بخومی نقد وقت بتاراج خواب نمیرود و درین ضمن دو فایده منظور است یکی آگاهی از ملک و دوم بیدار دلی بیاد حق و حقیقت باشد که این عمر چند روزه بفلت بگذرد چون خواب گرانی در پیش است این بیداری را که دیگر در خواب نخواهم دید غنیمت شمرده یک چشم زدن از یاد حق غافل نباید بود

باش بیدار که خوابی عجبه در پیش است

و همان روز که تپ کردم فرزند بجان پیوند شاه جهان تپ کرد و کوفت او با مقدار انجامید و تاوه روز بگورنش نتوانست رسید روز مبارک شنبه بیست و چهارم آمده ملازمت نمود بغایت ضعیف و ناتوان بنظر درآمد چنانچه اگر کسی بگوید توان فهمید که این کس بیاری یک ماه بکشد بیشتر هم کشیده باشد شکر که عاقبت بخیر گذشت روز مبارک شنبه سی و یکم میر حله که درینولا از ایران آمده مجله از احوال و رفوزه کلک و قایع نگار شده بمنصب هزار و پانصد بذات و دویست سوار فرق عزت برافراخت و درین روز بحسب ضعیفی که کشیده ام یک زنجیر نعل و یک راس اسب و اقسام چهار پایه با مقدار سی از طلا و نقره و دیگر اجناس برسم تصدق بمستحقان عنایت شد اکثر از بنده ما در خور سرمایه خویش تصدقات آورده بودند فرمودم که اگر غرض اظهار اخلاص و مجراست مقبول نیست و اگر از صدق عقیدت است چه حاجت با درون حضور غایبان خود بفقرا و ارباب استحقاق قسمت نمایند روز مبارک شنبه بیست و سه ماه آتی صادق خان نجف بمنصب دو هزار ذات و سوار از اصل و اضافت سرفرازی یافت ارادت خان میر سامان بمنصب دو هزار ذات و هزار سوار ممتاز گشت میر ابو صالح رضوی بمنصب دو هزار ذات و سوار خطاب رضوی بخانه و عنایت علم و فیل سرفراز شده بصوبه دکن رخصت یافت و درینولا بعض رسیده که سپهسالار تالیق خان خانان در تبع این مصرع مشهور که - ع

بهریک گل زحمت صد خاری باشد کشید

غزلی گفته و میرزا رستم صفوی و میرزا مراد پسر او نیز طبع آزمائی نموده اند مطلق در دیده بخاطر رسید

ساغری بر رخ گلزاری باید کشید | ابر بسیار است می بسیاری باید کشید

از ایستادگی بزم حضور هر که طبع نظمی داشت غزل گفته گذرانید این مصرع ظاهر شد که از مولانا عبدالرحمن جامی است غزل
او تمام بنظر در آمد غیر از آن مصرع که بطریق مثل زبان زور و زگار شده و دیگر کاری به نساخته بغایت ساده و هموار گفته و رین تایخ خبر
فوت احمد بیگ خان حاکم کشمیر رسید پسران او که از خانه زادان این درگاه اند و اثر رشد و کار طلبه از ناصیه احوال آنها ظاهر بود
بناصب مناسب سرفرازی یافته بخدمت صوبه بگش و کابل تعین شدند منصب او دو هزار و پانصدی بود پسر کلان او بمنصب
سه هزار و سه پسر دیگر بمنصب نهصدی ممتاز گشتند روز مبارک شنبه چهارم و پنجم خواجه باقیخان که بجوهر اصالت و شرافت و نجابت
و شجاعت آراستگی دارد و یکی از نهانجات ملک برادر معجده دوست بمنصب هزار و پانصدی و هزار سوار از اصل و اضاف و بخطاب
باقیخان علم عزت برافراخت را سکه کنور که سابق دیوان صوبه بگش بود بدیوانی صوبه مالوا ممتاز گشت در نیولا حفت شدن سارس
که تا حال دیده نشده بود و در مردم شهرت دارد که هرگز هیچکس ندیده بنظر در آمد سارس جانوریست از عالم کلنگ غایتاً از کلنگ و دماز
بر کلان ترو میان سر بر ندارد و پوسته است بر استخوان سر کشیده و از پشت چشم تا مقدار شش انگشت از گردن او سرخ می باشد کثر
در صحرای حفت بستی بر دو حیاء ناخیل خیل هم بنظر در می آیند و حفت آن را از صحرای آورده در خانه با نگاه می دارند و با مردم نه
می گیرند القعه حفت سارے است در سرکار من که ایله و مجنون نام نهاده ام روزی یکی از خواجه سرایان عرض کرد که در حضور من
اینها با هم حفت شدند حکم فرمودم که هرگاه باز آوده حفت شدن داشته باشند مرا آگاه سازند و هنگام سفیده صبح آمده عرض کرد که بازمی
خواهند که حفت شوند در لحظه خود بجهت تماشای شافتم ماده پارسه خود را راست گذاشته اندک خم کرد و ز اول یک پارسه خود را از
زمین برداشته بر پشت او نهاد و بعد از آن پارسه دوم را و لحظه بر پشت او نشسته حفت شد آنگاه فرود آمد و گردن را دراز ساخته
نزل را بر زمین رسانیده یک مرتبه برگرد و ماده گشت لیکن که بیضه نهاده بچه هم بر آرد و از الفت و محبت سارس با حفت خود
تعلما غریب و عجیب بسیار شنیده شد چون بتواتر رسیده و غایت تمام دارد نوشته می شود از جمله قیام خان که از خانه زادان این درگاه
است و در فن شکار و قراولی و قوت تمام دارد و عرض کرد که روزی تبار رفته بودم سارے نشسته یا فتم چون نزدیک تر
شافتم از جای خود برخاسته روان شد و از رفتن او اثر ضعفی دلم یافته شد جای که نشسته بود رستم استخوانی چند باشته بر بنظر

در آمد که در زیر خود گرفته نشسته بود و در آن دام چیده خود را بگوشه کشیدم خواست که بجای خود آمده بنشیند پایش بدام مضبوط شد پیش رفته گرفتم بغایت سبک به نظر در آمد چون نیک دیدم در سینه و شکم اصلا بر نمانده گوشت و پوست از هم ریخته و گرم افتاد بلکه در تمام اعضا اثری از گوشت نمانده هشت پری با استخوانی چند بدست در آمد ظاهر شد که جفتش مرده و از فراق او باین روز نشسته

بگذاخت من از بھر دل افروز مرا	افزودت چو شمع آه جانسوز مرا	روز طربم سپاه شد چون شب غم	نشان از فراق تو بدین روز مرا
-------------------------------	-----------------------------	----------------------------	------------------------------

همت خان که از بنده های خوب من است و سخن او اعتماد را می شاید عرض کرد که در پرگنه دو حد جفت سارے بر کنار تال بنظر در آمد از بند و قچیان من کیے راز و دهان جاسرش بریده پاک ساخت قنار او در آن منزل دوسه روز مقام واقع شد جفت او پیوسته در آن گرد و پیش میگشت و فریاد و فغان میکرد و مرا از بیقراری او دل بد روی آمد و غیر از ندانست چاره بود چون از آن منزل کوچ شد بحسب اتفاق بعد از میت و پنج روز بهمان مقام عبور افتاد از متوطنان آنجا مال و حال و خاتمت احوال آن سارے پرسیدم گفتند که در بهمان روز جان داد و هنوز اثری از استخوان و پروبال او بر جاست من خود با بخارفته دیدم نوعی که گفته بودند نشان یا قتم ازین عالم نعلها در میان مردم بسیار است نوشتن آنها طوطی وار و در روز شنبه شانزدهم خبر فوت راوت شنیدم که از تعینات صوبه بهار بود بعضی رسید و مانسنگه سپر کلان او بمنصب دو هزار و سیصد سوار سرفراز گشت و دیگر فرزندان و اقوام او باضافه منصب سرفراز شدند و بتابع او دامور گشتند روز مبارک شنبه بست و یکم فیل باون سرشکار خاصه که بحجت رام شدن در پرگنه دو حد گذاشته شده بود بدرگاه رسید حکم فرمودم که نزدیک بجزو که طرف دریا بنگاه دارند که همیشه در مد نظر باشد و فیل خانه حضرت عرش آشیانی کلان تر از فیل در جنسال که مدتها سر حلقه فیلمان خاصه بود بنظر من در نیامد ارتفاع آن چهار درع و سه نیم پاگز آتی بود که هشت درع و سه انگشت شرعی باشد و بالفعل در فیلمان سرکار من از همه کلان تر بهلوان عالم گجراج است که عرش آشیانی خود بدولت شکار فرموده بودند و سر حلقه فیلمان خاصه نسبت ارتفاعش چهار درع و نیم پا است که هفت درع و هفت انگشت شرعی باشد که شرعی بعضی بست و چهار انگشت آدم متساوی الخلقه قرار یافته و گز آتی بعضی چهل انگشت است درین تاریخ مظفر خان که بنجد مت صاحب صوبگی ولایت طحله سرفراز شده بود سعادت آستانوس دریافت صد هر و صد روپیه نذر و موازی یک لک روپیه از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و در نیو لا خبر رسید که حق سبحانه تعالی بفرزند پریز پسر از صبییه مغفوری شاه مراد کرامت فرمود امید که قدش برین دولت مبارک باشد و روز یکشنبه بست و چهارم را سے بهاره دولت آستانوس دریافت و در ملک گجرات کلان تر ازین زمینداری نیست ملکش

سخت

برایای شور پیوسته است بهاره و جام از یک حد اندوده پشت بالاتر هم میرسد غایتاً بخت ملک جمعیت اعتبار بهاره از جام
بیش است می گویند که بدین هیچ یک از سلاطین گجرات نیامده سلطان محمود فوجی بر سر او فرستاده بود جنگ صفت کرد و شکست
بر فوج محمود افتاد القصد در وقت که خان اعظم به تسخیر قلعه جو ناگزیر ملک سور تهر شتافت ننو که مخاطب بسططان مظفر بود و خود را
وارث ملک میگرفت بحال بتاه و زینهاران روزگار بسر می برد و بعد از آن جام با فوج منصوره جنگ صفت کرد و شکست خورد
و تنو به پناه راس بهاره در آمد خان اعظم نور از راس بهاره طلب نمود مشارالیه چون تاب مقاومت با لشکر منصور نداشت
نور اسپرده باین دولتیخواهی از صدقات افواج قاهره محفوظ ماند و در آن وقت که احمد آباد و پور و کوکب اقبال آراستگی یافت و بزودی
کوچ شد بهلازمست نرسید زمین او هم نیلے راه بود و فرصت نیز مقتضی تعیین افواج نبود چون بحسب اتفاق باز مراجعت واقع شد درین
دفعه فرزند شاه بهمان راجه بکر با حیات را با فوجی از بنده های درگاه تعیین فرمود و او نجات خود را منحصر در آمدن دانسته خود بسعادت
آشنا بنوس شتافت و دولست مهر و دو هزار روپیه نذر و صداسپ پیشکش گذرانید غایتاً از اسپان او یکے آنچنان نبود که خاطر پسند
باشد عمرش از هشتاد و زیاده بنظر می در آمد و خود میگوید که نود سال دارم که در حواس و قوای ظاهری و قوای نرفته از مردم او
پری بنظر در آمده موسی ریش و برت و ابرو و سیف شده میگوید که ایام طفولیت مرا راس بهاره یاد دارد و در پیش او
از خردی کلان شده ام و درین تاریخ ابوالحسن مصور بخطاب نادر الزمانی سرفراز گشت مجلس جلوس مرا در دیباچه جاگیر نامه کشیده
بنظر در آورد چون سزاوار تحسین و آفرین بود و مورد الطاف سیکر ان گشت کارش بعیار کامل رسیده و تصویر او از کار نامه های
روزگار است و درین عصر نظیر و عدیل خود ندارد و اگر درین روز او استاد عبدالحی و استاد بهزاد و صفی روزگاری بودند انصاف کار
او می دادند پدرش آقا رضائی مروی در زمان شاهزادگی من بخدمت من پیوسته او را نسبت خانزادی باین درگاه است غایتاً
او را هیچ آشنائی و مناسبت بکار پدرش نیست بلکه از یک عالم نمیتوان گفت و من نسبت با و حقوق تربیت بسیار است و همچنین
تا حال خاطر همیشه متوجه تربیت او بوده تا کارش بدین درجه رسیده الحق نادره زمان خود بوده و همچنین استاد منصور نقاش که بخطاب
نادر العصری ممتاز است و در فن نقاشی یگانه عصر خود است و در عهد دولت پدر من و من این دو تن ثالث خود نداشتند و مراد فوق
تصویر و مهارت تمیز او بجای رسیده که از استادان گذشته و حال کار هر کس بنظر در می آید بے آنکه نامش مذکور شود بدیهه و ریاض که
کار فلان است بلکه اگر مجله باشد مشتمل بر چند چهره و هر چهره کاری که از استادان باشد می توانم یافت که هر چهره کار نیست و اگر در یک
صورت چشم دابر و دیگر کشیده باشد در انصورت می فهمم که اصل چهره کار نیست و چشم دابر و را که ساخت شب یکشنبه سے و یکم

تیسر ماه باران عظیم شد تا روز سه شنبه غره امرداد ماه آبی بشدت هر چه تمام تر بارید و تا شام نوزده روز پیوسته ابر و باران بود چون
این ملک رنگ بوم است و بناهاش در غایت زیب و نایب عمارات بسیار و قنادی اساس حیات جمعی از پادشاهان و امیران و متوطنان این شهر
شنبه شده که مثل باران امسال یاد ندارند که در هیچ منته شده باشد و در خانه ساکنین هر چه بظاہر بر آب می نماید غایتاً اکثر
جایا بایست فیل خود همیشه آمد و رفت میکنند همین که یکروز امساک باران شد اسب و آدم نیز پایا میگذرانند سر حشمت این رودخانه در
کوبستان در ملک راناد واقع است از کوه کوه برمی آید و یک ونیم کوه طے نموده از ته میر لور میگذرد و در اینجا این رودخانه را
دریا و داکل میگویند چون سه کوه از میر لور گذشت ساکنین منته نامند روز مبارک شنبه دهم را و بهار و بغایت فیل و زوادی
فیل و خمر مرغ و چهار انگشتی از یاقوت سرخ و یاقوت زرد و نیلم و زمرد و سرفراز یافت میشد ازین اتالیق جان سپار خان خانان
سپه سالار حسب الحکم فوجی بسر کرده پس خود امر الله بجانب گوشتخانه بخت گرفتن کان الماس که در تصرف پنجوز میندار خان نیست است تعیین
نموده بود درین تاریخ عرض داشت او رسید که زمیند رنکور مقاومت باشکر منصور زیاده از اندازه و مقدار خویش دانسته کان را
بیشکش نمود و داروغه بادشاهی بضبط آن مقرر گشت الماس آنجا باصالت و نفاست از سایر اقسام الماس امتیاز تمام دارد و نزد
جوهریان بغایت معتبر و همه نیک اندام و بهتر تر و برتر میشوند و دم کان گوهر که در حدود ملک بهار واقع است و الماس آنجا از کان
بر نمی آید رودخانه ایست که در ایام پریات سیل از فراز کوه می آید و پیش آن را می بندند و چون سیل از رودی بند گذشت و آب کم
شد جمعی که درین فن مهارت دارند و مخصوص این کار اند بر رودخانه در آمده الماس می آرند و الحال سه سال است که این ملک
تصرف اولیا و دولت ابد قرین در آمده و زمیندار آنجا مجوس است غایتاً آب آنسوی زمین بغایت مسموم است و مردم بیگانه
در آنجا نمی توانند بسر برد سویم در ولایت کرناٹک متصل بسرحد قطب الملک در پنجاه کوه مسافت چهار کان واقع است و در
تصرف زمینداران است و الماس آنجا اکثر پنجه بهم میرسد روز مبارک شنبه دهم نا بهر خان بمنصب هزار و پانصدی ذات و مہزار سوار
سرفراز گشت و یک زنجیر فیل با و عنایت شد مکتوب خان داروغه کتب خانه بمنصب هزار و پانصدی ذات سر ملندی یافت چون حکم
فرموده بودم که شب برات بر دو رتال کا کر یہ چراغان ترتیب نمایند آخر ماے روز دو شنبه چهار دهم ماه شعبان بقصد تماشای
آن توجه فرمودم اطراف تال را با عمارت میان بقانوس الیوان و اقسام صنایع که در چراغان مقرر است آراسته آتش بازیها ترتیب
داده بودند بغایت چراغان عالی شد و آنکه درین مدت پیوسته ابر و باد و باران بود بغایت آبی از اول شب هوا صاف شد و
اثری از ابر نماند و بر حسب دلخواه تماشای چراغان میسر گشت و بند بای خاص بساغر نشاط خوشوقت گردیدند حکم کردم که

شب جمعه باز بهین دستور چراغان کنند از غریب اتفاقات آنکه آخر روز مبارک شنبه بمقدم متصل باریدگی بود و در وقت روشن شدن
چراغ باران استاد و تماشاخانه چراغان خاطر خواه شد درین روز اعتماد الدوله بقطعه نیلم قطعه در غایت تفاسط و یکروز بخیر فیصل
بیدغان بایراق نقره شکیش نمود چون خوبصورت و خوش ترکیب بود داخل قیابان خاصه مقرر شد در کنار تال کا کر یہ سناسه که از تماضان
طایفه هندواند کلبه درویشان ساخته منزه بود چون خاطر همواره بصحبت درویشان راغب است بکلفانه بملاقات او شاقم و
زمانه تمتد صحبت او را دریا فتم خالی از آگاهیه و معقولیت نیست و آبیین دین خود از مقدمات صوفیه وقوت تمام دارد و ظاهر
خود را بر دوش اهل فقر و تخرید موافق ساخته و خود را از طلب و خواہش گذرانیده توان گفت که ازین طایفه بهتر از و س به قطر
نیامده روز دوشنبه بست و یکم سار سے که جفت شدن آنرا در اوراق سابقه ثبت کرده ام در باغچه خس و خاشاک فراهم آورده
اول یک بیضه نماده روز سوم بیضه دوم نماده این جفت سارس را در یک ماسکه گرفته شده بود و پنج سال در سرکار مانده بقصه
بعد ازین پنج و نیم سال جفت شدند و تا یک ماه جفت میشدند در بیست و یکم ماه امر داد که با صلح اهل هند ماه ساون گویند بیضه
نماد نماده تمام شب تنها بر بیضه می نشیند و نر نزدیک ماده استاده پاس میدارد و چنان آگاه می باشد که هیچ جان داری را محال آن
نیست که نزدیک با و توان گذشت یکمرتبه را سوکلا نے نمودار شد بشدت هر چه تمام تر بجانب او دیده تارا سو خود را بسو را رخ
نر ساینده دست از و باز نداشت چون نیر اعظم جهان را بنور خویش نوزانی ساخت نر بر سر ماده آمده بمقتار پشت او را می خار و
و بعد از آن ماده بر می خیزد و نمی نشیند و باز ماده نیر بهین دستور آمده او را بر می خیزاند و خود می نشیند مجلاً تمام شب ماده تنها بر بیضه
نشسته پرورش می دهد و روز نر و ماده به نوبت می نشینند و در وقت نشستن و برخاستن نهایت احتیاط بجای می آرند که مبادا
آیسی به بیضه رسد در هنگام مراجعت از شکار فیل چون موسم شکار باقی بود گچیت خان داروغه و بلوچ خان قراول بیگه را
گذاشته شده بود که تا ممکن و مقدور باشد فیل بگیرند و همچنین جمعی از قراولان فرزند شاه جهان نیز باین خدمت مامور و تعیین شده
بودند درین تاریخ آمده ملازمست نمودند بیگه یکصد و هشتاد و پنج زنجیر فیل از نر و ماده شکار شده هفتاد و سه زنجیر نر و یکصد و دو ماده ماده
ازین جمله چهل و هفت زنجیر نر و هفتاد و پنج ماده که یکصد و بیست و دو زنجیر باشد قراولان و فوجداران بادشاہی شکار کردند و بیست و
شش زنجیر نر و سه و هفت ماده که شصت و سه زنجیر باشد قراولان و فیل بانان فرزند شاه جهان گرفتند روز مبارک شنبه بیست و چهارم
بسیار باغ فتح رفته و در در آنجا بعیش و نشاط گذرانیده شد آخر روز شنبه بدو تنخانہ معاودت اتفاق افتاد چون آصف خان
بعض رسانید که باغچه حویلی بنده بغایت سبز و خرم شده انواع گل دریا حین شگفته حسب الاتماس مشارالیه روز مبارک شنبه سی یکم

بمنسئل اور رقم المحن خوب سرمنزل به نظر در آمده و خوش وقت گشتم از جواب هر صبح آلات و اتمشه موازے سے و پنج هزار
روپیہ پیشکش او قبول افتاد مظفر خان بغایت خلعت و فیل سرفرازی یافته بدستور سابق خدمت حکومت صوبہ ٹھٹہ بعدہ
او مقرر شدنند خواجه عبدالکریم گیلانی که برسم تجارت از ایران آمده بود برادرم شاه عباس مکتوبے با محقر تحفه مصحوب او ارسال داشته
بودند درین تاریخ مشارالیه را خلعت و فیل عنایت نموده رخصت انعطاف ارزانی فرمودم و جواب کتاب شاه بابا و بودے
مرسول گشت و خان عالم نیرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصه سرفرازی یافت روز جمعه غره شهر یور ماه شد از روز یکشنبه سویم
تا شب مبارک شنبه باران بارید از غریب آنکه روزهای دیگر حفت سارس پنج شش مرتبه بنوبت بالای بیضه می نشیند
درین شبانروز که پیوسته باران بود و هوا بقدر برودت داشت بجهت گرم داشتن بیضه با از اول صبح تا نصف النهار متصل نشست
و ازین روز تا صبح روز دیگر بی فاصله ماده نشست که مبادا از برخاستن و نشستن بسیار برودت هوا تاثیر کند و نم به بیضه ها
رسد و ضایع شوند بچلا آنکه آدمی برهنه نماند عقل او را که می کند و حیوان بمقتضای حکمت از لے مجبول بآن شده و غریب تر آنکه
در اوایل بیضه ها را متصل بهم در زیر سینه نگاه میداشت بعد از آن که چهارده پانزده روز گذشت در میان بیضه ها بقدر فاصله
گذاشت که مبادا از اتصال آنها حرارت با فراط شود از گرمی بسیار فاسد گردند روز مبارک شنبه هفتم مبارکی و خرمی پیشخانه بجانب
اگره برآورده شد پیش ازین نمجان و اختر شامان بجهت کوچ ساعت مذکور اختیار نموده بودند چون باران با فراط شد از روزخانه
محمود آباد و ریاسه می عبور لشکر منصور متعذر بود ناگزیر درین ساعت پیشخانه را بر آورده روز بست و یکم شهر یور ساعت کوچ مقرر
گشت چون فرزند شاه جهان خدمت فتح قلعه کانکره که کند تسخیر بیج یک از سلاطین و الا شکوه بر فراز کنگره آن رسید بر دست نهبت
خویش لازم شمرده فوجی بسرکردگی راجه سورجبل پسر راجه باسو و نقی که از بنده های روشناس دوست پیش ازین فرستاده بود
درینو لافا هر شد که فتح آن حصن متین بجعبه که پیش ازین تعیین فرموده صورت پذیر نیست بنا برین راجه بکرماجیت را که از بنده های
عمده دست باد و هزار سوار موجود از ملازمان خاصه خود و جمعه از بنده های جانگیری شل شاه باز خان بودی و هروی ازین
ها را در اسے پرتی چند و پسران رام چند و دوست نفر برق انداز سوار و پانصد نفر توپچی پیاده سواے فوج که سابقا فرستاده تعیین
فرمودند و چون ساعت رخصت او درین روز مقرر گشته بود مشارالیه تسبیح زمره که ده هزار روپیہ قیمت داشت برسم پیشکش گذرانیده بغایت
خلعت و شمشیر سرفرازی یافته با نخدمت رخصت شد چون در انصوبه جاگیر نداشت فرزند شاه جهان پرگنه برهانه را که بست و دو لکه
دام جمع دارد و خود بانعام التماس نمود که بجای او مقرر دارد و خواجه نقی دیوان بیوتات که بخدمت دیوانی صوبه کن مقرر گشته بود بخلاف معتمد خانے

وفیل خلعت ممتاز شد و بهت خان رابع فوجاری سرکار بهر پنج و آن حد و درخصت فرموده اسپ و پریم نرم خاصه عنایت نمودم
در پکنه بهر پنج بجای گیر او مرحمت شد و در اسپ پتخی چند که بخدمت کانگڑه مقرر گشته بمنصب مقتصدی و چهار صد و پنجاه سوار فوجی عزت
پرافت چون عرس شیخ محمد غوث در میان بود هزار و در بجهت خرج آن بفرزندان ایشان لطف شد مظفر ولد بهادر الملک کاز
تعلقات صوبه دکن است بمنصب هزارمی ذات و پانصد سوار سر بلندی یافت چون وقایع دوازده سال از جلالگیری نامه به بیاض
برده شده بود بمقتضایان کتاب خان خاصه حکم فرمودم که این دوازده سال احوال را یک جلد ساخته نسخه های متعدد ترتیب نمایند
که به بند و باری خاص عنایت فرمائیم و بسایر بلاد فرستاده شود که از باب دولت و اصحاب سعادت دستور العمل روزگار خود سازند
روز جمعه هشتم یک از عاقده نویسان تمام را نوشته و جلد کرد و بنظر در آور و چون اول نسخه بود که ترتیب یافته به فرزند شاهی جهان
که او را در همه چیز از همه فرزندان خود اول میدانم مرحمت نمودم و بر پشت کتاب بخط خاص قوم گشت که در فلان تاریخ و فلان مقام آن
فرزند عنایت شد امید که توفیق در یافت این مطالب که باعث رضا جوئی خالق و دعا گوئی خلق است نصیب و روزی باد
روز سه شنبه دوازدهم سجان قلی قراول سیاست رسید و تفصیل این احوال آنکه او سپر حاجی جمال بلوچست که از قراولان خوب
پریم بود و بعد از شتار شدن آنحضرت نوکر اسلام خان شده همراه او به بنگال رفته بود و در اسلام خان بنا بر نسبت خان زادگی
این درگاه مراعات احوال بواسطه نموده و محل اعتماد دانسته پیوسته در سواری و شکار نزد یک بخود می داشت عثمان افغان که سالها
به ترم و عصیان در آن صوبه گذرانیده و خاتمت احوال او را در اوراق گذشته گذارش یافته چون حراس بقیاس از اسلام خان
داشت کس نزد این بے سعادت فرستاده بجهت قتل تقبلات می نماید و او تعهد این کار کرده و در کس دیگر را با خود متفق می سازد و مختار
پیش از آنکه اراده باطل این حق ناشناس از حیز قوه بفعل آید یک از آنها آمده و او را آگاه میکند اسلام خان در لحظه آن حرام نمک را گرفته
مقتید و مجوس می گرداند و القصد بعد از فوت مشارالیه بدرگاه آمد چون برادران و خویشان او در سلک قراولان انتظام داشتند حکم شد
که او نیز در زمره قراولان مشتم باشد و درین وقت پسر اسلام خان بطریق معارض کرد که لایق محبت نزدیک من نیست بعد از
شکافتن ظاهراً شد که چنین مقدمه با نسبت کرده بودند معذاً چون برادرانش بمبالغه عرض نمودند که محض تمت بوده و بلوچان
قراول بیگانه صان شد از قتل و سیاست او در گذشته و حکم فرمودم که همراه بلوچ خان خدمت می کرده باشد باین که است و جلان
بخش بے سبب و جهت از درگاه گریخته بجانب اگره و آنخود و رفت بر بلوچ خان حکم شد که چون ضامن بود اول او
را حاضر سازد و او کسان به تفحص فرستاده در سیکه از مواضع اگره که خالص از ترم دی نیست و جنده تام دار و برادر

بلوچ خان که به تفحص او رفته بود او را دریافت هر چند بکلیت خواست که بدرگاه آورده و بهیچ وجه راضی نشد و مردم بجمایت برخاستند
 ناگزیر نزد خواجه جهان با گره رفته حقیقت را باز نمود مشارالیه فوجی بر سر آن ده تعیین فرمود که حیراً و قهراً او را گرفته بیاورند مردم آن
 موضع چون ویرانی و خرابی خود را در آئینه محال مشاهده نمودند او را بدست او دادند درین تاریخ مقید و مسلسل بدرگاه رسید حکم
 بقتل او فرمود میر غضب بسرعت هر چه تمام تر او را بپایست گاه برد و بعد از زمانه شفاعت یکے از نزدیکان جان بخشی فرموده
 حکم بر بریدن پائے او شد و بحسب سر نوشت پیش از رسیدن حکم بپایست رسیده بود هر چند آن خون گرفته استحقاق کشتن داشت
 مع هذا خاطر حق شناس ندانست گزیده مقرر فرمودم که بعد ازین حکم بقتل هر کس شود پا وجود تاکید و مبالغه تا وقت غروب آفتاب عتاب
 نگاها دارند و نکشند و اگر تا آن وقت حکم نجات نرسد ناگزیر بپایست رسانند روز یکشنبه در پائے می عظیم طغیان نمود و موج با
 کلان کلان بنظر درآمد با وجود بارانهای گذشته هرگز باین شدت بلکه نصف این نیامده بود از اول روز آغاز آمدن سلی شد
 و آخر روز و یکے نهاد مردم کمین سال که درین شهر توطن دارند عرض کردند که یک مرتبه در ایام حکومت مرتضی خان چنین
 جلوریز سلی آمده بود و غیر از آن بخاطر نمیرسد درین ایام یکے از قصاید مغزی که مداح سلطان سحر و ملک الشعراء او بود و جماع
 افتاد بغایت سلیس و هموار گفته مطلعش نیست.

ای آسمان سحر حکم روان تو | کیوان پیر بنده بخت جوان تو

سعید از زیر گرباشی که طبع نظمی داشت قصیده مذکور را تتبع نموده بعضی رسانید خوب گفته بود این چند بیت از آن قصیده است

ای آسمان سحر حکم روان تو	دوران پیر گشته جوان در زمان تو	بخشد دل تو فیض و بخوید سبب چو مهر
جانها همه فدای دل مهربان تو	از باغ قدرت است فلک یک تیغ بزم	انداخته بروی هوا باغبان تو
یارب چه گوهری تو که افروخت در ازل	جان با بے قدسیان همه از نور جان تو	باد اجهان بکام تو اے باد شاه عهد
در سایه تو خرم شاه جهان تو	اے سایه خدا تو پر نور شد جهان	باد همیشه نور خدایا میان تو

روز مبارک شنبه چهاردهم بصله این قصیده حکم فرمودم که سعید را بزور زن کشند آخر روز بمیر باغ رستم بازاری رفته شد بغایت
 سبز و خرم بنظر درآمد وقت شام بر کشتی نشست از راه دریاد و تخانه معاودت نمودم روز جمعه پانزدهم ملا امیری نام پیر مردی از طرف
 دارالشر آمده سعادت آستانه در یافت و چنین بفرسایند که از قدیمان عبداللہ خان اوزبک بودم و از ایام جوانی و عنفوان تشوفا
 تا وقتے که خان شفقار شدند در سلک خدمتگاران قدیم و نزدیک امتیاز داشته در خلا و ملا محرم بوده و بعد از گذشتن خان تا حال دران

ملک بزرگوارانیده و اینولا بقصد زیارت خانه مبارک از وطن مالومه برآمده خود را بلازمست رسانیدم او را در بودن و رفتن مختار ساختم عرض
نمود که روزی چند در خدمت فخرم بود هزار روپیه خرچ و خلعت مرحمت شد بنایت پیر شگفته روئے پر نقل و سخن است فرزند شاه جهان
نیز پانصد روپیه و سروپا لطف کرد در میان باغچه دولتیانه خورم صفا و حوضه واقع است و یک ضلع آن صفا و درخت موهریست
که پشت بران داده می توان نشست چون یک طرف تنه او مقارن سه ربع گز کاواک شده بدینا بود فرمودم که لوح سنگ مرمر
تراشیده و رانجا مضبوط سازند که پشت بران نهاده می توان نشست درین وقت بیست و یک روز بان جاری گشت و سنگ تراشان
حکم شد که در آن لوح نقش کنند تا بطریق یادگار در صفحه روزگار بماند و آن بیت نیست - بیت

نشین گاه شاه هفت کشور | جهانگیر این شاه هفت گاه اکبر

شب سه شنبه نوروز هم در دولتیانه خاص بازار ترتیب یافت پیش ازین ضابطه چنان بود که هر چند گاه اهل بازار و محترفه شهر
حسب الحکم در سخن و دولتیانه دکان با آراسته از جواهر و مرغ آلات و انواع اقمشه و اقسام اقمشه آنچه در بازار با بفرودخت میرود حاضر ساخته
بنظر در آورند بخاطر رسید که اگر در شب این بازار ترتیب یابد و فانوس بسیار در پیش دکانها چیده شود و طور نمودی خواهد داشت
بے تکلف خوب برآمد و غیر مکرر بود کجیح دکانها سیر کرده آنچه از جواهر و مرغ آلات و هر قسم چیزه خوش آمد خریدم از هر دکان متاع
بلا امیری انعام شد و چندان جنس باورسید که از ضبط آن عاجز آمده بود روز مبارک شنبه بیست یکم شهر پور ماه آبی سنه ۱۰۳۰ جلوس
مبارک مطابق بیست و دوم رمضان سنه هزار و بیست و هفت هجری بعد از گذشتن دو نیم ساعت نجومی مبارکی و فرسخ
رایات عزیمت بصوب دارالخلافه اگره برافراشته شد و از دولتیانه تا تال کا که یک محل فزول رایات اقبال بود بدستور معهود نشاء
کنان شتافتیم در همین روز جشن وزن شمسی منعقد گشت و بحساب سنه شمسی سال پنجاهم از عمر این پیاوند درگاه ایزدی مبارک آغاز
شد و بقنا بط مقرر خود را بطلا و دیگر اجناس وزن نموده مردار پهلوان زرین نثار کردیم و شب شاه شاه چرخان نموده در حرم سر
دولت بعیش و عشرت گذرانیده شد روز جمعه بیست و دوم حکم کردیم که جمیع مشایخ و ارباب سعادت را که درین شهر توطن دارند حاضر سازند
که در ملازمت اظهار نمایند و سه شب برین و تیره گذشت و هر شب تا آخر مجلس خود بر پیرایه استاده بزبان حال میگفتم - سه

خداوندگار را تو نگر توئی	تو انا و درویش پر توئی	نه کشور کشایم نفس بران دهم	یکه از گدایان این در گم
تو بر خیر و نیکی دهم و سترس	و گر نه چه خیر آید از من بکس	منم بندگان را خداوندگار	خداوند را بنده حق گذرا

جمعه از فقر اراکه تا حال بلازمست نرسیده بودند التماس مدد معاش داشتند در خور استحقاق هر یک زمین و خرچ و محنت شده

کامیاب خواش گردانیدم شب مبارک شنبه بیست و یکم سارس یک بجای برآورد و شب دوشنبه بیست و پنجم یکم دوم محالاً یک بجای بعد از سی چهار روز
دوم بعد از سی و پنج روز برآمد و در حبه از یک قازوه یا زده کلان تر یا برابر یک طاقوس یک ماه توان گفت پشمش نیک رنگ است روز
اول پنج نخورد و از روز دوم مادرش ملخه خر در امتقار گرفته گاه مثل کبوتر می خوراند و گاه بر دوش مرغ پیش بچپه سینه
انداخت که خود بچپه اگر ملخ ریزه بود درست میگذاشت و اگر کلان تر بچپه را دو پاره و بچپه را سه پاره می کرد تا بفرغ غایت بجای
آید و آنند خورد و چون بسیار میل دیدن آنها داشتیم حکم فرمودم که با احتیاط تمام چنانچه آزاری دآسیب بآنها نرسد بکنور بیاورند و بعد از
دیدن باز فرمودم که بهان باغچه درون دولتخانه برده بمحافظت تمام نگاه دارند هرگاه نقل و حرکت توان فرمود بلامنت خواهند آورد
درین روز سیکیم روح الله بانعام هزار و پیه سرفراز شد بدیع الزمان پسر میرزا شاه رخ از جاگیر خود آمده ملازمت نمود و روز
سه شنبه بیست و ششم از تال کاگریه کج کرده و موضع کج منزل گزیدیم روز کمشینه بست و بستم برکنار دریا می نمود آباد که اینک نام دارد
نزول اقبال اتفاق افتاد چون آب و هوا می احمد آباد بسیار زبون بود محمود بیکره باستصواب حکما بر ساحل دریا می مذکور
شهری اساس نهاده اقامت گزیده بود و بعد از آن که جا پانیر رانج کرد آن جارا دارالالملک کرد و تا زمان محمود شهید حکام گجرات اکثر
اوقات در اینجا می بودند محمود مذکور که آخرین سلاطین گجرات است باز در محمود آباد نشیمن گاه خود قرار داد و بکلفت آب و هوا می
محمود آباد را پنج نسبتی با احمد آباد نیست بجهت امتحان فرمودم که گو سفند می را پوست کند و در کنار تال کاگریه بیاویزند و همچنین
گو سفند می را در محمود آباد تا تفاوت هوا ظاهر گردد اتفاقاً بعد گذشتن هفت گطری روز در اینجا گو سفند می را آویختند چون سه
گطری از روز ماند بمرتب متعفن و متغیر گشت که عبور از حوالی آن دشوار بود در محمود آباد وقت صبح گو سفند را آویختند تا وقت شام صلا
متغیر نشد و بعد از گذشتن یک و نیم پیر از شب تعفن پیدا کرد و محالاً در سواد شهر احمد آباد بعد از هشت ساعت بخومی متعفن گشت در محمود آباد
بعد از چهارده ساعت روز مبارک شنبه بیست و هشتم رستم خان را که فرزند اقبال مندا شاه جهان بکومت و حراست ملک گجرات مقرب
نموده بقاییت اسپ و فیل و پریم فرم خاصه سرفراز ساخته رخصت فرمودم و بنده می جهانگیری که از تعینات صوبه مذکور اند
در خور رتبه و پایه خویش با اسپ و خلعت ممتاز گشتند روز جمعه بیست و نهم شهر یوم مطابق غره شوال را می باره بخلعت و شمشیر مرصع و
اسپ خاصه فرق غایت را برافراخته بطن خود و رخصت گشت و فرزند آن او نیز با اسپ و خلعت سرفرازی یافتند روز شنبه بسید محمد بنیر
شاه عالم فرمودم که هر چه میخواسته باشد بی حجابانه التماس نماید و بر طبق این سوگند مصحف و ادم موسی الیه عرض کرد که چون
بمصحف قسم میدهند التماس می نمایند که پیوسته با خود داشته باشم و از تلاوت ثواب بحضرت رسد بنا برین مصحف بخط

یا قوت لقطع مطبوعه مختصر که از نفایس و نوادر روزگار بود بمیرند که رعایت شد و بر پشت آن بخط خاص مرقوم گشت که در فلان تاریخ و فلان مقام بسید محمد این کرامت بظهور رسید نفس الامر آنکه میرنجایت نیک نهاد و معتق است با نجابت ذاتی و فضائل کبسی با خلاق حمیده و اطوار پسندیده آراسته بسیار شگفته رود کشاده پیشانی است و از مردم این ملک بخوش ذاتی میرکس دیده نشد بشار الیه فرمودیم که مصحف بعبارت سلیس خالص از تکلف و تصنع ترجمه نماید و اصلاً بشرح و بسط و شان نزول آن متقدم نشود و بلغات ریخته قرآن را لفظ بلفظ فارسی ترجمه کند و یک حرف بر معنی تحت اللفظ نیفزاید و بعد از تمام آن مصحف مصحوب فرزند خویش جلال الدین سید روانه درگاه سازد و فرزند میرنجایت جوآنست بفضول ظاهری و باطنی آراسته آثار صلاح و سعادت مندی از ناصیه احوالش ظاهر و میربفرزندی اومی نازد و الحق شایستگی این دارد و نفرتک جوآنکه است با آنکه مکرر بشایع گجرات مویدها بظهور رسید و بوجد و ادراخ را استحقاق هر یک از نقد و جنس رعایتها کرده رخصت العطات ارزانی داشتم چون آب و هوا ای این ملک بمزاج من ناسازگار بود حکما چنین صلاح دیدند که قدری از معتاد پیاله کم باید کرد بصواب دید آنها شروع در کم ساختن پیاله نموده شد و در عرض یک هفته بوزن یک پیاله کم کردم اول هر شب شش پیاله بود و هر پیاله هفت و نیم توله که مجموعه آن چهل و پنج توله باشد شراب ممزوج معتاد بود و الحال شش پیاله هر پیاله شش توله و سه ماشه که در کل سی و هفت نیم توله باشد خورده می شود از بدایع و قلیح آنکه پیش ازین بشانزده و هفتده سال درال آباد با خدای خود عهد کرده بودم که چون سین عمرم به خمسین رسد ترک شکار تیر و بندوق نموده هیچ جاندار را بدست خود آزرده نسا زم و مقرب خان که از منظور آن مغل قدس بود ازین نیت آگاه شد داشت القصه درین تاریخ که عمرم بن مذکور رسیده آغاز سال پنجاه است روزی از کثرت دود و بخار نفسم تنگ گرد آزار بسیار کشیدم در آن حالت بالهام غیبی از عہدی که با خدا می خود کرده بودم بیادم آمد و غریمت سابق در خاطرم تصمیم یافت و بان خود قرار دادم که چون سال پنجاهم با خیر رسیده مدت و عده بسر آید بتوفیق الله تعالی روزی که بعبادت زیارت حضرت عرش آشیانی انا را اندر بر جانه مشرف گردم استمداد همت از بواطن قدسی موطن آنحضرت جسته دل را از آن شغل باز دارم بجزر و خطور این نیت در خاطر آن کلفت و آزر دگی رفع شد خود را خوش وقت و تازه یافتم و زبان را بحد و سپاس از و جلشانه و شکر مواباد چاشنی بخشیدم امید که توفیق میسر گردد.

چه خوش گفت فردوسی پاک زاد | که رحمت بران تربت پاک باد | میا زار مورس که دانه کش است | که جاندار و جان شیرین خوش است
روز مبارک مشبه چهارم ماه الهی سید کبیر و بخترخان و کلائے عادل خان را که پیشکش او بدرگاه والا آورده بودند رخصت العطات

ازانی داشتیم سید کبیر خلعت و خنجر مرصع و اسب سرفرازے یافت و بخترخان با اسب و خلعت و اوربسی مرصع که اہل آن ملک در
گردن می آویزند ممتاز گشت و مبلغ شش ہزار درہم خرید و انعام شد و چون عادل خان مکرر بوسیله فرزند اقبال منہ
شاہجہان التماس شبیہ خاصہ شریفہ نمودہ بود شبیہ خود را با یک قطعہ لعل گران بہا و فیل خاصہ بشمار الیہ عنایت فرمودم و فرمان جہت
عنوان صادر گشت کہ از ولایت نظام الملک و قطب الملک ہر جا دہر قدر تواند تصرف نمود بانعام او مقرر باشد و ہر گاہ کمک و مدد
میخواستہ باشد شاہ نواز خان فوجے آراستہ بگاہ او تعین نماید و در زمان سابق نظام الملک کہ کلان ترین حکام دکن بود و ہمہ دورہ
بگلانے قبول داشتند و برادر ہمین میدانستند ورنیو لا عادل خان مصدر خدمات شایستہ گشت و بخطاب والاے فرزند می شرف
اختصاص یافت اورا بسر داری و سری تمام ملک دکن بلند مرتبہ ساختم و بجهت شبیہ این رباعی بخط خاص مرقوم گشت ۔

اے سوے تو دایم نظر رحمت ما	آسودہ نشین بسایہ دولت ما
سوے تو شبیہ خویش کردیم روان	نامنہ ما بہ بیسی از صورت ما

و فرزند شاہجہان حکیم خوش حال پسر حکیم بہام را کہ از خانہ زادان خوب این درگاہ است و از صغرسن در خدمت آن فرزند
کلان بودہ بجهت رسانیدن نوید مراحم جاگیر برافقت و کلاے عادل خان تراد و فرستاد و بہرین روز میرجلہ بخدمت عرض مکرر
فرق عزت برافراخت چون کفایت خان دیوان صوبہ بکرات را در ہنگامیکہ بدیوانی صوبہ بنگالہ اختصاص داشت بعضیے حوادث
روے دادہ بود از سامان اقتادہ بنا برین مبلغ پانژوہ ہزار روپیہ بانعام او مرحمت شد ورنیو لا دو جلد جاگیر نامتہ ترتیب یافتہ
بنظر گذشت یکے را چند روز پیش ازین بہار الملکی اعتماد الدولہ لطف فرمودم و درین تاریخ دیگرے بفرزند می آصفخان
عنایت نمودم روز جمعہ پنجم بہرام پسر جاگیر قلی خان از صوبہ بہار آمدہ دولت زمین بوس دریافت و الماے چند از حاصل
کان کوکرہ آوردہ گذرانید چون دران صوبہ از جاگیر قلی خان خدمت شایستہ بظہور نرسیدہ بود مدعہ ذلک بعرض مکرر رسید کہ
چندے از بہادران و خویشان او دران ملک دست تسلط و تعدی دراز ساختہ بندہ ہاے خدا را مزاحمت و آزار میرسانند
و ہر یکے خود را حاکمی تراشیدہ جاگیر تلخان را تکمیل نمی نهند بنا برآن مقرب خان کہ بندہ قدیم الخدمت مزاحدان است فرمان بتخط
خاص صادر گشت کہ بصاحب صوبگی بہار سرفراز و ممتاز بودہ بچند رسیدن فرمان قضا جہان بدانصوب شتاب از الماس ہای کہ ابراہیم خان
فتح جنگ بعد از فتح کان مذکور بدہر گاہ ارسال داشتہ بود چند قطعہ بجهت تراشیدن حوالہ حکاکان سرکار شدہ بود ورنیو وقت کہ بہرام ناگاہ باکرہ
رسید بخانہ درگاہ سے شد خواہہ جان چندے را کہ طیار شدہ مصحوب او بدہر گاہ فرستاد یکے از انہا بانقش است و بظاہر از نیلم تیز

نمی‌توان کرد تا حال الماس باین رنگ دیده نشده چند سرخ بوزن درآمده جوهریان سه هزار روپیه قیمت کردند و عرض کردند که اگر
سفید و تمام عیار می بود بیست هزار روپیه از زیاده اسال تا تاریخ ششم همراه ابنه خورده شد درین ملک لیمون فراوان است
و بالیده می شود و از باغ کا کونا نام هند و سه چند لیمون آورده بودند بغایت لطیف و بالیده یک که از همه کلان تر بود فرمودم که وزن
کنند هفت توله برآمد روز شنبه ششم جشن دهمه ترتیب یافت اول اسپان خاصه را آراسته بنظر در آورده بعد از آن فیلان خاصه
را آراسته گذرانیدند چون دریای می هنوز پایاب نشده بود که اردو که گیهان شکوه عبور تواند نمود و آب و هوا که محمود آباد در آن
هیچ بستی دیگر منازل نمود باز ده روز درین سر منزل مقام واقع شد روز دوشنبه ششم از منزل مذکور کوچ کرده در موده نزول قبل
افتاد و خواجه ابو الحسن بختی را که با جمعی از بنده های کارگذار ملاح و خاده بسیار پیشتر فرستادم که دریای می را پل بندند که انتظار
پایاب بناید کشید و اردو که ظفر قرین بسو لیت عبور تواند نمود روز سه شنبه نهم مقام شد روز کم شنبه دهم موضع این محل نزول را ایات
جلال گشت در اوایل سارس نر پای بچه خور و بنقار گرفته سرنگون آویزان می ساخت و بیم آن میشد که مبادا از اثر بیماری باشد و
ضایع سازد بنا بران حکم فرموده بودم که نمر را جدا نگاه دارند و پیش بچه ها نگذارند در نیوا بخت امتحان فرمودم که نزدیک بچه ها
نگذارند تا حقیقت بیماری و محبت ظاهر گردد و بعد از گذشتن نهایت تعلق و مهر دریافته شد و محبت او هیچ کمتر از محبت ماد و نیست
و معلوم می شود که آن ادا هم از روی دوستی بوده روز مبارک شنبه یازدهم مقام شد و آخر بهار بشکار ریز رفته سه آهوی سیاه
و چهار ماده آهو و چکاره بیوز گیرانیده شد روز یک شنبه چهاردهم تیر بشکار ریز رفته پانزده راس آهو از فرو ماده گیرانیده شد
بمیرزا رستم و سهراب خان پسر او حکم فرموده بودم که بشکار نیندگاو رفته هر قدر که تواند بانبذوق بزنند هفت راس از فرو ماده پندرو
بمیرزا کرد و چون بعض رسید که درین نواحی شیر می است مردم آزار که بگوشت آدم عادت کرده و آسیب او خلق خدا میرسد بفرزند
شاه جهان حکم شد که شر او را از بنده های خدا کفایت کند آن فرزند حسب احکم بندوق زده شب بخطر در آورده فرمودیم که در حضور پست
کنند اگر چه بظا هر یک کلان می نمود چون لاغر بود از شیر های کلان که من خود انداخته ام در وزن کمتر برآمد روز دوشنبه پانزدهم و
روز سه شنبه شانزدهم بشکار نیندگاو شاقه هر روز و نیک گاو به تفنگ زده شد روز مبارک شنبه هجدهم برکتا رتاسی که مخیم بارگاه قبال
بودیم پال آراشگی یافت گلها که کنل می رود که آب نوزک شکفته بود بنده های خاص بهمان نشاط خوشوقت گشتند و جانگیر قلچان
بست و بجز فیل از صوبه بهار و مروت خان بیست و پنج از بنگاله پیشکش ارسال داشته بود بنظر گذشت یک فیل از جانگیر قلچان و دو فیل از
مردخان داخل فیلان خلعه شد و نیمه بختی تقسیم یافت میرخان پسر میرزا ابوالقاسم شکیلین که از خان زادان این درگاه است بمنصب

هشت صدی ذات و ششصد سوار از اصل و اضافه سرفرازی یافت قیام خان بخدمت قراول بیگ و منصب ششصدی ذات و
صد پنجاه سوار از گشت عزت خان که از سادات بارهه و بمزید شجاعیت و کار طلبی امتیاز دارد از تعینات صوبه بنگش است حسب التماس
مهابت خان صاحب صوبه مذکور منصب هزار و پانصدی ذات خلعه و هشت صد سوار فرق عزت برافراشت کفایت خان دیوان صوبه بکرات
بعایت فیل سرفراز شده مخص گشت نصفه خان بخشه صوبه مذکور شمشیر محبت نمودم روز جمعه نور وظم بشکار رفته یک نیلگاه و زردم در
مدت العمر بیاد دارم که تیر بندوق از نیلگاه و نرکلان پران گذشته باشد از ماده بسیاری گذرد درین تاریخ با آنکه چیل و پنج قدم مسافت بود
از دو پوست آزاد گشت بمطرح اهل شکار قدم عبارت از دو کام است که پیش و پس نهاده شود روز یکشنبه بست و یکم خود بشکار باز
و جره خوشوقت گشته بمیرزا رستم و داراب خان و میر سیران و دیگر بنده با حکم فرمودم که بشکار نیلگاه و رفته هر قدر توانند به بندوق بزنند
نوروز راس از نور ماده شکار کردند و ده راس آهو هر کس از هر قسم بوز گیرانیده شد ابراهیم خان بخشی صوبه دکن حسب التماس
خانخانان سپه سالار منصب هزاری ذات و دویست سوار سرفرازی یافت روز دوشنبه بیست و دوم از منزل مذکور کوچ واقع شد
روز سه شنبه بست و سویم باز کوچ فرمودم قراولان عرض کردند که درین نواحی ماده شیر با سه بچه بنظر آورده چون نزدیک
براه بود خود بقصد شکار متوجه گشته هر چهار را به تفنگ زدیم و از آنجا بمنزل پیش شتافته از پله که بر بالاسی می بسته شده بود عبور
فرمودم با آنکه درین دریا کشتی نبود که پل توان بست و آب بعایت عمیق بود و نند میگذاشت کجس اتهام خواجه ابوالحسن میر بخشی پیش از
دو سه روز پله در نهایت استحکام که طول یکصد و چهل درعه و عرض چهار درعه است مرتب گشته بجهت امتحان فرمودم که فیل کن بندر
خاص را که از فیلمان کلان قوی پیکل است با سه ماده فیل از روی پل گذرانیدند بنوعی مستحکم بسته شده بود که توایم او از بار فیل
کوه پیکر اصلا متزلزل نگشت از زبان معجز بیان حضرت عرش آشیانی انار آمد بر باله شینه ام که سیفر نمودند که روزی در عنوان
جوانی دوسه پیاله خورده بودم و بر فیل سوار شده با آنکه هشیار بودم و فیل در غایت خوش جلوی باراده و اختیار سن می گشت خود
بیوش و فیل را بدست سکرش و انموده بجانب مردم میدوانیدم بعد از آن فیل دیگر طلبیده هر دو را بجنگ انداختم و آنها جنگ کنان
تا سر پل که بر دریایه جفا بسته شده بود شتافتند قنار ان فیل گرخت و چون از طرف دیگر راه گریز نیافت ناگزیر بر بست پل روان
شد و فیل که من بر سوار بودم ز پله او شتافت هر چند عنان او بدست اختیار من بود و با نیک اشارت می ایستاد بخاطر رسید که اگر فیل
را از رفتن بالاسی پل باز دارم مردم آن ادا لایه ستان را محمول بر خاشکی خواهند داشت و ظاهرا خواهد شد که نه من مست بخود
بوده ام نه فیل بدست و خود سرو این ادا لایه باو شاهان ناپسندیده است لاجرم بتایید ایزد سبحانه استعانت جسته فیل خود را

از تعاقب او باز نداشتند و هر دو بر روی پل روان شدند چون پل بکشتی ترتیب یافته بود هرگاه فیل و ستماسه خود را بر کنار کشتی می نهادند و کشتی بآب فرو می رفت و نصف دیگر بلندی ایستاد و هر قدم گمان آن ستم که چون کشتی باز هم گسیخته گردد و مردم از مشاهده این حال عزیزی بجز اضطراب و شورش می بودند چون حمایت و حراست حق جل و علا همه جا و همه وقت حارس حامی این نیازمند است هر دو فیل در زمان سلامت ازان پل عبور نمودند روز مبارک شنبه بخت و بخت بر کنار آب می بزم پیاله ترتیب یافت و چندی از بنده های خاص که درین قسم مجالس و محافل راه دارند بسیار برای بخت و عنایت های سرشار کام دل برگزیده بخت متر لست بغایت دل نشین بدو وجه دران منزل چهار مقام واقع شد یکی خوبه جا و دوم آن که مردم در گذشتن اضطراب نمایند روز یکشنبه بخت و هشتم از کنار آب می کوچ فرمودم روز دوشنبه باز اتفاق کوچ افتاد و درین روز غریب تماشای مشاهده شد بخت سارس که بچه کشیده بود روز مبارک شنبه از احمد آباد آورده بودند و در محسن دولت خان که بر کنار تال ترتیب یافته بود با بچه های خود گشتند اتفاقاً نزداده هر دو آواز کردند و بخت سارس صحرانی آواز اینها را شنیده ازان طرف تال فریاد برآورد و نزد و بر اثر آن پرواز کنایه آمده نزد و ماده بجانک افتاد و با آنکه چند کس ایستاده بودند صلا محالاً و ملاحظه مردم نکردند و خواجه سرایانی که محافظت آنها مقررند بقصد گرفتن شتافته یکی بر نزد و آویخت و دیگری ماده آنکه نزد گرفته بود بتلاش بسیار نگا به اخت و آنکه ماده دست انداخته توانست نگا به داشت و از جنگ او بدر رفت من بدست خود حلقه در بینی و پا های او انداخته آنرا ساختم و هر دو بجای و مقام خویش رفته قرار گرفتند غایتاً هر دفعه که سارس با ستم خلعت فریاد میکرد آنها نیز در برابر او از می دادند و هم ازین عالم تماشای آهوه صحرانی دیده شد در پرگنه کر نال بشکار رفته بودم قریب به سی کس از اهل شکار و خدمت گار در ملازمه حاضر بودند آهوه سیاه با ماده آهوه چند نفر در آمد یک مرتبه آهوه آهوه گیر راجبگ او سر دادیم و سه شاخ جنگ کرده پس پا بر گشته آمد و دفعه دیگر خواستم که بچاند بر شاخ آهوه آهوه گیر بسته بگذاریم تا گرفتار شود و درین افتخار آهوه صحرانی از شدت غضب و غیرت هجوم مردم را در نظر آورد و به محابا و دیده آمد و دو سه شاخ با آهوه خلعتی جنگ در گرفت و از میان بدر رفت درین تاریخ خبر فوت عنایت خان رسید و از خدمتگاران و بنده های نزدیک بود با آنکه آهوه میخورد و هنگام فرصت مرکب پیاله هم میشد رفته رفته شیفته شراب گشت چون ضعیف بنیه بود زیاد از حوصله و طاقت خویش از مرکب می نمود و مرض اسهال بتلاشه و درین ضعف دوسه دفعه از عالم صرع غشی بر مزاجش مستولی گشت و بحسب حکم حکیم کن بهانه او پر خمش هر چند تدریجاً بکار و نفعی بران مرتب نگشت مع ذلک غریب جوئی بهر ساند و با آنکه حکیم مبالغه و تا کید می نمود که در شبان روز می

بیش از یک نوبت مرکب غذا نشود ضبط احوال خود سے توانست کرد و پوانہ دار خود را بر آب و آتش سے زود تا آنکہ بسور القینہ و ہشتقا
منجر شد بسیار زبون و ضعیف گشت چند روز پیش ازین التماس نمود کہ خود را پیشتر با گروہ رساند حکم فرمودم کہ بحضور آمدہ رخصت شود
در پالکی انداختہ آوردند بعدی نحیف و ضعیف بنظر درآمد کہ موجب حیرت گشت سع

کشیہ پوستے براستخوانے

بلک استخوان ہم بہ تحلیل رفتہ با آنکہ مصوران در کشیدن شبیہ لاغر نہایت اغراق بکاری برندا اما ازین عالم بلکہ نزدیک باین ہم نظر
در نیامد سبحان اللہ آدم زادہ باین ہیات و ترکیب ہم میشود این دو بیت او ستاد درین مقام مناسب اقتادہ سے

سایہ من گرم نگیرد پایے | اتا قیامت ندارد دم بر جایے | نالہ از بسکہ ضعف دل بیند | تا بلب چند جایے نشیند

از غایت عزائب فرمودم کہ مصوران شبیہ اورا کشند القصہ حال اورا بسیار متغیر یافتیم کہ ہم کہ زہنا در چنین وقت نفسی از یاد حق غافل
بناید شد و از کرم او نا امید بناید شد اگر مرگ امان بخشہ آن را و متنگاہ مغذرت و فرصت تدارک با بدیشمرد و اگر مدت حیات بسر آمدہ
ہر نفس کہ بیاد او بر آید غنیمت باید دانست از باز ماندن سے خوش دل مشغول مباش کہ اندک حق خدمت پیش ما بسیار است چون
از پریشانی او بعض رسیدہ بود و ہزار روپیہ خرج راہ با دادادہ رخصت کردم روز دوم مسافر راہ عدم گشت روز سہ شبہ سے ام کار
آب مانب محل نزول آورد و سے گیہان پوسے گردید جشن نوروز مبارک شبہ دوم ابان ماہ الہی درین منزل آراستگی یافت امان اللہ
پہرہ مات خان حسب التماس او بنصب ہزاری ذات و سیصد سوار سرفراز شد گر و ہر ولد را سے سال بنصب ہزاری ذات و سیصد
سوار سربندی یافت عبداللہ سپہ خان عظم ہزاری ذات و سیصد سوار ممتاز گشت دلیر خان کہ از جاگیر داران صوبہ گجرات است
برحمت اسب و فیل سرفراز نمودم رہناز خان سپہ شہباز خان کنبو حسب الحکم از صوبہ دکن آمدہ بخد مت بخشگری و واقعہ نویسی
لشکر بنگلہ سرفراز گشت و منصب او ہشتصدی ذات و چار صد سوار مقرر شد روز جمعہ سویم کوچ فرمودم درین منزل شاہزادہ
شجاع جاگر گوشہ فرزند شاہجہان کہ در دامن عصمت نور جہان بگیم پرورش سے یا بد فرما نسبت باو تعلق خاطر و دل بستگی بر تہ
ایست کہ از جان خود عزیز میدارم بیاری کہ مخصوص اطفال است و آنرا ام الصبیان میگویند بہرسانید و زمانے ممتد از ہوش رفت
ہر چند اہل تجربہ تدبیرات و معالجات بکار بردند سود نداد و ہیوشی اد ہوش از من رہود چون از تداوی ظاہری ناہمدی دست داد از
روی خضوع و خشوع فرق نیاز بدگرہ کہیم کار ساز و رحیم بندہ نواز سودہ صحت اورا مسألت نمودم درین حالت بخاطر گذشت کہ
چون با خدای خود عہد کردہ بودم کہ بعد از تمام سن خمیسین از عمر این نیازمند ترک شکار تیر و بند و قنودہ بیچ جاندار سے را بدست

خود آزرده نسازیم اگر به نیت سلامتی او از تاریخ حال و بست ازان کار بازدارم ممکن که حیات او وسیله نجات چندین جاندار شود
حق سبحانه تعالی او را باین نیاز مندا زانی وارد القصره بعزم و درست و اعتقاد صادق با خدا عهد کردم که بعد ازین هیچ جاندار سے را
به بست نیازم بکرم آگهی گوشت او تخفیف تمام یافت و دوران هنگام که این نیازمند در بطین والده بود بدستور کسی که دیگر اطفال در شکم
حرکت می کنند و نرسد اثر حرکت ظاهر نشد پرستاران مضطرب و متلاطم گشته صورت حال را بعضی حضرت عرش آشیانی رسانیدند
دران ایام پدرم پیوسته شکار یوز می فرمودند چون آنروز جمعه بود به نیت سلامتی من نذر فرمودند که در مدت عمر روز جمعه شکار یوز
نکنند تا آنکه ایام حیات برین عزیمت ثابت قدم بودند و من نیز متابعت آنحضرت نموده تا حال شکار یوز روز جمعه نکرده ام مگر با کجبت
ضعف نور چشمی شاه شجاع سه روز درین منزل توقف واقع شد امید که حق تعالی او را عمر طبعی کرامت فرماید روز سه شنبه هفتم کونج
الفاق افتاد و روز سه پسر حکیم تعریف شیر شتر میگرد و بخاطر رسید که اگر روز سه چند بدان مداومت نمایم ممکن که نفقه داشته باشد و بمراسم
گوارا باشد آصف خان ماده ولایت شیر دار داشت قدری ازان شیر تناول کردم بخلاف شیر دیگر شتران که خالی از شور و نیست
بذائق شیرین و لذیذ آمد و الحال قریب یکماه است که هر روز پیاله مقدار نیم کاسه آنجوری باشد ازان شیر می خورم و نفقه ظاهر
شده رافع تشنگی است غریب آنکه دو سال پیش ازین آصف خان این مایه را خرید و بود و دران وقت بچه نداشت و اصلا اثر شیر ظاهر
نمود و درین ایام بحسب اتفاق از پستان او شیر برآمد هر روز چهار شیر گاو و پنج شیر گندم و یک سیر قند سیاه و یک سیر با زبان نخل
او می دهند که شیرش لذیذ و شیرین و مفید باشد بملکف بذائق من خیلکه در افتاد و گوارا آمده و بکجبت امتحان شیر گاو و شیر میش را
طلبیده هر سه را چشیدم در شیرینی و عذوبت شیر این شتر را نسبتی نیست فرمودم که چند مایه دیگر را هم ازین قسم خوراک بدهند تا ظاهر
شود که از اثر غذا های لطیف عذوبت است یا در اصل شیر این شتر شیرین است روز یکم شنبه هفتم کونج فرمودم روز مبارک شنبه
نهم مقام واقع شد دولت خانه بر مقام تال کلان در ترتیب یافته بود فرزند شاه جهان کشتی طرح کشمیر که نشیمن گاه آن را از نفقه ساخته
بودند پیشکش نمود و آخر با سه آن روز بران کشتی نشسته سیر تال کرده شد عابد خان بخشی بنگش را که بدرگاه طلبیده داشته شده بود و درین روز
سعادت آستانه بوس دریافت نمود خدمت دیوانی بیوتات سرفراز گشت سرفراز خان که از ملکیان صوبه بکرات است بعنایت عسکرم
اسپ پنجاق خاصه و فیل فرق عزت برافراخته رخصت یافت عزت خان که از تعینات لشکر بنگش است بعنایت علم سر بلند
گردید روز جمعه دهم کونج فرموده شد میر میران بنصب دو هزار ی ذات و شمشیر صد سوار سرفرازی یافت روز شنبه یازدهم
پرگنه دو محل در و دو کب مسعود گشت شب یک شنبه دوازدهم آبان ماه الهی سه سیزده جلوس مطابق پانزدهم ذی قعدة هزار

و طبیعت و هفت بجای بطالع نوروز درجه میزان بخشد و به سنت بفرزند اقبالند شاه جهان از صیغه آصف خان گرامی فرزند کرامت
فرموده آمد که قدمش برین دولت ابد قرین مبارک و فرخنده باد سه روز در منزل مذکور مقام نموده روز یکشنبه پانزدهم در موضع
غریبه نزول اقبال اتفاق افتاد چون الترام شده که جشن مبارک شبته تا مقدر و ممکن باشد در کنار آب و جابایه بصفا ترتیب یابد
درین نزدیکی سرزمینی که قابلیت آن داشته باشد نبود ناگزیر قریب نیمی از شب مبارک شبته شانزدهم گذشته باز سواری فرمودم
و هنگام طلوع نیز اعظم فروغ بخش عالم در کنار تال پاکور نزول اجمال واقع شد آخر بام روز بزم پیاله آراسته بچندی از بنده بامی
خاص پیاله عنایت نمودم روز جمعه هفدهم کوچ فرمودم کیشود اس مار و جاگیر دار آن نواحی است حسب الحکم از دکن آمده بسعادتی
بوس سرطنیدی یافت روز شبته هیزدهم حاکم نام گزیده معسکر اقبال گشت چند شب پیش ازین سه گطری بطلوع مانده بود در کره هوا
ماده غار و دخانی شکل عمود بر نمودار شد و هر شب یک گطری بیشتر از شب دیگر ظاهر میگشت و چون تمام نمود صورت حربه پیدا کرد و هر
سرباد یک میان گنده خمار مانند دهره پشت بجانب جنوب و در سه بوسه شمال الحال یک پیر بطلوع مانده ظاهری گرد و بختان و
آخر شناسان قد و قامت او را با سطرلاب معلوم کردند که بست و چهار درجه فلكی را با ختایات منظر ساز است و حرکت فلك اعظم متحرک و
حرکت خاصه نیز در جهت حرکت فلك اعظم در ظاهر می شود چنانچه اول در برج عقرب بود آنرا گذاشته بمیزان رسید و حرکت عرض
در جهت جنوب بیشتر دار و دانا یان فن نجوم در کتب این قسم را حربه نامیده اند و نوشته اند که ظور این دلالت میکند بر ضعف ملوک
عرب و استیلا دشمنان ملوک عرب بر ایشان و اعلم عند الله تا بیخ مذکور بعد از شانزده شب که علامت ظاهر شده بود در بهان
سمت شاره نمودار گشت که سرش رو شنه داشت و ماد و سه گزوم او در ازی نمود و اما در دم اصلا رو شنه و در خشنکی نبود
الحال قریب هشت شب است که نمودار شده هرگاه که منتفی گردد مرقوم خواهد نمود و از آثار او آنچه بطور رسد نوشته خواهد شد روز
یکشنبه نوزدهم مقام کرده روز دوشنبه در موضع سیل کبیره نزول فرمودم روز سه شبته بست و یکم باز مقام شد بر شید خان افغانان
خلعت و فیاض سموب رنبا از خان رحمت نموده فرستادم روز یکشنبه بست و دوم پرگنده پور مخیم اردوی گیهان شکوه گشت روز مبارک شبته
بست و سیوم مقام کرده بزم پیاله ترتیب یافت و داراب خان خلعت نادری سرفراز شد و در جمعه مقام نموده روز شبته بست و پنجم
پرگت را از مخیم معسکر اقبال گشت روز یکشنبه بست و ششم در کنار آب خلیل نزول فرمودم و در دوشنبه بست و هفتم بر لب
آب کنر منزل شد روز سه شبته بست و هشتم سواد بلده اوچین مورورایات فیروزی گردید از احمد آباد تا اوچین نمود و هشت
کرده مسافت را به بست و هشت و هشت و چهل و یک مقام که دو ماه و نه روز باشد آمده شد روز یکشنبه بست و نهم با جبر و پ

که از مراضان کیش هندو است و تفصیل احوال او در اوراق سابق نگاشته کلک قالیچ نگار گوید صحبت داشته بسیر و تماشا س کالیا ده توجیه
فرمودم بے تکلف صحبت او از منتقامات است درین تاریخ از مضمون مرض داشت بهادر خان حاکم قندهار بوضوح پوست که
در سنه هزار و سبت و شش هجری که عبارت از سال پارس باشد در قندهار و نواحی آن کثرت موش بحدی رسید که جمیع محصولات و
غلات و مزرعوی و سر درختیهای آن ولایت را ضایع ساخته اند تا زراعت در دهنده بود خوشه بار را بریده میخوردند چون رعایا
مزرعات خود را بخرمن در آورند تا کوفتن و پاک ساختن نصف دیگر تلف شده بود چنانچه بعضی از محصولات شاید بدست در
آمده باشد همچنین از فالیزها و از باغات اثر نماند مگر در چند س آواره و معدوم شدند چون فرزند شاه جهان جشن ولادت پسر خود
را نکرده در او حین که محال جاگیر اوست التماس نمود که بزم روز مبارک شنبه سی ام در منزل او آراستگی یابد لاجرم آن فرزند را
کامروای خواستش ساخته در منزل او بعیش و طرب گذرانیده شد و بنده های خاص که درین قسم مجالس و محافل باری یا بند
بسا غلامی بزرگ غنایت سه خوش گشته و فرزند شاه جهان آن مولود مسعود را به نظر در آورده خوانی از جواهر و مرصع آلات و
بنجاه از خیر فیل سی نزد بیست ماهه برسم پیشکش گذرانیده التماس نام نمود انشاء الله بساعت نیک نهاده خواهد شد و از فیلان او
هفت زنجیر فیل داخل حلقه خاصه شد تمه به فوجداران تقسیم یافت و در کل آنچه از پیشکشهای او مقبول افتاد و ولکت پی خواهد بود
درین روز عضدالدوله از جاگیر خود رسیده سعادت آستان بوس دریافت هشتاد و یک عدد مهر بصیغه نذر و فیله برسم پیشکش
گذرانید قاسم خان که از حکومت بنگاله معزول ساخته بدرگاه طلب داشته شده بود بدولت زمین بوس مستعد گشته هزار مهر نذر
گذرانید و در جمعه غره آذر ماه بشکار باز و جبه خاطر را رغبت افزود و در اثنا سوار می بقطع زراعتی از جوار گذر افتاد با آنکه هر تنه
یک خوشه باری آورد تنه بنظر درآمد که دوازده خوشه داشت موجب حیرت گشت درین حال حکایت بادشاه و باغبان سجا طر گزشت -

حکایت بادشاه و باغبان

یکی از سلاطین در هوای گرم بدر باغی رسید پیر باغبان س دیر بر در استاده پرسید که درین باغ انار هست گفت هست سلطان
فرمود که قدحی آب انار بیاور باغبان را دختر بود بحال صورت و حسن سیرت آراسته با و اشارت کرد تا آب انار حاضر سازد و دختر رفت و
فی الحال قدحی پر آب انار بیرون آورد و برگی چند بر روی آن نهاده سلطان از دست او گرفت و در کشید انگاه از دختر پرسید که مقصود از گزشتن
این برگها بر روی آب چه بود دختر زبان فصیح و اداسی طبع سعید داشت که در چنین هوای گرم غرق از غرق طره و سواری رسیدن آب را بیکدم در کشیدن فی

حکمت است بنا برین احتیاط بر گمارا بر روی آب و قدح نهادن تا آب هستگی و تانی نوش جان فرماید سلطان را این حسن ادا بقایت
 خوش آمد و بخاطر گذاریند که این دختر را داخل خدمه محل خود سازم بعد از آن از باغبان پرسید که هر سال حاصل تو ازین باغ چیست
 گفت سیصد دینار گفت بدیوان چه میدی گفت سلطان از سر درختی چیرے نمی گیرد بلکه از زراعت عشرے سے ستانده سلطان
 را بخاطر گذشت که در مملکت من باغ بسیار و درخت بیشمار است اگر از حاصل باغ نیز عشری و در مبلغ کفایت می شود و رعیت
 را چندان زیان نمی رسد بعد ازین بفرمایم که خراج از محصول باغات نیز بگیرند پس گفت قدرے آب و دیگر هم از انار بیار و دختر رفت
 و بعد از دیری آمد و قدحے آب انار آورد و سلطان گفت که آن نوبت که رفتی زود آمدی و بیشتر آوردی و این مرتبه انتظار
 بسیار دادی و کمتر آوردی و دختر گفت که آن نوبت قدح را از آب یک انار مال مال ساخته بودم و درین دفعه پنج شش انار
 افشردم و آنقدر آب حاصل نشد سلطان را حیرت افزوده باغبان معروض داشت که برکت محصول از اثر نیت نیک بادشاه است
 مرا بخاطر میرسد که شما بادشاه باشید و دستے که حاصل باغ را از من پرسیدید نیت شما دیگرگون شده باشد لاجرم برکت از
 میوه رفت سلطان متاثر گشت و آن اندیشه از دل برآورد پس گفت یک نوبت دیگر قدرے از آب انار بیار و دختر باز رفت و بزودی
 قدح را بالباب برون آورد و خندان شادان بدست سلطان داد و سلطان بفرست باغبان آفرین کرد و صورت حال ظاہر ساخت و
 آن دختر را از دور خواست و خواستگاری نمود این حقیقت از آن بادشاه حقیقت آگاه بر صفحه روزگار یادگار ماند القصه ظهور این بود
 معنی آنرا نیت نیک و ثمرات عدالت است هرگاه بهنگی بهت و نیت سلاطین معدلت آئین مصروف و معطوف بر آسودگی خلق و
 رفاهیت رعایا باشد ظهور خیرات و محصول زراعت و باغات مستبعد نیست و شد الحمد که درین دولت ابد قرین بر سر درختی هرگز
 محصول رسم نبوده است و نیست و در تمام ممالک محروسه یکدام دیکجه باین صیغه داخل خزانه عامره و داصل دیوان اعلیٰ نمی شود بلکه
 حکم است که کهرس در زمین مرزعی باغ سازد حاصل آن معاف باشد امید که حق سبحانه این نیازمند را همواره بر نیت خیر موافق دارد

چونیت بخیر است و خیرم ده

روز شنبه دوم بار صحبت جد و پ خاطر شوق افزو و بعد از فراغ عبادت نیمروز بکشتی نشسته بقصد ملاقات او شافتم که در آخر
 روز در گوشه انزوائی او دیده صحبت داشتم بسیار سخنان بلند از حقایق و معارف استماع افتاد بے اغراق مقدمات تصوف منقح
 بیان می کند و از صحبت او ملاحظه میتوان شد شخصت سال از عمرش گذشته است و دو ساله بود که قطع تعلقات ظاہری کرده و قدم
 بهت بشا همراه تجرید نهاده و سه و هشت سال است که در لباس بے لباسی بسر میرود و در وقت رخصت گفت که شکر

این موهبت آئی بکدام زبان ادا نمایم که در عهد دولت چنین بادشاه عادل جمعیت وقت و آرامش خاطر بعبادت معبود و خوشنوم
 و از هیچ رکنز غبار تفرقه برداشتن غنیمت من نمی نشیند و وزیر یک شنبه سویم از کالیاده کوچ فرمودم در موضع قاسم کپیره نزول واقع
 شد و در آنجا راه بشکار باز و جره مشغول داشتم اتفاقاً کاروانگی برخاست باز تو بغون را که نهایت توجه بآن دارم از پی
 او پرانیدم کاروانک از چنگ او بدر جست و باز هوا گرفته بمریبه بلند شد که از نظر ما غائب گردید هر چند قراولان و میرشکاران از پی
 او باطراف تاختند اثری از او نیاقتند و محال نمود که در چنین صحرائی باز دست آید و لشکر میر کشمیری که سردار میرشکاران کشمیر
 است و باز مذکور حواله او بود و سراسیمه بے سراغ و نشان در اطراف صحرائی شتافت ناگاه از دور درختی دید چون نزدیک
 رسید باز را بر سر شاخ نشسته یافت مرغ خانگی را نموده باز را طلبید سه گھڑی بیشتر نگذشته بود که گرفته بجنور آورد و این موهبت غیبی
 که در گمان و خیال هیچکس نبود مسرت افزای خاطر گشت بانعام این خدمت منصب او را افزوده اسپ و خلعت مرحمت نمودم
 روز دوشنبه چهارم و سه شنبه پنجم و کم شنبه ششم پے در پے کوچ واقع شد و وزیر مبارک شنبه هفتم مقام نموده در کنار تال جشن نشاط
 آراستگی یافت نور جهان بیگم بیاری داشت که بدین تباران گذشته بود و اطباء بے که بعبادت خدمت اختصاص دارند از مسلمان و
 هند و هر چند تدبیرات بکار بردند سودمند نیفتاد و از تدوی آن بجز محترفات گشتند در نیولا که حکیم روح الله بخدمت پیوست و مقصدی
 علاج آن شد بتایید ایزد عزاسمه در اندک مدت صحت کامل رونمود و بصله این خدمت شائسته حکیم را بمنصب لایق سرفراز
 ساخته سه موضع از وطن او بطریق ملکیت عنایت فرمودم و حکم شد که مشارالیه را بنقره وزن کرده در وجه انعام او مقرر دارند و در جمعه
 هشتم تا روز یکشنبه سیزدهم پے در پے کوچ اتفاق افتاد و هر روز تا آخر منزل بشکار باز و جره مشغول بوده و راج بسیار گیرانده شد
 روز یکشنبه گذشته کنوکر کن پسر انا امر سنگ بدولت زمین بوس سرفراز گشته تسلیات مبارک با دفع دکن بتقدیم رسانیده صد مهر و هزار
 روپیه بصیغه نذر و موازی بست و یک هزار روپیه از قسم مرغ آلات با چند اسپ و فیل شیکش گذرانید آنچه از قسم فیل و اسپ بود با و
 بخشیدم و تتمه بمعرض قبول مقرون گشت و روز دیگر با و خلعت مرحمت شد میر شریف وکیل قطب الملک یک زنجیر فیل و باراد تخان
 میر سامان نیز یک زنجیر فیل عنایت شد سید هزبرخان بفرجیاری سرکار میوات سرفراز شد منصب او از اصل اضافه هزارینات
 و پانصد سوار مقرر گشت سید مبارک را بجر است قلعه رهناس ممتاز ساخته منصب پانصدی ذات و د صد سوار مرحمت فرمودم روز
 مبارک شنبه چهاردهم در کنار تال موضع سندهارا مقام کرده بزم بیایه ترتیب یافت و بنده با بے مخصوص بساغرهای نفاط و خوشوقت
 شدند جانوران شکاری که در آگره بکر زیسته بودند و خواجه عبداللطیف قوش بیگی درین روز آورده بنظر گذرانید آنچه لایق سرکار

خاصه بود انتخاب نموده تتمه را بامراد دیگر بنده با بخشیده شد درین تاریخ خبر بفرستاده و کافر نعتی راجه سورجل و لدر راجه با سو بمسامع جلال رسید راجه با سو چند پسر داشت مشارالیه اگر چه بسال از همه کلان تر بود غایتاً پدر بخت بد اندیشی و فتنه جوئی پیوسته او را محبوس و مضبوط میداشت همچنان از دنا راضی و آزرده خاطر گذشت بعد از فوت او چون این بے سعادت از همه کلان تر بود دیگر فرستاده قابل و رشید نداشت حقوق خدمت راجه با سو ملحوظ و منظور فرموده بخت انتظام سلسله زمینداری و محافظت ملک و وطن او این بیدولت را بخطاب راجه و منصب دودھزاری سرقر از ساخته جاو جاگیر پیش را که بعضی خدمت و دولخواهی بدست آورده بود و مبلغهای کثرت از نقد و جنس که بسالهای دراز اندوخته بود با و از زانی داشت و در هنگامیکه مرحوم مرتضی خان بخدمت فتح کانگره دستور یافت چون این بیدولت زمیندار عمده آن کوستان بود بطا هر تعهد خدمات و دولت خواهی با نمود بلکه مشارالیه مقرر گشت و بعد از آن که بمقصد پیوست مرتضی خان محاصره را بر اهل قلعه تنگ ساخت و این بدسگال از صورت حال دریافت که عنقریب مفتوح خواهد شد در مقام ناسازی و فتنه پرداز در آمده پرده آزر م از پیش رو برگرفت و با مردم مشارالیه کار را بمنازعت و مخالفت رسانید مرتضی خان نقش بیدولت و او بار از صفحہ جبین آن برگشته رو را بخانه شکایت او را بدرگاه والا عرض داشت نمود بلکه صریح نوشت که آثار بے و نادولت خواهی از احوال او ظاهراًست و چون مثل مرتضی خان سردار عمده بالشکرگران در آن کوستان بود آن بے سعادت وقت را بمقتضی ترتیب اسباب شورش و آشوب نیافته بخدمت فرزندشاهیان عرض داشت نمود که مرتضی خان تحریک ارباب غرض با من سوی مزاجی بهم رسانیده در مقام خراب ساختن بر انداختن من شده به حصیان و بغی شتم می سازد امید که سبب نجات و باعث حیات من گشته مرا بدرگاه طلب فرمایند هر چند که بر سخن مرتضی خان نهایت اعتماد داشتم غایتاً این که او التماس طلب خود بدرگاه نموده شبهه بخاطر رسید که سبب مرتضی خان به تحریک ارباب فساد بشورش در آمده و غور ناکرده او را شتم می ساخته باشد بجلال التماس فرزندشاهیان از تقصیرات او گذشته بدرگاه طلب فرمودم و مقارن این حال مرتضی خان بجوار رحمت از دی پیوست و فتح قلعه کانگره تا فرستادن سردار دیگر در عقد توقف او قیام و چون این فتنه سرشت بدرگاه والا رسید نظر بظواهر احوال او افکنده در آن زودی مشغول و مشغول عواطف بیدریغ ساخته در ملازمت شاه جهان بخدمت فتح دکن رخصت نموده بعد از آن که ملک دکن به تصرف اولیای دولت اید قرین درآمد در خدمت آن فرزند و سائل برانگیخته مقصدی فتح قلعه کانگره گشت هر چند این بے حقیقت حق ناشناس را باز در آن کوستان راه دادن از آئین حرم و احتیاط دور بود لیکن چون این خدمت را آن فرزند بعد از خویش گرفته بود ناگزیر بر اراده و اختیار او گذاشته شد فرزند اقبالند او را باقی نام به یک از بنده های خود و فوجی شایسته از

منصب داران و احدیان و برق اندازان بادشاهی تعیین فرمود چنانچه این احوال برسم جمال و راقی گذشته سمت ذکر یافته
چون بقصد پیوست باقی نیز آغاز خصوصیت و بهانه جوئی نموده جوهر ذاتی خود را ظاهراً ساخت و مکر شکایت او را عرض داشت
نمود حتی که صریح نوشت که صحبت من با و راست نمی آید و این خدمت از دستش نمی شود اگر سردار دیگر مقرر نمایند فتح این قلع
برودی خواهد شد ناگزیر تقی را بحضور طلب داشته راجه بکرماجیت را که از بنده های عمده اوست با فوجی از مردم تازه نوزد
باین خدمت رخصت نمود چون این بے سعادت دریافت که زیاده برین حیل و تدویر از پیش نخواهد رفت تا رسیدن بکرماجیت
جمع از بنده های درگاه را به بهانه آنکه مدتها یساق کشیده بے سامان شده اند رخصت نمود که بجاگیری های خود شتافته تا آمدن
راجه بکرماجیت بهمان خود پردازند چون بظاہر تفرقه در سلسله جمعیت و ولتخواهان راه یافت و اکثر بے بحال جاگیر خود را رقتند
و معدود از مردم و شناس و رانجامانند تا بوقت آزار بے و فساد ظاهراً ساخت سید صفی باره که بمزید شجاعت و جلالت
اقتصاص داشت با چند بے از برادران و خویشان پاسبان بهمت افشرد و شربت خوشگوار شهادت چشید و بعضی را به زخمهای
کاری که پیرایه شیلان کارزار است آن بدوات از عرصه نبرد برگرفته بکلیت سراسر خود بر وجهی از جادو و دوستی به تنگ پا خود را
بگوشه سلامت کشیدند و آن بدبخت دست تعدی و تصرف به پرگنات دامن کوه که اکثر از آن بجاگیر اعتماد الدوله مقرر به نسبت و رازنامه
از تاخت و تاراج سر بوی فرونگه داشت امید که همبرین زود بے سزای اعمال و جزای افعال قبل از گرد و فلک این دولت
کار خود بکند انشاء الله تعالی روز یکشنبه هفدهم از گھاٹی چانڈا عبور واقع شد روز دوشنبه سید هم اتالیق جان سپار خانخانان سپهسالار
به سعادت آستان بوس مغز گشت چون مدت های مدید از حضور دور بود و موکب منصور انوواجی سرکار خاندیس و برهانپور عبور نموده
الناس دریافت ملازمت نمود حکم شد که اگر خاطر او از همه جهت جمع باشد جرید و آمدن برودی سعادت نماید بنا برین حسب الحکم
بسرعت تا متر شتافته درین تاریخ دولت زمین بوس دریافت و با انواع قنارش خسروانه و اقسام عواطف شاهانه فرق عزت
برافراخته هزار و هزار و سیصد و بیست و نه نفر را بگذرانید چون اردو در گذشتن گھاٹی صعوبت بسیار کشیده بود بحسب رفاہیت احوال مردم
روز سه شنبه نوزدهم مقام فرمود روز شنبه بیستم کوچ کرده روز مبارک شنبه بیست و یکم باز اتفاق مقام افتاد در کنار و ریاسے که بے سند تظاہر
دار و بزم پال مرتب گشت اسب سمنده خاصه سمیر نام که از اسپان اول بود بنجائخانان عنایت نمود سمیر باصطلاح اهل هند کوه طلار گویند
و بحسب مناسبت رنگ و کلاسه جثه باین اسم موسوم گشته روز جمعه بیست و دوم و شنبه بیست و سوم پے در پے کوچ شد درین روز عجیب
الشیارے مشاهده افتاد آب و در غایت صفای چش و خروش از جاسه مرتفع می ریزد و بر اطراف نشیمن های خدا آفرین بے تکلف درین نزدیکی

بیان خوب آشنای بنظر درینا مینا در سیر گاه است لحظه از تماشای آن محفوظ گشتم روز یک شنبه بیست و چهارم مقام نمود در تالابی
 که پیش دو تخته واقع شد بر کشتی نشسته شکار مرغابی کرده شد روز دو شنبه بیست و پنجم و سه شنبه بیست و ششم و کشنبه بیست و هفتم پے
 در پے کوچ افتاد بخانچانان پوستان خاصه که در بر داشتیم لطف نمودم و هفت راس اسب از طویله خاصه که بر هر کدام سواری کرده
 شد نیز بان اتالیق مرحمت نمودم روز یک شنبه دوم و یاه آلی قلعه رن تهنبور محل را بات جلال گشت این قلعه از اعظم قلاع هندون
 است در زمان سلطان علاء الدین خلجی راسے تیمبر دیو متصرف بود سلطان مدتهاے بدید محاصره نموده بجنّت و تردد بسیار
 مفتوح ساخت و در آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار الله برهانه راسے سرحن باڈا در تصرف داشت و پیوسته شش هفت
 هزار سوار نام اونی بودند و آنحضرت بمیاسن تائید ایزد سبحان در عرض یکماه و دو از ده روز فتح کردند و راسے سرحن برهنونی بخت سادات
 آستانبوس دریافته در سلک دولتخواهان منتظم گشت و از امرای معتبر و بنده های معتقد شد بعد از و پسرش رای بهوج نیز در
 زمره امرای عظام انتظام داشت الحال بنیره او سر بلند راسے داخل بنده های عمده است روز دو شنبه سوم بعزم تماشای
 قلعه توجه نمودم دو کوه در برابر یکدیگر واقع است یکی رارن میگویند و دیگری را تهنبور قلعه بر فراز تهنبور اساس یافته و این هر دو
 اسم را ترکیب داده رن تهنبور نام کرده اند اگر چه قلعه در غایت استحکام است و لقب فراوان دارد غایتاً کوه رن حصه است قوی و
 فتح این حصار منحصراًست از ان جانب چنانچه والد بنرگوارم حکم فرمودند که توپ ها را بر فراز کوه رن بر آورده و عمارات درون
 حصار را بمجرایر اندال توپے راکه آتش دادند بچوکنندی محل راسے سرحن رسید و از افتادن آن عمارت زلزله در بنایهست
 او راه یافته و توهم عظیم بر باطن او مستولی گشته و نجات خود را منحصراً در سپردن قلعه دانسته فرق جو دیت و خاکساری بدگاه شهنشاه
 جرم بخش عذر پذیر سودا قصه قرار داد خاطر چنان بود که شب در بالای قلعه گذرانیده روز دیگر بار و مراجعت فرمایم چون منازل
 و عمارات درون حصار بر دوش هندوان اساس یافته و خامنار اے هوا و کم فضا ساخته اند و نشین نیفتاد و خاطر نیز توقف راضی نشد
 حامی بنظر در آمده که یکے از نوکران رستم خان متصل بحصار قلعه ساخته باغچه و نشینی مشرف بر صحرا خالی از فضاے و هوایی نیست و در
 تمام قلعه با زمین جانی نه رستم خان از امرای حضرت عرش آشیانی بوده از صغیرن در بندگی آنحضرت تربیت یافته نسبت
 محرمیت و قرب خدمتی داشته از غایت اعتماد این قلعه را حواله با و فرموده بودند بعد از فراغ تماشای قلعه و منازل آن حکم شد که جمعی از بزرگان
 راکه درین حصار محبوس اند حاضر سازند تا بحیثیت حال و حقیقت احوال هر یک واریده بمقتضای عدالت حکم فرموده شود بمجلاً غیر از
 معامله خون یا شخصی که از خلاصه او فتنه و آشوب در ملک راه می یافت دیگر همه را آزاد ساختم و بهر کدام در خور سال او

خریجه خلعت عنایت شد و شب سه شنبه چهارم بعد از گذشتن یکپرده سه گهری بدولت خانه مراجعت فرمودم روز یکشنبه پنجم قریب
 به پنج کرده کوچ نموده روز مبارک شنبه ششم مقام واقع شد درین روز خانخانان پیشکش خود بنظر در آورد از قسم جواب و مرصع
 آلات و اقمشه و فیل آنچه پسند افتاد برگزیده تمهیداً بشار الیه مرحمت فرمودم مجموع پیشکش و آنچه بدرجه قبول رسید موازی یک لک
 پنجاه هزار روپیه قیمت شد روز جمعه هفتم پنج کرده کوچ نمودم پیش ازین سارس را به شاهین گیرانیده بودم لیکن شکار روزنامه حال
 تماشا نکرده بودم چون فرزند شاه جهان ذوق شکار شاهین بسیار دارد و شاهین فای او خوب رسیده حسب التماس آن فرزند
 صبح بگاه سوار شدم یک درنا بدست خود گیرانیدم و درنا دیگر را شاهین که آن فرزند در دست داشت گرفت بکلف از
 شکار با سه خوب خوب است بغایت الغایت مخطوط گشتم اگر چه سارس جانور کلان است غایتا سست پر کاواک واقع شد
 شکار درنا را هیچ نسبتی بآن نیست بنازم دل و جگر شاهین را که این قسم جانور آن قوی جسته را میگیرد و بزور سر نخه بهمت زبون
 میازد حسن خان قوشچی آن فرزند بجلدی این شکار بغایت فیل واسپ خلعت سرفرازی یافت و پسرش نیز با سپ خلعت
 ممتاز گشت روز شنبه هشتم چهار کرده و یکپا و کوچ کرده روز یکشنبه نهم باز مقام نمودم درین روز خانخانان سه سالار خلعت خاصه و کمر مشیر
 مرصع و فیل خاصه با تالایر فرق عزت برافراخته حیدر آلبا صاحب مو بکے ملک خاندیس و دکن سر ملندی یافت منصب آن کن سلطنت
 از اصل و اضافه هفت هزاری ذات و سوار مرحمت شد چون صحبت او بالشکر خان را است نیامد حسب التماس مشار الیه عابد خان
 دیوان بیوتات را بخدمت دیوانی بیوتات مقرر فرمودم و منصب هزاری ذات و چهار صد سوار عنایت شد اسپ و فیل و خلعت
 مرحمت نموده بدان صوب فرستادم و همدرین روز خاندوران از صوبه کابل رسیده دولت زمین بوس دریافت هزار مهر و هزار روپیه
 بصیغه نذر گذرانید و تسبیح مردارید با پنجاه راس اسپ و ده قطار شتر زوداده ولایتی و چند دست جانور شکاری و چینی و خطائی و غیره
 برسم پیشکش معروض داشت روز دوشنبه دهم سه کرده و یکپا و روز سه شنبه یازدهم پنج کرده و سه پا و کوچ شد درین روز خاندوران
 مردم خود را آراسته بنظر در آورد و هزار سوار مغل که اکثر اسپ ترکی و بعضی عراقی و مجلس داشتند بشار داد با آنکه جمعیت و اکثر متفرق گشته
 بعضی ملازمها بتجان شده در همان صوبه مانده اند و جمعی از لاهور جانی گزیده با طراف مالک رفته اند انقدر سوار خوش اینجه نیست نمود
 بکلف خاندوران در شجاعت و دلوری و جمعیت اری از یکتایان روزگار است اما افسوس که پیر منحنی شده و کبر سن او را دریافته و
 با صراش بسیار ضعیف و زبون گشته و و پسر جوان ورشید دار دخالی از معقولیتی نیستند غایتاً خود را در برابر خاندوران نمودن کاری است مشکل و
 عظیم درین روز بشار الیه و فرزند جهان او خلعت و شمشیر مرحمت شد روز یکشنبه دوازدهم سه نیم کرده در نور دیده بر کنار تال ماند و زردل

سعادت اتفاق افتاد در میان تال نشینے از سنگ واقع است بر یکے از ستونہا این رباعی شخیصے ثبت نموده بود بنظر در آمد و مرا از جادو آورو الحق از شعر اے خوب است۔ رباعی

یاران موافق ہمہ از دست شدند	اور دست اجل یگان یگان پست شدند	بودند تک شراب در مجلس سمر	یک لحظہ ز با پشت کمر مست شدند
-----------------------------	--------------------------------	---------------------------	-------------------------------

درین وقت رباعی دیگر ہم ازین عالم شنیدہ شد چون بسیار خوب لغتہ آن را نیز نوشتم۔ رباعی

افسوس کہ اہل خود و ہوش شدند	از خاطر ہمدان فراموش شدند	آنان کہ بصد زبان سخن میگفتند	آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند
-----------------------------	---------------------------	------------------------------	-----------------------------

روز مبارک شنبہ سیزدہم مقام کردہ شد عبد العزیز خان از صوبہ بنگش رسید سعادت آستانہ بنوس دریافت اکرام خان کہ بغوجہ داری فقہور و لطافت آن متعین بود بدولت ملازمت سر بلند گشت خواجہ ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن بخطاب عقیدت خانے سرفراز شد میر حلج از کولیان صوبہ مذکور از جوانان مروانہ است بخطاب شورہ خانی و علم سر بلندی یافت روز جمعہ چار دہم پنج کردہ و یکپارہ کوچ شد روز شنبہ پانزدہم سہ کردہ طے نمودہ در سواد بیانہ نزل اجلال اتفاق افتاد خود باہل حرم بہ تماشائے بالائے قلعہ شافتم محمد بخشی حضرت جنت آشیانے کہ حراست قلعہ بعدہ او مقرر بود منزلی ساختہ مشرف بر صحرا البایت مرقع و خوش ہوا و مزار شیخ بہلول نیند در جوار آن واقع است و خالی از فیضی نیست شیخ برادر کلان شیخ محمد غیث است و در علم دعوت اسماء طولے داشته و جنت آشیانی را بشیخ مذکور را بطہ محبت و حسن عقیدت بروجہ کمال بودہ و در ہنگامیکہ آنحضرت تسخیر ولایت بنگالہ فرمودہ یک چندی در ان ولایت اقامت گزیدند مرزا ہندال حکم آنحضرت در آگرہ ماندہ بود جمعے از قلعچیان زر بندہ کہ سر شبت آئنا بہ قلعہ و فساد مجہول است راہ بیوفائی سپردہ از بنگالہ ترمیرزا آمدند و سلسلہ جنبان حبش باطن میرزا شدہ بہ لغی و کافر نعمتے و ناحق شناسی سہمونی کردند و میرزا سبے عاقبت خطبہ بنام خود خواندہ صریحا اعلام لغی و عناد مرقع گردانید چون صورت واقعہ از عرضداشت و دو تنخواہان بمسامع جلال رسید آنحضرت شیخ بہلول را بہجت نصیحت فرستادند کہ میرزا را از ارادہ باطل گردانیدہ بشاہراہ اخلاص و اتفاق ثابت قدم سازد چون آن بید و لتان فتنہ سرشت چاشنی سلطنت را در کام میرزا شیرین ساختہ بودند میرزا باندیشہ باطل خام طمع شدہ بموافقت و متابعت راضی نگشت و تخریک از باب فساد شیخ بہلول را در چار باغ کہ حضرت فردوس مکانی بابر بادشاہ بر لب آب چون ساختہ اند بہ تیغ بیاباکی شہید گردانید و چون محمد بخشی را بشیخ مذکور نسبت ارادت بود نقش او را در قلعہ بیانہ بردہ مدفون ساخت روز یک شنبہ شاتر دہم چار دہم کردہ طے نمودہ در منزل برہ رسیدہ شد چون باغ و باولی کہ حکم مریم زمانی در پرگنہ جوست اساس یافتہ و در سر راہ واقع بود تماشائے آن توجہ فرمودم بی تکلف

باولی عمارتی است عالی و بغایت خوب ساخته اند از کار فرمایان تحقیق شد که مبلغ بست هزار روپیه صرف این عمارت شد و چون
 درین حوالی شکار خنک بود روز دوشنبه هفت و هم مقام فرمودم روز سه شنبه سیزدهم سه کرده و یک نیم پاؤ گذشته در موضع دایر منو
 و رود موکب مسعود اتفاق افتاد و روز کم شنبه نوزدهم دو کرده و نیم طی نموده در کنار کول فچور رایات منصور برافراشت و چون هنگام
 عزیمت فتح دکن ازین تنبور تا اوچین آسامی منازل و بعد مسافت آنها نوشته شده بود درین مرتبه به تکرار نوشتن مناسب ندید
 و از راه دن تنبور تا فتح پور براسه که آمده شد و دست دسی و چهار کرده مسافت به شصت و سه کوچ و پنجاه و شش مقام که
 مجموع یکصد و نوزده روز بوده باشد طے نموده شد بحساب شمسی چهار ماه و یک روز کم گذشته و قمری چهار ماه کامل و از تاریخی که موکب
 اقبال بفرم فتح رانا و تسخیر ملک دکن از مستقر الخلافه منصف فرموده تا حال که رایات جلال سبحان نصرت و اقبال باز برگز سلطنت
 قرار گرفت پنج سال و چهار ماه شد بخان و اختر شناسان روز مبارک شنبه بیست و هشتم دی ماه الهی سنه سیزدهم مطابق سلخ محرم
 سنه یک هزار و بیست و هشت بجزی ساعت در آمدن بدار الخلافه اگره اختیار فرموده بودند درینولا کمر از عزالیض و دولتخواهان معین
 گشت که فلت طاعون در شهر اگره شایع است چنانچه در روزی قریب بعد کس کم و زیاده در زیر نعل و یا کش ران یا دونه گلودان
 برآورده ضایع می شوند و این سال سیوم است که در موسم زمستان طغیان میکند و در آفات تابستان معدوم میگردد و از غرائب آنکه
 درین سه سال جمیع قصبات و قریات نواحی اگره سرایت کرده و در فچور اصلا اثر این ظاهر نشده حتی در آمان آباد تا فچور و نیم
 کرده مسافت است مردم آنجا از بیم و با ترک وطن داده بدیگر مواضع پناه برده بودند تاگزیر مراعات جنم و احتیاط از ضرر و زیان
 دانسته مقرر شد که درین ساعت مسعود بهایکے ذرنه و معموره فچور نزول موکب منصور اتفاق افتد و بعد از تخفیف بیماری و گران ساعت
 دیگر اختیار نموده بدولت و سعادت و رود رایات جهان کشا بمستقر الخلافه ارزانی فرمائیم انشاء الله تعالی و تقدس جشن مبارک شنبه در
 کنار کول فچور ترتیب یافت چون ساعت داخل شدن بمعموره بست و هشتم قرار یافته هشت روز در همین منزل توقف مقرر گشت
 حکم فرمودم که دو رتال را پیوند هفت کرده برآمد درین منزل غیر از حضرت مریم الزمانی که بقدر تکسر میداشته اند دیگر جمیع بندگان و
 غلوت نشینان مرادق هفت و سایر برنده های درگاه دولت استقبال در یافتند صبیح آصف خان مرحوم که در خانه عبداللہ خان پسر
 خاظم است قلعے عجیب و غریب گذرانیده نهایت تاکید و تصحیح آن نمود بجهت عزابت مرقوم گشت گفت روزی در محن خانه موشی
 بنظر درآمد سر اسیمه اقبال و خیزان بطرستان هر سو میرفت و نمی دانست که کجا میرود به یکے از کنیزان گفتم که دم آن را
 گرفته پیش گر به انداخت گر به بشوق و میل از جابے جسته موش را بدمن گرفت و فی الفور گذاشت نفرت ظا هر ساخت

کج

رفته رفته آثار ملال و آزرگی از چهره او پیدا شد روز دیگر نزدیک مردن رسید بخاطر گذشت که انبک تریاق فاروق باید داد چون
 و هانش کشوده شد کام و زبان سیاه منظور آمد تا سه روز بحال تباه گذرا تپیده و در چهارم مهبوش آمد بعد از آن کینز که را دانه طاعون
 ظاهر شد و از افراط سوزش و فزونی در و آرام و قرار و روانه و زنگش متغیر گشت زردی بسیار سیاهی مایل و تپ محرق کرد و روز دیگر
 از پایان اطلاق شده و رگ گشت و همین روش هفت و هشت کس در انخانه صنایع گشتند و چندی بیمار بودند که از آن منزل برآمده
 بباغ رفتیم آنها نیکه بیماری داشتند و در باغ فوت شدند و در آنجا دیگر دانه بر نیامد و مجله در عرض هشت و نه روز بقدر کس
 مسافر راه عدم شدند و تیر گشت آنها که دانه بر آورده بودند اگر آب حبت خوردن یا غسل کردن از دیگر طلبیده ندرستی فی الفور در بیم
 سرایت کرد و آخر چنان شد که از غایت توهم بچکس نزدیک با نهانی گشت روز شنبه ببت و دوم خواجه جهان که بجا است آگره
 مقرر بود سعادت آستانوس دریافت پانصد مریضه نذر و چهار صد روپیه برسم تصدق گذرانید روز و شنبه ببت و چهارم بشار الیه
 خلعت خاصه مرحمت شد روز مبارک شنبه ببت و هشتم بعد از گذشتن چهار گهری که قریب بدو ساعت نجومی باشد س ع

بسا عت که تو لا کند بد و تقویم

بیمار کی و فرست رلیات منصور مجبوره فقیره نزول سعادت ارزانی فرمود و در همین ساعت چشم فرزند ارجمند اقبالند شاه جهان ترتیب یافت
 و او را بطلاء و دیگر اجناس و زن فرمود و سال ببت و هشتم بحساب ماه هائے شمسی مبارکی آغاز شد امید که بعمر طبعی رسد و بدرین تاریخ
 حضرت مریم الزمانی از آگره تشریف گرامی ارزانی فرمودند و بدریافت دولت ملازمت ایشان سعادت جاوید اند و ختم امید که ظل
 تربیت و شفقت ایشان بر سر این نیازمند مخلد با و چون اکرام خان پسر اسلام خان خدمت فوجداری این حدود را چنانچه باید بقید
 ضبط در آورده بود منصب او را از اصل و اضافه هزار دپانصد نجات و هزار سوار محنت شد سهراب خان پسر میرزا رستم صفوس بمنصب
 هزار نجات و سیصد سوار ممتاز گشت و درین روز عمارت و دوتخانه حضرت عرش آشیانی را تفصیل سیر کرده بفرزند شاه جهان نموده شد
 درون آن حوض کلانی از سنگ تراشیده در غایت صفا ترتیب یافته کپورت ملا و نام سی و شش در و درسی شش و ربع عمقش چهار و نیم در و یکم آنحضرت
 متصدیان خزان عامره بفلوس و روپیه ملو ساخته بودند سی و چهار کرو و چهل و هشت لک و چهل و شش هزار و ام که شانزده لک و هفتاد و
 نه هزار و چهار صد روپیه باشد که مجموع یک کرو و سه لک بحساب هندوستان و سیصد و چهل و سه هزار تومان مضابط ایران بوده باشد و متاثر شده لبان
 با و به طلب را آنان چشمه سار مکرمت سیراب امید می ساختند روز یک شنبه غره همین ماه بحافظ یادی علی گوینده هزار و رب انعام شد محبت علی
 پسر باغخان چکنی و ابوالقاسم خان جیلانی که دارا س ایران چشم جهان بین آنها را سیل کشیده سر بجزا س آوار گے داده مدته است

که در پناه این دولت روزگار بفریغ خاطر بسرمی برند و بهر کدام در خور حال آنها وجه معیشت مقرر گشته درین تاریخ از اگره آمده سعادت آستانه یوس و یافتند و بهر یک هزار روپیه انعام شد جشن مبارک شنبه پنجم در دولتخانه آراستگی ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر با سه نشاط و شوق گشتند و نصرا شد که فرزند سلطان پرویز بوفیل کوه دمان را مصحوب او بدرگاه فرستاده بود و خصصت معاودت یافت جلد جلالگیری نامه با اسپ پنجاق خاصه عنایت شد که بحجت آنفرزند به برادر وزیر کیشنه ششم بکنور کن پسر رانا امر سنگ اسپ و فیل و خلعت و کپوه مرصع با پول کتاره مرحمت نموده شد و بجایه جایگزینش رخصت فرمودم و مصحوب او اسپ برانا فرستاده شد و بهرین روز بزم شکار امان آباد توجه نمودم چون حکم بود که آهوان آن سرزمین را به یکس شکار نکند درین شش سال آهوی بسیار فراهم آمده و بغایت رام شده اند تا روز مبارک شنبه دوازدهم بدولتخانه معاودت نمودم و روز مذکور بدستور محمود بزم پیاله ترتیب یافت شب جمعه سیزدهم بروضه عمادین پناه شیخ سلیم حنطی که شمس از محارقات و محاسن صفات ایشان و زیاده و بیاض این اقبالان ثبت افتاده و رفته فائده خوانده شد بهر چند اظهار کرامات و خوارق عادات و زویر گزیده های درگاه انزوی پسندیده نیست بدون مرتبه خود دانسته از اظهار آن اجتناب می نمایند و گوییم و ستمی از اوقات در جذب بستی بے اراده و اختیار یا بقصد هدایت شخصی ظاهر شد جمله آن که پیش از ولادت من حضرت عرش آشیانی را بنویسد و من این نیازمند بود و برادر دیگر امیدوار ساخته بودند و دیگر آنکه نوی بتقریبی حضرت عرش آشیانی پرسیدند که عمر شما چند است و زمان ارتحال بهار الملک بقا کی خواهد بود در جواب گفتند که حق جل و علی عالم السرا و الخفیات است و بعد از مبالغه و اغراق اشارت باین نیازمند فرمودند که هرگاه شاهزاده به تعلیم معلم یا دیگر چیزی یاد گیرند و آن تکلم می شوند نشان وصال است لاجرم آنحضرت جمعی که در خدمت من مقرر بودند تاکید فرمودند که هیچکس بشاهزاده از تعلیم و شری چیزی تعلیم نکند تا آنکه دو سال و هفت ماه گذشت و در ذری یکم از عیالات مستحقه که در آن محله بود اسپند همیشه بحجت دفع عین الکمال می سوخت باین بهانه در خدمت من راه داشت و از خیرات و تصدقات بهره مندی شد مرا تنها یافته غافل از آن مقدمه این بیت را بمن تعلیم نمود - بیت

آلی غنچه آمیسه بکشای | گله از روضه جاوید بنای

من بخد مت شیخ رفته این بیت را خواندم شیخ بی اختیار از جای خود بر جسته بلازمست حضرت عرش آشیانی شتافتند و از ظهور این واقع چنانچه بود آگاه به بخشیدند قضا را بهمان شب آثار تب ظاهر شد و روز دیگر کس بخد مت آن حضرت فرستاده تا نسین کمالوت را که از گوینده های بنیطیر بود و طلب داشتند تا نسین بلازمست ایشان رفته آغاز گویندگی نمود و بعد از آن کس بطلب حضرت عرش آشیانی

فرستادند چون آنحضرت تشریف آوردند فرمودند که دعدو وصال رسید و از شما وداع می شویم و دستار از سر خود برداشته بر سر من
 نهادند گفتند که ما سلطان سلیم را جانشین خود ساختیم و او را بجای حافظ و ناصر سپردیم و همان زمان ضعف ایشان امتداد می یافت و اثر
 گذشتن بیشتر ظاهر میشد تا بوصول محبوب حقیقی پیوستند یکی از اعظم آثار که در عهد دولت و زمان خلافت حضرت عرش آشیانه
 بطور آمده این مسجد و روضه است بے اغراق عمارتی است نهایت عالی تمکین که مثل این مسجد در هیچ بلادی نیست عمارتش همه
 از سنگ و رکمال صفا اساس نهاده پنج کلب رویه از خزانه عامه صرف شده تا با تمام رسیده و آن که قطب الدین خان کوکلتاش مجمر
 و دور روضه و فرش گنبد و پیشطاق مسجد را از سنگ مرمر ساخته سوائے این است این مسجد مشتمل بر دو دروازه کلان بر سمت
 جنوب واقع است در غایت ارتفاع و نهایت تکلف پیشطاق دو ازه در عرض و شانزده طول و پنجاه و دو در عرض ارتفاع دارد
 بے دوزنیه بالا باید رفت تا با آنجا رسید و در دیگر خردتر ازین رو بمشرق واقع است طول مسجد از مشرق و بمغرب با عرض دیوارها
 دو صد و دو ازه و دره است از آنجا مقصوره میست و پنج و نیم درع پانزده در پانزده درع گنبد میان است و هفت درع عرض و
 چهارده طول و بست و پنج درع ارتفاع پیشطاق است و هر دو پیروی این گنبد کلان دو گنبد دیگر خردتر است و ده درع در ده درع
 تنه ایوان ستون دار ساخته اند و عرض مسجد از شمال بجنوب یک صد و هفتاد و دو درع است و بر اطراف نو دایوان و هشتاد و چهار
 حجره است عرض حجره چهار درع و طول پنج درع است و ایوان بعرض هفت و نیم درع است و صحن مسجد سوائے مقصوره و ایوان
 و در یک صد و شصت و نه درع طول و یک صد و چهل و سه درع عرض است و بالای ایوان با دو رو بالای مسجد گنبد هاسے خسرو
 ساخته اند که در شب هاسے عرس و ایام متبرکه که شمع در آن میان نهاده و در آن را بپارچه ایوان میگیرند و از عالم فانوس می نمایند و زیر صحن مسجد
 را بر که ساخته اند که باب باران ملو میسازند و چون فتنه و کم آب و بد آب است و بایل این سلسله و درویشانی که چوستانه مجاور این مسجد اند
 تمام سال کفایت می کند و در مقابل دروازه کلان بر سمت شمال بایل بمشرق روضه شیخ است میان گنبد هفت درع و دور
 گنبد ایوان سنگ مرمر که پیش آنرا نیز حجره سنگ مرمر ساخته اند در غایت تکلف و مقابل این روضه بر سمت مغرب باند که فاصله گنبد
 دیگر واقع است که خویشان و فرزندان شیخ در آنجا آسوده اند از عالم قطب الدین خان و اسلام خان و معظم خان و غیره که
 همه نسبت این سلسله و مراعات حقوق بمرتب امارت و پای مالی رسیده اند چنانچه احوال هر یک در جای خویش مذکور گشت
 الحال پسر اسلام خان که بخطاب اکرام خانے سرفرازی دارد و صاحب سجاده است و آثار سعادت مندی از احوال او
 ظاهر و خاطره تربیت او متوجه بسیار است روز مبارک شنبه نوزدهم عبد العزیز خان را بمنصب دو هزار ری ذوات و هزار سوار

ایوان

م

سرفراز ساخته بخدمت فتح قلعه کانگوده و استیصال سور جبل کافر نعمت تعیین فرمودم و فیل و اسب و خلعت بشار الیه مرحمت شد
 ترسون بهادر نیز بهان خدمت دستوری یافت و منصب او هزار و دویست و صدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار مقرر گشت و اسب
 عایت نموده رخصت فرمودم چون منزل اعتماد الدوله در کنار تال واقع بود و بنایت جاسی بصفا و مقام و نشین تعریف می نمودند
 حسب التماس آن مشارالیه جشن روز مبارک شنبه بستم و ششم در آنجا ترتیب یافت و آن رکن السلطنت بلوازم پاسی
 انداز و پیشکش پرداخت و مجلس عالی آراست و شب بعد از خوردن طعام بدو تخانه معاودت واقع شد روز مبارک شنبه
 سویم ماه اسفند از ندائی سید عبدالوهاب باره که در صوبه گجرات خدمت و ترددات از و ظهور رسیده بود و منصب هزاری ذات و
 پانصد سوار سرفرازی یافته بخطاب دلیر خانی فرق عزت برافراخت روز شنبه دوازدهم بقصد شکار امان آباد و حضرت موب اقبال
 انصاف اقتاد تا روز یکشنبه با اهل محل به نشاء شکار مشغول بوده شب مبارک شنبه بستم و بنظم بدولت خانه مراجعت
 واقع شد قضا را روز سه شنبه در اثنای شکار عقود و وارید و لعلی که نور جهان بیگم در گردن داشت گیسفیه یک قطعه لعل که بدو هزار
 روپیه می ارزید یا یکدانه مروارید که هزار روپیه بهاد داشت گم شد روز یکشنبه هر چند قراولان تفحص و محسوس نمودند بدست نیفتاد
 بخاطر رسید که هرگاه نام این روز یکشنبه است پیدا شدن آن درین روز از محالات است بخلاف آن چون روز مبارک شنبه همیشه
 بر من خجسته و مبارک آمده است باندک تفحص قراولان بهر دورادران محال می بود و من یافته بهلازمست من آوردند و اتفاقات
 خسته آنکه درین روز فرخنده جشن و زن قمری و بزم بسنت باره آراستگی یافت و بشارت فتح قلعه مؤشکست سور جبل سیاه بخت
 نیز رسید تفصیل این اجمال آنکه چون راجه بکر ماجیت با افواج منصور بدان حدود پیوست سور جبل برگشته روز خواست که روزی
 چند به تنبال و یاده و رانی بگذرانند مشارالیه که از حقیقت کار آگهی داشت سخن او نه پرداخته قدم جرأت و جلالت پیش نهاد و آن
 محذول العاقبت سر رشته تریلز دست داده نه بچنگ صفت پای بهمت قایم داشت و نه بلوازم قلعه اری بهمت گماشت باندک زود و خورده
 کس بسیار کشتن داده راه آوارگی پیش گرفت و قلعه مؤشکست که اعتقاد قوی آن برگشته بخت بود به محنت و تعب هر دو مفتوح گشت و لکی
 که با عن جد و تصرف داشت پامال عساکر اقبال شد و آن سرگشته بادی ضلالت و ادبار بحال تباد پناه بگریه پاسی دشوار گذار برده
 خاک مذلت و خواری بر فرق روزگار خویش بخت راجه بکر ماجیت ملک او را پس سرگذاشته با فواج قاهره تعاقب و شتافت چون صورتحال
 بمسامع جلال رسید بجلد و این خدمت شایسته تقاره به راجه مرحمت فرمودم و فرمان تضا جویان از فرمان جلال شرف ارتفع یافت که
 قلعه و عماراتی که ساخته و پرداخته او و پدر او باشد از بنج و بنیاد برانداخته اثری از آن بر روی زمین نگذارند و از غریب آنکه سور جبل برگشته روزگار

برادری داشت جگت سنگه نام چون او را بختاب را جلی و پای امارت سر بلند ساختم و ملک را نارا و سامان و شتم و خدم بے شریک و
 و سیم بشار الیه عنایت نمودم بحجت مراعات خاطر او جگت سنگه را که با او سر سازگاری نداشت منصب قلیله تجویز فرموده بصوبه بنگال
 فرستاده بودم و آن بجایه دور از وطن در غربت روزگار بے بخواری دشمن کامی گذرانیده انتظار لطیفه غیبی داشت تا آنکه بطالع او چنین
 منصوبه نشست و آن بے سعادت تیشه بر پای خود زد جگت سنگه را بر سرعت هر چه تا متر بدرگاه طلب داشته بختاب را جگت
 و منصب بزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساخته بست هزار در ب مد و خرج از خزانه عامه عنایت شد و کچھوہ مرصع و خلعت اسپ
 و فل مرحمت فرموده نزد راجه بکر باجیت فرستادم و فرمان گیتی مطاع شرف صدور یافت که اگر بشار الیه بر همین طالع مصد
 خدمات شایسته گردد و دولت خواهی از و بظهور رسد دست تصرف او را در آن ملک قوی مطلق گرداند چون تعریف بلغ نزد منزل
 و عمارات که بتازگه احداث یافته مکرر بعرض رسیده بود روز دوشنبه بر بارگی شوق سوار شده در باغ بوستان سرا
 منزل گزیدم و روز سه شنبه در آن گلشن دلکش بعیش و فراغت گذرانیده شب که شنبه باغ نور منزل بود و دو کوب مسعود آراستگی یافت
 این باغ است مشتمل بر سیصد و سی جویب به گز آبی و دوران را دیوار عریض رفیع از خشت و آهک ریخته بر آورده در غایت
 استحکام و در میان باغ عمارات عالی و شین گاه به تکلف و حوصله لطیف ساخته شده دور بیرون دروازه چاه کلانی ترتیب
 یافته که سه دو و جفت گاو متصل آب بے کشند و شاه جوی در میان باغ درآمده بگو صفا مهریز و غیر ازین چندین چاه دیگر است
 که آب آنها بگو صفا چین با تقسیم می یابد با انواع و اقسام فواره و آبشار زینت افزوده و تالابی در میان حقیقی باغ واقع است که آب باران پر میشود اگر احيانا
 در شدت گر آب آن رو بکمی نهد از آب چاه مد میرسانند که چوین لبریز باشد قریب یک لک و پنجاه هزار روپیه تا حال صفت این باغ شده و هنوز تمام
 است و مبلغا بسا حقن خیابانها و نشانیدن نهالها صرف خواهد شد و نیز قرار یافته که میان باغ را از سر نو حفر نموده را در داخل و خارج آب را
 بنوعی استحکام بخشند که همیشه پر آب باشد و آب آن از هیچ راهی بد زرد و نقصان نپذیرد لیکن که قریب بد و لک و سیم
 همه جهت صرف شود تا با تمام رسد روز مبارک شنبه بیست و چهارم خواجه جهان پیشکش کشید از جواهر و مرصع آلات و اقمشه
 و فل و انسپ موازی یک لک و پنجاه هزار روپیه انتخاب نموده تتمه بشار الیه عنایت نمودم تا روز شنبه در آن گلزار نشاط بعشرت
 و انبساط گذرانیده شب یکشنبه بست و هفتم به فتح پور عنان مراجعت معطوف داشتم و حکم شد که امراد عظام بدستور هر سال
 دولتخانه را آئین بندی نمایند روز دوشنبه بست و هشتم بقدر آشوبی و چشم خود یا فتم چون از غلبه خون بود فی النور علی اکبر حراح
 فرمودم که فصد گیر و روز دهم نفع آن ظاهر شد و هزار روپیه با و مرحمت شد روز سه شنبه بست و نهم مقرب خان از وطن

خود آمده سوار بر آستان بنوس دریافت و با انواع مراسم سرفراز ساختم

جشن چهاردهمین نوروز از جلوس بهایون

صبح مبارک شنبه چهارم شهر ربیع الآخر سنه هزار و بیست و هشت هجری حضرت نیر عظم فروغ بخش عالم به بیت الشرف محل شرف و سعادت تحویل ارزانی داشت و سال چهاردهم از سباده جلوس این نیازمند بهبار کی و فرخی آغاز شد در روز مبارک شنبه غره نوروز گیتی فروز فرزند اقبال مندر شاه جهان که غره ناصیه مرادات و فروغ جبهه سعادات است جشن عالی ترتیب داده منتخب تخت روزگار از نفایس و نوادر هر دیار برسم پیشکش معروض بساط اخلاص گردانید از آن جمله یاقوتی است بوزن بیست و دو سرخ خوش رنگ و آبدار و با ندام جوهر یان چهل هزار روپیه قیمت نمودند و دیگر قطعه است قطعه که وزن آن سه ٹانگ بغایت نفیس قیمت آن نیز چهل هزار روپیه شد و دیگر شش دانه مروارید که یکی از آنها یک ٹانگ و هشت سرخ وزن دار و دیگر آن فرزند در گجرات به بیست و پنج هزار روپیه امتیاع نمودند و پنج دانه دیگر به سه هزار روپیه و یک قطعه الماس که هر دوی هزار روپیه ارزش آن شده و همچنین پرده مرصع با قبضه شمشیر که در زرگر خانه آن فرزند با تمام رسید و اکثر جوایز آن راترا سفیده نشاندند و آن فرزند نهایت وقت تصرف طبیعت بکار برده پنجاه هزار روپیه قیمت قرار یافته و این تصرفات خاصه اوست که تا حال بخاطر هیچکس نرسیده بود و باین تکلف خوب یافته یک جفت نقاره مرسل نواز را از طلا ساخته همه کور که و نقاره و کرنا و سزنا و غیره آنچه لازمه نقاره خانه بادشاهان ذی شوکت است تمام را از نقره ترتیب داده در ساعت فرخنده و مسعود که بر تخت مراد جلوس نمودم به نوازش در آورند مجموع به شصت و پنج هزار روپیه برآمده دیگر تخت سواری فیل که اهل زمان بوده گویند از طلا ساخته به سه هزار روپیه مرتب گشته و دیگر ده زنجیر فیل کلان با پنج زنجیر تلایران به بیست پیشکش قطب الملک حاکم گولکنده فیل اول و او آبی نام داشت چون در نوروز داخل فیلیخانه خاصه شد نوروز نام که دم الحق فیل است بغایت عالی در کلانی و جمال و شکوه هیچ کاسته ندارد و چون در نظم خوش نمود خود سوار شده در صحن دو تها را گردانیدم قیمت این فیل هشتاد هزار روپیه متعبر گشت و بهای شش زنجیر دیگر به بیست هزار روپیه و رخوت طلا از زنجیر و غیره که به بیست فیل نوروز آن فرزند ترتیب داده بود و بیسی هزار روپیه قیمت شد فیل دوم با رخوت نقره گذشت و ده هزار روپیه دیگر از جوایز متفرقه برگزیده شد و از پارچه های نفیس گجرات که گرگران آن فرزند ترتیب داده فرستاده بودند اگر تفصیل مرقوم گردد بطول می انجامد القصه مجموع پیشکش او چهار لک و پنجاه هزار روپیه شد

امید که از عمر و دولت برخوردار و در روز جمعه دویم شجاعت خان عرب و نورالدین قلی کوتوال پیشکش گذرانیدند و در شنبه سیوم داراب خان
پسر خانخانان روز یکشنبه چهارم غانجهان التماس ضیافت نمود از پیشکشها سه ادیک مروارید که به نسبت هزار روپیه خریدار بود
با دیگر نفایس که مجموع آن یک لک و سه هزار روپیه قیمت شد قبول افتاد تهمه بمشار الیه بخشیده شد و روز و شنبه پنجم راجه کشنداس
و حاکم خان روز سه شنبه ششم سردار خان روز کم شنبه هفتم مصطفی خان و امانت خان پیشکش گذرانیدند از هر کدام اقسیم بخت
سرفرازه آنها قبول نموده شد روز مبارک شنبه هشتم مدار الملکی اعتماد الدوله در منزل خویش جشن ملوکانه آراسته التماس ضیافت
نمود مقبول این متمس پایه قدر او افزوده شد الحق در آراستن مجلس و افزایش پیشکش نهایت اغراق و تکلف بکار برده اطراف
تال را تا جایکه چشم کار میکرد و کوچه ها که از دور و نزدیک می نمود با قسام حراغان و فانوس الوان زینت بخشیده بود از جمله
پیشکشها سه آن مدار السلطنت تخته است از طلا و نقره در نهایت تکلف و تصنع و پاپیای آن را بصورت شیر نموده که تخت
را بر داشته اند و در مدت سه سال با تمام تمام رسیده بود و بجای لک و پنجاه هزار روپیه مرتب گشت و این تخت بهر مندر نام
فرنگی ساخته که در فنون زرگری و حکاکی و انواع هنرمندی حدیل و نظیر خود ندارد و بجايت خوب ساخته و این خطاب را من
با و عنایت فرمودم و سوا آن پیشکشی که بخت من آورده موازی لک روپیه از مرصع آلات و اقمشه به بلیان و اهل محل گذرانید
به اغراق از ابتداء زمان دولت حضرت عرش آشفانی امارت بر پا تا حال که سال چهارم از عهد سلطنت این نیازمند است
بسیکس از امرایان عظام چنین پیشکش مکشیده الحق او را بدیگران چه نسبت درین روز اگر ام خان پسر اسلام خان منصب دو
هزار زیات و هزار سوار اصل و اضافه سرفرازه یافت و آنرا سه سگدن منصب دو هزار زیات و هزار و شصت سوار
از اصل و اضافه سرفرازی یافت روز جمعه نهم اعتبار خان پیشکش گذرانید و هدرین تاریخ خاندوران بجايت اسپ و فیل سرفراز
شده به ایالت ولایت پلنه رخصت یافت و منصب او بدستور سابق شش هزار زیات و پنج هزار سوار مقرر گشت روز شنبه دهم
فاضل خان روز یکشنبه یازدهم میر میران روز و شنبه دوازدهم اعتقاد خان روز سه شنبه سیزدهم تاتار خان و آنرا سه سگدن روز
کم شنبه چهاردهم میرزا راجه بجای و سنگه پیشکش کشیدند از هر کدام آنچه نفایس و تازی داشت برگزیده تهمه با آنها مرحمت فرمودم روز مبارک شنبه
پانزدهم آصف خان در منزل خود که بجايت جاب بصفا و دلشین بود مجلس عالی و جشن بادشاها نه آراسته التماس ضیافت نمود متمس و راپایه
قبول بخشیده با اهل محل تشریف برده شد و آن رکن السلطنت این عطیه را از مواهب علی شمرده و در افزونی پیشکش و ترتیب مجلس غایت
اغراق بکار برده بود از جواهرگران بهادری و زلفت با سه نفیس و اقسام تحف آنچه پسند افتاد برگزیده تهمه بمشار الیه عنایت نمودم از جمله پیشکشها

اولی است بوزن دوازده ونیم تانک که بیک لک و بیست و پنج هزار روپیه خرید و بد قیمت مجموع پیشکش ادا نموده مقبول افتاد و یک لک و شصت و هفت هزار روپیه شده درین تاریخ خواجه جهان بمنصب پنج هزاری ذات و دو هزار و پانصد سوار سرفراز شد لشکر خان حسب الحکم از دکن آمده بدولت ملازمت سر بلندی یافت چون در خاطر قرار گرفته که بعد گذشتن ایام برسات در آغاز خوبی های هوا بفضل ایزد جل و علی موکب گیهان نظیر بسیر گزاه همیشه بهار کشمیر منصب فرماید لاجرم می فطرت و محاربت قلعه و شهر آگره و فوجدار می اطاعت و نواحی بدستور یک خواجه جهان داشت بشکر خان مناسب دیده او را نیوید این مرحمت ممتاز ساختن امانت خان بخدمت دار و ننگه داغ و گذرانیدن سواران خود محله سرفراز گشت روز جمعه شانزدهم خواجه ابوالحسن میر بخشی و روز شنبه هفتم صادق خان بخشی و روز یکشنبه هشتادم ارادت خان میر سامان و روز دوشنبه نوزدهم که جشن روز شرف بود عند الدوله پیشکش گذرانیدند و از هر کدام آنچه پسند افتاد بجهت سرفرازی آنها پای قبول یافت درین نوروز قیمت پیشکشها که بنده های درگاه گذرانیده اند و معروض قبول افتاده است لک روپیه شده روز شرف بفرزند سعادت مند شاهزاده سلطان پرویز منصب بیست هزاری ذات و ده هزار سوار از اصل و اضافه مرحمت نمود و عماد الدوله بمنصب هفت هزاری ذات و سوار شرف اختصاص یافت عند الدوله را بخدمت آتالیقی قرة العین خلانت شاه شجاع امتیاز بخشیدم امید که بعمر طبعی برسد و از اهل سعادت و اقبال باد قاسم خان منصب هزار و پانصد نجات و پانصد سوار و باقر خان بمنصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز شدند چون مهابت خان التماس کمک نموده بود پانصد سوار احدی بصوبه پیشکش تعیین فرمودم و عزت خان را که و ران صوبه مصدر خدمات شائسته شده بود ببنایت فیل و کپور و مرصع سرفراز ساختم و رینولا عبدالستار مجموعه بخط خاص حضرت جنت آشیانی انار آمد بر بانه مشتمل بر بعضی از دعوات و مقدمه از علم نجیم و دیگر امور غریبه که اکثری را آفروده و بحقیقت دار سیده و ران جریده ثبت فرموده اند برسم پیشکش گذرانید بعد از زیارت خط مبارک ایشان ذوقی و نشاطی در خود مشاهده نمودم که خود را کم بآن حال دوام بنایت الغایت مخطوط گشتم بخدا که هیچ تحفه پیش من بآنها نمی رسد بجلد و ... این خدمت منصب ادا نموده در تخنیک او نگذاشته بود افزوده هزار روپیه انعام فرمودم بهر مند فرنگی که تخت مرصع را ساخته بانعام سه هزار و رب و اسب و فیل سرفراز شد خواجه خاد و محمود که ساکن طریق خواجه باست و خالی از درویشی و نامرادی نمی نماید هزار روپیه لطف فرمودم لشکر خان بمنصب سه هزاری ذات و ده هزار سوار سر بلندی یافت معمور خان بمنصب نه صدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار و خواجگی طاهر بیست صدی ذات و ... صد سوار و سید احمد قوری بیست صدی و شصت سوار سرفراز گشتند براه ساز نگدیو منصب بیست صدی ذات و ... سوار میر خلیل الله پسر عند الدوله بمنصب شش صدی ذات و دو صد و پنجاه سوار

فرزند خان خواجه سرانم نصب ششصدی و یکصد و پنجاه سوار و خدمت خانم نصب پانصد و پنجاهی و یکصد و سی سوار و محرم خان
پانصدی و یکصد و بیست سوار عزت خانم نصب ششصدی ذات و یکصد سوار راسی نیوالید اس مشرف قیل خانم نصب
ششصدی ذات و یکصد و بیست سوار و راسی مانید اس مشرف محل نصب ششصدی ذات و یکصد سوار سربندی یافتن تل
جبل پسران کشن سنگ هر کدام نصب پانصدی و دویست و پنج سوار امتیاز یافتند اگر اصفانه منصب داری آنها که از
پانصدی کمتر اند گماشته شود بطول انجا بدختر خان تعینه خاندیس دو هزار و پیرانجام شد روز کم شنبه بیست و یکم بقصد شکار متوجه
امان آباد گشتم پیش ازین بنچید روز حسب الحکم خواجه جهان و قیام خان قراول باشی بحجت شکار قرغه فضاے وسیعی اختیار
نموده بر دور آن سراپرده کشیده آهوسے بسیار از اطراف صحرا رانده بدرون سراپرده آورده بودند چون عهد کرده ام که بعد ازین
بچ جاندارے را بدست خود نیا نازم بخاطر رسید که همه را زنده گرفته در میان چوکان فچور گذاشته شود که هم ذوق شکار دریافته
باشم و هم آسبے آنها زسد تبارین بقصد راس در حضور گرفته به فچور فرستاده شد چون ساعت درآمدن بدار الحلقه نزد یک
براسے مان خد تیه حکم فرمودم که از شکارگاه تا میدان فچور دور و پیشل کوچه سراپرده می کشیده باشند و آهوان را از انجا رانده
بمیدان رسانند و قریب هشتصد آهوباین طریق فرستاده شد که مجموع یک هزار و پانصد راس بوده باشد شب کم شنبه بیست و هشتم
از امان آباد کوچ فرموده در بوستان سرے منزل گزیده شد و از انجا شب مبارک شنبه بیست و نهم باغ نور منزل نزول
اقبال اتفاق افتاد و در جمعه سی ام والدہ شاهیجان بجوار رحمت انردی پوست روز دیگر خود بمنزل آن فرزند گرامی رفته با انواع
واقسام دلنوازی و خاطر جوئی و دید و همراه خود بدولت خانه آوردم روز یکشنبه غره اردوی بهشت مله الهی بساعت سعادت قرین که
مجنان و اختر شناسان اختیار نموده بودند بر فیل خاصه دلیر نام سوار شد و ببار کے و فرسخے بشهر درآمد خلق انبوه از مرد و زن در کوچه
و بازار و در و دیوار فراهم آمده انتظار داشتند بآمین معهود تا درون دولت خانه تارکمان شافتم از تارخی که منوکی مسعود باین سفر
عاقبت محمود نهضت فرموده تا حال که قرین سعادت و اقبال مراجعت نموده پنج سال و هفت ماه و نه روز است در نیولا بفرزند
سلطان پرویز فرمان شد که چون مدتهاے دید گذشتہ که از خدمت حضور محروم است و باوراک سعادت زمین بوس مستعد نگشته اگر
آرزو مند ملازمت باشد بموجب حکم متوجه درگاه شود و بعد از ورود فرمان مرحمت عنوان آن فرزند بطور این مکرمت را از مواهب غیبی دانسته
روے امید بدرگاه سپهر اشتباه نهاد و درین شال بقرا و ارباب استحقاق چیل و چهار هزار و هشتاد و شش بگیه و دودیه در دست
و سیصد و بیست خردار غلبه از کشمیر و هفت قلبه زمین از کابل مدد معاش لطف نمودم امید که همواره توفیق کام بجای و خیر سگالے

نصیب و روزنی باد از سوانح این ایام باغی شدن اله داد پسر جلال افغان است تفصیل این حال آنکه چون مهابت خان بظبط
نگش و استیصال افغانان دستوری یافت بگمان آنکه شاید این بے سعادت در برابر مراحم و نوازش مامصدر خدمتی تواند شد التماس نموده
همراه بر و چون سرشت این کافر نعمتان حق ناشناس بنفاق و بداندیشی مجبول است بنا بر حزم و احتیاط مقرر شد که فرزند و برادر
او را بدرگاه فرستد که بطریق یرغمال در خدمت حضور باشد و بعد از آنکه پسر و برادر او بدرگاه رسید بجهت تشلے و دلا ساسی او با نواع مرحم
و نوازش سرفراز ساختم لیکن از آنجا که گفته اند —

گلیم بخت کسے راکه بافتند سیاه | باب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد

از تاریخی که بآن سرزمین پیوست آثار بی دولتی و حق ناشناسی از وجبات احوال او ظاهر شدن گرفت و مهابت خان بجهت نظام
کار سرشته مدارا از دست نیداد تا آنکه در نیولافوجی سپرداری پسر خود بر سر طایفه از افغانان فرستاده بود او را همراه ساخت چون
بمقصد پیوستند از نفاق و بداندیشی بی الهی آن یورش خاطر خواه با انجام نرسید و بے حصول مقصود مراجعت نمودند اله داد بدیناد
توهم آن که مبادا درین مرتبه مهابت خان ترک مدارا نموده در مقام تحقیق و باز پرس و آمده به پاداش کردار خود گرفتار شود پره آزر
از میان برگرفته بغی و حرام نمکی راکه درین مدت پوشیده میداشت بے اختیار ظاهر ساخت و چون حقیقت حال از عرض داشت
مهابتخان بمسامع جلل رسید حکم فرمود که پسر او را با برادرش در قلعه گوالیار محبوس دارند اتفاقاً پدر این بے دولت نیز از خدمت
حضرت عرش آشیانے گریخته بود و سالها بدزدی و راهزنی روزگار بسر می برد تا بسزای کردار زشت خود گرفتار شد امید هست که
این بی سعادت هم درین زدودی بیاداش اعمال خویش متبلا گردد و روز مبارک شنبه نهم مانسنگ ولد راوت شنکر که از لکیان صوبه بهار
است بمنصب هزاری ذات و ششصد و اسی سرفرازی یافت عاقلخان راجبت دیدن محله و تحقیق جمعیت منصب دارانی که بخدمت نگش مقرر
رخصت فرمود و فیله بمشار الیه عنایت شد مهابت خان خنجر خاصه طرح ماژندران مصحوب دوست بیگ مرحمت نموده فرستاد و پیشکش
روز دوشنبه بمحمود آبدار که از زند شاهزادگی و ایام طفولیت بلدنرم زندگی و خدمتگاری اشتغال دارد انعام مقرر شد بیزن خویش
پانیده خان مغول بمنصب هفتصد و چارصد و پنجاه سوار ممتاز گشت محمد حسین برادر خواجه جهان راکه بخدمت بخشگیری کانگه متصد
دار منصب ششصدی ذات و چهارصد و پنجاه سوار مرحمت نمود درین تاریخ تربیت خان که از خانزادان موروثی این گاه بود و سیمین بیست
درسلک امر انتظام داشت و و بیعت حیات سپرد خالی از نامرادی و سلامت نفس بنود جوانی عیاش طبیعت بود تمامی عمر خود را میخواست
که بفرغت بگذراند بغمه بندی بسیار میل داشت و بدین غم غمیده و بے بدی بود راجه سورسنگ بمنصب دو هزار و سوار سرفراز شد

بکریم الله ولد علی مردان خان بهادر و باقر خان فوجدار ملتان و ملک محب افغان و مکتوب خان فیل مرحمت شد سید بایزید بخاری که
حراست قلعه بهکریه و فوجداری آن خود و بعد از او دست نیز بغایت فیل سرفرازی یافت امان الله سپهر مهابت خان بانعام خیر مرصع ممتاز گشت
شیخ احمد هانسی و شیخ عبداللطیف سنبل و فراست خان خواجه سراسر و سراسر کنور چند مستوفی فیل مرحمت نمود محمد شفیع بخشی صدوق
پنجاب بمنصب پانصدی ذات و سید سوار فرق عزت برافراخت بونس سپهر ترخان که حراست قلعه کالنجر بعد از او دست منصب
پانصدی ذات و یکصد و پنجاه سوار عنایت شد درین تاریخ خبر فوت شاه نواز خان سپهر سپه سالار خانخانان سبب گرانی خاطر گشت
در هنگامیکه آن تالیق از ملازمت رخصت می شد تا یکید تمام فرموده شده بود که چون مکرر بمسامع جلال رسیده که شاه نواز خان شیشه
شراب گشته و پیاله با فراط میخورد و اگر در واقع این سخن فروغ صدق دارد و حیف باشد که درین سن خود را ضایع سازد باید که او را بطور او
نگذارد و ضبط آن احوال بواجب نماید اگر خود از عهده او بیرون نتواند آمد صریح عرض داشت نماید که بجنور طلبیده باشد با صلح حال او
توجه فرمایم چون به برهان پور رسید شاه نواز خان را بغایت ضعیف و زبون دریافته بتدبیر علاج او پرداخت قضا را بعد از روزی
چند صاحب فراش گشته بر بستر ناتوانی افتاد هر چند اطباء معالجات و تدبیرات بکار بردند سودمند نشد و عین جوانی و دولت در سنه
سے و سه سالگی با جهان جهان نگرانی و حسرت بجوار رحمت و مغفرت ایزدی پیوست از شنیدن این خبر ناخوش تا سفت بسیار
خورد و دم الحق خوب خانه زاوے رشید بود بلیته درین دولت مصدر خدمات عمده شدی و اثر های عظیم ماند که اگر چه همه را این راه
در پیش است و از فرمان گیتی مطاع قضا و قدر یکچس را چاره و گریز نیست لیکن باین روش رفتن گران می نماید امید که از اهل آفرینش
با دراجه ساز نگذیرد که از خدمتگاران نزدیک و بنده های مزاجدان است تر و آن تالیق فرستاده با انواع مراحم و نوازش پرستش
و لجوئی فرمود و منصب پنج هزاری شاه نواز خان را بر منصب برادران و فرزندان او افزوده شد و ارباب خلق برادر خرد او را بمنصب
پنج هزاری ذات و سوار از اصل و اضافه سرفراز ساخته بغایت خلعت و فیل و اسب و شمشیر مرصع امتیاز بخشیدم و نزد پدرش شخصیت
فرمودم که او را بجای شاه نواز خان سپرداری صوبه برادر و احمد نگر مقرر نماید رحمن داد برادر و دیگرش بمنصب دو هزاری و شصت
سوار سربندی یافت منوچهر سپهر شاه نواز خان بمنصب دو هزاری ذات و هزار سوار و غیر گشت طغرل ولد شاه نواز خان بمنصب
هزار و بیست و پانصد سوار ممتاز شد روز مبارک شنبه دوازدهم قاسم خان خویش اعتماد الدوله به عنایت علم فرق برافراخت و سید
سپهر سید حاجی را که بار آورده بندگی و خدمت آمده بود و منصب پانصدی ذات و یکصد و ار عنایت شد صدر جهان خویش مرحوم
مرتضی خان بمنصب هفت صدی ذات و ششصد سوار بخدست فوجداری سنبل سرفرازی یافت و فیصل مرحمت نموده رخصت

فرمودم بهار تهنه بندلیه را بمنصب ششصدی ذات و چهار صد سوار امتیاز بخشیده فیل عنایت شد بنگرام راجه جو نیز فیل مرحمت شد در
احمد آباد و دو کبه مار خور همراه داشت چون ماده در سرکار نبود که جفت توان کرد بخاطر رسید که اگر با بز بر بری که در عربستان مخصوص
که از بندر شهر در خاری آزند جفت کرده شود اما نتاج آنها بچه شکل و شمایل بهمرسد القصد با هفت بر بری ماده جفت فرموده شد
و بعد از انقضای مدت ششماه در قهچور هر کدام یک بچه آوردند چهار ماده و سه نر و بغایت خوش صورت و خوش ترکیب و خوش رنگ
و درین رنگها آنچه بیکه مشابست و مناسبست دارد مثل سمن خطای سیاه و ریشت داشته باشد و سرخ نیز از دیگر الوان خوشترنگ
و خوشتری نماید و اصالت در و بیشتر ظاهر می شود و از شوخ و دیگر آدای مضحک و انواع جست و خیز چه نویسد ادا
چند مشاهده می شود که بے اختیار خاطر را بتماشای آن رغبت افزاید و اینکه در مردم شهرت گرفته که مصور ادا های جست و خیز
بزغال خوب نمی تواند کشید اینجا یقین شد اگر حیوانات ادا های بزغال را یک طور کشید و کشیدن ادا های غریبه و انواع جست و خیز و شوخی های این
شک نیست که بجز اعتراض خواهد نمود از جمله بچه یکماه بلکه بست روز و بنوعی از جا های مرتفع حسته خود را بر روی زمین میگیرد که اگر غیر بزغال بحد یک عضو
درست نخواهد ماند از بسکه مرا خوش آمده فرمودم که همیشه نزدیک نگاه دارند و هر کدام را نامی مناسب آنها داده شد بغایت محظوم
و در فراهم آوردن بکه مار خور و بزاصیل نهایت توجه دارم و می خواهم که نتاج اینها بسیار شود و در مردم انتشار یابد بعد از آن
که نتاج اینها را با یک دیگر جفت کرده شود ظن غالب آن است که نفیس تر بهمرسد و یکی از خصوصیات و امتیاز اینها
نسبت به بزغال آنکه بزغال بجز در زمین تا پستان بدن نگیرد و شیر نخورد و فریاد و اضطراب بسیار ظاهر می کند و این بخلات
آن اصلا آواز بر نمی آرد و در غایت استغناء بے نیازی استاده می باشد شاید که گوشت اینها در غایت خوش مزگی بوده
باشد قبل ازین فرمان شده بود که مقرب خان بصاحب صوبگی بهار سرفراز گشته بدانصوب شتاب مشارالیه خود را بدرگاه
رساند که زمین بوس نموده متوجه مقصد گردد و بنا برین روز مبارک شبته دوم خورداد فیل با تملایر و دواسپ و کچپوه مرصع
عنایت نموده رخصت فرمودم و پنجاه هزار روپیه برسم سعادت مرحمت شد و بهرین تاریخ سردار خان بخلعت و فیل و
اسپ سرفراز گشته بجایگردداری سرکار منگیر که در ولایت بهار و بنگال است رخصت یافت میر شرف وکیل قطب الملک
که در درگاه بود رخصت شد و فرزند اقبال مند شاه جهان برادر افضل خان دیوان خود را بمرافقت او تعیین نموده چون
قطب الملک اظهار اخلاص و ارادت نموده مکرر التماس شبیه کرده بود حسب التماس مشارالیه شبیه خود را با کچپوه مرصع و
پهل کتاره مرحمت فرمودم و بابت و چهار هزار در ب و خمر مرصع و اسپ و خلعت بمیر شریف مذکور عنایت شد فاضل خان

دیوان بیوتات بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز شد حکیم رگنا تہ بمنصب ششصدی ذات و شصت سوار سرفراز شد چون درین ایام عرس حضرت عرش آشیانی بود پنج ہزار روپیہ حوالہ چندی از بندہ ہائے معتبر شد کہ بقرا و ارباب استحقاق قسمت نمایند چند علیخان را کہ جاگیر دار سرکار بنگیہ بود بمنصب دو ہزار و پانصدی ذات و سوار افتخار بخشیدہ کبک ابراہیم خان فتح جنگ صاحب صوبہ ولایت بنگالہ مقرر فرمود و شمشیری بمشار الیہ عنایت شد چون میرزا شرف الدین حسن کاشغری در خدمت نگیش جان نثار گشت ابراہیم حسین سپہاورد بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم درینوالا ابراہیم خان دو منزل کشتی کہ باصطلاح آن ملک گوشہ گویند شش گاہ یکے را کہ از طلا و دوم را از لقرہ ساختہ برسم پیشکش ارسال داشتہ بود از نظر گذشت بے تکلف و رقم خود از فردا علی است یکے را بفرزند شاہجہان لطف نمودم روز مبارک شنبہ نہم سادات خان بمنصب ہزاری ذات و شصت سوار سربندی یافت درین تاریخ عند الدولہ و شجاعت خان عرب بحال جاگیر خود رخصت شدند روز مبارک شنبہ آصف خان کھنہ مرصع معہ بھول کٹارہ عنایت فرمودم چون فرزند سعادت مند سلطان پرویز متوجہ درگاہ والا شدہ التماس خلعت تادری خاصہ نمودہ بود کہ در روز ملازمت مبارکی پوشیدہ سعادت زمین بوس دریا بد حسب التماس و خلعت تادری و چیرہ و فوطہ خاصہ حوالہ شریف دکیل آن فرزند فرمودم کہ نزد دلوان سازد روز مبارک شنبہ بہت و سویم میرزا والی سپہر عمرہ این نیاز مند حسب الحکم از صوبہ دکن آمدہ دولت آستانہ بوس دریا رفت پدرش خواجہ حسن خالدار از خواجہ زادہ ہائے نقشبندی است عم من میرزا محمد حکیم شمشیرہ خود را بخواجہ نسبت کردہ بودند تعریف خواجہ از مردم بسیار شنیدہ شد حسب و نسب باہم جمع داشت و مدتہا حل و عقد سرکار میرزا محمد حکیم عموی من بقبضہ اختیار خواجہ بود و مراعات خاطر خواجہ بسیاری فرمودند پیش از شفق ر شدن میرزا و ولایت حیات سپردا زود و و پسر ماند میرزا بدیع الزمان و میرزا والی سپہرزا بدیع الزمان بعد از فوت مرزا اگر نجات با و را انہر رفت و دوران غربت مسافر راہ عدم شد و بیکم با میرزا والے بدرگاہ آسمان جاہ پیوست و حضرت عرش آشیانی مراعات خاطر بیکم بسیاری فرمودند میرزا ہم جوان سنجیدہ آرمیدہ است خالی از معقولیت و فہمیدگی نیست از علم موسیقی و قوت تمام دارد و درینوالا بخاطر رسید کہ صبیہ شاہ زادہ مرحوم دانیال را بمیرزا نسبت فرمودہ شود و باعث طلب میرزا بدرگاہ ہین بود این صبیہ از دختر قلیچ محمد خان است امید کہ توفیق رضا جوئی و خدمتگاری کہ وسیلہ سعادت مہندی و برخورداری است نصیب و روزی با و درین تاریخ سربلند را بے کہ بخدست صوبہ دکن معین است بمنصب دو ہزاری و پانصدی ذات و ہزار و پانصد سوار سرفراز شد و درین ایام بحرین رسید کہ شیخ احمد نام شایدے در سہ نہر و ام زرق و سالوس خروچیدہ بسیارے از ظاہر پرستان بے معنی را صید خود کردہ و بہر شہرے و دیارے یکے از مردیان

خود را که آئین دکان آرائی و معرفت فروشی و مردم فریب را از دیگران بخت تر است خلیفه نام نهاد و فرستاده و مژخافه که بمردان مقتدران خود نوشته کتابی فراهم آورده مکتوباتی نام کرده و در آن جنگ و محاربات بسا مقدمات لاطایل مرقوم گشته که بکفر و زندقه و سرکشی می شود از آنجمله در مکتوبی نوشته که در افتاد بمقام ذی النورین افتاد مقامی دیدم بقایت عالی و خوش بصفا از آنجا دور گذشتم بمقام فاروق پیوستم و از مقام فاروق بمقام صدیق عبور کردم و هر کدام را تعریفی در خور آن نوشته و از آنجا بمقام محبوبیت و آل شده مقامی مشاهده افتاد بقایت متور و طون خود را با ذراع انوار و الوان منعکس یافتیم یعنی استغفر الله از مقام خلفا در گذشته بجا لیم مرتب رجوع نمودم و دیگر گستاخها کرد که نوشتن آن طوسه دارد و از ادب دور است بنا برین حکم فرمودم که بدرگاه عدالت آئین حاضر سازند حسب الحکم بلازمست پیوست و از هر چه پرسیدم جواب معقول نتوانست سامان نمود و با عدم خرد و دانش بقایت مغرور و خود پسند ظاهر شد صلاح حال او منحصر درین دیدم که روزی چند در زندان ادب محبوس باشد تا شوریدگی مزاج و آشفتگی دماغش قدری تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرو نشیند لاجرم بآن راه سنگدلان حواله شد که در قلعه گویا رقیب دار و روز شنبه بست و نیم خور و او فرزندان چند شاهزاده سلطان پرویز از آل آباد رسیده بسجود آستان خلافت حسین اخلاص نورانی ساخت بعد از ادای رسوم زمین بوس بنوازش بیکران مخصوص گشته حکم نشستن فرمودم دو هزار مرد و دو هزار روپیه بصیغه نذر و الماسه برسم پیشکش وقت ملازمست گذرانید چون فیلهای او هنوز نرسیده بود وقت دیگر بنظر خواهد گذشت راجه کلیان زمیندار رتنبور را که آن فرزند حسب الحکم فرجه بر سر او فرستاده هشتادفیل و یک لک روپیه پیشکش گرفته همراه بدرگاه گیتی پناه آورده بود و دولت آستان بوس دریافت وزیرخان دیوان آنقرزند که از قدیم بنده های این درگاه است بسعادت کورنش سرفراز شده بست و هشت زنجیر فیل از نرواده پیشکش گذرانیده از آنجمله نه زنجیر فیل مقبول افتاد و تمه بمشارالیه عنایت شد چون بعرض رسید که مروت خان پسر افتخار خان که از خانه نادان و تربیت یافته های این درگاه است در اتصالی بلا و بنگاله با طایفه تکه جنگ کرده جان نثار شد اله یا رب برادر او را بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم برادر دیگرش بمنصب چهارصد یزات و سوار سر بلندی یافت تا باز ماند ها پراگنده نشدند روز دوشنبه سوم تیر ماه آبی در سواد شهر چار آهوه سیاه و یک ماده و یک آهوه به تسکارسدند چون از پیش منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز عبور اتفاق افتاد و در زنجیر فیل و ندان دار با تالار برسم پیشکش گذرانید هر دو زنجیر داخل فیلمان خاصه حکم شد روز مبارک شنبه سیزدهم سید حسن الیمچی برادر کامکار شاه عباس فرمان روا ای ایران سعادت آستان بوس دریافت مرا سله آن برادر گرامی را با پایاله آنجوری بلورین که علی بر سر پوش آن نشانیده بودند گذرانید چون از فرط محبت و واد و خلوص مودت و اتحاد بود سبب از و یاد دوتی و ارتباط گشت درین روز خدا نجان

بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار سر بلندی یافت نصر الله ولد فتح الله که محافظت و محاربت قلعه انبر بعد از اوست بمنصب هزار و پانصدی ذات و چهار صد سوار سر فراز شد روز مبارک شنبه بیستم امان الله سپهر حمایت خان بمنصب هزار و پانصدی ذات و هشتصد سوار سر فراز شد وزیر خان را بنجد دست دیوانی صوبه بنگاله اختصاص بخشیده اسپ و خلعت و خنجر مرصع مرحمت فرمود میر حسام الدین وزیر دست خان فیل عنایت شد درین تاریخ حافظ حسن ملازم خان عالم با مکتوب مرغوب گرامی برادر شاه عباس دعوت داشت آن کین السلطنت بدرگاه پیوست و خنجر قبضه دندان ماهی جوهر دار سیاه ابلق که برادرم بخان عالم لطف نموده بودند چون نفاست تمام داشت بدرگاه فرستاده بود از نظر گذشت لغایت پسندیده اقتدا و الحق تحفه ایست تا در تاحال اصلا ابلق دیده نشده بود و مراد سیاه خوش آمد روز مبارک شنبه بیست و هفتم میرزا داس بمنصب دو هزاری ذات و هزار سوار سر بلندی یافت بیست و چهارم هزار در رب و روجه انعام بسید حسن ایلچی عنایت شد بعد الله خان بهادر فیروز جنگ فیل مرحمت نمودم روز مبارک شنبه دوم امرداد ماه آلکی باعتبار خان اسپ عنایت شد عاقل خان بمنصب هزاری ذات و هشتصد سوار سر فراز یافت شب شنبه چهارم امرداد ماه آلکی مطابق پانزدهم شعبان جشن شب برات بود حسب الحکم لب دریا کشتی باران انواع چراغان و اقسام آتش بازی آراسته بنظر در آورند الحق چراغانی ترتیب یافته بودند بخایت خوش می نمودند مدت ممتد از سیر و تماشا کسای آن مخطوطا شدم روز سه شنبه میرزا پسر ناد علی میدانی که از خانه زادان قابل تربیت است بمنصب هفتصدی ذات و پانصد سوار امتیاز یافت بخواجه زین الدین منصب هفت صدی ذات و سیصد سوار مرحمت فرمودم خواجه حسن بمنصب هفتصدی ذات و یکصد سوار سر فراز گشت روز مبارک شنبه نهم بشکار موضع سمونگر رفته شد تا روز و شنبه در آن محراب دلکشابیر و شکار خوشوقت بوده شب سه شنبه بدولت خانه معاودت اتفاق افتاد روز مبارک شنبه شانزدهم بشوقن بنیره شیخ ابوالفضل بمنصب هفتصدی ذات و سیصد و پنجاه سوار سر فرازی یافت روز مبارک شنبه بسیر باغ گل افشان که بر لب آب جمنا واقع است رفته شد در اثنا راه باران فروریخت و خوب بارید چمن را بتازگی طراوت و لغارت بخشید انناس کمال رسیده بود سیر ستونی کرده شد از عماراتی که مشرف بر دریا اساس یافته چندان که نظر کار می کرد غلظت سبز و آب روان هیچ محسوس نمی شد این ابیات انوری مناسب مقام افتاد - ابیات

روز همیشه و طرب بستان است	روز بازار گل و ریحان است	توده خاک عیر آسید است
و امن با دگلاب افشان است	از ملاقات صبا روستی غدیر	راست چون آرزو سوهان است
چون باغ مذکور بعد از تربیت خواجه جهان مقرر است پاره چاسی ز رفعت طرح تازه که درینو لا از عراق بجبت او آورده بودند		

بر پیشکش گذرانید آنچه پسند افتاد بر گزیده هتمه با و مرحمت فرمودم باغ را هم خوب ترتیب داده بود منصب او از اصل و اصنافه
 پنج هزاری ذات و سه هزار سوار حکم شد از اتفاقات غریبه آنکه با خان عالم خنجر قبضه دندان البلق جوهر دار که از پیش برادر کا مکار عالی مقدار
 شاه عباس یافته فرستاده خاطر بحدسے راغب بایل دندان البلق شده که چندے از مردم صاحب وقوف بجانب ایران و توران تعیین
 فرمودم که در شخص و حبس کوشیده از هر جادو هر کس به روش و بهر قیمت که بدست افتد تقصیر نکنند بسیارے از بنده های مزاجدان
 و امراء و ایشان بجهت بجز خود پیوسته در طلب و شخص می باشد قضا را در همین شریکے از مردم اجنبی بوقوف دندان البلق در غایت
 لطافت و نفاست بقلیلے در سر بازار می خرد و اعتقادش اینکے مگر در وقتے از اوقات در آتش افتاده و سیاهی اثر سوختن است بعد
 از دستے سیکے از بخاران سرکار فرزند اقبال مند شاه جهان می نماید که یکپارچه ازین دندان بجهت سستی باید بر آورد و چنان باید کرد که اثر سوختگی
 سیاهی نماند غافل از آن که سیاهی قدر قیمت سفیدی را افزوده و این خال و خط است که مشاطه تقدیر پیرایه جمال او نموده بخارنی الفور
 زردار و غم کار خانه خود شتافته این مرده را با و میرساند که چنین جنبی کیاب و تحفه و نادر که خلقے در طلب او سرگردانند و مسافتماء
 بعید طے نموده و باطراف و اکناف بلا و شتافته اند مفت و رایگان بدست یکے از مردم مجبول افتاده قدر قیمتش نمی شناسد سهل و آسان
 از توان گرفت مشارالیه بمرافقت او رفته در ساعت بدست می آرد و روز دیگر بخدمت آنفرزند می گذراند چون فرزند شاه جهان
 بلازمست پیوست نخست اظهار شگفتگے بسیار نمود بعد از آنکه دماغ از نثار باد آراستگے یافت بتطرد آورد و بنسایت مرا
 خوش وقت گردانید مع

اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

بہلم

چندان دعا بے خیر و حق او کردم که اگر از حد یک آن با جابت مقرون گردد و بجهت بر خور داری دین و دولت او کافی است
 و این تاریخ بہلیم خان یکے از نوکران عمدہ عادل خان آمد ملازمت نمود چون از روی اخلاص اختیار بندگی نموده بود بمبراحم بیدریغ
 اختصاص بخشید خلعت و اسب و شمشیر و ده هزار در ب انعام شد منصب ہزاری ذات و پانصد سوار عنایت فرمودم در نیولا عرض داشت
 خان دوران رسید نوشته بود کہ آنحضرت از کمال مرحمت و قدر دانی پیر غلام خود را با وجود کبر سن و ضعف با صبر بکجاست ملک مٹھ
 سرفراز فرموده بودند چون این ضعیف بغایت بخت پیر و سخی شده و در خود قوت و مددست تر و دو سواری نمی یابد التماس دار و دکار
 سپاہ گری معاف نموده در سلک لشکر دعا انتظام بخشند حسب التماس و حکم شد کہ دیوانیان عظام برگنے خوشاب را کہ سے ملک و ام جمع
 اصلی اوست و مدتہا است کہ در وجہ جاگیر مشارالیه تنخواہ است و بغایت معذور و مزرورع شده بجهت مدد خرج او مقرر دارند کہ آسوده و

مرغہ الحال روزگار بسر برد و پسر کمان آو شاد محمد نام منصب ہزاری ذات و ششصد سوار سرفرازی یافت و پسر دوم یعقوب یک
 منصب ہفت صدی ذات سیصد و پنجاہ سوار فرق سرت براخت سویم اسد بیگ منصب سیصدی ذات و پنجاہ سوار ممتاز گشت و ز
 شنبہ غرض شریو راہ الہی بحبت اتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار و دیگر امر عظام کہ بخدمت صوبہ دکن مقرر اند خلعت بار اسنے
 مصحوب یزدانی عنایت فرمود چون غزیت سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر و غاطر قصیم یافتہ نورالدین قلی رخصت شد کہ پیشتر شتافتہ
 نشیب و فراز راہ پونج راحتی الامکان علاج نماید و نوے سازد کہ عبور چار و اہلے بار بردار از کریدہ ہاسے دشوار گذار بہولیت
 میسر شود و مردم محنت و تعب نکشند و جمع کثیر از علم و فہلہ انیکار مثل سنگتراش و نجار و بیدار و غیرہ ہمراہی او رخصت یافتند و فیلی ابشار الہ
 عنایت شد شب مبارک شنبہ سیر و غم بیاغ نور منزل رفتہ بار و یکشنبہ شانزدہم در ان گلشن نشاط بعیش و انبساط گذشت راجب
 بکرباسیت ہبگیلہ از قلعہ ماند پور کہ وطن مالوندہ دوست آمدہ سعادت آسا بنوس در یافت فیلہ و کلگہ مرصع برہم پیشکش گذرانید
 مقصود خان منصب ہزاری ذات و یکصد و سی سوار سرفراز گشت روز مبارک شنبہ بستم فرزند شاہ پرویز و وزیر خیر فیلی پیشکش آورد
 و داخل حلقہ خاصہ حکم شد تباریخ بست و چارم ماہ مذکور و دولت خانہ حضرت مریم زمانی جشن وزن شمس انجمن افزود گشت سال
 پنجاہ و یکم بحساب ماہہائے شمس بفرخے و فیروزی آغاز شد امید کہ مدت حیات در مرضیات ایزد جل سبحانہ مصروف با وسعہ جلال
 خلف سید محمد بنیرہ شاہ عالم بخاری را کہ محلے احوال او در ضمن وقایع سفر گجرات مرقوم گشتہ رخصت انعطاف ارزانی داشتہ مادہ فیلی
 بحبت سواری او با خرج راہ عنایت شد شب یکشنبہ سی ام مطابق چار دہم شہر شوال کہ قرص ماہ بلیار کامل رسیدہ بود و در عمارات
 باغ کہ مشرف بر دریائے جمنا واقع است جشن ماہتابی ترتیب یافت و بقایت مجلس آرمیدہ و بزم پسندیدہ گذشت غزہ ماہ الہی باز
 دندان ابلق جوہر دار کہ فرزند سعادت مند شاہجہان پیشکش کردہ بود فرمود کہ مقدار و وقفہ خنجر و یک ششصدت ازان بریدند
 بقایت خوش رنگ و نفیس برآمد با ستاد پورن و کلیان کہ در فن خاتم بندی مدیل و نظیر خود ندارند حکم شد کہ قبضہ خنجر را باندازی کہ در نیوای پسند
 افتادہ و بطرح جہانگیری شہرت یافتہ بسازند بچنین تیغہ و غلاف گیری و بندوبان را با ستادانے کہ ہر کدام در فن خود از یکتایان
 روزگار اند فرمودہ شد الحق چنانچہ خاطر میخواست ترتیب یافت یک قبضہ خود انطور ابلق برآمدہ کہ از دیدنش حیرت افزد و از جہل
 ہفت رنگ محسوس میشود و بعضی گکہا چنان می نماید کہ گوی نقاش صنغ بکاک بدایع نگار از خط سیاہ بر دور آن تحریر کردہ نفس الامر انکہ
 بحدے نفیس است کہ یک نفس نمی خواہم کہ از خود جدا سازم و از جمیع جواہر گران بہا کہ در خزانہ است گرامی تر میدارم روز مبارک شنبہ
 بہار کے و فرخے در کمر بستم و استادان نادرہ کار کہ در اتمام آن نہایت صنعت و وقت لعل آوردہ کار نامہ ظاہر ساختہ بودند

تعلق سفینه ۲۰۰



نقشه کوس مناده که بحکم جهانگیر بادشاه از آگره تالا هفتکوار شد
در قریب بیرون شهر دلی

بانعامات سرفراز گشتند استاد پورن بغایت فیل و خلعت و حلقه طلا بجست سر دست که اهل هندان را که میگویند و کلیان بختاب عجائب
 دست و اضافی و خلعت و پونجی مرصع و همچنین هر کدام در خور حالت و هنرمندی خود نواز شات یافتند چون بعرض رسید که امان الدین
 نهایت خان به احد او بدینا و جنگ کرده فوج او را شکست داده بسیار از افغانان سیاه رو و باطن را علف تیغ خون آشام ساخته شمشیر
 خاصه بجست سرفرازی او فرستاده شد روز شنبه پنجم خبر فوت راجه سورج سنگم رسید که در دکن با جل طبعی در گذشت او نبیره مالک دیو است
 که از زمینداران عمده هندوستان بود و زمینداری که با انا دم از تقابل و مساوات میزد این است بلکه در سیکه از جنگها بر رانا
 غالب آمده و احوال او در اکبرنامه شرح و بسط مذکور است راجه سورج سنگم بمیان تربیت حضرت عرش آشیانی و این نیازمند
 درگاه سبحانی بمراتب بلند و مناصب ارجمند رسید ملکش از پدر و جد و گذشت پسرش گجنگ نام دارد و پدرش در زمان حیات نجات
 ملکه و مالی خود را بقبضه اقتدار او سپرده بود چون قابل تربیت و نوازش دانستم او را بمنصب سه هزار ری ذات و دو هزار سوار و علم
 و خطاب راجه و برادر خردش را بمنصب پانصد ری ذات و دو صد و پنجاه سوار سرفراز ساخته جاگیر در وطن مرحمت فرمودم روز مبارک شنبه
 دهم همراه حسب التماس آصف خان بمنزل او که در کنار جینا اساس یافته رفته شد حمای ساخته در نهایت صفا و نفاست بغایت
 مخطوط گشتم بعد از فراغ غسل بزم پیاله ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های نشاط خوشوقت شدند از پیشکشهای او
 آنچه پسند افتاد برگزیده تتمه بمشارالیه بخشیدم قیمت مجموع پیشکش او که گرفته شد مبلغ سه هزار روپیه بوده باشد باقر خان فوجدار
 ملتان بغایت علم سر بلندی یافت پیش ازین حسب الحکم از دار الخلافه اگره تادریا ای ملک دو طرفه درخت نشایند خیابان تربیت
 داده اند و همچنین از اگره تانگاله و در نیولا حکم کردم که از اگره تالا هو ر بر سر هر گروه میله بسازند که علامت کرده باشد و بفاصله کرده
 چاه آب تا متر دین آسوده و مرفه الحال آمد و رفت نمایند از تشنگی و تابش آفتاب محنت و صعوبت نکشند روز مبارک شنبه
 بیست و چهارم همراه جشن و سمره ترتیب یافت بآیین هندو سپان را آراسته بنظر در آورده و بعد از دیدن اسپان چند بنحیر
 فیل بنظر گذشت چون معتد خان در نوروز گذشته پیشکش نگذاشته بود درین جشن تخت طلا با یک انگشتری یا قوت و یک بسد و
 دیگر جزویات پیشکش کرد تخت نخلک ساخته شده قیمت مجموع آن شانزده هزار روپیه باشد چون از صدق عقیدت و اخلاص
 آورده بمعرض قبول مقرون گشت و درین روز زبردست خان بمنصب هزار ری ذات و چهار صد سوار سرفرازی یافت چون
 ساعت کوخ روز دسره مقرر شده بود وقت شام مبارکی و فرخی بر کشتی نشسته متوجه مقصد گشتم و هشت روز در منزل دل توقف
 افتاد تا مردم بفراغ خاطر سامان نموده بر آیند ما بتخان از پیش بذا کوچکی سیب فرستاده بود بسیار ترو تازه آمد لطافت تمام داشت از

از خوردنش مخلوط گشتم با سیب خوب کابل که در سها نجا خورده شد و سیب سمرقندی که هر سال می آرند طرب نمی توان نهاد و شیرینی و
 ترکت و راست مزگی بیچ نسبت با نهادن در حال باین نفاست و لطافت سیب ندیده شده بود می گویند که در نگیش بالا متصل
 بشکر دره و بی است سیوران نام در این نوه سه درخت ازین سیب است و هر چند سعی نمودند جاسی دیگر باین خوبی نشد پس حسن
 ایچی برادرم شاد عباس ازین سیب الوش عنایت کردم تا معلوم گردد که در عراق بهتر ازین می شود یا نه عرض کرد که در تمام ایران
 سیب اصفهان ممتاز است نهایتش همین قدر خواهد بود روز مبارک شنبه غره ماه آبان الهی زیارت روضه حضرت عیسی آشیانی
 انرا بشکر برپا نه رفته فرق نیاز بر آستان ملائک آشیان سوده صد مرتبه رگزاریندم جمیع بیگان و اهل محل بطواف آن آستان ملائک
 مطاف استسما و جسته نزد رات گذاریند شب جمعه مجلسی عالی آراسته شد از مشایخ و ارباب عیالم و حفاظ و اهل نغمه بسیار سینه فراهم
 آورده و جود و سماع کردند و بهر کدام در خور استحقاق و استعداد آنها از خلعت و فرجی و شال عنایت شد عمارات این روضه متبرک بغایت عالی
 اساس یافته درین مرتبه باز بخاطر رسید از آنچه بود بسیار افزوده شب سویم بعد از گذشتن چهار گطری از منزل مذکور کوچ اتفاق افتاد و
 پنج دیم کرده براه دریا نور دیده چهار گطری از روز برآمده بود که بمنزل رسیده شد بعد از دو پیر و زاز آب گذشته هفت دراج شکار کردم
 آخر اے روز بسید حسن ایچی بیست هزار روپیه انعام شد و خلعت طلا دوز با جیفه مرصع و فیل مرصع نموده رخصت انعطاف ارزانی
 داشتم و بجهت برادرم صراحی مرصع که بشکل خروس ساخته بودند و مقدار معتاد من شراب در می گنجید برسم ارغوان فرستاده شد امید
 که سلامت بمنزل مراد برسد لشکر خان را که بکوکوست و حراست دار الخلافه اگره اختصاص یافته خلعت و اسب و فیل و نقاره و خنجر
 مرصع عنایت نموده رخصت فرمودم اکرام خان بمنصب دو هزار بی ذات و یک هزار و پانصد سوار و خدمت فوجدار سی سرکار میوات
 سرفرازی یافت پسر اسلام خان است و او نبیره صاحب سجاده غفران پناه شیخ سلیم است که محامد ذات و محاسن صفات و نسبت
 دعا گوئی ایشان باین دو دمان والا در اوراق گذشته نگاشته کلاک صداقت رقم گشته در نیولا از شهنش که سخن او بفروغ صدق آراستلی شست
 استماع افتاد که در زمانه که مرا بقدر تکسری و ضعفی در اجیر دستداد پیش انا که این خبر ناخوش بولایت بنگاله رسد روزی
 اسلام خان در خلوت نشسته بود ناگاه او را بخودی دست میداد چون بخودی آید بیکجا از معتمدان خویش که بھیکن نام داشت و از
 محبان او بوده می گوید که از عالم غیب مرا چنین نمودند که بیکر مقدس حضرت شاهنشاهی بقدر گرانی دارد علاج آن منحصر در معدا
 ساختن چیزے است بغایت عزیز و گرامی نخست بخاطرش گذشته که فرزند هوشنگ را فداے فرق مبارک آنحضرت سازم لیکن
 چون خرد سال بود و هنوز تخته از حیات نیافته و کام دل بر نگرفته مرا بر حال او رحم آمد خود را فداے صاحب و مربی خود کردم پسید

که چون از صمیم القلب و صدق باطن است بدرگاه الهی مقبول افتد فی الفور تیر و عاهدت اجابت رسید و در بهمان نردوس اثر
ضعف و عارضه بیماری در خود احساس نمود آنرا فائدا مرضی یافت تا بجوار رحمت ایزدی پیوست و حکیم علی الاطلاق صحت
عاجل و کامل از شفا خانه غیب باین نیازمند گرامت فرمود اگر چه حضرت عرش آشیانی انا الله رب العالمین با ولاد و احداث شیخ الاسلام
توجه مغرور داشتند و هر کدام را در خور قابلیت و استعداد تربیت با رعایت با فرموده بودند لیکن چون نوبت سلطنت و خلافت
باین نیازمند رسید بحیث اولی حقوق آن بزرگوار رعایتهای عظیم یافتند و اکثر از ایشان بعالی مرتبه امارت رسیدند و بصاحب
صوبگی با ترقی و تصاعد کردند چنانچه احوال هر کدام در جای خود گذارش نمود چون درین موضع بلال خان خواجه سرکار از خدمتگاران
زمان شاهزادگی است سرای و بلطف ساخته بود پیشکش گذارند بحیث سرفرازی او قلیله گرفته شد ازین منزل بچهار کویج در
ظاهر شهر او و دو موکب مسعود اتفاق افتاد و روز مبارک شنبه هفتم تهماشای بندراین و دیدن تجماع نهالهای آنجا رفتند اگر چه
در عهد سلطنت حضرت عرش آشیانی امرای سراجیوت عمارات به طرز خود ساخته و از بیرون به تکلفات افزوده غایتا در درون چندان
شیره و ابابیل در و خانه ها کرده که از بوسه بر آنها یک نفس بند نمی تواند شد -

از بیرون چون گور کامنبر پر حلقه | از درون قمر خدا عروسی

درین روز تخلص خان حسب الحکم از بنگاله آمده سعادت آستان بنوس دریافت صدر و صدر و پیه بصیغه نذر و نعل و طره مصرعی بر رسم
پیشکش گذارند و در جمیع نهم شش یک و پیه خمانه بحیث ذخیره قلعه آسیر نزد سپهسالار خانخانان فرستاده شد و در اوراق گذشته
تقریبات از کیفیات احوال گسائین چاروب که در او جین گوشه اندو داشت مرقوم گشته در نیولا از او جین بهتر که از اعظم معابد
هندو است نقل مکان نموده برکنار دریای جمنابادت معبود حقیقی اشتغال دارد چون صحبت او پیرامون خاطری گشت بقصد ملاقات
او شتافتم و زمانه منتهی در خلوت بیزحمت غیر صحبت داشته شد الحقی که وجودش بغایت مغتنم است در مجلس او محظوظ و مستفیدی توان
شد روز شنبه دهم قرار دان بعرض رسانیدن که درین نزدیکی شیرے است که آزار و آسیب از در عایاد مترودین میرسد فی الفور حکم
فرمودم که فیل بسیار برده میشه را نیک محاصره نمایند و آخری است روز خود با بل محل سوار شدم چون عهد کرده ام که هیچ جاندارے را
به دست خود نیارم بنور جهان بیگم فرمودم که بندوق بیندازید با آنکه فیل از بوسه شیر قرار دارم نمیگیرد و پیوسته در حرکت است از بالای
عماری آفتاب خط انداختن کاریست عظیم مشکل چنانچه میرزا رستم که در فن بندوق اندازی بعد از من مثل او دوتی نیست که چنان
شده که سه تیر و چهار تیر از بالا فیل خطا کرده فور جهان بیگم تیر اول چنان زد که بهمان زخم تمام شد روز و شنبه دوازدهم باز خاطر را

بلاقات گسائین چدروپ رغبت افرو و سبب تکلفانه بکلمه او شتافته صحبت داشته شد سخنان بلند در میان آمد حق جل و علی غریب
توفیق کرامت فرموده فهم عالی و فطرت بلند و مدرک تند را با دانش خدا و جمع و دل از تعلقات آزاد ساخته پشت پا بر عالم و افیها
زده در گوشه تجرید مستغنی و بے نیاز شسته از اسباب دنیوی نیم گزکنه کر پاس که ستر عورت شود و پارچه از سفالین که دم آبی
توان خورد اختیار نموده در زمستان و تابستان و برسات عریان و سرد و پاره نه سبزی بر دو سوراخی که بصدر محنت و شکنجه توان گردیده در
آمدن بوسه که طفل شیر خواره را بزمست توان در آورد و بخت بودن قرار داده این دوسه بیت حکیم ثنائی علیه الرحمه مناسب حال افتاده

داشتن لعلان یکی کریمه تنگ	چون گلوگاه نای و سینه چنگ	با الفضولی سوال کرد از وی	چسبست اینجا بخشش برست دینی
بادم گرم و چشم گریان پیر	گفت هذا لمن یوت کثیر		

روز یکشنبه چهاردهم باز بلاقات گسائین رفته از وداع شدم بکلف جدائی از صحبت او بر خاطر حقیقت گزین گرانی نمود روز
مبارک شنبه پانزدهم کوچ فرموده در برابر بند را بن منزل گزیدم درین منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز رخصت شده
باله آباد و محال جاگیر خود شتافت اراده خاطر خپان بود که او درین پورش سعادت همراهی اختصاص یابد چون پیش ازین اظهار
پیشانی نمود ناگزیر جدائی او رخصت و ادم و اسب پنجاق و کمر خنجر دسته البلق جوهر دار و شمشیر خاصه و سپر خاصه مرحمت شد امید که
باز برودی و خوبی دولت حضور یابد چون مدت حبس خسرو بطول انجامیده بود بخاطر صواب اندیش رسید که پیش ازین او را محبوس
داشتن و از سعادت خدمت محروم داشتن از مرحمت دور است لاجرم بحضور طلبیده حکم کورنش کردم مجدداً تقوش جرایم او
بر لال عفو شست و شویافت و غبار خجالت و زلات از ناصیه او زدوده شد امید که توفیق رضا جوئی و سعادت بزرگی نصیب و
روزی او باد روز جمعه شانزدهم نخلص خانرا که بخت خدمت دیوانی سرکار فرزند شاه پرویز طلبیده بودم در خدمت آن مستنزد
رخصت یافت و منصب او بدستوری که در بنگاله داشت دو هزار ری ذات و به قصد سوار مرحمت فرمودم روز شنبه هفتم مقام
شده درین منزل سید نظام پسر میر سیران صدر جهان که بفوجدارای سرکار قنوج اختصاص داشت دولت ملازمت دریافت و
زنجیریل و چند دست جانور شکاری پیشکش گذرانید یک زنجیر و دو دست باز گرفته شد روز یکشنبه سیزدهم کوچ اتفاق افتاد و در نیولا
دارای ایران مصحوب پری بیگ میر شکار یک دست شتقار خوش رنگ فرستاده بود و یک دست دیگر خان عالم داده مشارالین نیز
باشتقار شاهی که بدرگاه ارسال داشته خود در راه ضایع می شود و شتقار شاهی نیز از غفلت میر شکار بچنگ گری می افتد اگر چه زنده
بدرگاه رسانند لیکن یک هفته پیش نماند و تلف شد چه نویسم از حسن و رنگ این جانور خالاسه سیاه بره بال و بر پشت پهلوی

بسیار خوشنما بود و چون خالی از غرابیت نبود با ستاد منصور نقاش که بخطاب نادور العصر سر فراز است فرمودم که شبیه آن را کشید و نگاہدارم
 دو ہزار روپیہ بمیر شکار مذکور لطف نموده خصیت فرمودم در عہد دولت حضرت عرش آشیانی انا را اندر بہانہ وزن سیر سے دام بود
 مقارن این حال بخاطر گذشت کہ خلاف ضابطہ ایشان چہا باید کرد ادلی آنکہ بدستور سابق سی دام باشد روزی گسائین جدو پ
 تقریبی گفت کہ در کتاب یہ کہ احکام دین مادرانجا مثبت است وزن سیر راسی و شش دام نوشته اند چون از اتفاقات فیہی حکم شما
 بانچہ کہ در کتاب ما است مطابق اقتاد اگر بہان سی و شش دام مقرر فرمائید بہتر خواہد بود حکم شد کہ بعد ازین در تمام مالک سی و شش
 دام منہول باشد روز دو شنبہ نوزدہم کوچ شد راجہ بجا و سنگ را بکلیک لشکر و کن تعین فرمودم اسب و خلعت مرحمت نموده شد ازین
 تاریخ تا روز کم شنبہ بست و ہشتم پے در پے اتفاق کوچ واقع شد روز مبارک شنبہ بست و نہم دار البرکت دہلی پور و دو کو قبال
 آراشگی یافت تخت بست با فرزند ان و اہل محل زیارت روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی انا را اندر بہانہ شتافتہ نزد رات گذرانیدہ
 شد و از انجا بطواف روضہ متبرکہ سلطان المشائخ شیخ نظام الدین حقی رفته استمداد بہمت نمودم و آخر ہائے روز بدولت خانہ
 کہ در سلیم گدھ ترتیب یافتہ بود نزول سعادت اتفاق افتاد روز جمعہ سی ام مقام شد چون درین مدت شکار گاہ پرگنہ پالم را حسب الحکم
 محافظت نموده بودند بعض رسید کہ آہو بسیار جمع شدہ روز شنبہ غرہ آذر ماہ الہی بعزم شکار یوز سواری نموده شد آخر ہائے روز
 در آستانے شکار ڈالہ با فراط باید در کلائی مقدار سیسی بود ہوار البایت سرد ساخت درین روز سہ آہو گیرانیدہ شد و یک شنبہ
 دوم چل و شش آہو شکار کہ دم روز دو شنبہ سویم بست و چار آہو بنوز گیرانیدہ شد و دو آہو فرزند شاہ بجان بہ بندوق زد
 روز سہ شنبہ چارم پنج آہو گیرانیدہ شد روز کم شنبہ پنجم بست و ہفت آہو شکار شد روز مبارک شنبہ ششم سید بہوہ بخارے کہ
 کو حکومت و حراست دار الملک دہلی اختصاص داشت سہ زنجیر فیل و ہیزہ راس اسب و دیگر جزویات برسم پیشکش گذرانیدہ
 یک زنجیر فیل و دیگر جزویات مقبول ما قدا و تمہ با و بخشیدم ہاشم خوشی فوجدار بعضے پرگنات میوات بسعادت آستان بوس
 سر فرازے یافت تا روز مبارک شنبہ سیزدہم در حد و دیالیم بشکار یوز مشغول بودم در عرض دوازده روز چار صد و بست و
 شش آہو گیرانیدہ بدہلی مراجعت واقع شد در خدمت حضرت عرش آشیانے شنبہ ہ بودم کہ آہو را کہ از چنگ یوز خلاص سازند
 بانکہ آسبے از ناخن و دندان با و ز سیدہ باشد زندہ مانند آن از محالات است درین شکار رحبت مزید احتیاط آہوہے چیتہ
 خوش صورتی جفہ پیش ازان کہ زخمی از دندان و ناخن بانہا برسد خلاص ساختہ فرمودم کہ در حضور نگاہ داشتہ نہایت محافظت تیماروی
 بکار برزد یک شبانروز بحال خود بودہ آرام و قرار داشتند روز دیکم تغیر فاحش در احوال آنها مشاہدہ رفت از عالمستان دست و پا را بجا و

بے قانون انداختہ می افتادند و برمیخواستند هر چند تریاق فاروقی و دیگر دواهای مناسب داده شد تاثير نکرد تا یک پاس باین کیفیت گذرانید و بان دادند درین تاریخ خبر ناخوش رسید که فرزند کلان شاه پرویز در آگره و ولایت حیات سپرد چون گلزنک شده بود زن فرزند نهایت تعلق و دوستی داشت ازین ساخته دلخراش بنایت متاثر و آزرده خاطر گشته اضطراب و بیطاعتی بسیار ظاهر ساخته است بخت و نوازی و خاطر خوبی او عنایت نامه با فرستاده ناسور درونی او را برهم لطف و عاطفت و او فرمودم امید که حق جل و علی صبر و شکیب کر است کنایه که درین قسم قضایا بهتر از تحمل و بردباری غمگساری نمی باشد و در جمیع چهار دهم التماس آغائی آغامان بمنزله آورده شد او را بسبب سبقت خدمت و طریقه بندگی موردی باین و دومان رفیع الشان ثابت است و حضرت عرش آشیانی را از اندک بر باد و رنگ میگردانید مراکتز ساخته آغائی آغامان را از همشیره من شاه زاده خانم گرفته بخدمت محل من مقرر فرمودند از آن تاریخ سی و سه سال است که در خدمت من می باشد و خاطر ایشان را بقاییت عزیز دگر می میدارم و ایشان با خلاص خدمت سلسله کرده اند در هیچ سفری و یورش با داده و اختیار خویش از ملازمت من محروم نمانده اند چون کبریا ایشان را دریافت التماس نمودند که اگر حکم شود و در دلی اقامت گزیده آنچه از عمر باقی باشد بدعا گوئی صرف سازم که دیگر مرا طاعت نقل و حرکت نماند و از آمد و شد محنت و صعوبت می کشم و از سعادت مندیهای ایشان آنکه بخدمت عرش آشیانی هرسال واقع شده اند مجمل آسودگی ایشان را منظور داشته حکم فرمودم که در دلی توقف نمایند و در اینجا بخت خود با غی و سراسر و مقبره ساخته اند مدتی است که تمهید آن مشغول اند انقصه مراعات خاطر آن قدیم الخدمت را مطمح نظر داشته بمنزل ایشان رسیده شد و بسید بهوه حاکم شهر تاکید فرمودم که در لوازم نگه داری و پاس خاطر ایشان چنان تاکید نماید که از هیچ رگبزر غبار کلفتی بر جواسی خاطر ایشان نه نشیند و درین تاریخ راجه کشد اس بمنصب دو هزار و سیصد سوار از اصل و اضافه سر بلندی یافت چون سید بهوه خدمت و جوداری دلی را چنانچه باید تقدیم رسانیده بود و مردم آنچند و از حسن سلوک او نهایت رضامندی داشتند بدستور سابق محافظت و محارست شهر دلی و فوج دلی اطراف آن بشا را لیه مقرر فرموده بمنصب هزار و سیصد سوار از اصل و اضافه سرفراز ساخته فیل مرحمت نموده خدمت نمودم و در شب پانزدهم میرزا داس را بمنصب دو هزار و سیصد سوار و عنایت علم و فیل امتیاز بخشیده بصوبه دکن تعین فرمودم شیخ عبدالحق دهلوی که از اهل فضل و ارباب سعادت است در بن آمدن دولت ملازمت و ریافت کتابی تصقیف نموده بود و شملبر احوال مشایخ هند نظر در آمده خیال که زحمات کشیده مدت است که در گوشه دلی بوضع توکل و تجرید بسر بردم و گرامی است صحبتش بے ذوق نیست با نولع مراحم و لغو از سر کرده رخصت فرمودم و در یک شب پانزدهم از دلی کوچ کرده شد

روزی جمعه بیست یکم برپا شد و اول سعادت اتفاق افتاد بر گانه مذکور وطن مالوف مترب خان است آب و هوایش معتدل و
 زمینش قابل مقرب خان و انجا باغات و عمارات ساخته چون مکرر تعریف باغ او بعرض رسیده بود خاطر را بسیار آن رغبت افزود
 روز شنبه بیست و دوم با اهل حرم از سیران باغ محظوظ گشتیم به تکلف باغی است بغایت عالی و دلنشین آنچه دیوار بخت
 دور آن بر کشیده و حیا با نماز و پیش بسته میمند و چهل بیگانه است و در میان باغ حوضی ساخته است طول و ویست و بیست
 و ربع عرض و ویست و ربع و در میان حوض صفه باستانی بیست و دو و ربع مربع و هیچ درخت گرم سیر و سرد سیر
 نیست که در آن باغ بناش از درختها میوه دارد که در ولایت میشود حتی نهال پسته سبز شده سرد و باغ خوش قد با نام دیده شد
 که تا حال باین خوبی و لطافت سرو و بنظر در نیامده باشد فرمودم که سرد و با را بشمارند و بعد درخت بشمار و در اطراف حوض
 عمارات مناسب اساس یافته هنوز در کارند و دو و شنبه بیست و چهارم خنجر خان که حراست قلعه احمد نگر بعهده دست منصب دو
 هزار و پانصد سی قات و هزار و ششصد سوار تاز گشت روز یکم شنبه بیست و ششم حضرت دایه العالیایا فرزند شاه جهان با پسر
 از صبیبه آصف خان گرامت فرمود هزار مرز نگذار اینده التماس نام نمود امید بخش نام کردم امید که قدش برین دولت مبارک و
 فرخنده باد و روز مبارک شنبه بیست و هفتم مقام شد و برین چند روز از شکار جزر و توغده می محظوظ بودم جزر بود و فرمودم که وزن
 کردند و سیر و یک پا و جهانگیری برآمد و الباقی و دو سیر و نیم پا و توغده می کلان یک پا و از جزر بود کلان تر شد و روز مبارک شنبه
 پنجم دیماه آنی در مقام اکبر پور از کشتی برآمد و براه خشکی نهضت موکب اقبال اتفاق افتاد و آنرا اگر در منزل مذکور که در و در
 برگانه پوریه واقع است یکصد و بیست و سه کرده براه در پاکر بود و یک کرده براه خشکی است و بیست و چهار کوچ و هفده مقام طی منزل
 شد و سواست این یک هفته در بر آمدن شهر و دوازده روز و در پالم بحبت شکار توقف نموده بودم که یکی هفتاد و روز باشد و برین
 تاریخ جهانگیری قلی خان از بهار آمده و دولت زمین بوس دریافت بعد هر دو پیه بریم نذر گذرانیده از روز مبارک شنبه
 گذشته تا روز یکم شنبه یازدهم پله و پله کوچ واقع شد و روز مبارک شنبه دوازدهم از سیر باغ سهند خوش وقت گستم از باغهای
 قدیمی است و درختهاست سال رسیده و در طراوتی که پیش ازین داشت نمانده معذرا غنیمت هست خواهی دلیسی که از زراعت
 و عمارت صاحب وقت است محض بحبت مرمت این باغ و اگر وری سهند ساخته پیش از ساعت کوچ از دارالخلافه اگر خدمت
 فرموده بودم و بقدر ترتیب و مرمت نموده مجدداً تأکید کرده شد که اکثر درختهای کهنه به طراوت را و در ساخته نهالهای تازه باشند عاقبتی
 را از سهند و مفاد او و عمارت های قدیم را تعمیر نمایند و دیگر عمارات از حمام و غیره در جای مناسب حکم شد که اساس نهال و بنیاد و دست بیگانه

که از لکریان عبداللہ خان است بمصب ہفتصدی ذات و پنجاہ سوار سرفراز گشتہ مظہر حسین سپردوزیر خان بمصب ہشتصدیت
و سیصد سوار قمار گشتہ شیخ قاسم بخدست صدیہ دکن بخصت شد روز مبارک شنبہ نوروز و حم حسب التماس فرزند سعادت مند شاہجہان
بتزل او تشریف از رانی فرمودم بحبت ولادت فرزند می کہ حق جل و اعلیٰ کراست فرمودہ جشن عالی آراستہ پیشکش کشید از ان جملہ
شمشیر نیمہ یک آویز کہ کار زندگیت و قبضہ و بند باز آن از نیلم فرنگ تراش ترتیب یافتہ الحق پاکیزہ و مطہر و ساخته شدہ دیگر فیلیست
کہ راجہ بگلانہ و پربان پور بآن فرزند گذرانیدہ بود چون آن فیل خوش صورت و خوش فعل است داخل فیلان خاصہ حکم شد مجموع
قیمت پیشکش آنچہ قبول و مقبول افتاد یک لک دسے ہزار روپیہ باشد و قریب چہل ہزار روپیہ بوالدہ مادولی نعمت ہاسے خود
گذرانیدہ درین ایام سید با نیزہ بخاری نو جدار صویہ بکریک اس رنگ کہ در خردی از کوہ آورده در خانہ پرورش دادہ پیشکش فرستادہ
بود بنظر گذشت بغایت خوش آمد از قسم مار خور و قوچ کوہی بسیار دیدہ شد کہ در خانہ پرورش یافتہ اما رنگ بنظر در نیامد بود
فرمودم کہ باز بربری کیجا نگاہ دارند تا جفت شود و نتاج ہم رسد بے تکلف نسبتی باز خور و قچار نہاد و سید با نیزہ بمصب ہزاریت
و ہفتصد سوار سرفراز شد روز و شنبہ سبت و سوم مقیم خانرا خلعت واسپ فیل و کپوہ مرحمت سرفراز ساختہ بصوبہ بہار لعین ہم
روز یک شنبہ سبت نہم بر لب آب بیاہ جشن فرزند اقبال مند شاہجہان عریب یافت و ہمدین روز راجہ بکر حاجیت کہ بجا مرہ
قلعہ کانگرہ اشتغال دار و بکیت عمن بعضیہ مدعیات حسب الحکم بدرگاہ آمدہ سعادت آستانہ بنوس در یافتہ روز و شنبہ سے ہم
فرزند شاہجہان بکیت دیدن عمارات دولت خانہ کہ تبارگی احداث یافتہ وہ روز رخصت گرفتہ بلا ہور شافت و راجہ بکر حاجیت
بغایت خجہ خاصہ و خلعت واسپ سرفراز گشتہ بخدست محاصرہ قلعہ کانگرہ مراجعت نمودہ روز کم شنبہ دوم بہمن ماہ الہی باغ
کلا نور پور و دو کوکب مسعود آراستگی یافت درین زمین حضرت عرش آشیانے بر تخت خلافت جلوس فرمودہ اند چون خبر نزد یک
رسیدن خان عالم بدرگاہ رسید ہر روز یکے از بندہ ہارا بکیت سرفرازی او برسم استقبال فرستادہ با انواع و اقسام مراحم و
نوازش پایہ عزت و منزلت او افزودم و عنوان فرامین را بمصرعی یا پتی بدیہ مناسب مقام زینت بخشید بہ عنایت ہاسے سرشار مخصوص
ساختم از جملہ یک مرتبہ طرہ جانگیری فرستادہ این مطلع بر زبان قلم آمد۔

بصوت فرستادہ ام بوسے خویش	اگر آدم تر از دو تر بوسے خویش
روز مبارک شنبہ سوم در باغ کلا نور خان عالم سعادت آستانہ بنوس سرفرازی یافت حد ہر ہزار روپیہ بصیغہ تدر آور و پیشکش خود را بر در خواہ گذرانید زنبیل بیگ ایچی برادر م شاہ عباس با مرسلہ شایہ و تقایس آن دیالکہ بہم سوغات ارسال داشتہ اند متعاقب می رسد از	

عنایات و عزت که برادرم بخان عالم می فرمودند اگر تفصیل مرقوم گردد جل بر اغراق خواهد شد بهواره در محاورات خان عالم خطاب میکردند
 و هر گاه از خدمت خود جدا نمیداشتند بحسب اتفاق اگر روزی یا شبی در خانه خود خواسته بسر بود بکافه بمنزل او تشریف
 برده پیش از پیش اظهار محبت می فرمودند روزی در فرخ آباد شکار قمر غنچه طرح افگند بخان عالم حکم تیراندازی فرمودند مشارالیه
 از راه ادب کمانه باد و تیر پیش آورد و شاه پنجاه تیر دیگر از ترکش خاصه لطیف نمودند قضا را ازین تیر با پنجاه تیر لشکری رسید و
 دو تیر خطا می شود انگاه بچند از ملازمان او که در مجالس و محافل راه داشتند حکم تیراندازی میفرمایند اکثری خوب می اندازند
 از جمله میر یوسف قزاقی تیر زده که از دو خوک پران گذشته و استاد های بساط قرب بے اختیار آفرین می کردند و در هنگام
 رخصت خان عالم را و راغوش عزت گرفته التفات بسیار اظهار نمودند و بعد از آنکه از شهر برآمده باز بمنزل او تشریف آورده غنچه را خواسته
 و داع کردند از نقایس و نوادر روزگار که خان عالم آورده الحق از تائیدات طالع او بود که چنین تحفه بدست افتاد مجلس جنگ
 صاحبزبان است با نقیمش خان و شبیه آنحضرت و اولاد امجاد و امر او عظام را که در آن جنگ بسعادت همراهی اختصاص داشتند
 کشیده و نزد یک بر صورتی نوشته که شبیه کیست و این مجلس مشتمل است بر دولیت و چهل صورت و مصور نام خود را با غنچه
 شاه رنجه نوشته کارش بجایت بچته و عالی است و بقلم استاد بهزاد مناسبت و مشابعت تمام دارد اگر نام مصور نوشته نبوده
 گمان می شد که کار بهزاد باشد و چون بحسب تاریخ او پیشتر است اغلب ظن آنکه بهزاد از شاگردان اوست و بروش او متفق گشته
 این گرامی تحفه از کتابخانه علین مکانی شاه اسمعیل ماضی و یا از حضرت شاه طهماسب بسرا برادرم شاه عباس انتقال یافته و
 صادقی نام کتاب در ایشان زودیده بدست شخصی فروخته قضا را در صفایان این مجلس بدست خان عالم می افتد و بشاه نیز خبر میرسد
 که او چنین تحفه بدست آورده و بهم رسانیده به بهانه تماشا از و طلب میفرمایند خان عالم بهر چند خواست که بطالفت الحیل بگذراند
 چون کمر بهباله اظهار فرمودند ناگزیر بخدمت ایشان فرستاده شاه بجزودیدن شناخته اند روزی نزد خود نگاه داشته غایت
 چون توجه خاطر را با مثال این نقایس میداند که در چه مرتبه است از خواستن تیر و کله و جزوی بحد الله که مضائق نیست حقیقت را
 بخان عالم ظاهر ساخته باز بمشارالیه لطف نمودند و وقتیکه خان عالم را براق میفرستادم بشناس نام مصور را که در شبیه کشی رکیکیان
 روزگار است همراه داده بودم که شبیه شاه و همایون دولت ایشان را کشیده و یا روشیه اکثری را کشیده بود و بنظر در آورده و خصوصاً

ل نقیمش خان آنچنین در نسخا بنظر آمد و صواب آنکه نقیمش یا توغتمش نوینند مراد از آن مصاف امیر تیمور صاحبقران یا توغتمش خان بادشاه
 دشت قباقران است که احسان فراموش کرده بر مالک صاحبقران مایه افتاده بود ۱۲ امیر علی

شبہ شاہ برادر م را بسیار بسیار خوب کشیده بود چنانچه بہر کس از بندہاے ایشان نمودم عرض کردند کہ بسیار خوب کشیده ہمدین
 ایچ قاسم خان بادلیان و بخشی لاہور دولت زمین بوس دریا قندلشند اس مصور بغایت فیل سرفراز شد بابا خواجہ کہ از لکیان
 صوبہ قندھار است بمصب ہزاری ذات و پانصد و پنجاہ سوار ممتاز گشت روزہ شنبہ ششم مارالہامی اعتماد الدولہ لشکر خوراسمان
 و دبا آنکہ ضبط صوبہ پنجاب لہند و کلاے ایشان مقرر است و در ہندوستان نیز جاگیر متفرقہ دارند پنج ہزار سوار بنظر و آوردن چون
 دست کشمیر آنقدر نیست کہ محصولش بجعی کہ ہمارہ ملازم موکب اقبال اند و فاکند و از طنطنہ نہضت را یات جلال نریخ غلات
 و جوبات بہ تغیر اعلیٰ رسیدہ بود بخت رفاہیت عامہ غلاق حکم شد کہ بندہاے کہ در کاب اند سامان مردم خود نمودہ معدودی
 کہ ناگزیر اند ہمراہ گرفتہ تہہ بحال جاگیر خود ہارخصت نمایند و بچنین در تخفیف دادن چارواہا و شاگرد و پیہ نہایت تاکید و احتیاط مرعی
 دارند روز مبارک شنبہ دہم فرزند اقبال سند شاہجان از لاہور آمدہ سعادت قدمبوس دریافت جانگیر قلیخان را بخلعت اسپ
 و فیل سرفراز ساختہ بابرادران و فرزندان بصوبہ دکن رخصت فرمودم و درین تاریخ طالب آلے بخطاب ملک الشعرا خلعت
 امتیاز پوشیدہ اہل اوزائل است یک چندی با اعتماد الدولہ می بود چون رتبہ سخنش از ہمگان در گذشت در ملک شعراے
 پای تخت منتظم گشت این چند بیت از دست۔

ز غارت چنت بر بہار تھا است	کہ گل بدست تو از شلخ تازه برآمد	لب از گفتن چنان بستم کہ گوئے	دہان بر چہرہ زخمی بود و بوشد
عشق در اول و آخر ہمہ ذوق است و سماع این شرابے است کہ ہم بختہ و ہم خام خوش است			
کس بجای جوہر آئینہ بودے	بے رونما ترا بتو کے می نمودے	دولب دارم کی درمی پرستے	کیے در عذر خواہی ہای بستے
روز دوشنبہ چار و ہم حسینے پسر سلطان قوام رباعی گفتہ گذرانید			
گردے کہ ترا ظرف دامن ریزد	آب از رخ سرمہ سلیمان ریزد	اگر خاک درت با متحان بشارند	از وی عوق جبین شان ریزد
معمد خان درین وقت رباعی خواند مرا بغایت خوش آمد و در بیاض خود نوشت۔			
زہم بفرق خود چشائی کہ چہ شد	خون ریزی و آتش فشائی کہ چہ شد	ای غافل الا کہ تیغ ہجر تو چہ کرد	خاکم بشارت ما بدائی کہ چہ شد
طالب صفائے الاصل است و مرغوان شباب بلباس تجرید و قلندری گذارش بکشمیر افتاد و آنہ خوبے جاد و لطافت آب ہوا دل نہاد آن ملک شدہ توطن و تامل اختیار کرد بعد از فتح کشمیر بخدمت عرش آشیائے پیوستہ و در ملک بندہاے درگاہ انتظام			

یافتہ الحال عمرش قریب بصد رسیدہ و در کشمیر بفرارغ خاطر با فرزند ان و متعلقان بدعاے دولت ابد قرین مشغول است چون بعرض رسید کہ در لاهور میان شیخ محمد میر نام درویشی است سندی الاصل بغایت فاضل و متراض و مبارک نفس و صاحب حال و در گوشہ توکل و عزت منزوی گشتہ از فقر غنی و از دنیا مستغنی نشسته است بنا برین خاطر حق طلب بے ملاقات ایشان قرار نگیرد و بدیدن ایشان رغبت افزود چون بہ لاهور رفتن متعذر بود و رقعہ بخدمت ایشان نوشتہ شوق باطن را ظاہر ساختم و آن عزیز با وجود کبر سن و ضعف بنہ تصدیعہ کشیدہ تشریف آورد و مدت ممتد تنہا با ایشان نشستہ صحبت مستوفی داشتہ شد الحق ذات شریف است و درین عمر بغایت غنیمت و عزیز الوجود این نیازمند از خود برآمدہ با ایشان صحبت داشت و بسا سخنان بلند از حقایق و معارف استماع افتاد ہر چند خواستم نیازے بگذرانم چون پائی بہت ایشان را ازان عالی تر یا فتم خاطر با ظہار این مطلب رخصت نداد و پست آہو سفید بکیت جاے نماز با ایشان گذرانیدم فی الفور وداع شدہ بہ لاهور تشریف برد و نہ روز کم شنبہ بیست و سویم در حوالے دولت آباد نزول سوکب اقبال اتفاق افتاد و دختر باغبانے بنظر درآمد با برکت و ریش انبوه مقدار یک قبضہ ظاہر شہر بردان مشتہ در میان سینہ ہم موسے برآمدہ اما پستان ندارد و بفرس دریا فتم کہ باید فرزند نشود گفت کہ مرا تا حال حیض نشدہ و این دلیلست بران بچہ ای از عورات فرمودم کہ بگوشہ برودہ ملاحظہ نمایند کہ سبب اختلالی باشد معلوم شد کہ از دیگر عورات سر موسے تفاوت ندارد بنا بر عذابت درین جریدہ اقبال ثبت افتاد و روز مبارک شنبہ بیست و چہارم با قرخان از ملتان آمدہ سعادت زمین بوس دریافت و در اوراق گذشتہ مزوم گشتہ کہ الہ داد پسر جلال باریکی از لشکر ظفر اثر فرار نمودہ راہ ادبار پیش گرفت و رینولا ندامت گزیدہ با شنائی با قرخان با اعتماد الدولہ ملتمی شد کہ شفاعت گناہ من نمایند حسب الالتماس ایشان حکم فرمودم کہ اگر از کردہ خود پشیمان گشتہ روی امید بدرگاہ ہند زلات جہاریم او بعفو مقرون گردد و درین تاریخ با قرخان او را بدرگاہ آورد و مجدداً شفاعت اعتماد الدولہ آثار خجالت و غبار ندامت بزال عفو از ناصیہ احوال او شست و شو یافت سنگرام زمیندار جو بختاب راجگی و منصب ہزاری ذات و پانصد سوار و عنایت فیل و خلعت سرفراز شد غیرت خان فوجدار میانہ دو آب بمنصب ہشتصدی ذات و پانصد سوار ممتاز گشت خواجہ قاسم بمنصب ہفتصدی ذات و دودھ و پنجاہ سوار فرق عزت برافراخت بہ تہمتن بیگ پسر قاسم کہ بمنصب پانصدی ذات و سید سوار محنت شد بہ خانقاہ لم فیل خاصہ معہ تلایر عنایت نمودم ازین منزل با قرخان را بمنصب ہزار و پانصدی ذات و پانصد سوار سرفراز فرمودہ باز بصوبہ داری رخصت فرمودم روز دوشنبہ بیست و ہشتم پرگنہ کردہی کہ بر ساحل بہت واقع

است محل نزول موکب اجلال و اقبال گشت چون این کوستان از شکارگاه های مقرر است حسب الحکم قراولان پیشتر آمده
 جرگه ترتیب داده بودند و در کم شنبه غره اسفندارند ماه آگهی شکاری را از شش کرده مسافت رانده روز مبارک شنبه دویم بشاخند
 در آورده اند یکصد و یکراس از قوچ و چکاو و شکار شد چون مهبت خان مرتبا بود که از سعادت حضور محرومی داشت بالتماس
 او حکم فرموده بودم که اگر از نسق آن مهم اطمینان حاصل کرده باشد و از هیچ رگبزدل نگرانی ندارد و افواج را در تحتانجات
 گذاشته جریده متوجه درگاه شود و درین روز سعادت آستانه بس در یافته صدر مرنذر گذرانید خان عالم بمنصب پنجزار نجات
 و سه هزار سوار سرفراز گشت مقارن این حال عرض داشت نورالدین قلی از راه پونج رسید نوشته بود که گریوها را حتی الامکان
 اصلاح داده هموار ساخته بودم قضا را چند شبانروز بارندگی شد و بالای کوتل با ارتفاع سه و بیست و پنج برف افتاده هنوز
 می بارید اگر بیرون کوه تا یک ماه توقف نمایند عبور ازین راه میسر است و الا دشواری نماید چون عرض ازین عنایت
 دریافت موسم بهار و شکوفه زار بود از توقف فرصت از دست می رفت ناگزیر عطف عنان نموده براه پگلی و دوتور
 نهضت رایات اقبال اتفاق افتاد و در جمعه سوم از دریای بهت عبور واقع شد با آنکه آب تا کم بود چون بغایت تند
 میرفت و مردم در گذشتن محنت می کشیدند حکم فرمودم که دو دست زنجیر فیل بر سر گذار با برده اسباب مردم بگذرانند جمعی که
 ضعیف و زبون باشند نیز سواره عبور نمایند تا آسیب جانی و مالی به نامرادی نرسد و درین تاریخ خبر فوت خواجه جهان رسید او
 از بنده های قدیم و خدمتگاران زمان شاهزادگی بود اگر چه در آخر از ملازمت سن جدا شده و روزی چند بخدمت
 عرش آشیانی پیوست چون بجای بیگانه نرفته بود بر خاطر مچندان گران نیامد چنانچه بعد از جلوس رعایتی که در محلیه او
 نگذاشته بود فرمودم تا آنکه بمنصب پنج هزار می یافت و شرح احوال او به تقریبات درین جریده
 اقبال ثبت افتاده خدمات عمده را منتهی شد و در کارها طرفه کمی داشت غایتا از کسب قابلیت و استعداد ذاتی او و
 دیگر جزئیات که پیرایه جوهر انسانی است به نصیب بود و درین راه ضعف قلبی بهر ساینده روزی چند با وجود کمترین
 در رکاب سعادت بسر برد چون ضعف او اشتداد یافت از کلا نوز رخصت گرفته بلا هوشتافت و در انجا با جل طبعی در
 گذشت روز شنبه چهارم ماه مذکور قلعه رهناس مخیم اردو به ظفر قرین گشت قاسم خان را بغایت اسب و شمشیر و
 پریم نرم خاصه سرفراز ساخته رخصت لاهور فرمودم با غنچه بر سر راه واقع بود سیر شکوفه کرده شد و درین منزل تیهو بهر رسید
 گوشت تیهو از کبک لذیذ تر است روز یکشنبه پنجم میرزا حسن پسر میرزا رستم بمنصب هزار می ذات و چهار صد سوار ممتاز

گشت بصوبہ دکن تعین شد خواجہ عبداللطیف قوش بیگی نیز بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار سرفرازی یافت درین نثرین
گلے نظر و آمد و درون سفید و بیرون سرخ و بعضی درون سرخ و بیرون زرد و بغاری لاله میگانه میگویند و بپندی تہل بعضی
زمین است چون گل کنول مخصوص آب است این را تہل کنول نامیدہ اند یعنی کنول صحرائی روز مبارک شنبہ نهم عرضداشت
دلا در خان حاکم کشمیر نوید رسان فتح کشتوا گشت تفصیل این اجمال بعد از رسیدن او بیایہ سرریجاہ و جلال رقمزدہ
کلاک و قالیچ نگار خواجہ شد فرمان مرحمت عنوان با خلعت خاصہ و خنجر مرصع فرستادہ محصول یکسالہ ولایت مفتوحہ بجلدوی
این پسندیدہ خدمت عنایت شد روز شنبہ چار دهم مقام حسن ابدال محل نزول رایات جلال گشت چون کیفیت راہ و
خصوصیات منازل و ضمن وقایع پورش کابل مرقوم شدہ بہ تکرار بہر داخت ازین جا تا کشمیر منزل بمنزل نوشتہ خواہد شد
انشاء اللہ تعالیٰ از تاریخہ کہ بمنزل اکبر پور مبارکی و خیریت از کشتی برآمدہ تا حسن ابدال یکصد و ہفتاد و ہشت کردہ مسافت
در عرض شصت و نہ روز بحمل و ہشت کوچ دیک مقام طریش چون درین منزل چشمہ پر آبے و آبشاری و حوضی در غایت
لطافت واقع است دو روز مقام فرمودہ روز مبارک شنبہ شانزدہم جشن و زن قمری ترتیب یافت سال پنجاہ و
سوم بحساب شہور قمری از عمر این نیازمند در گاہ مبارکی آغاز شد چون ازین منزل کوہ کوتل و نشیب و فراز بسیار در پیش
بودہ بیک دفعہ عبور اُردوے گیہان پوے دشواری نمود مقرر گشت کہ حضرت مریم زمانے بادگیر گیہان روزی چند
توقف فرمودہ با سودگی تشریف آرند مدار الملک اعما و الدولۃ الخاقانی و صادق خان بخشی و ارادت خان میر سامان با علمہ
بیوتات و کارخانجات بمرد و عبور نمایند و همچنین رستم میرزاے صفوی خان عظم و جمعی از بندہ ہا براہ پونج رخصت یافتند
و موکب اقبال جریدہ با چندے از منظور ان بساط قرب و خدمتگاران ضروری روز جمعہ ہفتدہم سہ و نیم کردہ کوچ نمود
در موضع سلطان پور بمنزل گزیدہ درین تاریخ خبر فوت رانا امر سنگہ رسید کہ در او دیو پور با جل طبعی مسافر راہ عدم شد جگت سنگہ
نیرہ و بھیم پسر او کہ در ملازمت می باشند بخلعت سرفرازی یافتند و حکم شد کہ راجہ کشد اس فرمان مرحمت آمیز با خطاب
رانا و خلعت و اسب و فیل خاصہ بجت کنور کرن بردہ مراسم تعزیت و تہنیت بتقدیم رساند از مردم این مرز و بوم ستیاء
افتاد کہ در غیر ایام برسات کہ اصلاً اثرے از ابر و صاعقہ نباشد آوازے مانند لصدائے ابرازین کوہ بگوش میرسد و این
کوہ را گرج می نامند بعد از یک سال و دو سال البتہ چنین صدائے ظاہری شود و این حرف را مکرر در خدمت حضرت
عرش اشیائے نیر شینہ ہ بود و چون خالی از غرابے نیست نوشتہ شد و العلم عند اللہ روز شنبہ ہیز دهم چار کردہ و نیم

گذشته در موضع سنج نزول اجلال واقع شد ازین منزل داخل پرگنه هزاره اتقار لغت روز یکشنبه نوزدهم سه کرده و سه پا و در
 نوزدهم در موضع نوشهره منزل شد ازینجا داخل دهن تور است چند آنکه نظر کار میکرد و چاک با سه سبز در میان گل تهل
 کنول و قطعه گل سرشت شگفته بود و بغایت خوش می نمود روز دوشنبه بستم سه و نیم کرده کوچ کرده در موضع سله و رود
 موکب مسعود اتفاق افتاد و هابت خان از قسم جواهر و مرصع آلات موازے شصت هزار روپیه پیشکش گذرانید
 درین سرزمین گلی بنظر در آمد سرخ آتشین با ندام گل ختمی اما از و خرد و چندین گل یکجا نیک بیکدیگر شگفته از دور
 چنان نماید که گویا یک گل است در غش مقدار درخت زرد آلود می شود و درین دامن کوه خود و نیز بسیار بود و رغایت
 خوشبختی رنگش از نقشه کمتر و در سه شنبه بستم و یکم سه کرده طے نموده در موضع ملکه نزول اقبال واقع شد درین
 روز هابت خان را بخدمت بنگش رخصت فرموده اسپ و فیل خاصه و خلعت باو بستین مرحمت نمود امروز تا آخر
 منزل تقاطع بود شب کم شنبه بستم و دوم نیز باران شد وقت سحر برف بارید و چون اکثر راه بسته بود از باران نفوذی
 بمرسانید چارواکے لاغر هاب اتفاقا بر تخت بستم و پنج زنجیر فیل از سرکار خاصه شریفه تصدق شد بجهت باریدگی
 دور و مقام فرمودم روز مبارک شنبه بستم و سوم سلطان حسین زمیندار بکلی دولت زمین پوس دریافت اینجا داخل
 ملک بکلی است از غرایب اتفاقات آنکه در وقتیکه حضرت عرش آشیانی میرفتند درین منزل برف باریده بود و
 الحال نیز باریده درین چند سال اصلا برف نیاید ملک باران هم کم شده بود روز جمعه بستم و چهارم چهار کرده
 طے نموده در موضع سوادنگر محل نزول موکب منصور گشت درین راه هم آنچه بسیار بود و درخت زرد آلود شفا لوی
 صحرا اشکوفه کرده سراپا در گرفته بود و درختها صوبه چون سرودیده را قریب میداد و روز شنبه بستم و پنجم
 قریب به نیم کرده در نور دیده ظاهر گچکه بود و موکب مسعود آراستگی یافت روز یکشنبه بستم و ششم لشکار
 کبک سوار شده آخر با سه روز بالتاس سلطان حسین بمنزل او تشریف برده پای عرش در امثال و اقران اقوام
 حضرت عرش آشیانی نیز بمنزل او تشریف برده بودند از قسم اسپ و خجرو باز و جبه پیشکش کشید اسپ و خجربا و بخشیده
 فرمودم که باز و جبه را اگر بستم آنچه بر آید بنظر خواهد گذرایند سرکار بکلی سه و پنج کرده در طول و بستم و پنج در عرض
 است مشرق رویه کوستان کشمیر و بر سمت مغرب الملک بیارس و بجانب شمال گنور و بجانب جنوب گلر واقع است
 در زمانه که صاحبقران گیتی ستان فتح هندوستان نموده بدار الملک توران عنان اقبال معطوف داشته اند میگویند

پانچس

که این طایفه را که ملازم رکاب نصرت قباب بودند درین حدود مقام مرحمت گذاشته اند میگویند که ذات اقدس الهی
 نمیدانند که در آن وقت کتان ترانیا که بود چه نام داشته الحال خود لاهوری محض اند و زبان چنان متکلم و حقیقت مردم و هفتوز نیز برین
 قیاس است و در زمان عرش آشیانی شاه رخ نامی زمیندار و هفتوز بود الحال بهادر سپهراست اگر چه با هم نسبت خویشی و پیوند دارند
 لیکن نزاعی که لازم میزند زمینداران است همیشه بسرحد و حد و میباشند آنها پیوسته و در تخواه آمده اند سلطان محمود پدر سلطان حسین شاه رخ
 هر دو در وقت شاهزادگی در ملازمت من رسیده بودند با آنکه سلطان حسین هفتاد ساله است در قوای ظاهری او اصلا فتوری راه
 نیافته و تاب و طاقت سواری و ترو و چنانچه باید دارد درین ملک بوزه می سازند از زمان و برنج که آن را سر میگویند غایت
 از بوزه بسیار تمند ترو و مدار خوراک این مردم بر سر است و هر چند کهنه تر باشد بهتر است و این سر را در خم کرده و سر خم را
 محکم بسته دو سال و سه سال در خانه نگاه می دارند و بعد از آن زلال رودی خم را گرفته آنرا آچمی می نامند و آچمه ده ساله
 هم می باشد و پیش آنها هر چند کهن سال تر بهتر و اقل مدت یک سال است سلطان محمود کاسه کاسه ازین سر میگرفت و لاجرم
 می کشید سلطان حسین هم ملتمس است و بجهت من از فردا عیالیش آورده یکبار برای امتحان خوردم پیش ازین هم خورده شده
 بود کیش مشی است اما خال از کهنه نیست معلوم شد که اندک بنگی هم همراه می سازند و در خمارش غلبه میکند اگر شراب
 نباشد بالضرورت بدل شراب تواند شد از میوه باز رو آلود و شفتا بود و امرود می شود چون تربیت نمی کنند همه خود دوست و
 همه ترش و ناخوش می باشد از سر شگوفه آنها مخطوط می توان شد خانه و منازل هم از چوب است بر دوش اهل کشمیر میسازند
 جانور شکاری هم میرسد اسب و استر و گاو و گاو میش می دارند و بز و مرغ فراوان است استریش ریزه می شود بجهت
 بادگران بکار نمی آید چون بعرض رسید که چند منزل پیشتر آبادانی که غله آنجا با رودی ظفر قرین کفایت کند نیست حکم شد
 که پیشخانه مختصر بقدر احتیاج و کار خانجالت ضروری همراه گرفته فیلمان را تخفیف دهند و سه چهار روز آذوقه بگیرند و از ملازمن
 رکاب سعادت چند می همراهی گزیده بقیه مردم بسر کردگی خواجه ابوالحسن نجشی چند منزل عقب می آمده باشند و با کمال
 احتیاط و تا کید به مقصد زنجیر فیل بجهت پیشخانه و کارخانه جات ناگزیر نمود و منصب سلطان حسین چهارصدی ذات و سیصد
 سوار بودند درین وقت منصب ششصدی ذات و سیصد و پنجاه سوار سر فرازان یافت و خلعت و خنجر مرصع و فیصل
 مرحمت فرمودم بهادر و هفتوزی بکک لشکر بنگش تعیین است منصب او را از اصل و اضافه دو صدی ذات و یک صد
 سوار حکم شد و در کم شنبه بیست و نهم پنج گروه و یکپاؤ کوچ نموده از پل رودخانه نین سکه گذشته منزل گزیدم این نین سکه

از طرف شمال بجانب جنوب میروند و این رودخانه از میان کوه دارو که مابین ولایت بدخشان و تبت واقع است برآمده
چون در نیجا آب مذکور دو شاخ شد بجهت عبور لشکر منصور حسب الحکم دو پل از چوب مرتب ساخته بودند یکی در طول پل
دره دو ویم چهارده و در عرض هر کدام پنج درع و درین ملک طریق ساختن پل آن که در قتلای شاهدار بروی آب
می اندازند و هر دو سر آن را بسنگ بسته استحکام میدهند و تخته چوب های سطر بروی آن انداخته بمیخ و طناب تو
مضبوط می سازند و باندک مرسته سالها سال بر جا است القصه فیلان را پایاب گذرانیده سوار و پیاده از روی پل
گذشته سلطان محمود نام این رودخانه را نین سک کرده یعنی راحت چشم نام نهاده روز مبارک شنبه سیم قریب سه
ونیم کرده در نور دیده برب رودخانه کشن گنگا منزل شد درین راه کوتله واقع است بغایت بلند ارتفاع آن یک ونیم
کرده سر نشیب یک ونیم کرده و این کوتل را پیم درنگ می نامند و جهتسمیه آن که بزبان کشمیری پنبه را پیم میگویند
چون حکام کشمیر داروغه گذاشته بودند که از بار پنبه تمغا بگیرند و درین جا بجهت گرفتن تمغا درنگ می شد بنا برین پیم
درنگ شهرت یافته و از گذشت پل آبشاری است در نهایت لطافت و صفا پیاله های معتاد را برب آب
و سایه درخت خورده و قف شام بمنزل رسیدم برین رودخانه پل بود از قدیم پنجاه و چهار دره در طول و یک نیم
در عرض که پیاده می گذشتند حسب الحکم پل دیگر در محاذی آن ترتیب یافته طول پنجاه و سه دره و عرض سه دره
چون آب عمیق و تند بود فیلان را برهنه گذرانیده سوار و پیاده و اسب از روی پل گذشته حسب الحکم
حضرت عرش آشیانی سران از سنگ و آهک در غایت استحکام بر فراز پشته مشرف بر آب اساس یافته
یک روز به تحویل مانده معتمد خان را پیشتر فرستاده شده بود که بجهت تخت نشستن و آراستن جشن نوروز
سرزمینی که ارتفاع و امتیاز داشته باشد اختیار نماید اتفاقاً از پل گذشته مشرف بر آب
پشته واقع بود و سبزه خرم بر فراز آن سطحی پنجاه دره گویا کار فرمایان قضا و قدر بجهت چنین روزی مهیا
داشته بودند مشا را لیه لوازم جشن نوروزی را بر فراز آن پشته ترتیب داده بود بغایت مستحسن اتفاقاً معتمد خان
مور و تخمین و آفرین گشت رودخانه کشن گنگا از طرف جنوب بآید و بجانب شمال می رود آب بهت از سمت شرق
آمده برودخانه کشن گنگا پیوسته بطرف شمال جاری است۔

جشن پانزدہمین نوروز از جلوس ہمایون

تحويل تیر عظم مراد بخش عالم بشرف خایہ جل روز جمعہ پانزدہم شہر ربیع الثانی سنہ یکہزار و بست و نہ ہجری
بعد از تقصیسات دوازده و نیم گھنٹہ کی پہنچ ساعت بخومی باشد اتفاق افتاد و سال پانزدہم از جلوس این نیاز مند
در گاہ آبی بیمار کی و فرخی آغاز شد روز شنبہ دوم چار کروہ و نیم پاؤ کوچ نموده در موضع بکر منزل گزیدیم درین راہ
کوئل بود بقدر سنگلاخ داشت طاؤس و دراج سیاہ و لنگور کہ در ولایت گرم سیرمی باشد دیدہ شد ظاہر در سردی
ہسم می تواند بود از نیجات کشمیر ہر جا راہ بر کنار دریائے بہت است دو جانب کوہ واقع شد و از تہ درہ آب غایت
تندی تر چو ش و خروش میگذرد ہر چند فیل کلان باشد نمی تواند پاسے خود را قایم ساخت فی الفور می غلطار وے برد و
سگ آبی ہم ہار در وز یکشنبہ سیگوم چار کروہ و نیم ملی نموده در موسران نزول فرمودہ شب جمعہ سوداگران کہ در برگنہ بارہول
وطن دارند آمدہ لازمست نمودند وجہ قسمیہ بارہ مولہ پر سیدہ شد عرض کردند کہ بارہ زبان ہندی خوک را میگویند
و مولہ مقام را ایضے جاے بارہ و از جملہ اوتار کہ در کیش ہنود مقرر است یکے اوتار بارہ است و بارہ مولہ بکثرت
استعمال بارہ مولہ شدہ روز دوشنبہ چارم و نیم کروہ گذشتہ در ہولباس منزل گزیدیم چون این کوہہا را بعنایت
تنگ و دشوار نشان می دادند و از ہجوم مردم عبور بصوبت و زحمات میسر میشد بمعتمد خان حکم فرمودم کہ غیر از آصفخان
و چندی از خدمتگاران ضروری ہیچ کس را نگذارند کہ در رکاب سعادت کوچ کنند و آرد و راہم یک منزل عقب
مے آورده باشند اتفاقا مشارالیه دیرہ خود را پیش ازین حکم روانہ ساختہ بود بعد از ان بمردم خود می نویسد کہ در باب
من چنین حکم شدہ شما ہر جا کہ رسیدہ باشید توقف نمایند برادران او در پاسے کوئل ہولباس این خبر را شنیدہ ہماجا
دیرہ خود را فردی آورد و زمانیکہ سوکب اقبال قریب بمنزل او رسید برف و باران باریدن آغاز کرد و هنوز
یک میدان را وسطے نشدہ بود کہ دیرہ او نمایان شد بطور این موہبت را از اتفاقات غیبی شمرده باہل محل
منزل مشارالیه فردا آمدہ از آسیب سر راہ برف و باران محفوظا ماندیم برادران او حسب الحکم کس بطلب او نیند

در وقتیکہ این مژده باد میرسد کہ فیلمان و پیشخانہ بر فراز کوتل برآمده راہ را تنگ ساخته اند چون سوار گذشتن متعذر نبود از غایت شوق و ذوق پیاده سر از پانٹشناختہ در عرض دو ساعت و دو نیم کردہ مسافت سطل نمودہ خود را بہلازمت رسانید و بزبان حال این بیت میخواند۔

آمد خیالت نیم شب جان دادم گشتم محل | انجلیت بود در ویش را ناگہ چو همان در رسد

انچہ در بساط او بود از نقد و جنس و مناطق و مساحت تفصیل کردہ برسم پا انداز معروض داشت ہمہ را با و بخشیدم و فرمودم کہ متاع دنیا در چشم بہمت ماچہ نماید جوہر اخلاص را بہبائے گران خریداریم این اتفاق را از اصل اخلاص و تائیدات طالع او با بد شمر کہ شل من باد شاہی با اہل جرم خود یک شبان روز جو رخائے او براحت و آسودگی بسر برد و او را در اشال و اقربان و اجناس جنس سر فرازے نصیب شود روز سہ شنبہ پنجم دو کردہ گذشتہ در موضع کمائی نزول اجلال اتفاق افتاد سر و پایے کہ در برداشتم بہ معتمد خان مرحمت فرمودم و منصب او اصل و اضافہ ہزار و پانصدی ذات و ہزار و پانصد سوار حکم شد و ازین منزل داخل سرحد کشمیر است و در ہمین کوتل بہو لباس یعقوب پسر یوسف خان کشمیری با فواج منصورہ حضرت عرش آشیائے کہ راہ بہگلوان داس پدر راہہ مان سنگھ سردار بود جنگ کردہ اند و دین و وز خبر رسید کہ سہراب خان پسر رستم میرزا و آب بہت عزیز بقومنا گشت تفصیل این اجمال آنکہ او حسب الحکم یک منزل عقب می آید و در راہ بخاطرش میرسد کہ بدریا درآمدہ غسل کند با آنکہ آب گرم میسر بود ہر چند مردم مانع آمدند و گفتند کہ درین قسم ہوائے سرد بے ضرور و در چنین دریائے زخار خوشخوار کہ فیل مست را سہ غلطاند و آمدن از آئین حرم و احتیاط دور است بکرت آنها مقید نمی شود و چون وقت ناگزیر در رسیدہ بود از غایت خود رائی و غرور و جہالت با اعتقاد و اعتقاد شاد و تمی خود کہ درین فن بے نظیر بود بجد ترمی شود و با یک نفر خدمتیہ و یک کس دیگر کہ شتا و رے میدانستند بر فراز سنگے کہ پر لب آب بود برآمده خود را بدریائی اندازد و بکجراقتادون از تلاطم اسواج نمی تواند خود را جمع ساخت و بشتا و رے پرداخت افتادون بہان بود و رفتن بہان سہراب خان با خدمتیہ خست حیات بسیل فنادرد او دگشتی گیر بعد جان کندن کشتی و خود بسا حل سلامت رسانید میرزا رستم را غریب الفتی و تعلق و محبتے باین فرزند بود و در راہ پونچ از شنیدن این خبر بہنگاہ جامہ شکیبائی چاک زدہ بتیابے و اضطراب بسیار ظاہری سازد با جمیع متعلقان خویش لباس ماتم پوشیدہ سر و پا برہنہ متوجہ ملازمت می شود و از سوز و گداز مادرش چہ نویسند اگر چہ میرزا دیگر فرزندان ہم دارد غایتا پیوند

دل باین فرزند داشت عمر آن بیست و شش ساله بود در بندوق اندازی شاگرد رشید پدرش بود سواری فیل و ارا به خوب
 میدانست در یورش گجرات اکثر اوقات حکم می شد که در پیش فیل خاصه سوار شود و در سپاهگری خیلے چپان می بود روز
 یکم شنبه ششم سه کروه طی نموده در موضع ریوند منزل شد روز مبارک شنبه هفتم از کوتل کوارست عبور فرموده در موضع وچه نزول
 اقبال اتفاق افتاد مسافت این منزل چهار کروه و یک پاؤ است کوتل کوارست از کوتل هاسے صعب است و آخرین کوتل
 این راه است روز جمعه ششم قریب بجایار کروه طی نموده در موضع بتار منزل شد درین راه کوتل بنود بقدر وسعت
 داشت صحرا صحرای چین چین شکوفه و انواع ریاحین از نرگس و بنفشه و گلهاے غریب که مخصوص این ملک است بر نظر درآمد
 از جمالی دیدہ شد که به بیات عجیب پنج شش گل نارنجی رنگ رنگ سرنگون شگفته و از میان گلهاے برگلی چند
 سبز برآمد از عالم اناس نام این گل بولانیگ است و گل دیگر مثل پونی بر دور آن گلهاے ریزه باندام یا سمن
 رنگ و بعضی کبود و بعضی سرخ و در میان نقطه زرد بغایت خوشنما و موزون ناش لدر پوش و پوش علی العموم رامی گویند از غل
 زند هم درین راه افرادان است گل کشمیر از حساب دشوار بیرون است کدام بارانولیم و چند توان نوشت آنچه اقبای
 و ابر و مردم می گرد و درین راه آبشارے بر سر راه واقع است بغایت عالی و نفیس از جاے بلندی ریزد درین راه
 آبشارے باین خوبی دیدہ نشده لحظه توقف نموده چشم و دل را از جاے بلند به تماشاے آن سیراب ساختم روز شنبه
 نهم چهار کروه و سه پاؤ کوچ فرموده باره مول عبور موکب منصور اتفاق افتاد باره موله از قصبه هاسے مقرر کشمیر است و از اینجا
 تا شهر چهار کروه مسافت است و بر لب آب بہت واقع شدہ جمعی از سوداگران کشمیر درین قصبه توطن گزیده مشرف
 بر لب آب منازل و مساجد ساخته اند آسوده و مرفه الحال روزگار بسرے برند حسب الحکم پیش از ورود موکب مسعود
 کشتی هاسے آراسته درین مقام میا داشته بودند چون ساعت درآمدن روز دوشنبه اختیار شدہ بنا برین دوپہر از
 روز یکشنبه دهم گذشتہ بشہاب الدین پور درآمد درین روز دلاور خان کا کر حاکم کشمیر از کشتوار رسیدہ دولت آستانوس دریافت
 بفتون عواطف روز افزون بادشاہانہ و گوناگون نوازش خسروانہ سرفرازی یافت الحق این خدمت را چنانچہ باید تقدیم
 رسانیدہ امید کہ حضرت و اہب العطا یا جمیع بندہاے با اخلاص را جبین افزوز عزت گرداناد کشتوار بر سمت جنوب کشمیر واقع
 است از معمورہ کشمیر تا منزل الکر حاکم نشین کشتوار است شصت کروه مسافت پیمودہ آمد بتاریخ دهم شہر پور یاہ الہی منہ چار دهم دلاور خان
 بادہ ہزار نفر سوار و پیادہ جنگی غزیمت فتح کشتوار پیش نهاد بہت ساخته حسن نام سپہر خود را با گر و طے میر بحر بجا قلمت شہر و حراست

سرحد مقرر داشت و چون گوهر چک و ایبہ چک بدعوی وراثت کشمیر و رشتہ دار و نواحی آن سرگشتہ وادی ضلالت و ادبار
بودند ہیبت نام کی از برادران خود را با جمعی در مقام دیسو کہ متصل بکوتل پیر نیچال واقع است بجهت احتیاط گذشت
و از منزل مذکور تقسیم افواج نموده خود با فوجی براہ سنگین پور شتافت و جلال نام پسر رشید خود را با نصر اللہ عرب و علی
ملک کشمیری و جمعی از بندہ های جاگیر برآہ دیگر تعین فرمودہ و جمال نام پسر کلان خود را با گروہی از جوانان کار طلب
بہرادی فوج خود مقرر نموده همچنین دو فوج دیگر بدست راست و چپ خود قرار دادہ کہ میرفتہ باشند چون راہ برآمد اسپ
بود چند اہسی بجهت احتیاط ہمراہ گرفتہ اسپان سپاہی را در کل باز گذرانیدہ بکشمیر فرستاد و جوانان کار طلب کہ حرکت
بیان جان بستہ پیادہ بر فراز کوہ برآمدند و غازیان لشکر اسلام با کافران بدسراجم منزل بمنزل جنگ کنان تا نزد کوٹ کہ یکی از
محکمہای غنیم بود شتافتہ در اینجا فوج جلال و جمال کہ از راہہاے مختلف تعین شدہ بودند با ہم پیوستند و مخالفان برگشتہ
روزگار تاب مقاومت نیاوردہ راہ فرار پیش گرفتند و بہادران جان نثار شیب و فراز بسیار بیامردی ہست پیادہ
دریاے مرو شتافتند و بر لب آب مذکور آتش قتال اشتعال یافت و غازیان لشکر اسلام ترودات پسندیدہ بظہور
رسا بندند و ایبہ چک برگشتہ بخت با بسیارے از اہل ادبار قبیل رسید و از گشتہ شدن ایبہ راجہ بے دست و دل شدہ
راہ فرار پیش گرفت و از پل گذشتہ در رہند رکوٹ کہ بران طرف آب واقع است توقف گزیدہ جمعی از بہادران تیز
جلو خواستند کہ از پل بگذرند بر سر پل جنگ عظیم واقع شد و چندے از جوانان بشہادت رسیدند و همچنین بدست بیست
شبان روز بندہاے در گاہ سعی در گذشتن آب داشتند و کافران تیرہ بخت هجوم آوردہ بدفاعہ و مقابلہ تقصیر نمی کردند تا آنکہ
دلاور خان از استحکام تھانجات و سراجم آذوقہ خاطر جمع نمودہ بہ لشکر فیروزی اثر پیوست و راجہ از میلہ سازی و رو باہ بازی
و کار خود ناترد دلاور خان فرستادہ التماس نمود کہ برادر خود را با پیشکش بدر گاہ میفرستم چون گناہ من بعفو مقرون گردد و
ہم دہراس از خاطر من زایل شود و خود نیز بدر گاہ گیتی پناہ رفتہ آستانہ بنوس نمایم دلاور خان سخن فریب آمیز گوش نینداختہ
نقد فرصت را از دست ندادہ فرستادہاے راجہ را بے حصول مقصود و خصت فرمودہ در گذشتن از آب اہتمام شایستہ بکار
برد جمال پسر کلان او با جمعی از ننگان بحر شجاعت و جلاوت بالاے آب رفتہ بشناردی و دلاوری از ان دریاے زخار و خونخواہ عبور
نمودند و با مخالفان جنگ سخت در پیوست و بندہاے جانبا از ان طرف هجوم آوردہ کار بر اہل ادبار تنگ ساختند آنہا چون تاب
مقاومت در خود نیافتند تخته پل را شکستہ راہ گریز پیش گرفتند و بندہاے نصرت قرین با زپل را استحکام دادہ بقیہ لشکر را گذرانیدند

دلاور خان در بهندر کوٹ مسکرا مقابل آراست و از آب مذکور تا در پاسه چناب که اعتضاد قوی این سیاه بختان است و تیر انداز
 مسافت بوده باشد و در کنار آب چناب کوهی است مرتفع عبور از آن آب بر شواری میسر و بخت آمد و رفت پیاده با طناها بر
 سطر تعبیه نموده در میان دو طناب چوب با مقدار یک یک دست پهلوسه یک دیگر مستحکم بسته یک سر طناب را بقله کوه و سر دیگر
 را بدو طرف آب مضبوط میسازند و دو طناب دیگر یک گز از آن بلند تر تعبیه می نمایند که پیاده با پاسه خود را بر آن چوب ها نهاده
 بهر دو دست طناها به پاسه بالا را گرفته از فراز کوه بنشیب میروند تا از آب بگذرند و این را با اصطلاح مردم کویتان نرم به
 گویند هر جا منطه بستن نرم به داشتند به بند و قچی و تیر انداز و مردم کاره ای حکام زاده خاطر جمع نمودند دلاور خان جلاله با ساخته شبی
 بهشتا و نفر از جوانان دلیر کار طلب بر جاله نشانیده میخواست که از آب بگذراند چون آب در غایت تنیدی و شورش میگذشت جلال
 فزانت و شصت هشت نفر از آن جوانان غریق بحر عدم شدند و آب روی شهادت یافتند و ده نفر دست و پا زوای
 شتا وری خود را با حل سلامت رسانیدند و دو کس بر آن طرف آب افتاده در جنگ از باب ضلالت اسیر شدند و آن قصه
 دلاور خان تا چهار ماه و ده روز در بهندر کوٹ پاسه بهشت افشرد و سعی در گذشتن داشت تیر تیر میر میبرد مقصد
 نمیر رسید تا آنکه زمینداری راه بری نمود از جا که مخالفان را گمان گذشتن نبود نرم به بسته در ول شب جلال پسر دلاور خان
 با چند کس از بنده پاسه درگاه و جمعی از افتخامان قریب بدو دست نفر از آن راه بسامت گذشته هنگام سحر بلی خبر برسد و
 رسیده که پاسه فتح بلند آوازه ساختند چندی که برگرد و پیش راجه بودند در میان خواب و بیداری سر اسیمه برآمد اکثری علف
 تیغ خون آشام گشتند بقیه السیف جان سبک پا از آن در طه بلا بر آوردند و در آن شورش کی از سپاهیان راجه رسیده خواست که بزم شیر
 کاوش با تمام رساند راجه فریاد بر آورد که من راجه ام مرا زنده نزد دلاور خان ببرید مردم بر سر آمد بوم آورده و شکر ساختند بعد از گرفتار شدن
 راجه از منتبان او هر کس که بود خود را بگوشه کشید دلاور خان از شنیدن این شرف و فتح و فیروزی سجدات شکر آبی تقدیر سانیده بالشکر منصور از
 آب عبور نموده بمندل بدر ملک که حاکم نشین آن ملک است و در آمد از کنار آب تا آنجا سه کرده مسافت بوده باشد دختر سنگرام راجه جو و دختر سنج
 سر و دلیسر راجه با سو در خانه راجه است و از دختر سنگرام فرزند آن و از دیش از آن که فتح شود عیال خود را از روی احتیاط به پناه راجه
 جیوال و دیگر زمینداران فرستاده بود چون موکب منصور نزد یک رسید دلاور خان حسب الحکم راجه را همراه گرفته متوجه آستان بنوس گشت نصر الله
 عیب را با جمعی از سوار و پیاده بحر است این ملک گذاشت در کشتوار گندم و جو و عدس و ماش و ازین افراد آن میشود بخلاف کشمیر شالی کمتر دارد
 زعفرانش از زعفران کشمیر بهتر تر و قریب بصد دست از باز جره گرفته می شود ناخن و تریج و هندوانه از فردا علی بهم میرسد خرپزه اش از عالم

خریده کشمیر است و دیگر سیوه با از انگور و شفتالو و زرد آلو و امرود و ترش می شود اگر تربیت کنند بکین که خوب شود سنسے نام زرد
 سلوک که از حکام کشمیر مانده یک و نیم آن را یک روپیه میگیرند و در سواد از معامله پانزده سنسے که ده روپیه باشد بیک
 هزار دشارهی حساب کنند و دوسیر بوزن هندوستان را یکین نامند و رسم نیست که از محصول زراعت راجه خراج بگیرد بر سر
 هر خانه در سالے شش سنسے که چهار روپیه باشد میگیرد و زعفران را در کل ببلوفه جمع از راجپوتان و بقصد نفرتوخی که
 از قدیم نوکرانند تنخواه نموده غایتاً در وقت فرختن زعفران از خریدار بر سر می که عبارت از دوسیر باشد چهار روپیه میگیرد
 و کلیه حاصل راجه بر جریمه است و باندک تقصیرے مبلغ کلی می ستاند و هر کس را متمول و صاحب جمیعت یافتند بهانه
 انگینته آنچه دارد پاک میگیرند همه جهت لک روپیه تخمیناً از حاصل حصه او باشد و در وقت کارشش هفت هزار پیاده جمع
 می شود و اسب در میان آنها کم است قریب پنجاه اسب از راجه و عهد پاسبان او بوده باشد محصول یک ساله در وجه
 انعام دلاور خان مرحمت شد از روئے تخمین جاگیر هزار سی ذات و هزار سوار بضابطه جاگیر پورده باشد چون دیوانیان
 عظام و کرام نقی بسته بجایگزیند و از تنخواه نمایند حقیقت باز قرار واقعی ظاهر خواهد شد که چه مقدار جاست روز دوشنبه یازدهم
 بعد از دوپرو چهار گطی مبارکی و فرخندگی در عمارتے که مجدداً بر کنارتال احداث یافته و دو مرکب مسعود اتفاق افتاد
 بکم حضرت عرش آشیانی قلعه از سنگ و آهک در غایت استحکام احداث یافته غایتاً هنوز ناتمام است یک ضلع آن مانده امید
 که بعد ازین باتمام رسد از مقام حسن ابدال تا کشمیر بر اسی که آمده شد بقا و پنج کرده مسافت به نوزده کوچ و شش مقام که
 بست و پنج روز باشد قطع شد و از دار الخلافه اگر تا کشمیر در عرض صد و پنجاه و هشتاده روز سه صد و هفتاد و شش کرده مسافت
 به یکصد و دو کوچ و شصت و سه مقام طے شده و براه خشکی که مرغام و راه متعارف است سیصد و چهار و نیم کرده است روز شنبه
 روز دهم دلاور خان حسب الحکم راجه کشتوار را مسلسل بجنور آورده زمین بوسی فرمود و خالی از وجا هست نیست پوشش بروش
 اهل هند و زبان کشمیری و هندی هر دو میدانند بختلاف دیگر زمینداران این حد و مسافت بجملة شهری ظاهر شد حکم فرمودم که با وجود
 تفسیر و گناه اگر فرزندان خود را بدرگاه حاضر سازد از حبس و قید نجات یافته در سایه دولت ابد قرین آسوده و فارغ البال
 روزگار بسر خواهد برد و دلاور یکے از قلاع هندوستان بحبس مغلذ گرفتار خواهد بود عرض کرد که اهل و عیال و فرزندان خود را
 بلازمیت می آید امیدوارم حضرت ام بهر چه حکم شود اکنون مجازاً از احوال و اوضاع و خصوصیات ملک کشمیر مرقوم میگردد
 کشمیر از اقلیم چارم است عرضش از خط استوا سی و پنج درجه است و طولش از جزایر سیف و سی و پنج درجه از قدیم این ملک در تصرف

راجه با بویه مدت حکومت آنها چهار هزار سال است و کیفیت احوال و آسای آنها در تاریخ راجه ترنگ که بحکم حضرت عرش آشیانی
 از زبان هندی بفارسی ترجمه شده است. تفصیل مرقوم است و در تاریخ سنه هفتصد و دو از ده بجزی بخوار سلام رونق و بهان پذیرفته
 سی و دو نفر از اهل اسلام مدت دو بیست و هشتاد و دو سال حکومت این ملک داشته اند تا آنکه بتاریخ هفتصد و نود و چهار
 بجزی حضرت عرش آشیانی فتح فرموده اند از آن تاریخ تا حال سی و پنجاه سال است که در تصرف او لیا س دولت ابد قرین
 ماست ملک کشمیر در طول از کوتل بهلول لباس تا فرو تر پنجاه و شش کرده جهانگیری است و در عرض از بیست و هفت کرده
 زیاده نیست و از ده کم شیخ ابوالفضل در اکبر نامه تخمین و قیاس نوشته که طول ملک کشمیر از دریای کشن گنگا تا فرو تریک صد
 و بیست کرده است و عرض از ده کم نیست و از بیست و پنج زیاده بمن بجهت احتیاط و اعتماد جمعی از مردم معتقد کاروان معتبر
 فرمودم که طول و عرض را طاب بکشند تا حقیقت از قرار واقع نوشته شود بالجمله آنچه شیخ یکصد و بیست کرده نوشته بود شصت و
 هفت کرده برآمد چون قرار داد است که حد هر ملک تا جائی است که مردم بزبان آن ملک شکم باشند بنا برین از بهلول لباس که
 یا زده کرده ازین طرف کشن گنگا است سرحد کشمیر مقرر شد باین حساب پنجاه و شش کرده باشد و در عرض دو کرده بیش تفاوت
 ظاهر نگشت و کرده ای که در عهد این نیازمند معمول است موافق ضابطه ایست که حضرت عرش آشیانی بستانده هر کرده پنجزار
 درع و یک درع و دو درع شرعی میشود که هر درع بیست و چهار انگشت باشد و هر جا کرده یا گزند کور گردد و مراد از آن کرده و گویا معمول است
 و نام شهر سری نگر است و در یاسه بهت از میان مهوره میگذرد و در سر چشمه آنرا ویرناک میگویند از شهر چهارده کرده برسمت
 جنوب واقع است و بحکم این نیازمند بر سر آن چشمه عمارت و باغی ترتیب یافته در میان شهر چارپل از سنگ چوب در غایت استحکام بسته
 شده که مردم از روی آن تردد می نمایند چارپل را اصطلاح این ملک کنل میگویند و در شهر مسجدی است بغایت عالی از آثار سلطان سکندر
 در هفتصد و نود و پنج آسای یافته بعد از مدتی سوخته و باز سلطان حسین تعمیر نموده هنوز با تمام نرسیده بود که تصحیات او از پایا
 در افتاد و در هفتصد و نه ابراهیم باکره وزیر سلطان حسین جن انجام و آراستگی بخشید از آن تاریخ تا حال یکصد و بیست سال
 است که بر جاست از محراب تا دیوار شرقی یکصد و چهل و پنج درع و عرض یکصد و چهل و چهار درع است شتمیر چارطاق
 و بر اطراف ایوان و ستونهای عالی نقاشی و نگارهای کرده الحاق از حکام کشمیر اثری بتهرا زین نمانده میرسید علی هدائی قدس سر
 روزی چند درین شهر بوده اند خانقاها از ایشان یادگار است متصل شهر و دو کول بزرگ واقع است که همه ساله پیر آب
 می باشد و طمش متغیر نمی گیرد و در آمد و رفت مردم و نقل و تحویل غله و بهیمه بر کشتی است در شهر و پیر گنگات پنج هزار و هفتصد

کشتی است هفت هزار و چهار صد ملاح بشمار آمده ولایت کشمیر سے و هشت پرگنه است آنرا دو نصف اعتبار کرده اند
بالاے آب را آمراچ گویند و پایان آب را کامراچ نامند ضبط زمین و داد و ستد از رویم درین ملک رسم نیست مگر جزوی
از سایر جهات و نقد و جنس را بخردار شالی حساب کنند هر خردار سه من و هشت سیر وزن حال است کشمیر باین دو سیر را
یکمن اعتبار کرده اند چهار من را که هشت سیر باشد یک ترک و جمع ولایت کشمیر سے لک و شصت و سه هزار و پنجاه خردار و یازده
ترک است که بحساب نقدی هفت کرور و چهل و شش لک و هفتاد هزار دام می شود و بضا بطه حال جاے هشت
هزار و پانصد سوار است راه در آمد کشمیر متغیر بهترین راه با بھیر و گچھے است اگر چه راه بھیر نزدیک تر است لیکن اگر کسی
خواهد که بهار کشمیر را در یا بد بھیر در راه گچھے است و دیگر راهها درین موسم از برف مالا مال می باشد اگر به تعریف و
توصیف کشمیر پردازد دفتر باید نوشت ناگزیر محله از اوضاع و خصوصیات آن رقمزده کلک بیان می گیرد و کشمیر بانی
است همیشه بهار یا قلعه ایست آهین حصار بادشاہان را گلشنه است عشرت افزا و درویشان را خلونکده و دلکشا چمنهاے
خوش و آبشارهاے دلکش از شرح و بیان افزون آباے روان و چشمه سارهاے از حساب و شمار بیرون چند انکه نظر کار
کند سبزه است و آب روان گل سرخ و بنفشه و زنگس خود و صحرایان و انواع گلها و اقسام ریاحین از آن بدیشتر است که بتجارب
در آید در بهار جان نگار کوه و دشت از اقسام شگوفه مالا مال در و دیوار و صحن و بام خانها از مشعل لازم بزم افروز و جلکهاے
سطح و سه برگلهاے بهر منج را چه گوید۔

شده جلوه گر ناز نینان باغ	رخ آراسته هر یکے چون چراغ	شده شکو غنچه در زیر پوست
چو تو یزد شکیں ببا نر دے دوست	غزل خوانی بلبل صبح خیز	تمناے می خواهرگان کرده تیز
بهر چشمه متقارب آب گیر	چو مستراض زین لقطع حریر	بساط گل و سبزه گلشن شده
چراغ گل از با و ز روشن شده	بنفشه سوزلف را حشم زده	گریه در دل غنچه محکم زده

بهترین اقسام شگوفه بادام و شفتالو است برون کوستان ابتداے شگوفه در غره اسفندار ند می شود و در ملک
کشمیر اوایل فروردین و در باغات شهر در نیم و دهم ماه مذکور و انجام شگوفه تا آغاز یا سمن کبود پیوسته است و در خدمت
والد بزرگوارم مکرر سیر زعفرانزار و تماشاے خزان کرده شده بود بجهت دیدن مرتبه جوانیهاے بهار را در یافت
خوبیهاے خزان در موقعش نوشته خواهد شد عمارات کشمیر همه از چوب است دو آشیانه و سه آشیانه و چهار آشیانه می سازند

و با مش را خاکپوش کرده پیا ز لاله چو غاشی می نشانند و سال بسال در موسم بهار می شگند و بغایت خوشنماست این تصرف مخصوص
 اهل کشمیر است امسال در باغچه و دو تنه و بام مسجد جامع لاله بغایت خوب شگفته بود یا سمن کبود در باغات فراوان است و یا سمن
 سفید که اهل هند چنبیلی گویند خوشبوی شود قسم دیگر صندلی رنگ است آن نیز در غایت خوشبوی و این مخصوص کشمیر است
 گل سرخ چند قسم بنظر در آمده غایتا یکی خوشبو است دیگر گله است صندلی رنگ و بویش در غایت لطافت و نزاکت
 از عالم گل سرخ و تنه اش تیر به گل سرخ تشابه و گل سوسن و دو قسم می باشد آنچه در باغات است بسیار بالیده و سبز
 رنگ و قسم دیگر صحرانی است اگر چه کم رنگ است غایتا خوشبو است گل جعفری کلان و خوشبوی شود تنه اش از قامت
 آدمی میگذرد لیکن در بعضی سالها وقتیکه کلان شد و گل رسید گل کرد کرمی پیدای شود و برگش پرده از عالم عنکبوت
 می تند و ضایع می سازد و تنه اش را خشک میکند و امسال چنین شد و گلهای که در ایلات کت کشمیر بنظر در آمده از حساب شمار بیرون
 است آنچه نادار عصری او متاد و منصور نقاش شبیه کشیده از یکصد گل متجاوز است پیش از عهد دولت حضرت عرش آشیانی
 شاه آکو مطلق نبود و محمد قلی افشار از کابل آورده پیوند نموده تا حال ده پانزده درختی بار آورده زرد آلو پیوندی نیست
 درخت چند معدود بود مشارالیه پیوند را درین ملک شایع ساخت و الحال فراوان است الحق زرد آلو کشمیر خوب می شود
 در باغ شهر آرا کابل درختی بود میرزائی نام که بهتر از آن خورده نشده بود و در کشمیر چندین درخت مثل آن در باغها
 است ناشپاتی فردا غلے می شود از کابل و بدخشان بهتر از دیگر ناشپاتی سمرقند سبب کشمیر خوبی مشهور است و امروز
 وسط می شود انگورش فراوان است اکثرش ترش و زبون انارش آلفه با نیست تر بز فردا غلے بهم میرسد خبر بزه بغایت
 شیرین و شکنده می شود لیکن اکثر آنست که چون به بختگی رسد کرمی در میانش بهم میرسد و ضایع می سازد اگر اجانان از
 آسیب محفوظ ماند بغایت لطیف می شود شاه توت نمی باشد و توت سائر صحرا صحر است و از پائے هر درخت توت تاک
 انگوری بالا رفته غایتا توتش قابل خوردن نیست مگر درختی چند که در باغ با پیوند کرده باشند برگ توت بجست کرم پلید بکار
 می رود و تخم پلید از گل کت و تیت می آرد شراب و سرکه فراوان است اما شرابش ترش و زبون و بزبان کشمیر می گویند
 بعد از آن که کاسه با ازان در کشند بقدر سرگرمی ازان بهم می رسد از سرکه اقسام آچار می سازند چون سیر در کشمیر خوب می شود
 بهترین آچارش آچار سیر است انواع غله بغیر از نخود اکثری دارد اگر نخود بکارند سال اول می شود سال دوم زبون می شود
 سال سوم بشتک متشبه می شود و پنج از همه بیشتر یکین که سه حصه برنج و یک حصه سائر حبوبات بوده باشد در انورش اهل کشمیر

برنج است اما زبون می شود و خشک تر می پزند و می گذارند که سرد شود بعد از آن می خورند و آنرا بجهت می گویند طعام گرم خوردن رسم نیست بلکه مردم کم بضاعت حصه از آن بجهت شب بنگاه میدارند و روز دیگری خورند نمک از هندوستان می آرند و بجهت نمک انداختن قاعده نیست سبزی در آب می جوشانند و اندک نمک بجهت تغیر ذایقه در آن می اندازند و با بجهت می خورند و جمیع که خواهند تنعم کنند در آن سبزی اندک روغن چار مغز می اندازند و روغن چهار مغز زود تلخ و بے مزه می شود بلکه روغن گاؤنیز بنگاه که تازه بتازه از مسکه روغن گرفته در طعام بیندازند و آنرا سدا پاک نامند بزبان کشمیر چون هوا سرد و نمناک است بجز آنکه سه چهار روز بماند تغییری گردد و گاؤنیز می باشد گاؤنیز خرد و زبون می باشد گندمشس ریزه کم مغز است نان خوردن رسم نیست گوشت بے دنبه می باشد از عالم کوسه هندوستانیان آن را هندوی گویند گوشتش خلط از تراکت و راست مزگی نیست مرغ و قاز و مرغابی و سویه و غیره فراوان می باشد ماهی همه قسم پولک دار و بی پولک می باشد اما زبون طبوسات از پشمینه متعارف مردوزن کرت پشمین می پوشند و آنرا پٹو گویند و فرضاً اگر پٹو پوشند با اعتقادشان اینکه هوا تصرف می کند بلکه مضمم طعام بے این ممکن نیست شال کشمیر را که حضرت عرش آشیانی پرم نرم نام فرموده اند از فرط اشتها حاجت به تعریف نیست قسم دیگر نر مه است از شال جسیم تر و ملایم می باشد و دیگر در مه است از عالم جل خرو سگ بر روی فرش می انگشتند غیر شال دیگر اقسام پشمینه در تبت بهتری شود با آنکه پشم شال را از تبت می آرند و آنرا بجای تلخی می توانند آورد و پشم شال از بزم بهم میرسد که مخصوص تبت است و در کشمیر از پشم شال پٹو هم می بافند و دو شال را با هم رفو کرده از عالم سقر لاطمی مانند بجهت لباس بارانی بد نیست مردم کشمیر سری تراشند و دستار گرد می بندند و عورات عوام را لباس پاکیزه و شسته پوشیدن رسم نیست یک کرت پٹو سه سال و چهار سال بکار میبرند ناسته از خانه بافند و آورده کرت میبندند و تا پاره شدن تاب نمی رسد از آن پوشیدن عیب است کرت دراز و فراخ تا سرد و پا افتاده می پوشند و کمری بندند با آنکه اکثر خانه برب آب دارند یک قطره آب بیدن آنها نمی رسد مجلاً ظاهر آنها همچو باطن آنها چرگین است بے صفا و بابت صنایع در زمان مرزائی حیدر بسیار ریش آمدند موسیقی را رونق افزود و کمانچه و جنترو قانون و چنگ و دف و نعلی شایع شده در زمان سابق سازه از عالم کمانچه میداشتند و نفسها بزبان کشمیری در مقامات هندی می خواندند و آنهم منحصر بر دوسه مقامی بود بلکه اکثر بیک آهنگ می سرازیدند الحق مرزا حیدر را در رونق کشمیر حقوق بسیار است پیش از عهد دولت حضرت عرش آشیانی طار سوادری مردم اینجا بر گونف بود اسب کلان نمی داشتند مگر از خارج اسب عراقی و ترکی برسم تحفه جهت حکام

آوردندے گوشت عبارت از یا بوسے ست چار شانہ بزین نزدیک در سائر کوستان ہند نیز قراطان می باشد اکثر جنگرہ
 و شخ جلوی شود بعد از آنکہ این گلشن خدا آفرین بتائید دولت دین تربیت خاقان سکندر آئین رونق جاوید یافت بسیار
 از ایامات را درین صوبہ جاگیر مرحمت فرمودہ گلدہاے اسپ عراقی و ترکی حوالہ شد کہ کردہ بگیرند و سپاہیان از خود نیز ایلچی
 مسلمان نمودند و در اندک فرصت اسپان ہم رسیدہ چنانچہ اسپ کشمیر بادولیت وسیعہ روپیہ بسیار خرید و فروخت مرشدہ
 و احیاناً ہزار روپیہ ہم رسیدہ مردم این ملک آنچہ سوداگر و اہل حرفہ اند اکثر سنی اند و سپاہیان شیعہ امامیہ و گروہی نور بخشی
 و طالیقہ فخرامی باشند کہ آنہا را ریشی گویند اگرچہ علمی و معرفتے ندارند لیکن بہ بے ساختگی و ظاہر آرائی میزنند و بیچکس را بدنی
 گویند زبان خواہش و پاسے طلب کوتاہ دارند گوشت نمی خورد و زن نمی کنند و پیوستہ درخت میوہ دارد و صحرای نشانند
 بایق نیست کہ مردم ازان بہرہ بردند و خود ازان تمتع بر نمی گیرند قریب دو ہزار کس ازین گروہ بودہ باشند و جمع از بہیمان اند
 کہ از قدیم درین ملک می باشند و مانده اند و بزبان سائر کشمیریان تکلم ظاہر شان از مسلمانان قریب توان کرد لیکن کتابا بزبان
 شنسکرت دارند و میخوانند و آنچہ شرائط بت پرستی است بغفل می آرند و شنسکرت زبانے است کہ دانشوران ہند کتابہا
 بدان تصنیف کنند و بغایت معتبر دارند اما بتخانہاے عالی کہ پیش از ظہور اسلام اساس یافتہ بر جاسست و عمارتہا ہر از سنگ
 و از بنیاد و اسقف سنگہاے کلان سی منی چیل منی تراشیدہ و بر روی یک دیگر بناوہ متصل بشہر کوچہ ایست کہ کن را کوہ بارکن
 گویند و بہری پربت نیز نامند و بر سمت شرقی آن کوہ ڈل واقع است و مسافت دورش شش و نیم کردہ و کسری پیوہ شدہ
 حضرت عرش آشیانی انارالہد بر بانہ حکم فرمودہ بودند کہ درین مقام قلعہ از سنگ و آہک در غایت استحکام اساس کنند در
 عمدہ دولت این نیاز مند قریب الاختتام شدہ چنانچہ کوچہ مذکور در میان حصار افتادہ و دیوار قلعہ بر دور آن گشتہ و کل
 مذکور بحصار پیوستہ و عمارات دولتیانہ مشرت بران آب است و در دولتیانہ باغچہ واقع است و مختصر عمارتی در وسط آن کوہ
 بزرگوارم اکثر اوقات در آنجا می نشستند درین مرتبہ سخت بیطراوت و افسردہ بنظر درآمدہ چون نشیمن گاہ آن قبلہ حقیقی و خدای
 مجازی در حقیقت سجدہ گاہ این نیاز مند است بر خاطر حق شناس ناپسندیدہ افتادہ بعتد خان کہ از بندہاے مزاج دانست
 حکم فرمودم کہ در ترتیب باغچہ و تعمیر منازل غایت جد و جہد بقدر ہم رسانند در اندک فرصت بحسن اہتمام رونق دیگر یافت در
 باغچہ منہ عالی سے و دورہ مربع مشتمل بر قلعہ آراستہ شد و عمارات را از سر نو تعمیر فرمودہ بہ تصویر استادان نادرہ کار
 رشک نگار خانہ چین ساخت و این باغچہ را نورافزا نام کردم روز جمعہ پانزدہم فروردی ماہ الہی دو گاؤ قطاس و پیشکشا

زیندارتبت بنظر در آمد در صورت ترکیب بگاوش بیش بیشتر شایست و مناسبست و اعضاءش پریشم است و این لازم
 حیوانات سرد سیر است چنانچه بزنگ از ولایت بکرو کوستان گرم سیر آورده بودند بقایت خوب صورت و کم بیش بود و آنچه
 درین کوستان بهمی رسید بخت شدت سرما و برف پر موی و بد بینات است و کشمیر باین رنگ را کپل گویند و ہم در نیولا
 آہوے شکیلین پیشکش آورده بودند چون گوشتش خورده نشده بود و فرمودم کہ طعام با پختند سخت بے مزہ بد طعام ظاهر شد از
 حیوانات چار پائی صحرائی گوشت بیج یک بز بونی و بد طعمی این نیست نافہ در تازگی بوسے نداشتہ بعد از آن کہ چند روز
 ماند و خشک شد خوشبوے شود و مادہ نافہ ندارد و درین دوسہ روز اکثر اوقات بر کشتی نشسته از سیر و تماشا بے شگوفہ
 بجاک و شالما ر محظوظا گشتم بجاک نام برگنہ ایست کہ بر اطراف کوہ ڈل واقع است و بچنین شالما ر نیز متصل آن دجوسے
 آب خوشی دارد کہ از کوہ آمدہ بکول ڈل میریزد و بہ فرزند خرم فرمودم کہ پیش آن را بستند آبشاری بهم رسیدہ کہ از سیر
 آن محظوظا توان شد و این مقام از سیر گا ہاے مقرر کشمیر است روز یکشنبہ ہفتدہم غریب واقعہ روے نو دشاہ شجاع
 در عمارات دو تخانہ بازسے می کرد اتفاقا در یکچہ بود بجانب دریا پردہ پر روے آن انگندہ دروازہ نہ بستہ بودند
 شاہزادہ بازسے کنان در جانب در یکچہ میرود کہ تماشا کنند بچہ رسیدن سرنگون بزیر اقامت قضا را پلاسے تکررہ در
 دیوار نہادہ بودند و فراش متصل آن نشسته بود و سراو باین پلاس میرسد با ہا بر پشت و دوش فراش خورہ بر زمین می افتد
 بآن کہ ارتفاعش ہفت در عدہ است چون حمایت ایند جل سجانہ حافظہ ناصر بود و جو و فراش و پلاس واسطہ حیات
 اوی شود و عیازا باشد اگر چنین نبود می کار بد شواری کشیدے در انوقت رائے ان کہ سردار پیادہ ہاے خدمتہ بود
 در پلاسے چہرہ کہ ایستادہ فی الفور دویدہ اورا برمی دارد و در آغوش گرفته متوجہ بالامی شود در آنجا در ان حالت بہین قدم
 می برسد کہ مرا کجائی بری او میگویی کہ بلا زمت حضرت دیگر غصہ بر دستوں لے می شود و از حرف زدن باز می ماند من
 در استراحت بودم کہ این خبر خوش بگو شتم رسید سرا سیمہ بیرون دویدم چون اورا بدین حال دیدم ہوشم از سر رفت و زمان
 منند در آغوش شفقت گرفته محو این موہبت الہی بودم در واقع طفل چہار سالہ از جائے کہ وہ گزشتہ فی ارتفاع داشتہ
 باشد سرنگون بیفتد و اصلا غبار آسبے بر اعضایش نہ نشیند جائے حیرت است سجدات شکر این موہبت تازہ بتقدیم
 رسانیدہ تصدقات دادہ شد و فرمودم کہ ارباب استحقاق و قضاے کہ درین شہر توطن دارند بنظر در آورند تا در خور آنہا وجہ
 معیشت مقرر شود از غریب آنکہ سہ چہا سہ پیش ازین واقعہ جو تک رائے بنجم کہ در مہارت فن نجوم از پیش قدما ن

این طائفه است سبب واسطه بمن عرض کرده بود که از آنچه طالع شاهزاده چنین استخراج شده که این سه چهار ماه برایشان
گران است بکن که از جاسه مرتفع بزیافتد و غبار آسب بر دامن حیات نه نشیند چون مکرر احکام او بصحت پیوست
سوارده این توهم پیرامون خاطری گشت و درین راهها خطرناک و کروی با س و شوا و گذار یک چشم از آن توئمال چمن
اقبال غافل بنودم همیشه او را در نظری داشتم و نهایت محافظت و غایت احتیاط بجای می آمد تا بکشمیر رسیده شد چون
این سانحه ناگزیر بود انکها و دایها و او چنین غافل می شوند و الحمد که بخیر گذشت و در باغ عیش آباد در سخته بنظر
درآمد که شگوفه صد برگ داشت بغایت بالیده و خوشنما غایتا سیب او ترش نشان میدادند چون از دلاور خان کا کرج دست
شالیه بنظر آورده بود بمنصب چهار هزار می ذات و سه هزار سوار سرفراز فرمودم و پسران او را نیز بمنصب اعتبار بخشیدم
شیخ فرید و لد قطب الدین خان بمنصب هزار می ذات و چهار صد سوار نوازش یافت منصب سر بر اده خان مقتصدی
ذات و دو صد و پنجاه سوار حکم شد نور احمد گر گیساق را بمنصب شش صدی ذات و یک صد سوار سرفراز ساختم
و خطاب تشریف خانی عنایت فرمودم پیشکش روز مبارک شنبه بیست و یکم در وجه انعام قیام خان قراول باشی مرحمت شد
چون ال دادا قحان پسر باریکی بر کردار زشت خویش ندانست گزیده بدرگاه آمد حسب التماس اعتماد الدوله گناه او بظنون
گشت آثار خجالت و شرمساری از ناصیه احوالش ظاهر بود بدستور سابق منصب دو هزار و پانصدی و یک هزار و دویست
سوار عنایت نمودم میرک جلایر از گلکیان صوبه بنگاله بمنصب هزار می ذات و چهار صد سوار سرفرازی یافت چون بعضی
رسید که لاله چوغاشی در پشت بام مسجد جامع خوب شگفته روز شنبه بیست و سوم بسیر و تماشا س آن رفته شد الحی یک
ضلع آن گلزار خوشی شده بود برگه مود مری که پیش ازین براج با سو عنایت بود بعد از و پسر او سوار جل متهور داشت و زیولا
بجگت سنگه برادر او که طیکه نیافته بود لطف نمودم و برگه جو براج سنگرام مرحمت شد روز دوشنبه عده اودی بهشت بمنزل
خرم رفته بجامه در آدم بعد بر آمدن پیشکش کشید قلیله بجبت خاطر او پذیرفتم روز مبارک شنبه چهارم میر حله بمنصب
دو هزار و بیست و سیصد سوار سرفراز شد روز یکشنبه هفتم بقصد شکار یکک بموضع چهار دوره که وطن حیدر ملک است بهای
شد الحق سزین خوشی سیرگاه و کشی است آبها روان و درختهای چارغالی دارد حسب التماس او نور پور نام نهادم و در سیر راه درختی است
بل تحمل نام که چون کی از شاخها س آن را گرفته جنبانند مجموع درخت در حرکت می آید عوام باین اعتقاد که این حرکت مخصوص بهان خجست
است اتفاقا در دیده مذکور از آن قسم درخت دیگر بنظر در آمد که بهان طریق متحرک بود معلوم شد که این حرکت لازم نوع درخت

ست نه مخصوص یک درخت و در موضع را و پورا از شهر و نیم کرده بر سمت هندوستان درخت چناری واقع است میان سوخته
پیش ازین بیست سال که من خود بر اسپه سوار با پنج اسب زین دار و دو خواجه سرا بدرون آن در آمده بودم و در گاه
تقریبی این حرف مذکور میشد مردم استبعاد می نمودند و درین مرتبه باز فرمودم که چندی بدرون آن در آیند همان دستور که در خاطر
داشتم ظاهر شد در اکبر نامه مسطور است که حضرت عرش آشیانی سے و چهار کس را بدرون آن در آورده متصل یکدیگر نشاند
بودند درین تاریخ بعضی رسید که برخی چند پسر را سے منوهر که از ملکیان لشکر کانگڑه بود با مخالفان جنگ بے صفت کرده
جان نثار گشت روز مبارک شنبه یازدهم برین موجب بند هاسے در گاه باضافه منصب سرفراز گشتند تا تارستان
و هزاری ذات و پانصد سوار عبدالعزیز خان دو هزاری ذات و هزار سوار و دوی چنگو الیاری هزار و پانصدی ذات
و پانصد سوار میر خان پسر ابوالقاسم خان یکے هزاری ذات و ششصد سوار مرزا محمد هفت صدی ذات و سه صد
سوار لطف الله سیصدی ذات پانصد سوار نصر الله عرب پانصدی ذات و دویست و پنجاه سوار تهور خان بغوجاری سرکار
میوات تعیین شد روز مبارک شنبه بیست و پنجم سید بایزید بخاری فوجدار سرکار بکربصاحب صوبگی ولایت طهه فرق عزت
برافراخت و منصب او اصل و اضافه دو هزاری ذات و هزار و پانصد سوار حکم شد و علم نیز محبت فرمودم شجاعت خان عرب
بنصب دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار سوار عزرائقاریافت وانی را سے سنگدن حسب التماس مابست خان بصو به
بگش تعیین شد جانپا رخا بنصب دو هزاری ذات و هزار و پانصد سوار سرفراز گشت و رینولا از عزرائض سپهسالار خان
خانان و سایر دولتموالان ظاهر شد که عنبر سیاه بخت باز قدم از حد ادب بیرون نهاده فتنه و فساد که لازمه سرشت زشت
آن بد ذات است بنیاد کرده و از آن که موکب منصور بولایت و در دست نهضت فرموده فرصت مقنن شمرده عهد و پیمانی
که بانبده هاسے در گاه بسته بود شکسته دست تصرف بملک بادشاهی و راز ساخته امید که عنقریب بشامت اعمال خویش
که قرار گرد و چون التماس خزان نموده بود حکم شد که مبلغ بیست لک روپیه متصدیان دارالنجلا فیه اگره نزد سپهسالار روانه سازند
و متعارف این خبر رسید که امراتما نجات را گذاشته نزد داراب خان فراهم آمده اند و تکیان بر دور لشکر صف بسته می گردند و خنجر خان
در احمد نگر متحصن شده تا حال دوسه دفعه بنده هاسے در گاه را با مقهوران مبارزت اتفاق افتاد و هر مرتبه مخالفان شکست
خورده جمعی را بکشتن دادند و در مرتبه آخر داراب خان جوانان خوش اسپه را همراه گرفته بر جگاه مقهوران تاخت و جنگ
سخت در پوست و مخالفان شکست خورده روے ادا بار بواوے فرار نهادند و بگاه آنها بتاراج رفت و لشکر ظرافت

سالما و غانما بار دوسه خود مراجعت نمود چون عسرت و گرانی عظیم در لشکر منصور بهمرسید دولتخواهان کنگاش دران دیدند که از
 کرویوه رو بهنگر ه فرود آمده در پایان گھاٹ توقف باید نمود تا رسد غله بهسولیت میرسیده باشد و مردم محنت و تاب نکشند
 ناگزیر در بالا پور معسکر اقبال آراستند و مقهوران سیاه بخت شیخی و شلاکھنی نموده در طرث بالا پور نمایان شدند راجه نرسنگه یو
 با چندی از بنده های جان نثار بهدافته غنیمت بهمت گماشته بسیارے را بقتل آورد و منصور نام حبشی که در سپاه مقهوران بود
 زنده بدست افتاد هر چند خواستند که بزیر فیل اندازند راضی نشد پای بهالت افشرد راجه نرسنگه یو فرمود که سرش از تن جدا
 سازند امید که فلک دوار سزای کردار ناپنجار و در دامن روزگار سایر حق ناشناسان نهد در سیوم اردی بهشت بهمانشای
 سکه ناک سواری شد بغایت تیلاق خوشی است و این آبشار در میان دره واقع است و از جای مرتفع مبریزد هنوز بر
 اطراف آن برت بودیشن مبارک شنبه دران گلزمین آراسته پیاله های معتاد را بر لب آب خورده محفوظ گشتم درین جنبل
 آب جانورے بنظر در آمد از عالم ساج ساج سیاه رنگ است و خالما سفید دارد و این هم رنگ بلبل است با
 خالما سفید و غوطه در آب می خورد و در زمان ممتد در زیر آب می باشد و از جای دیگر سر بر می آرد و فرمودم که دو
 سه جانور از آن گرفته آرند تا معلوم شود که از بابت مرغابی است پوست در میان پا دارد و باهم پیوسته با از عالم جانوران
 صحرائی کشاده است و قطعه از آن گرفته آورند و ندیکه فی الفور مرد دیگر یک روزماند پنجه اش مثل مرغابی پیوسته بنود بنادر العصری
 استاد منصور نقاش فرمودم که شبیه آن را بکشند کشمیریان گلگرمی نامند یعنی ساج آبی و ریولا قاضی و میر عدل معروض
 داشتند که عبدالباب پیر حکیم علی بجای از سادات متوطن لاهور هشتاد هزار روپیه دعوی می نماید و خطی بهر قاضی نورالله
 ظاهر ساخته که پدر من زر مذکور را برسم امانت بسید ولی پدر اینها سپرده و سادات منکر اند اگر حکم شود حکیم زاده بجهت احتیاط
 سوگند مصحف خورده حق خود را از آنها بگیرم فرمودم آنچه مطابق احکام شریعت است عمل آورند و روز دیگر معتمد خان بعرض رسانید
 که سادات خضوع و خشوع بسیار نظر ابرمی سازند و معامله کلی است هر چند در تحقیق تفحص این قضیه بیشتر تامل بکار رود بهتر خواهد
 بود بنا بران فرمودم که آصف خان تحقیق این قضیه نهایت دقت و دور اندیشی بکار برده نوعی نماید که اصلا منظمه و شبهه و شک
 نماند با وجود این اگر خوب داشتگفته نشود در حضور خود باز پرس نموده خواهد شد بهجود شنیدن این حرف حکیم زاده رادل
 و دست از کار رفته و جمعی از آشنایان شایع ساخته حرف آشته به میان آورد و عرض آنکه اگر سادات باز پرس این قضیه
 را با آصف خان به اندازند خط ابرامی سپارم که مرا با ایشان من بعد حقی و دعوای نباشد هرگاه آصف خان کس را طلب

اوستی فرستاد از آن جا که خاین خالیست می باشد به بهانه وقت می گذرانید و حاضر نمی شد تا آنکه خطا بر او بیکی از دوستان خود
 سپرد و حقیقت آب صف خان رسید جبراً او را حاضر ساختند در مقام پرسش در آمد ناگزیر اعتراض نمود که این خط را کی
 از ملازمان من ساخته و خو گواه شده و مرا از راه برده بود بهین مضمون نوشته داد چون آصف خان حقیقت را بفرمود بیاید
 منصب و جایگزین را تغییر ساخته از نظر انداختم و سادات را بغزت و آبر و نخست لا هور از زانی داشتیم روز مبارک شبانه هفتم
 خور داد و اعتقاد خان بمنصب چهار هزار می ذات و هزار و پانصد سوار سرفراز می یافت و صادق خان بمنصب دو هزار می
 و پانصد می ذات و هزار و چهار صد سوار ممتاز گشت زین العابدین پسر آصف خان مرحوم بخدست نجشگری احادیان سرفراز
 گشت راجه نرسنگه و بنر لیه و بالا پای پنج هزار می ذات و سوار فرق عزت و فراخت در کشمیر پیشترین ترین میوه با اشکن است
 می خوش می باشد از آلو بالو خود ترغایتاً در چاشنی و تزاکت بسیار بهتر و در کیفیت شراب سه چهار آلو بالو پیشتر نمی توان خود
 و ازین در شبان روز سه تا صد هم بمزه می توان گزک کرد خصوصاً از قسم پیوندیش حکم فرمودم که بعد ازین اشکن را بخون
 سه گشته باشند نظاً هر او را کوستان بدخشان و خراسان می شود مردم آنجا بچمد می گویند آنچه از همه کلان تر است نیم شمال
 بوزن در آمد شاه آلو در چهارم اردی بهشت مقدار خود می نمایان شد در بیست و هفتم رنگ گردانید و در پانزدهم
 خور داد کمال رسید و نو بر کرده شد شاه آلو بنالیه من از اکثر میوه ها خوشتر می آمد چهار درخت در باغ نو را قرا با آورد
 بود یکی را شیرین بار نام کردم و دوم را خوشگوار و سوم را که از همه بیشتر بار آورده بود پر بار و چهارم که کمتر بار داشت
 کم بار و یک درخت در باغچه حرم بار آورده بود آن را شاه وار نام نهادم و نهالی در باغچه عشرت افزا بود آن را نو بار
 خواندم هر روز بهمان قدر که بخت مزه پیاله کفایت کند بدست خود می چیدم اگر چه از کابل هم بزرگ چوکی می رسانیدند
 لیکن از باغچه خانه تازه تازه چیدن بدست خود لطف دگر داشت شاه آلو کشمیر از کابل کمتر نمی شود بلکه بالیده تر است آنچه
 از همه کلان تر بود یک طانک و پنج شمرخ بوزن در آمد روز شنبه بیست و یکم باد شاه بانو بیگم حمله نشین ملک بقاشد و الم این
 واقعه و نظراتش بارگران بر خاطر مهادامید که الله تعالی او را در جوار مغفرت خویش جاس دهد و از غرایب آنکه جبار می
 بنجم پیش ازین بد و ماء بعضی از بنده های نزدیک را آگاه ساخته بود که یکی از صدر نشینان حرم مرا می عفت
 بهما نخائ عدم خواهد شتافت و این را از زانچه طالع من دریافته بود مطابق افتاد و از سوانح شهادت یافتن سید غر خان
 و جلال خان لکهن در لشکر بنگش تفصیل این اجمال آنکه چون بنگام رفع محصل شد مهابت خان لشکر تعین نمود که به کوستان

در آید ز راعت افغان را بخوراند و از تاخت و تاراج و کشتن و بستن و قتل و غارت و قضا را چون بنده با سه درگاه
بپای کتلی می رسد افغانان برگشته روزگار از اطراف هجوم آورده سر کتلی را می گیرند و استحکام میدهند جلال خان که
مرد کار دیده و پیر محنت کشیده بود صلاح وقت در آن می بیند که دوسه روز و سه وقت کرده شود تا مقهوران آذوقه
چند روز که بر پشت بار کرده آورده اند صرف نموده لاچار خود بخود ویران شوند انگاه بسوویت مردم ما ازین کر یوه
دشوار خواهند گذشت چون ازین کوتل بگذریم دیگر کار نمی توانست ساخت و مالش بسزا خواهند یافت عزت خان
که شعله بود زرم افروز و برق دشمن سوز لبوا بدید جلال خان پیرداخته برهنه با چند سوار از سادات بارهه توسن بهت بخت
و افغانان مانند مور و کبک از اطراف هجوم آورده او را در میان گرفته با آنکه زمین معرکه اسپ تاز بود و بهر طرف که حسین
غضب می افروخت خرمین هستی بسیار می آتش تیغ می سوخت در اثنای زد و خورد اسپش را پی کردند پیاده
تاریقه داشت تقصیر نکرد عاقبت بار فغانی خویش مردانه فروشد و در هنگامیکه عزت خان می تازد و جلال خان کلهرد
مسعود پسر احمد بیگ خان و بیزن پسر ناد علی میدانه و دیگر بنده با عنان شتاب از دست داده بخت اختیار از هر
طرف کوتلی می بینند و مقهوران سر که ها گرفته بسنگ و تیر کارزاری می نمایند جوانان جانپار چه از بنده با سه
درگاه چه از تابینان مهابت خان و ادوات و جلادت داده بسیار از افغانان را بقتل می رسانند درین داروگیر
جلال خان و مسعود با بسیار از جوانان جان نثار می گردند بیگ تند خوی و تیز جلولی عزت خان چنین چشم زخمی بشکر
منصور رسید و مهابت خان از شنیدن این خبر وحشت اثر فوجی از مردم تازه زور بکام فرستاده تهاجمات را از سر نو
استحکام می دهد و هر جا اثر می ازان سیاه بختان می یابند در کشتن و بستن تقصیر نمی نمایند چون این واقعه بعرض رسید اکبر قلی
پسر جلال خان را که بخدمت فتح قلعه کانگڑه مقرر بود بحضور طلب داشته منصب هزاری ذات و هزار سوار لطف فرمودم و مالک
موروثی او را بدستور قدیم در وجه جاگیر او مقرر داشته اسپ و خلعت داده بکام لشکر نگارش فرستادم با آنکه از عزت خان فرزند
مانده بود بغایت خرد سال جانفشانی او را و پیش نظر حقیقت بین داشته منصب و جاگیر عنایت شد تا باز ماند با سه او
از هم پناهند و دیگران را امید داری افزاید و درین تاریخ شیخ احمد سهرندی را که بجهت دکان آرائی و خود فروشی و بی صرفه گوئی
روزی چند در زندان ادب محبوس بود بحضور طلب داشته خلاص ساختم خلعت و هزار روپیه خرچ عنایت نموده و رفتن
و بدون مختار گردانیدم او را و روئے انصاف معروض داشت که این تنبیه و تادیب در حقیقت هدایت و کفایت بود نقش مراد

در ملازمت خواهد بود و دست و هفتسم خورد و از زرد آلو رسید خانه تصویر که در باغ واقع است و حکم تعمیر آن شده بود و درینوقت تصویر استادان نادره کار آراستگی یافت در مرتبه بالا شبیه جنت آشیانی و عرش آشیانی و مقابل شبیه مرا و برادر مرا و شاه عباس را کشیده اند بعد از آن شبیه میرزا کامران و میرزا احمد حکیم و شاه مراد و سلطان دایال و در مرتبه دوم شبیه امرا و بنده پادشاه خاص را تصویر کرده اند و در اطراف بیرون خانه سواد منازل راه کشمیر به ترتیبی که آمده شده نگاشته اند و یکم از شعرا این مصرع را تاریخ یافته - ع

مجلس شاهان سلیمان ششم

روز مبارک شنبه چهارم تیر ماه آبی جشن بوریاکوبی شده درین روز شاه آلو کشمیر با خبر رسید از چهار درخت بلغمی نورافزا یک هزار و پانصد عدد و از سایر درختها پانصد عدد دیگر چیده شد بمقتضای آن کشمیر تا یکد فرمودم که درخت شاه آلو در اکثر باغات پیوند کنند و افراد آن سازند و در تیولا بهم پسر رانا امر سنگه خطاب را بجای سرفرازی یافت و در لیون برادر رشید عزت خان بمنصب هزاری ذات و هشتصد سوار متازگشت و محمد سعید پسر احمد بیگ خان بمنصب ششصدی ذات و چهارصد سوار و مخلص احمد برادر او پانصدی ذات و دو بیست و پنجاه سوار نوازش یافتند پس احمد صدر بمنصب هزاری عنایت شد پس از حسین پسر میرزا رستم صفوی منصب هزاری ذات و پانصد سوار محنت فرموده بخدمت دکن رخصت کرد و روز یکشنبه چهارم تیر ماه آبی حسن علی خان ترکمان بصاحب صوبگی او و دیسه فرق عزت برافراخت و منصب ذات و سوار سه هزار و حکم شد درین تاریخ بهادر خان حاکم قندهار نه اسب عراقی و چند تغور اقمشه زر بفت و مخمل زر بفت و دانه های کیش و غیره برسم پیشکش ارسال داشته بود به نظر گذشت روز دوشنبه پانزدهم بسیرایاق لاهی مرک سوار شد و کوچ وریای کوتل رسیده روز یکشنبه هفتم به از کرپوه برآمده و کرده مسافت در غایت ارتفاع بصوبت تمام قطع شد از فراز کوتل تا ایلاق یک کرده و دیگر زمین پست و بلند بود اگر چه قطعه قطعه گلهای الوان شگفته بود لیکن آن قدر که تعریف می کردند و در خاطر نقش بسته بود به نظر در نیامد شنیده شد که درین نزدیکی دره ایست که بنایت خوب شگفته روز مبارک شنبه هیز و هم نه باشد آن رستم بکلفت هر گونه اغراق که در تعریف آن گل زمین کرده شود و گنجایش دارد و چند آنکه نظر کار می کرد گلهای الوان شگفته بود پنجاه قسم گل در حضور خود چیده شد لیکن که چند قسم دیگر هم بوده باشد که بنظر در نیامده آخر پادشاه روز هفتم در محبت معطوف داشت شب در حضور به تقریبی حرف محاصره احمد نگرند کورسے شد خان جهان غریب نقطه گذرانید پیش ازین

هم مکرر بگوش رسیده بود بنا بر عزابت مرقوم میگردد و در هنگامی که برادرش شاهزاده دانیال قلعه احمد نگر را محاصره کرده بود روز سه اهل قلعه توپ ملک میدان را بجانب اردو شاهزاده مچرا گرفته آتش دادند گوله قریب دایره شاهزاده رسید از آنجا باز گنبد بسته در خانه قاضی بایزید که از صاحبان شاهزاده بود رفته افتاد اسپ قاضی بقاصد سه چهار گز بسته بودند بجز در سیدن گوله بر زمین ران اسپ از پنج برکنده بر زمین افتاد و غلوله از سنگ بود بوزن ده من شعارت هند که هشتاد من خراسان باشد توپ مذکور بشا بککلان است که آدم در میان درست می تواند نشست درین تاریخ خواجه ابوالحسن میرنجشی را بمنصب پنج هزاری ذات و دو هزار سوار سرفراز ساختم مبارز خان بمنصب دو هزاری ذات و هزار و هفتصد سوار سربلندی یافت بیزن پسر تادعلی بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار ممتاز گشت امانت خان بمنصب دو هزار و یکصد و چهار صد سوار سرفراز شد روز مبارک شنبه بست و پنجم نوازش خان پسر سعید خان را بمنصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار و هشت خان را بمنصب دو هزار و پانصد سوار و سید یعقوب خان پسر سید کمال بخاری را بمنصب بیست صدی ذات و پانصد سوار اقبال از نجشید میر علی عسکر پسر میر علی اکبر موسوی بخطاب موسوی خانی نوازش یافت چون تعریف ایلاق کوری مرک مکرر شنیده شده بود درینو لا خاطر به تماشا بای آن بسیار رغبت افروز در روز شنبه هفتم آمداد بران صوب سواری شد از تعریف آن چه نویسد چند آنکه نظر کار می گرد گلهای الوان شگفته و در میان سبزه گل جردل های آب روان در غایت لطافت و صفا گوئی صفحه ایست از تصویر که نقاش قضا بقلم صنع نگاشته غنچه دلها از تماشای آن می شگفت بے تکلف آن ایلاق را نسبت بدیگر ایلاقات نیست و بهترین سیرگاه های کشمیری توان گفت در هندوستان پیهانام جانور می است خوش آواز که در موسم برسات ناله های جان سوز می کشد چنانچه کوئل بیضه خود را در آشیان زان می نهد و زان بچه او را می کشد می پرورد و در کشمیر دیده شد که بیضه خود را در آشیان غوغائی نهاده بود غوغائی بچه آن را پرورش میداد روز مبارک شنبه هفتم هم فدائیان بمنصب هزار و پانصدی ذات و هفتصد سوار سرفراز گشت درین تاریخ محمد زاهد نام ایلمچی عزت خان حاکم اورنگ بدرگاه رسید عریضه با محقر تحفه ارسال داشت سلسله جنیان نسبت های موروثی شده بود بنظر عاطفت مخصوص داشته عجاله الوقت ده هزار و رب بانعام ایلمچی مقرر شد و تصدیان بیونات حکم فرمودم که از اقسام اجناس آنچه او التماس نماید بجهت فرستادن ترتیب دهند درینو لا فرزند خان جهان را غریب توقیفی نصیب شده از شغفگی با ده نهایت زار و تزار گشته بود از استیلا این فناء مرد افکن نزدیک آن رسیده که جاگرمی در

سراین کارکنہ ناگاہ بخود پرداخت و حق سجانہ اور موفق ساخت و حمد کرد کہ بعد ازین دامن لب بشارب نیالاید و آلودہ نسا زدہ هر چند نصیحت کردم
 کہ بیک باز ترک کردن خوب نیست از روی حکمت و تدبیر عمر و در باید گذاشت راضی نشد و مردانہ گذاشت بتایخ بیت و پنجم امرداد بہادر خان
 صاحب صوبہ قندھار بمنصب پنج ہزار نجات و چار ہزار سوار سرفراز گشت و در دوم شہر یو راہ الہی ان سنگہ پسر راوت شکر بمنصب ہزار و
 پانصدی و ہشت صد سوار و میرحام الدین ہزار و پانصدی پانصد سوار و کرم الدین پسر علی مدخان بہادر بشش صدی و سیصد سوار نوازش
 یافتند چون درینو لا توجہ خاطر بہندان اہلق جوہر دار بسیار است امرای عظام در شخص و تجسس غایت سعی و اہتمام بتقدیم
 رسانیدند از ان جملہ عبدالغفر خان نقشبندی عبدالمنام ملازم خود را نزد خواجہ حسن و خواجہ عبدالرحیم پسران خواجہ کلان
 جوہاری کہ امروز مقتداے ولایت ما و راہ النہر اند فرستادہ مکتوبی مشتمل بر اظہار این خواہش ارسال داشتہ بود اتفاقاً خواجہ حسن
 و ندانی درست در کمال لطافت داشتہ فی الفور مصحوب ہومی الیہ روانہ در گاہ ساخت و درین تاریخ بحضور رسید موجب نسیاط
 خاطر گشت فرمودم کہ موازی سے ہزار روپیہ را از نقالیں امتعہ بحبت خواجہ ہاروانہ سازند و میر ترک بخاری بدین خدمت
 باور گشت روز مبارک شنبہ دوازدهم شہر یو میر میران بنو جداری سرکار میوات دستوری یافت و منصب ادا ازل و
 اضافہ دو ہزاری و یک ہزار و پانصد سوار حکم شد اسب خاصہ با خلعت و شمشیر عنایت فرمودم و درینو لا از عرض داشتہ شد
 بوضوح پیوست کہ جوہر مل مقہور جان بالکان جنم سپرد و نیز بعض رسید کہ فوجی بر سر یکے از زمینداران فرستادہ طریق
 احتیاط از دست دادہ است بے آنکہ راہ درآمد را استحکام دہند و سر کو بہار با بگیرند و در تنگانی کوہ در آہو جنگ
 بے صرفہ کردہ اند چون روز باختر رسیدہ بود کارنا ساختہ و عطف عنان نمودہ اند و در برگشتن جلوہ ریزان شدہ کس بسیار
 بکشتن دادہ اند خصوصاً جمعہ کہ عار گریختن بخود نہ پسندیدہ اند شہادت را بجان خریدہ اند از جملہ شہباز خان و لومانی کہ
 طایفہ است از گروہ افغانان لودی با جمعہ از نوکران و اقوام جان نثار گشت الحق خوب بندہ بود شجاعت با خود و آزر
 جمع داشت دیگر جمال خان افغان و رستم برادر او و سید نصیب بارہہ و چندے دیگر زخمی برآمدند و میر نوشتہ رسید کہ
 محاصرہ تنگ شدہ و کار بہر متحصنان بہ شواری کشیدہ و مردم را در میان انداختہ زنہا خواستہ اند امید کہ درین زودی بہین
 اقبال روز افزون قلعہ مفتوح گردد و روز کم شنبہ ہیزدہم ماہ مذکور دلاور خان کا کرڈ باجل طبع و دیعت جیات سپرد و از امرے
 صاحب الوش شجاعت با سرداری و کاروانی داشت از زمان شاہزادگی بخدمت من پیوستہ و بحسن اخلاص و جوہر شہ
 از ہنگنان گوے سبقت رہودہ بوالا پایہ الملویت رسیدہ بود و در آخر عمر حق تعالیٰ توفیق حق گذاری نصیب کرد و فتح کشتوار

که خدای تعالی بخت او میسر شد امید که از اهل آفرینش باو فرزندان و باز مانده های او را با انواع مراحم و نوازش
 سرفراز ساخته و از مردم او چند کسی که لایق منصب بودند در سلک بنده های درگاه انتظام بخشیده و دیگران را حکم فرمود
 که بدستور سابق با فرزندان او بوده باشند تا جمعیت او از هم پناشد درین تاریخ قوریسادل باقطعه الماس که ابراهیم خان
 فتح جنگ از حاصل کان بنگاله فرستاده بود آمده ملازمت نمود وزیر خان دیوان بنگاله که از قدیم این درگاه بود باجل طبع
 در گذشت شب مبارک شب شنبه نوزدهم کشمیر بان کنار دریا بهیست راد و رویه چراغان کرده بودند و این رسمی است
 پاستانی که هر سال درین تاریخ از غنی و فقیر هر کس که خانه در کنار دریا دارد مثل شب برات چراغان روشن می کند از بندگان
 سبب آن را پرسیده شد گفتند که درین تاریخ سر چشمه دریا بهیست ظاهر شده و از قدیم این رسم آمده که در آن روز جشن
 دهته ترواه است و دهته بمعنی بهیست است و ترواه سیزده رومی گویند چون درین تاریخ سیزدهم شوال چراغان می کنند
 باین اعتبار دهته ترواه امید اند بهیست کلفت خوب چراغانی شده بود بر کشتی نشسته سیر و تماشا کرده شد درین تاریخ جشن
 وزن شمس آراشکی یافت و بضابطه معروفه و بطلا و اجناس دیگر وزن کرده در وجه ارباب استحقاق مقرر فرمودم سال پنجاه
 و یکم از عمر این نیازمند درگاه الهی بانجام رسید و سیر آغاز سال پنجاه و دویم بهیست مراد افروخت امید که مدت حیات در
 مرضیات ایزدی مصروف باد جشن روز مبارک شب شنبه بیست و ششم در منزل آصف خان ترتیب یافت و آن
 عرصة السلطنت بلوازم نیاز و پیشکش پرداخته سعادت جاوید اندوخت و در غرة شهر یوم مرغابی در تال الیه نمایان شد
 در بیست و چهارم ماه مذکور در کول دل نمودار گشت جانوران پرند که در کشمیر باشند بدین تفصیل است کلنگ سارس
 طاقس جز کلنگ تغیری تغیر کرد انگ زرد تلک فقره باچرم لیلوره حوصل مکشه قلعه قاز کوکله دراج شارک نوسج
 و سچ بر تل دھیک کویل شکر خواره هو که مرلات بنس کلچری میثیری که من او را بد آواز نام کرده ام چون اسامی بعضی از اینها بفرای
 معلوم نبود بلکه در ولایت نمی باشد بهندی نوشته شد و اسامی جانوران که در کشمیر نمی باشند از دهنده و چرند و بدین تفصیل شیر زرد
 یوز گرگ گاومیش مھرائی آهوی سیاه چکاره کوتا پاچه نیله گاؤ گورخر گوش سیاه گوش گربه مھرائی موشک کربلانی سوسمار خال پشت
 درین تاریخ شفق از کابل بڈاکچوکی رسید آنچه از همه کلان تر بود بیست و شش توله بوزن در آمد که شصت و پنج مثقال بود
 باشد تا موسم شفق بود آنقدر می رسید که با کتر امرار بنده های خاص الوش عنایت می شد و زوجه بیست و هفتم بقصد سیر و
 تماشا و یرناک که سر چشمه دریا بهیست است سواری شد پنج کرده بالا س آب بکشتی رفته در ظاهر موضع پانچور نزد

فرمودم درین روز خبر ناخوش از کشتوار رسید تفصیل این اجمال آنکہ چون دلاور خان فتح کردہ متوجہ درگاہ شد نصر اللہ عرب را با چندی از منصب داران بجا قسط آنجا گذاشتہ اورا در راسے دو خطا اقتادیکے آنکہ زمینداران و مردم آنجا را تنگ گرفتہ و سلوک نامالایم در پیش داشتہ دوم آنکہ جمعے کہ ہلک مقرر بودند بہ طمع اضافہ منصب از درخت خواستند کہ بدرگاہ رفتہ ہمسازی خود کنند و آن تجویز این معنی نمودہ اکثرے را بمرور درخت داد چون پیش او جمعیت کم ماند زمینداران آنجا کہ زخمی از دور دل داشتند و در کین شورش بودند فرصت یافتہ از اطراف هجوم آوردند پل را کہ عبور لشکر و ملک منحصر در آن بود سوختہ آتش فتنہ و فساد افروختند و نصر اللہ متحصن گشتہ دوسہ روزے خود را ہزار جان کندن نگاہ داشت چون آذوقہ نبود و راہ را نیز بستہ بودند ناگزیر بہ شہادت قرار دادہ مردانہ با چندی کہ ہمراہ بودند داد شجاعت و جلالت داد تا آنکہ اکثرے از ان مردم بہ شہادت رسیدند و بعضے خود را اسیر سر نخچہ تقدیر کردند چون این خبر بمساع جلال رسید جلال پسر دلاور خان کہ آثار رشد و کار طلبی از ناصیہ احوال او ظاہر بود در فتح کشتوار ترددات پسندیدہ از او بطہور آمدہ بود و منصب ہزاری ذات و ششصد سوار و سرفراز ساختہ و ملازمان و راہ را کہ در سلک بندہ ہاے درگاہ انتظام یافتہ بودند و فوجی از سپاہ صوبہ کشمیر با بسیارے از زمینداران و پیادہ ہاے بر قنداز ہلک او مقرر داشتہ باستیصال ان گروہ عاقبت نغز دل تعین فرمودم و تیر حکم شد کہ راجہ سنگرام زمیندار جمو با مردم خود از راہ کوہ جمو در تیرامید کہ در بن زدہ ہاے ہنر اے کردار خویش گرفتار آیند روز شنبہ بہشت ہشتم چار دہیم کردہ کوچ شد از موضع کا کا پور یک کردہ گذشتہ برب آب فرو آمد بنگ کا کا پور مشہور است بر کنار دریا صحرا صحرا خود و واقعا در روز یکشنبہ بہشت و نہم موضع پنج ہزارہ منزل شد این موضع بفرزند اقبال سند شہا پر وزیر عنایت شدہ است و کلاے او مشرف بر آب باغچہ و مختصر عمارتی ترتیب دادہ بودند در حوالی پنج ہزار چلک واقع است در عنایت صفا و نہ بہت دہشت و درخت چنار عالی در وسط چلک و جوی آبے بردو گشتہ کشمیر یاں ستہا یوئی مے گویند یکے از سیرگاہاے مقرر کشمیر است درین تاریخ خبر فوت خاندوران رسید کہ در لاہور با جل طبعی در گذشت عمر شش قریب بہ نو رسیدہ بود از بہادران مقرر روزگار و دلیران عرصہ کارزار بود شجاعت را با سرداری جمع داشتہ درین دولت حقوق بسیار دارد امید کہ از اہل آمرزش باد چہار پسر از دماند لیکن ہیچ کدام لیاقت فرزند ی او ندارد قریب چہار لک و بیہ نقد و جنس از ترکہ او برآمد بفرزندانش عنایت شدہ روز دوشنبہ سے ام نخست تماشا سے سر چشمہ انچ نمودہ شد این موضع را حضرت عرش آشیانی بہ راہ اس کچواہہ مرحمت نمودہ بودند و او در دامن کوہ و فراز چشمہ عمارات و حوضہا ساختہ بہ تکلف سر منتری است در عنایت لطافت و نفاست آبش در کمال صفا و عذوبت ماہی بسیار در دشنا و در شہر

در ته آبش ز صفا رنگ حسد و کور تواند بدل شب شمرد

چون این موضع بفرزند خا خجنان عنایت فرمودم مشارالیه ترتیب بنیافت نموده پیشکش کشید قلیله بجهت خاطر او گرفته شد ازین چشمه نیم کرده نجفی بجون نام سرچشمه ایست که راه بهاری چند از بند با سه عرش آشیانی بت خانه بفرز آن ساخته آب این چشمه ازان بیشتر است که توان گفت و درختها سه کلان کهن سال از چنار و سفیدار و سیاه سید بر دور آن رسته شب درین مقام گذرانیده روز سه شنبه سی و یکم بر سر چشمه اچول منزل شد و آب این چشمه ازان فزون تر است آبشار خوشی دارد بر اطراف درختها سه چنار عالی و سفیدار با سه موزون سرهم آورده نشیمن با سه دلکش بموقع ترتیب داده بودند در مد نظر باغچه با صفا گلها سه جعفری شکفته گوئی قطعه ایست از بهشت روز یکم شنبه غره همراه از اچول کوچ فرموده قریب به چشمه ویرناک منزل شد روز مبارک شنبه دوم بر چشمه مذکور بزم پیاله ترتیب یافت بند با سه خاص را حکم ششمین بزم پیاله سرشار پیچیده از شققا لوسه کابل الوش گزک عنایت فرمودم و هنگام شام مستان بخانه خود با بازگشتند این چشمه منبع دریای است و در دامن کوبه واقع است که از تراکم اشجار و ابنوبی سبزه و گیاه بومش محسوس نمی شود و در زمان شاهزاده کی حکم فرموده بودم که بر سر این چشمه عمارتی که موافق آن مقام باشد اساس نهند و ریویلا با انجام رسید حوض ششمین چهل و دو درع و چهار ده گز عمق و آبش از عکس سبزه دریا حین که بر کوه رسته زنگاری رنگ و مایه بسیار شناور و بر دور حوض ایوانها سه طاق زده و باغی در پیش این عمارت و از لب حوض تا در باغ جوئی چهار گز در عرض و یک صد و هشتاد گز در طول و دو گز در عمق و بر اطراف جوئی خیابان سنگ بست و آب حوض بمشابه عمارت و لطیف که با وجود چهار گز در عمق اگر نخود سه در زیر آب افتاده باشد بنظر در سه آید و از صفائی جو سه و سبزه و گیاه که در زیر آن چشمه رسته چه نویسد اقسام سبزه و دریا حین در بزم رسته از جمله بته بنظری آمد بعینه مانند دم طاووس نقاشانه و از موج آب متحرک و یک گل جا بجا شکفته و نفس الامر آنکه در تمام کشمیر باین خوبی و دلفری سیرگاہ نیست معلوم شد که بالا سه آب کشمیر را هیچ نسبت بپایان آب نیست و با بستی روز سه چند درین حد و دسیر مستوفی کرده داد عیش و کامرانی میداد چون ساعت کوچ نزدیک رسید بود و در سکر تل برت شروع در باریدن کرده و فرصت توقف بر سر نخه تافت تا گزیر عنان معاودت بجانب شهر معطوف داشتیم و حکم شد که بر کنار جو سه مذکور دو رودیه درخت بنشانند روز شنبه چهارم بحشمته کوا بهون منزل شد این سرچشمه هم قابل جا سه هست اگر چه الحال در برابر آنها نیست لیکن اگر مرمت کنند جا سه خوب خواهد شد فرمودم که مناسب این مقام عمارتی بسازند و حوض پیش چشمه را مرمت نمایند در اثنا راه بر چشمه عبور واقع شد که اندک ناک نامند مشهور است که

ماہی این چشمہ نامیانی باشد لخط بر چشمہ مذکور توقف نموده وام انداختم و دو از دہ ماہی بام اقتاد از انجملہ سہ ماہی نامیانی بودند نہ ماہی چشم داشت ظاہر آب این چشمہ را تاثیر است کہ ماہی را کور می سازد بہر حال خالی از غرابت نیست روز یک شنبہ پنجم باز چشمہ چلی بہون و اینچ عبور نموده متوجہ شہر شدم روز کم شنبہ ہشتم خبر فوت ہاشم پسر قاسم خان رسید روز مبارک شنبہ نہم را دت خان اصحاب صوبگی کشمیر سر فرار شد میر حبلہ از تغیر او بخت دست ناسامانی اقیار یافت و معتمد خان بخدمت عرض مکر رفیق عزت برافراخت و منصب میر حبلہ دو ہزاری ذات و پانصد سوار حکم شد شب شنبہ یازدہم بشہر نزول اجلال اتفاق افتاد آصف خان بخدمت دیوانی صوبہ گجرات ممتاز شد سنگرام راجہ جو منصب ہزار پانصد نیات و ہزار سوار سر بلندی یافت درین روز غیر مکرر شکار سے از ماہیگیران کشمیر شاہدہ قتاد در جایکہ آب تاسینہ آدمی باشد و کشتی پہلو سے یک دیگر می برند بدستور یکہ کیسہ را ہم پیوستہ باشد و سر دیگر از ہم دور بقاصد چار دہ پانزدہ درعہ دو د ملاح بر کنار طرف بیرون کشتی با چوب دراز در دست گرفته می نشینند تا فاصلہ زیادہ و کم نشود و در برابر سیرفتہ باشند و دواز دہ ملاح در تاق آب در آئہ سر ہا سے کشتی را با ہم پیوستہ بست گرفته پا با زمین کو فتنہ می روند ماہی کہ در میان ہر دو کشتی در آمدہ خواہد کہ از تنگی بگذرد پیائے ملاحان میرسد و ملاح فی الفور غوطہ خور دہ خود را بقعر آب میرساند و ملاح دیگر بہ پشت او حمل انداختہ بدو دست پشت او را زیر می کند تا آب او را بہالایا رواد و ماہی را بدست گرفته بے آرد و بعضی کہ درین فن ہمارت تمام دارند دو ماہی بدو دست گرفته برے آرد از جملہ پیر ملاحے بود کہ در ہر غوطہ زدن اکثر دو ماہی می گرفت و این شکار در پنج ہزار ہے شود و مخصوص دریای بہت است در گولابہا و دیگر رودخانہ نمی شود و منحصر در موسم بہار است کہ آب سرد و گزندہ نباشد روز دوشنبہ سیزدھم جشن دسہرہ ترتیت یافت بدستور ہر سال اسپان را از طوایل خاصہ و انچہ حوالہ امر اشدہ آراستہ بنظر در آوردند و در نیولا اکثر کو تاہی دم و تنگی نفس در خود احساس کردم امید کہ عاقبت بخیر مقرون باد انشاء اللہ تعالی روز کم شنبہ پانزدہم بقصد سیر خزان بجانب صفا پور و درکہ لارکہ پایان آب کشمیر واقع است متوجہ گشتم در صفا پور تالابے خوش است و بر سمت شمالی آن کوہے افتادہ پر درخت با آنکہ آغاز خزان بود عجب نمودی داشت عکس در قہاے الوان از چار و زرد آلود غیر آن بر میان تالابے خوش می نمود بے تکلف خوبہا سے خزان از بہار ہیج کمی ندارد۔

ذوق فنا نیافت کہ در نہ نظم	از نیک تر از بہار بود جلوه خزان
----------------------------	---------------------------------

چون وقت تنگ بود و ساعت کرج قریب شد سیرا جہالی کردہ مراجعت نمودہ شد درین چند روز پیوستہ بشکار مرغابی خوش وقت بودم روز سے در اشنا سے شکار با سے بچہ قرقرہ گرفته آورد در غایت لاغرے و زبونی بود یک شب بیشتر زندہ

نماند قرقہ در کشمیری باشد ظاہر در ہنگام گذشتن و رفتن ہندوستان از لاغری و بیماری افتادہ باشد در نیولار و جمعہ خبر فوت میرزا حسن دار
پسر حسن خانان رسید کہ در بالا پور با جل طبعی در گذشت ظاہر و وزی چند تپ کردہ بود و در ایام نقابت روزی کہ انیان فوت بستہ
نمایان مے شوند برادر کلانش دارا ب خان بقصد جنگ سواری ہی نماید چون خبر برچمن داد میرسد از غایت جرأت و جلاوت با وجود
ضعف و کمسوار شدہ خود را بہ برادری رساند بعد ازان کہ غنیمت را زیر کردہ مراجعت مے نماید در آوردن جسد شرط حیات بکافی آورد
فی الفور ہو اصراف می کند و تشنج مے شود و زبان از گویائی می ماند و دوسہ روزہ باین حال گذرانیدہ و ولایت حیات مے سپارد خوب
جو آنے رشید بود و فوق شمشیر زدن و کار طلبی بسیار داشت و ہمہ جا قصدش این بود کہ جوہر خود را در شمشیر نماید اگرچہ آتش تر و خشک
را یکسان مے سوزد لیکن برین گران و سخت مے نماید تا بر پدر پیر دل شکستہ او چہ رسیدہ باشد ہنوز زخم مصیبت شاہ نواز خان
القیام نیافتہ بود کہ این جراحت تازہ نصیب او شد امید کہ اللہ تعالیٰ در خور آن صبر مے و حوصلہ کرامت کند و روز مبارک شنبہ
شانزدہم خیر خان بمنصب سہ ہزاری ذات و سوار سرفراز شد قاسم خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار متاگزشت محمد حسین
برادر خواجہ بہان را کہ بخدمت بخشگیری لشکر کا نگڑہ مقرر است منصب ہشت صدی ذات و سوار عنایت فرمود شب دو شنبہ
بست و ہفتم ہر ماہ الہی بعد گذشتن یک پہر و ہفت گھڑی مبارکی و فرخی رایات اقبال بقرب ہندوستان ارتفاع یافت چون
زعفران گل کردہ بود از سواد شہر کوچ فرمودہ بموضع پیر شافت در تمام ملک کشمیر زعفران بغیر ازین وہ جانی دیگر نمی شود و روز
مبارک شنبہ سے ام در زعفران زار بزم پیالہ ترتیب یافت چمن چمن و صحرا صحرا چند انکہ نظر کا کند شکفتہ بود و نسیمش در انجا دماغها
را معطر ساخت تنہا اش بزمین پیوستہ مے باشد گلش چار برگ دارد و منفشہ رنگ است بکلا مے گل چنپہ و از میانش
شاخ زعفران رستہ پیازش را مے نشانند و در سالی کہ خوب مے شود چار صد من بوزن حال مے آید کہ سہ ہزار و دویس
بوزن خراسان بودہ باشد نصف حصہ خالصہ و نصف حصہ رعایا معمول است و سیری بدہ رو پیہ خرید و فروخت مے شود
احیاناً نرخ کم و زیادہ ہم می شود و رسم مقرر است کہ گل زعفران را چیدہ مے آرند و موافق رییے کہ از قدیم بستہ اند نیم وزن
نمک در وجہ اجورہ مے گیرند و نمک در کشمیر مے باشد از ہندوستان مے برند دیگر از تنخہ ہا سے کشمیر کلکی است و جانور
شکاری در سالے تا وہ ہزار و ہفتصد پر ہم میرسد و باز جہاد و دیست و شصت بدام مے افتد و آشیان باشد ہسم دارد
و باشد آشیانی بدنی شود و جمعہ غرہ آبان ماہ الہی از پیر کوچ فرمودہ در مقام خان پور منزل شد چون اجراض رسید کہ
زنبل بیگ ایچی برادر ہم شاہ عباس بجو الے لاہور رسیدہ مصحوب میرزا جام الدین پسر عبداللہ اولہ انجو خلعت و سے

هزار روپیه خرچه عنایت شد حکم کردم که انچه او بمشارالیه کلیم نماید و به قیمت آنرا تا پنج هزار روپیه دیگر از خود بطریق ضیافت
بفرستد پیش ازین فرموده بودم که از کشمیر تا انتها که کوهستان در هر منزل عمارتی بجیت نشیمن خاصه و اهل محل آسائش دهند که در
سرا و رفت و رخصیه نباید گذرانید اگر چه عمارات این منزل با تمام پیوسته بود چون هنوز غم داشت و بوی آبک می آمد و رخصیه
استراحت نموده شد روز شنبه دوم در کمپور منزل شد چون مکرر بعضی رسیده بود که در حواله هیراپور آبشاری واقع است
بقایت عالی و نادر با آنکه سه چهار کرده از راه بجانب دست چپ بود و در سیه بقصد تماشا شاه آن شتافتیم از تعریف و توصیف
آن چه نوشته آید سه چهار مرتبه آب بر روی هم میریزد تا حال باین خوبی و لطافت آبشاری بنظر در نیامده بته کلیم
نظر گاهی است بغایت عجیب و غریب تا سه پیر روز آنجا بعیش و کامرانی گذرانیده چشم دول را از تماشا شاه آن سیراب
ساختم لیکن در وقت ابر و باران خالی از وحشتی نیست بعد از سه پیر روز سوار شده هنگام شام بهیراپور رسیده شب و منزل
مذکور گذرانیده شد روز دوشنبه چهارم از کوتل باڑی بر آری عبور نموده بر فراز کوتل پیر پنجبال منزل گزیدیم از صعوبت
این گریه و دشواری این راه چه نویسد که اندیشه را محال گذر نیست درین چند روز مکرر رفت و باریده بود و کوهها سفید شده
در میان جاده نیز بعضی جاها پنج بته بود چنانچه سم اسپ گهرانی نداشت و سوار سختی می گذشت الله تعالی کرم خویش ارزانی
داشت که درین روز بنبارید طرفه آنکه پیشتر گذشته بودند و آنها که متعاقب آمدند همه باریدن رفت و راه را در یافتند روز سه شنبه
پنجم از کویوه پیر پنجبال گذشته در پوشان منزل شد با آنکه ازین طرف نیز نشیب است لیکن از بسکه بلند است اکثر مردم پیاده
گذشتند روز یکم شنبه ششم سیرم کله محل نزول اجلال گشت قریب موضع مذکور آبشاری واقع است و چشمه بغایت نفیس است
حسب احکام صفه را بجیت نشیمن ترتیب داده بودند الحق نظرگاه خوشی است فرمودم که تا پنج عبور مرا بر لوح سنگ کنده بر فراز صفه
نصب کنند و بے بدل خان بیته چند گفته و بر سبیل نظم این نقش دولت بر لوح روزگاریا کار است و در میان راه درین راه
میباشد که آمد و رفت و بند و بست بقبضه اختیار آنهاست و در حقیقت کلید ملک کشمیر اندیکه راهمدی نایک نام و دیگری حسین
نایک گویند از هیراپور تا سیرم کله ضبط راه بعد از اینهاست پدر مهدی نایک بهرام نایک در آیام حکومت کشمیر باین عهد بود
چون نوبت حکومت به بند عا درگاه رسید میرزا یوسف خان در آیام حکومت خویش بهرام نایک را مسافر ملک نیستی گردانید
الحال در تصرف و دخل هر دو برادر هم اند اگر چه بظاهر با هم مداراسی دارند لیکن بباطن در نهایت عداوت اند درین روز
شیخ ابن یمن که از خدمتکاران قدیم اعتمادی عمده بود و بچار رحمت ایزدی پیوست چون نیک ذات بے بدل بود از غایت

اغناد ایون خاصه د آب حیات حواله او پودشبه که بر بالاسه کوتل پیر خیال منزل شد چون خیمه و اسباب نرسیده بود بقدر ضعف هم داشت سیر با تصرف نمود و تشیخ کرد و زبان از گویائی ماند و در روز تا بحال زنده بود و در گذشت ایون خاصه بخوان سپردم و خدمت آبدارخانه بموسوخیان حواله شد و در مبارک شبینه هفتم موضع ششسته معسکر اقبال شد اکثر در سیرم کلمه میمون بسیار بنظر درآمده بود اما ازین منزل در هوای زبان و لباس و حیوانات و انچه مخصوص ولایت گرم سیر است تفاوت فاحش ظاهر شد مردم این جا بزبان فارسی و هندی هر دو تکلم اند ظاهر از زبان اهل اینها هندی است زبان کشمیری بجهت قرب و جوار یا در گرفته اند مجله از اینجا داخل هند است عورت لباس پشمینه نمایی پوشند و بدستور زنان هند حلقه در بینی می کنند روز جمعه هشتم راجو رنجل نزول رایات عالیات گردید مردم آنجا در زمان قدیم هند و بوده اند و زمینداران اینجا راجه می گفتند سلطان فیروز مسلمان کرده و مع ذالک خود را راجه می گویند و هنوز بدعتها ایام جهالت در میان آنها استمرار است از جمله چنانچه بعضی از زنان هند و باشوهر خود می سوزند اینها را زنده باشوهر در گور می آوند شینه شد که در همین ایام دختر ده و دوازده ساله باشوهر خود که همسال با و بود زنده بقیه در آورند دیگر آنکه بعضی از مردم بے بضاعت را که دختر بوجودی آید خفه کرده می کشند با هندو پیوند خویشی می کنند هم دختر میدهند و می گیرند گرفتار خود خوب اما دادن نغوز بالشر فرمان شد که بعد ازین پیرامون این امور ~~ممنوع~~ و هر کس که مرتکب این بدعتها شود او را سیاست کنند و راجو رودخانه ایست آتش در برسات بغایت مسموم می شود اکثر مردمش را در زیر گلو بوغمه بر می آید و زرد و ضعیف می باشد برنج راجو بهتر از برنج کشمیر است بنفشه خود و دود خوشبودرین دامن کوه می باشد روز یکشنبه دهم در نوشهر منزل اتفاق افتاد درین مقام بحکم حضرت عرش آشیانی قلعه از سنگ ساخته اند و پیوسته جمعی از حاکم کشمیر درین جا بطریق تخانه می باشند روز دوشنبه چوکی هتی محل نزول ملک اقبال گشت عمارات این منزل را مراد نام چلیه اهتمام نموده حسن انجام بخشیده بود در میان دولت خانه صفا آراسته نسبت بدیگر منازل امتیاز داشت منصب او را افزودم روز سه شنبه دوازدهم در مقام تخته منزل واقع شد امروز از کوتل و کوه گذشته بسعت آباد هندوستان در آیدیم پیشتر قراولان بجهت قمرغه دستوری یافته بودند که در تخته در چاک دکتها لجر که ترتیب دهند روز یکشنبه و مبارک شبینه شکار می رانند و روز جمعه به نشا شکار خوش وقت شدیم قحطار کوهی و غیره پنجاه و شش راس شکار شد درین تاریخ راجه سازنگ دیو که از خدمتگاران نزدیک است بمنصب هشت صدی ذات و چهار صد سوار سرفراز می یافت روز شنبه شانزدهم بجایب گرچاک متوجه شدم و بیخ کوچ کنار دریای بهت معسکر اقبال گردید روز مبارک شبینه بست و یکم در جرگه گرچاک شکار کردم نسبت بدیگر

بارشکار کمتر آمد چنانچه دل می خواست مخطوطا نشدم روز دوشنبه بستم و پنج در جرگه نکتهاله به ششادشکار کردم و از اینجا بده منزل
شکارگاه جانیگیر آباد و نخیسم بارگاه دولت گردید در زمان شاهزادگی این سرمنزل زمین شکارگاه من بود و بنام خود دبی آباد
ساخته و مختصر عمارتی بنا نهاده بسکندر بسین که از قراولان نزدیک بود حواله نمودم و بعد از جلوس پرگنه ساخته بجایگیر سومی الیه لطفت
فرمودم و حکم کردم که عمارتی رحمت و دولت خانه و تالابی و مناره اساس نهند و بعد از فوت او این پرگنه بجایگیر ارادت خان مقرر شد
و سربراهی عمارت بمشار الیه بازگشت و در نیو لاجسن انجام پذیرفته بکلفت تالابی شده بغایت وسیع و در میان تال عمارت
و نشین همه جهت یک لک و پنجاه هزار روپیه صرف عمارات این جا شده باشد الحق بادشاهانه شکارگاه هیست روز مبارک شنبه
و جمعه مقام کرده از انواع شکار مخطوطا شدم قاسم خان که بکر است لاهور و سر فرزند است دولت زمین بوس در یافته پنجاه هزار گز را بید و
ازین جایک منزل در میان باغ مومن عشق باز کرد و در کنار دریا سیه لاهور است نزول اقبال اتفاق افتاد و در انتها سیه
چهار عالی و سروها سیه خوش قد و در بیه تکلف نغزک باغچه ایست روز دوشنبه نهم آذرماه الهی مطابق پنجم محرم سنه یک هزار
و سه و یک از باغ مومن بر میل اندر نام سوار شده تارکنان متوجه شهر گردیدم و بعد از گذشتن سه پیر و دو گطری از روز در
ساعت مسعود و مختار بد دولت خانه در آمده در میان آنی که مجدداً با بهنام معور خان حسن انجام پذیرفته مبارکی و فرسخی نزول فرمودم
بیه تکلف منازل و کشتاد و نشین های روح افراد رعایت لطافت و زراعت همه نقش و مصور بعمل او استادان نادره کار را با شگلی
بافته باغهای سبز خرم با انواع و اقسام گل و دریا چین نظر فریب گشته -

از فرق تابعیت هم کج که می نگرم	اگر شمه دامن دل می کشد که جابین جاست
--------------------------------	--------------------------------------

بالجمله مبلغ هفت لک روپیه که بیست و سه هزار تومان رایج ایران باشد صرف این عمارت شده + درین روز
بجست افروز مرده فتح قلعه کانگوه مسرت بخش خاطر ادلیا سیه دولت گشت و بشکر این موهبت عظمی و فتح بزرگ که از عطایاست
مجدده و اهنسب العطیات است سر نیاز برگاه کریم کار ساز فرو آورده کوس نشاط و شادمانی بلند آوازه گردید کانگوه قلعه ایست
قدیم شمال رویه لاهور و در میان کو هستان واقع شده باستحکام و دشوار کشائی و متانت و محکم معروف و مشهور از تاریخ اساس این
قلعه جز خدا سیه جهان آگاه نیست اعتقاد زمینداران ولایت پنجاب آنست که درین مدت قلعه مذکور بقومی دیگر انتقال نموده و
دیگر بیگانه برود دست تسلط نیافته العلم عند الله بالجمله از آن هنگام که صیت اسلام و آوازه وین مستقیم محمدی به بند وستان رسید
پیچ یک از سلاطین والا شکوه رافع میسر نشده است سلطان فیروز شاه با این همه شوکت و استعداد خود رفته به تسخیر قلعه پرداخت و

مرتها محاصره داشت چون دانست که استحکام و متانت قلعه بدست که تا سامان قلعه داری و آذوقه با تحصنان بوده باشد ظفر بجای آن
توان یافت کام و ناکام آمدن راجه و ملازمست نمودن خرسندی نموده دست ازان باز داشت گویند راجه تربیب پیشکش ضیافت
نموده سلطان را با التماس اندرون قلعه بر د سلطان بعد از سیر و تماشا س قلعه بر راجه گفت که مثل من بادشاهی را بدرون
قلعه آوردن از شرایط خرم و احتیاط دور بود و جمعی که در ملازمست اند اگر قصد تو کنند قلعه را به تصرف در آورند چه می توانی
کرد راجه بجانب مردم خود اشارت نمود در لحظه فوجی از دلاوران مسلح و کامل از نهانخانه برآمدند و سلطان را کورنش نمودند
سلطان از دیدن هجوم آن مردم متوهم و متفکر گشته از غدر اندیشید راجه پیش آمده زمین خدمت را بوسه داد و گفت ما راجه
اطاعت و بندگی در سر نیست لیکن چنانچه بر زبان مبارک گذشته احتیاط دور بینی را پاس میدارم که همه وقت یکسان نیست
سلطان آفرین گفت راجه منزلی چند در رکاب بوده رخصت معاودت یافت بعد ازان هر که بر تخت دلی نشست شکر
به تسخیر کانگدا فرستاد و کارهای از پیش زلفت پذیر بزرگوار من هم یک مرتبه لشکری عظیم بسر داری حسین قلیخان که بعد از خدمات
پسندیده ب خطاب خانجانی شرف اختصاص پذیرفته بوده تعیین فرمودند در اثنا محاصره شورش ابراهیم حسین میرزا شد
و آن حق ناشناس از گجرات گریخته بصوب پنجاب علم فتنه و آشوب برافراشت و ساجان ناگزیر از گرد قلعه برخاسته متوجه
اطفای نایره فتنه و فساد او گشت و تسخیر قلعه در عقده توقف افتاد پیوسته این اندیشه ملازم خاطر اشرف بود شاهی مقصود
از نهانخانه تقدیر چهره کشانی شد چون بکرم ایزد جل جلال حق سبحانه تخت دولت بوجود این نیازمند آراستگی یافت از جمله
غزاله که بر دست بهت لازم شمرده می که این بود تخت مرقد خان را که ایالت صوبه پنجاب داشت با فوجی از بهادران
بزدوست به تسخیر قلعه مذکور رخصت فرمود و هنوز آن هم بالنصرام نرسیده بود که مرتضی خان بر جست ایزدی پیوست بعد ازان بهرل
پسر راجه با سوت عهد این خدمت نمود و او را سردار لشکر ساخته فرستاد آن بد سرشت در مقام بدی و غنی و کافر نعمت در آمده عصیان
ورزیده و تفرقه عظیم در آن لشکر راه یافت و تسخیر قلعه در عقده تعویق و توقف افتاد بیه بر نیامد که آن ناحق شناس بسزای مسل
خویش گرفتار گشته بجهنم رفت چنانچه تفصیل آن در مقام خویش گذارش یافته با جمله درغیو لا خرم تعهد خدمت مذکور نموده شد ملازم
خود را با استعداد تمام فرستاده بسیار س از امرای بادشاهی بکباب او دستوری یافتند و بتاریخ شانزدهم شهر شوال سنه یک
هزار و بیست و نهم هجری بمبارک باد در قلعه پیوسته مورچل با قسمت شد داخل و محتاج قلعه را بنظر احتیاط ملاحظه نموده راه آمد و شد
افزود و مسدود ساختند و رفته رفته کار بشواری کشید و بعد از آنکه از قسم غله آنچه غلاتواند شد در قلعه مانده چهار ماه دیگر غله باقی

لشکر را بنامک جوشانیده خوردند چون کار بهلاکت رسید و از عمر راه امید نجات نماند ناگزیر امان خواسته قلعه را سپردند و در مبارک
 شبانه غره شهر محرم سنه یک هزار و سی و یک هجری - فتحی که هیچیک از سلاطین و الاشکوه را میسر نشده بود و در نظر کوتاه بینان
 ظاهرا زین دور می نمود الله تعالی بعضی لطیف و کرم خود باین نیازمند گرامت فرمود و جمعی که درین خدمت ترددات
 پسندیده نموده بودند و در خور استعداد و شایستگی خویش باضافه منصب و مراتب سرفرازی یا فتنه روز مبارک مشنبه یازدهم
 حسب التماس خرم بمنزل او که نوساخته بود رفته شد از پیشکشهای او آنچه خوش آمد برداشتم سه زنجیر فلز داخل حلقه خاصه شد و درین
 روز عبدالعزیز خان نقشبندی را بفوجدارای نواحی قلعه کانگڑه مقرر فرمودم و منصب او دو هزار و سی و یک ذات و هزار و پانصد سوار علم
 شد فیل خاصه باعتقاد خان عنایت نمودم الف خان قیام خانی بجر است قلعه کانگڑه استوری یافت و منصب او از اصل و اضافه
 هزار و پانصدی ذات و هزار و سیصد سوار حکم شد شیخ فیض الله خویش مرتضی خان نیز بوقت او مقرر شد که بالای قلعه بوده باشد شب
 مشنبه سیزدهم ماه مذکور خسوف شد شرائط نیازمندی بدرگاه این دستعال و قادر بر کمال ظاهرا ساخته مناسب وقت از نقد جنس
 بریم خیرات و تصدقات بقرا و مساکین و در باب استحقاق قسمت شد و در نیولازنیل بیگ ایچی دارای ایران سعادت آستان بوس
 دریافت پس از ادای کورنش و درین روز نیمه گرمی آن برادر والا قدر که مشتمل بر اظهار مراتب کجی و کمال محبت بود گذرانید و
 دوازده عباسی نذر و چهار راس اسب ایرانی و سه دست باز تو ابغون و پنج سراسر و پنج نفر شتر و نه قبضه کمان و نه قبضه
 شمشیر پیشکش گذرانید و در این وقت خان عالم رخصت فرموده بودند جهت بعضی ضروریات همراهی نتوانست کرد و درین
 تاریخ بدرگاه رسید خلعت فاخره با جیفه و طره مرصع کاری و خنجر مرصع با و مرحمت شد وصال بیگ و حاجی نعمت که همراه او
 آمده بودند ملازمت نموده سرفرازی یا فتنه امان الله سپر مهابت خان بمنصب ده هزار و سیصد سوار مع اصل
 و اضافه سربلند گردید حسب التماس مهابت خان سیصد سوار بمنصب مبارز خان افغان افزوده اصل و اضافه دو هزار و
 ذات و هزار و هفت صد سوار مقرر گشت صد سوار دیگر بمنصب کبک نیز اضافه فرموده شد خلعت زمستانی بعبید الله خان
 و لشکر خان مرحمت نموده فرستادم بالتاس قاسم باباغ او رفته شد که در سواد شهر واقع است در سر سواری ده هزار چمن نشانی
 کردم از پیشکشهای او یک قطعه لعل و یک قطعه الماس و برخی از اقمشه آنچه خوش آمد برداشتم شب یک مشنبه سبت و یکم
 مبارکی و فیروزی پیش خانه بصوب دار الخلافه آگره برآمد بر قنداز خان بدار و غلی توپ خانه لشکر دکن مقرر گردید شیخ الحق بخد مت
 کانگڑا سرفراز شد برادر المداد افغان را از حبس برآورد و ده هزار روپیه انعام شد و یک دست باز تو ابغون بخرم التفات فرمودم

روز مبارک شنبه است و ششم بصلابط مقرر جشن ترتیب یافت سوغاتهای دارای ایران که بموجب برنیل بیگ ارسال شده بودند از نظر گذشت سلطان حسین فیل عنایت نمودم بلامحمد کشمیری هزار روپیه انعام شد منصب سردار اخوان بالتماس دما بختان هزار می ذات و چهار صد سوار مقرر گشت چون راجه روچندگی الیری در خدمت کاکا گزده شرویات پسندیده نموده بود بدو ایوان عظام حکم شد که نیمه وطن او را در وجه انعام اعتبار نمایند و دیگر به جاگیر او تنخواه دهند بتاریخ سیوم نو اسه مدارا الملک اعتماد الله را بجهت فسخ زند شهریار خواستگاری نموده یک لک روپیه از نقد و جنس برسم ساختن فرستاده شد امرای عظام و بندهای عمده اکثر همراهی ساختن بمنزل مشارالیه رفته بودند ایشان مجلس عالی آراسته درین جشن تکلیفات فراوان ظاهر ساختن امین که مبارک باشد چون آن عمده السلطنت عمارات عالی و نشیمن های بس تکلف در منزل خود اساس نهاده بودند التماس ضیافت نمود با اهل محل بمنزل او رفته شد بغایت جشن عالی ترتیب داده پیشکشهای لائق از هر قسم بنظر در آورده رعایت خاطر او نموده آنچه پسند افتاد برگزینم درین روز نچاه هزار روپیه برنیل بیگ ایچی رحمت شد منصب زبردست خان اصل و اصناف هزار می ذات و پانصد سوار مقرر گشت مقصود برادر قاسم خان بمنصب پانصدی و سیصد سوار و مرزا و کنی پسر میرزا رستم بیانصدی و دو بیست سوار سرفرازای یافت درین ایام سعادت فرجام آیات فتح و فیروززی در ولایت همیشه بهار کشمیر و بدولت و بهر دزی بسیر و شکار خوش وقت بود و عرائض متصدیان مالک جنوبی بتواتر رسید مشتمل بر آنکه چون رایات ظفر آیات از مرکز خلافت و برتر شتافته دنیا داران دکن از بے دوتی و کم فرصتی نقض عهد نموده سر بقتنه و فساد برداشته اند و پائی از حد خویش برتر نهاده بسیار از مضافات احمد نگر و برار را متصرف گشته اند چنانچه مکرر عرائض رسیده که مسدود کار آن شهر بختان بر تاخت و تاراج و آتش زدن و ضایع ساختن کشتها و غلبت زارهاست چون در مرتبه اول که رایات جیالکشا به بنجر مالک جنوبی و استیصال آن گروه مخدول العاقبت نهضت فرمود و مخم بهر اوسه لشکر منصور سرفراز گشته به برهان پور رسید از کرپرت و حیل سازی که لازم ذات فتنه سرشت آنهاست او را شفیع ساخته ولایت بادشاهی را و اگذاشتند و بملغنا برسم پیشکش از نقد و جنس بهرگاه ارسال داشته تعهد نمودند که بعد ازین سر رشته بندگی از دست ندهند و پائی از حد ادب بیرون نهند چنانچه در اوراق گذشته نگاشته کلک سوانح نگار گشته بالتماس خرم در قلعه شادی آباد ماند و روزی پسند توقف اتفاق افتاد باستشفاع او بر تضرع و زاری آنها بخشوده آمد الحال که از بد ذاتی و شوره بستی نقض عهد نموده از شیوه مطاعت و بندگی انحراف در زیده اند باز عساکر اقبال بسرکردگی او تعیین نمودم که تا منراے ناسپاس و بدکرداری خود

در یافتن موجب عبرت سایر تیره بختان خیره سر شده و لیکن چون همگان کا نگره بعد که او بود اکثر مردم کار آمدنی خود را بآن خدمت فرستاده
بود روزی چند در انصرام این اندیشه کوشش ز فتنه آنکه درینو لا عراضی پے در پے رسید که غنیمت قوت گرفته قریب شصت هزار
سوار او باش گرد آورده اکثر ملک بادشاهی را انحصار شده اند و هر جا که تمانه بود برداشته و در قصبه مکر پیوستند مدت سه ماه
در آن جانا مخالفان سیه روزگار در رزم و پیکار بودند و درین مدت سه جنگ محاسبه شد و هر بار بند با س جان شنار
بر مقهوران تیره روزگار آثار غلبه و تسلط ظاهر ساختند چون از هیچ راه غله و آذوقه بار دو نمیرسید و آنها بر اطراف معسکر اقبال
بتاخت و تاراج مشغول بودند عسرت غله به نهایت انجامید و چار و اها زبون شدند ناگزیر از بالا گھاٹ فرود آمده در بالا پور قوت
گزیه ندان مقهوران به تعاقب دلیر شده در حوالے بالا پور آمده بقزاقی و ترکه گری پرداختند بند با س درگاه شش هفت
هزار سوار از مردم گزیده و خوش اسبه انتخاب نموده بر سرنگاه و مخالفان تا ختند آنها قریب شصت هزار سوار بودند مجمل جنگ عظیم
شد و نگاه آنها بتاراج رفت و بسیارے راکشته و بسته سالما و غانما مراجعت نمودند و در وقت برگشتن باز آن بید و تان از اطراف
بجور آورده جنگ کنان تا آورد و آمدند از این قریب هزار کس کشته شده باشند برین حمله مدت چهار ماه در بالا پور توقف نمودند
چون عسرت غله به نهایت انجامید بسیارے از قلیچیان از بنده گریخته بمخالفان پیوستند و پیوسته جمعی راه بے حقیقتی سپرده در
زمره مقهوران منتظم گشتند بنا برین صلاح در توقف ندیده به برهان پور آمدند باز آن سیه بختان از پے در آمده برهان پور را محاصره
نمودند مدت شش ماه در گرو برهان پور بودند اکثر پرگنات ولایت برادر و خاندیس متصرف گشتند و دست تطاول و تعدی
بر رعایا در بر دستان دراز ساخته بتحصیل پرداختند چون لشکر محنت و تاب بسیار کشیده بود و چار و اها زبون گشته نمی توانستند
از شهر بر آمده تنبیه بر اصل نمایند و این سبب افزودنی غرور و نخوت و زیادتی پندار و جرأت کوته اندیشان کم فرصت گشت بمقارن
این حال نصحت رایات اقبال مستقر سریر خلافت اتفاق افتاد و نیز بنایت ایزد سبحانه کا نگره مفتوح گشت بنا برین روزه
چهارم دیماه حسرم را بدان صوب رخصت نمودم و خلعت و شمشیر مرصع و فیل مرحمت شد و نور جهان بیگم نیز فیله مرحمت نمودند حکم
فرمودم که دو کرو در دام بعد از تسخیر ملک دکن از ولایت مفتوحه در وجه انعام خود متصرف گردوششصد و پنجاه منصب دار و یک
هزار احدى و یک هزار برق انداز رومی و یک هزار توپچی پیاده سواے سے و یک هزار سوار که در انصوب بوده و هست
باتوپ خانه عظیم و فیل بسیارے بهر اهی اده متفرگشت و یک کرو در روپیه بحبت مدد خرج لشکر منصور لطف فرمودم بند با س
که بخدمت مذکور مقرر شده اند در خور پایة خویش هر کدام بانعام اسب و فیل و سر و پاسر فرازے یافتند و در مین ساعت مسعود

زمان محمود ریاست عزیمت بصوبه اراک و خلافت یافت و در نو شهره نزول اقبال اتفاق افتاد محمد رضا جابری بدیوانی
صوبه بنگال و خواجه ملکی بهنجشگیری صوبه مذکور متنازگشته باضافه منصب سرفراز شد و جگت سنگه ولد رانا کرن از وطن آمده سعادت
آستان بوس دریافت در ششم ماه مذکور رضا کنارتال راجه توڈرل محل نزول بارگاه دولت گردید چهار روز و درین
منزل مقام شد و در نیولا چندے از منصب داران که خدمت فتح دکن دستورے یافته بودند برین موجب باضافه منصب سرفراز
شدند زاهد خان هزارسی و چهار صد سوار بود هزارے و پانصد سوار شد هر دی زاین هاڈه را از اصل و اضافه نهصدی کشتند
سوار سرفراز ساقم یعقوب پسر خاندوران هشت صدی و چهار صد سوار شد و همچنین جمعی کثیر از بندها در خورشائستگی خویش باضافه
منصب سرفرازے یافتند معتمد خان بخدمت بنجشگیری و واقع نویسی لشکر فیروزے اثر سر بلند گشته بعنایت توغ متناز گردید پیشکش
پچھمی چند راجه کماؤن از باز و جره و دیگر جانوران شکاری بنظر گذشت جگت سنگه ولد رانا کرن بکبک لشکر دکن رخصت یافت
اسب خاصه مع زین با و مرحمت شد راجه روپ چند بعنایت فیل و اسب سرفراز گشته بجا گیر خود رخصت یافت بتایخ دوازدهم
فرزند خانجهان رایه صاحب صوبگی ملتان سرفراز گردانیده رخصت فرمود و در ۱۰ اکتوبری و خجمر صبح و فیل خاصه با یراق و یک
ماده فیل و اسب خاصه خدنگ نام و دو دست باز عنایت شد سید هنر بخش و در ۱۰ اکتوبری و خجمر صبح و فیل خاصه با یراق و یک
و دو دست سوار افزوده همراه خانجهان رخصت فرمود محمد شفیع بخدمت بنجشگیری و واقع نویسی صوبه ملتان سرفراز گشت سوال که
از بندهاے قدیم بود باشراف توپ خانه و خطاب رائے اقیاز یافت در سیزدهم کنار دریاے گو بند وال معسکر اقبال گشت
چهار روز درین منزل مقام شد فیل خاصه بے سنگه نام با ماده بهابت خان عنایت شده مصحوب صفیا ملازم او فرستاد و بلبرای
صوبه بنگال خلقها مصحوب عیسے بیگ فرستاده شد و در هفت دهم جشن وزن قمری آراستگی یافت چون معتمد خان بخدمت بنجشگیری
لشکر دکن دستوری یافت خدمت عرض کرد راجه قاسم فرمود میر شرف بنجشگیری احدیان و فاضل بیگ بنجشگیری صوبه پنجاب
سرفراز گشتند چون بهادر خان حاکم قندهار از بیماری در چشم خود عرض داشت کرده التماس آستان بوسے کرده بود و در نیولا
حکومت و حراست قندهار لعبد العزیز خان مفوض داشته به بهادر خان فرمان صادر شد که چون مشارالیه برسد قلعه را با و سپرده
خود روانه درگاه شود بیست و یکم ماه مذکور نور سراج محل در و سعادت گشت درین سرزمین و کلاے نور جهان بیگم سر اے عالی و باغی
بادشا به اساس نهاده بودند در نیولا با تمام رسید بتا برین بیگم التماس ضیافت نموده مجلس عالی ترتیب داده و در تکلفات افزوده
از انواع اقسام نفایس و نوادر بهر پیشکش گذرانید بحبت و لجونی انچه پسند افتاد گرفته شد و در درین منزل مقام شد و مقرر گردید

که مقصدیان صوبه پنجاب و ولایت روپیه دیگر سواست شخصیت هزار روپیه که سابق حکم شده بود بحجت آزوت قلعہ قندھار روانہ سازند
 میر توأم الدین دیوان صوبه پنجاب رخصت لاہور شد و خلعت یافت و قاسم خان را بحجت تنبیه و تادیب سرکشان حوالے
 کانگڑا و ضبط آغی و در رخصت فرمودم نادری خاصہ واسپ و خجہ و ذیل مرحمت نمودم منصب او از اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و ہزار
 و پانصد سوار مقرر گشت راجہ سنگرام را بالتماس مشارالیه رخصت انخدود نموده سر و پا واسپ و ذیل عنایت شد ورنیولا بافرخان از
 ملتان آمد و سعادت آستان بوس دریافت غره بہمن ماہ الہی روز مبارک شنبہ ظاہر بلبدہ سہرند منزل اقبال گشت یک روز
 مقام کردہ بسیر باغ خوش وقت شدم روز یک شنبہ چارم خواجہ ابوالحسن بخدمت فتح دکن رخصت یافت خلعت بانادری
 و شال خاصہ و صبحدم نام ذیل و توغ و تقارہ بمشارالیه عنایت نموده بمحمد خان خلعت واسپ خاصہ صبح صادق نام مرحمت
 فرمودہ رخصت کردیم ہفتم ماہ مذکور کنارہ آب رستی نواحی قصبہ مصطفیٰ با دمنزل دولت گردید روز دیگر باکبر پور تزدل فرمودم
 از انجا در آب چون کشتہ نشسته متوجہ بمقصد گشت و درین روز عزت خان چاچے با فوجدار انخدود دولت آستان بوس دریافت
 محمد شفیع را بہلستان رخصت فرمودہ اسرار ... ت ... نور شاہی عنایت فرمودم و چیرہ خاصہ مصحوب او بفرزند خانجہان فرستادہ
 شد ازینجا بہ پنج کوچ حوالے پرگنہ کرد ... سرب خان است محل نزول بارگاہ دولت گشت و کلاہ او نود و یک قطعہ باقوت
 و الماس چہار قطعہ برسم پیشکش و ہزار گوئل بصیغہ پاندا از باعرض داشت او گذرانیدند و صد نفر شتر برسم تصدق معروض داشتند حکم
 فرمودم کہ بہ مستحقان تقسیم فرمائید ازینجا بہ پنج کوچ دارالملک دہلی موردرایات اقبال گشت اعتماد اسے را نزد فرزند اقبال سند
 شاہ پرویز فرستادہ فرجے خاصہ بحجت آنفرزند ارسال داشتیم و مقرر شد کہ در عرض یکماہ برگشتہ خود را بہلا زمست رساند و روز در
 سلیم گڑھ مقام فرمودہ روز مبارک شنبہ بہست و سیوم بغزم شکار پرگنہ پالم از میان معمورہ و ضلی گذشتہ برکنار حوض شمس محل نزول
 دولت گشت در اثنا راہ چہار ہزار چہین بدست خود شاکر کردم بہست و دوزنجیر ذیل از نوادہ پیشکش الہ بار و دلاقتخار خان
 از بنگالہ رسیدہ بود و بنظر درآمد ذوالقرنین بفوجدار ی سانبہر دستوری یافت او پسر اسکندر ارمنی است پدرش در خدمت
 عرش آشیانی سعادت پذیر بود آنحضرت صبیہ عبدالحی ارمنی را کہ در شبستان اقبال خدمت مے نمود با و نسبت فرمودند از و
 دو پسر بوجود آمد یکے ذوالقرنین کہ بقدر نشان آگاہی و خدمت طلبی داشت و در عہد دولت سن دیوانیان عظام خدمت
 خالصہ نمکسار اہلحدہ او مقرر نمودند و آنخدمت را لغزک سر و سامان می کرد ورنیولا بفوجدار ی آن حد و دوسر فرزند گشت بہ غمہ
 ہندی سرے دار و سلیقہ اش درین فن درست رفتہ و تصنیفات او مکرر بعرض رسیدہ و پسند افتاد لعل بیگ بخدمت

داروغی دفتر از تغییر نورالدین قلی ممتاز گشت چار روز بنواحی پالم بشکار خوش وقت گشته به سلیم گدازه مراجعت نمودم در بست و نسیم
نوزده زنجیر فیل دو نفر خواجه سرادیک نفر غلام و چهل و یک قطعه خروش جنگی و دوازده راس گاو و هفت شاخ گاو میش بشکاش
ابراهیم خان فتح جنگ بنظر گذشت روز مبارک شنبه سی ام مطابق بهشت و پنجم ربیع الاول مجلس دزن قمری منعقد
گشت که خان را نزد خانانان فرستاده بعضی پیغام بتقریر او حواله فرموده بودم درین دلا عرض داشت او رسیده ملازمت
نمود میر میرزا که بفرجیاری صوبه میوات فرستاده بودم درین تاریخ آمده ملازمت کرد از تغییر سید بهبه بکومت دارالملک دہلی
سرفراز گشت درین تاریخ آقا بیگ و محب علی فرستاده های ایران آستان بوس دریافتند و مکتوب
محبت سلوب آن برادر عالی قدر گذرانیدند و کلی التفت فرستاده بودند بنظر درآمد جوهریان پنجاه هزار روپیه قیمت کردند علی بوزن
دوازده تانک از جواهر خانه میرزا آغ بیگ خلعت میرزا شاهرخ بمرد و روزگار و گردش او در سلسله صفوی منتقل
شده بود و در آن لعل بخت نشخ ثبت شده آغ بیگ بن میرزا شاهرخ بهادر بن میر تیمور گورکان و برادر مر شاه عباس
فرمودند که در گوشه دیگر بخت نشخ تعلیق -

بند شاه ولایت عباس

کنند و این لعل را بر جینه نشانده بطریق یاد بودند چون نام اجداد من در آن ثبت بود و تیمنا و تبرکات
بر خود مبارک گرفته بسعدای داروغه زرگر خانه فرموده که در گوشه دیگر جهانگیر شاه بن اکبر شاه و تاریخ حال رقم گرد و بعد از
روز سه چند که خبر فتح دکن رسید آن لعل را بنجرم عنایت نمودم و فرستادم روز شنبه غره اسفند از نواز سلیم گدازه کوچ شد
نخست بروضه منوره حضرت جنت آشتیانی انا را الله بر بانه رسیده آداب نیاز مندی بتقدیم رسانیده دو هزار چسرن
بر او نشینان آن روضه مقدسه لطف فرمودم دو منزل بر کنار آب چون در سواد شهر اتفاق افتاد سید هزار خان که بکمال خاندان
مقرر گشته بود بخلعت واسپ و شمشیر و خنجر و عنایت علم سرفرازی یافته زحمت شد سید عالم و سید عبدالهادی برادران او نیز با اسپ
و خلعت سرفراز گشتند میرزا که بخاری بهادر و اواله زحمت شده هزار روپیه با و حواله فرمودم که پنج هزار روپیه بخواجه صالح
ده بندی که اباعن جد از دعاگویان این دولت ابد پیونداست رسانیده پنج هزار روپیه دیگر بمنصوبان و مجاوران روضه
مقدسه حضرت صاحب قرانی انا را الله بر بانه تقسیم نماید چهره خاصه مصحوب او بهما بت خان عنایت نموده فرستادم و فرمودم
که در بهر سایندن دندان مایه ابلق نهایت سعی و اهتمام بتقدیم رسانند و از بهر جا که میسر شود بدست آورد از کنار شهر دہلی

در شش شش کویچ فغانی بندر ابن مور و اردوی گیهان پوسه گردید بمیر میران فیل عنایت فرموده زحمت دهنه
نمودم زبردست خان بخدمت میر تو زکی از تغیر فرادیت خان ممتاز گشت پرم نرم خاصه با ولطف نمودم روز دیگر حوالی گوجل
محل نزول رایات عالیات گردید درین منزل لشکر خان حاکم دارالخلافه آگره و میر عبدالوهاب دیوان و راجه تمل و خضر خان
فاروقی حاکم اسیر و برهان پور و احمد خان برادر او و قاضی و مفتی و دیگر اعیان شهر سعادت ملازمت دریافتند و بتاریخ یازدهم
ماه مذکور در باغ نور افشان که آن روز آب چون واقع است مبارک کنه نزول فرمودم چون ساعت درآمدن شهر چهاردهم
ماه مذکور شده بود سه روز درین منزل مقام نموده در ساعت مسعود و مختار متوجه قلعه شده به فرسخ و فرسخ بدولت خانه
درآمد این سفر مبارک اثر از دار السلطنت لا پور تا دارالخلافه آگره در مدت دو ماه و روز و پنجیل و نه کوچ و بست و یک مقام
بانجام رسید پنج روز در کوچ و مقام در خشک و تری بے شکار گذشت یک صد و چهارده راس آهونچاه و یک قطعه
مرغابی چهار قطعه کاروانک ده دراج دو لیس و شطه پودنه درین راه شکار شد چون لشکر خان خدمت آگره را حسب الامر
سامان نموده بود و بزاری ذات و پانصد و سیب او و فرموده از اصل و اضافه بچار هزار و پانصد سوار سرفراز
ساخته بخدمت ملک لشکر و کن تعیین کرد. یاد اے داروغه زرگر خانه ب خطاب بے بدل خانی سرفراز گشت چهار راس
اسب و پاره از نقره آلات و اتمشه که دارا اے ایران مصحوب آقا بیگ و محمد محب علی فرستاده بود و در نیولا از نظر اشرف
گذشت جشن روز مبارک شنبه بستم در باغ نور منزل منعقد گشت یک لک روپیه بفرزند شهریار انعام شد مظفر خان
بموجب حکم از شطه رسیده سعادت ملازمت دریافت یکصد مهر و صد روپیه نذر گذرانید لشکر خان یک قطعه بلیشیکش آورد
چار هزار روپیه قیمت شد اسب خاصه مصاحب نام بعد از خان عنایت نمودم عبدالسلام ولد معظم خان از اودیه آمده
دولت ملازمت دریافت یکصد مهر و صد روپیه نذر او نظر گذشت منصب دوست بیگ ولد تو لکنان از اصل و اضافه
نصدهی ذات و چهار صد سوار مقرر شد جشن روز مبارک شنبه بستم و بستم در باغ نور افشان ترتیب یافت خلعت خاصه
بمیرزا رستم و اسب به پسر او و کنی نام و اسب خاصه و یک زنجیر فیل بلشکر خان مرحمت شد و بر جمعه بستم و هشتم بغزیت
شکار بطرف موضع سمونگر توجه نموده شب مراجعت نمودم هفت راس اسب عراقی با براق پیشکش آقا بیگ و محب علی
بنظر درآمد یک عدد مهر نور جهانی بوزن صد توله برنیل بیگ ایچی عنایت کردم قلم دان مرصع بصادق خان میخشی لطف
نمودم یک موضع از دارالخلافه آگره و روحه انعام خضر خان فاروقی مرحمت فرمودم درین سال هشتاد و پنج هزار بگیه زمین

دسہ ہزار سے صد و بیست و پنج خردار و چار دہہ و دو قلیہ و یک قطعہ باغ و دو ہزار و سے صد و بیست و ہفت عدد روپیہ و یک ہر دیشش ہزار و دو بیست و رب و ہفت ہزار و ہشت صد و ہشتاد و چہرین و یک ہزار و پانصد و دو و از وہ تولہ طلا و نقرہ و دہ ہزار دام از خزائن و زن تصدق و در حضور اشرف الفقرا و از باب استحقاق عنایت شد سے و ہشت زنجیر فیل کہ دو لک و چہل و یک ہزار روپیہ قیمت آنها شد اند و جبہ پیشکش داخل فیل خانہ خاصہ شریف گشتہ پنجاہ و یک زنجیر فیل بامراے عظام و بندہ ہاے درگاہ بخشیدم۔

جشن شانزدهمین نوروز از جلوس ہمایون *

روز و شبہ بیست و ہفتم ربیع الآخر سنہ ہزار و سی و چہرہ ی نیز اعظم عشر نمش عالم دولت سرایے حمل را بنور جهان افروز خویش منور ساختہ عالم و عالمیان را شاد کام و بہرہ ور گردانید سال شہ جلوس این نیازمند درگاہ الہی بفرخی و فیروزے آغاز شد و در ساعت مسعود و زمان محمود و در آنجا نافہ اگرہ بر تخت نشست و فرزند سعادت مند شہر یار منصب بہشت ہزاری و چہار ہزار سوار فرق عزت برافراخت و بزرگوارم نیز مرتبہ اول بہن منصب بہ برادران من لطف فرمودہ بودند امید کہ در سائتہ تربیت و رضا جوئی من بہ منتہای عمر و دولت برسد و درین تاریخ باقر خان جمعیت خود را آراستہ بتوزک از نظر گذرانید ہزار سوار و دو ہزار پیادہ بخشیان عظام بقلم در آورده معروض داشتند منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سرفراز ساختہ خدمت فوجدارہی اگرہ بہرہ ور و فرمودم روز چہار شنبہ باہل محل پرستی نشستہ باغ نورافشان رفتہ شد و شب در آنجا استراحت کردم چون باغ مذکور بسیرہ روز و جہان بیگم متعلق است روز مبارک شنبہ چہارم جشن بادشاہانہ آراستہ پیشکش عالی کشید از جواہر و مرصع آلات و اقسام آلات و امتعہ نفیس انچہ پسند افتاد انتخاب کردم و ہزاری یک لک روپیہ قیمت آنها شد درین ایام سر روز بعد از دوپہر پرستی نشستہ بہ بیت شکار بہ منوکر کہ از شہر تا آنجا چار کردہ مسافت داشت رفتہ شب بدو تخانہ می آیم را جبہ ساز بگدیور از فرزند اتہال مندر شاہ پرور فرستادہ خلعت خاصہ بکر مرصع شملہر بیک قطعہ یاقوت بگود و چند قطعہ یاقوت مرصع نفیس ارسال داشتیم چون صوبہ بہار از تغیر مقر بجان آبان فرزند مرصع شدہ سزاواری نمودہ از صوبہ الہ آباد بہ بہار را ہی سارو میرزا پر خویش مظفر خان از ٹٹہ آمدہ ملازمت نمود میر عرضہ اللہ چون بسیار سیر و سخن شدہ از عمدہ سامان لشکر و جاگیر نمی تواند برآمد و را از

تکلیف خدمت و تردد معات داشته حکم فرمود که هر یک از چهار هزار پیه نقد از خزانه عامه بکسر گرفته باشد و در آگره و لاهور
 بهر جامه مضی او بوده باشد اقامت گزیده آسوده و مرفه الحال بسر برده بدو عای از دیاد عمر و دولت اشتغال نماید و در نیم
 فروردین ماه پیشکش اعتبار خان بنظر در آمد از قسم جواهر و اقمشه و غیره موازی هفتاد هزار روپیه بمرض قبول افتاد تتمه را با و
 بخشیدم محب علی و آقا بیگ فرستاد و پاره دارا ایران بیست و چهار راس اسب و دو استر و سه قطارشتر و هفت
 قلاده سگ تاز و بیست و هفت طاق زر بفت و یک شامه عنبر اشوب و دو زوج قالی و دو نمد تکیه برسم پیشکش گذرانیدند
 و در راس ماه دیان معمر که برادر هم محبوب آنها فرستاده بود نیز بنظر در آورد و در روز مبارک شنبه التماس محبت خان با ایل محل
 به منزل او رفته شد جشن عالی ترتیب داده بسیار از نقایس جواهر و اقمشه و غریب تحف بنظر در آورد و موازی یک
 لک و سه هزار روپیه از هر قسم برگزیده تتمه را با و بخشیدم و دو وزیر فیل از نزد ماده مکرم خان حاکم اودیس برسم پیشکش
 فرستاده بود پایه قبول یافت و در نیول گوشتی بنظر در آمد بغایت غریب و عجیب لعینه مانند برسیاه و زر و است این سیاه
 و سفید از سر بینی تا انتهای دم و ... نام سرسم خطاه سیاه مناسب جا و مقام کلان و خود بقریه افتاده و برگرد چشم خطی
 سیاه و رغایت لطافت کشیده گوئی التماس سدید بکم بدایع نگار کار نامه در صحیفه روزگار گذاشته از بسکه محب بود بعضی را کلان
 بود که شاید رنگ کرده باشند بعد از تحقیقات به یقین پیوست که از خداوند جهان آفرین است چون تا و بود داخل سوغات
 پاره برادر شاه عباس نموده شد بهادر خان اوزبک از اسپان نچاق و اقمشه عراق برسم پیشکش فرستاده بود بنظر در آمد و
 زمستانی بهبت ابراهیم خان فتح جنگ و امرای بنگال محبوب موس شیرازی فرستاده شد و در پاتر دم پیشکش صادق حسان
 گذشت از هر قسم موازی پانزده هزار روپیه گرفته تتمه با و بخشیدم فاضل خان نیرورین روز پیشکش فراخور حالت خویش گذرانید
 قبله گرفته شد روز مبارک شنبه که این جشن شرف آراستگی یافت و دو پیر و یک گھڑی از روز گذشته بر تخت مراد جلوس نمودم
 حسب التماس مدار الملکه اعتماد الله و جشن شرف در منزل او مستعد گشت پیشکش نمایان از نواد و نقایس هر دایه ترتیب
 داده در تکلفات افزوده بود همه جهت موازی یک لک و سه و هشت هزار روپیه برداشته شد درین روز یک عدد مهر
 بوزن دو لیست توله برنیل بیگ ایچی عنایت نمودم و در نیول ابراهیم خان خواجہ سراسے چند از بنگال برسم پیشکش فرستاده بود سیکه
 از انما خفته ظاهر شد هم الت مردی و هم محل مخفی زنان دارد و انحصیه ظاهریست از جمله پیشکش مشارالیه دو منزل کشتی است
 ساخت بنگال نهایت لطیف اندام موازی ده هزار روپیه صرف زینت آنها نموده بود بے تکلف بادشاهانه

کشتی ہاست شیخ قاسم صاحب صوبہ آراہاس ساختہ بخطاب محتشم خانے و منصب پنج ہزارے امتیاز بخشیدم و حکم کردم کہ دیوانیان جاگیر اضافہ اور از محال غیر علی تنخواہ نمایند راجہ شیام سنگھ زمیندار سرے نگر بعنائیت اسب و فیل سرفرازی یافت و ریو لا بعزل رسید کہ یوسف خان ولد حسین خان در لشکر ظفر اثر دکن بمرگ مفاجات و ولایت حیات سپرد چنین شنیدہ شد کہ درین مدت کہ در جاگیر بود چنان فریب شدہ بود کہ باندک حرکتی و ترددی نفسش کو تاسہ می کرد و روزی کہ خرم را ملازمت میں نمود در وقت نفسش می سوز و چنانچہ در وقتیکہ سرو پا داده بود و در پوشیدن تسلیم کردن عاجز شدہ بود و در تمام اعضایش رعشہ افتادہ بعد محنت و جان کندن تسلیم کردہ خود را بیرون انداخت و در پناہ سرا پرده افتادہ از ہوش رفتہ کو کراش برپا کی انداختہ بخانہ رسانیدند و بمحور رسیدن پیک اجل در رسید و فرمان یافت و این خاک تودہ گران بار را بخاکدان فانی گذشت و در غرہ اردی بہشت ماہ برنیل بیگ ایلمی خیر خاصہ عنایت نمودم تا پنج چارم ماہ مذکور جشن کار خیر فرزند شہر یار نشاط افرسہ خاطر کردید مجلس خانہ بدی در دولت خانہ مریم الزانی آراستگی یا جشن بزم در منزل اعتماد الدولہ منعقد گشت و من خود با اہل محل بدیخارنتہ بزم نشاط آراستم بعد از گذشتن ہفت گھڑی از شب جمہ کے نکاح شد امید کہ برین دولت روز افزون فرخندہ و میمون باو روز سہ شنبہ نوزدھم در باغ نور افشان بفرزند شہر یار پسر صاحب مرصع بادستار و کوہمند و در اسب سیکے عراقی بازمین طلا و دیگرے ترکی بازمین نقاشی عنایت شد و درین ایام شاہ شجاع آبلہ بر آوردہ و بجدی شدت کردہ کہ آب از گلویش فروئے رفت و امید از حیاتش منقطع گشت چون در زایچہ طالع پدرش ثبت افتادہ بود کہ درین سال سپر او فوت شود ہمہ منجمان اتفاق داشتند برینکہ او نخواہد ماند و جو تکرارے بخلاف منے گفت کہ غبار آسیبے بر او من حیاتش نخواہد نشست پرسیدم کہ بچہ دلیل گفت کہ در زانچہ طالع حضرت نوشتہ شدہ کہ درین سال از ہیج رہگذر کلفتے و گران بنجا طر مبارک راہ نیابد و توجہ خاطر اشرف بسیار است و درین صورت منے باید کہ آسیبے باو نرسد و فرزندے دیگر از وفوت شود و قضا را چنانچہ گفتہ بود بظہور آمد و این از چنان ہلکہ جان برود سپرے کہ از صبیہ شہنواز خان داشت و در برہان پور فوت شد غیر ازین بسیارے از احکام او مطابق افتادہ کہ خالے از عزابت نیست و درین واقعات بتقریبات ثبت شدہ - بنابرین فرمودم کہ او را بزر کشیدند شش ہزار و پانصد روپیہ برآمد بانعام او مقرر گشت محمد حسین جابری بخدمت بخشگیری و واقع نویسی صوبہ او دیسہ سرفرازے یافت منصب لاپین منجر قاتال بالتماس مہابت خان از اصل و اضافہ ہزاری ذات و پانصد سوار مقرر شد محمد حسین برادر خواجہ از کانگرہ آمدہ ملازمت نمود بہ باور خان اوزبک فیل عنایت نمودہ مصحوب و کیل او فرستادم

بروز ہوشنگ بنایر غفران پناہ مرزا محمد حکیم بنا بر حرم و احتیاط کہ از لوازم پاس سلطنت و جان داری است در قلعہ گوالیار محبوس
بودند در نیولاہر دو راجہ جو رطلہ داشتہ حکم فرمود کہ در را الخلافہ اگرہے بودہ باشند روزینہ کہ با خراجا رس ضروری کفایت کنند
مقرر گشت درین ایام رود در محبت چارج تمام برہمی کہ از دانشوران این گروہ است در بنارس با فادہ و استفادہ اشتغال
داشت دولت ملازمت دریافت الحق مطالب عقلی و نقلی را خوب وزریدہ و در فن خود تمام است از غایب سوانح
در نیولاہر پیوست آنکہ در سے ام فروردے ماہ سنہ حال در یکے از موضع پرگنہ جالندہ شہنام بیچ از بسبب مشرق
غوغائے عظیم مہیب برخاست چنانچہ نزدیک بود کہ ساکنان آن از ہول آن صدائے وحشت افزا قائل بانہی کنند در شنای
این شور و شغب روشنے از بالا بر زمین افتادہ و مردم را مظنہ آن شد کہ مگر از آسمان آتش میبارد و بعد از لحظہ کہ آن شورش
تسکین یافت و دہائے آشفتمند از سر اسیمگے و ہلال باز آمد قاصد تیز رو نزد محمد سعید عامل پرگنہ مذکور فرستادہ این ساختہ
اعلام نمودند و در لحظہ سوار شدہ خود را مقصد رسیدند و بر سر آن قطعہ زمین رفتہ بنظر در سے آور مقدار دہ دواز دہ گز زمین
در عرض و طول بنوعی سوختہ بود کہ اثر سوز و گیاه نماند ہنوز اثر حرارت و تفسیدگی داشت فرمود کہ آن قدر زمین را بکند
ہر چند بیشتر مے کند بدین حرارت و پیش بیشتر ظاہری گشت تا بجای رسید کہ پارچہ آہن تفتہ نمودار شد بمرتبہ گرم بود کہ گویا از
کوہ آتش بر آورده اند بعد از زمانے سوز شد و آن را بر گرفتہ بمنزل خود آورده در خرطیہ نہادہ و نہر کوہہ بدرگاہ فرستاد فرمودم
کہ در حضور وزن کنند یک صد و شصت تولہ برآمد با ستاد او و حکم کردم کہ شمشیرے و خنجرے و کار دے ترتیب دادہ بنظر در
آور و عرض کرد کہ در زیر تپک نے ایتد و از ہم میریزد فرمودم کہ درین صورت با آہن دیگر مخرج ساختہ نعل آور و چنانچہ
فرمودہ بودم سہ حصہ آہن برق یک حصہ دیگر آیمختہ دو قبضہ شمشیر و یک قبضہ کار و دو یک قبضہ خنجر ساختہ تبطر آور و از آمیزش
آہن دیگر جوہر بر آورده بود بدستور شمشیر بمانی و جنوبی صیل ختم مے شد و اثر ختم نے ماند فرمودم کہ در حضور آرمو و ند بجايت خوب
برید برابر شمشیر عاے صیل اول یکے را شمشیر قاطع دیگرے را برق سرشت نام کردم بے بدل خان رباعی کہ افادہ
این مضمون نماید گفتہ معروض داشت ۔

از شاہ جہانگیر جہان یافت نظام	افتادہ بعد از برق آہن خنجر
زان آہن شد بحکم عالمگیر شش	یک خنجر دکار د با دوشہ شیر تمام
و شعلہ برق باد شاہی تاریخ یافتہ در نیولاہر راجہ سارنگد یو کہ نزد فرزند اقبال مندر شاہ پرویز رفتہ بود آمدہ ملازمت نمود	

عرض داشت کرده بود کہ این مرید حسب الحکم از آلہ اباس متوجہ صوبہ بہار گردید امید کہ از عمر خود بر خوردار باشد قیسم خان بغایت
نقارہ سر بلندی یافت درین تاریخ عظیم الدین نام ملازم خرم عرض داشت اورا مشتعل فرمود فتح با شصت مرصع کہ بطریق نذر
فرستاده بود آورده گذرانید خلعت بخت اوار سال داشته رخصت فرمود امیر بیگ برادر فاضل بیگ خان بد بو اتی
سرکار فرزند شہر یار و محمد حسین برادر خواجہ جهان بخشگیری و معصوم بخدمت میر سامانی او مقرر گشتند سید حاجی بکبک لشکر
ظفر اثر دکن دستوری یافت واسپ باو عنایت کردم و مظفر خان بخدمت بخشگیری سر فرارے یافت + چون در نیولا
والدہ امام قلی خان دلی گوران مکتوبے شمل بر اہل نسبت اخلاص و مراسم آشنائی بہ نور جان بیگم فرستادہ و از تحفہ ہائے
آن دیار برسم سوغات ارسال داشتہ بود بنا برین خواجہ نصیر را کہ از بندہ ہائے قدیم و خدمتگاران زمان شاہ زادگی من است
از جانب نور جان بیگم برسم رسالت و مکتوبے بانفائیس این ملک مصحوبہ اوار سال داشتہ شد درین ایام کہ باغ نور فشان
محل نزول بارگاہ اقبال بود بچہ رنگ بہشت روزہ از باناکے آمد و در خانہ کہ بہشت گز از ارتفاع داشت جستی
زودہ خود را بر زمین گرفت و بخت و خیر و آرد و اصلا اثر آسیب و رنج در
دیوان خرم عرض داشت اورا مشتعل فرمود فتح و فیروزے آدیوہ آستان ہوں بود چیل این اجمال آنکہ چون لشکر منصور
بحوالے او حین رسید جمعی از بندہ ہائے درگاہ کہ در قلعہ ماندہ بودند فرستادند کہ فوجے از مقہوران قدم جہرات و
بیاباکے پیش نہادہ از آب زردہ گذشتند دوے چند کہ در زیر قلعہ واقع است سوختہ تباخت و تاراج آن مشغول اندمار المہامی
خواجہ ابوالحسن با پنج ہزار سوار برسم منتقلے تعیین شد کہ گرم و چپان شتافہ سزاے آن گروہ باطل نیز بدہ خواجہ شہباز زودہ
ہنگام طلوع صبح برب آب زردہ رسیدہ بود کہ آنہا آگہی یافتند لحظہ پیشتر آب زردہ خود را بساحل سلامت رسانیدہ
بودند کہ بہادران تیز جلو بہ تعاقب شتافہ قریب چار کردہ دیگر آنہا را راندند و بسیاری را بہ شمشیر انتقام مسافر راہ عدم
گردانیدند مقہوران برگشتہ روزگار تا بہ برہان پور عتقان مساعت باز نکشیدند نوشتہ خرم خواجہ ابوالحسن رسید کہ تا آمدن بہادران
طرف آب توقف نماید و متعارن با عساکر اقبال بفوج منتقلہ پوست و کوچ بہ کوچ تا بہرہان پور شتافت و ہنوز آن
مخدولان بے عاقبت پائے اوبار بر فرار داشتہ بر دور شہر نشستہ بودند چون مدت دو سال بندہ ہائے درگاہ بآن
مقہوران در زود خورد و بودند با نواع اقسام رنج و تعب از بیجا گیری و عسرت غلہ کشیدہ بودند از سواری دایمی اسپان
زبون شدہ بنا بران نہ روز و سہرا انجام لشکر توقف افتاد درین نہ روز سے لک روپیہ و چہ بسیار بہ سپاہ منصور قسمت

نموده و سزا دلان گماشته مردم را از شهر بر آورده اند و هنوز بهادران زرم دوست دست بکار نبوده بودند که آن سیه بختان تاب
مقاومت نیاورده مانند نبات النعش از هم پاشیدند و جوانان نیز جلو از عقب در آمده بسیاری را به تیغ انتقام بر خاک هلاک
انداختند و همین دستور فرصت نداده زوه و کشته تاکمر کی که جاس اقامت نظام الملک و غیره مقهوران بود بر دند یک روز بیشتر آن بد اختر از رسیدن
افواج قاهره آگاهی یافته نظام الملک را بابل و عیال و احمال و اطفال لقلعه دولت آباد برده بود جاس که در پیش چله و خیمه داشت پشت قلعه
داده نشست و بیشتر از مردم او بر اطراف ملک پراکنده شدند سران لشکر ظفر اثر با سپاه کینه خواه سه روز در بلده کمر کی توقف نموده شهری را
که در مدت بیست سال تعمیر یافته بود بنوعی خراب ساختند که در بیست سال دیگر معلوم نیست که برواق اصلی باز آید مجلاً بعد از انهدام آن
بناها را اسباب بران قرار یافت که چون هنوز فوجی از مقهوران قلعه احمد نگر را محاصره دارند یک مرتبه تا آنجا رفته ارباب
قلعه را تنبیه بر صل نموده از سر نو سالان و بزرگواران که در ده کنگ گذاشته بایر گشت و باین غزیت روانه شده تا قصبه پیشین یافتند
و عنبر مقهور مزور حیل ساز و کلاه امرا و ... شروع در عجز و زاری نمود که بعد ازین سرشته بندگی و دولت خواهی از دست
ندهم و از حکم قدم بیرنگ ... نشود از پیشکش و جریمه منت داشته بسرکاری رسانم اتفاقاً درین چند روز عسرت
تمام از گرانی غله در آرد و ... شهر رسید که جمعی از مقهوران که قلعه احمد نگر را محاصره داشتند از طنطنه نهضت
لشکر ظفر اثر ترک محاصره نمودند و از دروازه برخواستند بنا برین فوجی بکمک خنجر خان فرستاده سلفی برسم مدد خرج ارسال
داشتند و خاطر از همه جهت پرداخته دولت خوابان منظر و منصور باز مراجعت نمودند و بعد از عجز و زاری بسیار مقرر گشت که
سواست ملکه که از در قدیم در تصرف بندها درگاه بود موازی چهارده کرده دیگر از محال که متصل بسرحد های بادشاهی
است و اگر اندوینجا و لک رویه برسم پیشکش بخزانة عامره رسانند افضل خان را زخصت نموده کلک لعل که دارای
ایران فرستاده بود و تعریف آن در جاس خود نوشته شده بجهت خرم عنایت نموده فرستادم بمشارالیه خلعت و فیسل و
دوات و قلم مرصع مرحمت شد خنجر خان که در محارست قلعه احمد نگر مصد ر خدمات پسندیده و ترددات شایسته شده بود
بمنصب چهار هزارری ذات و هزار سوار سرفراز یافت مکرّم خان حسب الحکم از صوبه اودیسه آمد و بابرادران بدولت
ملازمت مستعد گشت عقد مرواریدی برسم پیشکش گذرانید منظر الملک ولد بهادر الملک بخطاب نصرت خانی سرفراز
گردید باو دی رام و کسبی علم عنایت شد و عزیز الله ولد یوسف خان بمنصب هزارری ذات و پانصد سوار ممتاز گشت روز
مبارک شبیه سبت و یکم مقرب خان از صوبه بهار رسیده دولت ملازمت دریافت درینو لا آقا علی و محب علی بیگ حاجی بیگ

و فاضل بیگ فرستادہاے داراے ایران را کہ بدفعات آمدہ بود نزد حضرت فرمودم آقا بیگ سر و پا و خنجر و جیفہ مرصع و چیل
ہزار روپیہ نقد انعام شد و محبت علی بیگ بخلوت دسے ہزار روپیہ سرفراز گشت و ہمین دستور بدیگران نیز درخور شایستگی
خود انعام ہا شد و یاد بودے مناسب و تمت بخت برادر والا قدر محبوب نام بر دہا فرستادہ شد درین تاریخ مکرم حسان
بصاحب صوبگی دارالخلافہ دہلی و خدمت فوجدار میوات سرفراز شد شجاعت خان عرب بمنصب سہ ہزاری ذات
و دو ہزار و پانصد سوار اصل و اضافہ عزاقنار یافت شہزہ خان بمنصب دو ہزاری و ہزار سوار و گردہر ولد برای سال
چو اید ہزار و دو صدی و ہصد سوار و ہزار گشتند در میست و ہم قاسم بیگ نام فرستادہ داراے ایران آمدہ ملازمت
نمود و مکتوب آن برادر عالی قدر شہر مراتب محبت و یک جتہ گذرانیدہ انچہ برسم سوغات فرستادہ بود بنظر در آورده
غیر تیر ماہ الہی فیصل خاصہ گج رتن نام بخت فرزند خان جہان فرستادم نظر بیگ ملازم حسنہم عرض داشت او آورده
گذرانیدہ التماس اسپ بخشی نمودہ بود بر اجہ کشن واس مشرف فرمودم کہ ہزار اس اسپ از طویل سرکار
در بانزدہ روز سامان نمودہ ہمراہ روانہ ساز و واسپ روپ رتن نام کہ داراے ایران فرستادہ تھا ہمیشہ شکر روم ارسال داشتہ
بود بخرم عنایت نمودہ فرستادم درین روز غیاث الدین نام ملازم ارادت خان علی ت اورا شہر نوید فتح آورده بود
گورانیہ در او راق گذشتہ از شورش و قتلہ انگیزی زمینداران کشتوار و فرستادن جلال پسر دلاور خان بگاشتہ کیک بیان
گشتہ بود چون این ہم از و سر و سامان پسندیدہ نیافت بارادت خان حکم شدہ بود کہ خود بآن خدمت شایستہ شتافتہ
فسدان بد سر انجام را تنبیہ و تاویب بر آمل دہد و بنوعی ضبط آن کوہستان نماید کہ غبار تفرقہ و آشوب بر حواشی آن
ملک نہ نشیند موی الیہ بموجب فرمودہ شتافتہ بہت شایستہ ظاہر ساخت و اہل فتنہ و فساد بصحرای آوارگی سر نہادہ
نیم جانی بدر رفتند و مجدداً خارشورش و آشوب از ان ملک بر کندہ شد و بمردم کاری استحکام دادہ و ضبط تہا نجات نمودہ
بکشمیر مراجعت کرد بجلد ہی این خدمت پانصد سوار بمنصب ارادت خان افزودم چون خواجہ ابوالحسن بر ہم دکن مصدر
تردات شایستہ و خدمات پسندیدہ شدہ بود ہزار سوار بمنصب مشارالیہ اضافہ فرمودم بہ احمد بیگ برادر زادہ ابراہیم خان
نچ جنگ بصاحب صوبگی او ڈیو سہ سرفراز گشتہ ب خطاب خانی و علم و تقارہ بلند مرتبہ شد و منصب او از اصل و اصنافہ دو
ہزار سہ و پانصد سوار حکم فرمودم چون مکرر از فضایل و کمالات قاضی نصیر برپانپوری استماع افتادہ بود خاطر حقیقت جوے
را بصحت مشارالیہ رغبت افزود و در نیولاً حسب الظاہ بدرگاہ آمد عزت دانش او را پاس داشتہ با کرام و احترام در یافتہ

تاسمہ در علوم عقلی و نقلی از یکتایان عصر است و کم کتابی باشد که بمطالعه او ترسیده لیکن ظاہرش را بیاطن آشنائی کمتر
است و از صحبت او مخطوطاتی توان شد چون پدر و پیشه در او یہ گزینی بغایت راغب و مائل یا فتم پیردی خاطر او نموده کلیف
مازست نکردم و پنج ہزار روپیہ عنایت فرمودہ رخصت دادم کہ بوطن خود شافقہ آسودہ خاطر روزگار بسر برد و در غزہ امر داد
ماہ آگہی باقرخان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و دوست سوار سر فراز گشت و از امر او بندہ ہاے بادشاہی کہ در فتح کن
تردوات شایستہ بتقدیم رسانیدہ بودند سے و دو نفر باضافہ ہاے لایق عز اختصاص یافتند عبدالعزیز خان نقشبندی کہ
بکومت قندھار تعین شدہ حسب التماس فرزند خانجہان بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سر فراز شد و در غزہ
شہر یورش شیر مرغ بریل بیک ایلمی عنایت نمودم و یک دیہ از اعمال دارالخلافہ کہ مبلغ شانزدہ ہزار روپیہ جمع داشت
تیر باد لطف شدہ در نیولاحیکم رکنا را بجهت شورش و نا امانی و عدم وقوف لایق خدمت ندانستہ رخصت فرمودم کہ ہر جا
خواہد بود چون بعرض رسید کہ ہوشنگ پادشاہ از آنجا مراجعت کردہ در حضور طلب داشتہ باز پرس کردم و بعد از ثبوت
حکم بقصاص او شدہ شاکر درین صورت حاضر ہوا و ہر شاہ را دہ نکرده تا با مرا و سایر بندہ ہا چه رسد امید کہ توفیق رفیق باد
غزہ شہر یورماہ حسب التماس آصف بدین صورت و رفتہ در حمایہ کہ بتازگی ساختہ بود غسل کردہ شدہ بے تکلف بسیار
نفیس و مکلف حمایہ اسد بعد از فراغ غسل پیشکش لایق بنظر در آورد و آنچه پسند افتاد برگزیدہ تتمہ باد بخشیدم و خلیفہ خضر خان
خانزیسی از اصل و اضافہ ہزار روپیہ مقرر شدہ درین ایام بعرض رسید کہ کلیان نام آہنگری بر زلف ہم از صنف خود عاشق ناز
است و پیوستہ سردر پی او دارد و اظهار شیفگی می نماید آن ضعیفہ با وجودیکہ بیوہ است اصلاً با آشنائی او تن نمی دہد و بجهت
این بیچارہ دل دادہ در باطنش سرایت نمی کند ہر دو را بحضور طلب داشتہ باز پرس نمودم و ہر چند آنفورت را بہ پیوند او
ترغیب و تکلیف دادہ شد اختیار نکرد درین وقت آہنگر مذکور گفت کہ اگر یقین دامنم کہ او را بمن عنایت فرمایند خود را از
بالاے شاہ برج قلعہ اندازم من از روے مطایبہ گفتم کہ شاہ برج موقوف اگر دعویہ بجهت تو از صدق فروغ
دارد خود را از بام این خانہ اندازی من او را حکمی تبوی دهم ہنوز سخن تمام نشدہ بود کہ برق آسا دیدہ خود را بزرگداشت
بمجرد افتادن از چشم دوہانش خون جاری شد من از ان ہزل و مطایبہ ندامت بسیار کشیدم و آن روز در خاطر گریہم
بآصف خان فرمودم کہ او را بخانہ بردہ تیمار داری نہاید چون پیمانہ حیاتش بسر نیز شدہ بود بہمان آسیب
در گذشت ۔

عاشق که حبان نثار بران آستانه ساخت | از شوق جان سپرد و اجل را بهانه ساخت

از شوق جان سپرد و اجل را نهان ساخت

حسب التماس مهابت خان منصب لاجپن قاتشال از اصل و اضافہ ہزاری ذات و پانصد سوار مقرر شد و رسول گنج گشت
ایمانی بران رفته کہ روز جشن دسہرہ در کشمیر اثر گرفتگی نفس و کوتاہی دم و رخو احساس نمودم مجملًا اکثرت باریدگی و طوبت
ہو و در مجرای نفس بجانب چپ نزدیک ببل گرائی و گرفتگی ظاہر شد رفتہ رفتہ بامتداد داشتہ ادا انجامید از اطباء
کہ در ملازمت بودند نخست حکیم روح اللہ متصدی علاج گشت و یک چندی بدوا ہائے گرم ملایم تدبیرات بکار برد
لظاہر اندک تخفیفی شد چون ازان گریوہ بر آمد باز شدت ظاہر ساخت درین مرتبہ روزی چند بشیر نزد باز بشیر شتر
پرداخت از پیچ کدام فائدہ حاصل نیافتم مقارن این حال حکیم رکن کہ از سفر کشمیر معاف داشتہ در آگرہ گذاشتہ بودم خدمت
پیوست و از روی دلیری و اطہار قدرت مرکب معالجہ شد و مدار بر او یہ گرم و خشک نہاد از تدبیرات او نیز فائدہ
مترتب نگشت بلکہ سبب افزونی حرارت و خشکی و ماغ و مزاج شد بہ است یعیف گشتم و مرض رو با شداد نہاد و محنت
بامتداد انجامید درین قسم دقت و چین حاصلت کہ دل سنگ بر من می سر شد پس حکیم مرزا محمد کہ از اطباء عمدہ
عراق بود در عمد دولت پدر بزرگوارم از ولایت آمدہ بود بعد از آنکہ
بجوہر استعداد و تصرف طبیعت از ہمکنان امتیاز داشت و در تمام امور و حساب مسیح الزمانی امتیاز بخشیدم
و پایہ اعتبار از دیگر اطباء کہ در ملازمت بودند برافزودم بگمان آنکہ شاید وقتے از اوقات مصدر خدستہ تواند شد آن
حق ناشناس با وجود چندین حقوق و منت در عایت مرا باین روز ویدہ و بچنین حال پسندیدہ اصلاً بدوا و علاج خود را آشنا
نمی ساخت با آنکہ از جمیع اطباء کہ در ملازمت حاضر بودند بقدر امتیازی داشت متصدی علاج نمی شد ہر چند عنایت و
التفات ظاہر ساختہ بہ دارا و مواسات تکلیف می نمودم بیشتر صلب شدہ در جواب می گفت کہ برداش و حذاقت خود
این قدر اعماد ندارم کہ متصدی علاج توانم گشت و همچنین حکیم ابوالقاسم پسر حکیم الملک با وجود نسبت خانہ زادگی و حقوق
ترسیت متوہم و متوحش خود را ظاہری ساخت کہ از رویت خاطر مستنفر و متاذی می شد تا بہعالجہ یہ رسد ناگزیر دست
از ہمہ باز داشتہ از تدبیرات ظاہری دل برکنده خود را بحکیم علی الاطلاق سپردم چون در نشاء پیاہ تخفیفی می شد روز ہم
بجلائ ضابطہ و معتاد ارتکاب می نمودم رفتہ رفتہ با فراط کشید و مقارن گرم شدن ہو اضر آن محسوس گشت ضعف
و محنت رو بفرزونی نہاد نور جہان بیگم کہ تدبیر و تجربہ ادا زین اطباء بیشتر است خصوص کہ از روی مہربانی و دلسوزی باشد در

مقام کم کردن پیاله و تدبیراتی که مناسب وقت و ملایم حال باشد شد اگر چه پیش ازین هم علاح که اطبا میکردند بصلاح و
صواب بدیدار بود لیکن درین وقت مدار بر مهربانی او نهادم و شراب را بتدریج کم کرد و از چیزهای نامناسب و غذا های
ناموافق محظوظ نمود امید که حکیم حقیقی از شفاخانه غیب صحت کامل نصیب کند در روز دوشنبه دوازدهم ماه مذکور مطابق بیست
و پنجم شهر شوال سنه یک هزار و سی و هجری جشن وزن شمسه بیمار کے و فرخه آراستگی یافت چون در سال گذشته بیماری
صعب کشیده پیوسته در محنت و آزار گذرانیده بودم بشکر آنکه چنین سالی بخیریت و سلامت بانجام رسید در سر آغاز سال الحال
اثر صحت بر چهره مراد پدید آمد نور جهان بیگم التماس نمود که و کلاسه او متصدی این جشن عالی باشند الحق مجلسی ترتیب نمود
که حیرت افزای نظارگیان گشت از تماشای نور جهان بیگم در عقد ازدواج این نیازمند درآمده اگر چه در همه جشن های
وزن شمسی و قمری لوازم آن احتیاجی نیست ولیکن در این جشن به واسطه اسباب سعادت و نیک بختی دلنسته
است لیکن درین جشن بیش از پیش در آن سال استن مجلس و ترتیب بزم نهایت توجه بکار برد و جمعی از
بند های پسندیده خدمت خوانان در میان آن درین ضعف از روی اخلاص و جانفشانی پیوسته حاضر بوده پروانه
صفت برگرد و سرم می گشتند بنوازشات لائق از خلعت و کمر شمشیر مرصع و خنجر مرصع و اسب و فیل و خوانها پرواز زر و هر
کدام در خور پای خویش سرفراز می یافتند با آنکه از اطبا خدمت شایسته بطور نیامده بود بانکه خفته که دوسه روز
دست میداد تقریبات برانگیزه انواع و اقسام مراحم بطور آمده درین جشن هیاون نیر بالغات لائق از نقد و خمس
کام دل برگرفتند بعد از فراغ جشن مبارک خوانهای جواهر و زر بطریق تبار و در دامن امید اهل نشاط و ارباب استحقاق ریخته
شد و جو تکرار می سخن که نوینش صحت و تندرستی بود بمهر و روپیه وزن نموده مبلغ پانصد مهر و هفت هزار روپیه باین صیغه در
وجه انعام او مقرر شد در آخر مجلس پیشکشهای که بجهت من ترتیب داده بودند بنظر در آوردند از جواهر مرصع آلات و
آتش و اقسام نفایس آنچه خاطر پسند افتاد برگزیدیم با جمله موازی و دلک روپیه صرف این جشن عالی بابت انعاماتی که
نور جهان بیگم کرده بقلم در آمد سوائے آنچه برسم پیشکش گذرانید در سنوات گذشته که من صحت داشتم سه من و یک دوسه
بیشتر یا کمتر وزن در گئی آدم امسال بنا بر ضعف و لاغر دوسه من و بیست و هفت سیر شدم روز مبارک شنبه غره ماه الهی
اعتقاد خان حاکم کشمیر منصب چهار هزار و دویست و پانصد سوار سرفراز می یافت راجه گنجنگه منصب چهار هزار و سی
هزار سوار ممتاز گشت چون خبر بیماری من بفرزند شاه پرویز میرسد فرمان طلب تنقید ناشده بے تابانه متوجه ملازمت میگرد

بتاریخ چار و دہم ماہ مذکور در ساعت مسعود و زمان محمود آن فرزند سعادت مند بدولت آستان بوس مستعد گشته سه بار برزور
تخت گردید ہر چند مبالغہ نموده سو گنہ سے وادم و منع میفرمودم او در زار سے و تفریح افزود و بیشتر اغراق بکار سے برو
دست او را گرفته جانب خود کشیدم و از روستے شفقت و عاطفت در آغوش عزت تنگہ در آورده التفات و توجه بسیار ظاهر
ساقم امید کہ از عمر دولت برخوردار باشد و نیولامیت لک روپیہ خزانہ مصحوب المہاد خان بجستہ وین فرمایات لشکر دکن نزد
خرم فرستاد شدہ مشارالیه بنیاد فیصل و علم سرفراز سے یافت در مہیت و ہشتم قیام خان قمرال سینیہ بجز طبعی و ولایت
حیات سپرد از خدمت گران مزاجدان بود و مطلع نظر از فنون شکار و ہمار سے او درین فن از اکثر جزویات خبردار بود و پیرو سے
مزاج من بسیار کردہ بود با بھل ازین سادہ خاطر ممت گرامی بد بر رفت اند کہ ایزد تعالیٰ او را بیا مرزا و بتاریخ نسبت
و ہنم والدہ نور جهان بیگم بجوار رحمت الہی پیوست از صفات حمیدہ این کہ ۱۔ خاندان غنت چہ نویسم بے اغراق
در پاکی طینت و دانائی بسیار خوبہا سے کہ زیور عورات است مادر و ہر ہمتا سے ۲۔ و مادر آدر از مادر حقیقی خود کمتر نے
و انتم نسبت تعلق و رابطہ محبت کہ اعتماد الدولہ را با او بدو تین کہ بیچ شوہر سے ۳۔ و با ہمسر خود بنودہ ازین جا باید قیاس کرد
کہ بران پیر غم زدہ چہ گذشتہ باشد و چنین از نسبت تعلق نور جهان بیگم با چنین والدہ چہ توان نوشت فرزند سے مثل جنتخان
با نہایت خرم مندی و دانائی جامعہ شکیبائی چاک کردہ از لباس اہل تعلق برآمدہ پدر مجرد خاطر را از مشاہدہ حال گرامی
فرزند غم بر غم دور و دور و افزود ہر چند نصیحت پر و سخت سود مند نیامد روز سے کہ من بہ پریش ر فتم چون ابتدا سے
شورش مزاج و آزر و گی خاطر او بودہ از روستے شفقت و رحمت حرفے چند نصیحت آمیز فرمودہ بجز نگر فتم و وا گذاشتم تا
آن آشوب فرو نشیند بعد از روز سے چند جراحت درونی او را بمرہم التفات علاج کردہ باز بلباس اہل تعلق می آورم
اگر چہ اعتماد الدولہ بحبت رضا جوئی و پیروی خاطر من بطاہر خود را مضطبی کرد و اظہار حوصلہ می نمود لیکن باین نسبت الفتی کہ
او را بود و حوصلہ چہ ہمراہی تواند کرد غرہ آبان ماوالہی سر بلند خان و جان سپار خان و باقی خان بنیاد نقارہ سر بلند می یافتند
عبداللہ خان بے رخصت صاحب صوبہ بہ و کن بجال جاگیر خود آمدہ بدیوانیان عظام فرمودم کہ جاگیر او را تغیر نمایند با اعتماد
را سے حکم شد کہ سزاوے نمودہ او را بعبود بہ مذکور رساندہ پیش ازین مجملے از احوال مسیح الزمان ثبت افتاد کہ با وجود چنین
حقوق تربیت و نوازش درین قسم بیماری توفیق خدمتگاری نیافت غریب تر آنکہ بیکبار پردہ آزریم از پیش برگزینہ التماس
سفر حجاز و زیارت خانہ مبارک نمود از اسباب کہ در ہمہ وقت در ہمہ کار با توکل این نیاز مند بذات خداوند سے نیاز و کریم ہا سے

است کشاوری پیشانی از صفت فرمودم با آنکه از سهم قسم سنان داشت بست هزار روپیه بکیت بدو خرج انعام شد امید که
 ششم علی ناطق سببی و سیله اطبا و سبب و و این نیازمند را از شفاخانه کرم خود صحت عاجل و شفا کمال کریمت کند
 چون هوا سے آگره از محشر شدت حرارت و افراط گرما بجزاج من سازگار نبود بتاریخ سیزدهم روز دوشنبه آبان ماه آبی سینه
 شانزدهم را یات عظیمت بر ممت کوستان شمالی برافراشته شد که اگر هوا سے ناحیت باعدال قریب باشد برکنار آجا آنگ
 سرزمین خوشی اختیار نموده شهرے بنا نموده شود که در موسم تابستان محل اقامت باشد والا بجانب کشمیر عنان غریمت عطا
 گردد و منظر خان را بحفظ و حراست دارالخلافه آگره گذاشته به تقارن واسپ و فیل سرفراز فرمودم میرزا محمد برادرزاده
 اورا بقصداری نواحی شهر مقرر داشته بخطاب با اسد خان و اضافی منصب ممتاز گردانیدم و باقر خان را بخدست صوبه داری
 صوبه اوده سرفراز ساخته و منصب فرمایند و به ذکر از نواسی متبرافرازند اقبال مند شاه پر و نیز صوبه
 بهار و محال جاگیر بخش و به سبب بانه داری و خجمر صغ واسپ و فیل لطف فرموده نصرت
 نمودم امید که از عمر بر خیزد و در دولت زمین بوس سرفراز شد در ششم ماه بدر الملک دلی نزل
 اتفاق افتاد و در روز و در سلیم گدو مقام نموده به نشاط شکار مشغول گشتم درینو لا بعض رسید که جادو را سے کہا تہ کہ از دران
 عمدہ کن است برہمنونی سعادت و بدرقہ توفیق دولت خواہی اختیار نموده در سلک دولت خواہان و بندہ منتظم گردید
 فرمان مرحمت عنوان با خلعت و خجمر صغ مصحوب نراین واس را ٹھور عنایت نموده بچیت او فرستادم غزہ دیہا الہی
 مطابق بہتم شہر صفہ سلاطین ہجری مقصود برادر قاسم خان خطاب ہاشم خانی و ہاشم بیگ خوشی خطاب جان ثنائی
 سرفراز گشتند ہفتم ماہ مذکور در مقام ہر دو ار کہ برکنار گنگ واقع است نزل سعادت اتفاق افتاد ہر دو را را مستند
 معا بد مقرر ہنو است و بسیارے از برہمنان و تجر دگزیان درین مقام گوشہ انزو اختیار نموده بآیین دین خویش
 یزدان پستی بنیانید ہر کدام در خور استحقاق از نقد و جنس تصدق لطف فرمودم چون آب و ہوا سے این دہن گوہ پسند خاطر
 نیفتاد و سہر ز مینے کہ اقامت در ان توان کرد و بنظر درینا بد برست و امن کوہ جمو و کانگرا نہضت فرمودم درینو لا
 بعض رسید کہ راجہ بہاؤ سنگھ در صوبہ دکن مسافر ملک عدم گشت از افراط شراب بغایت ضعیف و زبون شدہ بود ناگہانی
 بروستولے مے گرد و ہر چند اطبا تدبیرات بکار برودہ داغما بر فرق سری سوزند ہوش نمی آید یک شبان روز بے شعور
 افتادہ روز دیگری گذرد و درین دہشت کینز خود را با آتش و فاسے او بہ خند حبکت سنگ برادر کلانش بہا سنگھ برادرزادہ

او هر دو نقد حیات در کار شراب کرده بودند مشارالیه از آنها عبرت نگرفته جان شیرین بآب تلخ فروخت بعنایت و حمید و
 نیکذات و بنحید بود از ایام شاهزادگی بخدمت من پیوسته بمیان تربیت من بوالا پایه پنج هزار ری رسیده بود چون از وفزندگی
 نمازد نبیره برادر کلانش را با وجود صغر سن بختاب راجگی سرفراز ساخته منصب دو هزار ری ذات و هزار سوار عنایت فرمود
 برگزیده این که وطن آنهاست بدستور سابق بجایگزید و مقرر شد تا جمیع افتخارات و متفرقات و اصالتهای پسر خانبهان بمنصب هزار ری ذات و پانصد سوار
 سرفراز ششم ماه مذکور در سراسر آلتو به منزل شد چون پیوسته به نشاء شکار مشغولم طبیعت بخوردن گوشت جانورانی که به دست خود شکار
 میکنم بیشتر راغب است بنابر و سواس و احتیاط که درین امور است و حضور میفرمایم که پاک سازند و خود مقید شده چینه دانه آنها را حلقه
 میکنم که چه خورده و خوراک این جانور چیست اگر حیوانا چیزه که کرا بیت داشته باشد بنظر درمی آید ترک خوردن آن نمیکنم
 پیش ازین اقسام مرغابی بغیر از سونه میل نمی فرمودم در هنگامیکه در ابکت بر محل نزول را با احتیاط اقبال بود سونه
 مرغابی خانگی را دیدم که کوههای کرده می خورد از مشاهده آن طبیعت را در من رسد از خوردن سونه مرغابی
 خانگی ترک دادم تا آنکه درین تاریخ مرغابی شکار شد فرمودم که در حضور چینه دان اول پاهنگی خورد
 برآمد بعد از آن بقیه کلانها ظاهر شد بمرتب کلان بود که تا پیشم خود دیده نشود قبلی نتوان کرد که باین کلانی تواند فرو برد مجلاً
 از امروز بخود قرار دادم که در اکل مرکب مرغابی نشوم خان عالم معروض داشت که گوشت عقاب سفید بغایت لذیذ
 و نازک می باشد بنا بر آن عقاب سفید را طلب داشته فرمودم که در حضور پاک ساختند اتفاقاً از چینه دان آن ده بقیه برآمد
 بنوعی کرده طبیعت افتاده که از یاد آن خاطر متاذی و متنفر می گرد و در بیت و یکم باغ سهند مسرت افزای
 خاطر گشت و دور در مقام نموده از سیر و تماشا شای آن مخطوط گشتم درینو لا خواجه ابوالحسن از صوبه دکن آمده سعادت
 ملازمت دریافت و مورد عنایات روز افزون گردید غرض بهمن ماه آتی در نورسرا منزل اتفاق افتاد منصب معتمد خان
 از اصل و اضافه دو هزار ری ذات و شش صد سوار حکم شد خان عالم بصاحب صوبگی آله اباس سرفراز ری یافت
 اسپ و سروسپا و شمشیر مرصع عنایت نموده رخصت فرموده مقرب خان بمنصب پنج هزار ری ذات و سوار ممتاز گشت
 روز مبارک شبیه که کنار آب بیا به منزل شد قاسم خان از لاهور آمده دولت ملازمت دریافت هاشم خان برادر او با
 زمینداران دامن کوه سعادت آستان بوس سرفراز شد با سوسه زمیندار بلواریه جانورهای بنظر در آورده که مردم کوستان
 آن را جان بهن خوانند مانند قر قادل است که تدر و نیز گویند رنگش بعینه برنگ ماده قر قادل است لیکن در جنبه قر قادل

سفید با سوسه مذکور معروض داشت که این جانور بر کوه برقی باشد و خوراکش علف و سبزه است و در خانه نگاه داشته
بچه از دگر گرفته شد و گوشت آن را از جوانه و کلان مکرر خورده شد توان گفت که گوشت تدریجاً با گوشت جانور مذکور نسبتی
نیست گوشت این جانور بر آب لذیذ ترست از جانورانی که درین کوستان بنظر در آمد کی پھول پکار است کشمیر باین توله
می گویند از طاؤس ماده نیم سوانی خورده ترمی باشد پشت و دم و دوبر و باز و بسیاری مائل از عالم بالهاے چرخ و خالهاے
سفید و دوشکم تا پیش سینه سیاه با خالهاے سفید و بعضی خالهاے سرخ نیز دارد و پرهای باز و سرخ آتشین
در نهایت بر است و خوبی و از سر نزل تا پس گردن نیز سیاه براق و بالاے سر و شاخ و گوشش فیروزه رنگ و بر دور
چشم و دهنه پوست سرخ و در زیر حلقوم پوستی گریخته دارد و کف دست و در میان آن پوست مقدار یک دست
بنفشه رنگ است و در میان آن خالهاے فیروزه رنگ افتاده بر دور آن هر خط فیروزه رنگ کشیده ششگوشه است و بر دور
آن خط فیروزه بعضی انگشتهاے سرخ افتاده بر باز گردن آن خط فیروزه رنگ و پایهایش نیز سرخ رنگ زنده را
که وزن فرموده شد یک صد و پنجاه پوند و بر آرد از کشتن و پاک ساختن یک صد و سی و نه توله شد دیگر مرغ زرین
است که ساکنان لا بورشن گویند و نامند رنگش از عالم سینه طاؤس و بالاے سر کامل و دمش مقدار چهار
پنج انگشت زرد مانند شمشیر طاؤس و جنبه بر آید قاز غایتاً گردن قاز و راز بے اندام است و ازین کوتاه و باند نام برادر شاه
عباس مرغ زرین خواسته بود چند قطعه مصحوب ایلمی او فرستاده شد روز دوشنبه جشن وزن قمری آراشکی یافت و درین
جشن نور جهان بیگم بچیل و پنج کس از امرای عظام و بندهاے نزدیک خلعت داد چهار دهم ماه مذکور موضع بهسلون از
مضافات سیتم بچیل نزول آورد و گیهان پوی گردید چون هواے سیرکانگزه و کوستان مذکور پیوسته مرکز خاطر بود
آورد و کلان را درین مقام گذاشته با جمعی از بندهاے مخصوص و اهل خدمت متوجه تماشای قلعه مذکور شد م چون
اعتماد الدوله بیار بود و در آرد و گذاشتم و صادق خان میر بخشی را بحجت محافظت احوال مشارالیه و محارست آرد و نگاه
داشتم روز دیگر خبر رسید که حال اعتماد الدوله متغیر گشته و علامت یاس از چهره احوالش ظاهراًست از اضطراب نور جهان بیگم
نسبت التماسه که مراباد بود تاب نیاورده بار و مراجعت نمود آخرهای روز بدیدن او رفتم و وقت
سکرات بود گاه از بوش می رفت دگاه بوش می آمد نور جهان بیگم بجانب من اشارت کرد و گفت می شناسید در چنان
و تنه این بیت انورے را خواند -

آنکہ نابیناے مادر زاد اگر حاضر شود | در چنین آرائش عالم به پسند متری
دو ساعت بر بالین او بودم ہر گاہ ہوش می آمد ہر چہ می گفت از روی آگاہی و فہمیدگی بود القصہ شب ہفتم
ماہ مذکور بعد انقضائے سہ گھڑی رحمت جاوید پیوست چہ گویم کہ ازین واقعہ وحشت افزا بر من چہ گذشتہ ہم وزیر عاقل کامل
بود و ہم مصاحب دانائے ہر بان ۔

از شمار دو چشم یک تن کم | در حساب خرد ہزاران بیش
با آنکہ بارجین سلطنتی بردوش اختیار او بود و این ممکن و مقدور بشر نیست کہ در خل و تصرف ہمہ را از خود
راضی توان داشت ایچکس بجبت عرض مطلب و ہم سازی خود نزد عہد الدولہ رفت کہ از پیش او آزرده برگشتہ باشد
ہم دولت خواہی و کفایت صاحب را مراعات دے نمود و ہم از باب حاجت ہمہ را آخر سند و امید دار می داشت الحق این شیوہ
مخصوص او بود از روزیکہ مصاحب او بجوار رحمت ایزدی پیوست و بگنج خود در داخلہ روز بروز گشت اگرچہ در ظاہر
بجست سرانجام ہمہ سلطنت و تمشیت امور دیوانی محنت خود قرار دادہ و در
جدائی آدمی سوخت تا آنکہ بعد از سہ ماہ دست ریز در گذشت روزی
تن از فرزندان و اقوام و دوازده نفر از متنبان او را سر و پا عنایت نمودہ از لباس کام بر آوردیم روز دیگر بہان عزیمت
کوچ نمودہ متوجہ تماشائے قلعہ کانگرہ شدیم بچار منزل دریاے مان گنگا مورد آورد و سہ معالگشت الف خان و
شیخ فیض اللہ محارسان قلعہ مذکور سعادت زمین بوس در یافتند درین منزل پیشکش راجہ چیتا بہ نظر درآمد ملک و بست
و پنج کردہ از کانگرہ دور ترست درین کوہستان از عمدہ ترز میندارے نیست گریز گاہ ہمہ زمینداران ملک ملک
ادست و عقبہاے دشوار گذار دار و تاحال اطاعت ہیچ بادشاہے نکرده پیشکش نفرستادہ بود برادر او نیز بلازمست
سرفراز گشتہ از جانب او مراسم بندگی و دولت خواہی ظاہر ساخت خیلک شہری و معقول بنظر درآمد با انواع مراحم و
نوازش سرفرازے یافت بہ بتایخ بست و چارم ماہ مذکور متوجہ سیر قلعہ کانگرہ شدیم و حکم کردم کہ قاضی و میر عدل و دیگر
علماء اسلام در رکاب بودہ انچہ شعار اسلام و شرائط دین محمدی است در قلعہ مذکور بعمل آوردند با جملہ قریب یک کردہ
طے نمودہ بر فراز قلعہ برآمدہ شد بتوفیق ایزد سبحان بانگ نماز و خواندن خطبہ و کشتن گاؤ و غیرہ کہ از ابتداے بنارین
قلعہ تاحال نشدہ بود ہمہ را در حضور خود بعمل آوردیم سجدات شکر این مہبت عظمی کہ ہیچ بادشاہے توفیق بران

نیافته بود به قدیم رسانیده حکم فرمودم که مسجد عالی درون قلعه بنامند قلعه کانگه بر کوه بلند واقع است و در استحکام و مناسبت
 بحدی است که اگر آذوقه و لوازم قلعه داری برجا باشد دست زور بدامن آن نمی رسد و کمندند بسیار تسخیر آن کوتاه است
 اگر چه بعضی جاسر کو بهار و دوتوپ و تفنگ می رسد اما حصار یان را زیان ندارد و می تواند که بجای دیگر نقل مکان نموده
 از آسیب آن محفوظ ماند قلعه مذکور بمیت و سه برج و هفت دروازه دارد و درون آن یک کوه و پانزده غناب است
 طول پاؤ کوه و دو طناب و عرض از لبست دو طناب زیاده نه و از پانزده کم نه و ارتفاع یک صد و چهارده دره و دو حوض
 درون قلعه دارد یکی در طول دو طناب و در عرض یک و نیم طناب و دوم نیز برابر آن بعد از فراغ سیر قلعه تنها شاسه
 بت خانه درگاه که به یون مشهور است توجه فرمودم عالی سرگشته بادیه ضلالت شده قطع نظر از کفار که بت پرستی آیین آنها
 ست گروه کرده از اهل اسلام مسافت بعد طریقه درات می آرند و پرستش این سنگ سیاه می نمایند و یک بتخانه
 مذکور در دامن کوه است و توابش پیوسته آتش شعله می کشد آنرا احوالاموکی نام نهاده اند
 و یکی از کرامات راست و راست داشته عوام الناس را فریفته اند هندی گویند
 که چون زن مهر و جهان نهاد و لاشه او را با خودی کروانید چون مدتی برین گذشت ترکیب او متلاشه گشت و از هم فرو ریخت هر عضو
 در جائی افتاد و در خور شرافت و کرامت بر مضو آنجا را عزت و حرمت داشتند چون سینه که نسبت با عضا می دیگر شریف
 تر است درین مقام افتاد این جبار نسبت بجای می دیگر گرامی تر داشتند و بعضی برانند که این سنگ که الحال عبود و
 منصوب کفار شقاوت آثار است آن سنگ نیست که در قدیم بوده بلکه سنگی که در قدیم بود لشکر از اهل اسلام آمده
 سنگ مذکور را برداشته در قعر دریا انداختند بدستور که هیچکس پی بدان نیارست برود و تنها این غوغا می کفرو
 شکر از عالم بر افتاده بود تا آنکه بر سهمنی مزور بحبت کان آرائی خویش سنگ را آورده بجای نهادن ساخته نزد راجه وقت آمد
 گفت که من در کار انجواب دیدم که بمن می گفت که در فلان مقام مرا انداخته اند نزد مرا دریا بید راجه از ساده بوسه و
 طمع زر که در زندورات خواهد آمد سخن برهن را معتبر داشته جمعی را بهر اهی فرستاد و آن سنگ را آورده درین مقام بعزت تمام
 نگاه داشته اند و از سر نو دکان ضلالت و گمراهی فرو چیده اند و العلم عند الله از بت خانه مذکور بسیر دره که بکوه مدرا شرت یافته
 عبور اتفاق افتاد و جانی نفیس است از روی آب و هوا و طراوت سبزه و لطافت مقام نظر گاه خوشی است و آثار

در ان مقام واقع شدہ کہ از فراز کوه آب فردی ریزد حکم فرمودم کہ عمارت موزدنی در خور این مقام اساس ننند در بیست و پنجم
 ماه مذکور رایات مراجعت معلوف داشته العت خان و شیخ فیض الله را بغنایت اسپ و فیل سرفراز ساخته بمجاہزت تملک و حوت
 فرمودم روز دوم قلعہ نور پور محل نزول اردو سے ملے گردید بعرض رسید کہ درین نواحے مرغ جنگلی بسیار است چون تا حال
 شکار مرغ مذکور نکرده بودم روز دیگر مقام فرمودہ بہ نشاء شکار خوش وقت گشتم چار قطعہ شکار شد درجہ و رنگ و صورت
 از مرغ خانگی تمیز نمی توان کرد و از خصوصیات مرغ مذکور ان است کہ از پا گرفتہ سرنگون سازند تا ہر جا کہ برند آواز برنجی آرد
 و خاموش می باشد بجلات مرغ خانگی کہ فریادی کند مرغ خانگی را تا در آب گرم غوطہ نہ ہند پر ہائے آن بسہولت کسندہ
 نمی شود جنگلی از عالم دراج و پودہ خشک کندہ می شود از اقسام آن فرمودم کہ طعام بچند و کباب گردند بد طعام ظاہر شد ہر چہ
 کلان است گوشتش در نہایت بے مزگی و خشکی است جو انہ اش فی الجملہ رطبتی دارد اما بد طعام است زیادہ از یک تیراندہ
 پردازی نمی تواند کرد و خوردش اکثر سرخ سے باشد و اکیان سیاہ و زرد درین جنگل نور بہ بسیار است ہمچو نور پور و دہلیست
 بعد از آنکہ راجہ با سو قلعہ از سنگ و منازل و بسا تین طرح افگندہ بنا سبت نام
 این عمارت شدہ باشد غایت عمارتے کہ ہندوان بسلیقہ خود بسا زند ہر
 قابل و سر منزل دلکش بود حکم فرمودم کہ یک لک روپیہ از خزانہ
 در خور آن سرزمین اساس ننند در نیولا بعرض رسید کہ سنا سے موتی درین نواحے
 کردہ حکم فرمودم کہ بحضور بیارند کہ بحقیقت او را رسیدہ شود عابدان و مترضان ہنود را سرب با سے مے گویند و معنی
 سرب با سی اکہ تارک ہمہ چیز و بکثرت استعمال سنا سے شد و تفصیل مراتب اینہا بسیار است و در طائفہ سرب با سے چند گروہ اند
 و از انجملہ یکے موتی است کہ از خود سلب اختیار نمی کنند و خود را تسلیم می سازند چنانچہ مطلق زبان را بگو یا لی آشنائی سازند
 اگر دہ شبان روز یک جا ایستادہ باشند قدم پیش و پس نمی ننند مجملہ حرکت باختیار آہنا سر نمی زند و حکم جہاد دارند چون بحضور
 آورند تفحص احوالش نمودہ شد استقامت عجبہ در حالش مشاہدہ افتاد بخاطر رسید کہ در حالت مستی و بے خبری و
 بے خودی اداے خارجی از و سرزند بنا بران چند پیالہ عرق دو آتشہ با و خورانیدہ شد بنوعے ملکہ این کار ہم رسانیدہ بود
 کہ سر موتی تغیر نیافت و بہان استقامت بود تا از ہوش رفت مثل مردہ ہا و را برداشتہ مردند حق تعالی رحمی کرد کہ
 ضرر جانے باز رسید القصہ در مرتبہ خود غریب استقامت داشت در نیولا سبے بدل خان تایخ فتح کا نگرمہ و تایخ بنا مسجد کہ در قلعہ مذکور

فرموده شده معروض داشت چون خوب یافته بود نوشته شد -		
شهنشاه زمان شاه جهانگیر ابن شاه اکبر	که شد بر هفت کشور بادشاه از حکم تقدیری	
جهانگیر و جهان بخش و جهان دار و جهان دارا	که از نخب جوان او جهان این شد از پیری	
بشمیر غزا این قلعه را بکشود تا رخس +	خرد گفتا کشود این قلعه اقبال جهانگیری	
تاریخ بنای مسجد را چنین گفته		
نور دین شاه جهانگیر بن شاه اکبر	بادشاه است که در دهر نادر دلمی	قلعه کا نگرا بگرفت بتاسید اله
ابریشمیش که کند قطره او طوفانی	شد چو از حکم دے این مسجد پر نور بنا	که منور شود از سجده او پیشانی +
باقی از غیب بگفت از پئے تاریخ بنایش	مسجد شاه جهانگیر بود نورانی	
<p>در عده ار -</p> <p>فرمودم که تقا -</p> <p>مواکب و -</p> <p>خلعت عنا -</p> <p>عقد شست خرم رسید مستلبر آنکه -</p> <p>پیوست تو زد هم ماه مذکور در کنار بیت نزول دولت اتفاق افتاد قاسم خان منصب سه هزار و دو هزار</p> <p>سوار سرفراز شد راجه کشند اس بنج دست فوجداری دلی ممتاز گشت و منصب او اصل و اضافه دو هزار ذات و پانصد</p> <p>سوار مقرر شد پیش ازین قراولان و یساو لان تعیین شده بودند که در شکار گاه کرچاک جرگه تر شیب نمایند چون</p> <p>بعض رسید که شکار رے بشا خبند در آمده بیست و چهارم ماه مذکور یا چنندے از بند حاکم خاص لغرم</p> <p>شکار توجه فرمودم و از تحقار کو به و چکاره یک صد و بیست و چهار را سس شکار شد درین روز بعض</p> <p>رسید که ظفر خان پسر زین خان بر حمت حق پیوست سعادت امید پسر او را منصب بیست و هشت صدی ذات و چهار صد</p> <p>سوار سرفراز ساختم -</p>		

جشن ہفتدہمین نوروز از جلوس ہمایون

شب دوشنبہ شہر جہادی الاول سنہ ہزار و سی و یک ہجری بعد از گذشتن یک پیر و پنج گھڑی و کسری نیز عظم
 فروغ بخش عالم دولت سر اسے محل را بنور جهان افروز و خویش منور گردانید و سال ہفتدہم از جلوس این نیازمند بفرخی
 و فیروزے آغاز شد دین روز بخت افروز آمدت خان بمنصب شش ہزاری ذات و سوار سرفراز گردید قاسم خان را بکومت
 صوبہ پنجاب رخصت فرمودہ اسپ و فیل و سر و پا عنایت نمود ہشتاد ہزار و رب بریل بیگ ایچی دار اسے ایران انعام شد
 و ہشتم ماہ مذکور مقام راول پنڈی مورد عساکر منصور گردید فاضل خان بخدمت بخشگیری سرفرازے یافت بریل بیگ
 حکم شد کہ تا ہنگام مراجعت موکب منصور از میر کشمیر در دار السلطنت لاہور آئندہ بسیرہ و باکیر قلی خان، نگارن عنایت شد
 چون در نیولاکمر استماع یافت کہ دار اسے ایران از خراسان بغرم تسخیر قندھار و ... حرف نظر بر نسبتہاے سابق
 و حال بغایت بعید می نمود و از حساب دور بود کہ این قسم بادشاہ بزرگ ... بے حوصلگی بکار برد و بر سر ادنی بندہ
 از بند ہاے سن کہ با سے صد ہزار صد نوکر در قندھار باشد خود بیاید اما ارباب حزم ... طراز شرائط جہان داری و لوازم
 سلطنت است زین العابدین بخشی اعدیان را با فرمان مرحمت عنوان نزد خرم فرستاد و ام کہ با عساکر فیروزی اثر و فیضان
 کوہ شکوہ و توپ خانہ عظیم کہ در ان صوبہ بگاہ او مقرر بود بسبب تمام تر خود را بملازمت رساند کہ اگر اخیرت معذور تصدیق
 شد و در ایام شگری از حساب و شمار بیرون و خزائن از حد و اندازہ افزون فرستادہ شود تا نتیجہ عہد شکنی و حق ناشناسے را
 در باب ہشتم ماہ مذکور در سر شہر حسن ابدال منزل شد فدائی خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سرفراز گردید بدیع الزمان
 بخدمت بخشگیری اعدیان مقرر گشت در روز دہم ماہ مذکور روز جمعہ مہابت خان از کابل آمدہ ملازمت نمودہ سعادت
 زمین بوس دریافت و مورد الطاف روز افزون گردید صد ہجرت نہ رود ہزار روپیہ برسم تصدیق گذرانید خواجہ ابوالحسن
 تائبیان خود را آراستہ بہ نظر گذرانید و ہزار و پنجاہ سوار خوش اسبہ بقلم درآمد کہ ازان جملہ چار صد سوار برقی انداز
 بودند در منزل مذکور شکار قمر غہ طرح افگندہ سے و سہ راس از قحطکار کوہی و غیرہ بہ تیر و تفنگ انداختم و زینولا حکیم موسی
 بوسیله رکن السلطنت مہابت خان دولت ملازمت دریافت از روے قدرت و لیری متصدی علاج شد امید کہ قدم

او مبارک باشد منصب امان الله پسر هاببت خان دو هزار و دویست صد سوار مقرر شد نوزدهم ظاهر بکلی مکی مورد
 بارگاه اقبال گردید و جشن شرف در آنجا آراستگی یافت هاببت خان را رخصت کابل فرموده اسب و فیل و خلعت مرحمت
 فرمود منصب اعتبار خان پنج هزار و دویست سوار حکم شد چون بنده قدیم الخدمت بسیار ضعیف شده بود بصاحب صوبگی
 آگره سرفراز ساختم و حراست قلعه و خزاین عهده او مقرر داشتیم بعنايت فیل و اسب و خلعت ممتاز ساخته رخصت
 فرمودیم بیست و نهم در کمالی کنوار ارادت خان از کشمیر آمده سعادت آستان بوس دریافت دویم اردو بهشت ماه آبی
 در خطه دلکشای کشمیر نزول اجلال اتفاق افتاد میر میران بمنصب دو هزار و پانصدی ذات و چهار صد سوار سرفراز
 گردید در نیولاجبیت رفاهیت احوال رعایا و سپاهی مرسوم فوجداری را بطرف ساخته فرمان شد که در کل مالک محروسه
 بعلت فوجداری به احمدیه
 نمان میر توکز بمنصب دو هزار و دویست صد سوار ممتاز گشت در تاریخ
 زیج چپ قصد نموده سبک شدیم بمقرب خان سرو پا بجیکم مومنا ده
 هزار در ب انعام شد حسب
 گردید بهادر خان اوزبک از
 گذر اینده مصطفی حاکم طه
 خرداد ماه آبی لشکر خان بمنصب چهار هزار ذات و سه هزار سوار سر ملندی یافت بپسر جلد منصب دو هزار و پانصدی ذات
 و هزار سوار عنایت شد از امرار صوبه دکن برین موجب باضافه منصب سرفراز گردیدند سردار خان سه هزار و
 دو هزار و پانصد سوار سر ملند خان دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار و دویست سوار باقی خان دو هزار و پانصدی و
 دو هزار سوار شریزه خان دو هزار و پانصدی و هزار و دویست سوار جان سپار خان دو هزار و دویست سوار مرزا
 والی دو هزار و پانصدی و هزار سوار مرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاه رخ هزار و پانصدی ذات و سوار زاهد خان هزار و پانصدی
 و هفت صد سوار عقیدت خان هزار و دویست سوار ابراهیم حسین کاشغری هزار و دویست و شش صد سوار
 ذوالفقار خان هزار و دویست سوار راجه گجنگه دهمت خان بعنايت نقاره ممتاز گردیدند و دویم تیر ماه آبی سبب بایزید
 بخواب مصطفی خان سرفراز گردید و نقاره نیز مرحمت شد در نیولاقور خان که از خدمتگاران نزدیک است بافران مرحمت
 عنوان بطلب فرزند اقبال مندر شاه پرویز رخصت شد پیش ازین بچند روز عراض متصدیان صوبه قندهار مشتمل بر غریب است دارا ...

ایران به شیر قندهار رسیده بود و خاطر صداقت آئین نظر بر نسبت های گذشته و حال تصدیق این معنی نمی نمود تا آنکه عرض داشت
فرزند خان جهان سید که شاه عباس بالشکر با عیاق و خراسان آمده قلعه قندهار را محاصره نمود حکم فرمودم که ساعت بجهت
بر آمدن از کشمیر مقرر نمایند خواجه ابوالحسن دیوان و صادق خان بخشی پیشتر از موکب متصور بلا پور شتافته تا رسیدن شاه زاد با
عالی مقدار بالشکر دکن و گجرات و بنگاله و بهار و حجه از امرای که در رکاب ظفر قرین حاضر اند و آنچه پله در پی از محال جاگیر
خود بر بند نزد فرزند خان جهان بملتان روانه سازند همچنین توپ خانه و حلقه های مست فیلان خزانه و سلاح خانه سامان نموده
فرستاد چون ما بین ملتان و قندهار آبادانی کمتر است بے تمهیه آذوقه فرستادن لشکر گران صورت پذیرد بنا برین مقرر شد که
غله و دشتان را که باصطلاح هند بخار و گویند دلاسا نموده زرداده مقرر فرمایند که همراه لشکر ظفر اثر باشند تا از مراد و قه تنگی نکشند
اینجا بخار و طایفه ایست مقرر یعنی هزار گاو و بعضی بیشتر یا کمتر به تفاوت می دارند غله از بلوکات بیشتر یا کمتر در ده می فرود شدند و در
لشکر با همراه می باشند و در چنین لشکره اقل صد هزار گاو و بلکه بیشتر همراه خواهد بود که قریب کریم کار سازد و مدت و اوقات
سامان شود که تا اصفهان که پاهای تخت ادست هیچ جا تامل ندارد و در این میان در قندهار و در راه تا رسیدن عساکر
منصور از ملتان قصد آن جانب نماید و اضطراب نکند و گوش بر حکم دارد و بنا بر این است اسباب و سه و پامر فراز
گشته بکلیک لشکر قندهار مقرر شد فاضل خان بنصب دو هزار می ذات بهشت و در اینجا سر و تار که دید چون بعضی رسید که
نقرا کشمیر در زمستان از شدت سرما محنت می کشند و بسختی و دشواری می روند و حکم فرمودم که قریب از اصفهان کشمیر که سه چار
هزار روپیہ حاصل آن بوده باشد حواله اطالب اصفهانی نمایند که در و بهار و قندهار و گرم کردن آب بجهت وضو ساختن در
مساجد باید که صرف نماید چون بعضی رسید که زمینداران کشتوار باز سر قمر و عصیان برداشته به قننه و فساد پرداخته اند به
ارادت خان حکم شد که گرم و چسبان شتافته پیش از آنکه خود را قائم سازند تنبیه بر اصل نموده پنج فساد آنها بر کند و درین تاریخ
زین العابدین که بطلب خرم رفته بود آمده ملازمست نمود و معروض داشت که قرار داد او این است که ایام برنگال را در قلعه
ماند و گذرانیده متوجه درگاه شود عرض داشت او خوانده شد از فحوائص مضمون و متمسقاتی که کرده بود بپای خیمه نمی آید بلکه
آثار بید و لیس کا بهر می شد لاجرم فرمان شد که چون او را رده آن دارد که بعد از برسات متوجه درگاه شود باید که امرای
عظام و بندها را درگاه که بکلیک او مقرر اند مخصوص از سادات باره و بخاری و شیخ زاده و افغان و راجپوتان تمام را بدرگاه
روان سازد و بمیزارستم و اعتقاد خان حکم شد که پیشتر به لا پور رفته استعداد لشکر قندهار نمایند بمشارالیه یک لک روپیہ

برسم سعادت عنایت شد و به عنایت خان و اعتماد خان تقاره مرحمت فرمودم که به تنبیه و تادیب پسران
کشتوار شتافته بود بسیاری را بقتل رسانیده از سر نو ضبط نموده و استحکام داده بخدمت پرداخت معتمد خان که بخدمت بخشگری
لشکر و کن اختصا ص داشت چون آن هم بانجام رسید حسب التماس مشارالیه طلب شده بود درین تاریخ آمد و آستانه
نموده از غائب آنکه چون در حرم سراسر عصمت دانه مردارید که چهارده پانزده هزار و پیه قیمت داشت کم
شده جو تکرار به بنجم بعضی رسانید که درین دوسه روز پیدای شود و صادق خان رمال معروض داشت که در هین دو
سه روز از جلای پسر که بصفا و پاکیزگی متصف باشد مثل عبادت خانه و جاس که مخصوص نماز و تسبیح و اشغال
باشد عورت رمالی عرض کرد که درین زود پید خواهد شد و عورت سفید پوست از روی شفتگی آورده بدست حضرت
خواجہ داد قضا را روز سیم به گنجی از کینان ترک در عبادت خان یافته بخوشحالی تمام قسم کنان بدست من داد چون سخن
هر سه کی نشنید هر کدام با نغم خاطر خود فرار کردند چون خالی از غایت بنود نوشته شد و رینولا کوکب و خدمتکار خان
و غیره دو از ده نفر بیدار شدند و بپسر و بی امراء صوبه دکن تعیین فرمودم که اتهام شایسته نموده بدست هر چه
تمامت بدستگاه حاضر سازند که بپسر و بی امراء صوبه دکن تعیین فرمودم که اتهام شایسته نموده بدست هر چه
نوربان سکیم و شهریار و ... از جمله برگنه و هولپور که در جاگیر فرزند شهریار از دیوان اعلا
تخواه شده بود در میان نام افغان ... فرستاده و او با شریف الملک ملازم شهریار که بغوجداری آن حدود مقرر بود
جنگ کرده کس بسیاری از طریق قتل ... از دگر چه از توقف او در قلعه ماند و ملتسای دور از حساب و نام معقول که در
عرض داشت خود با ظهار آن جوأت نموده بود و ظاهری شد که عقل او برگشته است لیکن از استماع این اخبار متیقن گشت که
حاصله او را گنجایش این همه عنایت و تربیت که در حق او شده نیست و دماغش خلل پذیرفته بنا بران راجه روز افزون را که
از خدمتکاران قدیم است و نزدیک بود نزد او فرستاده ازین جوأت و بے باکی باز پرس فرمودم و فرمان شد که بعد ازین ضبط احوال
خود نموده قدم از عبادت معقول و شاهراه ادب بیرون نهند و بحال جاگیر خود که از دیوان اعلا تخواه یافته خرسند باشد و زینهار
اراده آمدن بلازمست نماید و جمیع از بند با که بحبت یورش قند حار طلب شده زود روانه درگاه والا سازد و اگر خلاف حکم لفظ و
رسیدند امت خواهد کشید و رینولا میر ظیر الدین نبیره میر میران پسر شاه نعمت الله مشهور از ایران آمد و ملازمت نمود خلعت و شست
هزار در رب انعام شد و آجاله دکنی با فرمان عنایت عنوان نزد راجه نرسنگد یو رخصت یافت که سزاوی نمود و حاضر ساز و قبل

ازین بنا بر رعایت بسیار و مرحمت سرشار کہ بہ خرم و فرزند ان او داشتہ در ہنگامی کہ پسرش را بیماری صعب دست دادہ بود
 بخود قرار دادہ بود کہ اگر خدا سے تواسے اورا بہ بخشد دیگر شکار بندوق نہ کنم و بیج جان داری را بدست خود آوردہ سازم با
 این میل و ہوس کہ مرابا شکار است خصوص بہ شکار بندوق مدت پنج سال پیرامون آن نگشتم ورنیو لاکہ خاطر از کردار نا ملایم او
 گرانی پذیرفت باز شکار بندوق توجہ فرمودم و حکم کردم کہ بیج کس را سبے بندوق و دولت خانہ نگذارند در اندک مدت اکثری از بندہا
 را فوق بندوق اندازسے شد و ترکش بندان بجهت نجراسے خود بر پشت اسب و رزش رسانیدند در سبت و پنجم ماہ مذکور
 مطابق ہفتہم شوال و رسامعت مسعود و مختار از کشمیر توجہ لاہور شدیم بہاری داس بہمن را با فرمان مرحمت عنوان نزد رنارگان
 فرستادم کہ پسر او را با جمعیت ہلازمست بیا و در میر ظہیر الدین بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار سرفراز شد چون بعرض رسید
 کہ قرض دار است وہ ہزار روپیہ انعام فرمودم غرہ شہر پور یا و آلی بر چشمہ اچھول منزل نشا ط گردید روز مبارک شنبہ در سبک
 بزم پیالہ ترتیب یافت درین روز ہمون فرزند سعادت مند شہر یا تسلیم خدمت قندھار و تسخیر آن دیا و در روز ہفتم
 و ہشت ہزار سوار سرفراز سے یافت خلعت خاصہ بانادری تکریم و مراد عنایت شد درین لاسودا گیس و در روز نهم
 از آنکہ روم آوردہ بود یکے ازان یک شقال و ریح دوم یک سرخ از کہ کمتر ہر دو بہ نصف ہزار پیو جہان سلیم
 حسدیدہ درین روز پیشکش کرد و در حجبہ دھم بصلاح دید حکیم مومنا از دست آمد و شدیم مقرب خان کہ
 درین فن ید طولی دار و ہمیشہ او قصد من کردہ یکن کہ ہرگز خطا نکرده باشد روز بار خطا کرد و بعد ازان قاسم برادر زادہ
 او قصد کرد خلعت و دو ہزار روپیہ بشار الیہ دادہ ہزار در ب حکیم مومنا نام شد میر خان حسب التماس خان جہان
 بمنصب ہزار و پانصدی و نصد سوار سرفراز گشت و در بیست و یکم ماہ مذکور جشن وزن شمس آراستگی یافت سال پنجاہ و
 چارم از عمر این نیارمند در گاہ آلی مبارکی و فرخی آغاز شد امید کہ مدت عمر در مضیات اینودی مصروف باد و در بیست و
 ہشتم بسیر البشار او ہر رقتہ شد چون چشمہ مذکور بخوبی و گوارائی مشہور بود آب گنگ و آب درہ لاہور حضور وزن فرمود
 اب او ہر از آب گنگ سہ ماشہ گران آمدہ آب گنگ از آب درہ لاہیم ماشہ سبک تر شد در سیوم مقام ہیرہ پور نزول
 بار گاہ اقبال گشت با آنکہ ارادت خان خدمت کشتوار را خوب کردہ چون رعایا و سکنہ کشمیر از طرز سلوک او شکوہ
 مینمودند اعتقاد خان را ب صاحب صوبگی کشمیر سرفراز ساختہ اسب و خلعت و شمشیر خاصہ دشمن گذار باد عنایت فرمودم و از آنجا
 راجد مت لشکر قندھار تعین نمودم کنور سنگم راجہ کشتوار را کہ در قلعہ گوالیار مقید بود از حبس برآوردہ کشتوار باد عنایت کردم

واسپ خلعت و خطاب راجه باو عنایت شد حیدر ملک را بکشیم فرستادم که از دره لار جو آب بباغ نورافزایا رودنی
 هزار روپیه بجهت مصالح و اجوره آن حال شد و از دهم ماه مذکور از کوهستان جو برآمده در بهر نزول افتاده روز دیگر
 شکاف قمره کردم و او بخش پسر خسر و منصب پنج هزاری ذات و دو هزار سوار عنایت شد در میست و چهارم از آب چناب
 عبور فرمودم میز را رستم از لاهور آمده ملازمت نمود بهرین تاریخ فضل خان دیوان خرم عرض داشت و او را آورده
 ملازمت نمود بے اعتدالیهماے خود را لباس معذرت پوشانیده او را فرستاده که شاید به تیتال و چرب زبانها کاری از
 پیش تواند برد و اصلاح نا همواری او تواند نمودن خود صلا توجیه فرمودم و روز دادم خواجه ابوالحسن دیوان و صادق خان
 بخشی که بجهت سامان لشکر قندهار پیشتر بلاهور شتافته بود سعادت آستان بوس دریا قنده غره آبان ماه الی امان الله پسر
 مهابت خان سبب سه هزاری ذات و هزار و هفتصد سوار سرفراز گردید فرمان مرحمت عنوان بطلب مهابت خان فرستاده
 شد و در آن وقت که در کابل بود بهر شکر خان را که بهر خدمت تهنه ها بطلب فرموده بودم از محال جاگیر خود آمده زمین بوس نمود چهارم ماه
 مذکور بمبارسه که در کابل بود بهر شکر خان را که بهر خدمت تهنه ها بطلب فرموده بودم از محال جاگیر خود آمده زمین بوس نمود چهارم ماه
 عظام کم فرمودم که جاگیر را بے حد و در میان و آب و این حدود تنخواه دارند در طلب جمعی از بند ها که
 بجهت قندهار مشغول شده اند و این در ضمن این محال از صوبه مالوه و دکن و گجرات هر جا که خواسته باشد متصرف گردد
 و فضل خان را بخدمت داده و در خدمت خود بماند که صوبه گجرات و مالوه و دکن و خاندیس باو عنایت شده از اینجا هر جا
 خواهد محل اقامت قرار داده بخدمت خود بماند و جمعی از بند ها که بجهت یورش قندهار طلب شده سزا دلان به آوردن
 آنها تعیین شده رفته اند و بدرگاه فرستاده و بعد ازین ضبط احوال خود نموده از فرموده دیگر گذرد و الا ندامت خوا بکشید درین
 روز اسب پنچاق اول که در طویل خلاصه امتیاز داشت بعبد الله خان عنایت شد و در سبت و ششم ماه مذکور حیدر بیگ
 دولی بیگ فرستاده و دارای ایران دولت باریا قنده بعد از ادای مراسم کورنش و تسلیم نوشته شاه را بنظر درآوردند
 فرزند خانجهان حسب الحکم جریده از ملتان رسیده ملازمت نمود هزار و صد و هزار روپیه و همیزده اسب پیشکش گذرانید
 مهابت خان بمنصب شش هزاری ذات و پنج هزار سوار سرفراز شد بمیز را رستم قبل عنایت نمودم راجه سازنگی یو
 بسزادلی راجه نرسنگد یو تعیین فرمودم که او را بسرعت هر چه تمامتر بدرگاه حاضر سازد و هفتم آذر ماه الی ایچیان شاه عباس
 را که بدفعات آمده بودند خلعت و خرجی داده و خدمت فرمودم کتابتی که در معذرت قندهار مصحوب حیدر بیگ ارسال داشته بود

با جوابی که نوشته شده درین اقبال نامه ثبت افتاد-

نقل نامه دارای ایران *

نسایم دعواتی که از نفحات اجابت آن غنچه مراد شگفته نکست افرای مشام یگانگی باشد و لوازم مدح است که از لوازم خلوصش انجمن اتحاد منور گشته ظلمت زدای غالیه بیگانگی گردد و عطر بزم خلعت و ولای علی حضرت ظل الکی و مجمع جمع صدق و صفائی آن نور پرور و آبی گردانیده مشهور درای انور و مشکوف ضمیر منیر ضیا گستر می گرداند که بر دل دانش پسند و خاطر آسمان پیوند آن برادر بجان برابر که آئینه چهره دانش و بنیش و مرآت جمال حقایق آفرینش هست مکتس پذیر خواهد بود که بعد ستوح قضیه ناگزیر نواب شاه جنت مکان علیین آشیانی انار الله بر هانه چه قسم قضایا در ایران رود داده بعضی مالک از تصرف مسو بان این دو دمان ولایت مکان بیرون رفته چون این نیازمند درگاه بی یاز مقلد امور سلطنت خد بین توفیقات ربانی و حسن توجه درستان استراخ جمیع مالک موردی که در تصرف مخالفان بود نیز چون حد حار در تصرف آن ششگان و بلاد و دمان بود ایشان را از خود دانسته متعرض آن نشده از عالم اتحاد و برادری مترصد بودیم که ایشان نیز بطریق آباد و اجداد عظام جنت مقام خود در توفیق آن توجه مبذول فرمایند پس بحاس بداند که در بنامه و پیغام و کتایت و صریح تبصیر طلب آن نمودم شاید که در نظر هست ایشان این محقر ملک قابل عنایقه بنود مقرر فرمایند که در تصرف اولیای این نه ندان داده رفع ظن دشمنان و بدگویان و قطع زبان و رازی حار این عیب جویان گردد و جمیع پیشتر این امر را در عقد تعلیق انداختند چون حقیقت این مقدمه در میان دوست و دشمن اشتباه یافت و از انجانب جوابی مشعر بر رد قبول نرسیده بخاطر عاظر رسید که طرح سیر و شکار قند هار اندازیم که شاید بدین وسیله گماشتهای آن برادر زنا مدار کار کار از روسی و ابله الفت و خصوصیت که در میان مسکوک است مکتب اقبال را استقبال نموده بخدمت اشرف قایم گردند و مجدداً بر عالمیان رسوخ قواعد یگانگی طرفین ظاهر گردیده باعث زبان کوتاهی حاسدان و بدگویان شود بدین عنایت سبیل ارق قلعه گیری متوجه شده چون بالوکاسی فراهم رسیدیم مشور عاطفیت مبنی بر اظهار سیر و شکار قند هار بجای که آنجا فرستادیم که دمان پذیر باشد عزت آثار خواجہ باقی کرکراتی را طلب فرموده بجای که و امرا که در قلعه بودند پیغام دادیم که میان عالی حضرت بادشاه ظل الله و نواب همایون ماجدانی نیست و آگاهایی که هست از بهر گیری دانیم و ما بطریق سیر متوجه آن صوابیم

نوعی نکنند که کلفت خاطر هم سدا ایشان مضمون حکم و پیغام مصلحت انجام را بگوش حقیقت نبوش نشینده مراسم الفت و اتحاد جانین را منظور نداشته اظهار تمرد و عضیان نمودند تا بجای قلعه رسیده باز عزت آثار مشارالیه را طلب فرمودم و آنچس لوازمه نصیحت بود با و گفته فرستادیم تا ده روز دیگر عسا که منصور را قدغن فرمودیم که پیرامون حصار نگردد و نصایح سودمند نیاید و در مخالفت اصرار نمودند چون بیش ازین مصلح گنجایش نداشت لشکر قزلباش با وجود عدم اسباب قلعه گیری به تسخیر قلعه مشغول شد در اندک مدت برج و باره را با زمین یکسان ساخته کار بر اهل قلعه تنگ شد اما آن خواستند ما نیز را بطش محبت که از قدیم الایام فی مابین این دو سلسله رفیعہ مسلوک بود و طریقہ برادری که مجدداً از زمان میرزائی آن اوزنگ نشین بارگاه جاهد جلال میان ایشان و نواب بهایون مانوئی استقرار یافته که رشک افزای سلاطین روس زمین شده است منظور داشت بهتفنا سے مراد حبلی قفسیر است و زلات ایشان را به عفو مقرون فرموده و مشمول عنایت ساخته سالماً و غانماً با اتفاق گشت و با نسی که از حد نیاید صادق این خاندان است روانه درگاه معلی گردانیدم حاکم نیاد و داد و اتحاد و دوستی و محبت از این بلاجوی بهر بهتشیه و مستحکم است که محبت صدور بعضی امور که بحسب تقدیر از ممکن است بمنصه خود رسانده باشد حاصل پذیرد

بجز طریقہ مبرور و فائز خواهد بود

و چون که از آن موانع نیز تیرین امور غریبه را منظور اظهار محبت آثار فرموده اگر خدشه بر عارض نیست ظاهر شده باشد که این صلوات از جانب ازلی در ازاله آن کوشیده گل همیشه بهار یکدی و یگانگی را سرسبز و خرم داشته بکلی همت گردون اساس بتاکید مبانی وفاق و تعفیة مناهل اتفاق که نظام بخش نفس و آفاق است مصروف نمایند و کل مالک محروسه ما را بنحو و متعلق دانسته بهر کس خواهند شفقت فرموده اعلام بخشند که بلا مضایقه با و سپرده می شود این جزئیات را خود چه اعتبار باشد امراء و حکامیکه در قلعه بودند اگر چه مرتکب امری چند که منافی مراسم دوستی باشد شدند اما آنچه واقع شده از جانب ماست و ایشان آنچه لازم بود نکرسی و شرط جان سپاری بود به تقدیم رسانیدند یقین که آن حضرت نیز شفقت شایان و مرحمت بادشاهانه شامل حال آنها فرموده ما را از ایشان شرمند و نخواهند ساخت زیاده چه اطلاق نماید بهواره لواء فرق دان ساس هم آغوش تابیدات غیبی باد +



جواب نامہ شاہ عباس

سپاس معرا از ملائیس حد و قیاس و ستایش مبرا از آلائش تشبیہ و التباس چنانہ معبودی را در خور و سزا است کہ استحکام
عمود و مواثیق بادشاہان عظیم الشان را موجب انتظام سلسلہ آفرینش و انقیاد فرمانروایان جہان را باعث رفاهیت
و آسائش و سبب امنیت و آرامش خلائق و عباد کہ و دایع بدایع حضرت آفرینندہ اند گردانیدہ مصداق این بیان دید
این برہان موافقت و اتحاد و مربوطت و دوا دواست کہ فیما بین این والا و دودمان رفیع الشان تحقیق پذیرفتہ و در زمان دولت
روز افزون با تجدد و بہتایہ نوکہ و مشید گشتہ کہ محسوس سلاطین زمان و خاقانین دوران است آن شاہ جم جاہ ستارہ سپاہ
فلک با رگاہ دارا گروہ گردون شکوہ زمینہ افسر کیانی شایستہ تخت خسروانی شجرہ بردمند یا من سلطنت و اہبت نہ سال
بوستان نبوت و ولایت نقادہ و دودمان علوی خلاصہ خاندان صفوی بہ سبب و باعث و در سلسلہ افسردہ گاہا شہت و دوستی و
مخوت و یکتا دلی کہ تا افسر اص زمان و اختلاف ادوار و دوران امکان نشستن غبار خطا بر ساحت بیاض آن نبودہ
شد نہ ظاہر رسم اتحاد و یگانگی فرمانروایان این جہان بودہ باشد کہ در استحکام و اخلاص و دوستیکہ قسم بسریک دیگر
منجورہ باشند و با کمال موافقت روحانی و مصداقت جسمانی کہ فیما بین بچان مضائقہ بہ ملک مال چہ رسد باین ش
بسیر و شکار آئیند۔

صدحیف بر محبت بیش از حدیاس

از و زود مکتوب محبت طراز کہ در معذرت سیر و شکار قندہا و مصحوب سعادت نصا بان حیدر بیگ و ولی بیگلرسل
داشتہ بودند شمر بر محبت ذات ملائک صفات بود گھلا نشا ط بر روی روزگار نجبت آثار شگفت بر رای آرای آن
برادر کا مکار عالی مقدار مخفی و محتجب نہ اند کہ تا رسیدن رسول فرخندہ پیام رنبل بیگ بدرگاہ آسمان جاہ اطہاری بہر سلہ
و پیغام در باب خواہش قندہا رنشدہ بود و چنینکہ مالبسیر و شکار خطہ دلکشائے کشمیر مشغول بودیم دنیا داران دکن از کوتاہ اندیشی
قدم از جاہ اطاعت و بندگی بیرون نہادہ طرقتی عصیان پیو دند لہذا بر زومت ہمت بادشاہانہ تنبیہ و تاویب کوتاہ اندیشان
لازم شد و ریات نصرت آیات ہدای السلطنت لاہور نرزدل اجلال فرمودہ فرزند بر خوردار شاہ جہان را با لشکر ظفر اثر بر سر آن
بے سعادتان است و فرمودیم و خود متوجہ دار الخلافہ اگرہ بودیم کہ رنبل بیگ رسید و مراسلہ محبت افزای زینت بخش و رنگ شای

رسانید آن توید دوستی را بر نمود شگون گرفته بقصد دفع شر دشمنان و منفسدان متوجه دار الخلافه اگر گشتم در رفیق گرامی
 در زشار اظهار خواهش قندهار شده بود رنل بیگ زبانی ظاهر نموده در جواب او فرمودیم که ما را آن برادر کا مگار هیچ چیز
 مضایقه نیست انشاء الله تعالی بعد از سرانجام هم دکن بنوعی که مناسب دولت باشد شمار از خصصت خواهیم ساخت فرمودیم
 که چون طے مسافت دور دراز کرده آمده چند روز در دار السلطنت لاهور از کوفت راه آسوده شود که تر اطلب خواهیم فرمود
 بعد از رسیدن به آگره که مستقر الخلافت است مشارالیه را طلبیدیم که رخصت فرمایم چون عنایت ایزدی قرین حال این نیازمند
 درگاه الهی است خاطر از فتح واپر داخه متوجه پنجاب گشتم و در صدد آن شدیم که مشارالیه را روانه گردانیم بعد از سرانجام بعضی ملامت
 ضروری بجهت گرمی هوا متوجه خطه کشمیر حینت نظیر که در لطافت و تراست آب و هوا مسلم الثبوت سیاحان بی مسکن است
 مشارالیه از رسیدن آگره اظهار میل بیکسار بود اسطر رخصت طلبیدیم که خود سعادت متوجه شده سیرگاه های نرسبت بخش
 فرج آنجا که در نایم درین اثنا خبر رسیدن آن برادر کا مگار بغرم تسخیر قندهار که هرگز در خطر خطور نکرده
 بود رسیدن به نایم و به نرسبت که در نایم بود که خود سعادت تسخیر آن متوجه شوند و چشم از چنان دوستی و برادری و
 اتحاده پشید دار و به نرسبت که در نایم بود که خود سعادت تسخیر آن متوجه شوند و چشم از چنان دوستی و برادری و
 سالت به العزیزه که در نایم بود که خود سعادت تسخیر آن متوجه شوند و چشم از چنان دوستی و برادری و
 دور این نرسبت که در نایم بود که خود سعادت تسخیر آن متوجه شوند و چشم از چنان دوستی و برادری و
 تا آنکه پشید نرسبت که در نایم بود که خود سعادت تسخیر آن متوجه شوند و چشم از چنان دوستی و برادری و
 خدشه شدن آیا اهل روزگار تقصیر پیرایه عهد و صداقت و سرمای مروت و قوت را که ام طرف راجع خواهند ساخت الله تعالی
 در جمیع آوان حافظ و ناصر و معین باد بعد از رخصت فرمودن ایچیان هگی بهت به تنبیه لشکر قندهار مصروف داشته مسز زنده
 خانجهان را که بجهت بعضی مصلحتها طلب شده بود فیل و اسب خاصه با شمشیر و خنجر مرصع و خلعت عنایت نموده بطریق متعالی
 رخصت فرمودم که تا رسیدن شاهزاده شهریار با عساکر ظفر آثار و در ملتان توقف نموده منتظر حکم باشد و باقر خان را که فوجدار
 ملتان بود بدرگاه والا طلب نموده شد علی قلی بیگ در من را به منصب هزار و پانصدی سرفراز ساخته ملک مشارالیه مقرر
 داشتیم و همچنین میرزا رستم را بمنصب پنج هزاری بلند مرتبه گردانیده در خدمت آن فرزند بشکر مذکور تعیین فرمودم شکر خان از
 صوبه دکن آمده ملازمت نمود از تعینات لشکر مذکور گشت الهداد خان افغان و میرزا عیسی ترخان و مکرم خان و اکرام خان و دیگر

امراک از صوبہ دکن و محال جاگیر خود آمدہ بودند اسب و خلعت لطف نموده ہمراہی خان جهان رخصت فرمودم عمدتہ السلطنت
 آصف خان را بدار الخلافہ اگرہ فرستادم کہ کل خزانہ مرور و سپہ را کہ از آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار اللہ بر ہاتہ ماحل
 فراہم آمدہ بدرگاہ بار و اصالت خان سپہر خان جهان بہ منصب دو ہزاری و ہزار سوار سرفرازے یافت محمد شفیع بخشی صوبہ بلقان
 ب خطاب خانی سرفراز گشت بہ شریف وکیل فرزند اقبال مند شاہ پرویز را رخصت فرمودم کہ بسرعت ہرچہ تمام تر رفتہ آن فرزند
 را بالشکر صوبہ بہار بہلازمت بیاد رود فرمان مرحمت عنوان بہ خط خاص نوشتہ تاکید بسیار در آمدن او نمودہ شد درین تاریخ
 میر میران بنیرہ شاہ نعمت اللہ بزرگ مفاجات و دیعت حیات سپرد امید کہ از اہل آمزش باد مرزا بیگ قراول را فیل مست
 زیر کرد و کشت خدمت اورا بامام وردی فرمودم چون از موضع فی کہ دو سال پیش ازین عارض شدہ بود و ہنوز بہستل
 و دملغ ہمراہی نمود کہ بمسودات سولخ و وقایع توأم پرداخت در نیولا کہ معتمد خان از خدمتہ دکن آمدہ سعادت آستانہ میں
 دریافت چون از نیدہاے مزاجدان و شاگردان سخن فہم بود و سابق نیز سررشتہ این خدمت و ضبط و قاعہ مدہ او بود
 حکم فرمودم کہ از تاریخ کہ نوشتہ ام آیندہ مشارالہ بخط خود نویسند و در ذیل مسودات من داخل سازد و انچہ بعد ازین سولخ شود
 بطریق روزنامچہ مسودہ نمودہ بہ تصحیح من رسانیدہ بہ بیاض می سپردہ باشد

از نیجا مسودات نوشتہ معتمد خان است

درین ایام کہ ہنگی ہمت جہانکشای بہ تہیہ لشکر قندھار و تدارک آن کانہ وقت بود خبر ہائے ناخوش از تغیر حال و
 بے اعتدالیہائے خرم بعرض می رسید موجب توحش و توزع خاطر می گشت بہ بنا برین موسوخیان را کہ از بنہاے اخلاص
 مزاجدان بود بہ گزاردن پیغامہائے تہدید و ترغیب و بیان نصائح ہوش افزانہ آن بے دولت فرستادم کہ برہمنوں نے
 سعادت اورا از گران خواب غفلت و غرور بیدار سازد و نیز بر ارادہ ہائے باطل و مقاصد فاسد او وقوف حاصل نمودہ
 بخدمت شتابد تا بہرچہ مقتضای وقت باشد بعمل آید غرہ ہمن ماہ الہی جشن وزن قمری آراستہ گردید درین جشن ہمایون
 ہماست خان از صوبہ کابل رسیدہ سعادت ملازمت و دریافت و مورد عنایات خاص گشت یعقوب خان بخشی را
 بہ عنایت نقارہ بلند پایگی بخشیدہ صوبہ کابل تعین فرمودم بہ مقارن این حال عرض داشت اعتبار خان از اگرہ رسید
 کہ خرم بالشکر نکیت اثرالماند و روانہ این صوب شدہ ظاہر اخبار طلب خزانہ را شنیدہ آتش در نہادش اقتاد و عنان قضا

از دست داده بیتا بانه روانہ شدہ کہ شاید در اثنائے راہ خود را بجزانہ رسانندہ دست اندازے تواند کرد و بنا برین
 راے صواب تا چنین اقتضا فرمود کہ برسم سیر و شکار تا کنار آب سلطان پور نہضت اتفاق افتد اگر آن سبے سعادت بر ہمسنونی
 بدرتہ ضلالت قدم ببادیہ جلالت نہادہ باشد پیشتر شافتہ سزلے کردار ناہنجار در دامن روزگار را نہادہ شود و اگر طور دیگر موت
 بند در خور آن بعل آید بہ باین عزیمت بنقدیم ماہ مذکور بساعت مسعود و زمان محمود کج واقع شد بہ بت خان بنیایت خلعت
 خاص سرخرازے یافت یک لک روپیہ بمرزاسم و دو لک روپیہ بہ عبداللہ خان بصینہ مساعدت حکم شد مرزا خان پسر
 زین خان را با فرمان مرحمت عنوان نزد فرزند اقبال منہ شاہ پرونیہ فرستادہ تاکید بیش از بیش در طلب او نمودہ شد راجہ
 سارنگیو بہت طلب راجہ نرسنگیو رفتہ بود آمدہ ملازمت نمود و معروض داشت کہ راجہ با جمیعت شایستہ و فوج آراستہ
 در بلدہ تہا نیسیر بسعادت رکاب منتظر خواہد گشت و درین چند روز مکرر عرافین اعتبار خان و دیگر بندہ عازدار الحاقافہ آگرہ رسید
 کہ خرم از بزرگ و سد ولتی حقوق تربیت را بعقوق مبدل ساختہ پاسے ادبار و در دادی جہالت و ضلالت نہادہ روانہ
 این حدود است و ازین جہت بر آوردن خزانہ را اصلاح دولت ندانستہ باستحکام برج و بارہ و نوازم قلعداری پرداختم و ہمچنین
 عرض داشت اصفت خان رسد کہ آن سرت پر دہ آزر م دریدہ روسے بودی ادبار نہادہ از روش آمدن او بے
 خیر نمی آید چون صلاح دہ را در دہانہ نبود بچراست ایزدی سپردہ خود متوجہ ملازمت است بنا برین از آب
 سلطان پور عبور فرمودہ بہ کج متواتر متوجہ تنبیہ و تادیب آن سیاہ بخت گردیدم و حکم فرمودم کہ بعد ازین اورا بید دولت
 می گفتہ باشند درین اقبال نامہ ہر جا بے دولہ از کور شود کنایہ از و خواہد بود از تربیت با و مرحمت ہا کہ در حق او بظہور
 آمدہ می توانم گفت کہ تا حال ہیج بادشاہی بفرزند خود این قدر عنایت نکرودہ باشد انچہ پدر بزرگوارم بہ برادران ملطفت
 نمودہ بودند من بنوکران او مرحمت فرمودم و صاحب خطاب و علم و تقارہ ساختم چون در اوراق گذشتہ بتقریبات ثبت
 افتادہ و بر مطالعہ کنندگان این اقبال نامہ پوشیدہ خواہد بود کہ چہ پایہ توجہ و تربیت در حق او مبذول گشتہ زبان قلم را از شرح
 آن کوتاہ داشتیم از کلام الم خود نویسم از کوفت و ضعف و در چنین ہواسے گرم کہ بمزاج من نہایت ناسازگاری دارد سواری
 و تردد باید کرد و باین حال بر سر چنین ناخلفی باید رفت بسیارے از بندہ ہا را کہ سالہاسے در از تربیت کردہ بہ مرتبہ
 امارت رسانندہ کہ امر و زبانی بجنگ اذ بک یا قزلباش بکار آیند بہ شومی او سیاست فرمودہ بدست خود منافع ساخت
 شد الحمد کہ ایزد جل سبحانہ آن قدر حوصلہ و بردباری کر است فرمود کہ این ہمہ را تا ب می توان آورد و یکس طوری می توان گذرانید

و بر خود آسان کرد اما آنچه بر دل گرانی می کند و مزاج غیرت را در آشوب دارد این است که در چنین وقتی با بیستی که فرزندان
 سعادت گزین و امرای اخلاص آئین به تعصیب یک دیگر تلاش خدمت قندهار و خراسان که ناموس سلطنت است نمایند
 این بے سعادت تیشہ برپاے دولت خود زده سنگ راہ این عزیمت شد و ہم قندهار در عقدہ توقی و توقف افتاد امید
 کہ حق تعالی این گرانی ہارا از پیش خاطر بردارد و درین وقت بعرض رسید کہ محترم خان خواجہ سرا و خلیل بیگ ذوالقدر
 و فدائی خان میر توڑک بآن بے دولت رابطہ اخلاص در دست ساختہ ابواب مراسلات مفتوح دارند چون وقت مقتضی دارا
 و اخلاص بنود ہر سہ را مقید فرمود و بعد از تحقیق تفحص احوال چون در حرام مکی بداندیشی و بد سگالی خلیل و محترم شک و شبہ
 مانند مثل میرزا رستم امرای بے اخلاصی و بد سگالی خلیل سوگند خورده ناگزیر آنہا را بسیاست رسانیدم و فدائی خان را
 کہ غبار اخلاص او از آلائش تہمت و نقصان پاک بود از قید برآوردہ سرفراز ساختم راجہ روز افزون را برسم و کوچکی نزد
 فرزند اقبال مند شاہ پر ویز فرستادم کہ سزا دلی نمودہ آن فرزند را بالشرک ظفر اثر لبشر مقام ^{چند} متر سہلاز دست ^{چند} متر سہلاز دست
 بے دولت چنانچہ باید بسزائے کردار ناپسندیدہ خود برسد و او را ہر خان خواجہ ^{چند} متر سہلاز دست ^{چند} متر سہلاز دست
 اسفندارند ماہ الکی نور سراسے مورد عساکر منصور گشت و درین روز ^{چند} متر سہلاز دست ^{چند} متر سہلاز دست
 ہر چہ تمام تر خود را بنواحی دار الخلافہ اگرہ رسانیدہ بود کہ شاید ^{چند} متر سہلاز دست ^{چند} متر سہلاز دست
 توان ساخت چون بہ فتح پوری رسید و در دولت را بر روی ^{چند} متر سہلاز دست ^{چند} متر سہلاز دست
 و سپر او بسیارے از امرای بادشاہی کہ در تعینات صوبہ دکن و جرات ^{چند} متر سہلاز دست ^{چند} متر سہلاز دست
 نعمتے شدہ اند موسوی خان اوراد فتح پور دیدہ تبلیغ احکام بادشاہی نمود و مقرر شد کہ قاضی عبد الخزیر لازم خود را بر یافت
 او بدرگاہ والا فرستد کہ مطالب اورا بعرض رساند سند نام نوکر خود را کہ سر حلقہ از باب ضلالت دسر گردہ اہل فساد است
 باگرہ فرستادہ کہ خزان و دہانین بندہ ہا را کہ در اگرہ دارند تصرف گردد از جملہ بنجارت لشکر خان در آمدہ نہ لک روپیہ
 را تصرف گشت ہمچنین بمترل دیگر بندہ ہا ہر جاگمان سامانے داشت دست تطاول دراز ساختہ آنچه یافت تصرف
 در آورد ہر گاہ مثل خان خانان امرای کہ منصب عالی اتالیقی اختصاص داشت در ہفتاد سالگی روئے خود را بہ
 بے و کافر نعمتے سیاہ زد از دیگران خود چہ گلہ گو یا سرشت او بہ لہی و کافر نعمتے مجبول بود پدرش در آخر عمر ناپدید بزرگوار
 ہمین شیوہ ناپسندیدہ سلوک داشت او پیروی پدر نمودہ درین سن خود را مطعون و مردود ازل وابد ساخت ^{چند} متر سہلاز دست ^{چند} متر سہلاز دست

بلادر آشوب و تلاطم بود بسیارے از بندہای فدوی را بہ تہمت اذنیاج بایستے ساخت با آنکہ بعضی از دولت خواہان
 و رخلایہ ملا بکنایہ و صریح آنکہ بلاندیشی و ناراستی او حرفہا راست بعرض می رسانیدند و متعقبات آن نبود کہ دانشگاہ پرورہ
 از روسے کار او برگرفتہ آید چشم و زبان را از اداسے کہ دشت خاطر شوم او باشد بگشاہ داشتہ بیشتر از بیشتر در عنایت و التفات
 اغراق و افراط بکار می رفت کہ شاید نجلست زدہ از کردار ناہنجار خود گشتہ از بد ذاتی و قنہ پردازی باز آید آن مرد و وازل
 و ابد کہ سرشت زشت و نجیب و نفاق مجبول بود بخود بس نیامدہ کرد انچہ در خور او بود چنانچہ در جاسے خود
 گذارش خواہد یافت۔

در از جوسے خلش بہ ہنگام آب	گرش در نشانی بسلعہ بہشت	وز حقیقہ تلخ است او را سرشت
ہمسان میوہ تلخ بار آورد	سرا انجام گوہر بہ کار آورد	بہ بیخ انگبین ریزی دشمن ناب

بالجملہ در حوالے دہلی سید بیوہ بخاری و صدر خان و راجہ کشناس از شہر آمدہ بہ حادث رکاب اس سرفراز
 شدند با قرخان فوجدار سرکار او و تیر درین تاریخ خود را بار دوے ظفر قرین رسانید بہست و چہسم ماہ مذکور
 پیمورہ دہلی گذشتہ در کنار آب جہنما عسکراقبال آراستم گردہر ولد را۔ سال در مار ۱۱۵۱ از صوبہ دکن آمدہ بدولت
 زمین بوس متمناز گردید بہ منصب دو ہزاری و ہزار و پانصد سوار سرفراز گشتہ بخطاب را۔ شامتیاز پوشید زبردتخان
 میر توک بعنایت علم فرق عزت برافراخت۔

جشن ہیر و مہین نوروز از جلوس ہمایون

شب سہ شنبہ بہستم ماہ جمادی الاول سنہ ہزار و سے و دو ہجری نیز اعظم فروغ بخش عالم بہ بیت الشرف حمل سعادت
 تحویل از زانی فرمود و سال نیز دہم از مبداء جلوس بہبار کی دفرخے آغاز شد و درین روز استماع افتاد کہ بے دولت
 بجوالے تہرار سیدہ در پرگنہ شاہ پور لشکر ادبار اثر او فرو آمدہ بہست و ہفت ہزار سوار دید امید کہ عنقریب مقہور و
 منکوب گردد راجہ جیسنگہ نبیرہ راجہ مانسنگہ از وطن خود آمدہ سعادت رکاب بوس دریافت راجہ نرسنگہ دیوراکہ در طائفہ راجپوت
 از عمدہ تر امرائے نیست بخطاب ہمارا راجہ بلند مرتبہ گردانیدہ راجہ جوگراج پسر او را بہ منصب دو ہزاری و ہزار سوار سرفراز

ساختم سید بهوه ابناءیت فیل متا شد چون بعین رسید که بید دولت کنار آب جنبه را گرفته می آید خدمت سوکب منصور بنیغ
 بهمان سمت مقرر گشت ترتیب افواج بحر سواج از بهر اول و چهره نثار بر نثارش و طرح و چند اهل و غیره آنکه که لایق محال و
 مناسب مقام بود قرار یافت ستارن این خبر رسید که بے دولت با خانخانان بے سعادت از راه راست عنان تافته
 بر پرگنه کولکه که بمیت کروه جانب چپ است شافقه و سندر بر بهمن را که بهمناسی بادیه خلالت و گمراهی است با داراب
 پسر خانخانان و بسیار از امرا بے بادشاهی که رفیق راه یعنی و حرام مملی شده اند مثل بهمنخان و سر بلند خان و شرنه خان و عابد خان جادو لے
 وادیرام و آتش خان منصور خان و دیگر منعبدان که اطمینات صوبه کن و کجرات و مالوه بودند تفصیل آن طو لے دارد تمام نوکران خود را مثل راجه پیم
 رانا و رستم خان و بیگ و دریا بے افغان و قبی و غیره در برابر لشکر منصور گذاشته پنج فوج قرار داده اگر چه لطیف است سردار بے داراب
 برگشته رود گنگا است لیکن در تحقیق معنی سرداری و مدار کار بر بند زشت کردار است و تیره نجتان بے عاقبت در
 نواس بلوچ پور مردن ادبار نموده اند هفتم ماه مذکور قبول پور معسکر ظفر گردید و درین تاریخ نوبت چند اهل باقر خان بود مثالی
 را از همه عقب تر گشته بودیم جمیع از متهوران و اشراف را بے راه خود را با عراق لشکر منصور رسانیده دست تطاول دراز
 ساختند باقر خان پاسبان را بے افعه آنها پرداخت و خواجه ابوالحسن خبر یافت و بکمک عنان تافت تا رسیدن
 خواجه مردودان تا به پیاد راه گریز سپرد و بودند روز چهارشنبه نهم ماه مذکور بمیت و پنج هزار سوار بے سرداری آصف خان
 و خواجه ابوالحسن و عبداللہ خان جدا ساخته بر متهوران بے عاقبت تعیین فرمودم قاسم خان و لشکر خان و ارادت خان
 و فدائی خان و دیگر بندها موازی هشت هزار سوار در فوج آصف خان مقرر گشت باقر خان و نورالدین قلی و ابراهیم حسین
 کاشغری و غیره مقدار هشت هزار سوار بکمک خواجه ابوالحسن قرار یافت نوازش خان و عبد العزیز خان و عزیز الله و بسیاری
 از سادات بار به دامر و به به همراهی عبد الله نوشته شد درین فوج ده هزار سوار بقلم آمدند سندر متهور لشکر ادبار اثر
 ترتیب داده قدم بی آزر می پشینه و درین وقت من ترکش خاصه خود را مصحوب زبردست خان میر توزک بخت
 عبداللہ خان فرستادم که موجب دلگرمی او شود چون تلاقی قرعین اتفاق افتاد آن روسیاه ازل و ابد که سرشت
 زشتش بے بغی و کفران نعمت مجبول بود راه گریز سپرده به متهوران پیوست عبد العزیز خان پسر خاند و ران و الله
 اعلم دانسته یا ندانسته به همراهی او شافت نوازش خان و زبردست خان و شیر حله که در فوج آن بے حیثیت بودند پای
 همت افشوده از رفتن او ویران نشدند از آنجا که تا یزدان و جل و اعلی همه جا و همه وقت قرین حال این نیازمند

است در چنین هنگامیکه مثل عبداللہ خان سرداری فوج ده ہزار سوار را بر ہم زود و ویران ساخته بغنیم پوست و نزدیک
بود کہ چشم زخم عظیم بہ لشکر منصور رسید تیر تفنگ از شست غیب بہ قابل سندر رسید از افتادن او ارکان ہمت مقہوران
تزلزل پذیرفت خواجہ ابوالحسن نیز فوج مقابل خود را از پیش برداشتہ در ہم شکست و آصفخان بوقت رسیدن باقرخان
ترود نمایان کردہ کار را تمام ساخت و نتجہ کہ طغرائے قوچا تار و کار تواند شد کہ من غیب چہرہ پرواز مرا داشت زبردست خان بشیر حملہ
و شیر بجہ سپرد و سپہر اسد خان معموری و محمد حسین برادر خواجہ جان و جمعی از سادات بارہہ کہ در فوج عبداللہ و سیاہ پونہ
شہرت خوشگوار شہادت چشیدہ حیات جاوید یافتند عزیز اللہ سپہر حسین خان زخم بندوق برداشتہ بسلامت ماند اگر چہ
درین وقت رفتن آن منافق مردود ہم از تائیدات غیبی بود لیکن اگر در عین جنگ این حرکت شہید از و بطور رسد چہ
ظن غالب آنکہ اکثر سرداران لشکر عاصی گشتندے یا گرفتار شدی بحسب اتفاق درین ہر جا لغت شدہ ہستند ہستند
چون نامی از غیب نامزد او شدہ بودن ہم اورا ہمین نام خواندم بعد ازین ہر جا لغت شدہ ہستند ہستند ہستند ہستند
مقہوران بہ انجام کہ از عرصہ کارزار را اگر نیز سپردہ بودند روے ہستند ہستند ہستند ہستند ہستند ہستند ہستند ہستند
واللہ اللہ با سائر مقہوران تائیدات بیدوست کہ بیت کردہ مسافت بود عنان
سجرات شکر این موہبت کہ از عنایات مجرورہ الہی بود بمقدیم رسانیدہ دو تخواہان
را بختور آوردہ جنان خطا بہر شکر کہ چون بندوق اورا سپرد جان ببالکان
برودہ اند و تھے کہ خواستہ اند کہ آتش برافروزند فوجی از دور نما
اند مقدم آن موضع سرش را بریدہ برائے مجرای خود نزد خا
آورد چہرہ شومش درست نمایان بود ہنوز تنہا نشدہ گوشہ ہائش
اما ہیچ معلوم نشد کہ از دست کہ بندوق خوردہ از معدوم شدن او بے دولت دیگر لڑنے بہت گویا دولت و ہمت و
عقل او آن سگ ہندو بودہ ہر گاہ مثل من پیری کہ در حقیقت آفریدگار مجازی او ہم و در حیات خود اورا ابوالا پاریہ
سلطنت رسانیدہ بہ ہیچ چیز از دوریہ نداشتہ باشم چنین کند جانشا از عدالت الہی کہ دیگر روے بہودنہ بنید جمعی از
بندہا کہ درین یورش مصدر خدمات شایستہ شدہ در خوبائی خورشید بمرامیش سرفراز یافتند خواجہ ابوالحسن بمنصب
و پنج ہزاری از اصل و اضافہ متاثر شد توارش خان منصب بہار ہزاری و سہ ہزار سوار از باقرخان سہ ہزاری و پانصد سوار

میر سرسند
لے بودہ
فہ گنختہ

یہ بلازمت

ے کہ داشتہ بریدہ برودہ بودند

شاه پرویز فرستاد میرزا عیسی ترخان از ملتان رسیده سعادت آستان بوس دریافت بہابت خان شمشیر خاصہ عنایت
 شد و ہم ماہ مذکور نو سہ پر گنہ ہندون مسکراقبال گردید منصور خان بمنصب چار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار و نوبت خان
 بمنصب دو ہزاری و ہزار سوار اقیانیا یافتند یازدہم مقام شد چون درین روز سعادت ملازمت فرزند اقبال مند شاہ پرویز
 مقرر گشتہ بود حکم فرمود کہ شاہزادہاے کامگار و امراے نامدار و سایر بندہاے جان سپار جوق جوق و قشون قشون
 باستقبال شتافہ آن فرزند اقبال مند را بآیین لایق بملازمت آورند و بعد از گذشتن نیم روز کہ ساعت مسعود و
 مختار بود سعادت زمین بوس جبین اخلاص نورانی ساخت و بعد از تقدیم لوازم کورنش و تسلیم داداے مراتب توبہ و
 ترتیب فرزند اقبال مند را بشوق و شفقت تمام در آغوش عزت گرفتہ نوازش و ہر بانی پیشانی ظاہر ساختہ در نیولا بھر رسید
 کہ سبے دولت در وقت عبور از حوالی پر گنہ انبیر کہ وطن مالوفہ را جہان سنگ است جمع ازادماں را فرستادہ آراہ مسورہ را
 تاخت و تاراج نمودہ و دواز دہم ماہ مذکور ظاہر موضع ساروالی مسکراقبال گشت حبش خان را جہت تمیز ساروالی اجمیر
 پیشترخصت فرمودم فرزند سعادت مند شاہ پرویز را بمنصب والاے حال ہزاری و سہ ہزار سوار بلند مرتبہ گردانیم
 چون بعض رسید کہ بید دولت جگت سنگ پسر را جہاں سورا تھین فرمودہ کہ بوطن خویش رفتہ و رگہ ان صوبہ پنجاب ابواب
 فتنہ و فساد مفتوح گردانند صادق خان میر بخشی را بجگہ صوبہ پنجاب سرفراز باختہ بتنبیہ و تہیہ نصرت فرمودم
 خلعت با شمشیر و فیل عنایت کردم و منصب ادا از اصل و اضافہ چار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار مقرر داشتہ بغایت نوع و
 نقارہ سرفراز گردانیدم در نیولا بعض رسید کہ میرزا بدیع الزمان پسر میرزا بک رخ را کہ بی فتح پوری اشتهار دارد و برادران
 خرد و بد بخیر بر سر اورنجتہ اورا بقتل میرسانند متعارن این حال برادرانش بدرگاہ آمدہ زمین بوس نمودند و مادر حقیقی او نیز
 بنجد میت پیوست لیکن چنانچہ باید مدعی خون فرزند نشد و بہ ثبوت شرعی نتوانست رسانید اگرچہ زشت خوئی او بمرتبہ
 بود کہ کشتہ شدن آن بے سعادت افسوس نہ داشت بلکہ صلاح وقت و مناسب دولت باشد لیکن چو ازین بے دولتان نسبت
 بہ برادر کلان کہ بمنزلہ پدر است چنین بے باکے بطور رسیدہ و عدالت مقتضی اغماض نگشت حکم فرمودم کہ بالفعل و در زندان
 مجوس باشند بعد ازین انچہ سزاوار باشد عمل آید بیست و یکم ماہ مذکور را جہاں سنگ و اسے سور جنگ از محال جاگیر خود رسیده دولت
 رکاب بوس دریافتند مگر الملک کہ بطلب فرزند خان جہان بملتان فرستادہ بودم درین تاریخ آمدہ ملازمت نمود و داد
 صوبہ بہ ضعف و بیماری او معروض داشت اصالت خان پسر خود را با ہزار سوار بنجد مست فرستادہ اظہار تاسف و آرزوی

بسیار از حرمان ملازمت نموده بود چون غدر بفرغ صدق آراستگی داشت مقبول افتاد بخت و پنجم ماه مذکور فرزند اقبال مند
 شاهزاده پرویز با عساکر منصور تبعاً قب و استیصال بے دولت و محذور العاقبت تعیین شد عنان اختیار شاهزاده کاظم
 و مدار النظام عساکر منصور ظفر آتار بید مومن الدوله القا هر مهابت خان حواله شد از امر اسے نامدار و بهادران جان نثار
 که در خدمت شاهزاده بلند اقبال مقرر گشتند باین تفصیل است خاندان عالم مهاراجه گجنگه فاضل خان رشید خان راجه
 گرد به راجه رام داس کچوا به خواجه میر عزیز الله اسد خان پرورش خان اکرام خان سید بنیر به خان لطف الله راسے
 نرائن داس وغیرهم موازی چهل هزار سوار موجود و توپ خانه عالی بابیت لک روپیه خزانہ همراه نموده شد بساعت
 سعادت قرین آن فرزند اخلاص گزین را هم عنان فتح و فیروزی رخصت نموده شد فاضل خان بخدمت بخشگیری و
 قتیله لوسی لشکر منصور مقرر گشت ملعت خاصه بانادری زر لفت و در گریبان و دامان مروارید کشیده که مبلغ چهل و یک هزار
 روپیه و در ترتیب یافته بود فیل خاصه رتن گج نام با ده ماده فیل و اسب خاصه شمشیر مرصع که قیمت جمله هفتاد و هفت
 هزار روپیه باشد بشاهزاده مرحمت فرمودم و همچنین نوزده جان بیگم خلعت و اسب و فیل چنانچه رسم است به آن فرزند لطف
 نمود و بهما بخت خان و دیگر امراء و خورشائستگی اسب و فیل و سرو پا عنایت شد از ملازمان و دشناس آن فرزند نیرعنایات
 لایق سرفرازے ما این تاریخ منظر خان بخدمت میر بخشی خلعت امتیاز یافت غره خور واد ماه الی شاهزاده
 و اینچنین پیر خسر و راجه بصبوگی ملک که ات سر بلند ساخته خان اعظم را ابوالانصب اتالیقی او امتیاز بخشیدم به شاهزاده
 اسب فیل و خلعت و خنجر خاصه مرصع و تور که در خدمت شد خان اعظم و نوازش خان و دیگر بندها بنوازشات و رخور
 خود سرفرازے یافتند ارادت خان از تغیر فاضل خان بخدمت بخشگیری ممتاز شد و رکن السلطنت آصف خان بصبوگی
 ولایت بنگاله و او و دیه فرق عزت برافراخت خلعت خاصه با شمشیر مرصع بشار الیه عنایت شد ابوطالب پسر او بهماهی پدر
 مقرر گشت و بمنصب دو هزار سوار سرفرازی یافت به روز شنبه نهم ماه مذکور مطابق نوزدهم شهر رجب سنه هزار و سیست
 و دو هجری در ظاہر اجیر برکنایا مال آنا ساگر نزول سعادت اتفاق افتاد شاهزاده و او بخش بمنصب بیشت هزار و سیست هزار
 سوار سرفراز گردیده و دکن روپیه خزانہ بحیث مد و خرج لشکر بهماهی او مقرر گشت و یک لک روپیه مساعدت بخان اعظم
 حکم فرمودم الی پسر افتخار بیگ که در خدمت فرزند اقبال مند شاه پرویزی باشد حسب الالتماس آن فرزند نیرعنایت سلم
 سرفراز گردید تا تارخان بحر است قلعه گوالیار دستوری یافت راجه گجنگه بمنصب پنج هزار و چهار هزار سوار سر بلند گشت

درینو از اگر نه خبر رسید که حضرت مریم الزبانی بقصنا س ایزد سبحانه بخلوت سراسر جادوانی شافتمند امید که احدی تعالی ایشان را غریق
بحر رحمت خویش گرداناد و جلالت سنگ پسر رانا کرن از وطن آمده دولت زمین بوس دریافت ابراهیم خان فتح جنگ حاکم بگانه
س و چهار روز خیریل برسم پیشکش فرستاده بود و بنظر در آمد باقر خان بقو جدارى سرکار او و دو سادات خان بقو جدارى میان دو آب
مقرر گردیدند میر شرف بخد مت دیوانی بیوتات سرفراز شده و دوازدهم تیر ماه الهی عرض داشت مقصد یان صوبه گجرات و نو بخش
فتح و فیروزی گردید و تفصیل این اجمال آنکه صوبه گجرات را که جاسے یکے از سلاطه است در جلد وی فتح رانا به سید دولت
عنایت فرموده بودم چنانچه در سوانح گذشته مشروح ثابت افتاد و سند بر زمین بود
در هنگامیکه این اراده فاسد در خاطر حق ناشناس او رسید آن سنگ بند و

مرتب اسباب قتل و فساد بود و با همت خان و شمره خان و سرفراز خان و بسیار
آن صوبه بودند بجنور خود طلب نموده اکثر برادر را بجاسے او مقرر داشت بعد از آن که سند
یا نته عنان او بار بصوب ماند و مانده ملک گجرات را به قبول لعنت الله

و خزانه تخت مرجع که پنج لک روپی صرف آن شده و پرو که بر و لک روپی
برادر جعفر بیگ است که در خدمت پدر من بختاب آصف خان اقتصاد
آصف خان سرفراز است در خانه دوست و صبیبه دیگر از و به سال کلان تربیانه
از و توح همراهی و موافقت داشت لیکن چون در ازل قلم تقدیر بسعاد

حق سبحان تعالی او را موافق گردانیده مصدر خدمات نمایان شده چنان
نموده را بکومت آن ملک فرستاده او با سعد و دی سبے سرو یا با جدا بود و
اراده دو اتخوای پیش نهاد خاطر اخلاص آثار داشت و زنگا بداشتقن نو کرد و فراهم آوردن جمعیت و صید و لها همت گماشت روی
چند پیشتر از کتبه از شهر برآمده در کنار تال کانکر به منزل گزید و از آنجا به محمود آبا و شتافت و بظا بهر چنان نمود که نزد سید دولت
سیر دم و در باطن بانا بهر خان و سید دلیر خان و نانو خان افغان و دیگر بندها سے جان سپار و فدویان ثابت قدم با

اخلاص که در محال جاگیر خود توقعت داشتند مراسلات و مراعات ترتیب مقدمات دولت خواهی نموده در انتظار فرصت
نشست صالح نام ملازم بے دولت که نو جدار سرکار پهلاد بود و جمعیت نیک همراه داشت از فحواى کار در یافت که
نام خان

صنی خان را اندیشه دیگر پیش نهاد خاطر است بلکه کمتر هم این معنی را در یافته بود لیکن چون صنی خان جمعی را دلاسان نموده شرائط حرم و احتیاط مرضی و مسنوک می داشت نتوانستند دست و پا زد و صلح از توهم آنکه مبادا صنی خان ترک محابا و دلاسان نموده دست بخزان در از سازد پیش بینی بکار برده با خزان پیشتر شتافت قریب ده لک روپیه باند و بیه دولت رسانید و کمتر نیز بر دله مرصع را گرفته از پله ادروانه شد اما تخت را بجهت گرانی نتوانست همراه بر صنی خان قابو دانسته از محمود آباد برگشته که هیچ که از راه متعارف بر سمت چپ واقع است و نانو خان در اینجا بود نقل مکان نموده بانا هر خان و دیگر دولت خواهان بکابنت و پیام قرار داد که بر کدام از محابا با جمعی که دارند سوار شده هنگام طلوع نیر عظم که صبح اقبال اهل سعادت است و شام او بار بار باب شقادت از تانها است بشهر و آیند و نساے خود را در برگنه مذکور گذاشته خود بانانو خان وقت می نماید تا خوب روشن شود و دست و دشمن تمیز توان کرد و بعد از سده یافت با آنکه اغری از نا هر خان و دیگر دولت خواهان ظاهر نموده توهم آنکه مبادا مخالفان آنست یافته در هاست قهر را هم حکم سازند و کل بتایند از نصرت بخش نموده از دروازه سارنگ پور شهر در آمده و مقارن روزی سالی تا به خان نیز رسید و در آنروز آمد و نعل شهر شد و خواجه سرائے لعنت الله از نیرنگی اقبال بیروال و قوت یافته نجات بنیر و میان حبه الدین پناه بر و بند های شایسته خدمت شاد و یانه فتح و نصرت بلند از در ساخته و در هر چه بود نقد و چند سوار بر سر خیمه تقی دیوان بے دولت و حسن بیگ بخشی او فرستاده آنها را بدست آورد و شش سوار را به صنی خان را آگاه است که خواجه سرائے لعنت الله در خانه من است او را هم دست بگردن بسته آوردند و جیح طارن منتظران دولت را محبوس و مقید ساخته خاطر از ضبط و شق شهر پر و اختفد و تخت مرصع با دو لک روپیه نقد و اسباب و اشیای یک از بید دولت و مردم او در شهرا و تبصره دولت خواهان در آمد چون این خبر به بے دولت رسید لعنت الله را با بهمت خان و شرزه خان و سرفراز خان و قابل بیگ و رستم بهادر و صالح بخشی و دیگر عاصیان تبعاقب چه از بند های بادشاهی و چه از مردم خود قریب پنج و شش هزار سوار موجود بر سر احمد آباد تعیین نمود صنی خان و نا هر خان از آگاهیهی این پاس بهمت افشوده بدلا ساسے سپاهی و فراهم آوردن جمعیت پرداختند و از نقد و جنس هر چه بدست آمده بود حتی تخت را شکسته بعلافه مردم قدیم و جدید قسمت نمودند و اجه کلیمان زمینداران و درویش لال گوپی و سایر زمینداران اطراف را بشهر طلبید جمعیت نیک فراهم آورد در لعنت الله بیگ مقید نشده در عرض بهشت

روز خود را از ماندوبه روده رسانید دولت خواهان برهنه می بست و بدرقه توفیق از شهر برآمده در کنار تال کانکره میسر اقبال
آراستند لعنت الله را بخاطر میرسد که شاید از تیز جلوی سرشته انتظام دولت خواهان از هم تواند گسیخت چون از برآمدن بند هله
خدمت گذار آگاهی یافت در بروده عنان ادبار بار کشیده تا رسیدن کمک توقف گزید بعد از آن که عاصیان بدست انجام بان
سرقتنه ایام ملحق گشتند قدم ضلالت و گمراهی پیش نهاد و بند هله دولت خواه از کانکره کوچ کرده در ظاهر موضع تیوه
نزدیک بمرزا قطب عالم فرود آمدند لعنت الله سه روزه راه را بدو روز پیچیده از بروده به محمود آباد پیوست چون رسید
دلیر خان نسائی شزره خان را از بروده گرفته بشهر آورده بود و نسائی سرفراز خان تیر در شهر بود صفی خان بهر دو مخفی کنی شده
پیغام داد که اگر برهنه می سعادت داغ عاصیان از لوحه پیشانی عبودیت خود زدوده خود را در سلک سایر بنده هله دوستخواه
منتظم سازید عاقبت شما در دنیا و در عقبی مقرون بصلاح و سداد خواهد بود والا عیال بمغال شمارا متعرض ساخته اند از اع
خواری سیاست خواهیم کرد لعنت الله این معنی آگاه می یافت سرفراز خان را بهانه از خانه طلب و دستة متحید گردانید و
چون شزره خان و بهتخان و صلح بخشی با هم اتفاق داشتند و یکجا فرود می آمدند شزره خان را نتوانست بدست آورد و بالجمله
بسیست و یکم ماه شعبان ۱۰۳۱ لعنت الله از جایکه بود سوار شد عساکرت بآفر را ترتیب داده دولت خواهان نیز افواج
اقبال آراستند و مستعد جدال و قتال گردیدند لعنت الله را بخاطر میرسد که از در آمدن سیه همت آنها از جا خواهد رفت
و کار جنگ نارسیده پریشان و متفرق خواهند گشت چون ثبات قدم و دست خواهان را بهر کرد تا باینجا محبان
دست چپ عنان ادبار یافت و بطاهر چنان نمود که درین میدان دارو منگ زیر خاک پنهان ساخته اند مردم با ضایع خواهند
شد بهتر آنست که در عرصه سرکج رفته جنگ اندازیم و این اندیشه فاسد و دیرت باطل از تائیدات اقبال بود چه از آنطرف عنان او
آواره هزیمت بر زبانها افتاد و بهادران عرصه نیروزی گرم و گیر از پهلوی درآمد و آن بے سعادت بسر گنج نتوانست رسید
و در موضع باز یچه دایره کرد دولت خواهان ورده مالوده که قریب سه کرده فاصله بود و معسکر اقبال آراستند صبح روز دیگر
افواج ترتیب داده بآمین پسندیده متوجه کارزار گشتند و ترتیب افواج بدین منظر قرار یافت در بهر اول نا بهر خان و راجه کلیان مینداد
اند و دیگر بهادران جلالت آثار کار طلب گردیدند و در چرخار سید دلیر خان رسید و دو جمعی از بنده هله اخلاص شعار
مقرر شدند و در بهر نا نو خان و سید یعقوب و سید غلام محمد و دیگر فدائیان جان شارق قرار گرفتند و در قول صفی خان و کفایت
خان بخشی و بعضی از بنده هله شایسته خدمت پاسبان همت افشردند از اتفاقات حسنه جانی که لعنت الله فرود آمده بود زمین

پست و بلند بود ز قوم زارابوه و کوچای تنگ داشت بنا برین سلسله افواج ادا تنظیم شایسته نیافت اکثر مردم کاری خود را
همراه رستم بهادر پیش کرده بود و جهت خان و صالح بیگ نیز از پیش قدمان جنالمت بودند سپاه نکبت آثار او را سخت جنگ با
ناخبران بهمنخان افتاد و چپقتش نمایان شد قصار اہمست خان بزخم تنگ بر خاک ہلاک افتاد و صالح بیگ را با بانو خان و سید یعقوب
و سید غلام محمد و دیگر بندہا مبارزت دست داد و در عین زور و خور و قتل سید غلام محمد رسیدہ اورا از اسب جدا ساخت و بزخم ہا
کاری بر خاک افتاد و قریب صد کس او جان نثار گردیدند درین وقت فیلی کہ در پیش فوج عاصیان بود از آواز بان و صاعقہ
تنگ رو گردان شدہ کہ
این اثناسید دلیر خان از دست راست در آمدہ بسیار سے از مقهوران را با مال نیستی ساختہ باز
سر رشته افتاد

ہے مذاست بقصد کمک آنها جلو تیز گرفته بارگی او بار برانگیخت چون بہادران فوج
سرچی سده بودند ا
عظیمی رسد درین حال تا نید ایزدی بجز
از قول کمک فوج ہر اول شتافت مقارن این خبر شتہ شدن
سے از نماز شدن فوج قول د آمدن صفی خان پاس ہمت انشودہ او از جاے
کرده تعاقب نمودہ بسیاری از ہنرمیتان را حلف تیغ اتمام
اسیر سرخچہ مکافات گردید چون لعنت اللہ از سرفراز خان جمعیت خاطر
علمان خود را موکل ساخته بود کہ اگر شکست افتد اورا قتل سازند

ہمچنین بہادر سپہ سلطان احمد را نیز با زنجیر بر یکی از فیلان سوار کردہ اجازت قتل دودہ بود در وقت گرختن موکل سپہ سلطان احمد
اورا بجد ہرمی کشد و سرفراز خان خود را از بالا سے فیل بزیری اندازد و موکل او دران سر آسگی از روی اضطراب زخمی بادمی زند
اما کارگر نمی افتد صفی خان او را بہ کارزار دریافتہ بشہر می فرستد و لعنت اللہ تا بہودہ عنان او بار باز کشید و چون نسا سے
شہزہ خان در قید دولت خواہن بود ناچار آمدہ صفی خان را دید بالجلد لعنت اللہ از بروہ بہ بڑو پنج شتافت فرزند ان بہمت غلن
در قلعہ مذکور بودند اگرچہ او را در قلعہ راہ ندانند اما پنج ہزار محمودی بہم اقامت فرستادند و او سرور در بیرون قلعہ بڑو پنج بحال تباہ
گذرانیدہ روز چہارم از راہ دریابہ بند رسورت رخت او بار کشید قریب دو ماہ در بند مذکور بسر بردہ مردم پریشان خود را بہ جمع
ساخت چون رسورت در جاگیر بید دولت بود قریب چہار لک محمودی از متصدیان او گرفتہ انچہ بظلم و بیداد از ہر جہت بدست آمد

متصرف شد و باز بخت برگشته های ستاره سوخته فراهم آورده در برهان پور خود را به بیدولت رسانید القصه چون از صفی خان و دیگر بندها که حق شناس که در صوبه گجرات بودند چنین خدمت شایسته بطور پیوسته هر کدام با انواع نوازش و مراحم سرملبندی یافت به صفی خان هفت صدی ذات و سی صد سوار منصب داشت سه هزاری و دو هزار سوار ساخته بخطاب سیف خان جهانگیر شاهی و علم و تقارن سرفراز که بخشیدم ناهر خان هزاری و دو لیست سوار داشت بمنصب سه هزاری و دو هزار سوار عز امتیاز یافته بخطاب شیرخان و عنایت اسپ و فیل و شمشیر مرغ فرقی عزت برافراخت و او نیزه نرسنگد یو برادر پورن بل بود است که حاکم رالیسین و چندیری بود چون شیرخان افغان قلعه رالیسین را محاصره نمود مشهور است که او را قول داده بقتل رسانید و اهل حرم او با صطلاح بنود جوهر کرده خود را در آتش غیرت و ناموس سوختند تا دست ناچار بدامن عصمت آنها رسد فرزندان و اقوام او هر کدام بطرفی افتادند پدر ناهر خان که خان جهان نام داشت نزد محمد خان فاروقی عالم اسیر و برهان پور رفته سلمان شد و چون محمد خان و ولایت حیات سپرد حسن پسر او در صغرن بجای پدر نشست راجه علیخان برادر محمد خان آن خرد سال را در قید کرده خود مقلد امور حکومت گشت بعد از چندگاه راجه علی خان خبر رسید که خادم جهان و جمعی از نوکران محمد خان اتفاق نموده اند و قرار داده که قصد توکلند حسن خان را از قلعه بر آورده ب حکومت پروازند راجه حسنی خان پیش دستی نمود و سات خان حبشی را با بسیاری از ابطال رجال بر سر خانه خان جهان فرستاد که یا او را زنده بدست آرند یا قتل رسانند مشایخ و بزرگان خود قدم غیرت افشرد ب جنگ استاد و چون کار بر دستنگ شد جوهر کرده از حیات مستعار و در گذشت در آن وقت ناهر خان بقایت خرد و حسن بود حیات خان حبشی از راجه علی خان التماس نموده او را بفرزند بی برهان و مسلمان رسانید و از فوت او راجه علی خان در مقام تربیت ناهر خان در آمده رعایت احوال او بواجبه نمودند چون پدر بزرگ مدبر بانه قلعه اسیر رانج کردند مشارالیه بخدمت آنحضرت پیوست آثار رشد از ناحیه احوال او دریافتند بمنصب لازم بر او فرمودند و برگشته محمد پور را از صوبه بالو به بجا گیر و عنایت نمودند در خدمت من بیشتر از پیشتر ترقی کرد بحال که توفیق حق گذاری نصیب او شد نتیجه آن چنانچه لائق بود دریافت به سید دلیر خان از سادات بارهه است سابق نامش سید عبدالوهاب بود و منصب هزاری و هشت صد سوار داشت بدو هزار و دو لیست سوار و علم سرفراز گشت بارهه بزبان هندی دوازه را گویند چون در میان دو آب دوازه دینه نزدیک بهم واقع است که وطن این سادات است بنا برین بسادات بارهه افتخار یافته اند بعضی مردم در صحت نسب اینها سخن ها دارند لیکن شجاعت ایشان برهانی است قاطع بر سیادت چنانچه ورین دولت هیچ معرکه نبوده که اینها خود را نمایان نساختند

باشند و چند سوار نیامده باشند مزارع نیز که همیشه می گفت که سادات باره به بلاگردان این دولت اند الحق چنین است تا آنکه
افغان هشت صدی ذات و سوار منصب داشت هزار و پانصدی ذات و هزار دولیت سوار حکم شد همچنین دیگر بندهای دولتخواه
در خور خدمت و جانفشانی بمراتب بلند و مناصب ارجمند کام دل برگرفتند در نیولا اصالت خان پسر خان جهان را که یک فرزند
داور بخش بصوبه گجرات تعیین فرمودیم و نورالدین قلی را بصوبه مذکور فرستادیم که شتره خان و سر فرزند خان و دیگر اعیان لشکر عادی
اسیر سرخچه بکافات شده اند محسوس سلسل بعدگاه بیار و درین تاریخ بعضی رسید که منوچهر پسر شاه نواز از آن پهنونی سعادت از بید دولت جدا شده
بخدمت فرزند امان الله خان حاکم کشمیر منصب چهار هزار ذات و سه هزار سوار سر فرزند یافت چون قراولان
ملا را بشکار آن غبت شد بعد از درآمدن به پیشه شیر و لیر نمایان گردیدند هر چار را
دم همچنان طبیعت بشکار شیر مائل است که تا بشکار آن میسر باشد بشکار دیگر دستوری
نی و در مسعود پسر سلطان محمد دانا را شد بر بانه نیز بشکار شیر رغبت موقوف داشته و از شیر کشتن او تا به غریبه در تواریخ مذکور و
مسطور است مخصوص در تاریخ معتبره
که روز
همین مشاهد نموده بطریق روزنامه ثبت نموده از جمله آن می نویسد
در بود شیر سخت بزرگ از پیشه برآمد و در بغیل نهاد خسته جندانت
به امیر به زانو استاده چنان شمشیر زد که هر دو دست شیر قلم کرد
بن اتفاق افتاده بود که در حدود پنجاب بشکار شیر رفته شیر تو
م شیر از شدت غضب از جابرس خاسته بقفای خیل برآمد و نصرت
به زانو درآمد و بدو دست سر بنزدق را چنان بر سر و رو و او زوم که از
آسیب آن بزمین افتاد و از غراب آنکه در کوه لول من روزی بشکار برگشته بودم بغیل سوار بودم گرگ از پیش برآمد تیری نزدیک
به ناگوش زد که قریب به یک وجب از پشت دهبان تیر افتاد و بان داد و بسیار بوده که پیش من جولان سخت کمان بیست تیر و سه تیر زده
اند و مرده چون از خود نوشتن خوشنایست زبان قلم نا از عرض این وقایع کوتادمی دارم در میت و نعم ماه مذکور عقد مر و از یکجاست
پسر رانا کرن عنایت شد در نیولا بعضی رسید که سلطان حسین زمیندار گلی و دیعت حیات سپرده منصب و جاگیر او را به شادمان پسر
کمان او لطف نمودم هفتم ماه امرداد ابراهیم حسین ملازم فرزند اقبال مند شاه پرویز از لشکر ظفر اثر رسیده بنوید فتح سامعه
افروزا و لیاس دولت ابدی اتصال گردید عرض داشت آن فرزند مستطیر کیفیت جنگ و ترزوات بهادران بانام و تنگ

گذرانید شکر این موهبت که از عنایات الهی بود تقدیم رسیده و شرح آن محفل آنکه چون عساکر منصور در موکب شاهزاده والا قدر
از کرویه چاندن عبور نموده به ولایت مالوه درآمد بے دولت بامیت هزار سوار و ستمصدفیل جنگی و توپخانه عظیم از ماند و بعزم زرم
در آمد محبّه از ترکیان دکن را با جادوراسے و اوددی رام و الش خان و دیگر مقهوران سیاه بخت پیش از خود گسیل نمود که بارودی
ظفر قرین بقراتی برآیند مهابت خان ترتیب بتکر شایسته نموده شاهزاده والا قدر را در قول جاسے داده خود همسر فوج
دار رسیده در سوار شدن و فرود آمدن شرائط حزم و احتیاط بکار برد ترکیان از دور خود را نموداری گردانند و قدم جرأت و جلالت
پیش نمی نهادند روزی نوبت چند اولی منصور خان فرنگی بود در وقت فرود آمدن اردو سے مهابت خان بخت احتیاط
بیرون لشکر فوج بسته ایستادند تا مردم بفراغ خاطر دایره کنند چون منصور خان در اثنا سے راه بخورده سمرست باده غرور به
منزل می رسید بحسب اتفاق فوجی از دور نموداری شود و خیال شراب او را برین می دارد که باید تاخت بے آنکه برادران و مردم
خود را خبر کنند سوار شده می تازد و دو سه ترکی را پیش انداخته تا جاسے که جادوراسے و اوددی رام با دو سه هزار سوار صفت بسته ایستاده
اند زده زده می برد و چنانچه ضابطه اینهاست از اطراف هجوم آورده او را در این گیرند تا وقتی داشته دست و پا زده در راه اخلال
جلان سپاری گردید و درین ایام مهابت خان پیوسته برسل و وسائل صید و گاه سے رمیده جمعی که از احتیاط و اضطراب همراه
بیدار بودند می نمود چون مردم آیت یاس از صفحہ احوال اومی خواندند از آن جانب نیز نوشته سباده ترار خواسته بودند بعد
از آن که سے دولت از قلعه ماند و برآمد نخستین جماعتی ترکیان را پیش فرستاد و از آن آنها رستم خان و تقی و بر قنداز خان را با رده و چیلان
روانه ساخت انگاه داراب خان و بهیم و بیرم بیگ و دیگر مردم کازی دور روانه گردانید چون بخود قرار جنگ صف نئے
توانست واد همیشه نظر بر تقاداشت فیلمان مست جنگی را با ارا به سے توپخانه از آب زده گذرانید و جرمیده از پے داراب
و بهیم خود هم رو سے ادا بار بعرضه کارزار نهاده روزی که حوالے کالیا ده معسکراقبال گردید بیدار دولت تمام لشکر نکبت اثر خود را به
قابل فوج منصور فرستاده خود با خان خانان و معدود سے یک گروه عقب ایستاده برق انداز خان که از بهاتخان قول گرفته دین
بود وقتی که لشکر ما در برابر هم صف کشیده اند قابو یافته با جماعتی برق انداز تاخته و لشکر منصور رسانیده و جهانگیر بادشاه سلامت گفته می آید تا بهاتخان
رسید مشارالیه بلا زست فرزند اقبال نمود و پذیرد و بمهرام بادشاهی مستال و امیدوار گردانید و سابق بهار الدین نام داشت و نوکر زین خان
بود بعد از فوت او در سلک توپچیان رومی منتظم گردید چون خدمت خود را گرم و چسپان می کرد و جمعی با خود همراه داشت لائق
تر بیت دانسته بختاب بر قنداز خانی سرفراز ساختم در وقتی که بیدار دولت را بدکن می فرستادم مشارالیه را امیر آتش لشکر ساخته همراه آید

ساختم اگر چه در ابتدا سے داغ لغت بر ناصیه عبودیت نهاد لیکن عاقبت بخیر نظر پڑا هر شد و بوقت آمد بهمان روز رستم که از نوکران عمده او بود و اعتماد تمام بر او داشت چون یافت که دولت از دست رفته است از مهابت خان قول گرفته بر مهنوی سعادت و بدرقه تو منشیق با محمد مراد بخشی و دیگر منصبداران که همراه او بودند از لشکر نکبت اثر او بیرون تاخته بموکب اقبال شا هزار دالاست در پیوست بیولت را از شنیدن این اخبار دست و دل از کار رفت در تمام نوکران خود چه جاے بندهاے بادشاهی که همراه او بودند بے اعتقاد و بے اعتماد شده از غایت توهم شباشب کس فرستاده مردم پیش را نزد خود طلبیده فرار برقرار اختیار نموده سر اسیمدا زاب نویده عبور کرد و درین وقت باز چندی از ملازمان او قابو یافته جدا شدند و بخدمت فرزند سعادت مند پیوسته در خور حالت خویش نوازش یافتند و هر یک را کتب و نذرانہ می گذشتند نوشته بدست مردم او افتاد که مهابت خان در جواب کتابت زاهد خان نوشته بطاعت و مراعات بادشاه مال را امیدوار گردانیده در آمدن ترغیب و تحریص بسیار نموده بود آن را بجنس نزد بیولت بردند او از زاهد خان و ملازمان و سپه اعتماد و اورا به سه پیر محبوب گردانید زاهد خان پسر شجاعت خان است که از امرا و بندهاے معتقد پدر بزرگواریم بود و درین وقت در دست انگریز حقوق خدمت و نسبت خان زادگی تربیت فرموده بخطاب خانی پیش سبب بنیاد و پانصد می سر فرزند سافه در دست انگریز فتح دکن رحمت فرمودم در نیولا که امراسے آن صوبہ را بجهت صلحت قندھار علیہ السلام و تاجیکان و سادات و تاجیکان باوصا در شد این سبے سعادت بدرگاہ نیامده خود را از غریبان و غایبان بیدار و ظاهر ساخت و از حویلی و بلی شکست خورده گشت با آنکه خیال مندی زشت توفیق نیافت از دور بپایان دست رسا ندره غایب و از آنجا که از لوح پیشانی پاک ساخته عذر تقصیر گذشته در خواهد تا آنکه مستحق

که واجب شد طاعت را مکافات

بالحاج سید و در وقت اجازت از آب زبرده گذشته تمام شتیهارا با نظر کشید و گذر بار را با اعتقاد خود استحکام داد و هم بیگ
منجشی خود را با نوبی از مردم معتمد خود و جمعی از ترکمان دکن در کنار آب گذاشته ارا به پاس توپخانه در برابر نهاده خود
بجانب قلعه اسیر و پربانپور عثمان ادبار معطوف داشته درین وقت ملازم ادقا صدی که خان خانان قزوین است خان فرستاده
بود گرفته پیش بید دولت برود و در عنوان مکتوب این بیت مرقوم بود.

صد کس نبغز نگاہ سے دارندم

اور نہ پھریدی زبے آراے

بیدولت او را با دلا و از خانه طلب داشت نوشته را با و نمود اگر چه عذر با گفت لیکن جوابی که مسموع افستد نتوانست
 سامان نمود القصه او را با دارا ب و دیگر فرزندان متصل منزل خود نظر بنده نگاه داشت و آنچه خود قال زوده بود که صد کس بنظر
 نگاه می دارند پیش او آمد و درینو لا ابراهیم حسین ملازم فرزند اقبال مندر که عرض داشت فتح آورده بود بخطاب خوش خبر خانی
 سرافراز ساخته خلعت و قیل عنایت شد و فرمان مرحمت عنوان بشا هزاره و مهابت خان مصحوب خواص خان فرستاده پهبانچی
 گران بهما بجهت فرزند اقبال مند و شمشیر مرصع به مهابت خان عنایت شد به چون از مهابت خان خدمات شنیده بظهور پیوسته
 بود بمنصب هفت هزاری ذات و سوار سرفرازی بنجشیدم سید صلابت خان از دکن آمده دولت زمین بوس دریافت مورد
 عنایات خاص گردید مشارالیه از تعینات صوبه دکن بود چون بیدولت از حوالی دلی شکست خورده بهماند و رفت او فرزند آن
 خود را در حد و متعلقه غیر نصیانت ایزدی سپرده از راه نامتعارف خود را بهلازمست رسید میرزا حسن پسر میرزا رستم
 صفوی بنجدست فوجداری سرکار بهراج دستوری یافته بمنصب هزار و پانصدی ذات و پاد سوار از اصل و اصنافه سرفراز
 گشت لعل بیگ داروغه دفتر خانه را نزد فرزند اقبال مند شاه پرویز فرستاده خلعت خاصه با نادری به آن فرزند و دستار
 بمهابت خان مصحوب او عنایت شد خواص خان که سابق نزد آن فرزند رفته آه به بود ملازمت نمود و مشکلم اخبار خوش آمد خانه زاد
 خان پسر مهابت خان را بمنصب پنج هزاری ذات و سوار سرفراز ساختم در یولار و زری بشکار نیلگاه گذشت و وقت شدم در شاهی
 شکار ماری بنظر درآمد که طولش دو نیم درعه و جسته او مقدار سه دست بود و نه غنای خرگوشی را در نصف دیگر را در فرو
 بردن بود چون قراولان برداشته نزدیک آوردند خرگوش از دپانش افتاد فرمودم که باز بدعانش در آورند هر چند که
 نیارستند در آورده چنانچه از زور بسیار کج دهانش پاره شد بعد از آن فریاد کشش را چاک کردند اتفاقا خرگوش دیگر درست
 از شکمش برآمد این قسم مار را در هندوستان چیتل می گویند و بمرتبگی کلان می شود که تا پانچه دست فرو می برد لیکن زهر و
 گزیدگی ندارد و روزی در همین شکار یک ماده نیلگاه را به بندوق زدم از شکمش دو بچه رسیده برآمد چون شنیده شده بود که
 گوشت بره نیلگاه و لذیذ و لطیف می باشد به باور چنان سرکار فرمودم که دو بیازه ترتیب داده آورده بکلف خالی از لذت و
 نزاکت نبوده در پانزدهم شهر بویه ماه آبی رستم خان و محمد مراد و چندی دیگر از نوکران بیدولت که به بهونی سعادت از وجودا شده
 خود را بهلازمست فرزند اقبال مند شاه پرویز رسانیده بود و بحسب الحکم بدرگاه آمده دولت آستان بوس دریافتند رستم خان را
 بمنصب پنج هزاری ذات و چهار هزار سوار و محمد مراد را بمنصب هزار و پانصد سوار سرفراز ساخته بوظیفه روزافزون

ایستاد و ارباب ختم و رستم خان بخشی الاصل است نامش یوسف بیگ بود نسبت قرابت بمحمد قلی صفایانی دارد که وکیل و مدار
عزیزه مرزا سلیمان بوده است اول در سلک بنده های درگاه انتظام داشت و اکثر در صوبه های بسیر برده داخل منصبداران خود بود
به تقریبی جاگیر او تغییر شده نزد بید دولت آمده بلازم گشت از شیر کشاری و قوف تمام دارد در پیش او هم ترددات کرده مخصوص
رحم را نامید و دولت او را از سایر نوکران خود برگزیده و بمرتبه امارت رسانیده بود چون من عنایات بسیار با و کردم حسب التماس
او خطاب خانی و علم و تقاریر بمشار الیه مرحمت فرمودم و یک چند بکالت او حکومت گجرات داشت و بدینم نگرده بود محمد مراد پسر مقصود
سیر آب است که از قدیمان و بابر بیان مرزا سلیمان و مرزا شاه رخ بود درین تاریخ سید بهوه از صوبه گجرات آمده ملازمت نمود
نورالدین قلی چیل و یک نفر از خدمتاران سید عاقبت را که در احمد آباد گرفتار شده بودند مقید و مسلسل بدرگاه آورده شهنشاه خان
و قابل بیگ را که سر کرده اربابان بود نزد در پائے قیل است انداخته بپاداش رسانیدم بستم ماه مذکور مطابق بهیر و هم
شهر و قیقه فرزند شهریار را از لوازم استیلا و از حق سبحانه و تعالی کرامت فرمود امید که قدش برین دولت فرخنده و بپایون
باد میست دوم ماه مذکور بشین و زن شمشیری آید استغنی یافت سال پنجاه و پنجم از عمر این نیازمند به مبارکی و فرخندگی آغاز شد بدستور
هر سال خود را بطاعت اجناس و زن و ... و در این مستحق مقرر فرمودم از انجمله بشیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
غرض مرزاه آبی میر حیدر بنصیر ... و در این مستحق مقرر فرمودم از انجمله بشیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
یافت چون سید گدای ... و در این مستحق مقرر فرمودم از انجمله بشیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
شهر شمشیر عالی آریسته پیشکش ... و در این مستحق مقرر فرمودم از انجمله بشیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
قبال شهنشاه ... و در این مستحق مقرر فرمودم از انجمله بشیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
آب ... و در این مستحق مقرر فرمودم از انجمله بشیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
نجات برگشته ... و در این مستحق مقرر فرمودم از انجمله بشیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
با خود همراه برد اکنون مجن ... و در این مستحق مقرر فرمودم از انجمله بشیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
غایت اشتها ... و در این مستحق مقرر فرمودم از انجمله بشیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
و خانه زادان قدیم الخدمت است ثانی الحال به التماس بید دولت ... و در این مستحق مقرر فرمودم از انجمله بشیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
تغائی نور جهان بیگم در خانه اوست و قتیکه بید دولت از حوالی دلی شکست خورده بجانب مالوه و ماند و عطف عنان نمود

نور جهان بیکم میرند کور نشانیها فرستاده تاکید فرمودند کہ ز بہار الف ز بہار بیہ است و مردم اورا پیرامون قلعه نگذارند برج
 و بارہ را استحکام دادہ اداسے حقوقی لازم شناسدہ دے نکلند کہ دل غوغا و کفران لغت بر ناصیہ سیادت و عزت او نشیند
 الحق خوب استحکام دادہ و سامان قلعه مذکور نہ بمرتبہ ایست کہ مرغ اندیشہ بید ولایت بر حواشی آن تواند پرواز کرد و تسخیر آن بزودی
 ممکن و میسر باشد بالجلد چون بید ولایت شرقا نام ملازم خود را نزد مشارالیه کہ فرستادہ بہ ترتیب مقدمات بیم و امید از راہ برودہ
 مقرر نمود کہ چون بگرفتن نشان و خلعت فرستادہ بودہ است از قلعه بزییر آید و دیگر اورا بالاسے قلعه نگذارند آن بے سعادت بجز
 رسیدن شرقا حقوق تربیت و رعایت را بر طاق نسیان نہادہ بیضایقہ و سبالغہ قلعه را بشرفیقا سپردہ خود با فرزند ان بر آمدہ
 نزد بید ولایت رفت بید ولایت اورا بنصب چار ہزاری ذات و علم و تقارہ و خطاب مر قفے خانی بد نام ازل وابد مطعونین
 و دنیا ساخت القصد چون آن بخت برگشتہ بیایہ قلع اسیر رسیدہ خان خانان و داراب و سایر دہ نہادہ اورا با خود بالاسے قلعه
 دسہ چار روز در انجا بسر بردہ از آذوقہ و سایر مصالح قلعه داری خاطر واپرداخت قلعه را بگوپاں داس نام راجپوت کہ سابق
 توکر سر بلند راے بودہ و در ہنگام رفتن دکن ملازم او شدہ بود سپردہ عورات و اسباب زیادتی را کہ با خود گردانیدن متعذر
 بود در انجا گذاشت و ہر سہ ہنگوہ خود را با طفال و کنیز چند ضروری ہمراہ گرفت اول قصدش این بود کہ خان خانان و داراب را در
 بالاسے قلعه محبوس وار و آخر را سے او برگشت و با خود فرود آوردہ با برہان پور شافت و در نیوالا شہ اللہ گمراہ با جان جان
 ادبار و نحوست از سورت آمدہ با و پیوست از غایت اضطراب سر بلند را سے بسر را سے بہرچہ کہ از بندہ اورا راجپوتان
 مردانہ صاحب الوش است در میان دادہ برسل و رسائل حرف صلح مذکور ساختہ ہماست خان گفت کہ تا خانہ مان نیاید
 صلح صورت پذیر نیست بکلی مقصدش آنکہ باین وسیلہ آن سرگرد و ... سر خانہ اورا باب ساد و عناد است از وجہ اسانزد
 بید ولایت ناچار اورا از قید بر آوردہ بسوگند مصحف اطمینان خاطر خود بندہ بچیت و لیبی و شحوا و عہد و سوگند بدرون محل برودہ مجرم
 ساخت وزن و فرزند خود را پیش او آوردہ انواع و اقسام الحاح و زاری بکار برد خلاصہ مقصودش آنکہ وقت ماتمک شدہ دکار
 بد شکاری کشیدہ خود را بشہا سپردم حفظ عزت و ناموس ما بر شاست کاری باید کرد کہ زیادہ برین خواری و سرگردانی بخشم خان خانان
 بزمیت صلح از بید ولایت جدا شدہ متوجہ لشکر ظفر اثر گردید قرار یافت کہ مشارالیه در ان طرف آب بودہ بر اسلالت ترتیب مقدمات
 صلح نماید قضا را پیش از رسیدن خان خانان بکنار آب چنہ لی از بہادران جلاد و قرین و جوانان نصرت آیین شہ قبایلیان
 از جایکہ مقہوران غافل بودند چہرہ رنہ از شنیدن این خبر ارکان نہایت ترنزل پذیر و زمت و ہیرم بیک نہانست پاسے خلافت

و جهالت برجا داشته بدافعه و مقابله پرداخت تا بر خود بچند کس از آب بسیار گذشته و در همان شب مفسدان سیاه بخت مانند
بنات النعش از بهیم پاشیده راه گریز سپردند خان خانان از نیرنگی اقبال بے زوال در ششدر حیرت افتاد نه روی فتن
در اسے آمدن بدین وقت مکر نوشته پاسے فرزند اقبال مند مبنی بر تنبیه و رهنمونی سعادت شکر دلا ساد و همت پے در پے
ر سید خان خانان از معنی احوال بید ولت صورت یاس و نقش او بار در یافته توسط مهابت خان بخدمت فرزند اقبال مند
شماقت و بید ولت از رفتن خان خانان و عبور لشکر منصور از آب زبده و گریختن بیرم بیگ و توقف یافته دل پاسے داو
با وجود طفیان آب و شدت باران بحال بتاه از راه بہت گذشته بجانب دکن روانہ شد درین ہرج مرج اکثر سے از
بندہا سے بادشاہے دلا او کام ناکام جدائی اختیار نمود از ہمراہی او باز ماندند چون وطن جادو راے داو دے
رام و آتش خان در ہر را بہت مصحلت خویش چند منزل رفاقت نمودند اما جادو راے بار دے او نیامد و بفاصلہ یک
منزلے از پے میرفت و اسبابیکہ مردم درین اضطراب و ہول جان می گذاشتند او خاندی می کرد و دے کہ از ان طرف آب
روان می شد ذوالفقار خان نام ترکمان را از خدمتگاران نزدیک او بود لطلب سر بلند خان افغان فرستادہ پیغام گزار د
کہ از نیک مردے و راست عہدی تو دور می کہ تا حال از آب نگذشتہ آبر دے مردان و فاسست مرا از بے وفائے
بہج کس چنان گر۔ یکہ از تو مشارالیه در کنار آب سوار ستادہ بود کہ ذوالفقار خان رسیدہ تبلیغ رسالت می نماید سر بلند خان
جوار مشغول نزد درختن و بان مترود و متفک۔ دوران وقت از دے اعراض می گوید کہ جلوی اسب مرا بگذار ذوالفقار شمشیر
لشیدہ بر کمر اوالہ میکند در نیال کیم از افغانان نیزہ کوتاہ۔ اکہ اہل ہند بر چہ پیگویند در میان حائل میسازد و ضرب تیغ بر چوب بر چہ خوردہ نوک شمشیر
بر کمر سر بلند خان گذارہ نیزہ رسد و بعد از بہنہ شدن شمشیر اغانان ہم آوردہ ذوالفقار را پارہ پارہ میسازد سپر سلطان محمد خراچی کہ خواص بید ولت و بنیاد
اشنائی و دوستی بے اجازت بید ولت ہمراہ او آمدہ نیزہ بقتل می رسد بالجای چون خبر آمدن او از بہان پور و در آمدن عسا کر منصور بشہر
مذکور استماع افتاد و خواص خان را بر جناح استحال نزد فرزند داخل کیش فرستادہ تا کید بیش از بیش فرمود کہ زینہار بچہ کشائی
این مرادات تسلی نگشتہ ہمت بران مصروف دارد کہ یا اور از ندہ بدست آرد یا از قلمر و بادشاہے آوارہ سازد و چون
مذکور می شد کہ اگر ازین طرف کار بر و تنگ شدہ غالب ظن آنست کہ از راہ الکہ قطب الملک خود را بولایت او طویسہ و بنگالہ
اندازد و بحساب سپاہ گری نیز معقول می نمود بنا بر حزم و احتیاط کہ از شر اٹھ جاندا ری است میرزا رستم را بصاحب صوبگی از آباد
اختصاص بخشیدہ خصصت آنصوب فرمود کہ اگر بحسب اتفاق نقش چنین نشینہ از مصالح آہنگار باشد و در نیوالا فرزند خان جان

از ملتان آمد دولت زمین بوس دریافت ہزار ہر صیفہ ندر و یک قطعہ علی کہ یک لک روپیہ قیمت داشت یا یک عدد مرہارید
 و دیگر اخبار برسم پیشکش گذرانید بہتم خان فیل مرحمت نمودم نہم آبان ماہ الہی خواص خان عرض داشت شاہزادہ و ہما بختان
 را آوردہ معروض داشت کہ چون آن فرزند بہ برہان پور رسید با آنکہ بسیاری از مردم بتا بر شدت باران و بر آمدن اوج طباہی
 بودند بموجب حکم بے تامل و توقف از آب گذشتہ بہ تعاقب بید دولت علم اقبال بر فراخت و بید دولت از شنیدن این خبر جاگاہ
 سر اسیمہ سٹ مسافت می نمود و از شدت باران و افراط لای و گل و کوچ پے در پے چاروائی بار بردار از کار رفته بود و از ہر کس
 ہر چہ در راہ می آمد باز پرس نمی گردید و او با فرزندمان و متعلقان نقد جان غنیمت شمرده با اخبار نی پر و نقد عساکر اقبال از
 گریہ ہنگام گذشتہ تا پر گنہ رنگوٹ کہ از برہان پور قریب چل کردہ مسافت است بہ تعاقب بہت متلاطم و بے حال تا قلعہ پہ
 رفت و چون دانست کہ جادو و راسے و اودے رام و سائر کدکنیان بیش ازین باور نداشتند بہت متلاطم و بے حال تا قلعہ پہ
 انہار از خست نمود و فیضان گمان بار بادیگر اجمال و انتقال در قلعہ مذکور با اودے رام سپردہ بجانب ولایت قطب الملک
 روانہ شد چون بر آمدن اواز قلمرو بادشاہے تحقیق پیوست فرزند سہروردی بہت متلاطم و بے حال تا قلعہ پہ
 از پر گنہ مذکور عنان مراجعت معطوف داشتہ و در غرہ آبان ماہ الہی داخل برہان پور و راجہ سارنگد پو با فرمان مرحمت عنوان
 نزد آنفرزند رخصت شد قاسم خان بمنصب چار ہزاری ذات و دو ہزار ہر روزی یافت میست بخشی کاٹل ہرا
 حسب المالتاس ہما بہت خان خطاب خانی سرفرازی بخشیدم الف خان و قیلان ان از حدیہ پٹنہ آمدہ مذکور بہت
 قلعہ کا نگڑہ مقرر فرمودہ علم عنایت فرمودم غرہ آذر ماہ الہی باقی خان از جگہ مذکور بہت متلاطم و بے حال تا قلعہ پہ
 واپر و اخت دگر مای ہندوستان بمزاج من سازگار بنمود و بہت متلاطم و بے حال تا قلعہ پہ
 اجیر بغرم سیر و شکا خطہ دل پذیر کشمیر رخصت ہوکب اقبال اتفاق اقبال ازین عمدہ السلطنہ آصف خان را بصاحب صوبی
 بنگالہ اختصاص بخشیدہ بد انصوب رخصت فرمودہ بودم چون خاطر بصحت او الفت و ہواست گرفتہ و او در قابلیت و استعداد
 و مزاجدانی از دیگر بنو ہما استیاز تمام دارد بلکہ در اقسام شائستگی بہمتاست و جدائی او برین گرانی می کرد لاچار فسخ آن غنیمت
 نمودہ بملازمست طلبیدہ بودم درین تالیخ بد رگاہ رسیدہ سعادت آستان بوس دریافت جگت سنگہ ولد رانا کرن رخصت
 وطن شدہ بعنایت خلعت و خیر مرصع سرفراز گشت راجہ سارنگد پو عرض داشت فرزند سعادت سند شاہ پرویز و مدار السلطنت
 ہما بہت خان آوردہ آستان بوس نمودم مرقوم بود کہ خاطر از ہم بے دولت جمع شدہ و دنیا داران و کن کام و نا کام شرط اطاعت

و فرمان برداری بتقدیم می رسانند آنحضرت قطع نگرانی خاطر ازین جانب فرموده بسیر دشکار خوش وقت باشند از مالک محروسه هر جا
پسند افتد و بمزاج اشرف سازگار باشد تشریف برده به نشاط دل و کام بخشی روزگار مسعود بسیر بر بند بستم ماه مذکور میرزا دالی از سر و پنج
آمده ملازمت نمود حکیم مومنا بمنصب هزاری سرفراز گردید اصالت خان پسر خان جهان حسب الحکم از جرات آمده دولت
زمین بوس دریافت و رینولا عرض داشت عقیدت خان بخشی صوبه دکن مشتمل بر کشته شدن راجه گرد و هر رسید شرح این سانحه
آنکه یکی از برادران سید کبیر بارهه که ملازم فرزند اقبال مند شاه پرویز بود و شمشیر خود را بجست روشن ساختن و چرخ زدن
به صیقلگیری که متصل بخانه راجه گرد و در دکان داشته می دهد روز دیگر که به طلب شمشیری آید بر سر راجه گرد گفتگویی شود و نفران سید
چند چوب به صیقلگیری زنند و آنجا بجاست او آن نفر را شلاق می زنند اتفاقاً دوسه جوانی از سادات بارهه در آن حوالی
مستقر داشته اند ازین غوغا متوجه می گردند و سید مذکور می رسد آتش فتنه در می گیرد و در میان سادات و راجپوتان جنگ
می شود و کار به تیر و شمشیری کشیده سید کبیر آگاه می افتد باسی چهل سوار خود را بیک می رساند و درین وقت راجه گرد و همراهی
از راجپوتان و اقوام خود چنانچه رسم هندو است برهنه می شوند و سادات سید کبیر و شدت سادات و قوت یافته
مردم خود را بدرون حلی را آورده و در راه می بینند و سادات دروازه حلی را آتش زده خود را بدرون می اندازند
و دیگر کفانی می کشند و در راه با سادات می کشند و نفر از ملازمان خود کشته می شود و چهل کس دیگر زخم بر میدارند و چهار کس از
سادات مقتول می شوند و بعد از کشته شدن راجه گرد سید کبیر اسپان طویل را اگر گرفته بخانه خود مراجعت می نماید امرای
راجپوت برقتل راجه گرد و قوت یافته فوج خود را از آن خود سوار می شوند و تمام سادات بارهه بیک سید کبیر شتافته
در میدان پیش اکر مجتمع می گردند و آتش فتنه را دو آشوب تری می کنند و نزدیک آن می رسد که شورش عظیم شود و مهابت خان
ازین آگهی یافته فی الفور سوار گشته و دور می رساند و سادات را بدرون اکر آورده راجپوتان را بروشی که مناسب وقت
بود دلاسانوده چندی از عمده حله را همراه گرفته بمنزل خان عالم که در آن نزدیکی بوده می برد چنانچه باید دلاسامی نماید متعدد و تکفل
تدارک این می گردد چون این خبر بشناهنزاده می رسد آن فرزند نیز بمنزل خان عالم رفته بزبانی که لائق حال بوده تسلی می نماید
و راجپوتان را بمنزل می فرستد روز دیگر مهابت خان بخانه راجه گرد رفته فرزند آن او را پرسش و دلجوئی می کند و از روی
تدبیر و بنیادی سید کبیر را بدست آورده بتقدیم می سازد چون راجپوتان بغیر از کشتن او تسلی نمی شدند بعد از روزی چند او را
بیاداش می رساند و بدست و سیم محمد را در انجمن دست فوج داری سرکار را جمیع مقرر داشته رخصت فرمودم درین راه پیوسته

به نشاط شکار خوش وقت بودم روزی در اشنای شکار در راج تو بنون که ناخال نظر در میان بود باز گیرانیدم اتفاقا بازی که او را گرفت نیز تو بنون بود تجربه معلوم شد که گوشت دراج سیاه از سفید لذیذ تر است گوشت پودنه کمان که اهل هند گهاگهر گویند از قسم پودنه خرد که جنگلی باشد بهتر همچنین گوشت حلوان فربه را با گوشت بره سنجیدم گوشت حلوان فربه لذیذ تر است و محض بجهت امتحان مکرر فرموده بودم که هر دو یک قسم طعام بخته آید که از قرار واقع تمیز نمیشد و در روز بنا برین مرقوم می گردیدم دی ماه در حواله پرگنه رحیم آباد قراولان خبر شیر می آوردند بارادت خان و خدائی خان حکم شد که اهل میش را که در رکاب حاضر اند همراه برده میشه را محاصره نمایند و از پی آنها سوار شده متوجه شکار گشتم از انبوی درخت و بسیاری جنگل خوب نمایان بنو و فیل را پیشتر رانده پیلوای آن را بنظر در آوردم و بیک زخم بند بقی افتاد جان داد از ایام شاهزادگی تا حال این همه شیر که شکار کردم در بزرگی و شکوه و تناسب اعضا مثل این شیر بنظر آمده بمصوران فرمودم که شکار آن را موافق ترکیب وجته بکشند بیست و نیم من جهانگیری وزن شد طولش از فرق تا سر دم سه و نیم درعه و دو طسو برآمد در شانزدهم بعضی رسید که حاکم اگره بجوار رحمت ایزدی پوست اول در میان بهادر خان برادر خان زمان بوده بعد از کشته شدن آنها بنخدمت والد بزرگوارم پوست چون من قدم بجا وجود نهادم آن حضرت بمن لطف نموده ناظر سرکار من ساختند مدت پنجاه و شش سال پیوسته از روای اخلاص و وسوسری و رضا جوئی و سبکی کردی و هرگز از دغباری بر حواشی خاطر من نه نشسته حقوق خدمت و سبقت بندگی او را برانست که متصدنی نوشتن آن زمان شد ایزد تعالی او را غریق بحر مغفرت خویش گرداناد مقرب خان را که از قدیمان و با بریان این دولت است بکومت و حرمت اگره بلند پایگی بخشیده رخصت فرمودم در حواله فتح پور مکران و بعد از سلام برادر او و ندادت زمین بوس دریافتند میت دوم در قصبه متهر احسن وزن قمری آراستگی یافت و سال پنجاه و نهم از عمر این نیازمند رگه سبزه نیاز به بار که و فرشته آغاز شد در حواله متهر بکشتی از راه دریای سیرکنان و شکار افکنان متوجه گشتم در اشنای راه قراولان بعضی رسانیدند که ماده شیر می با سه بچه نمایان شد از کشتی برآمده به نشاط شکار پر و ختم چون بچه ها ش خورد بود فرمودم که بدست گرفتن و مادر آنها را به بندوق زدم در نیولا بعضی رسید که گنواران و مزارعان آن روای آب حنه از دزدی و راهزنی دست بر نمی دارند و در پناه جنگل های انبوه و محکم های دشوار گذار و بمر دو بیابا که روزگار سهر برده مال و اسبچه بجای گیر داران نمی دهند بخان جهان حکم فرمودم که جمعی از منصبداران پیش راه همراه گرفته تنبیه و تادیب بلیغ نماید و قتل و دزدی و تاراج نموده محکوم و حصار

آنها بجاک برابر سازد و غار بن فتنه و فساد آنها از پنج بر کند و زدیگر فوج از آب گذشته گرم و چپان تا ختنند چون فرصت گریختن
 نشد پاسه جهالت افشوده جنگ در برابر کردند کس بسیاری بقتل رسید زن و فرزند آنها با سیری رفت و غنیمت فراوان تبصره
 سیاه منصور افتاد و غره بهمن ماه رستم خان را بفرجی سرکار قنوج سرفراز ساخته بد الفوب فرستاد و دوم ماه مذکور عبداله سپر
 حکیم نورالدین طهرانی را در حضور فرمود که سیاست کردند و شرح این اجمال آنکه چون دارا س ایران پدرش را بگمان زرد
 سامان در شکنجه و تعذیب کشید مشارالیه از ایران گریخته بعد فلاکت و پریشانی خود را به هندوستان انداخت و بوسیله اعتماد الدوله در
 سلک بندها س درگاه منتظم گردید و از مساعدت بخت بانکه زمانی روشناس گشته داخل خدمتگار ان نزدیک شد و منصب
 پانصدی و جایگزین معمره یافت. لیکن از آنجا که حوصله اش تنگ بود تا باین دولت نداشت کفران نعمت و ناسپاسی پیشه
 خود ساخت و پیوسته زباز با شکوه شکوه خداوند خویش آلوده داشت و بنیولا کمر بر عرض رسید که هر چند عنایت
 و رعایت در حق او بیشتر شود آن ناحق شناس در شکایت و آزر دگی می افزاید معه ذالک نظر مرحمت بای که در حق او بظهور
 آمده بود مرا باور نمی افتاد تا آنکه از مردم بے غرض که در محافل و مجالس حرفه س بے ادبانه از و نسبت بمن شنیده بودند استماع
 می افتاد به ثبوت پیوست بنا بران بحضور طلبیده شد و دست فرمودم *

زبان سحر سر سبز سید هد بر باد

چون قوادان بعضی رسانیدند که درین نواح و شیر می باشد که متوطنان این حدود از آسیب او در محنت و آزار اند به
 فدای آن حکم شد که حلقه س قیل همراه برده آن شهر را محاصره نماید و از پله او خود سوار شده به پیشه در آدم بنایت جلد و
 چپان به نظر در آمد بیک زخم بدوق کارش تمام شد. ز س به نشاط شکار خوش وقت بودم در ارج سیاه به باز گیرانیم
 فرمودم که در حضور حوصله اش را ک نمایند از چینه داں او موش برآمد که درست فرد برده بود و هنوز بجلیل زلفه حیرت
 افزای خاطر گشت که نای گلوسه او باین بار س که موش درست را بچه طریق فرد برده بے اغراق اگر دیگری نقل می کرد
 تصدیق آن ممکن نبود چون خود دیده شد بنا بر غایت متقوم گشت ششم ماه مذکور دارالک دلی معسکر اقبال گشت چون
 جنگست سگو سپر راجه با سوباشارت بے دولت به کوستان شمالی پنجاب که وطن اوست رفته شورش انداخت خان
 صادق خان را به تنبیه و تادیب تعیین فرمودم چنانچه در اوراق گذشته ثبت افتاد و بنیولا ماد هوسنگه برادر خرد او را خطاب
 راجه سرفراز ساخته اسب و خلعت مرحمت فرمودم حکم شد که نزد صادق خان رفته برهم زن هنگامه مفسدان بے عاقبت

گرد و روز دیگر از سواد شہر کوچ فرمودہ بسلم گدھ نزول اقبال اتفاق افتاد چون خانہ راجہ کشند اس بر سر راہ واقع بود و
 مبالغہ و الحاح بسیار نمود حسب التماس او سایہ دولت بر منازل او انداختہ آن قدیم الخدمت را کایساب این آرزو
 گردانیدم از پیشکشہائے او قلیلی بھمت سرفراز سے او پایہ قبول یافت بیستم از سلیم گدھ کوچ شدہ سید بہوہ بخاری را
 بحکومت دہلی کہ وطن مالوفہ اوست و الحق این خدمت را پیش ازین ہم خوب سر کردہ بلند پایگی بخشیدم درینقت علی محمد پسر علی
 حاکم تبت بفرمودہ پدر بدرگاہ آمدہ دولت زمین بوس دریافت و ظاہر شد کہ علی را سے باین پسر خود نسبت محبت و تعلق و مفاد داشت
 و از دیگر اولاد گرامی تر رسیدیدی خواست کہ اورا جانشین خود گرداند بنابر آن محسود برادران گشت و آن در گیارہ میان آمد ابدال پسر علی را سے
 کہ رشید ترین اولاد اوست از غیرت و آزر و گی بجان کاشغر متوسل شدہ آنرا را حامی خود ساخت کہ علی را سے بغایت پیرومنشی شد
 ہر گاہ زمان موعود در رسید بجایت والی کاشغر حاکم ملک تبت شود علی را سے ازین توہم کہ مبادا بر سر قصد او کنند و در ملک شورش افتد
 مشارالیه ماروانہ در گاہ نمودہ ہنگی مقصدش آنکہ از منصوبان این در گاہ شود کہ بچہ است و رعایت او بیایے دولت کارش رونق
 و نظام پذیر و غرہ اسفندارند ماہ الہی در نواحی پر گنہ ابدال منزل شد لشکری را رام و رومی کہ از بید دولت گریختہ خود را
 بخدمت فرزند سعادت مند شاہ پر ویز رسانیدہ بود و درین تاریخ بدگاہ آستان بوس شہادت آن مندرج بود
 مہابت خان متکلمہ سفارش و مجرائی خدمت عادل خان بانوشہ کہ سلاطین و سلاطین خان
 نمودہ بہ نظر سرد آورد و باز لشکری را نزد آنفرزند فرستادہ خلعت
 و مہابت خان فرستادہ بالتاس آن فرزند فرمان استالت مہنی
 خاصہ مرحمت شد و حکم فرمودم کہ اگر صلح دانند مشارالیه
 اجلال گشت در کنار آب بیاہ صادق خان و مختار خان و اسفند
 و ربط کوہستان شمالی و اپرداختہ سعادت آستان بوس دریا نقتد بالچک جکت سنگوہ شاہ سید دولت خود را بکوہستان مذکور
 رسانیدہ بہ ترتیب اسباب فتنہ و فساد پرداخت و چون عصہ خالی بود روزے چند در شعاب جبال و کرویہ ہائے دشوار
 بسر بردہ بتاخت و تاراج رعایا و زیرستان و بال انداخت تا آنکہ صادق خان بآن حدود پیوست و بمقامات بیم و
 امید جمیع زمینداران را بقید ضبط در آورده استیصال آن بے سعادت را وجہ ہمت خود ساخت و مشارالیه قلعہ مور را استحکام
 دادہ متحصن شد ہر گاہ قابو یافتے ازان محکمہ برآمدہ بانوسجہ از بندہ ہائے بادشاہ جنگ در گریز کردی تا آنکہ آذوقہ کمی کرد

و از ملک و مدد دیگر زمینداران بایوس گشت و مسافر از ساختن برادر خرد موجب اضطراب و تنگی او شد تا گزیر و سائل برانگیخته
 بخدست نور جهان بیگم التجا آورد و اظهار زناست و نجاست نموده به استشفاع ایشان توسل جست و بجهت دلجوئی و خاطر داری
 ایشان رقم غفور بر جرایع عصیان او کشیده آمد و زین تانیخ عراض متصدیان دکن رسید که بے دولت بالعنت الله و دارا بود
 دیگر پروبال شکسته چند بحال تپاه و روسیاه و خرابی از سر حد قطب الملک بجانب اودلیسه و بنگال رفت و درین سفر خرابی بسیار
 بحال او و همراهیان او راه یافت و کس بسیار بهنگام فرصت سرو پا برهنه از جان دست شسته راه فرار پیش گرفتند از
 جلد روزی میرزا محمد سپر فضل خان دیوان او با والده و عیال خود بوقت کوچ گریخت و چون خبر به بید دولت رسید جمعند و
 خانقلی اوزربک و چندی دیگر هم آمدند و می خود را بتعاقب او فرستاد که اگر زنده توانست بدست آورد و فها و الاسرا در بریده
 بحضور بیارند نامبرو و حال او را بر سر چه تمام تر طے مسافت نموده در اثنای راه باور رسیدند و ازین حادثه آگاه شده یافته
 والده و عیال خود را بجانب بنگال برده پنهان کردند و خود با معبود می از جوانان که اعتماد و همراهی با آنها داشت مردانه پائے
 همت افشوده بکمان داری ایستاد و ظاهرا جوی آب و چلیه هم در میان او بود و سید جعفر خان خواست که نزدیک آمده
 بتقتال و فرساده او را بر چند ترتیب متوجه آمدند و پیر وازی کرد و دروازه نکر و جوابش به تیر جان ستان
 نه کرد و خانقلی و چندی دیگر از مردم بید دولت را بجهنم داخل ساخت و سید جعفر نیز زخمی
 در باخت گشته و تار و پود داشت بسیار و بے رقیب ساخت بعد از کشته شدن
 و در روز چهارم به دکن حواله دلی شکست خورده بماند و رفت فضل خان را بجهت طلب
 و ملک و مدد نزد عادل خان و غیر فرستاده و بجهت عذر نشان و اسب و فیل و شمشیر مرصع براسه عنبر مصحوب ادا رسل
 داشته بود اول نزد عنبر می رسید و بجهت عذر نشان و اسب و فیل و شمشیر مرصع براسه عنبر مصحوب ادا رسل
 میگویم که ماتایع عادل خان نیم و اسر در عمده دینا داران دکن است و شمار اول پیش او باید رفت و اظهار مطلب خود نمود
 اگر او قبول این معنی نمود بنده موافقت و متابعت می کند و در صورت هر چه فرستاده آید می گیرد و الا نه افضل خان نزد
 عادل خان می رود و ابغا بیت بر پیش می آید و مدت ها در بیرون شهر بنگال می ماند و بنگال ادنی پرواز و النوع خواری می فرماید
 و آنچه بید دولت بجهت او و عنبر فرستاده بود همه را غایبانه از وطن بفرستاده متصرف می شود و مشا را لیه در نیجا بود که بکشته شدن
 پسر و خرابی خانه را شنیده بر روسیاه می نشیند القصه بید دولت با این سالن دولت و اتفاقات طالع و نشسته منصرف

درست راه دور و دراز طی نموده خود را به بند نچلی پاشن که به قطب الملک متعلق است رسانید و پیش از رسیدن خود بان جوانی
 کس خود را نزد قطب الملک فرستاده با انواع و اقسام امداد و همراهی سکیمت نمود و قطب الملک جزو س از نقد و جنس بهم
 اقامت فرستاده بمیر سرحد خود زیشت که بدقت شده از سرحد خویش سلامت بگذرانند و حمله غل و فروشان و زمینداران را دلاسا
 نموده مقرر دارد که بار دوسه او غله و سایر ضروریات می رسانیده باشند بیست و هفت ماه مذکور غریب سانچه روسته
 نمود شب از شکارگاه مراجعت نموده بار دوسه می آدم اتفاقا از جوئی که سنگ البخ بسیار داشت و آتش تنزی گزشت
 عبور واقع شد یکم از سبز خندان سرکار گزک خوان طلایی که شتلمبر خوانچه و پنج پیاله با سر پوش در خریطه کرپه س نهاد و دسر
 آن را بسته در دست داشت در وقت گذشتن پایش لشتکی می خورد و از دستش می افتد آن آب عتیق بود و سخت تند
 بیفت هر چه شخص کردند و دست و پا زدند اثری از آن ظاهر نشد روز دیگر حقیقت بعرض رسانید و جمعی از ملاحان و قزاقان
 را فرمودم که بهمانجا رفته باز از روسته احتیاط تفحص نمایند شاید پیدا شود آن اتفاقا در جائیکه افتاده بود بدست آمده غریب ترا که
 اصلا زبرد بالا نشده و یک قطره آب در پیاله می آورد و نیامده بود این مقدمه نزدیک است آن که چون بادی بر مسند
 خلافت نشست انگشتی یا قوی از میراث پدر بدست هارون افتاده بود و خادمی را نزد هارون فرستاده و آن انگشتی را
 طلب داشت قصدا در آن وقت هارون بر لب و جلد نشست بود چون خادم او اس رساله نزد هارون بخشیم رفته گفت
 که من خلافت را بتو روا داشتم تو یک انگشتی را بمن روانداتی از شدت غفب انگشتی را در جلد انداخت بعد از چند ماه
 که بحسب تقدیر بادی در گذشت و بوقت خلافت هارون رسید بنواصان فرموده که در دهنه در آمده انگشتی را در جائیکه
 انداخته ام تفحص نمایند از اتفاقات طالع و دستگیری اقبای - سوه اول انگشتی را بافته آورده بدست هارون داده
 و ریولا روزه در شکارگاه امام وردی قراول باشی در اسب بطرد آورده که یکپایه او خا و داشت و پای دیگر خار
 نداشت چون در ماده مایه امتیاز بین خا راست بطریق امتحان از من پرسید که این چیست یا بدانته گفتم که ماده است بعد از آن شکش
 را پاره کردند بجنیه پیشینه از شکش برآمد جمعی که در غار بودند حاضر بودند از روسته استبعاد پرسیدند که بچه علامت دریافتند
 گفتم که سر نول ماده نسبت به زخمومی باشد به تتبع و بین آن بسیار ملکه بهم رسیده از غریب آنکه ناله گاه به جمیع حیوانات
 که ترکان آن را حق گویند از سر گردن تا چینه دان کی می باشد و از جزیر بخلات همه از سر گلو تا چهار انگشت یک جنس است
 باز دوشاخ شده بچینه دان پیوسته و از جائیکه دوشاخ می شود سر بلند است گره طوری بدست محسوس می گردد و از هتک عجیب

تو است حق و بطریق مار پیچ از میان استخوان سینه گذشته تا دم غازه رفته و از آنجا باز برگشته بگلو پیوسته است چو زرد و قسم می باشد
یکه سیاه ابلق دویم بورد و درین ایام معلوم شد که دو قسم نیست آنچه سیاه ابلق است نراست و هر چه بورا است ماده و دلیل
برین اینکه از ابلق خصیه ظاهر شد از بورد بینه و مکرر امتحان نموده شد چون طبیعت من رغبت تمام دارد و اقسام ماهی خوب
بجست من می آرند بهترین ماهی ها به هندوستان رو هواست و از پس آن برین و هر دو پولک داری باشند و در شکل و شمایل
نزدیک به یک دیگر و همه کس زود و تفریق نمی توانند کرد و همچنین در گوشت آنها نیز تفاوت بغایت کم است مگر صاحب ذالقه عالی در
باید که لذت گوشت رو هوا نرک بتجرب است

جشن نور و همین نوروز از جلوس همایون

روز چهارشنبه بیت و نهم جمادی الاول سنه هزار و سی و سه هجری بعد از گذشتن یک پر و دو گهری از روز مذکور
نیر عظم عطیه بخش عالم به بیت الشرف حمل سعادت و از زانی داشت و بند های شایسته با صافه منصب و از و یاد مراتب
بزرگ یافتند آن صد سپر خواجه ابوالحسن از اصل و اصنافه بمنصب هزار و سیصد سوار ممتاز گشت محمد سعید سپهر حمید بیگ
خان کلبی به هزار و سیصد سوار سرور و میر شرف دیوان بیوات و خواص خان هر یک بمنصب هزار و سیصد
گردیدند سردار خان از کنگره آمده دولت زمین بود و یافت در نیولا به سیادلان داهل یساق حکم فرمودم که بعد ازین در
وقت سواری و بر آمدن از دواخت خانه آدم معیوب از قسم کور و گوش و بینی بریده و پس و مجذوم و انواع بسیار نگذارند که
بنظر در آید نور و هم جشن شرف و تکی یافت اله و در برادر امام دردی از پیش بید دولت گر بخت بزرگ آید و بغایت
بغایت سرفراز می یافت چون خبر آمدن بید دولت بسر حدار طایفه تو اتر رسید فرمان با اسم شاهزاده و هاست خان و امرای
که به کمک آن فرزند مقرر اند تا کید صادر شد که خاطر از ضبط و سر صوبه پرداخته بزودی متوجه صوبه اله آباد و بهار گردند و
اگر بحسب اتفاق صوبه دار بنگاله پیش راه او را نتواند گرفت و قدم جرات و جلالت پیش نهند بعد از آن احوال قاهره که در
ظل رایت آن فرزند مقرر اند اداره دشت ناکامی گردد و بنا بر احتیاط در دوم اردی بهشت ماه فرزند خان جهان را بصوبه
دار الخلافه اگره رخصت فرمودم که در آن نواحی بوده انتظار اشارت باشد اگر بختی حاجت افتد و حکم فرماید مقتضای وقت عمل آورد

فرموده اسدخان معموری را بایلیج پور باز داشت منوچهر پسر شاهنواز خان را بجان پور تعیین نمود و عوی خان را به تھانیسفر فرستاد
 که صوبه خاندیس را حیات نماید و درین تاریخ خبر رسید که لشکری فرمان را بجا دل خان رسانید و او شهر را آمین بست چنان
 کرده استقبال نموده جهت فرمان خلعت برآمده سیاحت و زیارت بجا آورده و بنیت و یکم سروپا بجهت مسرت
 و بخش و خان عظم و صفی خان مرحمت نموده فرستاد و صا دق خان را بجا حکومت و حراست لاهور سر فرستاد و خلعت
 و فیل عنایت نموده و حضرت انور و منصب او چهار صد سوار حکم شد ملتقت خان پسر مرزا رستم خان بنسب
 هزار و پانصدی و سیصد سوار وقت عزت برافراخت روزی در شکار بعضی رسید که مار سیاه کفچه مار دیگر را فر برده بسور اخ
 در آمد فرمودم که آنجا را کند و مار را در دند بے اغراق باری باین کلاسه تا حال بنظر در نیامده چون شکش را چاک کردند
 کفچه ماری که فرو برده بود در دست برآمد اگر چه تمام دیگر بود اما در ضخامت و درازی اندک تفاوتی محسوس شد در نیولا از عهد
 و اصف نوسه بن صوبه دکن معوضی گرید که بابت خان عارف پسر زاهد را سیاست فرموده او را باد و پسر دیگر
 محبوس و مقید دارد و ظاهر آن بے سعادت است و در حقیقت داشتی بخاطر خود بجنس بے بے دولت نوشته از جانب پدر خود
 اظهار اطمینان و در این خواهی و نداشت و خجالت در قضا را آن نوشته بدست حمایت خان می افتد عارف را بجنود
 در نوشته را بدو می نماید چنانچه در نوشته به عارف می که مقبول و مسروح اقتدسا مان نیارست کرد
 را سیاست فرموده پدر و برادرش گروانید و در نزد عارف رسید که شجاعت خان عرب در صوبه دکن
 با جمل طبعی در گذشت در نیولا عارف شد از این پنج جنگ رسید نوشته بود که بید دولت داخل او و یسه گرد تفصیل
 این اجمال آن که مابین سرحد اویسه و دکن در بند است که از یک طرف کوه بلند دارد و از جانب دیگر چله و دریا
 است و حاکم گوکنده در بند است و عارفی ساخته توپخانه و دایره عبور مردم بے اجازت و اشارت
 قطب الملک ازان در بند تصور و سرحد بید دولت بر عارفی و بدست صاحب الملک از آنجا گذشته بولایت او و یسه و آمد
 قضا را در نیوقت احمد بیگ خان برادر زاده ابراهیم خان برید و از آن گذشته و رفته بود از سولخ این حادثه عنبر بیگ که
 بے ساخته و خبر و آگاهی اتفاق افتاده متروک و متخیر گشت و ناگزیر دست از هم باز داشته به وضع بلبل که حاکم نشین آن صوبه
 است آمده نسائی خود را همراه گرفته بمقام کتک که از بلبله و از دوه کرده بجانب بنگال است شتافت و چون وقت
 تنگ بود فرصت فراهم آوردن و انتظام احوال نشد استعداد جنگ بے دولت در خود نیافت و از همراهان چنانچه باید

بنو از کتک گذشتہ ببردوان که صلاح برادرزاده آصف خان مرحوم جاگیردار آنجا بودند رفت و را ابتدا صلاح استعداد نمود و تھیل
آمدن بیدولت نمی کند تا آنکه کتابت لعنت اللہ بر استمالت اومی رسید صلاح ببردوان را مستحکم ساخته بنشست و ابراہیم خان
از استماع این خبر وحشت اثر حیرت زده گشت ناچار با وجود آنکہ اکثرے از ملکین و سپاہ او در اطراف بلاد متفرق و متلاشی
بودند در اکبر نگر پائے ہمت استوار نموده با استحکام حصار و جمع آوردن سپاہ و دلاساے روساے خیل و چشم پرداخت و سباب
و آلات طعن و ضرب و حرب و نبرد مہیا ساخت و در نیولانشانی از بیدولت باورسید مضمون آنکہ بحسب تقدیر ربانی و سرنوشت
آسمانی انجی لائق بحال این بے دولت بنو از کتم عدم بعالم طور جلوہ گر شد از گردش روزگار کج رفتار و اختلاف لیل و نهار
گذار برین سمت اتفاق افتاد اگرچہ در نظر ہمت مردانہ فسحت و وسعت این ملک جولانہا ہے بل پرکاسے پیش نیست
مذعا ازین رفیع تر و مطلب ازین عالی تر است لیکن چون یزین زمین گذار افتادہ سرسری نمی توان گذشت اگر او را
عزم رفتن در گاہ بادشاہ باشد دست تعرض از دامن ناموس و خانمان او ناہ است بفرار خاطر روانہ در گاہ گرد و دگر
توقف را مصلحت خود میداند ہر گوشہ کہ ازین ملک التماس نماید عطا فرمائیم۔

تکمیلہ نوشتہ میرزا محمد باقر مؤلف دیباچہ

ابراہیم خان در جواب نوشت کہ حضرت شاہنشاہی این دیباچہ بندہ سپردہ اندامانت بہر و جان ہما است
چون شاہجہان در ببردوان رسید صلاح حصار را استحکام زد و سوار جنگ و جدال گردید عبد اللہ خان بیایہ حصار رسیدہ
محاصرہ نمود چون کار بصعوبت و دشواری کشید و هیچ طرف توفیق و دوطریق نجا نہ دید زیر از قلعہ برآمدہ عبد اللہ خان
را دید مشارالہ خاطر از قلعہ جمع ساختہ او را در نظر شاہجہان آورد بدید از تسخیر ببردوان متوجہ اکبر نگر شد ابراہیم خان ادا را
نمود کہ قلعہ اکبر نگر را استحکام دادہ بشرایط تخص و قلعہ را پر دازد چون حصار اکبر نگر وسیع بود آن قدر جمعیت کہ مخافطت
آن تواند نمود نہ داشت در مقبرہ پسر خود کہ حصارش بنایت استوار بود و تخص گشت درین وقت جمعے از امراکہ در اطراف
بودند با و پیوستند سپاہ شاہجہان محاصرہ مقبرہ پرداختند و خود در قلعہ اکبر نگر فرو آمدند از درون برون نایرہ حرب شامل
گردید درین وقت احمد بیگ خان رسیدہ ملاقی گشت و دلاہارا قوتی و استقامتی پرید آمد چون اہل و عیال اکثر آن روسے

آب بود عبد اللہ خان و دریا خان را از آب گذرانیده بدان سمت فرستاد ابراہیم خان با شماع این خبر احمد بیگ خان را بمرہ گرفته
آن طرف شتافت و مردم معتبر را بجا است و محافطت قلعه بازداشت و سفارت جنگی را کہ با مصلح اہل ہند نواڑہ می گویند پیش
از خود بدان سمت فرستاد تا سر راہ آن فوج گرفتہ بگذرانند کہ از آب عبور نمایند اتفاقاً پیش از رسیدن نواڑہ دریا خان از دریا
گذشتہ بود و ابراہیم خان احمد بیگ خان را بجنگ اوروانہ نمود کنار دریا بین العسکرین اتفاق جنگ افتاد و جمع کثیر از
طہین قتل رسیدند احمد بیگ خان عطف عنان نمودہ با ابراہیم خان پیوست و از تسلط و غلبہ غنیم آگاہ ساخت ابراہیم خان
کس لطلب بعضی مردم کار آمدنی قبلہ فرستاد کہ وقت کمک است گردے از جوانان خود را با ابراہیم خان رسانند دریا خان
آگاہی و اطلاع یافتہ چند کرد پس تر و عقب تر حرکت کرد چون نواڑہ در قضاوت ابراہیم خان بود عبور لشکر شاہجہان از دریای
کنگ بے کشتی میسر نمی گشت درین اثنا بیلہ راجہ نام زمینداری آمدہ انہما کرد کہ اگر فوج ہمراہ من تعین کنید در طوت
بالاے آب قریب جد و متعلقہ خود چند منزلتی را بدست آورده افواج را از آب بگذرانم شاہجہان عبد اللہ خان
را با ہزار و پانصد سوار نامزد کرد تا از گذرے کہ اورہ نمائی کنند عبور نمودہ بر سر اردوے ابراہیم خان تاخت برد و آن افواج
برہیری بلیہ راجہ بسرعت با د از آب گذشتہ بدریا خان پیوست چون این خبر با ابراہیم خان رسید سر اسیمہ بغزم زرم شتافت
نہ سید زادہ را از منصبداران تجویزی او بود با ہزار سوار بہرہ قرار داد و احمد بیگ خان را با ہزار سوار طرح کرد
خود با ہزار سوار و قول ایستاد و بعد از تلاقی طنگ عظیم در پیوست عبد اللہ خان بر فوج ہراول تاختہ نور اللہ را
منہزم ساخت و جنگ بہ احمد بیگ خان پیوست و مردانہ استادہ زخمی ہائے سنگ برداشت ابراہیم خان از مشاہدہ این
حال طاقت نیاوردہ جلو انداخت و عبد اللہ خان نیز بر فوج ابراہیم خان حملہ آورد و رفیقان او عنان ثبت از دست
دادہ طلاقہ نہایت سپردند و سر رشتہ تمام افواج از ہم گسیختہ ابراہیم خان با بعد و دے پائے عزیمت بر جاداشت ہر چند
مردم او را جلو گرفتہ خواستند کہ از آن معرکہ بے ملکہ برآید راضی شد کہ مقتضائے ہمت و مردانگی این کار نیست چہ دولت
بہتر از نیکہ در خدمت بادشاہی جان نثار کنم بنور سخن تمام نگشتہ از اطراف ہجوم آورده بزخمی کاری تمام
ساختند و نظر بیگ نامی از نوکران عبد اللہ خان مباحثہ قتل او گردید اسرار و ابریدہ پیش شاہجہان فرستاد و جمع کرد
حصار مقبرہ متھن بود نیاز مردن ابراہیم خان فتح جنگ و قوت یافتہ دلہا از دست داوند درین وقت رومی خان نقبی را
کہ بیائے حصار رسانیدہ بود آتش دادہ چل درہ از دیوار حصار منہدم گشت و حصار مسخر گردید و گرنجیگان خود را در دریا

آله آباد و دریاخان را با فوج بجانب مانک پور فرستاده خود نیز متعاقب حرکت نمود چون عبداللہ خان بگذر جو سیمہ پیوست
جس انگیر نلی سنان پسر خان اعظم کہ حکومت جون پور داشت نزد میرزا رستم با آله آباد رفتہ و عبداللہ خان از عقب شتافتہ
در قصبہ جھوسی کہ بر لب آب گنگ در مقابل آله آباد واقع است فرود آمد بھیم نفاصلہ پنج کرہ اندک آله آباد اقامت نمود و شاہان
جون پور رسیدہ توقف ورزید عبداللہ خان بضرپ توپ و تفنگ و نوارہ عظیم کہ ہمراہ داشت از آب عبور نمودہ در ظاہر آله آباد
فرود آمدہ بکار محاصرہ پرداخت و میرزا رستم در قلعہ متحصن گشتہ رایات جنگ و جدال افراخت و از درون و بدون سفیر تیرہ
تفنگ پیام مرگ و شور و زحمت و گروش دلیران می انداخت فتنہ و آشوب عظیم در ان سرزمین پدید آمد اکنون عنان اسب
خوشخرام خامہ را بجانب تحریر احوال دکن منتقل می گرداند سابقاً تحریر یافته کہ عنبر حبشی علی شیر نامی وکیل خود را نزد
ہما بت خان فرستادہ نہایت عجز و فروتنی ملاحظہ بپاخت با مید آنکہ مدار ہما بت صوبہ دکن بہ عمدہ او مفوض باشد و چون
اورا ببادل خان ابواب منازعت و مخالفت مفتوح گشتہ بود امید آن داشت کہ با مدد ہندوہا سے در گاہ سلاطین سجدہ گاہ
آہن تارسلط بر و ظاہر سازد و ہمچنین عادل خان نیز بحیثیت دفع شر او تلاش می کرد کہ مدار اختیار آنصوبہ بقبضہ اعتبار او
شود آخر فنون عادل خان کار گرفتار شد و در نہایت ہما بت خان را از دست دادہ بکامروائی عادل خان پرداخت و
عنبر بر سر راہ بود ملا محمد لاری وکیل ہما بت خان را در گذرانی مناظر داشت ہما بت خان فوجی از لشکر
منصور بہ لاگھاٹ تعین فرمود کہ با رستم در میان پور بان پور رسیدن این خبر متردد و متوہم گشتہ با
نظام الملک از شہر کھڑکی برآمدہ چند روز کہ در سر دلاہ گویکندظہ واقع است ستافت و فرزند ان را با جمال و انقال
بر فراز قلعہ دولت آباد رانستہ کھڑکی را خالی ساخت و در آنجا کہ بسرحد قطب الملک میروم کہ زر مقرر خود
را از و باز یافت نمایم بالجملہ پت ملا محمد لاری بہر پور پیوست ہما بت خان تا شاہ پور استقبال نمودہ نہایت
گرمی و دلجوئی ظاہر ساختہ و از آنجا باتفاق متوجہ ہزارست شاہ پور گردیدند و سر ہندوہا سے را ب حکومت و حراست
شہر بر بان پور گذاشت و جادو را سے داد و دے رام راجہ کو دستہ بہ اولین و برادر دینی را بحیثیت احتیاط ہمراہ گرفت و
چون ملا محمد نجدست شاہنوازہ پیوست مقرر گشت کہ او با پنج ہزار سوار در ہما بت خان رسیدن را سے تشییت احکام و انتظام مہام نماید
و امین الدین پسر او با ہزار سوار و خدمت شتابد باین قرار داد مشارالہ را دست و در ہما بت با شمشیر مرصع و سپہ ذیل لطف نمودند و
محمد امین دلدادہ نیز خلعت و سپہ ذیل با پنجاہ ہزار روپیہ بدو خرج عنایت گردید و ہمراہ خود گرفتند ہما بت خان از جانب خود یک

دو ساس اسپ دو وزنجیریل و ہفتاد ہزار روپیہ نقد و یک صد و دوہ خوان آتشہ بلبل محمد و پسر او و دامادش تکلیف نمود و نزد ہم
خورد و خوردل حضرت شاہنشاہی در خطہ کشمیر اتفاق افتاد اعتقاد خان از نقائس کشمیر کہ درین مدت ترتیب دادہ بود بہ
سبیل پیشکش معروض داشت و رینولا بسامع جلال رسید کہ پلنگپوس او زبک سپہ سالار نذر محمد خان ارادہ نمود کہ حوالے
کابل و غزنین را بتازہ و خانزاد خان پسر مہابت خان بامراے کہ بکاک او مقرر انداز شہر برآمدہ بمذاقہ و مقابلہ ہست
مصرف داشتہ بنا بران غازی بیگ کہ از خدمتگاران نزدیک بود بڈاکچو کی رخصت شد کہ از حقیقت کار اطلاع حاصل نمودہ
خبر شخص بیارہ و از قضا یا آنکہ چون عبدالغزیز خان قلعہ قندھار را بجہت نہ رسیدن لک بشاہ عباس حوالہ نمود و این معنی
بمزاج شاہنشاہی گرانی داشت و رینولا و را حوالہ سید و نام منصبدار سے فرمودند کہ از بندرسورت برشتی نشانیدہ بکامعظہ
روانہ سازد و متعاقب فرمان شد کہ مشارالیہ را از ہم گذرانند آن بیچارہ در اثنایے اہ قتل رسید خواجہ مذکور از کشادہ روی و
خوشنوی و بے تکلفی بہرہ مند بود امید کہ از اہل آمرزش باد و در ہفتم ماہ تیر آرام دیگم ہمیشہ قدسیہ آنحضرت برض اسہال
و ولایت حیات سپرد حضرت عرش آشیانی آن عفت سرشت را بنایت دوستی داشتند در چہل سالگی چنانچہ بدنیہ آمدہ
بود رفت درین تاریخ از عرض داشت غازی بیگ بوضوح پیوست کہ پلنگپوس بجہت ضبط الوس و ...
حدود غزنین واقع است و از قدیم بجای غزنین خان مال گناری می نمودند و قلعہ و موضع مرار از ...

ہمیشہ زادہ خود را با فوجی آنجا گذاشتہ بود و آمدہ نشہ است سران الوس و ... خانزاد خان آمدہ ...
قدیم رعیت و مالگذار حاکم کابل ایم پلنگپوس می خواہد کہ بار بار تعدی ایں و فرمان بردار خود سازد اگر شہر او را از مالکفایت کنند
دوست تعدی او را از بابا زدارند بدستور سابق رعیت و فرمان پیرایم والا ناگزیر باد بتجی گشتہ خود را از آسیب بیداد و ظلم
اور بکان محافظت نمایند خانزاد خان فوجی بکاک ہزارہ فرستاد و خوار دادہ پلنگپوس مہر اف مقابلہ پیش آمدہ در اثنایے
زود و خورد جمعے از او زبکان بقتل رسید و سپاہ منصور قلعہ او را مالک برابر ساختہ لطف و فروری ننان معاودت معہوف داشتہ
پلنگپوس از استماع این خبر خجلت زدہ کرد و خویش گشتہ از ... محمد خان برادر امام قلیخان داراے توران التماس نمود کہ بتاخت
سرحد کابل شتافتہ خود را از ان انفصال برآرد و ... را بتداند محمد خان و تالیق و عمدہ ہاے لشکر او تجویز این جرأت و
بے باکی نمی نمودند بعد از مبالغہ و اعراق بسیار دست حاصل نمودہ بادہ ہزار سوار از او زبک و المانچی روے او بار
بدین حدود و ہذا خانزاد خان از استماع این خبر نزدی را کہ در تہا نجات بود و طلبیدہ بہ ترتیب اسباب قتال و جدال پرداخت

دبند باے جانپار و بهادران عرصه کارزار از همه یکدل و یکرو جنگ قرار دادند باجمله چون بهادران عرصه شهاست به وضع
شیر گنده که در ده کرده غزنین واقع است معسکر آراستند و از انجا افواج را ترتیب داده و چهلته پوشیده متوجه پیش شدند
و خانزاد خان با جمعی از منصبداران پدر خود در قول پاے ثبات افشرد و مبارز خان افغان و انیراے سنگدن و سید حاجی و
دیگر بهادران را در فوج هراول مقرر داشت و پنچین فوج چو افغان و برانزار بآئین شایسته ترتیب داده از انیر و جل سجان و تعالے
نصرت و فیروزی در خواست نمود و چون مذکور می شد که سپاه اوزبک در سه کرده غزنین لشکرگاه ساخت دولت خواهان
را بنحاط می رسد که شاید روز دیگر تلافی فریقین اتفاق افتد قصار اهرین که سه کرده از موضع شیر گنده گذشته قراولان اوزبک نمایان
شدند قراولان منصور قدیم جلالت پیش گذاشته جنگ انداختند و عساکر اقبال با توپ خانه و فیلان کوه شکوه آهسته و آرمیده
بان انداخته اتفاقا پلنگپوس در پس در می رسد از کین گاه بر آمده کارزار نمایان
می فرستد و آنهم نیز کس نزد پلنگپوس فرست می شود آن مقهور مردم خود را افواج سا
یک تفنگ از باره عنان او باری کشد کبیت از بهادران فوج هراول افزودنی داشت بهادران
و تفنگ بسیار می زنند و از پس فیلان جنگی
داشتند و می کشد و در پی می رسد و پلنگپوس خود را بکلی می رساند و
معنا را می نمی سازد و پاے همه
کارنامه جلالت و جانپار و بهادران عرصه کارزار از همه یکدل و یکرو جنگ قرار دادند باجمله چون بهادران عرصه شهاست به وضع
نخست برگشته را تا قلعه حماد که ش میدان جنگ دو دو در راه از گرانی انداخته بودند بدست سپاه منصور
بید ریغ ساختند و موازی هم می رسد و پلنگپوس بسیار از نمایان می رسد و پلنگپوس بسیار از نمایان
اقتاد و قحی عظیم که عنوان فتوحات می رسد و پلنگپوس بسیار از نمایان می رسد و پلنگپوس بسیار از نمایان
رسید بند باے شایسته خدمت که درین جنگ مصدوم شد و پلنگپوس بسیار از نمایان می رسد و پلنگپوس بسیار از نمایان
و حالت خویش باضافه منصب و اقسام مراحم خسروانی و نورانی و پلنگپوس بسیار از نمایان می رسد و پلنگپوس بسیار از نمایان

چنین بوده پلنگ برهنه را گویند و پوس سینه را گویند و در جنگی سینه دار تاخته بود و ازان روز پلنگپوس استهیار یافته اکثر اوقات در میان قند بار و غزنین بسر می برد و چون مکرر بخراسان شتافته دست برد سپاهیان نموده توان گفت که شاه عباس از دور حساب بود تقارن این حال از عرض داشت فاضل خان واقعه نگار دکن بمساع جلال رسید که چون ملا محمد لاری به پراپور رفت و خاطر اولیا س دولت از ضبط و نسق صوبه دکن اطمینان پذیرفت و شاهزاده پرویز به مهابت خان و دیگر مرابصوب ملک بهار و بنگال نهضت فرمودند چون خاطر از فتنه سازی و نیزنگ پر دازی خان خانان نگرانی داشت و واراب پسر او در خدمت شاهجهان بود بصلاح و صواب بدید دولت خوابان او را نظر بنده نگاه می داشتند و مقرر شد که متصل بدولتخانه شاهزاده خیمه محبت او برپا کنند و جانا بیگم صبیبه او که در عقد از دواج شاهزاده و انیال و شاگرد بهشید پدر خود است باید ر یک جا بسر برد و جمیع از مردم معتبر بر در خانه او پاس دارند بعد از آنکه جمیع را بحسب ضبط اموال بردایره او فرستادند و خواستند که نفیم نام غلام او را که از عهد با س دولت او بود و شجاعت را با کار دانی جمع داشت تا مقید سازند او را بیکان خود را بدست دیگری نداد و پای سیمت افشوده با پسر و چندی از نوکران داد مردی داده جان فدا آید نمود و در خلال این احوال فضل خان دیوان شاهجهان که در سجا پور مانده بود بدرگاه و الا شتافته دولت زمین بوس دریافت و مشمول عواطف خسروانه گردید و تقارن این خیر خبر آرائی شاهزادگان با بهر گز رسید شرح ایراد استان انگه چون سلطان پرویز و مهابت خان بجواله آباد رسیدند عبدالله خان دست از محاصره قلعه باز داشت و بجو سی مراجعت نموده در یاخان با فوب شاهزاده استحکام داده بود و کشتیها را بجانب خود کشیده روزی چند عبور تو قف افتاد و شاهزاده پرویز و مهابتخان در کنار آب مذکور معسکر آراستند و در یاخان ضبط گذر بایم نمود تا آنکه پنداران پس که در ان حد و اعتباری دارند سی منزل کشتی از اطراف بدست آورده چند گروه بالاس آب لدری برسانیده را به سیری کردند تا در یاخان آگاهیه یافته بدافعه و مقابله پردازد لشکر بادشاهی از آب گذشت لا علاج در یاخان مانع در توقف کرده پس چون پور شافت و عبدالله خان و راجه بهیم نیز با شاهزاده بطرف جو پور روان شدند و اتساضت بصوب بنارس کردند شاهجهان پرویز و گیان حرم را بقلعه فلک اساس رهناس فرستاده خود بطرف بنارس حرکت نمود و عبدالله خان و راجه بهیم و در یاخان بشکر پیوستند شاهجهان به بنارس رسیده از آب گنگ گذشت و در آب لونس اقامت نمود شاهزاده پرویز و مهابت خان به مدینه رسیدند و آقا محمد زمان لهرانی را با طایفه آنجا گذاشته از آب گنگ گذشتند و خواستند که از آب لونس عبور نمایند بیرم بیگ مخاطب

بخان دوران بفرموده شاه جان از آب گنگ بگذشت و در سه باقا محمد زمان آورد و محمد زمان بجهی شتافت بعد از چهار روز
 خاندوران باغ و در سو فور در رسید آقا محمد زمان باستقبال شتافت دوران بحر که دستبرد می عظیم و کاری شگرت کرد و خاندوران بعد از
 بهزیمت سپاه خود در رزنگاه توقف نموده تنها بهر طرف می تاخت و می کوشید تا بقتل رسید سر او را بدرگاه شاه هزاره پرویز فرستادند
 و از آنجا بر نیزه کردند در رستم خان که سابقاً نوکر شاه جهان بود گر خیمه بشا هزاره پرویز پیوسته بود گفت خوب شد که حرام خور بقتل
 رسید جهانگیر قلیخان پسر عظیم خان حاضر بود گفت او را حرام خور و باغی نتوان گفت از و حلال نکند و نباشد که در راه صاحب
 حسان داده و ازین بیشتر چه توان کرد و بنگه یک که اکنون نیز سرش از همه سرها بلندتر است بالجله بعد از واقعه خاندوران شاه هزاره
 پرویز عظیم شاه جهان شد و آقا محمد زمان را از شاه باز داشت و بعد ازین واقعه شاه جهان با سرداران سپاه کنگاش نمود اکثر و قویان
 در خان که اصلاً راضی باین نمی شد و بعضی می رسانید که چون لشکر
 شکر بادشاهی قریب چهل هزار سوار موجود است و لشکر شاهان زوکیان
 ن و صلاح دوران است که لشکر جهانگیری در همین سرزمین گذاشته خود
 انو به انصوب شتافته نزدیک رسد بطرف دکن متوجه شویم تاگزیر لشکر
 اسند کرد و اگر صلح صورت ندهد و دوران زمان بمقتضای
 باه از کمال خیمه در جل
 غزیمت پا در رکاب آورده ترتیب
 بهراول (جهه بهیم و بر دست راست) و در
 و در التمش شجاعت خان و شیر و در
 حال شاه هزاره پرویز و مهابت
 طرف لشکر شاه جهان را فردا کردند
 توپ انداخته باشد از غرایب اتفاق
 و بهراول فوج شاه جهان بسیار شد بهراول لشکر بادشاهی
 نیاورده را بهزیمت سپردند و توپ خانه بتصرف مردم بادشاهی
 این حال در یا خان افغان که در دست

راست ہراول بود بے جنگ راہ فرسپرد و از برگشتن او فوج دست چپ ہراول نیز دیران گردید تا گزیر راجہ بھیم کثرت مخالفت خود را بنظر اعتبار درینا درودہ بامعدو سے از راجپوتان قدیمی خویش توسن بہمت برانگیزد بر قصب لشکر بادشاہ رسیدہ بہ شمشیر آبدار کارزار نمود و جتا جوت نامی فیل کہ در پیش بود بر ختم تیر و تفنگ از پا افتاد و آن شیر بیشہ جرات و جلاوت باراجپوتان جان نثار پائے مردانگی قایم کردہ آثار شجاعت و تہور ظاہر ساخت جوانان چیدہ و سپاہیان جنگیہ کہ بر گرد پیش سلطان پرویز و مہابت خان ایستادہ بودند از اطراف و جوانب هجوم آوردہ آن یکہ تاز را بہ تیغ بیدریغ بجاک ہلاک می انداختند و تار مٹی داشت کارزار کرد و جان نثار شد و بھیم را تھور و پیر تھی راج دا کھراج را تھور با چند سے از تھوران روم دوست در عرصہ کارزار زخمی اقتادند و از کشتہ شدن راجہ بھیم و برہم خویش فوج ہراول شجاعت خان کہ رفیق فوج التمش بود نیز منہزم شد و شیر خواجہ کہ سردار این فوج بود قہم بر جاداشتہ مقتول گردید چون ہراول التمش از پیش برخاست و جنگ بقول رسید فوج جرنغار کہ سرکردہ آن نصرت اخلا بود تابینا و رودہ طرح داد و شاہجہان بعد اللہ خان کہ در جرنغار بود و جمعے از سپاہ کہ مجموع بہ پانصد سپاہی کشت بہ تھل استوار کردہ دلاوران را ترغیب و تحریض می نمود تا آنکہ اکثرے کشتہ و زخمی شدند غیر از فیلان علم و توغ و تورخانہ خاصہ و عبداللہ خان کہ بجانب دست رست بانڈک فاصلہ ایستادہ بود چیزے بنظر در نمی آمد درین وقت کچلتہ خاصہ رسید و از جبل اسمہ ذات مقدس راجبت مصلحتی محافظت نمود و شیخ تاج الدین را کہ از خلفاء خواجہ باقی است قدس سرہ کہ دران معرکہ ہمعنان شاہجہان بر رخسارہ خوردہ از بنا گوش سر بر آوردہ درین وقت شاہجہان پورہ را نزد عبداللہ خان فرستاد و پیغام کرد کہ کار بجائے نازک رسیدہ مناسب حال و ملائم شان ما این ست کہ بامعدو سے کہ ہمراہ ماندہ اند توکل بکرم الہی نمودہ بقلب لشکر بادشاہی بتا زیم تا انچہ رقمزدہ کلک تقدیر است بطور سد عبداللہ خان خود نزدیک رفتہ گفت کار از ان گذشتہ کہ بر تاخت و تہر و اثر سے مترتب گرد و این دست و پا زدن محض بیہودہ و بیفائدہ است سلاطین سلف چون امیر تیمور صاحب قران و حضرت بابر بادشاہ و بھینین اکثر صاحبان داعیہ را در مبادی سعی و تلاش مکرر چنین وقایع اتفاق افتادہ و دران حالت صعب ضبط احوال فرمودہ عنان انہا را زار منقط ساختہ بدو بشین کامی قرار دادہ لہذا بدولتی رسیدہ اند و جمعی از فدویان کہ در رکاب سعادت حاضر بودند تا خانہ دست بر جلو انداختہ سام آبے از عرصہ کارزار بر آوردند و لشکر بادشاہی بہ اردو سے شاہی درآمد و در ضبط اموال و اسباب پرداختند و این قدر را غنیمت شمرودہ بتعاقب

نوشته باندہ اسے درگاہ فرستاد کہ از غلامان درگاہ ام نسبت بنگان آغخاب دارم و سبے ادبی از من بطور نیامده بچہ تقصیر و کد ام
کنندہ در مقام خرابی و استیصال من در آمدہ اند و بہ تکلیف عادل خان و بہ تحریک ملا محمد بر سر من می آیند میان من و عادل خان
بر سر ملی کہ در زمان سابق بہ نظام الملک متعلق بود و الحال او متصرف گشتہ نزاع است اگر او از بندہ ہاست من نیز از غلامانم
مرا با او و او را با من و اگر نداشتہ ہرچہ در مشیت حق است بطور آید آنها با من حرف و التفات نفرمودہ کوچ بر کوچ متوجہ
آلغوب گردیدند ہرچہ عنبر بالبحاج و زاری افزود ایشان بیشتر شدت ظاہر ساختند ناگزیر از ظاہر بجای پور برخاستہ بجد و
ملک خود پیوست و بعد از نزدیک رسیدن افواج عنبر دفع الوقت و مدارا نمودہ روزی گذرانند سعی در ان داشت کہ کار
بجنگ رسد و ملا محمد با مر اسے بادشاہی سر در دنبال دادہ فرستاد ہر چند سر آمد از اسے مدارا می نمود چل بر عجز و
زبونی او کردہ در شدت می افزودند و چون کار بر وتنگ آمد و اسے در اسے گیر گشت ناگزیر در روز اسے کہ مردم بادشاہی
غافل بودند و سے دانستند کہ جنگ نمی کند ترکما از دور نمایان اسے دیدند کہ ترک جنگ نمودہ بر آمدہ اند و می خواہند
کہ گریختہ بروند درین وقت بر مردم عادل خان ریختند و میان مردم جنگ سخت در پیوست و بحسب تقدیر ملا محمد کہ
سوار لشکر بود کشتہ شد ازین بہت سپاہ عادل خان از سر رشتہ انعام سیخنے کشت و جادو و اسے و او داجی رام دست
بکار بنزدند و راہ فرار سپو و ند عنبر ناگاہی کا خود کرد و شکست عظیم بر لشکر عادل خان واقع شد و اخاص خان و غیس
بہت و پنج نفر از سران سپاہ عادل خان کہ مدار دولت او بر آنہا بود گرفتار شدند و از ان گروہ فرہاد خان را کہ اسے چون دادہ
از سر چشمہ تیغ سیراب ساخت و دیگران را محبوس گردانید و اسے دست ہی لشکر خان و میرزا منوچہر و عقیدت خان گرفتار
شدند و خنجر خان گرم و گیر خود را با حمد نگر رسانید اسے پر داخت و جان سپار خان نیز برگشتہ بہ بہر کہ در جا گیر او بود رفتہ
حصار بر سر اسفند و ساخت و جمعے دیگر کہ از ان در طہ ہلاک بر آمدند بعضے خود را با حمد نگر رسانیدند و گروہے بہ بہان پور
شتافتند و چون عنبر بمراد خویش کامیاب گردید و انچہ بدید و نگذشتہ بود بر عمدہ بطور جلوہ گیری نمود اسیران سرخچہ تقدیر را
مسلسل و محبوس بدولت آباد فرستاد و خود با حمد نگر رفتہ بمحاصرہ پرداخت ایملن ہر چند سعی نمود کارے از پیش رفت
ناکام جمعے را بر دور قلعہ گذاشتہ بجانب بہر عنان عزیمت معطوب داشت عادل خان باز متحصن شد و عنبر تمام ملک
اورا تاحدود متعلقہ بادشاہے کہ در مالک متصرف گشتہ جمیت نیک فراہم آوردہ قلعہ شوالا پور را کہ پیوستہ میان
نظام الملک و عادل خان بر سر آذر اع می بود محاصرہ کرد و یا قوت خان را با فوج عظیم بر سر بہان پور فرستاد و توپ ملک

مطرد و ازل و ابد ساخته عبد الله خان سپه جوان ادرالقتل رسانید و شاهزاده پرویز صوبه بنگاله را بجای گیر مهابت خان و سپهش بنخواه
فرموده عنان معاودت معطوف داشت و حکم بزمینداران بنگاله شد که داراب را که در قبل داشتند دست تعرض از و کوتاه داشت
روانه ملازمت سازند و او آمده مهابت خان را وید و چون خبر آمدن داراب بعرض اشرف اقدس رسید مهابت خان فرمان شد
که در زنده داشتن آن بے سعادت چه مصلحت باید که برسیدن فرمان گیتی مطاع سران سرگشته بادیه ضلالت و گمراهی را بدرگاه
عدالت پناه روانه سازد بالجمله مهابت خان بموجب حکم عمل نموده سرش را از تن جدا ساخته بدرگاه فرستاد و درین هنگام
خانزاد خان را خلعت خاصه و خنجر مرصع با پهل کتاره و اسب خاصه محبت فرموده بصاحب صوبگی بنگاله فرستاد و مقارن
آن فرمان جهان مطاع بطلب عبد الرحیم کمیش ازین خطاب خانخانانی داشت نهاد گشت و چون در صوبه دکن مشورتش عظیم
دست داد و جمعی از اعیان لشکر اسیر سر نیجه تقدیر گشته و قلعه دولت آباد مجبوس ماندند شاه جهان از ملک بنگاله بصوب ملک دکن
عنان انعطاف تاملت ناگزیر مخلص خان بر جناب استعجال نزد شاهزاده پرویز ستوری یافت که سزاواری نموده ایشان را
بامراسه عظام روانه دکن سازد و درین اقامه خان را از تفریق مقرب خان بجکومت و حراست اگر خلعت اختیار بخشیدند و
درین تاریخ عرض داشت اسد خان بخشی دکن از برهان پور رسید و شته بود که یاقوت خان حبشی با ده هزار سوار موجود بمکه پور
که از شهر بیست کرده مسافت است رسیده و سر بلند رای از شته بریده صد آن دارد که جنگ اندازد فرمان تباکید تمام صادر
شد که زنها را رسیدن ملک و مدد و حوصله بکار برده نیز جلوتی نکلند و با استحکام رها برداخته در شهر محسن گزیند و راوا ساطعند
سنه هزار و سی و هجری ارتفاع رایت اقبال آیت بدستور معهود بجانب کشید و راجا احمده دوازده قاسمی که در ابتدا سوار اقبال
بظهور آمد آنکه شاه جهان بولایت دکن رسیده و متعجب از آن شده بود و چون بپیدا شد و خواهی ایشان فوجی بسد کرد و گئی
یاقوت خان بجوای برهان پور فرستاده که بتاخت و تاراج پردازد و بشاه جهان نوشت که بزود سواران صوب حرکت
نمایند شاه جهان بدان سمت توجه نموده دیول گانورا تخیم ساخت و به الله خان و محمد تقی خان شاه قلی خان را بفوجی تعیین
نمود که باتفاق یاقوت خان برهان پور را محاصره نموده بلوا قلعه گیری پردازند و متاتب آنها خود نیز متوجه شد و درالبلاغ
که در سواد شهر واقع است فرود آمد و اورتن و دیگر بنده را با و شاه که در قاهره بودند در استحکام شهر و حصار شرائط تمام
دوازدهم کار آگهی بتقدیم رسانیده متحصن گشتند و شاه در آن روز که از یک طیف عبد الله خان و از جانب دیگر شاه قلی خان
بقلعه بچسبند قضا را در طر فی که عبد الله خان بود غایب بودم آورد و جنگ صعب پیوست و شاه قلی خان با فدائی خان جان جهان

دیوار قلعه را شکسته غنیمت مقابل خود ابرداشته بجهار در آمد و سر بلند را به جمعی از مردم کار کرده خود را برابر عبداللہ خان گذاشته خود بر سر شاه قلی خان باخت و چون اکثری از نوکران زربنده در کوچه و بازار متفرق شده بودند شاه قلی خان با مدد دی در میدان پیش ارک پاسی همت افشوده بدافع و مقابله پرداخت تا آنکه چندی از بندها به باد شاهی که با او بود بقتل رسیدند ناگزیر به ارک در آمده در قلعه را بست و سر بلند را به محاصره نموده کار بر بستن ساخت شاه قلی خان از روی انتظار قول گرفته اورا دید چون این خبر به شاه جهان رسید مرتبه دیگر افواج ترتیب داده حکم پورش فرمودند و هر چند مبارز خان و جان سپار و دلیران عرصه کارزار شراط سعی و کوشش بجا آوردند اثری بران مترتب نگشت و از مردم روشناس شاه بیگ خان و سران از خان و سید شاه محمد نقد حیات در باختند و بار سیم خود سوار شده حکم پورش نمود و از اطراف بهادران زرم آرا و دلیران قلعه کشتار قدم حرات و جلالت پیش نهاده کارنامه های شجاعت ظاهر ساختند و از اعیان اهل قلعه بودند خان بلجی از برادران و بابا میرک و امام و لشکران و بسیاری از راجپوتان و راورتن علت تیغ انتقام شدند درین وقت که کار بر متحصنان بدشواری کشیده بود قضا را تیر تشنگی بگردن سید جعفر رسیده پوست مال گذشت و او را خطاب کرده برگشت و از عنان تافتن او تمام دکنیان سر اسیمه راه فرار سپرده بسیار از بیدلان را با خود بردند و مقارن این حال خبر آمد که شاهزاده پرویز و مهابت خان خانان سپه سالار را بشکر باد شاهی از بنگاله معاودت نموده بدریاسه زبده رسیده اند. شاه جهان بوجع آباد بالا گھاٹ مراجعت نمود و درین وقت بر سران از شاه جهان جدائی اختیار نموده در موضع اندوختن نشست و متذکر آن نصرت خان جدائی گزیده نزد نظام الملک شتافت و کراوشد از سوانح سپری شدن روزگار و خبر میرزا کوکلتاش است پدر او از آدمی زراوگان غزنین است و مادرش حضرت عرش آشیانی را شیر داده بود و آنحضرت پاس داشت. ایشان داشته میرزا عزیز را بزرگترین امر ساخته بودند و از دو فرزندانش بارها به عجیب می کشیدند و در علم سیر و فن تاریخ آحضرت تمام داشت و در تحریر و تقریر به نظیر بود نستعلیق خوب می نوشت شاگرد میرزا به تقریر ملا میر علیست باقی از باب استعداد در ریختن علم او از دست استادان مشهور هیچ کی ندارد و در مدعا نویسی بدوالت داشت لیکن از عربت ساده بود و در لطیفه گوئی به مثل و شعر همواری می گفت این رباعی از داروات است

رباعی

عشق آمد و از جنون بر دستم زد	و از دستم زد
آزاد ز بند دین و دانش گشتم	تا سلسله زلف کسی بستم کرد

جریده متوجه حضور والا گردد و شما با سائر اماران بر بان پور توقف نمایند چون خاطر فیض مظاہر از سیر و سکار عرصہ دلپذیر کشمیر و تخت
بنابران بتایخ نوزدھم محرم الحرام سنہ ہزاروسی و پنج ہجری رایات عالیات بصوب لاہور ارتقاء یافت پیش ازین مکرر
بعض رسیدہ بود کہ در کوہ پیر پخال جانور سے می باشد مشہور ہماے و مردم آن سر زمین می گویند کہ طعمہ اش استخوان ریزہ
است و پیوستہ بروے ہوا پرواز کنندگان مشاہدہ می افتد و شستہ کم و بیش می باشد چون خاطر اشرف اقدس تحقیق این
مقدمات توجہ مفراطہ دار حکم شد کہ از قراولان ہر کس بتفنگ زدہ بحضور بیار دہزار روپیہ انعام بیا بدقتضای اجمال حسان
قراول بہ بندوق زدہ بحضور اشرف آوردہ چون زخم بپایش رسیدہ بود ز ندہ و تندرست بنظر اشرف درآمد فرمودند چنیہ دان
آن را ملاحظہ نمایند تا خورش او معلوم شود چنیہ دان را شگافند از حوصلہ اش استخوان ریزہ برآمد و مردم کوہستان معروض
داشتند کہ مدار خوراک این بر استخوان ریزہ ہماست و ہمیشہ بروے ہوا پرواز کنندگان چشم بر زمین دارد ہر جا کہ استخوانی بنظرش
در آید بہ نزل خود گرفتہ بلندی شود و از انجا بر زمین بہ سنگ می اندازد تا بشکند و ریزہ شود آنگاہ میچیند و میخورد و درین صورت
غالب ظن آنکہ ہماے مشہور ہین است

ہمای بر ہمہ مرغان ازان شرف دارد	کہ استخوان خورد و طاہری نیاز دارد
---------------------------------	-----------------------------------

سرفروش بکل می مانند لیکن سرکل مرغ پر ندارد و این پر ہماے سببہ دارد و در حضور وزن فرمودند چار صد و پانزدہ تولہ
کہ یک ہزار سی و ہفت و نیم مثقال می باشد بوزن برآمد و نواحی لاہور ابوطالب پسر آصف خان بدولت زمین بوسی
افتخار اندوخت و شب مبارک شنبہ سلخ ماہ نور در راعت مسعود بہ لاہور نزول اقبال اتفاق افتاد و یک لک روپیہ
بعبدالرحیم خان خانان انعام مرحمت شد و درین تاریخ آقا محمدی شاہ عباس شرف سجد حاصل نمودہ مکتوب محبت
اسلوب شاہ را با تحف و ہدایا کہ یکدست شاہین سفید از انجملہ بود بنظر مقدس گذاریند و از غرائب آنکہ شاہ ہزردہ داد و بخش
شیر ز پیشکش کرد کہ باز الفت گرفتہ در یک قفس می باشد بہ این بزنہایت محبت و الفت ظاہری سازد بدستور سے کہ
حیوانات جفت می شوند بزرادر آغوش گرفتہ حرکت می کنند حکم دند کہ آن بزرانحفی داشتند فریاد و اضطراب بسیار
ظاہر ساخت آنگاہ فرمودند کہ بزدیگر بہان زدہ و ترکیب دران قفس در آوردند اول آن را بوی کرد و بعد ازان کمرش
بدان گرفتہ شکست فرمودند کہ میشی در آوردند فی الزہم دریدہ خوردہ این بزرانزدیک آوردند الفت و مہربانی
بدستور سابق ظاہر ساختہ بر پشت افتاد و بزرابر روی سینہ خود گرفتہ دھان

مشاهده نشده که دهان جفت خود را بوسه درینولا فاضل خان را بخدمت دیوانی صوبه دکن سرفراز ساخته منصب هزار و پانصدی و هزار و پانصد سوار عنایت نموده خلعت واسپ و فیل مرحمت فرمودند و بهر سه و دو نفر از امرایان آن صوبه خلعت مصحوب او فرستادند و چون مهابت خان فیلانیکه در صوبه بنگاله و غیره بدست آورده بود تا حال بدرگاه والا فرستاده بود مبلغهای کلی از مطالبه سرکار بر بزمه او بود و نیز از محال جاگیر بند با سه درگاه در وقت تغییر و تبدیل مبلغها متصرف گشته بود بنا بر آن حکم شد که عرب دست غیب نریشار الیه رفته فیلانی که پیش او فراهم آمده بدرگاه بیار و مطالبات حساب را از او باز یافت نموده بخدمت شتابد اگر او را جوانی و حسابی خرد پسند باشد بدرگاه آمده بدینان عظام مفروغ سپارد و مقارن این حال عرض داشت فدائی خان رسید که مهابت خان از خدمت شاهزاده پرویز مستعفی یافته بصوب بنگاله شتافت و خاجانان از گجرات آمده شاهزاده پرویز را ملازمت نمود و هم درینولا عرض داشت خان جهان رسیده نوشته بود که عبدالله خان از خدمت شاهجهان جدا شده این فدوی را شفیع جراحم خویش ساخته کتابتی مبدی بر آنها رسانست و خجالت ارسال داشته با عتقاد کرم بخشیش آنحضرت نوشته او را بجنس بدرگاه فرستاده ام امید از مراحم بیکران خیانت که رقم عفو بر جرائد جراحم او کشیده باین موهبت عظمی در امثال و اقربان سرفراز و ممتاز گردانند و جواب او فرمان شد

این درگاه اورگ از خدمتی نیست

ملتمس او بجز اجابت مقرون گشت درین تاریخ در این شهر شاهزاده وانیال از خدمت شاهجهان جدا شده بملازمت شتافت قبل ازین هوشنگ برادر حسن و او نیز بپوش سوار و بهر گشته بود درینولا و نیز بر بنمونی تخت خود در بقعی آستان رسانید و با نزل مراحم و نوازش شوس در این شهر فرستاد آنها تسلیم نسبت خویش که با عتقاد کرم بخشین چقا سگورکان گویند فرموده بهار با نواز صبیح خود را به طور و بهر گشته بود و بیکر و به سلطان خسرو را به هوشنگ نسبت کردند درین وقت معتمد خان بخدمت نجشیکه بختصاص یافت و در این شهر بهر گشته بود و در خاطر قدسی مظاہر سیر می کرد و تباریخ به مقدم اسفند از دهنه هزاروسی و بهر گشته بود و بیکر و به سلطان خسرو را به هوشنگ نسبت کردند چند روز در مظاہر لاہور مقام و در این شهر بهر گشته بود و بیکر و به سلطان خسرو را به هوشنگ نسبت کردند سرحد او را پیشکش آورد و در این شهر بهر گشته بود و بیکر و به سلطان خسرو را به هوشنگ نسبت کردند شکر این موهبت عظمی که از ما بابت بیکر و به سلطان خسرو را به هوشنگ نسبت کردند

خان خانان فرق عزت برافراخت و خلعت و اسب مرحمت نموده بایالت سرکار قنوج نصرت فرمودند و مقارن این حال تمامی فیلان مہابت خان کہ قبل ازین فرمان طلب شدہ بود بدرگاہ رسیدہ داخل فیلیخانہ بادشاہی شدند و رین روز ہا معروض گردید کہ مہابت خان حبیبہ خود را بنحوا جہ بر خور و از نام بزرگزاوہ نقشبندی نسبت کردہ و چون این وصلت بے اذن و نصرت آن حضرت شدہ بود بر خاطر اشرف گران آمد اورا بجنور اقدس طلبیدہ فرمودند کہ چرا بے دستورے ما دختر چنین عمدہ دولت را گرفتہ جواب پسندیدہ سامان نتوانست نمود و حکم اشرف شلاق بست و در ساخوردہ مجوس گردید و در رین روز ہا میرزا دکنی پسر میرزا رستم صفوی بخطاب شاہنواز خان اختصاص یافت بست و نهم اسفند ملاحد ساحل دریای چناب پور و دو مکتب مسعود آراستگی یافت ۛ

جشن بست و کمین نوروز از جلوس ہمایون

روز سہ شنبہ بست و دوم جہادی الثانی سنہ ہزار و سی و ہجری ہجری قمری ہجرت افروز بہرج حمل تحویل نمود و سال بست و کمین از جلوس مبارک آغاز شد بر ساحل دریای چناب یک روز بلوازم جشن نوروزیے پرداختہ روز دیگر از ان منزل کوچ فرمودند در نیولا آقا محمد المچی شاہ فلک بارگاہ شاہ عباس را نصرت انعطاف ارزانی داشتہ خلعت باختر مرصع ہی ہزار روپیہ با و مرحمت فرمودند و مکتوبے کہ در جواب محبت نامہ شاہی عباس یافتہ بود با گریز مرصع تمام الماس کہ یک لک روپیہ قیمت داشت و کمر خنجر مرصع نفیس نا در بر شمع ارغوان حوالہ او شد و در اوراق باقی فرستادن عرب دست غیب نزد مہاتجان بہمت آوردن فیلان رقمزدہ کلک سواخ بگا رگشتہ و اشارتے بطلب او نیز رفتہ در نیولا بجوالی اردو پیوست بالجمہ طلب او بہ تحریک و کار پردازی آصف خان شدہ بود و پیشینہا و خاطر ایشان آنکہ اورا خوار و بے عزت ساختہ دست تعرض بہ ناموس و جان و مال او در زنند و این مطلب گران را بغایت سبکست پیشہ گرفتند و او برخلاف ایشان با چہار پنج ہزار راجپوت خو خوار یک رنگ یک جہت رہ و اعیان اکثرے را ہمراہ آورد کہ ہر گاہ کار بجان و کار و باستخوان رسد و از ہمہ راہ و از ہمہ جہت مایوس گردد و در پاس عزت و ناموس خود بقدر امکان دست و پا زدہ با اہل و عیال جان نثار شوند ۛ

وقت ضرورت چنانگزیند
دست بگیرد شمشیر تیز

با آنکه از روش آمدن او در مردم حرفهای ناملاک می زد کور می شد آصف خان در نهایت غفلت و سبلی پروائی بسر میبرد چون خبر آمدن او بعرض اقدس رسید نخست پیغام شد که تا مطالبات سرکار باده شاهی را بدیوان اعلیٰ مفروغ نسا زد و عیان بامقتضای عدالت تسلی نماید راه کورنش و ملازمت مسدود است و در باب خواجه بر خور و ارسپه خواجه عمر نقش بندی که مهابت خان دختر خود را با و نسبت نموده و سابقاً مذکور شد که او را نیز چنگ زده بزند ان سپردند حکم شد که انچسره مهابت خان با و داده فطائی خان تحصیل نمودم بخرمانه عامره رساند و چون منزل بکنار بهت واقع بود نواب آصف خان با وجود چنین دشمن قوی باز وے از سر و جان گذشته در نهایت غفلت و عدم احتیاط صاحب و قبله خود یعنی حضرت شاهنشاهی در آن طرف دریا گذاشته خود با عیال و احوال و ائصال و خدم و حشم از راه پل عبور نموده درین روے آب منزل گزید و هم چنین کار خانات از خزانه و قورخانه و غیره حتی که خدمتگاران و بنده های نزدیک در کل از دریا عبور نمودند معتمد خان بخشی و میر توک از آب گذشته شب در پیش خانه بود علی الصبح چون مهابت خان دریافت که کار بناموس و جان او رسیده لا علاج درین وقت که هیچ کس در گرد و پیش حضرت نمانده بود با چهار پنج هزار سوار راجپوت که با آنها قول و عهد نموده بود از منزل خود برآمده نخست بر سر پل رسیده قریب دو هزار سوار بر پل می گذارد که پل را آتش زده اگر کسی اراده آمدن داشته باشد بمداخله و مقابله قلم بر جا دارند و خود متوجه دولخانه می گردند و از در حرم گذشته به پیشخانه معتمد خان رسیده باز پرس احوال نمود معتمد خان به تیر بسته از خیمه برآمد و چون چشمش بر او افتاد از احوال شاهنشاهی استفسار نمود و قریب بعصر راجپوت پیاده با چو شمشیر در دست همراه داشت و از گرد و غبار چهره آدم خوب محسوس نمی شد بر سمت دروازه کلان شتافت و در آن وقت در فضاے دولت خانه معدودے از اهل یتاق و غیره و سه چهار خواجه سراے پیش دروازه ایستاده بودند مهابت خان سواره تا دولت خانه رفته از اسب فرود آمد در آن وقت که پیاده شده بجانب غسل خانه شتافت قریب دو صد راجپوت همراه داشت معتمد خان پیش رفته گفت که این همه گستاخی و بیباکی از ادب و دراست نفسی توقع نماند تا من رفته باشم کورنش و زمین بوس نمایم اصلاً بجواب نه پرداخت و چون بر در غسل خانه رسید ملازمان او تختهای دروازه را که در بانان به احتیاط بسته بودند در هم شکسته بفضاے دولخانه در آمدند جمیع از خواصان که برگرد و پیش آنحضرت سعادت حضور را داشتند شتند از گستاخی او بعرض بایون سلیز

آن حضرت از درون خرگاه برآمده بر پالکی نشستند درین وقت مہابت خان مراسم کورنش بتقدیم رسانیده آنگاہ بر دور
پالکی گردیده معروض داشت کہ چون لقین کردم کہ از آسیب عداوت و دشمنی آصف خان خلاصی و رہائی ممکن نیست و
بأنواع و اقسام خواری و رسوائی کشتہ خواہم شد از روی اضطراب و دلیری نموده خود را در پناہ حضرت انداختم اکنون اگر
مستوجب قتل و سیاست ام و در حضور اشرف سیاست فرمایند درین وقت راجپوتان او فوج مسلح آمدہ در سراپردہ
بادشاہی را فرا گرفتند و در خدمت آنحضرت بجزعرب دست غیب کہ دستیار او بود و میر منصور بدشتی و جواہر خان خواجہ سرا
و بلند خان و خدمت پرست خان و فیروز خان و خدمت خان خواجہ سرا و فصیح خان مجلسی و چہار نفری از خواصاں دیگری حاضر بنود چون آن
بے ادب خاطر اقدس را شورانیدہ بود مزاج اعتدال ہر شست را غیرت در شور داشت و در رتبہ دست بر قبضہ شمشیر رسانیدہ خواستند کہ جہان
از لوث وجود آن میبایک پاک سازند ہر بار میر منصور بدشتی بہ ترکی عرض میکرد کہ وقت مقتضی آن نیست صلاح حال منظور باید داشت و
سزای کردار ناہنجار این تیرہ بخت بد کردار را بایزد داد اگر حوالہ فرمایند تا وقت استیصال او در رسید چون حرف او بفساد
دولت خواہی آراستگی داشت ضبط خود فرمودند و بآنک ز صحت راجپوتان او درون برون و دولخانہ فرو گرفتند چنانچہ
بغیر او و لوگران او کس دیگر بنظر درنی آمد درین وقت آن بے عاقبت عرض کرد کہ ہنگام سواری ست بظاہر معہود و کوی
فرمایند تا این غلام فدوی در خدمت باشد و بر مردم ظاہر شود کہ این جرأت و گستاخی حسب الحکم از من بوقوع آمد . . .
اسپ خود را پیش آوردہ مبالغہ و الحاح بسیار نمود کہ برہین اسد سوار شود غیرت سلطنت رخصت نداد کہ . . .
سواری فرمایند حکم شد کہ اسپ سواری خاصہ را حاضر سازند و بکبہ مبارک چیدن و استعداد سواری خواستند کہ
بدرون محل تشریف برند آن ستیزہ کار را حسی نشدند و آن تیرہ وقت داد کہ اسپ خاصہ را حاضر ساختند و
آنحضرت سوار شدہ دو تیر انداز بیرون دولخانہ تشریف بردند و از آن فیل خود را آوردہ التماس نمود کہ چون وقت شورش
و از دحام است صلاح دولت درین میدان کہ بر فیل نشسته متوجہ شود و شود و آنحضرت بے مبالغہ و مصالحت برہمان
فیل سوار شدند کی از راجپوتان معتمد و راجپوتان فیل در راجست و دیگر راجپوتان حوضہ نشانیدہ بود و درین اثنا
مقرب خان خود را رسانیدہ با ستر خاصہ آمد و در حوضہ تیر انداز آنحضرت نشست ظاہر درین آشوب گاہ
بے تمیزی زخمی بر پیشانی مقرب خان رسید و دست پرست خان خود کہ دستاورد شرب و پیالہ خاصہ در دست داشت خود را
بفیل رسانید و ہر چند راجپوتان را در دست و بازو و رخ انداختند و خواستند کہ او را جابے ندہند و کنارہ حوضہ

حکم فرموده مهر افروخته اند بهمان قرار داد پاسبان عزمیت افشوده درین وقت فدائی خان چون از فتنه پردازی زمانه توقف یافت سوار شده بکنار آب آمده و از آنکه پل را آتش داده بودند و امکان عبور متصور نبود بیتاب شده در تیر باران بلا و تلاطم فتنه با چندین نوکران خویش رو بروی دولتخانه اسپ بدریازده خواست که بشا درسی عبور نماید شش کس از همراهان او بوج قنار فتنه و چندی از تندی آب پایان رویه افتادند و نیم جانی بساحل سلامت رسانیدند و خود با اسپ سوار برآمده حقیقش نمایان کرد و دست اکثری از رفقای او بکار رسید و چهار کس از همراهان او جان نثار شدند و چون دید که کاری از پیش نمی رود و غنیمت زور آور است و بلازمت اشرف نمی تواند رسید عطف عنان نموده از آب گذشت و حضرت شاهنشاهی آنروز و آن شب در منزل شهریار بسر بردند و در شب بیستم فروردی مطابق بیست و نهم جمادی الثانی آصفقان با اتفاق خواجه ابوالحسن و دیگر عمد های دولت قرار بجنگ داده در خدمت مهد علیا نور جهان بیگم از گزری که غازی بیگ مشرف نواره پایاب دیده بود قرار گذشتن داد اتفاقا بدترین گذر با همان بود سه چهار جا از آب عمیق عریض گذشتند و در وقت گذشتن انتظام افواج بر جانماند هر فوجی بطرفی افتاد آصفقان و خواجه ابوالحسن و ارادت خان با عمار بیگم روبروی فوج کلان غنیم که فیضان کاری خود را پیش داده کنار آب را مضبوط ساخته بودند درآمدند و فدائی خان بفاصله یک تیر انداز پایان تر مقابل فوج دیگر از آب گذشت و ابوطالب پسر آصف خان و شیر خواجه و آله یار و بسیاری مردم پایان برد فدائی خان عبور نمودند و هنوز جمعی بکنار پیوسته و بعضی میان آب بودند که افواج غنیم فیضان را پیش رانده حمله آوردند و هنوز آصفخان و خواجه ابوالحسن در میان آب بودند و معتقدان از آب تنگی گذشته بلب آب دویم ایستاده تماشا می نمودند که تقدیر میکرد که سوار و پیده و سپ و شتر در میان دریا درآمده پهلوی بر یکدیگر برزده سعی در گذشتن دارند و در وقت ندیم خواجه سرای بیگم آمده مخاطب ساحت که مهد علیا می آید که اینچه جا به توقف و تامل است پاس بهست پیش نهند که بجز در آمدن شما غنیم منظم گشته راه آوارگی پیش خواهد گرفت از استماع این خطاب و عقاب خواجه ابوالحسن و مستمندان سپان خود را در آب زدند و فوج غنیم و راجو پتان مردم این جانب را پیش انداخته بدریا درآمدند و در عمار بیگم دختر شهریار و صبیبه شاهنواز خان بودند تیر بر بازو و دختر شهریار رسید و بیگم بدست خود بر آورده بیرون انداخت و لبها سها بخون رنگین شد و جواهر خان خواجه سرانظر محل و ندیم خواجه سرای بیگم و خواجه سرای دیگر در پیش فیض جان نثار گردیدند و دوزخ شمشیر بر خواستار ایل بیگم رسید و بعد از آنکه رو به فیض برگشت و دوسه زخم بر چپا بر عقب فیض زدند تا آنکه شمشیر باز پس

به شادری افتادند و بیم غرق شدن بودند تا زیر عطف عنان نمودند و فیصل بیگم بشناوری از آب گذشت و بدو لتخانه بادشاهی
رفته فرود آمدند و چون راجپوتان قصد تمام باین جانب کردند درین وقت آصف خان پیدا شد و از نیرنگی زمانه و پیراد
رفتن رفیقان و شستن نقش بدجله آغاز کرده روانه شد و هر چند حاضران از ایشان نشان خواستند اثری ظاهر نشد
که کدام جانب شتافت و خواجه ابوالحسن گرم را ندانند و از هزل اضطراب اسب بریازد و چون آب عمیق بود و تند می رفت
در وقت شناوری از اسب جدا شد تا قاش زمین را بدو دست محکم گرفته بود تا آنکه غوطه خورد و نفس گیر شد قاش زمین
نگذاشت درین حالت فحشه ملاج کشمیر خود را رسانیده خواجه را بر آورد و فدائی خان با جمعی از نوکران خود و چندی
از بندها به بادشاهی که دوستی و آشنائی با او داشتند از آب گذشته با فوجی که در مقابل او بود چپقلش کرد و غنیم خود را
برداشته تا خانه شهریار که حضرت شاهنشاهی در آنجا تشریف داشتند خود را رسانید و چون درون سرای پرده از سوار و
پیاده مالامال بود بر سر در ایستاده به تیر اندازی پرداخت چنانچه تیرهای او اکثر در محن و دلقخانه نزدیک آن حضرت می رسید
و مخلص خان در پیش تخت ایستاده بود با جملہ فدائی خان زمانه ممتد ایستاده تلاش می کرد و از همراهان او سید مظفر که از
جوانان کار طلب کار دیده فدوی بود و عطار الله نام خویش فدوی خان بدو یافت سعادت شهادت حیات جاوید یافتند
و سید عبد الغفور بخاری که از جوانان شجاع است زخم کاری برداشت و چهار زخم با اسب سواری فدائی خان رسید و چون
در یافت که کاری از پیش نمی رود و بنده مت نمی تواند رسید عطف عنان نموده از اردو برآمد و بطرف بالای آب شتافت و روز دیگر
از آب گذشته به تناس نزد فرزند ان خود رفت و از آنجا عیال را برداشته بگرچاک ٹنڈیہ رخت سلامت کشید بدرخش نام
زمیندار پرگنه که کو را بدو رابطه قدیم داشت فرزندان را و از آنجا گذشته و خاطر از آنجا بجا و پخته جریده بجانب هندوستان
شتافت و شیر خواجه و آله و ردی خان قراول باشی و آله یا ریسر اقتار خان هر کدام بطرفی رفتند و آصف خان چون نهست
که از دست مهابت خان خلاصی ممکن نیست با سپهر خود ابوطالب و دو صد و سه صد سوار مفلوک از بارگیر و اهل خدمت بجانب
قلعه اٹک که در تیول او بود رفت و چون به رهناس رسید از ارادت خان خبر یافت که در گوشه فرود آمده کسان خود را
فرستاده به بالغه بسیار نزد خود طلبید لیکن هر چند را کرد او بهر اسی آصف خان را غنی نشد و آصف خان قلعه اٹک رفته تحصن
گشت و ارادت خان برگشته بار و آورده بی از ان خود ابوالحسن بعد از سوگند اطمینان خاطر بخشیده مهابت خان را دید و نوشته
بنام ارادت خان و معتد خان مشتمل بر سوگند غلیظ و بی خط برگرفت که گزند جا

از بعزت و ناموس نرساند آنگاه ایشان

را همراه برده ملاقات داد و درین روز عبدالصمد نواسه شیخ چاند پنجم را که باصف خان را بطه قوی داشت و الحق جوان مستعد و بشااست
آشنائی او در حضور خود قتل رسانید متعارن این حال شاه خواجه الپچی نذر محمد خان والی بلخ بدرگاه والارسیده ملازمت نمود و بعد
از ادای کورنش نسیم و آدابے که درین دولت معمول است کتابت نذر محمد خان که مشتمل بر اظهار اخلاص و نیازمندی بود
با تحف و هدایای آن ملک گذرانیده آنگاه پیشکش خود را بنظر در آورند و سوغاتهای نذر محمد خان از اسپ و غلام ترکی
و غیره موافق پنجاه هزار روپیہ قیمت شد و عجلایه الوقت سی هزار روپیہ انعام یافت پیش ازین نگاشته کلمک و قانع نگاشته
که چون آصف خان بیچ وجه از مهابت خان امین نبود به قلعه انک که در جاگیر او رفته تحصین جست و همگی دو صد و پنجاه کس از سوار
و پیاده با او همراه بودند مهابت خان چندی از احدیان بادشاهی و ملازمان او و وزینداران آن نواحی را بسر کردنی بهرند
نام سپهر خود و شاه قلی فرستاد که گرم و گیر اشتهافت به محاصره قلعه برد از نذر محمد خان و رانجا رسیده قلعه را بدست آوردند و
آصف خان عنان به قضا سپرد و فرستاد و پای مهابت خان به عهد و سوگند آرام بخش خاطر متوحش او گشته حقیقت
مهابت خان نوشتند و چون موکب گیهان شکوه در راه نام عبور نمود مهابت خان از حضرت رخصت حاصل
نموده قلعه انک رفت و آصف خان را با ابوطالب و سیل الله ولد میر میران مقید و مجوس ساخت و قلعه را
بملازمان خود سپرد و در بهین اثنای عبدالخالق برادر زاده خواجه شمس الدین محمد خواتی را که از مصاحبان بخصوصان
آصف خان بود با محمد تقی بخشی شاهجهان که در محاصره بر پا پور بدست افتاده بود به تیغ بیابکی آواره صحرا سے عدم
نگردانید و ملا میر محمد قنودیرا که بسبب اغوزی نزد آصف خان بود رفیقیکه او را زنجیر کرده بحسب اتفاق زنجیر حلقه دارد
پای او کرد و چنانچه باید استحکام ندادند باندک حرکت آری پای او برآمد ایلا مقدمه حل بر افسونگری و ساحری او کرد
او حافظ قرآن مجید بود و پیوسته بتلاوت اشتغال داشت و بهای او بتلاوت متحرک بود ازین حرکت لب یقین کرد
که مراد علای بدمی کند و از غلبه و سواوس و فرط توهم آن مظلوم را به تیغ ستم شهید ساخت ملا محمد با فضائل صوری و کتب
و کمالات بزیور صلح و پرهنر کاری آراستگی داشت افسوس که نفاق میاک قدحین مردی نشاخت و بهیود ضائع ساخت
و چون بنواسه جلال آباد و نزول اردوی گیهان پوی اتفاق افتاد جمعی از فراس آمده ملازمت نمودند اکنون مجسمه از
معتقدات و رسوم که به این اشیان در
است بته صورت آدمی از طلا

یا باشو بر نما سازگار و اگر خواهند که بخانه دوستی یا خویشی بروند از بالاس بام یک دیگر تردد می کنند و حصار شهر را جز یک در
نمی باشد و غیر از خوک و ماهی و مرغ و دیگر همه گوشت می خورند و حلال دارند می گویند که از قوم ما هر کس که ماهی خورد البته
کور شده و گوشت را بخنی کرده می خورد و لباس سرخ را دوست می دارند و مرده خود را لباس پوشانیده و مسلح
ساخته با صراحی و پیاله و شراب در گور می گذارند و سوگند ایشان این است که کله آهورا یا بزرادر آتش می زنند و باز آنرا
از انجا برداشته بر درخت می گذارند و می گویند که هر کس از ما این سوگند را بدو غ خورده البته بهلا می مبتلا شده و اگر
پدر زن پسر خود را خوشش کند بگیرد و پسر در آن باب مضائقه نمی نماید حضرت شاهنشاهی فرمودند که هر چه دل شما
از چیز باه هندوستان خواهش داشته باشد بخواست نماید اسپ و شمشیر و نقد و سرو پا به سرخ التماس کردند
و کامیاب مراد گشتند و درین اثنا جنگ سنگی پسر راجه با سوار دو کوه گیهان شکوه فرار نموده بکوهستان شمالی لاهور که طین
اورت شتافت و مقارن این حال صادق خان بایالت صوبه پنجاب رخصت یافت و حکم شد که تنبیه و تادیب جنگی نماید و
حضرت شاهنشاهی منزل بمنزل به نشاط لشکر پرورداخته روز یکشنبه بیست و یکم دی بهشت در ساعت مسعود داخل شهر
کابل شدند و درین روز بر فیل نشسته شادمان از میان شهر آرا که نزدیک قلعه کابل واقع است
نزول اجلال فرمودند و در جمعه غره خور داد بر وضه منوره حضرت مردوس مکانی تشریف برده و لازم نیاز مندی تقدیم
رسانیده از باطن قدسی موطن آن حضرت استمداد هست نمودند و همچنین به زیارت میرزا هندال و غم بزرگوار خود
میرزا محمد حکیم تبرک حبه از حضرت حق سبحانه تعالی التماس آمرزش ایشان فرمودند از غرائب اتفاقات که از نهاد خدای
تقدیر بر منصفه ظهور پر تو افکند پاداش کردار زشت هایت خان است تفصیل این اجمال آنکه چون آن جرأت و گستاخی در کنار
آب بهت از و ظهور آمد و امرای بچو صله با سپاه از غفلت خویش خجلت زده خاوند خویش گشتند و امری که در خلیه بیچکس خطور
نکرده بود چهره پر و از ظهور گشت راجپوتان ادبنا بر تسلط و اقتدار می که بحسب اتفاق روسی نموده بود خود سرو مغرور گشته
دست تعدی و تجاوز بر رعایا و زیرستان دراز کرده بیچکس را موجودی شمرند تا آنکه روزگار برگشت و دست قتنه
آتش بخرمن بستی آن خود سران زد و با آنکه در حاکم که از لشکار گاهای مقرری کابل است رفته اسپان خود
بچراگذاشته بودند چون چکله را بجهت لشکار ساختن جمع کردند و از آنجا که از آنها مانع آمده کار
بدرستی گذرانید و راجپوتان بیجا با آن بیچاره را در میان راه کشته و برادران او و احدیان دیگر

بدرگاه رفته استغاثه و دادخواهی نمودند حکم شد که اگر او را شناخته می باشند نام و نشان او معروض دارند تا بجزایر شرف طلبد و
 باز پرس فرماییم و بعد از اثبات خون بسزای احدیان را باین حکم تسلی نگشته برگشتند را چو تان نیز قریب با آنها فرود
 آمده بودند روز دیگر احدیان مستعد رزم و پیکار شده همه یکجا جهت و یکبار رو بر سر دایره را چو تان آمدند چون احدیان
 تیر انداز و توپچی بودند با نذک زد و غوری را به پوت بسیار کشته شد و چند سوار که مهابت خان از فرزندانش خفقی گرامی
 می دید علف تیغ انتقام گردیدند تخمیناً هشتصد و نهصد را چو تان بقتل رسیده باشند و احشام کابل و هزار جات سرجا
 را چو تان را در اطراف و لواحق یافته اند از کابل بفرار گشتند و باین طریق قریب بیایند را چو تان
 که بیشتر از سواران قوم بودند و شجاعت و مردانگی اشتهار داشتند در وقت رفتن و مهابت خان از شنیدن این
 خبر سراسیمه و مضطرب سوار شده یکبار نوکران خود شافت و بر ایشان راه نقش را طور دیگر دیده از بیم و هراس که می داد
 و برین آشوب کشته شود برگشته خود را در پناه دولت خانه انداخت و بالتاس او جیشیان و کو توال خان و جمال خان و حسن
 حکم شد تا این فتنه را فرود نشاندند و دیگر بعضی رسید که باعث جنگ و نادره فساد بدیع الزمان خویش خواجه ابوالحسن و
 خواجه قاسم برادر اوست هر دو را بجنور طلبیده باز پرس فرمودند جوابی که تسلی او شود سامان نیارستند کرد چون
 کس بسیار از تیر و تفنگ بقتل رسیده بودند ناگزیر مراعات خاطر او از لوازم شمرده تا مبرده بار ابوالحسن حواله کردند و
 او در نهایت خواری و رسوائی سر و پا برهنه بخانه خود برده مقید ساخت و آنچه در بساط آنها بود تمام متصرف شد و ریولا
 بحرین رسید که عنبر حبشی در سن هشتاد سالگی با جل طبعی و رگدشت عنبره و فن سپاهگری و سرداری و ضوابطات دیرمدیل
 و نظیر داشت او باش آن ملک را چنانچه باید ضبط کرده بود تا آخر عمر روزگار بغزت بسر برد و در هیچ تاریخی بنظر در نیامده
 که غلام حبشی بمرتب او رسیده باشد و درین ایام سید بهبه حاکم دہلی بموجب نوشته مهابت خان عبدالرحیم خانخانا را که
 متوجه جاگیر خود بود برگردانیده بلا هو و فرستاد و ریولا خبر رسید که شاهزاده باس و الا نژاد سلطان دارا شکوه و سلطان
 او رنگ زیب پسران شاه جهان بجواسی اکبر آباد رسیدند خاطر قدسی مظاہر از مرده و صول بنا بر کامگار گلشن شگفت
 لیکن مهابت خان بنظر خان حارس دارالخلافه نوشت که نظر بند نگذارند بدرگاه بیاید چون توجه خاطر اشرف بهسکار
 بسیار بود و شیفنگی آنحضرت درین شکل بجای رسیده بود که در حضور سید میر و زبیر شکار ممکن نیست که بسر آید لاجرم در ریولا
 که در درون خان قرار یگی بخت شکار رفته اند که اهل هند آزار و کوفتند از ریمان تا بیده ترتیب داده پیشکش نمود

مبلغ بیست و پنج هزار روپیه بران صرف شده بنا بران در موضع از غنده که از شکارگاه بے مقرر این ملک است بمقتضایان
سرکار حکم شد که نور مذکور را بشکار برده استاد نمودند و شکاری را از هر جانب بنور در آورند و حضرت با پرستاران حرم سراسر
غرت بنشاند شکار توجه فرمودند شاه اسماعیل هزاره که جماعه هزاره ها و را بزرگی و مرشدی قبول می داشتند و با توابع و لواحق
خویش در ظاهر دیمه میرانوس فرود آمده بود حضرت شاهنشاهی با نور جهان بیگم و اهل حرم بمنزل شاه اسماعیل تشریف فرمودند
و بیگم بفرزندان شاه از اقسام و جواهر و داری مرصع آلات تملط فرمودند و از انجا بنشاند شکار پر داخته قریب سیصد راس
از رنگ و قوج کوهی و خرس و گفتار که درین نور در آمده بود شکار شد و یکی از همه کلان تر بود وزن فرمودند سه من و سه سیر
وزن جهانگیری برآمد و از سوارخانه که چوکی خبر گستانی هاست خان بسبع شاه جهان رسید مزاج بشورش گرایید و با وجود
قلبت جمعیت و عدم سامان داعیه مصمم شد که بخدمت پدر و الا قدر شتافته سزای کردار نا هنجار و در دامن روزگار او نهند
باین عزیمت شتافته بتاریخ بیست و سوم رمضان سال هزار و سی و پنج با همسزار سوار از مقام ناسک برنگ
رایات برافراشتند بگمان آنکه شاید درین مسافت بقدر جمعیتی فراهم آید چون اجیر خیم گشت راجه کشن سنگو سپر راجه بجم که با پانصد
سوار و مرکب منصور بود با جمل طبعی در گذشت و جمعیت او شست و هشتی پانصد سوار در غایت پریشانی و تنگدستی همراه
ماند و اراده سابق سامان پذیر نشد تا گزیرا سعه عقد کشای چنین تقاضا فرمود که بولایت تھطه شتافته روزی چند دران
تنگنا سخره خمول باید گذرانید باین داعیه از اجیر بنا گور و از ناگور بجد و وجود پور و از ان راه بحسب مسافت اتفاق افتاد
و حضرت جنت آشیانی در ایام هرج و مرج از همین راه بولایت سند و ملک تھطه تشریف برده بودند و این موافقت
باجد بزرگوار از بدائع روزگار است چون خاطر فیضی مظاہر از سیر و شکار گلزار همیشه بهار کابل و پرداخت روز و شبانه
غره شهر یو را از کابل بصوب مستقر الخلافه کوس مراجعت بلند آوازه گشت درین تاریخ خبر بیماری شاهزاده پرویز بعرض
رسید که در دقلج قوی بهم رسیده ایشان را زانی ممتد بشعور داشت و بعد از تدبیرات بقدر خفگی حاصل شد و مقارن این حال
عرض داشت خان جهان رسید نوشته بود که شاهزاده باز از هوش رفته و درین مرتبه پنج گڑی که دو ساعت بخومی باشد بشعور
بودند ناگزیر اطبا بداغ قرار دادند و پنج رخ در سر و پیشانی و شقیقه ایشان سوختند معذا بهوش نیامدند و بعد از ساعت
دیگر افاقه بهم رسید و سخن کردند و باز از هوش رفته را اطبا بیاری ایشان را صرع تشخیص نموده اند و این ثمره افراط شراب است
چنانچه هر دو علم ایشان شاهزاده شاه مراد و شاهزاده دانیال بیست و بیماری مبتلا گشته که سه روز کاسه شراب کردند و درینو لا شاهزادگان

والا اگر سلطان و ارشکوه و شاهزاده اوزنگ نسیب از خدمت پدر بلامست جد بزرگوار آمده بدولت زمین بوس فرق نیاز نورانی
 ساختند از فیضان و جواهر مرصع آلات قریب ده لک روپیه پیش ایشان بنظر درآمد ورنیولا از نوشته چنانچان بعضی رسید که بایستغز
 پسر سلطان دانیال مرحوم در امر کوٹ از شاه جهان جدائی گزیده بملک راجه گجنگ خود را رسانیده عنقریب بشاهزاده
 پرویز خواهر رسید و از سوانح بهجت افرا که دین راه بطور آمد آوارگی مهابت خان از درگاه است تفصیل این داستان
 برسم اجمال آنکه از تاریخیکه آن بداندیش مصدر چنین گستاخی گردید مزاجش بشورش گرایید و طرف حوصله اش تنگی کرد و
 با عیان دولت سلوک نالاکم پیش گرفته و لها را از خود آزرده و خاطر را متفکر گردانید حضرت شاهنشاهی با وجود چنین گستاخی و
 سوادب از کمال حوصله و بردباری التفات و عنایت ظاهری ساختند و هرچند نور جهان بیگم در خلوت می گفت بے کم
 و کاست نزد او بیان می فرمودند چنانچه مکرر بر زبان آوردند که بیگم قصد تو دار و خبردار باش و صبیحه شاهنواز خان بنیره
 عبدالرحیم خان خانان که در عقد از دواج شایسته خان پسر آت خان است می گوید که هرگاه قابو یابم مهابت خان را
 به بندوق خواهم زد و باظهار این مقدمات خاطر او را متفکر ساختند تا آنکه رفته رفته توهمی که در ابتدا داشت و از آن
 رهگذر هوشیار و بیداری بود و جماعتی کثیر از راجه پور و آن ضبط و انتظام بر جانماند و معذالوکران خوب او در
 در انتها از فرصت بود و سپاه نگاه می داشت و مردم دلیر جنگ آزار ادلا سامی کرد و مستمال و امید داری ساخت تا آنکه
 هوشیار خان خواجه سراسر بیگم بوجوب نوشته ایشان قریب بدو هزار سوار از راجه پور و نوکر کرده بخدمت شتافت و در رکاب
 سعادت هم جمعیت نیک فراهم آمده بود یک منزل پیش از رها شدن این محله سواران را تقریب ساخته فرمودند که
 تمام سپاه قدیم و جدید جبهه پوشیده در راه بایستد آنگاه بلندخان خواص را حکم شد که از جانب حضرت نزد مهابت خان
 رفته پیغام گذارد که امروز مردم بیگم خود را بنظر اشرف می گذرانند بهتر آنست که محاسن اول را موقوف دارید مبادا
 با هم گفتگو شده و جنگ و نزاع کشد و در عقب بلندخان خواجه انور را فرستادند که این سخن پسندیده معقول او سازد و او
 حسب الحکم عمل نموده درین وقت بکورش نیامد و روز دیگر بسیاری از بنده و مهابت خان حکم فرمودند که یک منزل از آرد و پیش می رفته باشد
 به مهابت خان حکم فرمودند که یک منزل از آرد و پیش می رفته باشد و در درگاه فراهم آمدند و حضرت
 احدیان ترسید و بدو کام و ناکام روانه پیش رفت و بتعافت و گرم و گیر اشتافتند و مهابت خان دیگر خود را

جمع توانست ساخت و از منزل پیش تیر کوچ کرده از دریای بهت گذشته فرود آمد و حضرت شاهنشاهی درین طرف بمسک
 آراستند و فضل خان را نزد آن آشفته دماغ فرستاده چهار حکم بتقریر او حواله فرمودند نخست آنکه چون شاه جهان بصوب پشاور
 رفته او نیز از سپه رفته آنهم را با انجام رساند و دوم آصف خان را بلازمست حضور فرستد سوم طهمورث و هوشنگ پسران
 شاهزاده دانیال را روانه حضور نماید چهارم لشکری بیسختی بخلص خان را که ضامن دوست و تاحال بلازمست نیامده حاضر سازد
 و اگر در فرستادن آصف خان استادگی کند یقین شناسد که فرج بر سر او تعین خواهد شد فضل خان پسران شاهزاده دانیال را
 همراه آورده معروض داشت که در باب آصف خان عرض می کند که چون از جانب بیگم امین نیستم بیم آن دارم که اگر
 آصف خان را از دست دهم مبادا لشکر بر سر او تعین فرمایند درین صورت بنده را بهر خدمتی که تعین فرمایند بدان
 سرفراز شده چون از لاهور بگذرم منت بر چشم و دل گذاشته آصف خان را روانه درگاه خواهیم ساخت چون فضل خان عذر
 فرستادن آصف خان معروض داشت بیگم از حرفهای لغو و بشورش در آمد فضل خان باز رفته آنچه دیده و شنیده بود
 پوست کننده ظاهر ساخت و گفت در فرستادن آصف خان مصلحت نیست زیرا که بطور دیگر بخاطر نرساند که ندامت خواهد
 کشید چون مهابت خان از حقیقت کار آگاه گشت فی الفور آصف خان را روانه درگاه معذرت خواست و بعدد و سوگند
 خاطر او پرداخته و ملائمت فرادان ظاهر ساخته روانه درگاه نمود این ابو طالب پسر او را بکلیت مصلحتی که رقم پذیر گردیده رفتی چنان
 نگاهداشت بظاهر غنیمت پخته و انوده کوچ بکوچ روانه شد و بست و سویم ماه مذکور عبور موکب منصور از آب بهت واقع شد
 و غائب آنکه پورش مهابت خان و هرج و مرج او هر ساعلی بین آب اتفاق افتاد و باز انخطاط و آخر نجات و زمان
 و بار او برکنار جهان دریا روی نمود و پس از روزی چندی بطلب پسر آصف خان و بدیج الزمان داماد خواجه ابوالحسن و
 خواجه قاسم برادر او را نیز عذر خواسته بدرگاه فرستاد چون در جهانگیر آباد نزول سعادت اتفاق افتاد و او در بخش پسر خسرو
 خان خانان و مقرب خان و میر حله و اعیان شهر لاهور بدولت زمین بوس حبیبین اخلاص را نورانی ساختند هفتم ماه آبان سلطنت
 مسعود نزول موکب اقبال بدار السلطنت لاهور چهره افروز مراد گردید و درین روز مسعود آصف خان بصاحب صوبگی
 پنجاب اختصاص یافت و منصب و کالت ضمیمه راجم گردید و حکم شد که سردیوان نشسته از روس استقلال تمثیلت مهمات
 مالی و ملکی پرواز و خدمت دیوانی بخواجه ابوالحسن و فضل خان از تغیر میر حله بخدست میر سامانی سرفراز
 یافت و میر مذکور بخدست بخشگیری سر بلند گردید و در

ایشان بتقریبات درین اقبال نامه ثبت افتاده رخصت وطن فرموده فیصل بهشت سواری ایشان لطف نمودند و ریتوالا بعضی رسید
 اگر مهابت خان از سمت راه پشته عنان تافته بجانب هندوستان روانه شد و نیز بهاسم جلال رسید که بیست و دو لک روپیه
 نقد و کلای از بنگاله فرستاده اند بچولی و ملی رسیده بنا بران صفدر خان و سپه دار خان و علی قلی و درمن و نورالدین قلی
 و انیراس سنگلین با هزار احدی تعیین شدند که بر جناح استقبال شافته زر با بدست آرند نامبرده با متوجه خدمت شده
 در حواله شاه آباد بمردم او که خزانه می آوردند رسیدند و آنرا زر با در سراب ده متحصن شده تا ممکن و متصور بود بهدافه
 و مقابل پاس ضلالت افشردند و بندها را درگاه بعد از زد و خور بسیار سرار آتش زده بدرون درآمده مبلغ بار
 متصرف شدند و مردم او قرار بر فرار داده راه او بار سپردند و فرمان شد که زر با بدرگاه فرستاده خود بتعاقب مهابت خان
 شتابند و مقارن این حال خان خانان را بمنصب هفت هزاری ذات و سوار از قرار دوا سپه و سه اسپه سرفراز نمود و خلعت
 و شمشیر و اسپ پنجاق با زین مرصع و فیصل خاصه مرحمت نموده با جمعی از بندها را درگاه باستیصال مهابت خان دستوری
 فرمودند و صوبه اجمیر به تیول او مقرر شد و چون هم جلالت سنگ از صادق خان سرانجام نشده بود و او را از دوستان مهابت خان
 می دانستند حکم شد که از سعادت کورنش محروم باشد. این روز مخلص خان و جلالت سنگ که کوستان کانگرا رسیده ملازمست
 نمودند و درین روز با بکرم خان که خدمت ملک کوچ داشت فرمان صادر شد که او را صاحب صوبه بنگاله ساختم بدالضوبه
 شافته بضبط و نسق اتولایت پردازد و خانزاد خان را روانه حضور نماید شاهزاده پرویز از فرط باوه پیمانی بمرض صرع مبتلا
 شده رفته رفته از غذا نفرت بهم رسانید و قوی تحلیل رفت و هر چند اطباء بمعالجات و تدبیرات پرداختند چون زمان ناگزیر
 رسیده بود اثری بران مترتب نگشت و شب چهارشنبه بتایخ هفتم شهر صفر سنه هزار سی و شش هجری پیمانه حیاتش ببرز
 گردید و کالبد آن مرحوم را نخست دران شهر امانت فرمودند و آخر بکبر آباد نقل کردند و در باغی که سبز کرده آن سر و جو بیار
 سلطنت بود دفن کردند و چون این خبر بمسامعه علیه رسید رضا بقضای ایزد تعالی داده زخم درونی بمرهم صبر و شکیبائی
 چاره فرمودند و درین سی و هشت سالگی وفات یافت تا یخ فوت او بعضی از فضلا چنین یافته اند وفات شاهزاده پرویز
 بعد از استماع این خبر بخان جهان حکم شد که فرزندان و بازماندهای ایشان را روانه درگاه والا سازد و در خلال این احوال
 شاه خواجه ایچی نذر محمد خان رخصت معاودت یافت و سواست آنچه بدفیات باو عنایت شده بود چهل هزار روپیه دیگر
 مرحمت گردید و انمودی از قناتر هندوستان بخان فرستادند. دریم ابواللب خلعت اعتضاد الخلفاء آصف خان بختاب

شاسته خان نامور شد و درین ایام موسوی خان از دکن مراجعت نموده سعادت زمین بوس دریافت و در نیولایر از ستم صفوی
بصوبه داری بهار فرق عزت برافراخت و درین هنگام از عرض داشت مقصد بیان صوبه دکن بعضی رسید که یاقوت خان جشی که در آن
ملک بعد از عنبر سرداری عمده ترازو بنود و ذریات عنبر نیز سپه سالاری لشکر و انتظام افواج به عهده او مقرر بود اختیار بندگی و
دولت خواهی را سرایه سعادت خود دانسته با پانصد سوار بجواله جالناپور آمده بسر بلند راسه نوشته که من با فتح خان سپه
ملک عنبر و دیگر سرداران نظام الملک قرار دولت خواهی داده از پیش قدمان این سعادت شده ام نامبرده با بریکدیگر
سبقت کرده پے در پے خواهند آمد چون خان جهان از نوشته سر بلند راسه بر حقیقت کار اطلاع یافت کتابتیه مشتمل
استمالته و دولت خواهی بسیار بیا قوت خان نوشته سرگرم عزیمت گردانید و بسر بلند راسه نیز مکتوبه قلمی نمود که در
لوازم ضیافت و مراسم هماننداری کوشیده بزود رسد روانه برهان پور سازد و در اوراق سابق مرقوم گردیده که شاه جهان با
مسدود رسد از بنده با بجانب پشته نهضت فرمود چون در ایام شاهزادگی بپادشاه والا جا به شاه عباس طریقه دوستی و
مصافحت مسلوک و ابواب مراسلات مفتوح داشتند و درین هرج و مرج شاه نیز متفحص احوال ایشان بودند بخاطر
صواب اندیش رسید که بدان سمت شتافته بایشان نزدیک باید شد مکن که با بیماری مهربانی و اشتیاق ایشان غبار شورش
و فساد دی که مرتفع شده فرو نشیند بالجمله چون بجواله پشته پیوستند شریف الملک که حارس آن ملک بودند هزار سوار و دوازده هزار پیاده
پیاده فراهم آورده حصار شهر را استحکام داده قدم جرأت پیش گذاشت و بالجمله همگی سیصد چهار صد سوار از بنده های وفادار
همراه بودند تا بصد سئه آنها نیاورده بحصار شهر درآمد تحصن گشت و چون از پیشتر مرست قلعه نموده توپ و تفنگ بسیار در برج
و باره آماده ساخته بود و در نیولا بدرودن حصار در آنجا فتنه و مقابل پائے ضلالت افشرد و شاه جهان مردم خود را منع فرمود که
بر قلعه نتازند و رعیت خود را به توپ و تفنگ ضائع نسازند با وجود این معنی جمعی از جوانان کار طلب بر حصار بند شهر یورش
نمودند و از استحکام برج و باره و کثرت توپ خانه کاری نساختند و ناگزیر عطف عنان نموده دایره کردند و پس از روزی
چند باز بهادران شیردل زنجیر گسل مانند برق لامع بقلعه تاختند و چون بر دو قلعه همه جا میدان مسطح بود و اصلا پستی بلندی
و دیوار و درخت نداشت سپر با بر رو کشیده دیدند قضا را دران ضلع خندق عمیق و عرض ملو از آب بود پیش رفتن محال
و پس گشتن از آن محال تر شد در میان میدان شسته توکل را حصار خود ساختند و درین وقت شاه جهان تکرر بفرمایند
و بنا بر بعضی نواح که نوشتن آن طولی دارد در عراق در عقد توقف افتاد و نیزه نیر بیماری شاهزاده پرویز پیوسته یقین شد

که ازین مرض جان بر نیست و هم درین ضمن مکتوب نور جهان بگیم رسید مرقوم بود که هابت خان از صیت نهضت موکب بادشاهی
سراسیمه گشته مبادا از غایت شورش مزاج در راه غبار آسیمی بدامن پسران شمار سازد صلاح دولت و راست که باز بهوب
دکن عطف عنان نموده روزی چند بار وزگار باید ساخت -

تا خود فلک از پرده چهره آرد بیرون بد

بنابر آن با وجود ضعف قوی و بیماری صعب پاکی سواره از راه گجرات و ملک بهار متوجه دکن شدند درین ضمن
خبر فوت شاهزاده پرویز رسید بر جناح استعجال نهضت موکب منصور افتاد این راهبست که سلطان محمود از همین راه
آمده فتح تجنانه سمنات کرده چنانچه مشهور است و شاه جهان ملک گجرات و آمل آمده از بیست کرد به احمد آباد بگذر جانجانی
دریای نر بردار عبور فرمودند و از کرپوه چپرائی که پراجه بکلانه تعلق دارد و بر آمده بنا سک ترنگ از مضامین دکن که
مردم خود را در اینجا گذاشته بودند نزول نمودند و چون درین ملک عمارت بنود در جهان نزدیک بنجیر شتافته در آن سرزمین
رحل اقامت انداختند و ریولا آصف خان بمبند ... ذات و سوار و واسه و سه اسبه فرق عزت برافراخت
تا از قید هابت خان و آسیب بان نجات یافته بود ... داشت احوالش نامنتظم بود و ریولا از عرض داشت
متصدیان دکن به عرض رسید که نظام الملک از کوتاه ... فتح خان پسر عنبر و دیگر تربیت یافته است نو دولت را
بعد و ملک بادشاهی فرستاده غبار شورش و فساد برانگیخته لاجیم عمده الملک خانبهان بخت محافطت و محارست لشکر خان
را که از بنده هاسه کن سال است و کاروان بجز است برهان و بر مقرر داشته خود با عساکر ظفر و متوجه بالا گهاٹ شد و تا طرکی
که محل اقامت او بود و عنان منازعت باز نه کشید و نظام الملک از قلع دولت آباد و سر بیرون کشید از سواخ این ایام کشته
شدن محمد مومن است داد از سادات سیفی بوده بسلطه نقیب خان قرابت قریب داشت چون از عراق آمد حضرت عرش شیبانی
صبیه سادات خان نبیره عم نقیب خان را بوی نسبت فرمودند و در هنگامیکه عبور شاه جهان در ممالک شرقیه افتاد و مشارالیه
در آن حد و جا گیر داشت بنجدمت ایشان پیوست و یک چند روز درین هرج مرج همراهی گزید سادات خان
که در خدمت شاهزاده پرویز بود و نوشتا به مبالغه و تاکید فرستاده نزد خود طلب داشت و آن خون گرفته از خدمت
شاه جهان جدا شده نزد سلطان پرویز آمد چون خبر آمدن او به ... سید محفور طلب فرمودند هر چند شاه
پرویز التماس عفو گناه او ... از آن سیدزاده ... انداخته بقوت تمام سیاست فرمودند

درین وقت نظام الملک و قلعه دولت آباد حمید خان نام غلام حبشی را پیشواے خود ساخته مدار و اعتبار ملک و مال
 به قبضه اقتدار او سپرد از بیرون او و از اندرون نشن نظام الملک را مثل مرغی و رقص داشتند و خبر آمدن خانجهان
 یقین شد حمید خان با سه لکمه هون که دو از ده لک روپیہ باشد نزد او رفته با فسون و افسانہ او را از راه برده قرار داد
 که مبلغ مذکور را بگیرد و تمام ملک بالاگھاٹ را با قلعه احمد نگر به تصرف نظام الملک باز گذارد و فغان ازین افغان ناحق شناس
 که حقوق تربیت حضرت شاهنشاهی را فراموش کرده چنان مکی را بسہ لک هون از دست داد و بنام امرائے بادشاهی که در
 تہنجات بودند نوشتہ فرستاد کہ آن محال بہ خواہد دکلاے نظام الملک نموده خود را بخنور رسانند و همچنین نوشتہ بنام سپہ سالار
 حاکم احمد نگر ارسال داشت چون مردم نظام الملک جست از قلعه شتافتند مشار الیه گفت کہ ملک تعلق بہ شما دارد متصرف باشید اما قلعه ممکن نیست کہ
 من از دست بدم ہر گاہ کہ فرمان بنمای قلعه را خواہم داد مجملًا ہر چند و کھای نظام الملک دست پازند اثری بران مترتب نگشت و سپہ سالار خان ذوقہ ذخیر
 فراوان بدزدن برودہ با استحکام برج و بارہ پرداخت و مردانہ قدم بہت بر جا داشت و دیگر نامردان بنوشتہ خانجهان
 ملک بالاگھاٹ را در کل بوکلاے نظام الملک سپردند و بہر حال حقیقت احوال حمید خان حبشی و کج
 او بنا بر غایت مرقوم می گردد کہ این غلام راز و نیاز و دوا و غریب و در ابتداے کہ نظام الملک
 مفتون شراب و شیفیتہ زنان شد این عورت بیرون حرم راہ یافتہ شرب نسی کہ مردم بیرون را از ان آگاہی نہ بود
 رسانید و زن و دختر مردم را بہ فریب و فسون بہ راہ ساختہ نزد او می برود بہ لباسہاے مناسب و زینتہاے
 خراشاے نظر او جلوہ می داد و او را بہا شہرت و معاطفت پری پیکران سیم بہ مبتلا ساختہ محفوظ و مسرور می داشت رفتہ
 فتنہ مدار و اختیار بیرون قبضہ اختیار شوہرش قرار یافت و از درون مدار زندگانی نظام الملک بدست آن عورت
 ناد ہر گاہ آن زن سوار میشد سپاہ و عمدہاے دولت پیادہ در رکاب او می رفتند و عرض مطالب خود می نمودند تا آنکہ عادلخان
 دجے بر سر نظام الملک فرستاد و ازین جانب تیرخواستند کہ لشکر تعیین نمایند و این عورت بطوع و رغبت خود و خواہش
 تمام استعدا سپاہ از نظام الملک کردہ و لشین ساخت کہ اگر فوج عادل خان را شکست داد و زنی مصدر چنین کارے
 شگرت شدہ باشد و اگر نقش بر عکس نشست شکست زنی یہ اعتبار و افتخار خواہد افزود و القصد این مادہ گرگ محتاج مرکب
 این امر خیلر گشتہ پیوستہ در ساق این یساق نقاب
 و حلقہاے طلا و مرصع کہ با اصطلاح ہندوستان کہ
 سوار می شد و خنجر و شمشیر مرصع بر کمر می بست
 سوار می شد و خنجر و شمشیر مرصع بر کمر می بست
 سوار می شد و خنجر و شمشیر مرصع بر کمر می بست

با خود همراه می داشت و داد و دهش و انعام بخشش و اسپ می جست و بهانه می خواست پنج روزی نمی گذشت که با سربازی
 رعایت نمی کرد و مبلغی ببرد و نمی داد و بعد از آنکه ملاقی صفین و محاذات قتلین اتفاق افتاد از علو بهمت و علو جرات و بیراهه لشکر
 عادل خان مصافت داد و سپاه و سرداران را بقتل و حرب و طعن و ضرب ترغیب و تحریض نموده قدم مردانگی را در آن بگرداناد
 لجه سپاه چون کوه استوار پا برجا داشت و آن غنیم و دشمن عظیم را شکست فاحش داده جمیع فیضان و توپ خانه را بدست آورده
 سالماً و غنائماً رایت مراجعت برافراخت ورنیوالا بعرض رسید که چون امام قلی خان فرمانروای توران چند سال می رسد بیک
 ایلمی حضرت شاهنشاهی را در ماوراءالنهر نگه داشته آو میسانه سلوک ننهد چون خبر بے عنایتی به شاهجهان و مخالفت نمودن
 ایشان بوالد والا قد رشایع شد لاجرم قدمه ممالک اسلام عبدالرحیم خواجه و ارکان خواجه را با شرافت تحف و نقالین هدایا همراه
 میبردند کورخصت فرمود و مکتوب بے نیز نوشته معسوب خواجه ارسال داشت خواجه از انعام سادات و از اجله مشایخ ماوراءالنهر
 ست نسبت شریفش با امام جعفر صادق علیه السلام منتهی می شود و بادشاه توران عبداللہ خان بخواجه جو بنابر بزرگوار آن
 جناب دست امانت داده بود و ارادت صادق داشت حضرت شاهنشاهی آمدن خواجه را گرامی داشته و در تعلیم افزودند
 و امر او عیان دولت را با استقبال فرستادند و چون رسید ظفرخان استقبال نموده بشهر آورد و مجلس عالی آراسته لوازم
 همان داری تقدیم رسانید و حضرت شاهنشاهی در سه منزلی لاہور موسوی خان را با خلعت خاصه و خنجر مرصع پیشوا فرستاده
 سرتنجش خاطر آن سید عزیز شدند و بعد از آن بهادر خان اوزبک که در زمان عبداللہ من خان حاکم مشهد بود درین درگاه
 منصب پنج هزاری داشت با استقبال شتافت و چون خواجه بخواجه شهر پیوست بکرامت شرف خواجه ابوالحسن دیوان و
 ارادت خان بخشی با استقبال او رفته ملاقات نمودند و همان روز بشرف دست بوس آنحضرت مشرف گردید کورنش و تسلیم
 رامعات فرموده شرائط بزرگی بجا آوردند و قریب با و رنگ خلافت حکم نشستن فرمودند و پنجاه هزار روپیه بسم انعام
 تکلیف فرمودند و روز دیگر چهارده قلاب طعام الوش خاصه با ظروف طلا و نقره بجهت خواجه فرستادند و تمام ظروف
 بلوازم آن بایشان ارزانی داشتند درین ایام صوبه داری بنگاله از تغیر خاندان بکرم خان و لد معظم خان مقرر
 گشت چون کرم خان بکومت اولایت کامیاب مراد گردید بحسب اتفاق فرمانی بنام او غرضدار یافت و او بکشتی
 نشسته با استقبال فرمان شتافت قضا را غیر ازین دریای مشهور که در بنگاله است ناله آبی بود که کشتی را از آن جوی
 بایست گذشت چون کشتی بکونان بآنجامی رسید بلاخان شاره ای کند کشتی را از مانع در کنار آب باز دارند تا نماز عصر گذارد

موجه مقصد گرد و دوستی که ملاحان می خواهند کشتی را بکنار آب رسانند باد به هم رسیده کشتی را بر گردانید و از شورش تلاطم
بحر کمت بے موقع کشتی در آب فرو می رود و کمر مخان با چند کس که در آن کشتی بودند غریق بحر فتامی گردد و یک متنفس سرازان
گرداب بلا بر نمی آرد و در خلال این حال خان خانان ولد پیرم خان در سن هفتاد و دو سالگی با جل طبعی در گذشت تفصیل این
اجمال آنکه چون بدلی رسید ضعیفی قوی بر مزاجش استیلا یافت تاگزیر در آن مصر سعادت توقف نمود و در اواسط سال هزار
وسی و ششش بجزی و ولایت حیات سپرده و در مقبره که براس منکوحه خود ساخته بود مدفون گردید از اعظم امرای این دولت بود
و در عهد سلطنت حضرت عرش آشیانی مصدر خدمات شایسته و فتوحات عظیم گردید از انجمله کار نمایان که کرده نخست فتح
گجرات و شکست مظفر که بهان فتح گجرات از دست رفته بارتبصر ف اولیای دولت قاهره درآمد و ویم فتح جنگ سیل لشکر
دکن را با فیلان مست جنگی و توپ خانه عظیم همراه داشت و مشهور است که هفتاد هزار سوار فراهم آورده بود و خان خانان
با بیست هزار بمقابل او شتافت و در ورو یک شب جنگ عظیم کرده و او را کشته و فیروزه برافراشت و در آن عصر که
مرد آزما مثل راجی علی خان سرداری لقتل رسید سوم فتح طه و ملک سند و در زمان دولت حضرت جنت مکانی پسر کلانش
شاهنواز خان بانک مایه مردم عنبر را شکست داد چنانچه بموت رشت افتاد بے اغراق خانزاد رشید بود که اگر اهل امان
دادے آثار نیک از و بر صفحه روزگار یادگار ماندے خان خانان در قابلیت و استعداد و یکتاے روزگار بود و زبان عربی و
ترکی و فارسی و هندی می دانست و از اقسام دانش عقلی و نقلی حقه علوم هندی بهره دانے داشت و در شجاعت و
شهامت و سرداری براسی بل آیتے بود و زبان فارسی و هندی شعر نیکو گفتی و واقعات بایری را بحکم حضرت عرش آشیانی
بفارسی ترجمه کرده و گاهی بیتی و احیاناً رباعی و غزلی می گفت این چند بیت از دست -

شمار شوق ندانسته ام که تا چند است بکیش صدق و صفا حرف عهد بیکار است نه دام دام و نه دانه این دست و دام مرا فروخت محبت و لے دام ادای حق محبت عنایتے است از دوست از ان خوشم بسخنای دلکش تو می رسد	جز این قدر که دلم سخت آرزو مند است نگاه ابل محبت تمام سوگند است که پاسے تا بسرم هر چه هست در بند است که مشتری چه کس است و بهای من چند است و گرنه خاطر عاشق بهیج خورسند است که اندکی بادای عشق تا چند است
---	---

رباعی

زینہار حیم از پے دل زوے
گفتم سغنے و باز ہم سے گویم

بہودہ بہ آرزوے دل در گروے
خواہشکاری ہمیشہ کاہش و روے

چون راجہ امر سنگھ زمیندار ملک ماند و بندگی و دولت خواہی اختیار نموده عرض داشت کرده کہ پدران من لبعادت آستان بوس مستعد گشتند من نیز امید دارم کہ باین شرف فرق عزت برافرازم بنا بران تور خان کہ از خدمتگار ان زبان فہم بود دستوری یافت کہ رہنونی سعادت نموده اورا بقصدی آستان بیارد و بجبت سرفرازے او فرمان استالیت با خلعت واسپ مرحمت شد چون بسامع رسید کہ مہابت خان بخدمت شاہجہان رفت علی الرغم او خان جہان را بختاب سپہ سالارے امتیاز بخشید نہ اکنون محلی از ماجراے احوال مہابت خان نگاشته سلک بیان می گردود کہ چون اورا از درگاہ بر آوردند از راہ ٹھٹھ عطف عنان نمود لشکر بادشاہے بہ تعاقب او تعین شد و اورا از ہیچ طرف راہ اخلاص بامید مناص نیامد ناگزیر بخرجات خود را منحصر در توسل شاہجہان دانستہ علیحدہ محبوب کیے از معتمدان خود بخدمت آن حضرت فرستاد مضمون آنکہ اگر رقم عنوبرجرا یکد جہانم این بندہ گناہگار کشند رو۔ امید بآن آستان آرد شاہجہان بمقتضائے وقت التفصیلات او گذشتہ فرمان مرحمت عنوان بانچہ مبارک بجبت استالیت و فرستادند و آن سرگشتہ باد یہ ناکامی با قریب دو ہزار سوار از راہ راج بلیلہ و ملک بہر جے متوجہ شدہ در خیبر پیوست و ہزار اشرفی نذر و یک الماس کلان کہ ہفت ہزار روپیہ قیمت داشت بادگیر نفائس پیشکش گذرانید و بانعام خیر مرصع و شمشیر مرصع واسپ خاصہ و فیل خاصہ سرفرازے یافت درین ایام خان جہان نوشتہائے پے در پے فرستادہ عبد اللہ خانی را کہ دران دور بود بآ بدن بر بان پور ترغیب و تحریض نمود و خان بھمد و پیمان برانجا شتافتہ اورا دید چون روزے چند در بر بان پور گذرانید خان جہان با غواسے ہل فساد از خان فیروز جنگ بدگمان شدہ در روزیکہ با یک خدمتگار بجانہ او آمدہ بود گرفتہ مقید ساخت و حقیقت حال را بدرگاہ عرض نمود فرمان شد کہ بقلعہ اسیر بردہ نگاہدار مذ و چون عہد شکنی در جمیع ادیان ممنوع است خان جہان در اندک مدتے نتیجہ آن یافت و شرح این داستان بر سبیل ایجاز آنکہ چون دماغ او از عنایات سرشار حضرت شاہنشاہے آشفتمہ بود بعد از ان کہ اوزنگ خلافت سلسلہ جہان افروز حضرت جہان نامی ارفع آسمانی یافت پیوستہ خود را با بنیشای نا صواب بخیالات فاسد آزرده می دانستہ و آنکہ و ابہمہ بر مزاج را ستیہ یافتہ قرار بہ فرار و او و شب یک شبہ بہت ہنرم

ماه صفر سنه هزار و سی و نه با فرزندان جمعی از افغانان از دار الخلافه اکبر آباد برآمده راه او بار پیش گرفت و آنحضرت بهمان
شب خواجه ابوالحسن و سید منظر خان و آله و روحان و رضا بهادر و پرتقی راج را مقهور را با قوچه از بنده های درگاه
تبعاقب او تعیین فرمودند و نامبره گان در حواله و حول پور با و رسیده جنگ سخت در پیوست و در اثنای دار دیگر
رضا بهادر شربت خوشگوار شهادت چشید و پرتقی راج زخمی شده در میدان افتاد خان جهان دو پسر خود را بکشتن داده و نیم جانی
از آن مملکه برآورده بجانب دکن شتافت و بنظام الملک پیوسته محرک سلسله شورش و فساد شد و مقارن این حال نهضت
سوکب جهانگشا بجانب دکن اتفاق افتاد و در اعانت مسعود دولت خانه برهان پور بذات جهان آرا رونق و بهای پذیرفت
اعظم خان که در دولت جهانگیری خطاب ارادت خان داشت با عساکر ظفر اثر بجیت استیصال او ببالا گهاٹ تعین شد
و اقوام قاهره بادشاهی را مکرر با خان جهان اتفاق می نمودند و هر بار آثار تسلط و غلبه از بنده های درگاه بنظر
رسید لیکن دفع آن مقهور میسر نگشت تا آنکه عنان اودا به دکن آمد و در آنجا مسکن آقا غنه است معطوف ساخت
خاقان گیتی ستان عبدالله خان بهادر فیروز جنگ را در پیشگاه مسعود و معتد خان کوکه در شید خان و چند دیگر
از امرای همراه نموده به تعاقب آن مقهور فرستادند و لشکر فیروزی اثر و آله پرگنه سنده که بست کرده ای آله آباد واقع است
به آن بے سعادت رسید و اذ حیات و نجات نا امید گشته با جمعی از سپران و خوشان و نوکران قدیم پاسبان بهالمت
فشرده بجنگ پرداخت و با دو پسر و چند از منتسبان قتل رسید و خان بهادر فیروز جنگ سر بے مغز او را
بر رگه و الا فرستاد و بتایخ بست و یکم اسفند از نزد مسعود و نهضت رایات اقبال بعزم سیر و شکار خطه و لپذیر
کشمیر اتفاق افتاد و این سفر اضطراری است نه با اختیار و چون هوای گرم در مزاج اقدس در عنایت
نا سازگار بود لاجرم هر سال در آغاز موسم بهار صعوبت راه بر خاطر اشرف و مزاج مقدس آسان
شمرده خود را بگلزار همیشه بهار کشمیر فرستاد و نظریه رسانیدند و خوبیا که کشمیر را دریا فته و استیفای
لذات آن رشک بهشت نموده باز عنان غمید و ب هندیستان معطوف می دارند پیش ازین بچند
روز به عبدالرحیم خواجه سب هزار روپیه انعام فرموده و درین وقت ماده فیل با حوضه نهمه شفقت
فرمودند

جشن بست و دویمین نوروز از جلوس همایون

روز یکشنبه سویم رجب سنه هزار و سی و شش بحری آفتاب جهانتاب به برج حمل شرف تحویل فرمود و سال بست و دویم از جلوس والا آغاز شد و بر لب آب چناب جشن نوروز جهان افروز آراستگی یافت و یک روز به لوازم آن پرداخته کوچ فرمودند و منزل بمنزل سیرکنان و شکار افکنان طی راه فرموده در ساعت فیض اشاعت به نزبت سرای کشمیر نزول اقبال اتفاق افتاد و چون بعرض رسیده بود که مکرم خان حاکم بنگاله غریق بحرف گشته چنانچه در اوراق سابق بدان ایام فرستاده در نیولافدائی خان را بحکومت صوبه بنگاله شرف امتیاز بخشیده و منصب پنج هزار زیادت و سوار و خلعت فاخره و اسب عراقی الملق فرستاده فرمانروای ایران عنایت فرموده به انصوب رخصت نمودند و مقرر گشت که هر سال پنج لک روپیه برسم پیشکش شاهنشاهی پنج لک روپیه بصیغه پیشکش بکیم که مجموع ده لک روپیه باشد بخزانة عامه و انسل ساز و درین هنگام ابوسعید نبیره اعتماد الدوله بحکومت پهنه فرق عزت به افراخت دهبادر خان اوزبک بحکومت الہ آباد از تغیر جهانگیری خان خلعت خاص پوشیده بدان صوب شتافت و سرکار کالپی بجایگزین شد و مقرر شد ذکر این واقعه دلدوز و شرح این حادثه جگر سوز را زبان سخن آفرین و گوش دانش گزین بر زبان آن را که دیده جهان بین بر حسن صورت و قبول سیرت آن خاقان والا خلعت افتاده و اندک سپهر شعبده باز چه باخته و روزگار جهان گذار چه پرداخته -

گرفته جهان منظر ظل الهی

کریم و رحیم و جوان تخت لود

نشستی چو برگاه شاهنشاهی

فروزنده افسر و تخت لود

بالجمله درین مدت که آن حضرت در کشمیر تشریف داشتند مرض استیلا پذیرفت و از غایت ضعف و زبونی پیوسته بر ناکی نشسته بسیر و سواری خود را مشغول می داشتند روزی در دو وجع شدت کشید و آثار یاس و ارتحال بر وجنات احوال پر تو افکند و حرفهای که بوسه ناامید از ان می آمد بے اختیار بر زبان جاری شد شورشی عظیم در مردم افتاده پرستار

در آن مرتبه بخیر گذشت و بعد از چند روز اشتها مفقود گشت و طبیعت از ایون که مصاحب چهل ساله بود نفرت گزید بغیر از چند
 پیاله شراب انگوری بجزیره دیگر هرگز توجه خاطر نمی شد درین وقت شهریار باشتاد و مرض دار الشلب ابرو سے خود
 ریخت و موی بر و ت و ابرو و قره تمام افتاد و هر چند اطباء جدا و او علاج پرداختند اثری بر آن مترتب نگشت بسا بر آن
 خجسته زده التماس نمود که پیشتر با هو رفته روزی چند معا لجه و مداوا پردازد و حکم اشرف روانه لاهور شد و داد بخش پسر خسرو
 که نظر بند داشت و نور جهان بکیم بحبت نظام کار آن برگشته روزگار و شرائط حزم و احتیاط با و حواله نموده بود که مقید دارد
 التماس نمود که دیگر سے حواله شود از و گرفته حواله ارادت خان نمودند و مقارن آن حضرت شاهنشاهی تیماشاے
 چھی بھون و اجول و وزیر ناک حضرت فرمود که در اثناے سیر خانزاد خان پسر ماتجنان از بنگالہ آمدہ دولت بساط بوس
 دریافت و یک زنجیر نفل خوش نسب پیشکش کرد و سید جعفر که از خدمت شاهان تخلص نموده بود بلا زمت اشرف
 پیوست و مقارن این حال رایات عزیمت بصوب دار السلطنت لاہور ارتفاع یافت و در مقام بیرم کله بنشاط شکار
 پرداختند کیفیت این شکار مکرر در اوراق گذشته نگاشته کلک بدائع رقم گشته کو ہیست بغایت بلند و درتہ کوہ نشین گاہ
 بجهت بندوق اندازی ترتیب یافته چون زمینداران آن آرائند ہر تیغہ کوہ برمی آوردند و بنظر اشرف درمی آید
 بندوق را سر راست ساخته مے اندازند و ہمینکہ با ہو رسیدار از کوہ جدا شدہ معلق زبان آمدہ بروی زمین می افتد
 و بے تخلص عجیب نمودی می کند و غریب شکاری است درین وقت یکے از پیادہ ہاے آنروز بوم آہورا راندہ آورد
 و آہو بر پرچہ سنگی جا گرفت و چنانچہ باید خوب محسوس نمی شد پیادہ خواست کہ پیشتر آمدہ آہورا ازان مکان براند بجز قدم
 پیش گذاشتن پاے خود را نتوانست مضبوط ساخت و در پیش بوتہ بود دست بر آن انداخت کہ خود را تواند نگاہداشت
 قضا را بوتہ کندہ شد و از انجا معلق زنان بحال تباہ بر زمین افتاد افتادون ہمان وجان دادون ہمان از مشاہدہ این
 حال مزاج اشرف بشورش و آشوب گرا ئید و خاطر قدسی مظاہر بغایت مکرر گشت و ترک شکار کرد و بدو تخانہ تشریف
 آوردند مادر آن پیادہ آمدہ جزع و فزع بسیار نظر ابر ساخت اگرچہ او را بنقد تسلی فرمودند لیکن خاطر اشرف تسلی نمی یافت
 گویا ملک الموت باین صورت تجلی شدہ بنظر آنحضرت در آمدہ بود ازان ساعت آرام و قرار از بل پرداخت و حال متغیر
 گشت و از بیرم کله تھنہ و از تھنہ برا جو تشریف آوردند و بدستور مہمود یک پیر از روزماندہ کوچ فرمودند و در اثناے راہ
 پیالہ خواستند و ہمینکہ بر لب ہناردند گوارا نشد و طبیعت برگشت و تا رسیدن بدولت خانہ حال بر ہمین منوال بود آخر ہای

شب کہ در حقیقت آخر روز حیات بود کار بد شواری کشید و هنگام صبح کہ زمان واپسین بود ایستادہ با سہ بساط قریب را روزامید
سیاہ شد نفسی چند بختی برآمد و هنگام چاشت روز یکشنبہ بیت و ہشتم شہر صفر سنہ ہزار و سی و ہفت ہجری مطابق یازدہم
آبان ماہ الٰہی سال بہت و دوم از جلوس اشرف ہمای روح آنحضرت از آشیانہ خاک پر واز نمودہ سایہ خرق ساکنان خطہ افلاک
افکند و درین شہادت سالگی جان بجان آفرین سپردند از سنوح این واقعہ و کھراش و وقوع این حادثہ جگر تراش جہان بشورش
و آشوب گرایند جہانیان سر رشته تدبیر از دست دادہ سر اسیمہ شدند۔

جلوس داوود بخش براورنگ سلطنت

در یہ واقعہ آصف خان کہ از فدائیان و داعیان دولت شاہجہان بود بارادست خان جہاںستان شدہ داود بخش
پسر خسرو را از قید و حبس بر آوردہ بنوید سلطنت موبہوم شیرین کام ساخت لیکن او این حرف را باور نہی داشت تا آنکہ
بسوگند مغایر سلی بخش خاطر آشفتہ او شدند انگاہ آصف خان را بہ خان سوار ساختہ و چتر بر سرش گرفتہ روانہ نزل
پیش شدند و نور جہان بیگم ہر چند کسان را بہ ہمت خود از ایشان نہ رفت ناگزیر نفس جنت مکانے را
پیش انداختہ با شاہزادہاے عالی مقام و رئیسین شہر و آصف خان بنارسی نام ہندوے را بڈاکچوکی
بخدمت شاہزادہ بلند اقبال شاہجہان فرستادہ خبر و تہنہ تہنہ بہ بعد پیرا و حوالہ نمود و چون وقت مقتضی عرض داشت
نوشتن بنود انگلستری مہر خود را با و سپرد تا دلیل باشد بر اعتماد القصد آنشب در نوشہرہ توقف گزیدہ روز دیگر از کوہ برآمدہ
در بہتر نزل فرمودند و از انجا بہ تہمین و تکفین پرداختہ نفس آنحضرت را مصحوب مقصود خان و دیگر ہندوہا روانہ لاہور
ساختند ہر وز جمعہ در ان طرف آب لاہور در باغیکہ نور جہان بیگم اساس نہادہ بود بجا رحمت الٰہی سپردند بالجلہ
امرا بے عظام و سائر ہندوہا کہ در موکب مسعود بادشاہ مرحوم مسطور بودند چون می دانستند کہ آصف خان بجت انتقامت
و استقامت دولت شاہجہان این توطیہ برانگیختہ داود بخش را بسلطنت برداشتہ و در حقیقت او را گو سفند قربانی کردہ ہمہ
بآصف خان موافقت و متابعت نمودہ آنچہ گفتے کردند و تاج رضا جوئی او بودند و در حوالے بہتر خطبہ بنام
داود بخش خواندہ روانہ لاہور شدند و چون پیوستہ از صادق خان بآصف خان اثر بے اخلاص و اتفاق نسبت بحضرت
شاہجہان ظاہری شد و درین وقت بہر اس عظیم بخاطر حق شناسش اوراہ یافت بخدمت آصف خان ملحق گشتہ

در اصل این کار استعانت جنت و شفیع جنت تقصیر خود در خواست نمود آن مدار السلطنت شاهزاده ها سے عالی مقدار
 را که از نور محل گرفته بود با و حواله نمود که بخد مت ایشان سعادت اندوخته ادراک این دولت را شفیع جرائم خویش سازد
 و بشیره آصف خان که در عقد ازدواج صادق خان بود پرتواری شاهزاده ها را سعادت جاوید دانسته پروانه صفت
 برگرد و فرق مبارک ایشان می گشت و آصف خان چون از بشیره خود نور جهان بیگم مطمئن خاطر نبود نظر بند داشته احتیاط
 می نمود که هیچکس نزد ایشان آمد و رفت نه نمایه بیگم درین اندیشه و تدبیر که شهریار سر بر آراس سلطنت گرد و آن برگشته
 روزگار در لاهور نهم واقع حضرت جنت آشیانی را شنیده تحریک زن و فتنه پرداز می آن کوه اندیش خود با سم هیماس
 سلطنت نامور ساخته دست تصرف بخزان و سایر کارخانجات بادشاهی دراز کرده هر کس را هر چه خواست داده بفرام
 آوردن لشکر و جمعیت پرداخت و جمع کارخانجات بیوتات را از خزانه و فیل خانه و تور خانه و غیره که در لاهور بود متصرف
 گشته و بر عرض یک هفته هفتاد و سه لاک روپیہ نقد بمنصب داران قدیم و جدید داده بخمال محال همت مصروف داشت و
 مرزا بالیسقر پسر شاهزاده و انیال را که بعد از واقعه گشته در لاهور رسیده بود و نزد شاهزاده آمده بود بجای خود سر داری
 ساخته لشکر را از آب گذرانید و قفل از آنکه کار فرمایان سر داری در دولت صاحب دولت خدمت گذارند
 که سلاطین و الا شکوه غاشیه اطاعت و فرمان برداری او را پیرایه شهر باختر و مبارات خواهند ساخت و فلک شاهی
 بر سر دست دارد که با وجود ادعوه و کج شک را چه حد و یارای که در هوا سے همت بال هوس تواند کشد و قطره را
 بر ریاست وادون آب خود بردن است و از آن بخت آصف خان داد بخش را بر فیل سوار کرده و خود بر فیل دیگر
 نشسته و بر عرصه کارزار آورده در قول قرار گرفته و خواجه انکسن و مخلص خان و آله و ردیخان و سادات باره
 و برادرل کار طلب گشتند و شیر خواجه بالیسقر در التمش مقرر شد و ارادت خان بالیسار سے از امر او بر نغار
 پای همت افشوده صادق خان و شاه نواز خان و وزیر خان در چر نغار مقرر گشتند و در سه کوه سه شهر تملاتی و تقنین اتفاق
 افتاد و در حمله اول انتظام افواج او از هم گسخت و نوکرانے که بتاژگی فراهم آورده در برابر امرای قدیمی دولت پیوند
 منستاده بود هر کدام برای شتافتند درین وقت شهریار برگشته روزگار باد و سه هزار سوار قدیم در نظر هر شهر لاهور
 ایستاده انتظار نیزنگی تقدیر داشت.

تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون

ناگاه غلام ترکی از جنگ بجهت تاخت می رسد و این خبر دلگوب بوی می رساند و آن برگشته روزگار برآمد کار خود را سنجیده و برآمد کار خویش نفهمیده برهنه می آید و بار عطف عنان نموده قلعہ در آمد و روز دیگر امر آمده متصل بکسار شهر بر سمت باغ مندی قاسم خان لشکرگاه ساختند و اکثری از نوکران او قول گرفته آصف خان را دیدند و شب ارادت خان قلعہ در آمده و صبح دولت خانه بادشاهی توقف گزید و صباح آن امرای عظام بدرون ارک رفته داو بخش را سیر آرائی ادیار ساختند و شهریار و دوسرے حضرت جنت مکانی رفته در کنج خمول خزیده بود و فیروز خان خواجه سرکه از مهران و مستعدان حرم سرای اقبال بود او را بیرون آورده بآله و ردیخان سپرد و فوطه از کمرش کشوده هر دو دستش بآن بسته پیش داو بخش حاضر ساخت و پس از تقدیم مراسم کورنش و تسلیم در جا با یکدیگر قرار یافته بود و محبوس داشتند و بعد از دو روز کجول ساخته در زوایه ادبار بحال تباه و روز سیاه نشاندند و پس از روزی طمورث و هوشنگ پسران شاهزاده دانیال را نیز گرفته مقید ساختند و آصف خان عرض داشت مشتمل بر نوید فتح و فیروز بر سرگاه شاه جهان ارسال نموده التماس نمود که موکب گیهان شکوه بر جناح استعجال شتافته میان راه از آشوب و انحلال خلاص سازند اکنون مجبلی از رسیدن بنارسی بدرگاه شاه جهان و نهضت ریایات جهان کتابة سریر خلافت رقمزده کلاک بیان می گرد و با بجلد بنارسی در عرض بست روز از مقام چکریتی که منزلیست در وسط کشمیر روز یکشنبه نور و هم شهر ربیع الاول سنه هزار و سی و هفت هجری بخیر که در انتهای سرحد نظام الملک واقع شده رسانیده از راه بمنزل مهابت خان که در بهان چند روز بشرف تقبیل بساط بوس اقبال سر بلندی یافته بود رفته صورت حال معروض داشت و او چون برق و باد خود را بکمرسرای اقبال رسانیده خبر بدرون فرستاد آنحضرت از محل برآمدند بنارسی زمین بوس نموده حقیقت را معروض داشت و همد آصف خان را بنظر هیایون در آورده و حد و شایان حادثه دلخراش بر خاطر حق شناس گرانی ظاهر ساخت و آثار حزن و ملال از جبهه هیایون هوید اگشت چون وقت مقتضی اقامت مراسم تعزیت و ترتیب لازم آن بود فرصت و توقف را مجال دادن دور از کار بود ناگزیر بالتماس مهابت خان و دیگر دو ملت خوابان که در آن وقت در رکاب سعادت بودند روز یکشنبه بیست و سوم ربیع الاول سنه هزار و سی و هفت هجری که مختار انجم شناسان رصد بند بود و نهضت موکب اقبال بر جناح استعجال از راه گجرات بمستقر سریر خلافت اتفاق افتاد و فرمان مرحمت عنوان شتمبر رسیدن بنارسی و رسانیدن اخبار و نهضت موکب سعادت بصوب دار الخلافه اکبر آبا مصحوب امان الله و بانیزید که از گروان شاهراه اخلاص بودند

به آصف خان ارسال داشتند و جان نثار خان را که از بنده های مزاجدان بود با فرمان عالیشان محتوی برالواع مراحم
 و لوازش نزد خان جهان افغان که در آن وقت صاحب صوبه دکن بود فرستادند تا او را بنویسد و موافقت گوناگون مستمال
 ساخته بر ذرات رضائیه او وقوف حاصل نماید چون هنگام زوال و ایام نکال او نزد یک رسیده بود راه صواب از
 دست داده باندیشهای باطل خود را سرگشته بادیه ضلالت ساخت با نظام الملک موافق مطلب خویش عمو و موافق
 در میان آورده بسوگند مغلفا موکد گردانید و مقرر کرد و چنانچه سبق رقم پذیر گشته که ملک بالاگھاٹ را با قلعه احمد نگر به تصرف او
 باز گذارد و درین کار سعی بلیغ نمود چنانچه تمام ملک بالاگھاٹ سواے قلعه احمد نگر به تصرف نظام الملک رفت با بجز چنانچه
 قصد فساد داشت و اراده باطل با خود مخمر ساخته بود و نخست چنین ملکی را مفت رایگان بنفیم وا گذاشت که شاید در وقت
 بد بفریاد برسد متعارن این حال دریای رویله که پیش از واقعه حضرت جنت مکانی از خدمت حضرت شاهجهانی
 حرمان سعادت اختیار نموده بچاندور که داخل ولایت نظام الملک است رفته بنا کام روزگار بسر می برد آمده بخان جهان ملحق
 گشت و محرک سلسله فتنه و فساد شد و آقا فضل دیوان صوبه دکن که برادرش دیوان شهریار بود و او نیز بشاهجهان اخلاص
 درست نداشت حرفهای پوچ بآن افغان برگشته بخت خاثر را با خود با بجز جهان نثار خان که فرمان گیتی مطاع بجهت
 استمالت شاهجهان آورده بے آنکه عرض داشت در جواب فرمان قہمی شاه بنده بے نیل مقصود رخصت سعادت ارزانی
 فرمود و القصد خان جهان فرزندان خود را با سکندر دولتان و جمعی از افغانان که از صمیم قلب با او موافقت داشتند در
 برهان پور گذاشته خود با جمعی از بنده های بادشاهی که بظاہر دم از موافقت او می زدند و خود را از شر او محافظت
 می نمودند مثل راجه گجنگ و راجه جیسنگ و غیره بماند و آمده اکثر محال ولایت مالوار را متصرف شد و منسوبات باطنی و فتنه
 پرداز می خود را بر عالمیان ظاہر ساخت و هم بزودی برگزید به برهان پور رفت چون موکب گیهان شکوه بسرحد ملک
 گجرات رایات اقبال برافراشت عرض داشت تا بهر آنکه بخطاب شیرخانی سرفرازے داشت مبنی بر اظهار اخلاص
 و دولت خواهی خویش و اراده های باطل سیف خون که در آن وقت صوبه دار احمد آباد بود رسید و چون سیف خان
 در ایام حیات حضرت جنت مکانی نسبت به بنده های شاهجهان مصدر گستاخیا شده بود از کردارهای خویش خوت
 و هراسی عظیم داشت رسیدن عرض داشت شیرخان مصداق این معنی گشت لهذا شیرخان را بمرحوم خسروانه مستمال
 و امیدوار ساخته بصاحب صوبگی گجرات سرگرم خدمت گردانیده فرمان شد که شهر احمد آباد را متصرف شود و او را مقیدان خود

نمایند و سیف خان را نظر بند بدرگاه والا حاضر سازد و درین وقت سیف خان بیماری صعب داشت و چون همشیره کلان نواب قدسی القاب فلک احتجاب ممتاز الزمانی در حباله نکاح سیف خان بود و آن ملکه جهان به بشیر و خویش نهایت محبت و دل نگرانی ظاهری ساخت مراعات خاطر ایشان بر ذمت بهمت و مروت شاه جهان لازم و متحتم بود و لا جسم خدمت پرست خان دستوری یافت که با احمد آباد شافته سیف خان را نظر بند بکنور بیار و در نگاه دارد که آسیب جان به سیف خان نرسد و موکب منصور از گذر دریا به نرسد و با بیاری عبور فرموده در ظاهر قصبه سنپور که بر کنار آب مذکور واقع است نزول سعادت ارزانی داشتند و در آن مقام دلکش جشن و زن قمری از عمر ابد پیوند آراستگی یافت و سید دلیر خان باره که از یکتایان و جوانان چیده رزم آزمای بود و با دراک سعادت زمین بوس فرق عزت برافراخت و منصب او چهار هزار و سوهزار سوار مقرر گشت و درین جشن از عرض داشت شیر خان معروض گردید که از نوشته ساهوکاران گجرات و بعضی از آنها در لاهور اند معلوم شد که آصف خان دو گز دولت خواهان که داود بخش را دست نشان ساخته به مقابل شهریار شافته بود و در لاهور باغی او در خاک رایت نصرت برافراختند و شهریار در قلعه لاهور متحصن گشته در معنی بزدان درآمد و چون که محبت محافظت سیف خان شافته بود چون بجوای احمد آباد پیوست شیر خان باستقبال او در راه حاکم خاصه برآمده جبین اخلاص را به سعادت زمین بس نورانی ساخت و سیف خان را علاج همراه خدمت پرست خان روانه درگاه گشت و حضرت شاه جهان بشفاعت نواب فلک احتجاب جرات او را بعفو مقرون داشته از قید آزاد ساختند و شیر خان از ضبط نسق شهر خاطر پر داخته با دیگر امر مثل میرزا عیسی ترخان و میرزا والی و غیر هم در محمود آباد بماند و پس کام روانه مراد گردیدند و چون تالاب کانگریه که در ظاهر شهر احمد آباد واقع است محل نزول ایشان شد هفت روز در آن مقام دلکش محبت تنظیم تمسیق ملک اقامت فرموده شیر خان را به منصب چهار هزار و سوهزار سوار و داری ملک گجرات بلند پای گنجینه و میرزا عیسی ترخان را به منصب چهار هزار و سوهزار سوار و داری ملک پشته سرفراز ساختند و بجهت نظام کار حاکم سلطنت و انتظام مصالح دولت خدمت پرست خان را در حاکم محرابان جان نثار بود نزد آصف خان به لاهور فرستادند و فرمان عالیشان بجهت خاص صدور یافت که درین هنگام که آسان آشوب طلب و زمین فتنه جوست اگر داود بخش پسر خسرو و بیژن شهریار و پسران شاهزاده و انبال را آواره صحرائی عدم ساخته دولت خواهان را از توزیع

جلوس شاه جهان براورنگ سلطنت

چون ساعت جلوس میمنت مانوس براورنگ خلافت و جهان بینی روز و شبانه بست و بهنتم جادوی الآخرے بود
 در دولت خانه ایام شاهزادگی نزول سعادت فرمودند مدت ده روز و ران سر منزل کامرانی مقام فرمودند و تباریخ
 مذکور سوار سمند دولت و اقبال داخل قلعه مبارک شده در دولت خانه خاص و عام سر سلطنت بجلوس اشرف
 آسمان پایه گردانیدند و خطبه و سکه را بنام نامی و لقب گرامی خویش زیب و زینت بخشیدند و طغرای غرای ابوالطعن
 شهاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاه جهان بادشاه غازی بر مناشیر دولت ثبت شد و جهان پیر از سر نو جوان گردید
 جهانیان را سرمایه امن و امان بدست افتاد

بالحقیقت









